

صنعتای مجید مکافضل خلا یزد و آسمان
 بی چون شرح عین نول و لایق عین نول

آز نون کتاب مستطاب افادت انساب حاوی مطالب طیبیه مطاوی مبارک
 مخزن عوام و معدن فوائد مستند حکما مقبول اطباء اعنی جلد چهارم حیات



بزرگان اردو مترجمه قدوة ارباب تحقیق و زبدة اصحاب تدریس که تا مضمار همه دانی
 مولوی حکیم سید محمد حسین کتوری ابقی مشتمل بر بیانی حسی و خیالی از لک کشور و لک دنیا

مطبع منشوری لایق عین نول مطبع عین نول
 مطبع منشوری لایق عین نول مطبع عین نول

اطلاعیہ میں ہر علم و فن کو کتب کا ذخیرہ سلسلہ وار فروخت کیلئے موجود ہے یہ فہرست مطول برائے شائق کو چھاپوٹا سے مل سکتی ہے معائنہ و ملاحظہ سے شائقان اصلی حالات کتب کے معلوم فرما سکتے ہیں قیمت بھی ارزان ہے اس کتاب پر کئی پینل پیج کے تین معنی سادہ میں کتب طب اردو فارسی و عربی و لغت درج کرتے ہیں تاکہ جس فن کی یہ کتاب ہے اس فن کی اور بھی کتب موجودہ کارخانہ سے قدر دانوں کو آگاہی کا ذریعہ حاصل ہو۔

کتب طب اردو

<p>سیر افضل علی ڈاکٹر۔ مجمع البحرین۔ یہ کتاب طب یونانی اور ڈاکٹری میں ہر مقالہ پر اس عنوان کی کتاب ایکنٹ ایفٹ نہیں ہوئی جو جامع کمالات حکیم محمد حیدر خان رئیس جامعہ ہندوستان سرکاریہ کپور تھلہ لاہور کی ترجمہ ذریعہ خوارزم شاہی سلیات و معالجات طب میں اسلئے درج کی کتاب زبان فارسی میں تصنیف حکیم اسماعیل بن الحسن محمد احمدی ہرجانی تھی اس کا ترجمہ اردو میں مناجات مطبع حکیم ہادی حسین خان مراد آبادی نے بہت سلیس اردو عام فہم میں فرمایا تیس جلد ہیں۔</p>	<p>محررات اکبری۔ اردو ہر مرض کے نسخے آزمودہ مترجم حکیم واحد علی موہانی۔ طب نبوی۔ جس کا نیز نسخہ رضیون کے لیے اکبر اعظم سے انتخاب احادیث نبوی سے مولفہ حافظہ اکبر محمد رموز الحکمت۔ اون علامتوں کا بیان جس سے ابتدائی مرض سے آئینیک بارہوی معلوم ہوتا ہے اور اس کے دفع کی تدبیر مولفہ حکیم رجب علی۔ معالجات احسانی۔ دلائل تفسیر اراض و اسکا علاج مولفہ حکیم احسان علی۔ علاج الامراض۔ اردو طب کی مستند کتاب ترجمہ حکیم ہادی حسین خان۔ رسالہ قارورہ۔ شناخت رنگ و قوام و رتجہ بول میں عمدہ رسالہ مولفہ حکیم غلام محمد بکریات احسانی۔ بطور قرابادین ہر مرض کی تشفی ترتیب حروف تہجی از حکیم احسان علی۔ اکسیر القلوب۔ ترجمہ اردو مفرج القلوب جو تصنیف حکیم محمد اکبر ہے ترجمہ حکیم محمد نور کریم۔ معالجات احسانی۔ معالجات اراض و سوسو و سوسو حکیم محمد علی۔</p>	<p>تشریح الاسباب معروف بہ منظر العلوم مع نقشہ برچ لکلی مصنف حکیم قاضی الہی بخش رسالہ زبدۃ المفردات۔ نظم باریق مولفہ حکیم سید علی حسین متخلص بہ بیچ۔ زبدۃ الحکمت فصلاں اربع میں روزمرہ ہنر و کمال استعمال کا بیان ہے مولفہ یہ حکیم قمر علی رزق تھلہ سفید آباد جو سام۔ مع فوائد عجیبہ ترجمہ اراض نے نسخہ مولفہ سید فضل علی ڈیوڈا کریم۔ علاج الغریبا۔ اکلی کریموں کی ادائیگی کام کرتی ہے ترجمہ حکیم غلام امام۔ ترجمہ طب اکبری۔ ترجمہ تمام غریب سے ہوا ہر کتاب کا دقیق کو صاف محاورہ زبان اور دین لکھی ہوئی تاریخی اساطیر العلاج ہے ترجمہ حکیم محمد حسین۔ قانون عذرت۔ عمدہ نامہ قسم شب کا علاج و خصوصاً تپ و تب مزین کا مصنف حکیم عذرت حسین۔ تحفہ الماطا۔ اسم سے یہ نسخہ حکیم سید محمد حسین شہ آبادی۔ قرابادین شہنائی۔ اردو میں یہ نسخہ حکیم محمد حسین شہنائی۔ معالجات احسانی۔ اردو میں یہ نسخہ حکیم محمد نور کریم۔ قرابادین و کانی۔ فارسی مصنفہ حکیم محمد نور کریم۔ اردو میں یہ نسخہ حکیم محمد نور کریم۔ انیس الی ثلثین۔ حکیم ہادی حسین خان مراد آبادی۔</p>
<p>۱۔ حصہ اول و دوم و سوم و چہارم یکجائی۔ ۲۔ جلد پنجم و ششم و ہفتم۔ یکجائی۔ ۳۔ جلد ہفتم و ششم و دوم۔ یکجائی۔ ترایق مسموم۔ تالیف اقسام سانپوں کے علاج میں مع ادنیٰ تین اور تصاویر پروردہ مقادیر پیدائش کے مولفہ حکیم حبیب الدین احمد۔ ترجمہ اردو قانونی شیخ الرشید۔ جو علی پھانیا کے علاوہ اول طب میں ترجمہ مولوی محمد شہناز اراض۔ مخصوص برہم۔ عضو کے ارض کا علاج مولفہ حکیم محمد نور کریم۔</p>	<p>۱۔ حصہ اول و دوم و سوم و چہارم و رتجہ بول میں عمدہ رسالہ مولفہ حکیم غلام محمد بکریات احسانی۔ بطور قرابادین ہر مرض کی تشفی ترتیب حروف تہجی از حکیم احسان علی۔ اکسیر القلوب۔ ترجمہ اردو مفرج القلوب جو تصنیف حکیم محمد اکبر ہے ترجمہ حکیم محمد نور کریم۔ معالجات احسانی۔ معالجات اراض و سوسو و سوسو حکیم محمد علی۔ اکسیر القلوب۔ ترجمہ اردو مفرج القلوب جو تصنیف حکیم محمد اکبر ہے ترجمہ حکیم محمد نور کریم۔ معالجات احسانی۔ معالجات اراض و سوسو و سوسو حکیم محمد علی۔ اکسیر القلوب۔ ترجمہ اردو مفرج القلوب جو تصنیف حکیم محمد اکبر ہے ترجمہ حکیم محمد نور کریم۔ معالجات احسانی۔ معالجات اراض و سوسو و سوسو حکیم محمد علی۔</p>	<p>۱۔ حصہ اول و دوم و سوم و چہارم و رتجہ بول میں عمدہ رسالہ مولفہ حکیم غلام محمد بکریات احسانی۔ بطور قرابادین ہر مرض کی تشفی ترتیب حروف تہجی از حکیم احسان علی۔ اکسیر القلوب۔ ترجمہ اردو مفرج القلوب جو تصنیف حکیم محمد اکبر ہے ترجمہ حکیم محمد نور کریم۔ معالجات احسانی۔ معالجات اراض و سوسو و سوسو حکیم محمد علی۔ اکسیر القلوب۔ ترجمہ اردو مفرج القلوب جو تصنیف حکیم محمد اکبر ہے ترجمہ حکیم محمد نور کریم۔ معالجات احسانی۔ معالجات اراض و سوسو و سوسو حکیم محمد علی۔ اکسیر القلوب۔ ترجمہ اردو مفرج القلوب جو تصنیف حکیم محمد اکبر ہے ترجمہ حکیم محمد نور کریم۔ معالجات احسانی۔ معالجات اراض و سوسو و سوسو حکیم محمد علی۔</p>

فہرست مضامین ترجمہ کتاب چہارم حمیات از کتب شیخ کا قانون شیخ الہی

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۲	کتاب چہارم حمیات اسین سات فن ہیں۔	۲۶	فصل ۲۵۔ مٹی رومی کا بیان اور علامات۔	۴۷	سببات جو عارض ہو اس کی تدبیر۔
۳	فصل اول میں پانچ مقامے ہیں۔	۲۷	فصل ۲۶۔ مٹی یوم تشفیہ کا بیان۔	۴۸	تذیب و تربیت اور مٹی بھڑا کر۔
۴	مقالہ اسلاف میں پہلا شغل ہے اس فصل پر۔	۲۸	فصل ۲۷۔ مٹی حریر کا بیان اور علامات۔	۴۹	در و درگاہ کے رفع کی تدبیر۔
۵	فصل اول عام حمیات کا بیان۔	۲۹	فصل ۲۸۔ مٹی استوصافہ جو مٹی و سوئی ہو۔	۵۰	خشونت نہ بان کے دفع کرنے کی تدبیر۔
۶	فصل دوم کوکافات اور یوزیات کا بیان۔	۳۰	فصل ۲۹۔ مٹی استوصافہ جو مٹی و سوئی ہو۔	۵۱	جھینکے پر در پے آئے اور کھنکھیر۔
۷	فصل سوم سپچان اوقات مرض کا بیان۔	۳۱	فصل ۳۰۔ مٹی یوم شہرہ کا بیان۔	۵۲	در و درگاہ محوم کو عارض ہوا کی تدبیر۔
۸	فصل چہارم بیان یومہ بطریق کلیتہ۔	۳۲	فصل ۳۱۔ مٹی یوم غذا کا بیان۔	۵۳	کھانسی جو محوم کو عارض ہوا کی تدبیر۔
۹	فصل ہریان عمارت نامہ حمیات یوم کا جو اور	۳۳	مقالہ دوسرا فن پہلا کتب چہارم حمیات اسلاف اور	۵۴	لبطمان شہوت طعام محوم کی۔
۱۰	حمیات۔ یہ انکو جدا کر دیں۔	۳۴	حمیات عفونت سے کہ حمیات دومیہ اور صفراویہ	۵۵	بولیموس جو محوم کو عارض ہو۔
۱۱	فصل ۱۔ بیان انہی حمیات یوم کا۔	۳۵	ختم کلام کی جائیگا۔	۵۶	سیاہی زبان جو محوم کو عارض ہو۔
۱۲	فصل ۲۔ حال بطور عام حمیات یومہ کا۔	۳۶	بہشت حمیات عفونت کی عام طور پر۔	۵۷	شہوت کلبی جو محوم کو عارض ہو۔
۱۳	فصل ۳۔ بیان اصناف حمیات یومہ کا۔	۳۷	بیان علامات حمیات عفونہ عام طور پر۔	۵۸	غشی جو محوم کو عارض ہو۔
۱۴	فصل ۴۔ بیان مٹی یوم غمی کا۔	۳۸	علامات مٹی لافزہ کا بیان۔	۵۹	ضیق نفس جو محوم کو عارض ہو۔
۱۵	فصل ۵۔ بیان مٹی یوم ہمتہ کا۔	۳۹	چند امور مشترکہ اور چند امور خاصہ کا بیان۔	۶۰	شدت کرب جو محوم کو عارض ہو۔
۱۶	فصل ۶۔ بیان مٹی یوم فکریہ کا۔	۴۰	اعراض حمیات کو دلائل کا بیان۔	۶۱	دشواری نوا اناؤں کی جو محوم کو عارض ہو۔
۱۷	فصل ۷۔ بیان مٹی یوم غضبہ کا۔	۴۱	ماض اور برادر و قشر مرہ تو کسر کا بیان۔	۶۲	برد اطراف جو محوم کو عارض ہو۔
۱۸	فصل ۸۔ بیان مٹی یوم سہرہ کا۔	۴۲	عام طور کا ماض و حمای و عفونت کا۔	۶۳	بیان تمام مٹی صفراوی کا۔
۱۹	فصل ۹۔ بیان مٹی یوم نوری و راحی کا۔	۴۳	محومین کے غذا دینے کا بیان۔	۶۴	مطالعہ کا بیان و فراہ سکوط طایفہ کی کتب و
۲۰	فصل ۱۰۔ مٹی یوم فرحہ کا بیان۔	۴۴	بیان قانون آب جو اوپر کھینچا جائے گا۔	۶۵	فرق میان غبٹانصل و غیر غابٹانصل کے۔
۲۱	فصل ۱۱۔ مٹی یوم فرحہ کا بیان۔	۴۵	معالجہ حمیات حادثہ کا۔	۶۶	غلبہ لازم کا بیان۔
۲۲	فصل ۱۲۔ مٹی یوم نوحی کا بیان۔	۴۶	جو اعراض حمیات اسباب و اسباب میں و اسباب و اسباب	۶۷	غلبہ غابٹانصل کا علاج۔
۲۳	فصل ۱۳۔ مٹی یوم استغراقی کا بیان۔	۴۷	اور اسباب اسباب۔	۶۸	غلبہ غیر غابٹانصل کا علاج۔
۲۴	فصل ۱۴۔ مٹی یوم حیرہ کا بیان۔	۴۸	نہایت و اسباب اسباب۔	۶۹	مٹی حرقہ جس کا نام غابٹانصل ہے۔
۲۵	فصل ۱۵۔ مٹی یوم حیرہ کا بیان۔	۴۹	تدبیر اور اسباب اسباب۔	۷۰	معالجہ تپ حرقہ کا۔
۲۶	فصل ۱۶۔ مٹی یوم حیرہ کا بیان۔	۵۰	بیان اسباب اسباب۔	۷۱	مٹی حرقہ کا بیان۔
۲۷	فصل ۱۷۔ مٹی یوم حیرہ کا بیان۔	۵۱	تدبیر اسباب اسباب۔	۷۲	مٹی حرقہ کا بیان۔
۲۸	فصل ۱۸۔ مٹی یوم حیرہ کا بیان۔	۵۲	تدبیر اسباب اسباب۔	۷۳	مٹی حرقہ کا بیان۔
۲۹	فصل ۱۹۔ مٹی یوم حیرہ کا بیان۔	۵۳	تدبیر اسباب اسباب۔	۷۴	مٹی حرقہ کا بیان۔
۳۰	فصل ۲۰۔ مٹی یوم حیرہ کا بیان۔	۵۴	تدبیر اسباب اسباب۔	۷۵	مٹی حرقہ کا بیان۔
۳۱	فصل ۲۱۔ مٹی یوم حیرہ کا بیان۔	۵۵	تدبیر اسباب اسباب۔	۷۶	مٹی حرقہ کا بیان۔
۳۲	فصل ۲۲۔ مٹی یوم حیرہ کا بیان۔	۵۶	تدبیر اسباب اسباب۔	۷۷	مٹی حرقہ کا بیان۔
۳۳	فصل ۲۳۔ مٹی یوم حیرہ کا بیان۔	۵۷	تدبیر اسباب اسباب۔	۷۸	مٹی حرقہ کا بیان۔
۳۴	فصل ۲۴۔ مٹی یوم حیرہ کا بیان۔	۵۸	تدبیر اسباب اسباب۔	۷۹	مٹی حرقہ کا بیان۔
۳۵	فصل ۲۵۔ مٹی یوم حیرہ کا بیان۔	۵۹	تدبیر اسباب اسباب۔	۸۰	مٹی حرقہ کا بیان۔
۳۶	فصل ۲۶۔ مٹی یوم حیرہ کا بیان۔	۶۰	تدبیر اسباب اسباب۔	۸۱	مٹی حرقہ کا بیان۔
۳۷	فصل ۲۷۔ مٹی یوم حیرہ کا بیان۔	۶۱	تدبیر اسباب اسباب۔	۸۲	مٹی حرقہ کا بیان۔
۳۸	فصل ۲۸۔ مٹی یوم حیرہ کا بیان۔	۶۲	تدبیر اسباب اسباب۔	۸۳	مٹی حرقہ کا بیان۔
۳۹	فصل ۲۹۔ مٹی یوم حیرہ کا بیان۔	۶۳	تدبیر اسباب اسباب۔	۸۴	مٹی حرقہ کا بیان۔
۴۰	فصل ۳۰۔ مٹی یوم حیرہ کا بیان۔	۶۴	تدبیر اسباب اسباب۔	۸۵	مٹی حرقہ کا بیان۔

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۶۵	چند حیاتیات جو اکثر از قسم طبیکی پیدا ہوتی ہیں۔	۹۲	تاج و ق کا بیان۔	۱۲۰	علامات اوس بحران کو جو بطریق رحم ہو۔
۶۶	جسمی بدولت اندرونی اور گرمی جسم غائبین۔	۹۳	تاج و ق کا بیان۔	۱۲۱	علامات بحران بزرگ کھل جانے کا متعذر کے۔
۶۷	جسم میں اندر گرمی ہو اور باہر سردی۔	۹۴	تاج و ق شیخوخت کا۔	۱۲۲	علامات بحران کے جو بزرگ انتقال ہو۔
۶۸	تپ جسم میں اندر باہر دونوں جگہ گرمی ہو۔	۹۵	حیاتیات و باک بیان۔	۱۲۳	علامات انتقال کر بکون اساتل جسم کے۔
۶۹	جسمی غشی خلطی کا بیان۔	۹۶	علامات حمی و بائی۔	۱۲۴	علامات انتقال اساتل کی طرف۔
۷۰	جسمی خشک و تھید رقیقہ کا بیان۔	۹۷	علامات و بائی کا بیان۔	۱۲۵	علامات انتقال دوسرے مرض کی طرف۔
۷۱	بیان طبیکی و رسانی کا قسم طبیکی اور علاج طبیکی کا۔	۹۸	علاج حمی و بائی کا۔	۱۲۶	علامات بحران غائبی کے۔
۷۲	فسخ و دوا کی تردید کا۔	۹۹	طریقہ احتراز کا و بائی سے۔	۱۲۷	بیان احکام خراجات کا۔
۷۳	قرص و جگر و بکتر من من ہو اور شدت لرزہ کو مستحکم۔	۱۰۰	چمک کا بیان۔	۱۲۸	علامات وقوع تشنج کے۔
۷۴	زبانی تپ کا تذکرہ۔	۱۰۱	علامات ظہور جدری کے۔	۱۲۹	علامات واقع ہونے لرزہ کے۔
۷۵	تذکرہ اسہال مفرط کا۔	۱۰۲	بیان حفاظت و رعایت کا جدری حصہ سے۔	۱۳۰	علامات دلالت بحران حیدر۔
۷۶	علاج حمی بلغمیہ لازم کا۔	۱۰۳	طریقہ دفع نشانات جدری کا۔	۱۳۱	علامات دلالت بحران ردی۔
۷۷	علاج الغباوس اور لیفدیا کا۔	۱۰۴	حیاتیات ورمی کا بیان۔	۱۳۲	احکام و علاج علامات کو جو دلالت بحران دی پر کرتے ہیں۔
۷۸	علاج حمی غشیہ غلیظہ کا۔	۱۰۵	ذکر علامات و احکام حیاتیات اور ام کا۔	۱۳۳	علامات نفع و احکام علامات نفع۔
۷۹	علاج حمی غشیہ رقیقہ کا۔	۱۰۶	ذکر علاج حیاتیات ورمیہ کا۔	۱۳۴	احکام علامات بر سبیل اطلاق۔
۸۰	تذکرہ حمی لیلی اور نمری کی۔	۱۰۷	حیاتیات مرکبہ کا بیان۔	۱۳۵	ذکر علامات حیدرہ کا۔
۸۱	سرخ دائرہ کا بیان۔	۱۰۸	ذکر شطرنج کا۔	۱۳۶	احکام علامات ردیہ کے۔
۸۲	بیان ان نشانات سے کہ جسکی حاجت ہر دفع ہوتی ہے۔	۱۰۹	علامات شطرنج کا۔	۱۳۷	ذکر علامات ردیہ کا۔
۸۳	تذکرہ نافع و مضر کچھ دیگر نشانات کی۔	۱۱۰	شطرنج کا بیان۔	۱۳۸	ذکر علامات ردیہ کا۔
۸۴	تذکرہ اصحاب برہ اور علاج ریح لازم کا۔	۱۱۱	فرج و پیشین بینی اور پیشین گوئی نشانات اور۔	۱۳۹	علامات ردیہ جو با اعتبار دوسرے مضر کے مخرور ہیں۔
۸۵	حمی غشی و سردی و سرخ و غشیہ اور نکاح نام۔	۱۱۲	وامر اہل کے اور احکام بحران کے بیان۔	۱۴۰	علامات ردیہ جو اس مرض سے متعلق ہیں۔
۸۶	فیماطوس اور کچھ دیگر ان حیاتیات کو جو اور بھی کھوتے ہیں۔	۱۱۳	مقابلہ اہل بحران کا بیان طرق استدلال۔	۱۴۱	علامات ردیہ جو اکثر میں پاسے جاتے ہیں۔
۸۷	علاج اصناف حیاتیات اقسام مذکورہ کا۔	۱۱۴	قول کلی علامات بحران کے ذکر میں۔	۱۴۲	علامات جو ناک سے متعلق ہیں۔
۸۸	حمی و ق کا علاج۔	۱۱۵	علامات حرکت مادہ کی اور کھوتے بحران میں۔	۱۴۳	علامات جو اہل کان سے مخرور ہیں۔
۸۹	علامات دق کے۔	۱۱۶	تفصیل علامات بحران کی بحران فوقانیہ سے۔	۱۴۴	علامات جو دانتوں کی اعتبار سے مخرور ہیں۔
۹۰	علامات ذبول کے۔ اور علاج۔	۱۱۷	حکم علامات مذکورہ کچھ دیگر نشانات کی۔	۱۴۵	علامات جو زبان اور غشاء غریب سے مخرور ہیں۔
۹۱	ادویہ مبرکہ کا بیان۔	۱۱۸	علامات میل مادہ کے پستینے کی طرف۔	۱۴۶	علامات مخرورہ حالات خلق ورمی و تھید۔
۹۲	بیان ادویہ کچھ مخرورہ کہ زمین ترطیب پیدا ہو۔	۱۱۹	علامات میلان مادہ کو اعضا ذلول کی طرف۔	۱۴۷	علامات تھید۔
۹۳	تذکرہ اصحاب دق۔	۱۲۰	علامات میلان مادہ کو اطراف پرانے کے۔	۱۴۸	علامات مخرورہ اعضا متنفس۔

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
۱۲۹	علامات جو رنگ کی صورت اور رنگ سے ماخوذ ہیں	۱۳۵	علامات جو کیفیت عرق سے ماخوذ ہیں	۱۴۷
۱۳۰	علامات رویتہ استرخاویہ اور بری طرح لیٹنے کے	۱۳۶	علامات ماخوذہ بغض	۱۴۸
۱۳۱	علامات رویتہ جو صورت لیٹنے سے ماخوذ ہیں	۱۳۷	احکام کسیر بچنے کے	۱۵۰
۱۳۲	علامات جو حلقہ سے ماخوذ ہیں	۱۳۸	دلائل ماخوذہ رعاف	۱۵۱
۱۳۳	علامات ماخوذہ شکم دواچی سر اشیف	۱۳۹	دلائل جو چھینک سے ماخوذ ہیں	۱۵۲
۱۳۴	علامات جو اعتبار مقعر کے ماخوذ ہیں	۱۴۰	احکام براز کے	۱۵۳
۱۳۵	علامات رویتہ جو قیصیب ریشین کج حال سے ماخوذ ہیں	۱۴۱	علامات ماخوذہ براز	۱۵۴
۱۳۶	دریافت علامات بواسطہ رحم	۱۴۲	احکام متعلقہ تے	۱۵۵
۱۳۷	علامات اطراف بدن	۱۴۳	علامات ماخوذہ تے	۱۵۶
۱۳۸	علامات جو سونے اور جاگنے سے ماخوذ ہیں	۱۴۴	بیان احکام متعلقہ بول	۱۵۷
۱۳۹	علامات جو مائع ہو کر کاسوں سے دریافت ہوں	۱۴۵	علامات مبنی بقلبت و کثرت بول	۱۵۸
۱۴۰	علامات باعتبار درد	۱۴۶	علامات ماخوذہ رقت بول	۱۵۹
۱۴۱	علامات جو زور زور بات کرنا اور سکوت سے ماخوذ ہیں	۱۴۷	علامات ماخوذہ بول لکھ رو غلیظ القوام	۱۶۰
۱۴۲	علامات بجالات عقل	۱۴۸	علامات ماخوذہ رنگ بول	۱۶۱
۱۴۳	علامات بحرکات مریض	۱۴۹	علامات سیاہی بول بوقت حیات	۱۶۲
۱۴۴	علامات ماخوذہ جمائی و انگریزی	۱۵۰	علامات ماخوذہ حمرت بول بامرض حادہ	۱۶۳
۱۴۵	علامات باعتبار پیروں کو جو مریض کو دکھائی دین	۱۵۱	علامات جو رسوب سے ماخوذ ہیں	۱۶۴
۱۴۶	علامات ماخوذہ بھوک و پیاس	۱۵۲	علامات احوال باجتماع چند دلائل کو توام وغیرہ	۱۶۵
۱۴۷	ذکر احوال احکام کا جو یہ قافی استدلال پر محمل ہیں	۱۵۳	علامات رویتہ ماخوذہ بجز مرج بول	۱۶۶
۱۴۸	علامات جو در مومن سے ماخوذ ہیں	۱۵۴	علامات رویتہ جو بول میں پائے جاتے ہیں	۱۶۷
۱۴۹	علامات جو پھر برون پھنسیوں سے ماخوذ ہیں	۱۵۵	علامات رویتہ اجناس مختلفہ	۱۶۸
۱۵۰	علامات جو لڑہ سے ماخوذ ہیں	۱۵۶	علامات طول مرض کے	۱۶۹
۱۵۱	حکم استفرغ کا	۱۵۷	علامات اسکر کہ مرض غیر ایچ جی کی پگیا بطریق تحلیل	۱۷۰
۱۵۲	احکام کسینو کے	۱۵۸	احکام کسینو کے	۱۷۱
۱۵۳	بیان وجہ زیادتی عرق کا	۱۵۹	علامات کسینو کے	۱۷۲
۱۵۴	بیان اعضا کا جنین عرق زیادہ اور جنین کم کرنا	۱۶۰	اسباب موت کے	۱۷۳
۱۵۵	بیان اوقات کا جنین عرق زیادہ برآمد ہوا کم	۱۶۱	اقسام موت بوقت حیات و علامات کیفیت موت	۱۷۴
۱۵۶	ذکر احوال ایام کا جنین عرق زیادہ یا کم برآمد ہوا	۱۶۲	علامات موت بوقت حیات کے	۱۷۵
۱۵۷	وجہ استدلال کے بند یہ عرق کے	۱۶۳	بیان ایام کا جنین عرق زیادہ یا کم برآمد ہوا	۱۷۶

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۱۶۹	شری کا بیان۔	۱۹۱	صلاحت مفصل کا بیان۔	۲۱۶	ادویہ الحیمہ سراج کی۔
۱۷۰	علاج شری کا۔	۱۹۲	امیر کا بیان۔	۲۱۷	ادویہ مدللہ جراحت وغیرہ کی۔
۱۷۱	اکھڑنا و حضور فرق میان عنقا و...	۱۹۳	بیاسی کا بیان۔	۲۱۸	مریم کتان۔
۱۷۲	سحابات۔	۱۹۴	سجن کا علاج۔	۲۱۹	صفت مریم جو مشائخ کو مفید ہے۔
۱۷۳	طوا عین کا بیان۔	۱۹۵	تدبیر اسہال کی۔	۲۲۰	ادویہ نسبت لحم خراج و قروح۔
۱۷۴	خوا عین کا علاج۔	۱۹۶	بیان ادویہ موصفیدہ کا۔	۲۲۱	جراحت سحاج کا بیان۔
۱۷۵	فصل اولیٰ اور ام کر بیان من جند وین پیدائش	۱۹۷	اور ام ریحی نفاخت عضل کا بیان و علاج۔	۲۲۲	مقالہ دوسرا سنج اور رضی اور فسخ اور
۱۷۶	خراجات حارہ کا بیان۔	۱۹۸	عرق بدنی کا بیان اور علاج۔	۲۲۳	سنت طہ و دہ روزہ و نہ الدیم کا بیان۔
۱۷۷	دلائل ورم کے پھوڑے ہونے پر۔	۱۹۹	متنالیہ تیسرا جند ام کر بیان مین۔	۲۲۴	فسخ اور تیکہ کا بیان اور علاج۔
۱۷۸	دلائل نفیج و علامات نفیج۔	۲۰۰	ماہیت جند ام اور اس کے سبب کا بیان۔	۲۲۵	تیسرے آئنے اور دیوار گرنے کا مدبر۔
۱۷۹	احکام مدہ کے۔	۲۰۱	جند ام کا علاج۔	۲۲۶	صفت دایہ مرکب مع اقراص۔
۱۸۰	باطنی پھوڑے کے دلائل۔	۲۰۲	ادویہ مرکب جو مجزوم کو نافع ہیں۔	۲۲۷	مدہ اور ضرر جو شکم اور احشایں پونچے۔
۱۸۱	دلائل نفیج خراج باطنی کے۔	۲۰۳	صفت معجون سلاحہ مندی از قسم بزر جلی۔	۲۲۸	حال اوس شخص کا جو کڑواور زیر بندہ ہوا۔
۱۸۲	دلائل جو قریب پھوڑے پھوڑے اندرونی کو پیدائش	۲۰۴	صفت احراق فولاد کی۔	۲۲۹	دشی کا بیان۔
۱۸۳	خاہر کے پھوڑوں کا علاج۔	۲۰۵	صفت سلاحہ صغریٰ۔	۲۳۰	موزی وغیرہ کی گر گئے کا بیان۔
۱۸۴	تدبیر نفیج پیداکر اور حیلہ انصاف کا۔	۲۰۶	صفت دوا کی جو نافع ہو جند ام کو۔	۲۳۱	ذخرا و رزق اور کانٹے کا گلابا خراہ پیدائش اور
۱۸۵	تدبیر ظاہری پھوڑوں کی بعد نفیج کے۔	۲۰۷	صفت طہاکی واسطے جند ام کے۔	۲۳۲	بہی کی کرچ چھینا۔
۱۸۶	پھوڑوں کی شکافہ کرنے والی دوا۔	۲۰۸	غذا جند وین کی۔	۲۳۳	زہر سے بچھائی ہوئے تیردن کی تدبیر۔
۱۸۷	اندرونی پھوڑوں کی تدبیر۔	۲۰۹	فن جو کھارہ تفرق اتصال کا بیان علاوہ جگر	۲۳۴	ادویہ جائزہ و ادویہ حیوانیہ و مرکبہ۔
۱۸۸	وامیل کا بیان اور علاج۔	۲۱۰	اور اس میں چار مقالے ہیں۔	۲۳۵	قانون علاج آگ کے جلنے کا۔
۱۸۹	توشہ کا بیان اور علاج۔	۲۱۱	مقالہ پہلا۔ خراجات اور زخون کا بیان۔	۲۳۶	ادویہ حرقیہ بحسب غرض اول۔
۱۹۰	مقالہ دوسرا اور ام باروہ کا بیان۔	۲۱۲	بیان عام تفرق اتصال کا۔	۲۳۷	ادویہ حرقیہ منافع غرض دوم۔
۱۹۱	ورم رطوبتی کا بیان اور علاج۔	۲۱۳	بھلی خراج جراحت کا۔	۲۳۸	دوسرا نسخہ مریم نورہ کا۔
۱۹۲	سلج کا بیان اور علاج۔	۲۱۴	بیان عام جراحت الحیمہ کا۔	۲۳۹	پانی سے جل جانا۔
۱۹۳	خرد کا بیان اور علاج۔	۲۱۵	ادویہ نسبت لحم و ادویہ خاتمہ و کمالہ کا بیان۔	۲۴۰	نورث الدیم اور جیس مریم کا بیان۔
۱۹۴	شور و غرور کا بیان اور علاج۔	۲۱۶	زخم وغیرہ کا چاک کرنا کھولنے کے واسطے۔	۲۴۱	خزون طالع نوقت الدیم کا۔
۱۹۵	خزلیہ کا بیان اور علاج۔	۲۱۷	تدبیر لوی ختمہ لکھ کی جنین ورم اور در و در و	۲۴۲	بیان ادویہ نسبت لحم و مرکبہ بقوت جیس لکھ مریم۔
۱۹۶	خنازیر کا بیان اور علاج۔	۲۱۸	جراحت احشایں باطنی کی تدبیر کلی کا بیان۔	۲۴۳	مقالہ تیسرا قروح کے بیان مین۔
۱۹۷	اجرام صلیہ کا بیان اور علاج۔	۲۱۹	گلیفیت خراجات کو مدبیر شری کی۔	۲۴۴	بیان عام قروح کا۔

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۲۳۸	علامات موت سیرت مع افضل دلائل۔	۲۳۶	حق پشیمان چہرہ کا بیان اور رسم تہنہ غسل۔	۲۸۴	نفسہ مجبور کا بیان۔
۲۴۰	قانون علاج قروح کا۔	۲۳۷	مقالہ پہلا۔ نخت کا بیان۔	۲۸۵	رباطات اور زوائد کا بیان۔
۲۴۲	علاج قروح صندیدہ کا۔	۲۳۸	بیان عام خلع کا۔	۲۸۶	بندش کی کیفیت کی تفسیر و تفصیل۔
۲۴۵	علاج قروح دسمہ کا۔	۲۳۹	نذرات خبیثہ کی کرم علاوت میل۔	۲۸۸	کیفیت بندش کا بیان۔
۲۴۶	علاج قروح غائرہ و کموت و مخابی کا۔	۲۴۰	مفصل کاغذوں زیادہ ہو جانے اور خون خلع کو۔	۲۸۹	تفصیلی کیفیت استعمال جابر کی اور تفسیر روکی۔
۲۴۷	قروح کے کیزوں کا علاج۔	۲۴۱	علاج میل اور نخت کا۔	۲۹۰	کسر کے سہرا جراحت کی تدبیر۔
۲۴۸	قروح میں گوشت پیدا کرنے کی تدبیر۔	۲۴۲	علاج طول مفصل کا۔	۲۹۱	کسر عظم کا بیان۔
۲۴۹	دوا و جید جمع قروح کی۔	۲۴۳	چٹری کا اوترجانا۔	۲۹۲	کیسرواٹے کونے سے طلا وغیرہ مفید ہیں۔
۲۵۰	علاج قروح متاکہ غیر متعفنہ کا۔	۲۴۴	چنبر گردن کا اوترجانا۔	۲۹۳	طلانغ ورم اور دفع غارش۔
۲۵۱	علاج قروح متعفنہ ردی کا۔	۲۴۵	منکب کا اوترجانا۔	۲۹۴	بیان طلاؤں کا جو رشیدین صلابت پیدا کرتے ہیں۔
۲۵۲	علاج قروح عسیرۃ الانزال و قروح جودنیہ۔	۲۴۶	علامت عصب کے اوترجانے کی۔	۲۹۵	بیان تدبیر تعدیل و شہید کا مع صفت مرہم جید۔
۲۵۳	دوا و جید و صفت مرہم ذہبی۔	۲۴۷	شارنے کا اوترجانا۔	۲۹۶	بیان ایسی چیزوں کا جو سترہ خا پیدا کریں۔
۲۵۴	علاج نواصلہ و بان بلد و نکاح پسند نہ ہونے۔	۲۴۸	جھوٹی ٹہری کا مونڈھ کر اوترجانا اور علاج۔	۲۹۷	استعمال آب گرم اور روغن کا۔
۲۵۵	جراحات پر گوشت زائد کا بیان۔	۲۴۹	رفق کا اوترجانا اور علاج۔	۲۹۸	مجبور کے تقدیر کا بیان اور تفتیح کا۔
۲۵۶	تدبیر قروح جو بعد انزال کے پھول جاتی ہیں۔	۲۵۰	مفصل رسیخ کا اوترجانا۔	۲۹۹	صفت غذای موافق جس کا استعمال بوقت افتقار کفایت دیتا ہے۔
۲۵۷	بعد قروح اچھڑنے کے جو نشانات باقی ہوں۔	۲۵۱	اؤنگلیوں کا اوترجانا اور اس کی علامات۔	۳۰۰	مقالہ تمیز عصب کو ٹوٹ جانے کے بیان میں۔
۲۵۸	مقالہ چوتھا۔ پتھر اور ٹیوں کا تفرق اتصال۔	۲۵۲	انفکاک رسیخ کی ٹیوں کا۔	۳۰۱	بیان عام تحف کو ٹوٹ جانے کا۔
۲۵۹	فصل بیان جراحات و اجسام عصبانی و قروح و صدمات۔	۲۵۳	مرہ گردن کا اوترجانا اور مل جانا۔	۳۰۲	طی کا ٹوٹ جانا۔
۲۶۰	قانون علاج تفرق اتصال عصب کا۔	۲۵۴	عصب کے اوترجانے کا بیان۔	۳۰۳	چنبر گردن کا ٹوٹ جانا۔
۲۶۱	ادویہ خراج عصب قروح عصب کے۔	۲۵۵	ورک کا اوترجانا۔ مع علامات و علاج۔	۳۰۴	کتف کا ٹوٹ جانا۔
۲۶۲	اورام عصبی بحالت جراحت۔	۲۵۶	خلع رکبہ کا بیان۔ و علاج۔	۳۰۵	استخوان سرسینہ کا ٹوٹ جانا۔
۲۶۳	پتھہ کا کونہ اور پتھہ جانا اور بیکار ہونا۔	۲۵۷	رفقہ کا حسیل اور یہی زانو کا ڈبہ ہے۔	۳۰۶	فلسیون کا ٹوٹ جانا۔
۲۶۴	حکم عصب فاسد کا۔	۲۵۸	پاشنہ پا کا جڑ کعب کو نزدیک کا اوترجانا۔	۳۰۷	یوہر کسر جو جو حادث پیدا ہوتے ہیں۔
۲۶۵	عصب کی سخت ہونا اور پھیدہ ہو جانا۔	۲۵۹	قدم کی ٹیوں کا اوترجانا۔	۳۰۸	عصب کا ٹوٹ جانا۔
۲۶۶	سیخ شکوہ و فساد استخوان کا بیان۔	۲۶۰	مقالہ دوسرا۔ قواعد کلیہ کسر کو ٹیوں کا بازی۔	۳۰۹	سندھ کا ٹوٹ جانا۔
۲۶۷	علامات فساد استخوان کے۔	۲۶۱	اعضا کا بیان۔	۳۱۰	رسیخ کا ٹوٹ جانا۔
۲۶۸	صفت نشر عظم فاسد کی۔	۲۶۲	بیان عام ٹوٹ جانے کے۔	۳۱۱	اؤنگلیوں کی ٹیوں کا ٹوٹ جانا۔
۲۶۹	ٹہری کی کھینچ کر پست چتروچ منہ میں ڈال دینا۔	۲۶۳	احکام انجبار اور ضد انجبار کے۔	۳۱۲	چوڑی ٹہری اور درک کا ٹوٹ جانا۔
۲۷۰	ٹہری کا ٹوٹ جانا۔	۲۶۴	قواعد کلیہ جبر اور رلا کے۔	۳۱۳	ران کا ٹوٹ جانا۔

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۳۰۹	مکمل کا ٹوٹ جانا۔	۳۳۱	مقالہ تیسرے تدریس نامہ میں لکھنے سے جانور	۳۱۰	پاشندہ پاؤں کا ٹوٹ جانا۔
۳۱۰	سانک کا ٹوٹ جانا۔	۳۳۲	جوزیر پیدا ہوتا ہے۔	۳۱۱	پاؤں کی اونگھ کیوں کا ٹوٹ جانا۔
۳۱۱	کھب کا ٹوٹ جانا۔	۳۳۳	ابتدا و قول نوش کے بیان میں۔	۳۱۲	فن چھٹا۔ کتاب چہارم سے سموم مشروب کا۔
۳۱۲	پاشندہ پاؤں کا ٹوٹ جانا۔	۳۳۴	ادویہ شہرہ و بعد کاشت حیوانات کے۔	۳۱۳	بیان دوسرے فن میں پانچ مقالے ہیں۔
۳۱۳	پاؤں کی اونگھ کیوں کا ٹوٹ جانا۔	۳۳۵	حالات کا بیان۔	۳۱۴	مقالہ ہیلما۔ سموم مشروب کا علاج۔
۳۱۴	فن چھٹا۔ کتاب چہارم سے سموم مشروب کا۔	۳۳۶	ایسی ملاؤں کا بیان جنکے بدن میں لگائی سے مہام	۳۱۵	بیان عام سموم مشروب سمیچے کا اور علاج انھیں
۳۱۵	بیان دوسرے فن میں پانچ مقالے ہیں۔	۳۳۷	پاس نہ آسکین۔	۳۱۶	سموم کا عام طریقہ سے۔
۳۱۶	مقالہ ہیلما۔ سموم مشروب کا علاج۔	۳۳۸	طرد مہام بالکلیہ کا بیان۔	۳۱۷	بیان عام سموم مشروب کا۔
۳۱۷	بیان عام سموم مشروب سمیچے کا اور علاج انھیں	۳۳۹	درندہ جانور کی ہلاک کرنیوالی چیزیں۔	۳۱۸	استدلال اقسام سموم پر۔
۳۱۸	سموم کا عام طریقہ سے۔	۳۴۰	سانپ کے بھگانے کی تدبیر۔	۳۱۹	علامت بروی کا بیان۔
۳۱۹	بیان عام سموم مشروب کا۔	۳۴۱	بچھو کے مارنے اور بھگانے کی تدبیر۔	۳۲۰	قانون علاج زیر خوردہ کار۔
۳۲۰	استدلال اقسام سموم پر۔	۳۴۲	بخور جو اخراج عقارب کرتی ہے۔	۳۲۱	فسخ تریاق طین مخموم کا۔
۳۲۱	علامت بروی کا بیان۔	۳۴۳	کھٹکھٹن کے بھگانے کی تدبیر۔	۳۲۲	ادویہ شہرہ کہ نام سموم کے۔
۳۲۲	قانون علاج زیر خوردہ کار۔	۳۴۴	پشو اور خیر کے بھگانے کی تدبیر۔	۳۲۳	بھلا بیان سموم حیرہ معنیہ وغیرہ کا۔
۳۲۳	فسخ تریاق طین مخموم کا۔	۳۴۵	خیر کے بھگانے کی تدبیر۔	۳۲۴	بیان مرکب ربہ روادہ رصاص سفیداج کا۔
۳۲۴	ادویہ شہرہ کہ نام سموم کے۔	۳۴۶	شہرہ کھٹی اور خوردہ کو بھگانے کی تدبیر۔	۳۲۵	بیان چھٹی شہرہ و کھٹیا و براہ آہن زہن الہیہ
۳۲۵	بھلا بیان سموم حیرہ معنیہ وغیرہ کا۔	۳۴۷	کھٹکھٹن کے بھگانے کی تدبیر۔	۳۲۶	وہرانی و چونے کا مع علاج۔
۳۲۶	بیان مرکب ربہ روادہ رصاص سفیداج کا۔	۳۴۸	ویک کے بھگانے کی تدبیر۔	۳۲۷	بیان آب صابون نراج و شب کا مع علاج۔
۳۲۷	بیان چھٹی شہرہ و کھٹیا و براہ آہن زہن الہیہ	۳۴۹	نسوس کے بھگانے کی تدبیر۔	۳۲۸	بیان محلی سموم نباتیہ کا اور علاج۔
۳۲۸	وہرانی و چونے کا مع علاج۔	۳۵۰	اقتسام سانپ کے۔	۳۲۹	بیان چند ادویہ سمیہ کا جو گرم ہیں۔
۳۲۹	بیان آب صابون نراج و شب کا مع علاج۔	۳۵۱	باسلیقوس کے کاٹنے کا بیان۔	۳۳۰	محلی بیان ادویہ سمیہ بارہ از قسم نباتات۔
۳۳۰	بیان محلی سموم نباتیہ کا اور علاج۔	۳۵۲	علامت ملکہ یا میاگر سانپ کے کاٹنے کی۔	۳۳۱	مقالہ دوسرے سموم حیوانی کا بیان۔
۳۳۱	بیان چند ادویہ سمیہ کا جو گرم ہیں۔	۳۵۳	مرغان کا بیان۔	۳۳۲	جن حیوانات کو تمام اعضا سم قائل ہیں۔
۳۳۲	محلی بیان ادویہ سمیہ بارہ از قسم نباتات۔	۳۵۴	علامت باٹنے اوس سانپ کو جبکا نام	۳۳۳	قسم دوسری محلی سمیت حائضی ہوتی ہے۔
۳۳۳	مقالہ دوسرے سموم حیوانی کا بیان۔	۳۵۵	خطات جو امیر سانپ مع کی قسم میں ہے۔	۳۳۴	جنس دوسری سموم حیوانیہ کی۔
۳۳۴	جن حیوانات کو تمام اعضا سم قائل ہیں۔	۳۵۶	علامت اوس سانپ کی کانٹو کے جبکا نام	۳۳۵	جنس تیسری از قسم حیوانات کے۔
۳۳۵	قسم دوسری محلی سمیت حائضی ہوتی ہے۔	۳۵۷	بیان عام کاٹنے کے علاج کار۔		
۳۳۶	جنس دوسری سموم حیوانیہ کی۔				
۳۳۷	جنس تیسری از قسم حیوانات کے۔				

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۳۴۷	آدمی کو آدمی کا ڈوسکا بیان اور علاج۔	۳۵۹	فصل مابین مین عقرب جوارہ کے۔	۳۶۰	قرطین کا نسخہ۔
۳۴۸	پلاہوا کتا جو دیوانہ نہ ہوا اور بھڑیے کا کاٹنا۔	۳۶۰	بیان اقسام عنکبوت اور رتیلیات کا۔	۳۶۱	ادویہ جو احب کے واسطے۔
۳۴۸	دیوانہ کتا اور دیوانہ بھڑیا اور شغال دیوانہ کی عنکبوت کا۔	۳۶۲	رتیلیات کو کاٹنے سے جو اعراض پیدا ہوتے ہیں۔	۳۶۲	فصل میانین دوا راتھلٹ اور الحیسو خفہ کتبہ۔
۳۴۸	باقیمانہ حیوانات دیوانہ شدہ کا بیان۔	۳۶۲	تمام اقسام مشرببات کے۔	۳۶۲	فصل بال تراشہ والی ادویہ کا بیان۔
۳۴۹	احوال جو دیوانہ کتے کے کاٹنے سے ہوں۔	۳۶۲	نیشب کا بیان اور علاج۔	۳۶۲	فصل علاج جو شخص چرنے سے جل گیا ہو۔
۳۴۹	محجائب احوال۔	۳۶۲	عنکبوت کا بیان اور علاج۔	۳۶۵	فصل نور مری کی بوکھڑنے کی تدبیر۔
۳۵۰	فرق دیوانے کتے کے کاٹنے اور باوٹے حیوان کے کاٹنے میں۔	۳۶۳	دو حیوان غیر معلوم اور پارہ جڑوں کا حیوان۔	۳۶۵	فصل بالون کی ارگنے کی روکنے والی دوا۔
۳۵۱	صفت سہل حید۔ مع نسخہ دیگر۔	۳۶۳	موسر تیا کا بیان۔	۳۶۵	فصل مجربات شعر کا بیان یعنی کھنڈہ والی بال
۳۵۲	ادویہ مشرببات۔	۳۶۳	قملہ السنہ کا بیان۔	۳۶۵	بنانے کی ادویہ۔
۳۵۲	ادویہ مرکبہ۔	۳۶۳	طیوح اور حرز الطین کا بیان۔	۳۶۵	فصل بالون کی سوختہ ہونے کی بیان میں۔
۳۵۲	نسخہ دوا دربارتج کا۔	۳۶۳	زنا بر کا بیان اور علاج۔	۳۶۵	فصل شقیق شعر کا بیان۔
۳۵۲	نسخہ مخفر دوا دربارتج کا۔	۳۶۳	فصل میانین نخل کے کاٹنے کے۔	۳۶۵	فصل بابیک کر نیوالی بالون کی ادویہ۔
۳۵۲	نسخہ است جنت جازب سمیت وتوسیع زخم۔	۳۶۳	فصل اور زوالی حیوانی کر بیان میں۔	۳۶۵	فصل حیوانی اور پیری کا بیان۔
۳۵۲	بازر پلانے کا طریقہ تیار۔	۳۶۳	فصل سام اہر میں دغابہ کا بیان۔	۳۶۵	فصل بیان اون چیزوں کا جو برہنہ ہو۔
۳۵۲	چھتیا اور پارھا اور شیر کے کاٹنے کا بیان اور	۳۶۳	فصل سام اہر میں دغابہ کا بیان۔	۳۶۵	انے دیتی ہیں۔
۳۵۲	اونکے پنجونے زخموں کا علاج۔	۳۶۳	فصل سام اہر میں دغابہ کا بیان۔	۳۶۵	صفت معجون معتدل حید کی۔
۳۵۲	تمساح کے کاٹنے کا بیان۔	۳۶۳	فصل سام اہر میں دغابہ کا بیان۔	۳۶۵	فصل بیان لطوفا تافع پیری۔
۳۵۲	بند کے کاٹنے کا علاج۔	۳۶۳	فصل سام اہر میں دغابہ کا بیان۔	۳۶۵	فصل خضابات کا بیان۔
۳۵۵	بلی کے کاٹنے کا علاج۔	۳۶۳	فصل سام اہر میں دغابہ کا بیان۔	۳۶۵	فصل بالون کی سیاہ کرنے والی ادویہ کا بیان۔
۳۵۵	نیوے کے کاٹنے کا علاج۔	۳۶۳	فصل سام اہر میں دغابہ کا بیان۔	۳۶۵	صفت خضاب حید۔
۳۵۵	سوغالی کے کاٹنے کا علاج۔	۳۶۳	فصل سام اہر میں دغابہ کا بیان۔	۳۶۵	فصل غالیہ کے بیان میں۔
۳۵۵	مقالہ پانچوان۔ حشرات کے کاٹنے اور ڈنگ مارنے کا بیان۔	۳۶۳	فصل سام اہر میں دغابہ کا بیان۔	۳۶۵	فصل اون ادویہ کا بیان جو سنج یا اشقرنگ۔
۳۵۶	لسع حشرات کا بیان۔	۳۶۳	فصل سام اہر میں دغابہ کا بیان۔	۳۶۵	پیدا کر۔
۳۵۶	اصناف عقرب کے۔	۳۶۳	فصل سام اہر میں دغابہ کا بیان۔	۳۶۵	فصل بیضات کا بیان۔
۳۵۶	اعراض بچہ کے کاٹنے سے کیا کیا پیدا ہوتے ہیں۔	۳۶۳	فصل سام اہر میں دغابہ کا بیان۔	۳۶۵	فصل تدارک احوال حید جو لبہ خضاب کے
۳۵۶	تریات جید و محبب۔	۳۶۳	فصل سام اہر میں دغابہ کا بیان۔	۳۶۵	عارض ہوتے ہیں۔
۳۵۸	مشروبات و اطعمہ و اخذہ کا بیان۔	۳۶۳	فصل سام اہر میں دغابہ کا بیان۔	۳۶۵	فصل خزانہ کے بیان میں۔
		۳۶۳	فصل سام اہر میں دغابہ کا بیان۔	۳۶۵	فصل ادویہ ملینہ خزانہ کی۔
		۳۶۳	فصل سام اہر میں دغابہ کا بیان۔	۳۶۵	فصل خزانہ قوی کے ادویہ کا بیان۔

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۳۸۳	فصل - دواستخرج الطباء جدید -	۳۹۸	فصل - قوبا کا بیان -	۴۱۱	مقالہ چوتھا - امراض متعلق بدن و اطراف
۳۸۴	مقالہ چھٹا - احوال جلد نظر رنگ -	۳۹۹	قوبا کا علاج -	۴۱۲	بدن کا بیان -
۳۸۵	فصل - بیان مین لون اسباب کے جوڑنگ	۴۰۰	معاجیات موضوعیہ -	۴۱۳	فصل - لاغری دو کرنے کا بیان -
۳۸۶	متغیر کرتے ہیں -	۴۰۱	فصل - ثبوت لینیہ کا بیان -	۴۱۴	فصل - تسین عضرہ عضوی -
۳۸۷	فصل - رنگ کو زرد کرنے والے اسباب -	۴۰۲	فصل - جرب - اور دیگر کا بیان -	۴۱۵	فصل - فرہی کے عیوب کا بیان -
۳۸۸	فصل - لون اشیا کا بیان جو رنگ کو اچھا کرتے ہیں	۴۰۳	علاج جرب کا -	۴۱۶	فصل - لاغری نیکی زہریہ -
۳۸۹	فصل - بیان حفظ جلد کا دھوپ اور سیاہ اور زرد	۴۰۴	دوا قومی جرب فرس کی -	۴۱۷	فصل - تفریل اعضاء جزئیہ -
۳۹۰	فصل - آثار اور نشان چوٹ لگنے کے دور کرنا	۴۰۵	فصل - حصص کا بیان -	۴۱۸	فصل - داخل کا بیان اور علاج -
۳۹۱	ہا و سیاہ نشان کا دور کر دینا -	۴۰۶	فصل - سہات اللیل کا بیان -	۴۱۹	دوا قومی داخل -
۳۹۲	فصل - چپکے اور داغوں اور زخموں کے نشان	۴۰۷	فصل - شلیل کا بیان -	۴۲۰	فصل - اذان انفار اور شگافہ کی بات
۳۹۳	فصل - خون مردہ اور برش اور کلف اور	۴۰۸	فصل - سفرون کا بیان -	۴۲۱	کے بیان مین -
۳۹۴	نمش کا بیان -	۴۰۹	فصل - شقوق کا بیان -	۴۲۲	فصل - تشنج و تعف و خبزم متعلقہ
۳۹۵	فصل - شمش اور اسکی دوا کا بیان -	۴۱۰	فصل - ہنوشہ نہٹ جانے کا علاج -	۴۲۳	انفار کا بیان اور علاج -
۳۹۶	فصل - بادشام و محرمہ مفرطہ کا بیان -	۴۱۱	بائون کو کھٹ جانے کا علاج -	۴۲۴	فصل - حیلہ ناخن اوکھڑنے کے -
۳۹۷	فصل - بیان مین بہق اور وضع اور برص	۴۱۲	فصل - ہاتھوں کو کھٹ جانے کا علاج -	۴۲۵	فصل - مراعات اور نگہداشت اوس
۳۹۸	اور اسود کے -	۴۱۳	اور انگلیوں کی گھاس کو کھٹ جانے کا علاج -	۴۲۶	ناخن تازہ کی جوب۔ اوکھڑنے
۳۹۹	فصل - علاج بہق اسود کا -	۴۱۴	فصل - تفرق قطاہ -	۴۲۷	کے جابے -
۴۰۰	فصل - علاج وضع اور برص کا -	۴۱۵	راکھ منکرہ کا علاج -	۴۲۸	فصل - ناخن کے برص کا بیان
۴۰۱	رنگ جو برص پہ طلا کیے جاتے ہیں -	۴۱۶	جلد کی بدلو کا علاج -	۴۲۹	اور علاج -
۴۰۲	خدا مبرص کی -	۴۱۷	فصل - بیان مین صنان کے -	۴۳۰	فصل - زردی جو ناخن پر آ جاتی ہے
۴۰۳	علاج برص اسود کا -	۴۱۸	فصل - صفت ایک ذرہ کی جسکی استعمال	۴۳۱	فصل - رضی انفار کا بیان -
۴۰۴	مقالہ تیسرا - لون امراض اور عوارض کا بیان	۴۱۹	بدن خوشبو سے جاسے -	۴۳۲	فصل - خون مردہ زیر ناخن کا علاج
۴۰۵	جو رنگ سے متعلق نہیں کچھ ہیں -	۴۲۰	فصل - بول و براز کی بوی بد کا بیان -	۴۳۳	اختتام کتاب ہند -
۴۰۶	فصل - سحفہ کے بیان مین -	۴۲۱	پیشاب کی بدبو کا بیان -	۴۳۴	خاتمہ الطبع -
۴۰۷	فصل - مادہ موضوعیہ سحفہ خشک کی -	۴۲۲	فصل - قیل و صبیان کا بیان -	۴۳۵	خاتمہ الطبع -



صنعتا بی مکا فضل خلا یز و آسمسا
بیرون رع بین ن ول اف بین ن

اندون کتاب ستطاب افادت انتساب حاوی مطالب طیبیه مطاوی مارب یکیه
مخن عوا اندر محدن فواند مستند حکما مقبول اطبا اعنی جلد هر چهارم حیات



بیان اردو مترجمه قدوده ارباب تحقیق و زید قاصحاب تدقیق یک تاز مضمار همه دانی
مولوی حکیم سید حمیدین کنتوری ایتن و مترجمه دانی حسیب الدین مشی فخر الکاشوراکا لکھنؤ

مطبع منشوری نول بین طبع بین مطبوعه حیات

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد و صلوة کے بندہ خاکسار علامہ حشیش کشوری مولانا واکاظمی نسیا و جڈا کہتا ہے کہ یہ جلد چارم ہے مجلدات ترجمہ بار و قانون شیخ الرئیس سے فن طب میں جسے خاکسار نے حسب فرمایش سرآدم ارمی نامدار اور گل سرسید گستان فتوح اقتدار منشی عالی گوہر اعنی نو لکھنؤ کے ترجمہ کیا ہے اور جو جو شرط ہر ایک مجلد میں ملحوظ رہے ہیں اس میں بھی مع شے زائد ملحوظ ہیں اور زیادہ تر اعتماد اس جلد میں اس نسخہ کی عبارت پر کیا گیا ہے جو لکھنؤ میں مطبوع ہو چکا ہے سراسر چند مقامات خاص کے جسکی تصریح اپنے مقام پر ترجمہ کرنے کو دی ہے امید ناظرین بامکین سے اصلاح اور عفو کی کہ کے شروع مقصود میں کرتا ہوں کتاب چارم قانون سے اول بیماریوں کے بیان میں کہ جب پیدا ہوتی ہیں تو کسی عضو خاص میں بتخصیص نہیں ہوتی ہیں بلکہ تمام بدن میں عام ہوتی ہیں اور اس کتاب میں سات فن ہیں فن اول شامل ہے پانچ مقامات کو جن میں حیات کا بیان ہے مثلاً کہ پہلا فن اول کتاب چارم کتب قانون کے متعلق و اکتیس فصلوں پر تفصیل پہلی بیان عام حیات کا جسکی معنی تب ایک حرارت غریبہ اجنبیہ ہے جو قلب متشعل ہو کر تھوڑے روح اور خون کی شریانوں اور عروق کی راہ سے تمام بدن میں پھیل جاتی ہے اس وقت ایسا اشتعال حرارت کا تمام جسم میں ہوتا ہے کہ اسکی وجہ سے اکثر افعال طبعیہ میں ضرر پیدا ہوتا ہے کہیں جب آدمی تشنگین ہو تب ہے خواہ کسی قسم کا تلبس ہو پوچھا ہے کہ بھی ایک قسم کا اشتعال حرارت ہوتا ہے مگر یہ اشتعال جسکی اشتعال سے جدا گانا ہے نہ ہاں اگر غضب خواہ غضب اتنی دیر تک باقی رہے اور اس وجہ کا ہو کہ اس اشتعال سے افعال طبع میں ضرر پیدا ہو اس وقت اشتعال جسکی اور غضب کا یکساں ہو جاتا ہے جسے ہم جسکی غضبہ خواہ غضب نام کرتے ہیں آئندہ اوراق میں تفصیل لکھا ذکر آتا ہے بعض لوگوں کو اولی قسمیں جسکی کی فقط دو مقرر کی ہیں جسکی مرض اور جسکی عوض اور حسب قدر حیات بوجہ اور ام کو عارض ہوتی ہیں اکتیس جسکی عوض میں داخل کیا ہے۔ اولی مرض جسکی سوزیہ ہو کہ جو تب ایسی ہو کہ درمیان اسکو اور اسکی سبب کے کوئی مرض اسطرح نہ ہو تو جسکی مرض و شلا جسکی عفو نہ کہ اس تب کی علت عفو نہ ہو پوچھا ہے اور تب کو چھین کوئی تیسری شے کہ ایسی نہیں ہے کہ اسکی

اور عفو نہ خود تو مرض نہیں ہو بلکہ وہ سبب ہی مرض کا یعنی حمی عفنہ کا۔ بخلاف حمیات اور ام کو اس لیے کہ پہلے ورم پیدا ہو لیتا ہے پھر اس کی تبعیت سے تپ ہی عارض ہوتی ہے اور تابقا سے ورم تپ بھی رہتی ہے۔ پھر چونکہ سبب کا بیان بھی عفونت اخلاط ہو گا اس کو پہلے پیدائش مرض ورم کی ہوتی ہے اور تابقا سے ورم تپ بھی رہتی ہے۔ اس صورت میں درمیان سبب حمی اور نفس حمی کو ایک ہی تیسری چیز واسطہ ہو کہ وہ خود مرض ہو۔ اس تقسیم پر خواہ تعریف حمی عرض کرے اور عرض صریح یہ ہو کہ حمی ورم کو تم لوگ تپ تاج حرارت ورم کی ہے اور بوجہ تپ جع کو تپ لازم ہو جاتی ہے اس صورت میں لازم آتا ہے کہ اکثر حمیات یومی جو بوجہ درد خواہ گرمی آفتاب وغیرہ کے عارض ہوتی ہیں حمی عرض میں داخل ہوں حالانکہ تم ان حمیات کو حمی مرض کہتے ہو اگر حمی ورم سے تپ تاج عفونت ورم کے ہو اس صورت میں محض ورم سبب ہے اور نہ حمی کا ہو گا بلکہ نظر اس عفونت کو جو ورم میں ہی خود ورم سبب حمی کا بذات ہو گا بلکہ بوجہ واسطہ عفونت کو سبب کا اور سبب اصلی عفونت بیان بھی ٹھہری گی پھر کیا ضرور ہو کہ ہم عفونت کو سبب نقل حمی کا نہ کہیں اور ورم کو سبب قرار دیں۔ اور معترض یہ بھی کہہ سکتا ہے کہ اگر یہ بات نہیں کہ حمی ورم سے تپ تاج اذیت و درد خواہ عفونت کی ہے بلکہ تم نفس ورم کو سبب حدوث حمی ورم جانتے ہو اور تمہاری رائے میں یہ بات ہے کہ ورم حمی ورم کا تا وجود ورم ہوتا ہے تو ہم کہیں گے یہی حال حمی عفو نہ کا بھی ہے کہ تابقا سے عفو نہ حمی عفنہ باقی رہتی ہے یعنی حمی ورم اور عفنہ دونوں کو تم حمی عرض قرار دو کیونکہ ان دونوں میں کچھ فرق نہیں ہے خواہ حمی ورم کو بھی حمی مرض نام رکھو سگے ایسے جھگڑے اور اعتراضات علم طب میں طیب کو کچھ مفید نہیں اور چونکہ نشانہ ام ورم خواہ حمی مرض اور عرض کا ہوا یا تسمیہ حمی کا ان دونوں میں سے موجب منافشہ ہے اس جہت سے طیب کو یہ منافشہ اپنی طرف سے جدا کر کے مباحث منطقہ کی طرف لیجا ئیگا اور اس صورت میں طب کو چھوڑ کر مشغول مباحثات منطقہ کا ہو گا۔ لہذا ہم بھی یہ طریق عادت سلف اور بموجب اصطلاح جمہور کے فرض کرتے ہیں کہ حمیات اور ام اور حمیات سے دو حمیات عرض ہیں ہمہ تن مشغول اب مناسب ہو کہ ہم بدن انسان کو مثل حمام کے فرض کریں اور میان کریں کہ تمام چیزیں جو بدن انسان کی اجزاء میں ان کی تین قسمیں ہیں پہلے تو اعضا ہیں جن میں رطوبات بدنہ اور ارواح بھری ہوئی ہوتی ہیں جس طرح حمام کی دیواروں کا حال ہے۔ دوسرے رطوبات بدنہ ہیں جو اعضا میں بھری ہوئی ہیں جس طرح پانی حمام کے حوضوں میں بھرا ہوتا ہے۔ تیسری ارواح نفسانی خواہ ارواح طبعیہ یا حیوانیہ اور نباتات جو تمام بدن میں منتشر رہتی ہیں ان کی مثال ہوا و حمام سے دیجاتی ہے۔ حرارت غریبہ سے جو پہلے اشتعال بدن انسان میں ہوتا ہے ان میں خیر سے ایک میں ضرور ہوتا ہے اس لیے کہ انسان کے بدن کی کوئی خرد ایسی نہیں ہے جو ان اجزاء و اشیاء سے مرکب نہ ہو۔ اشتعال اولی خواہ اول ہو جاری یہ مراد ہے کہ جس وقت اشتعال کا اشتعال فرو ہو جائے تو اس کو قریب کی چیزیں خود بخود ٹھنڈی ہو جاتیں اور عکس اس کا اگر تپ کی چیزوں کی حرارت بھائی جائے تو اشتعال اول کا سرد ہونا کو ضرور نہ ہو بلکہ ممکن ہو کہ وہ اپنی اشتعال پر باقی رہے پھر دوبارہ اپنی قریب کی چیز گرم کر دی۔ اگر حرارت غریبہ کا اشتعال اعضا و اشیاء یعنی جو اعضا کہ منی ہے پیدا ہوئے ہیں ان میں اشتعال اولی ہو جس طرح سوزش اور حرارت حمام کی دیواروں کو گرم کرتی ہے خواہ لوہار کی دھون کی یا نازنہ کی دیک کو آگ گرم کر دیتی ہے اس قسم کے حمی کا نام تپ ہے۔ اور اگر اشتعال اصطلاحی اس مقام خاص کا اخلاط میں پیدا ہو کہ بعد اس کو حرارت اعضا تک پہنچے جیسے کہ پانی حمام کا دیوار میں لگ جاوے تو دیوار کو گرم کر دیتا ہے خواہ گرم یا کو کوئی طواف یک میں رکھو سے دیک بھی گرم ہو جاتی ہے ایسی حمی اور تپ کو حمی خطی کہتے ہیں۔ اور اگر حرارت غریبہ پہلے ارواح اور نباتات جیسا کہ اشتعال گرم کر دے اس کو بعد اعضا و اخلاط تک پہنچے جیسے کہ پانی کو گرم کر دے تو حمی غریبہ کہتے ہیں خواہ حمام کے اندر لگائی جاتی ہے اس جہت سے جو ارواح حمام پہلے گرم ہو جاتی ہے بعد ازاں پانی حوضوں کا اور دیوار میں بھی گرم ہو جاتی ہے ایسی تپ کو حمی یومی نام رکھتے ہیں اس لیے کہ اس کا مطلق بوجہ اشتعال اور نہ

ایک لطیف چیز ہے ارفاح اور بخور سو ہوتا ہو یا بن جو بہت بہت جلد دفع ہو جاتی ہے حتیٰ کہ ایک شبانہ روز سو زیادہ یہ تب باقی نہیں رہتی بشرطیکہ اس تب کا استحا کہ کسی جمی عفنہ یا تپ کی طرف نہ ہو جاوے۔ اس تپیل میں جو جو تعریفات حمیات کی مذکور ہوئیں وہ حدود نامہ کے قریب ہیں اور گویا ہر ایک جمی کی تعریف جنس و فصل سے کی گئی اور تقسیم حمیات کی جو مذکور ہوئی ایسی ہر جیسے کسی مفہوم عام کو مختلف فصول سے مقید کر کے تقسیم کبھی حمیات کو اور طرح سے تقسیم کرتے ہیں کہ مال اس تقسیم کا حمیات ثلاثہ کے اصناف کی طرف ہوتا ہو۔ مثلاً کہتے ہیں کہ حمیات میں کچھ عادیہ ہو ہیں اور بعض اقسام غیر عادیہ ہوتی ہیں۔ بعضی تپیں فروزہ یعنی دیر پا ہوتی ہیں اور بعضی غیر فروزہ ہوتی ہیں۔ بعض اقسام لیلیہ ہوتی ہیں کہ اونکا دورہ شب کو اور بعض نہاریہ ہیں کہ وہ دن کو دوہرتی ہیں۔ بعضی سلیمہ اور ستیمہ ہوتی ہیں کہ اونکے اعراض مہلک اور خوف نہیں ہوتے اور بعض حمیات میں اعراض شدید اور بد ہوتی ہیں۔ بعضی تپیں حارہ ہوتی ہیں کہ اونہیں مساوی حرارت کو بروقت کسی طرح محسوس نہیں ہوتی۔ اور بعض کی حرارت کے ساتھ بدو اور پھر بری خواہ لڑہ بھی ہوتا ہے۔ بعض حمیات لیلیہ ہیں۔ اور کچھ مرکب بھی ہوتی ہیں متحد حمیات کے لوگ کس مزاج کے ہوتے ہیں اطباء کہتے ہیں کہ زیادہ تر قابلیت حمیات کی وہ لوگ رکھتے ہیں جنکا مزاج گرم تر ہے بالخصوص جنکا مزاج میں رطوبت بہ نسبت حرارت کے زیادہ ہو انکی ایک شناخت یہ بھی ہے کہ انکا بول برازا اور پسینہ بدبو ہوتا ہے اور جن لوگوں کا مزاج گرم خشک ہو انہیں بھی استعداد حمیات عادیہ کی ہے۔ مگر ابتدا کو اونکو جمی یومیہ عارض ہوتی ہے بعد ازاں بہت جلد اونکی تپ جمی عفنہ کی طرف منتقل ہوتی ہے اور یومیہ میں مزاج کے اختراق ہو جاتا ہے اور اکثر یہ تپ منجورق کی طرف ہوتی ہے۔ ان لوگوں مزاجوں کو بعد پھر استعداد جمی کی اون لوگوں کہ سبہ جو رطوبت اور یومیہ میں مساوی ہوں اور حرارت اونکے مزاج میں غالب ہوگا لوگوں کو ابتدا میں جمی بخار عارض ہو کر طرف جمی خلیطہ کے منتقل ہو جاتی ہے۔ پھر اس مزاج کے بعد وہ لوگ متعدد حمیات کی ہر جنکی بدن میں حرارت بروقت تو برابر ہو کر رطوبت کا غلبہ اور کثرت ہو تو کو ابتدا میں جمی عفنہ کے اور قسم کی تپ اکثر اوقات عارض نہیں ہوتی ہے۔ اور جن لوگوں کے مزاج بارد رطب خواہ بار دیا بس میں اونے حمیات دور رہتی ہیں خصوصاً حمیات یومیہ اونکو شناخت اور کبھی عارض ہوتی ہیں۔

فصل دوسری بیان میں اوقات اربعہ حمیات کے حمیات کو واسطے بھی مثل اور اعراف کے اوقات اربعہ ثابت ہیں ایک وقت ابتدا کا ہو دوسرا صعود اور ترقی کا تیسرا اوقوت اور سکون کا چوتھیا نزول و تناسل و مرض ہوتا ہو چوتھا وقت انحطاط کا جب سو مرض گھٹنے لگتا ہو اور یہ اوقات اربعہ بطور کلی بھی ہوتے ہیں یعنی ابتدا سو جمی سے تازوال اور صحت اختیار اوقات اربعہ کیا جاتا ہے۔ اور بطور جزئی بھی ہوتی ہیں کہ ہر ایک نوبت کے واسطے جدا گانہ اوقات اربعہ کی تجویز کیجاتی ہے۔ خوف اور خطر مہلکت مرض کا اس بیماری کی وجہ سے زمانہ ابتدا سے لیکر تا وقت منتہی ہوتا ہے اور جب سو مرض انحطاط شروع ہوا پھر محض بوجہ تپ کو بیماریا مہلک نہیں ہو سکتا ہاں اگر وہ اسباب پیدا ہو جائیں جنکا ہم آگے ذکر کریں گے مثلاً طبیب کو علاج میں خطا واقع ہو خواہ مرض بخوبی اطلاعات کرے۔ وقت ابتدا بطور جزئی کہ نوبت میں یہ ہے کہ جس وقت حرارت غریزی اور اصلی اپنی تصرفات سے باہر رہے اور مادہ مرض جو عضو میں بھرا ہے وہ حرارت اصلی کی گنجائش کو ایسا روک لے کہ حرارت غریزی میں اتھناق پیدا ہو۔ اور ابتدا سے کلی کا زمانہ وہاں تک ہو جاتا ہے کہ یا ظاہر ہو کہ طبیعت نے مادہ پر غالب آکر اثر نفیج ظاہر کر دیا ہے خواہ یہ ظاہر ہو جائے کہ طبیعت کو مادہ نے بالکل مغلوب کر دیا اب نفیج کی امید نہیں ہے۔ ابتدا ایک عام وقت ہے جو ہر ایک مرض میں پایا جاتا ہے لیکن بہتہ بعض امراض میں زمانہ ابتدا کا مختص ہوتا ہے جس طرح سو کو شش جو تپ و موی ہے چونکہ اوس میں روز اول سے شدت اعراض کی ہوتی ہے معلوم

نہیں ہوتا ہے کہ ابتدا کس وقت ہوئی اور امتداد اور صعود کا زمانہ کون ہے۔ اسی طرح صرح اور سکتہ میں چونکہ مادہ طبیعت پر فوراً غالب تھا ہوا
 یا میں جو زمانہ ابتدا کا ظاہر نہیں ہوتا ہے۔ کبھی زمانہ ابتدا کا بوجہ کمی اعراض مرض کے پوشیدہ ہوتا ہے لوگ گمان کرتے ہیں کہ وقت ابتدا
 کا اس مرض میں نہیں ہے۔ اسی طرح اکثر بونگہ اول روز تپ شدید میں لینے جمی حادہ میں ایک جسم سطح جسے غماہ کہتے ہیں بالائی بول نظر
 آتا ہے خواہ کوئی اور علامت نفع کو بروز اول پائی جاتی ہے جب ہی یہی خیال ہوتا ہے کہ اس نپ میں زمانہ ابتدا نہیں تھا مگر واقعہ میں ایسا نہیں ہے
 اس لیے کہ ان سب صورتوں میں زمانہ ابتدا تو ضرور ہوتا ہے مگر پوشیدہ ایسا ہوتا ہے کہ محسوس نہیں ہوتا۔ تفرید لینے صعود کا وہ زمانہ ہے
 کہ حرارت غریزی اور سوقت بخوبی حرکت کرتی ہے اور مقاومت خواہ مقابلہ مادہ کا اچھی طرح کر کے اگر غالب ہوئے تو آثار نفع کے ظاہر ہونے لگتی
 بہت وقوف مرض کو پڑتی جو نہ خلاف نفع کو آثار کا شروع ہونا متروک ہوتا ہے۔ وقوف لینے انتہا کا وہ زمانہ ہے کہ طبیعت اور مرض میں اور
 محارب عظیم ہوتا ہے اور غالب مغلوب کی شناخت خواہ طبیعت ہر مادہ اور سوقت سے تھوڑی زمانہ کے بعد بخوبی ہو جاتی ہے اس وقت کو لینے شے کو
 ملحقہ لینے زمانہ حرب یا جنگ کا کہتے ہیں۔ اور انتہا کی مدت اول تو نہیں جنگی نوبت تیزی سے ہوتی ہے۔ ایک ہی نوبت ہوتی ہے مگر شناخت انتہی
 کی جو زمانہ منتہی بخوبی لگتی اسکے بعد جو نوبت خفت اعراض ہوا وہ نہیں ہوتی کیونکہ وہ زمانہ تو مقابلہ طبیعت اور مرض میں بسر ہو جاتا ہے دوسری
 نوبت میں انجام محارب کا دریافت ہوتا ہے۔ کبھی ایسے تو نہیں امتداد زمانہ منتہی کا دونوں نوبت تک ہوتا ہے اونکے بعد تیسری نوبت از روز
 شروع محاربہ جو ہوتی ہے اوس سے زمانہ منتہا کا پہچانا جاتا ہے پس دونوں نوبت سے زیادہ امتداد زمانہ منتہی کو اکثر امراض میں نہیں ہوتا ہے۔ البتہ
 امراض مزمنہ میں وقت انتہا کا زمانہ دونوں سے بھی متجاوز ہو جاتا ہے کہ بیشتر امراض مزمنہ میں جب اولیٰ ایک صورت کو اعراض میں ہوتا ہے
 اور احکام اول نوائب کو متشابہ ہوتے ہیں ہر جو نوبہ اخیرہ ایسے نوائب کا ہوتا ہے اوس میں آثار نفع کے پورے ظاہر ہو جاتے ہیں اگر طبیعت مادہ
 پر غالب ہوئی ہے خواہ دارت کیفیت بخوبی معلوم ہو جاتی ہے اگر طبیعت مادہ سے مغلوب ہو گئی ہو۔ انحطاط کا وہ زمانہ ہے جس وقت
 حرارت غریزہ بخوبی مادہ مرض پر غالب اگر مادہ کو مغلوب کر دیتی ہے اور حقیقی مقدار مادہ کی فراہم اور مجتمع ہے اور سکودے قد سے متفرق کر
 ہو پیر اور سوقت حرارت اندرونی مرض کی کم ہو ہو کہ بطرف اطراف بدن کو دفع ہوتی ہے تاکہ فضا اور متخلل ہو جائے اور چونکہ اطراف خارجہ میں
 اور سوقت حرارت کی شدت ہوتی ہے اس جہت سے اکثر لوگ براہ اشتباہ غلط فہم ہوتے ہیں اور جانتے ہیں کہ یہ زمانہ اشتداد مرض کا ہے
 یا اس طرح غلطی واقع ہوتی ہے کہ مرض طبیعت پر بال غالب کیا طبیعت کو مقابلہ سے عاجز ہو گئی اس سے اعراض میں خفت واقع ہوئی اور
 حرارت باطن میں خفت ظاہر ہوئی طبیب بغلط گمان کرنا ہے کہ مرض کا انحطاط شروع ہوا حالانکہ امر بالکس ہو رہا ہے مرض طبیعت کو بالکل
 مغلوب کر دیا ہے۔ اس خفت کا نام افاقہ الموت رکھا گیا ہے اس لیے کہ بعد ایسے افاقے اور سکون کے موت اور بلاکت واقع ہوتی ہے
 منتہی کا زمانہ بنظر قرب اور بعد کے نسبت اختلاف امراض کے مختلف ہوتا ہے جو امراض نہایت حاد اور شدید ہوتے ہیں اول کار زمانہ
 منتہی زیادہ سے زیادہ چار دن کا ہوتا ہے اور یہی مقدار جمیات یوم کی منتہی کی بھی ہے مگر اصطلاح فن میں اونکو امراض عادہ میں داخل
 نہیں کیا ہے اس لیے کہ مرض کے حاد ہونے کے واسطے فقط قرب زمانہ منتہی کافی نہیں بلکہ بالانہیدہ وہ مرض مہلک پر خطر بھی ہوتا ہے جسکا شمار
 امراض حاد میں کیا جاسے۔ جو امراض بغایت حاد اور نہایت شدید ہیں اونکے بعد امراض حادہ علی الاطلاق کا منتہی القرب ہوتا ہے اور اسکی
 مدت زیادہ سے زیادہ سات دن کی ہے جیسے جمی مخرفہ خواہ غلب لازم۔ اور جو امراض کہ اونکی مدت اور شدت اس سے بھی کم ہو انکا
 زمانہ منتہی چودہ دن خواہ دو ہفتہ کا ہوتا ہے۔ اسکے بعد امراض حادہ مزمنہ کی مدت انتہا اکیس روز کی ہوتی ہے پیر اور امراض مزمنہ کی

دست فتنی چالیس خواہ ساٹھ دن کی ہوتی ہے اور اس سے بھی زیادہ برسوں کے بعد زمانہ فتنی بعض امراض کا ہوتا ہے۔ امراض حادہ کے مراتب جو اعتبار فتنی مذکور ہوئے اسکی شناخت اور اسی طرح امراض مزمنہ کی معرفت اور سوقت بہت بکار آمد ہوگی جب ہم تدبیر تغذیہ مرض کو بیان کریں گے۔ بہت سے فتنی کی اوقات کلی ابتدا اور تیز یا اور انتہائی فتنیوں ایک ہی نوبت میں گذر جاتی ہیں اور دوسری نوبت سوا نکا انحطاط شروع ہوتا ہے اگر طبیعت کو غلبہ ضرر پر ہو اور نہ دوسری نوبت میں آثار بلاکت کو ظاہر ہو جاتی ہیں۔ جملہ حیات ان اوقات اربعہ میں بہت سا اختلاف رکھتی ہیں۔ بعض اقسام کا زمانہ تیز یا اور کشند اور زیادہ ہوتا ہے۔ اور بعض کا زمانہ انحطاط طولانی ہوتا ہے۔

فصل تیسری بیجاں معرفت اوقات مرض کو خصوصاً شناخت زمانہ فتنی کی۔ اوقات کلیہ امراض کے بہت طرح سے پہچانے جاتے ہیں۔ لکھی بلحاظ نوع اور قسم مرض کی معرفت اوقات اربعہ کجائی ہو مثلاً تیسری خواہ صرح اور سکتہ اور خناق چونکہ امراض حادہ شدیدہ میں سے ہیں پس ان کا زمانہ فتنی بھی چار دن سے زیادہ نہوگا۔ اور غلبہ خالص اور تپ مخوف چونکہ امراض حادہ کے دوسری قسم میں داخل ہیں ان کا فتنی سات دن سے زیادہ نہیں ہوتا۔ اور ریح اور فالج کہ امراض مزمنہ سے ہیں ان کا فتنی سال بھر تک راس سے زیادہ بھی ہو سکتا ہے۔ لکھی شناخت اوقات مرض حرکت مرض سے بھی ہو سکتی ہے چنانچہ اگر زمانہ شروع ہونے نوبت کا قصیر معلوم ہوگا کہ اس مرض کا فتنی قریب ہی جیسے غلبہ خالص چونکہ زمانہ اسکے نواب کا تین گنتی سے لیکر چودہ گنتی تک ہوتا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کا فتنی قریب ہی اور اگر زمانہ اخذ نوبت کا طویل ہو دلیل مبدت اور غلط مادہ پر ہوگا اور یہ بھی معلوم ہوگا کہ فتنی بعید ہے جیسے غلبہ خیر کا۔ اگر ایسے امراض ہوں کہ ان میں نوبت نہیں ہوتی بلکہ مادہ اوٹکا گرم ہو اور ایک ہی طور پر تیز رہیں جیسے سونو خفس وغیرہ ایسے مرض کو مرض حاد کہتے ہیں۔ اور اگر مادہ مرض کا غلیظ و بادر ہو خواہ نائل طرف غلط کے ہو اس مرض کو غیر حاد کہتے ہیں۔ لکھی سمجھتے مریض اپنے آثار شہرہ وغیرہ سے بھی معرفت اوقات مرض کی ہوتی ہے مثلاً اگر نوڑے زمانہ کی حرارت سے نفاس بہت اور ملاخری اور ضعف پیدا ہو جائے کہ چہرہ دہلا ہو اور شہرہ لاغر ہو جائے تو معلوم ہوگا کہ مرض حاد ہو اور اگر سب اعضا بحال خود باقی رہیں تو مرض انتہا حاد نہوگا اور فتنی صورت اول میں قریب ہی اور دوسرے میں بعید ہے۔ لکھی بلحاظ بقای اور زوال قوت کی شناخت اوقات مرض کی ہوتی ہے اگر بہت جلد قوت زائل ہو اور ضعف پیدا ہو جائے تو مرض حاد ہو اور فتنی قریب اور اگر ضعف نہ ہو بلکہ قوت باقی رہے ہو مرض غیر حاد ہو اور فتنی بعید ہے۔ لکھی نظر اوقات فصول اور فتنی مریض کی شناخت مدت امراض اور اوقات کی ہوتی ہے مثلاً سن حار جیسے شباب خواہ فصل ربیع اور صیف جو گرم ہیں ان میں جو امراض پیدا ہوتے ہیں ان کا فتنی بسرعت ہوتا ہے اور بارہ میں من خواہ دونوں بارہ فصلوں میں اپنے خلاف اور شاکہ انکی بیماریوں کا فتنی بدیر ہوتا ہے۔ اور یہی حال بلاد حارہ اور بارہ کہ ہے۔ لکھی معائنہ نبض سے شناخت اوقات مرض ہوتی ہے اگر نبض سریع متوازن عظیم ہو تو مرض حاد ہوگا اور فتنی قریب ہوگا ورنہ غیر حاد ہوگا۔ لکھی بوجہ لرزہ کے شناخت مرض اور فتنی کی ہوتی ہے اگر لرزہ دبیر تک ٹھہرے تو مرض حاد ہوگا اور اگر لرزہ فتنی بعید ہوگا اور اگر زمانہ لرزہ کا کم ہو تو وہ مرض نائل بحدت ہو اور فتنی قریب ہے اور اگر لرزہ کب قدر ٹھہرے اس مرض کا فتنی قریب ہی اور زمانہ بقای مرض کا بہت تھوڑا ہو۔ لکھی شناخت اوقات امراض کی نظر اوقات نواب ہوتی ہے مثلاً اگر کوئی تپ ایسی ہو کہ اسکی ہر نوبت میں زمانہ تقدم کا محفوظ بنظام واحد ہو اور جب قدر زمانہ تقدم ہر نوبت کا ہو وہ اصل زمانہ نوبت اول پر ہر روز بڑھتا جائے تو معلوم ہوگا کہ ایسی یہ مرض زمانہ تیز میں ہے اس لیے کہ بعض امراض ایسے ہوتے ہیں کہ انہر اوقات اپنے زمانہ انحطاط تک لگاتار بدبانی رہتا ہے جس سے کہتا ہے مثلاً ایک تپ پہلی نوبت اسکی ٹھیک بارہ بجو دوپہر دن کے ہوتی ہے اور تین بجو اور گئی دوسری باری جب دوپہر چھ بجے میں پانچ بجے خواہ منٹ باقی تو شروع ہوتی اور پورے تین بجے موقوف ہوتی اور تیسری نوبت جب دس دقیقہ خواہ منٹ بارہ نہیں باقی رہتا ہے۔

شروع ہو کر دسویں تین بجے اور تیرہ بجے صورت ایسی ہے کہ اوسمیں نظام نفاذ کا مستزہی ہے اور جس قدر روز مقدار زیادہ ہوتی ہے اصل مقدار
 اول یعنی تین گھنٹہ پر رہتی جاتی ہے۔ متن کہی ایسا ہی ہوتا ہے کہ ایک قسم کی تب مثلاً غب خواہ حمی مواظبہ کہ اوسکے چند نوبے بقا ضل نہ کو
 برسبیل تقدم کہ چون اخیر میں ایک وقت خاص پر ٹہر جاتی ہے اور زیادتی اوسکی مادہ کی ہی ایک مقدار معین پر پہنچ کر آگے نہیں بڑھتی۔ یہ بیت
 بھی لالت صریح اوسکی زمانہ منتہی پر کرتی ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ اب مادہ مرض ٹھہر گیا اور حرکت زیادتی کی اوسکی سو قوت ہو گئی۔ اگر ایسی صورت
 میں وقت نوبت کا متاخر ہو جاوے یعنی اگر بعد مقدم ہونے نوبت کو چند نوبے وقت واحد پر آئیں بعد اوسکے اوسوقت کی نسبت کچھ تاخیر ہونے
 لگے تو بالیقین جاننا چاہیے کہ زمانہ انحطاط مرض کا آگیا۔ جو تب ایک ساعت خواہ گھنٹہ مخصوص پر نوبت کتنی ہو وہ دیر میں زائل ہو گئی
 اسی طرح اوقات مرض کی شناخت زیادتی اعراض حمی سے خواہ اعراض کے ایک ہی شدت اور ضعف پر قیام کرنے سے خواہ اوسکی نوبت کی
 زیادتی اور کمی طول مدت اور کمی سی پچانی جاتی ہیں اس طرح کہ اگر مقدار زمانہ نوبہ کی یکساں اور برابر رہے تو مرض کی ابتدا ہو اور اگر مقدار
 گھٹ جائے تو زمانہ انحطاط کا ہو اور اگر مقدار زیادہ ہو تو اکثر حکم نزدیک کا گیا جائیگا اور کمی یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ زمانہ انتہا کا آگیا اور کمی نوبت میں
 ہوتا ہے کہ زیادتی اور کمی میں تشابہ نہیں ہوتی۔ کہی شناخت اوقات اربعہ مرض کی بذریعہ استفراغات کو ہوتی ہے۔ مثلاً اگر کسی نوبت
 میں عرق زیادہ برآمد ہو اور اوسکے بعد جو نوبت آگے مقدار کمی اور خفت اعراض میں نہائی جائے خواہ جس نوبت میں عرق یا اسہال ہو اوسکے
 بنسبت یہ نوبت کچھ شدت میں زیادہ ہو تو معلوم ہوگا کہ استفراغ بوجہ کثرت مادہ کی تھا قوت و طبیعت کی اس مادہ کو بذریعہ استفراغ دفع نہیں کیا
 ورنہ دوسری نوبت میں خفت ضرور ہوتی ہے اور ایسے استفراغات سے واضح ہوتا ہے کہ اس مرض کا زمانہ طولانی ہے خواہ یہ استفراغ زمانہ
 نزدیک میں ہو خواہ زمانہ ابتدا میں۔ کہی شناخت اوقات بوجہ نفع مادہ خواہ نوبت نفع کے ہوتی ہے جیسا اوپر پہلے ذکر ہی کیا مثلاً اگر ظہور
 نفع سمجھ کر کسی قدر نفع کے ہو خواہ بول کر اوپر خواہ نمودار ہو تو یہ زمانہ اول نزدیک کا ہے پھر اگر نفع میں کثرت ہو خواہ اسکی ضد واقع ہو کہ بھڑک
 نفع پیدا ہو معلوم کرنا چاہیے کہ اب غنہی مرض کا یہی وقت ہے۔ ایضا اگر نفع یا خلاف نفع کا بہت جلد ظاہر ہو خواہ بوجہ برآمد ہو یا نفع
 کر یا بول میں غماہ ہونے سے تو جاننا چاہیے کہ منتہی قریب ہے اور اگر نفع بد بظاہر ہو دلیل ہے بعد ہونے منتہی کی۔ اب اوقات جزئیہ کی شناخت
 یہ ہے کہ ہر نوبت کی ابتدا کا وقت وہی ہے جسوقت نبض میں انضغاط پیدا ہو یعنی نبض کی حرکت میں سستی اور ضعف اور صفراء و رطوبہ
 ظاہر ہو اور رنگ طراف بدن کا مائل بہ تیرگی ہو جاوے اور اطراف میں سردی پیدا ہو خصوصاً بن گوشہا اور اسی طرح کنارہ بینی بھی سرد ہو جا
 اور سردی اوسوقت تک باقی رہتی ہے کہ انتشار حرارت کا تمام بدن میں محسوس ہو جاوے۔ اکثر ایسا ہی ہوتا ہے کہ ابتدا نوبت میں
 رنگ بدن کا متغیر ہوتا ہے اور کسل اور غم پیدا ہوتا ہے حرکات بدنی سست ہو جاتی ہیں گہری نیند سے اگلہ جھپکی جاتی ہے پلکوں پر بوجہ پیدا
 ہوتا ہے اور بوجہ استفراغ و قہی ہونے اعضا کے پلکوں کا اوٹنا دشوار معلوم ہوتا ہے۔ کلام کرنے میں نفل اور گرانی پیدا ہوتی
 ہے دونوں شانوں کے بچھن پھریری یعنی قشعرہ پیدا ہوتا ہے اور آس طرح لشت میں بھی قشعرہ اوٹنا ہے اکثر ابتدا نوبت میں ابتدا
 لرزہ آجاتا ہے اور بیشتر سیلان لعاب ہیں حاض ہوتا ہے دونوں کپٹیاں پھر کٹنے لگتی ہیں۔ کان گونجنے لگتے ہیں۔ چھٹکین
 سی آتی ہیں سب جوڑ بدن کے کچھتے ہیں۔ اور ضعف قوت کا زیادہ یا ابتدا نوبت میں ہوتا ہے یا انتہا نوبت میں۔ وقت صعود
 خواہ نزدیک کا ہر نوبت میں اوسکے دو حصہ ہیں نصف اول میں تو نبض کی حرکت کا ظہور شروع ہوتا ہے اور عظیم اور صریح ہونے لگتی ہے
 اور حرارت تمام بدن میں منتشر ہوا ہو جاتی ہے۔ اور نصف آخر زمانہ نزدیک کا وہ ہے کہ جو حرارت تمام بدن میں برابر منتشر ہو چکی ہے

اوسمین زیادتی ہو جاتی اور طبعی جاکو۔ انتہا پر اوبت کا وقت وہ ہے کہ جب قدر حرارت اور سبب عراض بڑھ چکے ہیں وہ کچھ دیر تک بدستور رہیں نہ کھٹکین اور نہ ٹہریں اور نفس نہایت عظیم اور سریع اور متواتر ہو جائے۔ انتہا طاقوت کا وقت وہ ہے کہ اوسمین نقصان حرارت اور اعراض کا شروع ہوتا ہو اور نبض حرکت اور قوام میں معتدل اور مستوی ہو جاتی ہو جس سبب کا معمول یہ ہے کہ اوسکے اوترے وقت پسینہ آتا ہے تو پس اوپر بدن میں عرق نمودار ہوا اور تپ تر جاتی ہے۔ اکثر یہ حالات غفلت کو جو زمانہ انتہا طاقوت میں بخیر بیان کیے ہو وقت نزدیکی موت کو بھی پیدا ہوتے ہیں اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اب مریض رو بہ صحت ہو ایسے خیال سے ان امور پر ذریعہ تفتیش نہ کرنا چاہیے بلکہ توجہ کامل بطرف ادراک اور شناخت حالات نبض کی کرنی چاہیے اگر ان حالات کی نبض خوب اور عظیم ہے تو ضرور یہ غلط مرض کا زمانہ ہے اور افاقۃ الموت نہیں ہے اگر تاظر کتاب کی خواہش ہو کہ ہم مثلاً حمی غلب کی اوقات اربعہ کے بالتفصیل شناخت بیان کریں ایسے کہ اسکے اعراض بہت غنی ہوتے ہیں یعنی بخوبی تامل کی اور علوم کر کے غلب کثر اوقات قشریہ سے ابتدا کرنی ہو اور بعد اوقات اور لڑنے چکانے پھر لڑنے میں سکون اور برد اطراف میں کمی پیدا ہو کر تمام بدن میں گرمی کیساں پیدا ہوتی ہے یہاں تک کہ زمانہ ابتدا کا حال ہو بعد اوست کہ کمی کی زیادتی ہوتی ہے اور یہ زمانہ صود خواہ نزدیک کا ہو اوسکے بعد یہ حرارت بحال واحد ٹھہر جاتی ہے اور یہی وقت منتہی کا ہے بعد ازاں حرارت میں کمی واقع ہوتی ہے جسے کتب زائل ہو جاتی ہے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اسباب طول ہونے مرض کی کثرت مادہ اور غلیظ ہونا مادہ کا جیسے مادہ سود اور خواہ بردت مادہ کی ہوتی ہے اور کبھی طول مدت کی اعانت فصل بار و اور بلند بار دہی کرتی ہیں اور ضعف حوائج غریزہ اور مگر کھانا اور حاملہ کا بھی طول مدت امراض کے جن میں فصل چوتھی بیان حمیات یومیہ کا مریج کلی جمیع اقسام حمیات یومیہ کے اسباب ہی چیزیں ہیں جو کہ جو بدن انسان میں داخل نہیں اور بالذات تشنیں اور حرارت پیدا کرتی ہیں اور انکو ہم اسباب بادیہ کہتے ہیں یا وہ چیزیں ہیں جو بالعرض ہم انسان میں بوجہ اتصال اور ملاقات کو حرارت پیدا کرتی ہیں۔ خواہ انقسم ملاقات خارجیہ کے ہوں جیسے حرارت آفتاب خواہ آگ کی یا کمانے پینے کی چیزیں۔ خواہ انفعالات بدنہ جو بوجہ ریاضت بدنہ کو عارض ہوتی ہیں۔ یا انفعالات نفسانیہ جو بروقت غضب و رنج و غیرہ کی ہوتی ہیں خواہ درد اور دم جو ظاہری اعضا میں واقع ہوتا ہے کہ ایسے درد اور دم سے جو حرارت پیدا ہوتی ہے وہ سورث حمی یومیہ کی فقط ہوتی ہے۔ کبھی حمی یومیہ نبض اقسام کے سند سے بھی پیدا ہوتی ہے جسکا سبب ظاہری اور خارجی نہیں ہوتا بلکہ اس سند خواہ غم کا سبب داخلی ہوتا ہے اور بدنی۔ یہ جتنے اسباب حمیات یومیہ کے لکھو گئے انکا اشتداد اور اشتعال آؤنی انہا نہیں ہوتا کہ ارواح اور بخارات سے بڑھ کر اخلاط خواہ اعضا تک پہنچو ایسے کہ اگر اس قدر اشتعال بڑھے تو ہر تپ و دن خواہ کوئی قسم حمی غلطی کی پیدا ہو جائے گی ہم اسباب بادیہ سے حمی غلطی کا پیدا ہونا معتبر نہیں سمجھو ایسے کہ اسباب خارجیہ بہتر ایسے اسباب کی غریب بدن میں کر دیتے ہیں جو سانس سے مخفی موجود تھے اور انکی تحریک کہ اسباب خارجیہ کہ دیکھتے تو حمی غلطی ضرور پیدا ہو جائیگی۔ بعض کہ ہم آدمی نے خیال کیا ہے کہ حمی یومیہ بدن اسکے کہ بدن کو کس قدر رعب پہنچو خواہ روح کو رعب ہو عارض نہیں ہوتی۔ یہ خیال محض غلط ہے ایسے کہ محض فرج اور سردی سے بھی حمی یومیہ عارض ہوتی ہے اوسمین رعب جہانی اور روحانی دونوں نہیں ہوتی۔ حمیات یومیہ کا زوال بیشتر ایک ہی روز میں ہو جاتا ہے اور تین روز سے زیادہ انکی مقدار بقا بہ نسبت کم ہوتی ہے اگر تین روز سے زیادہ حمی یومیہ کا زمانہ گذرے اوسوقت قیاس کرنا چاہیے کہ یہ تپ منتقل کتنی اور قسم کی طرف ہوتی ہے اور انتقال کو معنی یہ ہیں کہ اشتعال حرارت کا ارواح سے بچاؤ نہ کر کے اعضا بدنی خواہ اخلاط تک پہنچا ہے علاوہ اسکے بعض طبیعوں نے بیان کیا ہے کہ حمی یومیہ چار روز تک رہتی ہو اور پھر زائل ہو جاتی ہے بدن اسکے کہ حمی غلطی خواہ حمی دقہ کی طرف انتقال کرے کیونکہ اگر منتقل کسی دوسرے قسم کی طرف ہوتی تو اس میں کمی اور اضافہ

منظم ہوتا ہے اگر اختلاف کا نظام برہم ہو تو اور کسی سبب سے ہو گا خواہ وہ سبب قبل از جمی کے پیدا ہو یا کہ جمی کے ساتھ ہی وہ بھی حادث ہو اسے جیسے تعب شدید خواہ اختلاص میں لذت شدید کسی مادہ کی وجہ سے اور ایسے ہی اور سبب سے جو قبل اختلاف نظم کے ہو سکتے ہیں۔ کبھی جمی یوم میں نبض کی یہ صورت ہوتی ہے کہ اوسمین صلابت شدید پیدا ہوتی ہے خواہ کوئی بروقت شدیدہ جو کیفیت ازواج کے لیے بہت مخفی ہو یا حرارت نے آفتاب کی شدت تخفیف کی ہو خواہ تعب شدید کی تخفیف باعث اس صلابت کی ہو یا ہو کہ خواہ بیداری میں اور غم انہیں سے کوئی امر باعث صلابت نبض کا ہو۔ کبھی جبٹ پٹ اس تپ میں انبساط نبض کا پیدا ہوتا ہے اور انقباض میں بطور واقع ہوتا ہے مگر سرعت مقدار طبعی سے زیادہ نہیں ہوتی الا شاذ و نادر۔ سرعت نبض کی حمیات یومیہ میں کمتر ہوتی ہے اس لیے کہ حاجت نروج قلب کی اس تپ میں نسبت حاجت اخراج بخار فاسد کو زیادہ ہوتی۔ اس لیے کہ بخار اس تپ میں بہ نسبت بخار خنڈل کے فاسد نہیں ہے البتہ بقیاس معتدل کے گرم تو ہوتا ہے۔ جب نبض کی کیفیت صحیحہ کا ادراک اور اس کی حرکت انقباضیہ کی شناخت بزر و شوری ہو تو حرکت الفاس سے شناخت کرنی چاہیے اور ان حرکتوں کی نسبت دریافت کرنے کے بعد ہر آسانی ہوگی۔ جب جمی یوم زائل ہوتی ہے فوراً نبض اپنی حالت طبعی پر آ جاتی ہے جیسی عادت اس بدین نبض چلنے کی بحال صحت ہو اور ایسی حالت پر نبض کی بعد تپ کو ہو جانا اچھی علامت ہے۔ مجملہ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جب قدر کیفیت نبض کی بہتر اور اس طرح بول ہی جید ہو دلیل کامل ہے کہ جمی یوم ہے اور یہ بات ضروری نہیں ہے کہ اگر نبض اور بول جید ہو تو جمی یوم کا نہ ہونا ہی ضرور ہو اس لیے کہ اکثر بوقت رنگین ہونے بول کے اور اختلاف نبض خواہ ضعیف اور صغیر ہوئے نبض کے جمی یوم واقع ہوتی ہے مگر حجم کتنا بڑا ہو یا کتنا چھوٹا ہو یہ کچھ حسیہ و زو میہ کی نفس بیض سالہ کلید نہیں ہے بلکہ بیان سالہ جزئیہ و زو میہ صادق ہے اسی جہت سے موجب معدولہ الطریقین کو بول اسے قس یہ بھی ایک علامت جمی یوم کی خاص ہے کہ ابتدا اس تپ کی بہت خفیف ہوتی ہے اور زمانہ اوسکی تیزید کا دو گنٹھ سے زیادہ نہیں ہوتا اور اوسکی زمانہ منتہی میں اعراض شدیدہ نہیں ہوتے اور جمی عفت میں ان بانوں کی ضد ہوتی ہے۔ یہ بھی علامت جمی یوم کی ہے کہ اوسمین اعراض شدیدہ اور تندی حرارت کی بہت تیز نہیں ہوتی اور دروسر خواہ درد لپٹ یا اور اوجاع بھی حمیات یومیہ میں کم ہوتے ہیں اگر کبھی درد خواہ کوئی اور درد پیچیدہ ہی ہوتا ہو تو اوسکو ثبوت خواہ لازم بعد زوال تپ کو نہیں ہونا بلکہ ساتھ ہی زائل ہو جانا ہی یہ بھی دلیل اوس تپ کی جمی یومیہ ہونے پر ہوتی ہے۔ اکثر جمی یوم پسینہ آنے کے بعد اتر جاتی ہے خواہ بدن میں ایک قسم کی تری پیدا ہوتی ہے جس کو طبعی ہوتا ہے اور جو پسینہ کسی خلط کی وجہ سے آتا ہے یہ رطوبت ویسی نہیں ہوتی ہے اور مدت دار میں اس پسینہ کے بہت اندر انہیں ہوتی بلکہ جینی معتد اعراق طبعی کی چربم کے واسطے معتد رہے اوس قدر یہ بھی ہوتا ہے گویا کہ عیسر ق اوسکے قریب مقدار میں ہوتا ہے اور بدل ہو ہی نہیں ہوتا۔ اگر پسینہ بکثرت تپ کو اخیر میں آئے تو معلوم کرنا چاہیے کہ جمی یومیہ نہیں ہے۔ ایک بہت عمدہ تجربہ جمی یومیہ کی شناخت کرنے کا یہ بھی ہے کہ مریض کو حمام میں اخل کرن اگر تھوڑی دیر کے بعد مثل شعلہ ہریرہ کے بدن میں اور اگر حمام میں ٹہرنے سے مریض کی حالت کچھ تغیر برداشت نہ تو یہ جمی یومیہ ہے فصل چھٹی میں بیان اختلال جمی یوم کا کبھی جمی یومیہ اور حمیات کی طرف منتقل ہی ہو جاتی ہے جس قدر بدن کے اخلاط مستعد عفونت ہوتے ہیں اور جتنی اسباب عفونت کے علاوہ جمی موجودہ کے اور پیدا ہو جاتین کہ مریض ہو کہ بار بار ہے خواہ اوسے ننید کم آئے خواہ طیبیب سے سوا جو میں اور تیز

خطا واقع ہو مثلاً مناسب حال مرض تھہرنا کہ اسکی غذا اچھی طرح ہوتی اور طبیعت اوسے ہو کہ اسکا رگنا تجویز کیا اس صورت میں جو لوگ صفر کی مزاج ہیں اونکی تپ نہج جی دق کی طرف ہو جاتی ہے خواہ جی محرقہ کی طرف انتقال کرنی ہے اور جو لوگ دسوی مزاج ہیں اور گوشت اوسکے نزدیک زیادہ ہے وہ ایسی سہرند پر سے سونو خوس میں مبتلا ہو جاتے ہیں مگر وہ تپ دسوی جو بلا عفونت ہو نہ جی مطبقہ اور شہتر جی مطبقہ ہی عارض ہو جاتی ہے۔ اس طرح اگر کوئی جی یومیہ محتاج محبت کی تہی تفتیح مسام میں خواہ اوسکے مناسب یہ تھا کہ اوس بدن میں کسی قسم کا خلل پیدا ہو نہ کہ حرارت باطنی کو بطرف ظاہر کے نکالے اور طبیب ذرا بہ اشتباہ مدد گاری لگی اوسوقت تپ کو اشتعال شدید داخلہ محبتہ میں پہنچا ایسا اشتعال کہ جس طرح کوی قوی چیز بقوت گرم ہوا شمع میں ہو جائے علامات انتقال جی یوم کو اوس قسم کی حمیات کی طرف دلیل اوسکی یہ ہوتی ہے کہ اب بدن براد ہونے عرق کے خواہ اوس تری کو جو مشابہ عرق کے ہوتی ہے تپ میں کمی ہو خواہ عرق شہتر مگر ابھی جسم عرق سے پاک نہ ہو کہ تپ اتر جائے۔ اور زمانہ انحطاط کا نا دیر رہے لیکن جس قسم کی تپ یہ ہو اوسکے زمانہ انحطاط کے نسبت زمانہ زیادہ ہونے لگے اور انحطاط میں دشواری تہی اور نبض رداوت کیفیت سو بالکل پاک نہ ہو جائے بلکہ کچھ آثار جی کے بعد مفارقت کی بھی نبض میں باقی رہا کریں اور دوسرا اگر تپ جی کے عارض ہوا تھا بعد مفارقت کو بھی باقی رہے۔ یہ سب باتیں دلالت کرتی ہیں کہ انتقال جی یومیہ کا بطرف جی عفونت خلط کے ہو گیا ہے خواہ جی دق کی طرف منتقل ہوئی ہے۔ اگر اسباب ردیہ اتنی زیادہ ہوں کہ جی خلطیہ کے حدوث سے بڑھ کر اور فساد کا مظنہ ہو اوسوقت بیشک جی یومیہ کا انتقال خاص تپ کی طرف ہو گا۔ جبے کی طرف منتقل ہو جاتی ہے اوسوقت جلد مقام شریان یعنی خاص جگہ رگ نبض کی نہایت گرم ہوتی ہے باقی تمام اعضا میں گرمی تپ کی کیا اور برابر ہوتی ہے اور یہ گرمی بوقت امتلاء معدہ خواہ کھانا کھاتی ہی بہت تیز ہو جاتی ہے۔ اور نبض میں استواء حال رہتا ہے یعنی یعنی جب قدر اوسکے کیفیات ردیہ میں ایک ہی سو حال میں ہوں اور صلابت زیادہ ہو جاتی ہے اور صغریٰ بڑھ جاتا ہے۔ اور وہ سب باتیں جو ہم علامات جی دق میں بیان کریں گے پیدا ہو جاتی ہیں۔ اگر انتقال جی یومیہ کا سونو خوس یعنی وہ جی دسوی جو بلا عفونت ہو اوسکی طرف ہو اوسوقت نبض میں امتلاء اور حرارت زیادہ معلوم ہوگی اور چہرے پر انفعال ہو جائیگا۔ اگر جی یومیہ اور اصناف حمیات عفونت کی طرف منتقل ہو قشریہ اور اختلاف نبض اور صغریٰ نبض ظاہر ہوگا اور نضا خط جسکے معنی اوپر مذکور ہو چکے ہیں پیدا ہوگا اور حرارت میں لزع اور پوست پیدا ہوگی اور باقی اعراض میں بھی شدت ہو جائے گی۔ بول کی صورت بوقت انتقال یہ ہوتی ہے کہ جب طرح بوقت جی یوم ہونے کے اوس میں نفج تھا اب بھی ویسا ہی باقی رہتا ہے اور اکثر ایسا ہی ہوتا ہے کہ بطور نفج کا نہیں ہوتا ہے فصل ساٹھین معالجہ عام طور پر حمیات یومیہ کا سب بیمار جو حمیات یومیہ میں مبتلا ہوں مگر ضروری اونکی یہ ہے کہ اچھی غذا سرخضم اوٹکو دی جائے سرخضم کی قید اس واسطے ہے کہ مجموعہ طبل ہے اور علیل کی قوت میں نقصان ہوتا ہے اور ناقص القوت کو بطریقی الضم خواہ فاسد غذا کی ہضم کرنے کی قوت نہیں ہوتی۔ مگر بعض مرض جی یوم کو واسطے تغلیظ تدبیر کی اجازت ہو جیسے وہ لوگ جو جی تہی خواہ جی جو جی یا جی غمی میں مبتلا ہوں خواہ وہ لوگ جسکے بدن میں خلط صفر اوی زیادہ ہو یا وہ لوگ جو ابتدا تپ میں قشریہ کی شکایت کریں انکے طعام کی تدبیر اس طرح کرنی چاہیے کہ چند قلمہ طعام کے پانی خواہ کوئی اور پینے والی چیز میں ڈبو کر دینا چاہیے تاکہ غذا خوب نفوذ کرے اور غذا انکو ضرور دینی چاہیے اگر چہ شروع ہی ہو جائے۔ اور بعض بیمار حمیات یومیہ کی زیادتی غذا سے منع کیو جاتے ہیں بلکہ اونکی غذا میں تلخیص ضرور ہوتی ہے جیسے اگر جی یوم سدی خواہ استحصائی

تیزی اور حدت ہوتی کہ مرض اسے بخوبی احساس کر لیتا ہے اور یہ حدت بوجہ قلب پیوست کے ہوتی ہے۔ اور حرکت میں انگلیہ کے غموض
یعنی بستی عارض ہوتی ہے اور حلقے انگلیہ کو پیچھے ہٹے اور ٹہرے ہوئے اور یہ بات تحلیل کی اور سکون انگلیہ کی حرکت میں بوجہ فتور اور ضعف
قوی کے پیدا ہوتی ہے۔ چہرے پر زردی ہوتی ہے اسلئے کہ حرارت اندر کی طرف چلی گئی ہے اور نبض میں صفراء و ضعف پیدا ہوتا ہے اور یہی
نبض میں اندک صلابت بھی پیدا ہو جاتی ہے۔ علاج اسکا یہ ہے کہ آئرن میں داخل کیا جائے بشرطیکہ اوہمین گرمی اور سردی معتدل ہو
اور اگر اسکا ارادہ استقامت کا ہو تو آب حمام میں اسکو ٹھہرا کر چھپے ہوئے حمام میں اسے ٹھہرنے کی ممانعت ہے۔ اور بعد حمام کے مالش روغن
کی اس کے بدن میں کرانی جائے۔ اسلئے کہ روغن اس کے واسطے بہت نافع ہے اتنا حمام نافع نہیں ہے۔ اور مفرقات قلیہ میں اسکو مشغول
کرنا چاہیے کہ اسکا استعمال کیوے اور سرد مزاج کی تندرستی کے سبب چوب در تھلا جو مرکب معانات اور عوارضات سے ہون لگائے جائیں اور ان
ملاو نہیں گلاب خواہ کیوڑہ وغیرہ جو فوس حرقت میں داخل کیے جائیں۔ شراب حسین بانی بکثرت ملا ہو اور انکو ملائی جائے کہ اس کے واسطے یہ
اچھی دوا ہے **فصل دسویں** حمی یوم حمیر کے بیان میں کہی بسبب زیادہ اہتمام کے کسی امر مطلوب کی طرف حرکت تندر اور
عقیف روح کو ایسی ہوتی ہے کہ اوہمین گرمی بہت پیدا ہو جاتی ہے یہاں تک کہ تب واقع ہوتی ہے علامات اس تب کی مشابہ علامت
حمی غمیہ کی ہیں لیکن حرکت انگلیہ کی باوجود کہ بوجہ تحلیل کو غائر ہوتی ہے مگر بطرف خارج کے ہوتی ہے اور نبض میں غموض اور انخفاض نہیں ہوتا بلکہ
نبض اگر ضعیف ہوتی ہے تب بھی کثرت تھوڑا ہوتا ہے علاج اس تب کا مثل علاج حمی غمیہ کے ہے **فصل گیارہویں** حمی یوم حمیر
کے بیان میں کہی بکثرت کثرت فکر کے امور معاش خواہ معاد میں حمی ایسی برارض ہوتی ہے جیسے حمی غمی اور تہی ہوتی ہے۔ مگر اس تب
میں انگلیہ کی حرکت معتدل ہوتی ہے نہ اندر نہ کٹھنی ہوتی اور نہ باہر کو کھلی ہوئی گرائل غور اور فرو نشانی پر ہوتی ہے۔ اور نبض کے شہوق اور
غموض میں اختلاف ہوتا ہے مگر اگر نبض ان دونوں کیفیت میں معتدل ہوتی ہے اور چہرہ کارنگل س تب میں ہی زردی مائل ہوتا ہے
علاج اس تب کا مثل معالج حمی یوم حمیر کے ہے **فصل بارہویں** حمی یوم غضبیہ کا بیان کہی بکثرت زیادتی حرکت روح کی نظر
خارج کے حالت غضب میں ایک حرارت مفرط روح قلبی میں ایسی لاحق ہوتی ہے کہ اسکی وجہ سے تب عارض ہوتی ہے علامت اس
تب کی چہرہ کا سرخ ہونا لیکن اگر غصہ کے برابر خوف بھی ہو تو چہرہ زرد ہوتا ہے اور چہرہ پر ایک ہر ہر این جیسے حمی یوم سہریہ میں ہوتا ہے اور
اس تب میں ہوتا ہے اور انگلیں و نون سرخ اور دھیل انگلیوں کے باہر نکلتے ہوئے اسلئے کہ حرکت روح کی بطرف خارج کو شدید ہوتی ہے۔ کہی
بعض آدمیوں کو تھوڑی تھوڑی اسی حالت میں لاحق ہوتی ہے اس جہت سے کہ اس کے بدن میں کوئی غلط متحرک ہوتی ہے خواہ اونکی طبیعت میں
کسی قدر ضعف ہوتا ہے اسوجہ سے تمام جسم کا پنے لگتا ہے۔ بول کارنگل س تب میں سرخ اور بروقت خروج کے حدت محسوس ہوتی ہے
اور کبھی قدر اوہمین چمک بھی ہوتی ہے۔ نبض اس تب میں ضخیم یعنی گندہ اور مثلی شاہق یعنی خوب اوچلتی ہوئی اور حرکت میں تو اترونا
ہو علاج اس تب کا اس کے غصہ کا فرو کرنا خواہ جو حرارت غضب کی وجہ سے پیدا ہوئی ہے اس کے مسکنات کا استعمال کرنا اور جو اسکو
مفرح قلب ہیں از قسم حکایات مزاج آمیز اونکی طرف متوجہ کرنا خواہ بہت خوش آواز جنگی آواز ورنہ انکو ادھار کا آواز نا ایشہ دیکھنا۔ اور ان
خواہ راگ و روایکیز نون بلکہ طبیعت کو اس کے سننے سے محض سرور حاصل ہو خواہ کہیل اور نصب کو اسکو عجیبہ مثل شعبہ وغیرہ کے اونکی جانب
مشغول کرنا اور حمام میں اچھو ہر ایہیوں کے ساتھ لیجانا جسکا پانی خیر گرم ہو اور اوہمین حرارت زیادہ نہ ہو۔ اور مالش بہت سے روغن کی
میں نہیں کرنا کہ یہ مالش اونکو نہایت مفید ہے اگر روغن سے کچا ہے اسلئے کہ آب گرم جو خالی اوہمین نہیں ہے اسکی مالش چند ان سفید تر

غذا جو بارو رطب ہوا رنگے واسطے تجویز کرنی چاہیے اور شراب کا استعمال ہو بالکل احتراز واجب ہو کہ اس کے حق میں نہایت ہنس رہا ہے کہ قوت غضبی کو برانگیختہ کرتی ہے فصل تیرہویں حمی یوم سہریہ کے بیان میں کہی ہو جو مبدائی کے بھی تپ عارض ہو جاتی ہے علامات اس کے یہ ہیں کہ قبل از تپ کی مبدائی واقع ہوتی ہو اور بلکہ پہل ہو جائیں اس قدر کہ انگلیں کھل جائیں اور انگلیں بھی نظر آئیں اور تھل رطوبات اور روح کے جو سبب حرارت حرکت بیداری کے پیدا ہوتا ہے اور پچوٹے سوچے ہوئے نظر آئیں بحبت خراہ غذا کے اور کثرت بخارات جو سوہرہضم میں ہوتی ہے اور بول میں کدورت ہو جو ہضم نہ ہونے کے نشی میں بھی ضعف ہوتا ہے اور تپ کہ قوت بوجہ تھل کے ضعیف ہو جاتی ہے اور چہرہ بوجہ سوہرہضم کے زرد ہو جاتا ہے اور بھر بھر بن چہرہ بوجہ ہیج کے اور بوجہ سوہرہضم کے عارض ہوتا ہے مگر اس تپ کی انتفاح و جوار تھج بن سرخی نہیں ہوتی جس حمی یوم غضبی میں ہوتی ہے مگر حکم کہتا ہے عطف عبادت اس مقام پہ نہ تاکہ جو سوہرہضم عطف زردی اور انتفاح چہرہ کی ہے اس لفظ کو کدورت کہنا خوب نہیں مگر ایک ہی جگہ کہنے سے ذکر ہیج وجہ کا بدقت ہوتا ہے اس لیے مگر اسی ہنس رہے علاج اس تپ کا تو دلچ اپنے مرض کو بحال خود چہرہ زرد اور انگلیں دانت اور ایسی تدبیر کرنی کہ آجائے اور سر پر تھوڑے بارو رطب دواؤں کے اور ایسے حمام میں لیجا نا جہاں رطوبت زیادہ ہو یعنی آب حمام کا استمال نیک ہے ہوا کے زیادہ ہو۔ اور غذا میں جن کی کیوساں تہ بنو ہضم اتنی جلد ہون جیسے پڑھ یا موزع خواہ تیسر وغیرہ کھانا اور اش اب اسے تیلوان کی جو زیادہ بدن کے کریں۔ اور شراب ایسے بہا کو سب چیزوں سے زیادہ مفید ہے کہ بخیط بلانی چاہیے بلکہ درد سر نہ ہو عمل چودھویں حمی یوم ثومی و راحتی کا بیان روح کے بخارات گرم اکثر تھل ہوتے ہیں حالت بیداری میں اوپر حرکت کر لے اسکے سبب آدمی تپ ہوتا ہے اور راحت پانا ہے خصوصاً اگر اس قدر نہ آرام یا راحت کا عادی نہ ہو بلکہ خلاف عادت کر اس قدر نوم غالب ہو جائے تو وہ بخارات متھل نہیں ہو سکتے اور نہیں بخارات کی وجہ روح میں سخت پیدا ہوتی ہے اور تپ عارض ہوتی ہے۔ علامت اس تپ کے ہوتی سو خواب اور نوم طویل کا واقع ہونا خصوصاً جن میں اس قدر سو نا نداشت عادت ہو۔ استلار بخاری جو غض سے دریافت ہوتا ہے وہ بھی اس تپ کو وجود پر دلیل ہے علاج تعریق ہے ہوا و حمام میں تاکہ بخارات تھل ہوں اور غسل معتدل گرم پانی سے کرے اور غذا کم تناول کرنی کہ اس کا مزاج بھی مائل برودت اور رطوبت کی طرف ہو اور معتدل طور پر ریاضت کرانی اور شراب کا پلانا مضر نہیں ہے فصل پندرہویں حمی یوم فرحیہ کے بیان میں کہی زیادہ خوشی سے بھی تپ پیدا ہوتی ہے جس طرح زیادہ غضب ہو پیدا ہو جاتی ہے علامت اس تپ کی قریب علامات حمی غضبی کے ہے مگر انکھ کا انداز تھل انداز فرحان اور دلخوش آدمی کے ہوتا ہے غضب کا آدمی کی بچو سے الگ ہوتی ہے اور غضب میں نواز بھی کم ہوتا ہے۔ علاج اس تپ کا علاج حمی غضبی کو قریب ہوتا ہے فصل سولہویں حمی یوم فرحیہ کے بیان میں کہی بوجہ خوف شدید کے تپ عارض ہوتی ہے جیسے بوجہ غم کے عارض ہوتی ہے اس لیے کہ خوف کو غم سے ایسی نسبت بالفرد جو جیسے نسبت غضب کو فرح سے ہے اس لیے کہ حرکت روح کی فرح اور خوف میں بطور داخل کے ہوتی ہے اور حرکت غضب بطور خارج کے ہوتی ہے اور یہی بات ہے کہ حرکت خوف اور غضب کی دفعہ ہوتی ہے اور غم اور فرح کی حرکت بند رہی آہستہ آہستہ ہوتی ہے علامت اس تپ کو قریب علامت حمی یوم غمی کی ہے مگر اس تپ میں اختلاف نبض کا بہت حمی غمی کے زیادہ ہوتا ہے اور تپور انکھ کے خوف زدہ کی طرح ہوتے ہیں علاج بھی اس تپ کا قریب علاج حمی غمی کے ہے اور جس وجہ سے خوف زدہ ہوا ہے اس سے بخوف کر دینا چاہیے اور اخبار ایسی سنائی جائیں کہ دل خوش ہو جائے۔ شراب بھی

اس تب میں نفع کرتی ہے فصل سترہویں جمعی یوم نعیمی کے بیان میں نواب رشک جان کبھی ایسی شدید گرمی روٹھو پہونچانا ہے کہ افعال روح کو ضرر شدید پہونچتا ہے لیکن فقط افعال روح حیوانی اور نفسانی کو نفع پہونچتا ہے نہ انسانیت اس تب کی ایک نئی ہی ہے کہ پیلہ نوبہ پہونچا ہوا اور مفاصل خواہ جو بدن کے سب گرم ہوں نہ نسبت اور اعضا کے اور ہکا و خواہ مانگی اور خشکی تمام بدن میں محسوس ہوا اور اکثر اخیر میں جب تب کم ہونے لگے کس قدر تری بدنعین پیدا ہوتی ہے بشرطیکہ نفع یوجہ ریاضت معتدلہ کو حادث ہوا ہوا اور بعد تخفیف نہ پہونچا ہوا اور نہ بدودت خارجیہ مانع تعریق کے ہوا اور اگر نفع شدید ہونے بدنعین عورت خواہ تری کم برآمد ہوتی ہے اور نفع شدید کو بعد اکثر خشک کھانسی بھی پیدا ہوتی ہے کہ ربہ کی رطوبت بھی بمشارکت اور رطوبات بدن کے خشک ہوتی ہے اور نفع اس تب میں صغیر اور ضعیف ہوتی ہے اور بیشتر یوجہ بدنعین کم نفع میں صلابت بھی پیدا ہو جاتی ہے اور بول زرد رنگ اور مادہ ہوتا ہے بوجہ حرکت کو جس سے حیاں خلط مراری کا ہوتا ہے اور یوجہ تحلیل کے رفیع بھی ہو جاتا ہے علاج اس تب کا راحت برسانی مریض کو نفع دے محفوظ رکھ کر اور استحمام اور آبن و بعد حمام خواہ آبن کے تیل کی مالش خصوصاً مفاصل اور کھانا ایسی غذا جس سے کیموس جید ہوا و رزلیب ہو کرے اور مقدار غذا کی اوس قدر ہو جسے بلا وقت مریض ہضم کر لے مرغ کو چوتہ ہوں خواہ بکری کا بچہ کم عمر خواہ سگ خراشی۔ اسلئے کہ اونکی قوت بوجہ زیادتی تحلیل کو ضعیف ہوتی ہے اسلئے اون سے امید اون غذاؤں کو ہضم کی نہیں ہے جو بحال ہضم کر لینے سے بلکہ اب اوس سے کم غذا تجویز کرنی چاہیے۔ اسی سبب سوا اگر ایسی غذا اٹھو کر چا کر جبکی تھوڑی مقدار سے آندہ بکری حاصل ہوتا ہے مثل اون لچوم کے جو ہم ذکر کر چکے خواہ زردی نیم پرشت اٹھ کے خواہ خصر مرغ مانگی کے کہ ان غذاؤں کا استعمال ادنیٰ حصین بہت عمدہ ہے۔ بعض طبیبوں کی یہ رای ہے کہ جو جمعی نعیمی میں گرفتار اور مانگی کی وجہ بیمار ہوا اسکے حصین لطیف تدبیر لینے کی غذا کی بہت مناسب ہے نسبت اور بیمار کو ادیرای صائب نہیں ہے اگر کسی غذا اس کی مقدار غذا امر ہے گو تھوڑا ہوا سکا زاید ہو تو بھیج ہے نہ غلط ہے۔ ترفوا کہ کا ایسے بیمار کو دینا بہت ضرور ہے جیسے انار امرود سیب انگوٹھ اور شراب کثیر المزاج حسین پانی زیادہ ہوا ہوا سکا پلانا بھی جائز ہے اگر ذکر شراب کا ہو نہیں تو شربت شکر خواہ مہری و غیرہ فائز انار تب سب پلانا چاہیے۔ اسکے بدن میں تیل کی مالش بہ نسبت اور بیمار و ن کے زیادہ چاہیے تاکہ اسکے اعضا خواہ مفاصل جو خشک ہو گئے ہوں تھیں طبعاً صل ہوا اور مفاصل میں جو عود خواہ تناو واقع ہوا ہے وہ برطرف ہو جائے بذریعہ تریخ و دھن کے روغن کا مناسب سے افضل ہے اور تمام بدن میں روغن کی مالش کرنی چاہیے خصوصاً سر اور گردن اور مہری پشت کی اور مفاصل کی خصوصاً بعد حمام کے مالش ان اعضا کی بہت مفید ہے۔ اس بیمار کے بچونے خوب نرم چائین اور کپڑے خوشبودار مکان معطر کرنا واجب ہے۔ اگر بعد حمام اور مالش کو بہر نظر کسی بقیہ کے برای طبیب کی سود و بار احام کرنا چاہیے اور تریخ آبن وغیرہ جو تدبیریں اوپر بیان ہوئیں سب کو دوبارہ کرنا بہر احتیاط کچھ ممنوع نہیں ہے فصل اٹھارویں جمعی یوم استغرافی کا بیان کبھی جب غلط مضطرب ہو کر بذر بواہ سال کے خارج ہوتے ہیں اوس وقت حرکت شدیدہ جو روح میں پیدا ہوتی ہے اوسکے اشتعال سے روح میں ایسی حرارت پیدا ہوتی ہے کہ تپ واقع ہوتی ہے اور یہ اشتعال حرارت اکثر نواہی وجہ سے ہوتا ہے کہ بعد سال کو ایک ننگی پیدا ہوتی ہے اور کبھی دو برس مسلسل تریخ اور سفونیہ کے ہی چونکہ گرم بالطبع ہیں اون سے ہی حرارت پیدا ہو جاتی ہے۔ کبھی چونکہ فصل گرم ہے ہمارے خون کے رطوبت اور موسیت انجرہ کی زائل ہو جاتی ہے اور اسوجہ سے غایت اور صفا ویت کا غلبہ اون ہمارا تریخ ہوتا ہے

حرارت تب کی پیدا ہو جاتی ہے علاج اس تب کا اول تو یہ ہے کہ حالبس چیزیں جسے اطلاق طبیعت اور ہوائی اخلاط کی موقوف ہو استعمال کی جائیں اور ان چیزوں کو ہم سال اور جس کے ابواب میں بخوبی بیان کر چکے ہیں۔ اور غذا ایسی دینی چاہیے کہ علاوہ ترید اور ترطیب کے حقیقتہً ہضم و ادرار سے زیادہ قوت غشور اور مزاج ہے کہ سرخ المعظم مقوی ہو اور ترطیب اور ترید کا فائدہ بخشنے اور خدا میں بھی قابضات کی شرکت مناسب ہو مثل آب انار ترش خواہ آب سبب بخور کے۔ معده پر ضار حالبس لگائیں اور نطول مقوی جو بالفعل گرم ہو ٹھنڈا نہ ہوئے استعمال کریں بلکہ شیر گرم نطول کا بھی استعمال جائز نہیں اس لیے کہ جو چیز گرم ہوتی ہے وہ مرغی اور محلل الفت بھی ہوتی ہے اور رفع قفس پر معین ہوتی ہے اور بیان قفس و در جو۔ منجملہ تراکیب مسخنہ قابضہ سو مناسب اس مقام کی یہ ہے کہ ایک کپڑا روغن نار و زین خواہ کوئی اور روغن جو اس سے بھی زیادہ تر ہو اور خوشبو ہو اور معین دبو کر بخورین کہ بہت سائیل تو بخورنے سے نکل جائے اور اس کو معده پر رکھو اور قلب اور جگر پر ایسی چیزیں سو ضار گذر جو ترید کرتی ہیں جیسے صندل گلاب وغیرہ **فصل ونیسون جمی یوم وجبہ کے بیان میں** در کسی مقام پر کیوں نہ ہو کسی روح میں ایسی گرمی اوس سے پیدا ہوتی ہے کہ منجھری وجبہ ہو جاتی ہے علامت اس کی یہی ہے کہ سر یا آنکھ خواہ دانت خواہ مفال اور اطراف یا قولنج اور بواسیر میں درد ہو اور فہم کے اوجاع جو ذہل وغیرہ کی جہت سے ہوتے ہیں علاج پہلے ازالہ درد کی تدبیر کریں جس طرح ہر ایک کی تدبیر مقام خاص میں اوس کے کبھی ہی اوس کے بعد ہی کا علاج مثل جمی قفسہ کے کرنا چاہیے۔ اگر شراب پلانے سے زیادہ درد کا خوف ہو کر نہ بلانی چاہیے۔ **فصل ونیسون جمی یوم غشیہ کے بیان میں** جس شخص کو غش آتا ہے کبھی بوجہ اضطراب حرکت روح کی ایسی گرمی پیدا ہوتی ہے کہ اوس گرمی سے جمی لاصن ہو جاتی ہے اور شیر آب ہوتا ہے کہ بعد زوال غش کے نہ ظہر کی تہائی رہتی ہے علامت اس تب کی یہی ہے کہ قریب حالت غشی کی ہوتی ہے اور قوت بالکل ساقط ہوتی ہے اور کسی اور البسوت کی علامت جس سے سقوط قوت ہو جائے نہیں ہوتی یعنی وہ تب کہ حمایت یومیہ مخرج ہو اس لیے کہ جہاز برہم میں کوئی ایسی تہ نہیں جو جبین مقویہ قوت کا ہو اس تب کو۔ اور غش کا حال اس تب میں نہایت مشابہ ہوتا ہے کبھی جب بروقت غالب ہوتی ہے بس ساقط ہو جاتی ہے کبھی جب حرارت کا ہونے سے غش میں سرعت پیدا ہوتی ہے اس تب کی غش مشابہ غش اصحاب ذبول کی ہوتی ہے وہ ذبول شدید جسمیں خشکی جلد کی بہت غالب ہوتی ہے جیسے وق کا بیمار اور مشابہت اس غش کو اصحاب ذبول کی غش سے صلابت اور دوی ہونے میں ہوتی ہے علاج اس تب کا پہلے غشی کا علاج اور غذا جو زود ہضم ہو اور جس کا کیوس جید بنی کمالاتین جکا ذکر اوپر ہو چکا۔ اور اگر احتیاج ہو تو شراب پلائیں اور اس کا کہ خوف کریں کہ بوجہ نفس کے حرارت نہ زیادہ ہوگی جب بیمار کو غشی سے افاقہ ہو جائے اور تب شبہ جمی ذبول کی باقی رہے اس کا علاج ہو جب اوس قاعدہ کے کیا جائیگا جو قاعدہ ترید اور ترطیب کا ہے **فصل اکیسون جمی یوم جوعیہ کے بیان میں** کبھی حرارت بیماریاں بدلتی ترید ہو جاتی ہے اگر غذا نہ پہنچے اور اس وجہ سے تب عارض ہوتی ہے تب غش اس تب میں ضعیف اور صغیر اور مشیر باطل بفسلا ہو جاتی ہے علاج اس تب کا پہلے غذا دینا اگر تب موجود ہو تو آتش جو میں آب کہد خواہ پالک کا ساگ یا اور سرد تر بقول کا استعمال کرنا چاہیے اور غذا میں اس بات کا خیال ضرور رہے کہ اوسے کیوس جید پیدا ہو اور قوت دار غذا بھی ہو اور بعد ازاں حمام کرایا جائے اور اوس کے سر پر پانی پانی بکثرت ڈالا جائے اور ایسے پانی پر چھلایا جائے اور بدن میں روغن بنفشہ خواہ روغن گل اور روغن کدو کی مالش واسطے ترطیب کو کرنی چاہیے۔ **فصل باتیسون جمی یوم عطشیہ کے بیان میں** بیتب احوال میں قریب جمی جوعی کے ہے اور پیاس کی وجہ سے اس کا پیدا ہونا بہ نسبت جمی جوعیہ کے زیادہ قریب موجود ہے اس لیے کہ پانی نہ پہنچنے سے جو حرارت قوی بیماریاں کی ضرورت تب پیدا

ہوگی علاج ٹھنڈا پانی پلانا اور آب آلو اور تیر بندہ خصوصی آب نار کا زیادہ استعمال کریں اور آئرن سو ترکیب تک ضرور کریں اور اگر ممکن ہو
 لینے ضرور کا گمان نہو آب سرد سے غسل کریں فصل تیسویں جمعی یوم سدہ کے بیان میں شدہ کہی جلد کے مسام میں پڑنا
 ہے بوجہ سوزنگی جلد کے حرارت جسم سے بوجہ اسکو کہ وہ بوجہ کثرت کم ہو اور کثرت کرد غبار آلودہ ہونے سے جلد کے اور بوجہ پہنچنے بدوت
 غسل کے اور قابض محض پانی میں نہانے سے جیسے ہنگری ملی ہوئی پانی سے کوئی نہائے۔ اور آفتاب کی سوزش سے جو احراق جلد کا ہوتا
 کہ جلد مثل کو پیلے کے پوست میں ہو جاتی ہے۔ اور کہی شدہ ریشہ ہا غروق اور اسکے سوانی میں بھی پڑنا ہے اور گنگو موندہ میں بھی پڑنا
 راہیں رگون میں بین اور نہیں شدہ پڑنا ہے۔ جمعی یوم سدہ میں ہی پچھلا سدہ مراد ہوتا ہے مسامات کا سدہ یہاں مراد نہیں ہے۔ اس
 قسم کے سدہ پڑنے سے کہی تحلیل کم ہو جاتا ہے تو امتلا و عروق بڑھ جاتا ہے اور زیادہ دیر تک امتلا سے احتقان بخارات پیدا ہوتا ہے اور
 تنفس میں کمی کی وجہ سے ارواح میں حرارت پیدا ہوتی ہے اور بخار گرم زیادہ جمع ہوتے ہیں کہ تحلیل نہیں ہوتے ان وجہ سے حرارت
 مفرط پیدا ہوتی ہے جب تک اس حرارت کا اشتعال لطیف اجرام میں لینے نوح میں رہتا ہے جمعی یوم سدہ پیدا ہوتی ہے اور اگر حرارت
 روح سے بڑھ کر خون تک پہنچو خوش حارص ہوگی اور آئندہ ارواح میں اس تپ کا بیان کیا جائیگا کہ سونو فوس اور حمیات غلطیہ میں داخل
 ہے جنہیں نقصن اخلاط نہیں ہوتا ہو بلکہ محض اشتعال حرارت اور غلیان خون اور سخونت زائدہ کا اثر تپ ہے۔ اگر بھی اشتعال جس سو جمعی
 یوم سدہ خواہ سونو فوس حارص ہوتی ہے اسقدر بڑھ جائے کہ سدہ قوی پڑے اور او میں عفونت حاصل ہو اور تنفس معدوم ہو جائے تو اس
 حمیات عفونت کی طرف انتقال ہو جاتا ہے۔ اور ایسا سدہ جو موجب جمعی عفونت کا ہو یا بوجہ کثرت اخلاط اور خصوصاً خون غلیظ کو ہوتا
 ہے یا بوجہ غلاظت اخلاط کے ہوتا ہے۔ خواہ اخلاط کی لزجت سے۔ یا اس سبب ہو کہ کوئی شے اسباب سدہ سے نفس اعضا میں پڑ جائے
 اور تنفس میں واقع ہوئی ہے نہ انیکہ فقط مجری تنفس میں یہ سبب پیدا ہوا ہے جیسے کہ بدوت مقبضہ اعضا میں پیدا ہو خواہ
 ایسا ورم پیدا ہو کہ راہ میں تشنگی واقع ہو جائے خواہ کوئی چیز زائد مثل گوشت وغیرہ کے پیدا ہو جائے یا اور کوئی سبب نفس اعضا
 حادث ہو جائے جبکا ذکر فن کلیات میں ذیل موجبات ہیں ہو چکا ہے اس مقام کو یاد کرنا چاہیے۔ یہ جمعی حمیات یومیہ میں
 ہے کہ جبکا انتقال وق کی طرف نہیں ہوتا ہے خواہ بہت کم ہوتا ہے۔ اسلیے کہ بدن اس تپ میں کثیر المادہ ہوتا ہے۔ اسی جمعی
 سدہ میں تشنگی اور لزوم حرارت اور التهاب اور رنگت روہ متوسط درمیان ناری اور اقم کے ہوتا ہے۔ یہی تپ ایسی ہے کہ
 اس میں بدشواری برآمد ہوتا ہے اور حمیات غلطیہ سے جسقدر یہ تپ متشابہ ہے اور کوئی جمعی یومیہ اسقدر بڑھ نہیں ہے۔ یہی تپ
 ایسی ہے کہ تیسرے دن تک باقی رہتی ہے اور کہی چار پانچ روز کے بعد زائل ہوتی ہے اگر سدے کثرت پڑ جائیں اور قوی ہوں
 اور انہیں کثافت خواہ استحصاف خارج بدن سے ہو۔ اگر سدے کم ہوں تو زوال اس تپ کثرت جلد ہوتا ہو تب طیکہ علاج اور طاعت
 مریض میں یا شناخت مرض میں خطا واقع نہو یہی تپ حمیات یومیہ میں ایسی ہے کہ بعد زوال کے پریٹ آتی ہے بوجہ باقی رہنے
 بعض سدو کی جو علت مرض واقع ہیں اسوجہ سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس تپ کو واسطے نوامیہ مفرط میں۔ اور یہی تپ اکثر منتقل ہوتا
 برد اور شعریہ کے ہوتی ہے اسوقت گمان ایسا ہوتا ہے کہ یہ تپ جمعی عفونت کی طرف منتقل ہوگئی۔ جمعی سدہ اگر بعد فصد کو جان
 جانب میں بدن کے درو پیدا کرے بدون اعادہ فصد کے کوئی چارہ نہو گا خصوصاً کہ بعد فصد کے تپ زائل ہو جائے اور درو قائم
 رہے علامات جمعی یوم سدہ کے۔ جو وقت جمعی یوم حارص ہو اور اسکا کوئی سبب ظاہری اور بادی دریافت نہ ہو

اور زمانہ انحطاط و اسکا طویلانی ہو فوراً اسکا مہر کیا۔ یا یہ کہ جسمی سد یہ سہم نہ دے۔ اگر انحطاط نہ ہوں استفرغ مذاوت کے واقع ہو۔ اس
تجویز میں زیادہ وقت میری ہے۔ اگر بدن انحطاط میں ہو تو اسکی خون کی کثرت ہو اور کثیر۔ یہاں بہت حد تک انحطاط و اس بدن کے غلیظ اور
لزوج ہوں۔ فرق در میان ان دونوں کو لینے امتداد خون اور امتداد انحطاط فانیہ سے جو تپ واقع ہو یہ ہے کہ جسمی سد کا
بوجہ کثرت انحطاط لزوج غلیظہ کے پیدا ہوگی۔ اور سبب علامات خاصہ ان انحطاط کی دلالت کرے گی اور بدن میں انتفاخ اور غد و اور سرخی ہونے
کی اور پرمونا رنگا خون سے اور باقی علامات کثرت خون کو خون کے۔ اور جو تپ بوجہ کثرت خون کے سدہ پڑ کر پیدا ہوئی ہے
اوسمیں علامتیں امتداد خون کی مثلاً سرخی ہرہ اور شہرہ پڑ کر خون۔ یہاں موندہ کا خواہ تندرہ وغیرہ تپو علامات کثرت خون کو
میں بدینینہ علامت ہوگی اگر سد سے بہت سو تپ جاتی ہے جو سرخی ہرہ پڑ کر خون کی اور اگر انرا سد و لکی نحو خیر ہوا نبض کا کچھ ضرور نہیں علاج اس
تپ کا یہ ہے کہ اگر کثرت انحطاط خواہ بوجہ کثرت خون کو جسمی سد کا پیدا ہوئی ہے تو سدہ اور استفرغ میں انحطاط کی جلدی چاہیے۔ اگر
بعد فصد کے پرتپ نہ ہو تو اس سے بہتر کیا ہے۔ اور اگر یہ فصد کو پرتپ عارض ہو پرتپ بدن اس خوف کو کہ انصباب مواد قلب غیرہ
کی طرف نہو جائے دوبارہ فصد لینا مناسب نہیں ہے بلکہ فصد میں بانظار فنج کو توقف بہتر ہے اس واسطے کہ فصد سے اجراء انحطاط
کا ہوتا ہے اور انحطاط صالحو انحطاط فاسدہ۔ یہ مگر فساد شدید پیدا کرے۔ اگر بدن دوبارہ فصد کو ملنے کے چارہ نہو لینے مثلاً
ضرر ہو چکا بطرف قلب غیرہ کے متیقن ہو جائے اور توقف پرتپ دوبارہ کو ملنے میں تاخیر کچھ ضرور نہیں اور استفرغ انحطاط ہی کرنا چاہیے۔ فصد
اور استفرغ کو استعمال ایسی چیزوں کا چاہیے کہ تفتیح سدہ کی کریں اور مجاری کو مواد خواہ سد و لکی آلائش سے پاک کریں۔ قبل از استفرغ
کو تفتیح سدہ اور تنقیہ مجاری کی طرف سبب و سبب کثرت سبب سبب تباہت کا ہوتی ہے کہ جذب انحطاط
بطرف مجاری کے ہوتا ہے اور بعد جذب یہ انحطاط اور مجاری میں لبتہ ہو جاتی ہیں اور اس میں بہت سو خطرے پیدا ہوتے ہیں بلکہ
اکثر سد سے زیادہ ہو جاتی ہیں اگر مواد غلیظ بدن میں ہوں خصوصاً اگر کسی بدن کے منافذ تنگ مخلوق ہوں۔ علاوہ بدن فصد اور
استفرغ خود ہی کہی اور فضول و غانیہ کو (جو صورت لبتی انحطاط ہو کر سبب حدوث تپ کی ہوتی ہیں) نکال دیتی ہیں اور ان انحطاط
کو عفونت سے باز رکھتی ہے خصوصاً اگر فصد میں اخراج خون کا اتنا مبالغہ کیا جائے کہ اس کے بعد مرض قریب بنتی ہو جائے۔ اگر کثرت انحطاط
سبب عرض اس تپ کا نہو بلکہ ایسا دنیا فنت ہو کہ سدہ بوجہ غلاظت اور لزوجت انحطاط کے پڑا ہے تو پرتپ سد و فصد اور استفرغ
ایک امر زائد تجویز کر کے کہ انکی طرف حاجت نہوگی بلکہ فقط تفتیح سد و لکی کی حاجت ہوگی۔ تفتیح ایسے وقت میں جلد و دیوالی دوا خوا
غذا سو کرنی چاہیے اور چونکہ مجاری گرم تپ کی ہے اس بہت سو جو گرم چیزیں جلا دینے والی ہیں انکا استعمال تو کسی طرح جائز نہیں ہے
بلکہ مثل سکنجبین ساوہ اور اخروہ تک سکنجبین بنوری کا مضائقہ نہیں ہے اور آب کاسنی سے آب رازیانہ تک استعمال ہو سکتا ہے اور غذا
ایسی دینی چاہیے جو فضول کو دھوڈالے اور جلدی اور اس میں لزوجت نہو جیسے کشکدہ و رشکدہ میں یہ لطف ہو کہ باوجود غذائیت کے
تفتیح اور جلا ہی کرنی ہے۔ اگر رشکدہ و رشکدہ شیرین آمیز کر کے کہائیں تو کچھ مضائقہ نہیں ہے۔ بعد استفرغ اوس مادہ کو جسکا استفرغ
واجب ہو خواہ بعد تفتیح سدہ کو جہاں فقط تفتیح ضرور ہو یہی ملاحظہ کرنا ضروری کہ ان دونوں تدبیروں سے تپ میں کب قدر افادہ ہو خوا
اگر نبوت آتی تھی تو استفرغ خواہ تفتیح کے بعد جو نبوت واقع ہوئی ضعیف ہو۔ اوس طرح بول کو دیکھنا چاہیے کہ ان تدبیروں کو کب تک
ہاں بطرف اعتدال توام اور رسوب اور لون کی ہوا اور نبض کو معانیہ کرنا چاہیے کہ اب عفونت پڑا و اسکو دلالت ہی ہو نہیں سکتا۔

یہ فوائد ان تدبیرات سے حاصل ہوں بہتہ زبردست ہو گا۔ جاری کر کے تیرہ سے روز بعد اس نوبت کو جو خفیف ہوئی ہے مریض کو حمام نہ داخل کرنا چاہیے ایسے وقت جس میں نوبت کو واقع ہونے کا گمان نہ ہو اور پانچ گھنٹہ کا زمانہ کم سے کم وقت نوبت میں باقی ہو اور اس کو بھرنے روغن کی مالش اور جو چیزیں باعبدال جلاوی میں اونگی مالش کرنی چاہیے اور وہ چیزیں آرو باقل سے مٹ کر کے آٹھ تک استعمال کرنا چاہیے خواہ بھٹی لپی ہوئی اور زراوند سائیدہ کہ اوسمیں کس قدر شدت اور پانی ملایا جائے۔ اور اگر اس سے زیادہ تیرہ چیزیں چاہیے تاکہ زیادہ حاصل ہو تو ہر کھٹ بورہ اسنی کے ملنے سے خوب جلا حاصل ہوگی۔ اگر یہ بات دریافت ہو کہ حمام مریض کی طبیعت میں کچھ تغیر پیدا کر گیا اور قشر پرہ پیدا ہو تو بقدر چشم زدن اس کو حمام میں نہ نہرانا چاہیے اس لیے کہ یہ سہ اس قسم کا نہیں ہے جس کی حمام نفعی کرے اور کہو لورے۔ جس وقت مریض حمام سے برآمد ہوا اسے کھانے پینے کی چیزیں دینی چاہئیں جن تک پورا اطمینان اس بات کا ہو کہ وقت شب کی نوبت کا گذر گیا اور اب تب لاج نہوگی اگر مریض کی ایسی کیفیت ہو کہ بے کچھ کھانے پونے کے صبر نہیں کر سکتا ہے بجائے غذا کے ایسی تریخ پلاستین گے کہ جس سے نفع سہ ہو جائے جیسے تلاء آتش جو کہ اوسمیں پانی زیادہ ہو اور جو کم ہوں اور خوب پکایا جائے تخم کرنس بقدر حاجت ملا کر ہر اگر نوبت ہو کر سے دوبارہ حمام کرنا چاہیے بشرطیکہ مریض کی خواہش اس بات پر ہو اور اس کو غذا دینی چاہیے اور اگر تب کا دورہ ہو کر پہلی نوبت ہو کم اور بول جیلا لاد صاف ہو اس معالجہ کی صحت پر اعتماد کرنا چاہیے اور جانا چاہیے کہ اب سہ اسکے بدن میں کم باقی رہے اور بعد زوال اس خفیف دورے کے مثل سابق کے علاج کرنا چاہیے اور غذا دینی چاہیے اور اگر دورہ بلا مثل سابق کے ہو خواہ سابق سے قوی تر ہو اور بول جیلا اجا ہونا چاہیے ویسا ہو تو مریض نے حامی عفونت کی طرف انتقال کیا ہو گا اب اس کا علاج وہی ہے جو حمیات عفدہ میں آئندہ مذکور ہوتا ہے

فصل چوبیسویں حمی یوم خمی امثالائی کے بیان میں

کبھی بوجہ تخم اور تہ خمی کے بخارات روی پیدا ہوتے ہیں جنہیں اشتعال حرارت ہو کر روح میں ایک ہلک پیدا ہوتی ہو اس حالت سے تب عارض ہوتی ہے خصوصاً وہ بدن کہ صفر روی مزاج ہوں اور وہ بدن کہ جنکے مسامات تنگ ہوں اس لیے کہ اکثر فضول آہ بدن کے بطور تجربہ دخانی اور ٹھنڈے ہیں اور متغض ہوتے ہیں اور انہیں کھٹی دکارین کم ہوتی ہیں۔ زیادہ تر مستعد حامی خمی کے وہ لوگ ہر جو بعد خمی کے کسی قسم کی ریاضت کرتے ہیں خواہ حرکت زیادہ کرتی ہیں یا نہ ہو بہین زیادہ ہوتی ہیں اور بعد تخم کے حمام میں نہاتے ہیں اس وجہ سے انہیں بخارات دخانی کی اکثریت ہوتی ہے خصوصاً جس وقت اونکو بہ نوٹھیں کسی قسم کا درد ہو یا چنگ ہو خاص کہ یہ درد اگر اونکو احتشامین ہو۔ اور جنہیں مادہ کھٹی دکار کا ہوتا ہے اونکے بدن میں کتر تب امثالائی تخم پیدا ہوتی ہے اور اگر پیدا ہوتی ہے تو نہایت ضعیف ہوتی ہے بلکہ ہرگز نہیں پیدا ہوتی ہے۔ میرا گمان یہ ہے کہ اگر کھٹی دکار کے ساتھ تب ہو اس کا سبب یہ ہو یا تخم کے اونوی چیز ہوگی اور یہ لوگ جس وقت الکی طبیعت میں ہو جائیں تب انکو فائدہ ہوتا ہے اور انکی تب دور ہو جاتی ہے اس لیے کہ فضلہ دخانی بہت استفرارغ فائدہ غذا کے کم ہو جاتا ہے۔ انہیں سے جسکی طبیعت میں جس ہو اور جسکی طبیعت تلین ہو ان دونوں کو علاج میں فرق ہو جسکو تب سبب تخم کے عارض ہوئی ہو اور وہ مرتبہ اجابت نرم واقع ہو یا میں مرتبہ بعد اسکے اسکی فصد لچاے اسہال قوی ہو اسکو عارض ہو گا اور بیشتر وہ اسہال کہ یہیں مبتلا ہو گا اسہال کہ یہی کے دلیل اس مقام پر بعد فصد کے خفقان عارض ہو گا اور زیادہ سیاہ ہو گا اور اکثر اعراض حمی امثالائی اور اکثر اعراض حمی خمی کے حامی مطبق سے مشابہ ہو جاتی ہیں کہ دونوں کی آنکھیں اور چہرہ نہایت سرخ ہو جاتے ہیں اور التهاب شدید عارض ہوتا ہے نبض عظیم اور سریع ہو جاتی ہے قارور کا سرخ ہو جاتا ہے گرد نہایت خفیف

تین دن تک باقی رہتی ہے۔ یہ کھجی یا مٹا مٹو رہے کہ کھجی کھجی کہی چار دوشہ خود سات دوشہ تک باقی رہتا ہے اور پھر چار دوشہ تک باقی رہتا ہے لیکن
 نبض اس تب میں صحیح رہتی ہے۔ علامتیں اس تب کی دیکھ کر کا بدل جانا کبھی دیکھ کر کی طرف خواہ جذباتی و خانی کی طرف نہیں حبیب دیکھ کر
 صاف آنے لگے صحت کی دلیل ہوتی ہے اور بول ان لوگوں کا حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم ہے اور اگر تھوڑا سا مضمہ بہت زیادہ جگنے کے باعث
 ہوا ہوا کے چہرہ پر بھر جڑا ہٹ جاتی ہے اور انکی لکڑیں بہاری ہو جاتی ہیں ہلکا چ اس طرح کا در بعض دو یا تین سو خانی نہیں باور کی طبیعت
 نرم نہیں ہوتی ہے یا نرم ہوتی ہے اگر طبیعت ملائم نہ تو یہی مناسب ہے کہ نرم کیا جائے اور اگر کثیف ملائم نہ ہو تو اسے ملائم کرنے کے واسطے حد میں
 باقی ہو تو واجب بھی ہے کہ پہلے اسکو تھکے کر لیں اور بعد ازیں دوا دیں کہ طبیعت نرم ہو جائے اور یہ بھی خیال کر لین کہ کثیف یا نرم کس مقام پر
 تھلا نا ہے اور اسکا استفادہ حقہ اور محمول کو مناسب ہو یا پیچ کی دوا و اس کے ذریعہ اور اسکا سہل ہو جائے اور اگر معد سے اوپر ہے جو
 آئے اور مضمہ ہو جائے ان سب چیزوں میں رائے کے صاحب ہونے پر دیکھ کر کی کیفیت دیکھنی اچھی بات ہے کہ مشیر اگر طعام معدہ کے اوپر
 ہو ہو جائے اور تھوڑے دھڑا ہوتی ہے تب کی طرف کچھ التفات نہیں کرتے معجون ملائی جو نہایت گرم ہے کہ ملائی باقی ہے تاکہ غذا
 منحدر ہو جائے اور مضمہ ہو کر اترائے خواہ اس معجون سے کم قوت کا معجون مثل جوارش کہ فنی وغیرہ کے استعمال کرتے ہیں یا نطول و
 اور ضما و مضمہ جو باب مضمہ میں معروف ہیں خواہ ضما بلین جو باب طلاق میں بیان ہو چکے اسکا استعمال کرتے ہیں۔ جسوقت غذا منحدر
 ہو جائے یا تو بخشہ از خود کل آتی ہے یا با عانت محمول کے نکالی جاتی ہے اور اتنی دیر پیار کو ہو کارکتے ہیں کہ پیشہ لطلان بھی میں باقی
 نہ رہے اور اسکے بعد غذا و شکر سرور المضمہ جید الکیموس کہلاتے ہیں اور اگر ہو گا جیسا سو جائے تو خفیف امتلا اسبقہ تدبیر سو دفع جالی
 ہے۔ اگر طبیعت نرم ہو دیکھنا چاہیے کہ جو شے براہ براز دفع ہوتی ہے وہی چیز جی جو فاسد ہو گئی یا نہیں اگر وہی چیز ہو تو جنبش نہ کرنا
 چاہیے جب تک کہ سب کا اخراج نہ ہو جائے اور انتظار و غلطانوبت کا کرنا چاہیے اگر تب میں کمی ہو تو اسوقت حمام میں لیجا نا چاہیے اور
 بعد استحمام کے غذا دینی چاہیے مگر انیکہ ضعف قوت و بہت تنگ حالی واقع کی ہو اسوقت حمام نہ کرنا چاہیے بلکہ اسکو غذا دینی چاہیے
 اور تقویت معدہ کی ایسی چیزوں سے کہ چاہیے جو معلوم ہیں اور بعض ان دواؤں کا باب اسما میں مذکور ہو چکی ہیں انہیں سو سے
 ایک یہ بھی ترکیب ہے کہ شہی کڑا روغن زیتون جس میں تھوڑی سی شستہ شکر ہو دیکھیں یا روغن نار دین میں بعد اسکے اسے خورین تاکہ
 اکثر روغن او میں سو جانا ہو جائے اور معدہ پر رکھیں۔ اگر روانی شکم متصل باقی رہے اور جو چیز کھلے دھشے فاسد نہ تو روغن سفرجل عمدہ
 اس صفت کا استعمال کرینگے یعنی حبیا بیان روغن زیتون کا اوپر کیا گیا اور روغن مصطکی بھی جائز ہے ایسا روغن نار دین کے استعمال پر
 اونکے واسطے کچھ نجات نہیں۔ کہی قیروطی کا بھی استعمال مناسب ہوتا ہے یعنی انہیں روغن کو بطور قیروطی استعمال کرتے ہیں
 جس وقت مریض کی حالت ایسی اتیر ہو کہ اسکے پیٹ پر بندش نہ ہو سکے۔ کہی احتیاج اون قوی ضما وون کی ہوتی ہے جنکا بیان مضمہ
 کے باب میں کیا گیا۔ اور نو کہ جیسے آب انار یا آب بھی خواہ آب سیب بھی پلانا مریض کو دل خوش کرتا ہے۔ اور غذا اسکی سبب سے بچ
 مثل خضیرہ مرغ خانگی خواہ سمک رضا ضی تجو نہ کرنی چاہیے اور غذا سے پیشتر کھدرا کہ اور عصارات مثل عصارہ انگور یا رولپ قانصہ
 دینی چاہئیں۔ اگر انکی خواہش طعام باطل ہو جائے اسکو پیداکرنا چاہیے اس تدبیر سے جو سقوط اشتہا کو باب میں بیان کی گئی ہے
 اون غذاؤں کو جس میں بہت شکریت ہو۔ جب ان تدبیروں سے فراغت ہو اور معدہ کی اصلاح بخوبی ہو جائے کچھ مٹا کھ نہیں رہے کہ کسی طرح
 قوی کا استعمال کر لیں جو مضمہ اور مقوی معدہ اور مفتح سکون کی ہو استعمال بعد زوال تب کو کرنا چاہیے بعد انکے اعراض تب کو زائل

موجود جائیں۔ فصد کے بارہ میں تجویز مناسب یہی ہے کہ اس تپ میں فصد کی محبت نچا ہے جب تک کہ تپ مائدہ اس خطا ط کونہ ہو بخ اور بعد اس خطا ط کو استعمال فصد کا جائز ہے۔ سب سے بہتر جو چیز کہ مریض کو بردقت ارادہ فصد کو بلائی جائے آتش جو ہے اور غذا جس میں انگور اور کدو اگرچہ کم ہو داخل ہوں۔ اس کی خواہش گاہ ہند ہی تجویز کرنی چاہیے اور سو گنے کی چیزیں بھی ہند ہی چاہئیں اور اگر قرص کا خوراک اسکے واسطے تجویز کیا جائے تو اس میں راوند شربک نہ کرنی چاہیے اس واسطے کہ زبان سیاہ ہو جائیگی **فصل چہ بیون جمعی یوم ورمی کے بیان میں** اندرونی اور ارم کے تالیع جتنی تین ہوتی ہیں وہ سب عفنہ ہوتی ہیں اور شبیرا ونگو سمراہ دق ہی ہوتی ہے اور وہ تین اقسام حمیات یومی سو نہیں ہیں۔ مگر ظاہری اور ارم جیسے دل خواہ اور کوئی بخر اجابت یعنی پوڑے کی قسم سے جو اعضا و ظاہر میں پیدا ہوتے ہیں۔ خصوصاً اور ارم اولیٰ نمونیوں کی جو اعضا و خذ دی میں ہوتے ہیں خواہ اور ارم گوشنوں کے جنکا نام رخوہ ہے جیسے وہ ورم جو بن ان میں فضول کہد خواہ نفل میں فضول قلب سے حادث ہوتا ہے۔ خواہ وہ ورم جو زبرد گوش فضول دماغ سے حادث ہوتا ہے ان سب نمونی کی جہت سے تپ عارض ہوتی ہے۔ اس ورم سے تپک عارض ہونا دو حال سے خالی نہیں یا جو مادہ ان اور ارم کا ہے قلب تک پہنچنے کی اپنی گرمی سے فقط دلو کو گرم کرے یا اوس میں عفونت ہی پیدا ہو۔ پس اگر گرمی پیدا کرے تو جو تپ اس سے عارض ہوگی اقسام حمیات یومی ہوگی۔ اور اگر گرمی مع عفونت کو پیدا ہو تو یہ تپ حمیات اور ارم باطنی میں سے ہوگی اکثر تو تین کہ تالیع اور ارم خارجی کی ہیں تالیع اسباب ظاہری کی ہوتی ہیں قروح اور جرب سے خواہ او جاع خواہ ضربات اور سقطات کہ مواد ان قروح کی طرف دفع ہو کر اثنایا راہ میں قریب گوشت نرم کے مختل ہوجاتا ہے پس پتھن حمیات یومی اکملاتی ہیں۔ اکثر جو حمیات تالیع ورم کی ایسی ہوں کہ اولیٰ اور ارم کو اسباب سبوت سے مثل استلار اور سدو وغیرہ کے موجود ہوں وہ حمیات عفنہ ہیں۔ اور اکثر ان اور ارم کو تالیع حمیات یومیہ ہیں کہ حمیات بمنزلہ تالیع اور فصد کے ہوں اور اور ارم بمنزلہ اصل کے ہوں۔ اور انہیں اور ارم میں حمیات عفونت اکثر اوس وقت ہوگی میں جب حمیات بمنزلہ اصل کو ہوں اور ورم حمیات کو تبعیت سے پیدا ہوا ہو۔ اور کبھی جب ورم کے عفونت پیدا ہوتی ہے تو امر بالعکس ہی ہو جاتا ہے۔ انہیں حمیات اور ارم کو حمیات خبیثہ کہتے ہیں یومیہ ہوں خواہ عفنہ حمیات یومیہ ورمیہ اکثر تالیع اور ارم ورمی کے ہوتے ہیں اور کبھی تالیع ورم جبرہ وغیرہ کے ہی علامات جتنی علامتیں اوپر مذکور ہوئیں وہی اس تپ کی علامت ہیں پہلے ورم ہوتا ہے اور چہرہ سرخ ہو کر برہبری چڑھ جاتی ہے اور یہ دونوں اثر بہت نمایان ہوتے ہیں بہ نسبت زمانہ صحت کو یعنی چونکہ یہ اکثر اوس شخص کو عارض ہوتی ہے کہ زمانہ صحت میں جسکے خون کثیر پیدا ہوا ہو اگرچہ بحال صحت ہی اوس کا چہرہ سرخ اور کب قدر قہج ہوتا ہے مگر زمانہ تپ میں یہ دونوں اثر زیادہ نمودار ہوتے ہیں اور اس تپ کی حرارت میں لذیخ شدید نہیں ہوتی اگرچہ حرارت زیادہ ہوتی ہے کہ چونکہ ایسے اور ارم اکثر ورمی ہوتے ہیں ان کے وہ تپ جو ورم ورم حمرہ جو صغراوی ہے پیدا ہو کہ اوس میں بوجہ حدت خلط کو لذیخ بھی شدید ہوتی ہے۔ ان حمیات کو بعد یعنی زمانہ منتی میں اندک کے بدن میں تیری اور ذلت پیدا ہوتی ہے جو بدن سے بطور ترشح کے نکلتی ہے۔ بنفص ان حمیات میں عظیم ہوتی ہے اور سر ریع اور متواتر عظیم بوجہ استلار خلط کے اور سرعت اور تواتر بھیت حرارت کو۔ بول کا رنگ سپید مائی ہوتا ہے ایسے کہ مواد بطرف اور لہم اور قروح کے متوجہ ہیں بطرف آلات بول دفع نہیں ہوتے علاج پہلے سبب برہنے فصد کو مقدم کرنا ضرور ہے مگر ایسے وقت م کی فصد کرنی چاہیے کہ جس میں اس مادہ کا امانہ قریب ہو جائے اوس کے بعد مسهل دینا چاہیے اور ورم کا علاج جیسا اوس کے حق میں مناسب ہو کرنا چاہیے اور غذا وغیرہ میں تقبیل کرنی لازم ہے تاکہ خون بدن میں کم پیدا ہو اور

شراب ہرگز نہ پلانی چاہیے۔ اور غذا اگر کسی قدر چوبھی تو بجز ازان کہ بخوبی انتظام ہو چاہے۔ اور جو چیزیں مطلقاً حرارت خون میں
 اور تیرید اور ترطیب کرتی ہیں ان کا استعمال ضرور کرنا چاہیے۔ جو ضاد کہ درم پر لگایا جائے پہلے برف میں ہٹا کر لیا جائے ورنہ طبع کے درم کو
 اس تدبیر سے منطقت مفرط کا ہو اور اسے خام کرنے کا خطرہ ہو۔ بلکہ عضو متورم اور قلب تک جو راہ ہے اس کی تیرید کی جائے خواہ بوجہ
 اختیار کرنے مقامات خوشبو اور سردی کے تیرید کی جائے تاکہ برودت قلب تک پہنچے یا وہ اضافہ بار دہ متصل ہوں اور سین سرکہ بلایا
 جائے تاکہ بخوبی نفوذ پا کر قلب تک برودت پہنچے **فصل چہدیسویں** جی یوم قشغیہ کے بیان میں یہ تب ہی بوجہ متعلق ہوئے
 شدون کے عارض ہوتی ہے جو میل اور جگر بدن کی وجہ سے پڑتے ہیں اور اندر تک غائص نہیں ہوتی اکثر لوگ جو عام کو خور
 ہوں اور یکایک ترک کر بن اونکو اسی وجہ سے تب لاحق ہو جاتی ہے۔ اور جن لوگوں کے بدن میں بخار ماری پیدا ہوتا ہے خواہ بوجہ
 صفراویت مزاج کی یا کہ ایسی غذائیں کھاتی ہیں جو مولد صفرا ہوں خواہ ایسی چیزیں پیتے ہیں جن سے صفرا پیدا ہوتا ہے خواہ ایسی حالت
 انہیں عارض ہوتے ہیں کہ تو اہ صفر کے اسباب میں جیسے بیداری اور تشہارہ یا اگر اس تشہد کو مریض ہوا کرتے ہیں۔
 علاج اس تب کا پاک صاف کرنا بدن کا چرک وغیرہ سے اور عام میں نہانا اتنی دیر تک کہ عرق نکلے اور نہایت کہ تب کا زائیدہ
 پہنچ جائے اور بوسہ اور آداب۔ قلعہ بادام تلخ تخم خرزہ اشنان اور بورہ ازمنی سے بدن کی مالش کرانی چاہیے۔ غذا ایسی دینی چاہیے کہ
 اطفال حرارت کرے اور ترطیب کا بھی فائدہ دی اور شراب میں پانی کی آمیزش زیادہ کر کے پلانی چاہیے اور عام میں بار بار غلانا سفید ہے۔
فصل ستائیسویں جی حریرہ کی بانی میں خواہ عام ریو کی گرمی سے ہی تب پیدا ہوتی ہے اور بیشتر آفتاب کی حرارت سے
 یہ جی عارض ہوتی ہے اول مطلق اس جی کا روح نفسانی سے ہوتا ہے اکثر پہلے یہ اذیت سرکہ پہنچتی ہے پھر سرکہ اور اگر دم ہو کر قلب تک
 جاتی ہے اس وقت تب عارض ہوتی ہے اس کے بعد تمام بدن میں گرمی پھیل جاتی ہے۔ کبھی اگر سرگی حفاظت کی جائے تو بجز نسیم
 اور ہوا کے پہلے ہی مرتبہ گرمی قلب پہنچ جاتی ہے مگر اکثر آفتاب کی حرارت سے جو تب ہوتی ہے اس کا اثر اولی مانع میں ہوتا ہے
 ایسی طرح اگر بدن متعلق اخلاط سے ہوا اور دھوپ کی گرمی اور بوجہ حدت حرارت کو متراکب گرمی پہنچ جاتی ہے۔ سو ای جی حریرہ
 شمس کے قبلیہ اور تمام وغیرہ پہلے قلب میں اثر کرتی ہے علامات جو سبب حرارت کا ہوا ہے وہ خود دریافت ہو گا اور سرین
 التهاب شدید ہوتا ہے اگر بوجہ حرارت آفتاب کو تب واقع ہوئی ہو اور سرین کرانی اور امتلا ہی محسوس ہوتا ہے جب کہ بدن
 اخلاط سے پر ہوا اور حرارت قلب سے اگر تب ہو تو سانس دراز اور ظاہر بدن کی گرمی بہت زیادہ ہوتی ہے بلکہ سبب اندرونی حرارت کے
 اور اس بات کی شناخت یہ ہے کہ جب تک گرمی اس مریض کو بدن میں ہو اگر اوشی خواہ اس کو کم گرمی کسی اور مریض کے بدن میں
 ہو تو اس کو پیاس بہت زیادہ معلوم ہوگی نسبت اس بیمار کے یہ تب اس خاصیت میں بخلاف جی اختصاصیہ کے ہے کہ اس میں
 حرارت باطنی کی زیادتی کی وجہ سے پیاس کی بہت شدت ہوتی ہے اور یہی نسبت پیاس کو حرارت سے متاثر ہوا ہوا محفوظ رہتی ہے
 علاج آغاز مائلو ایسی چیزوں سے کرنا چاہیے کہ تیرید اور ترطیب کر بن لظول بار و سرکہ استعمال کر بن اور سینہ ہوا و بان بارہ مثل روغن
 بنفشہ وغیرہ کا استعمال کر بن خصوصاً روغن گل کو برف سے ہٹا کر کے اگر سرد سینہ پر مقام بے سے والین تو بہت نفع میں کر لیا جائے
 پانی خواہ اس کے عرق اور ٹنڈے عصارات وغیرہ ملائیں اور یہی تدبیر کہ تیرید یا اگر تب لوند جائے اور نہ کرنے کے بعد عام میں لیجانا چاہیے
 اور اگر کسی قدر زائد کی شکایت ہو اس کا کچھ خورق نہیں شکر گرم پانی سے لوسکو غلانا چاہیے۔ مگر اس کا خیال رہے کہ ہوا سے گرم سے

اوسکو زیادہ گرمی نہ پہونچے۔ گرم پانی اس بیمار کے سر پر خورٹ لانا چاہیے اور کچھ کرنا پاپا ہے اسلئے کہ وہ ترطیب بھی کر گیا اور تحلیل بھی اس بیمار کو حمام کا غسل نسبت تمیز یعنی مائش کی زیادہ سفیدت سے صیغ حمام سے نکلے بہت سرورغن سرد سے اوسکا سر بگڑ گیا بنا چاہے اتنا کہ دُوب جائے جیسے روغن گل خواہ روغن بنبلور فصل **اٹھارہویں بیان مین اوس جمی یوم استحصال فیہ** کہ سردی سے پیدا ہوتی ہے کہی بوجہ برودت کے خواہ سرد پائین ہونے سے چونکہ ظاہری علامات بدن کو بند ہو جاتی ہیں اور بخار و خانی بند ہو جاتا ہے۔ جمی یوم قشغیرین ہم لگا دیکے اسوجہ سے جمی استحصال فیہ پیدا ہوتی ہے اور اکثر یہ تب منجر طرطیب ہو جاتی ہے۔ یہ سردی اور احتقان بخار اوسوقت موجب جمی کا ہوگا کہ جو بخارات مخمس ہوں وہ عاود اور تیر ہوں نرم اور شیرین ہو اسلئے کہ بخار شیرین مولد حرارت کا نہیں ہوتا ہے علامات سبب لیون بر دیکے سے ہو چکا ہو اور بدن چھوٹنے کے وقت تو اس سرد گرم معلوم نہواور قننا زیادہ ہاتہ رکھا ہے حرارت بڑھتی ہوئی معلوم ہواور نبض اتنی صغیر جیسے ہمید اور غمی اور جمی ہوتی ہی نہواور کہ تب مین تحلیل ارواح نہیں ہوتا ہے بلکہ سر یل زیادہ ہوتی ہے کہ قلب کو حاجت ترویج کی زیادہ ہو کہ شدت برودین بطنی ہو جاتی ہے اور بیشتر ناگل بصلابت ہو جاتی ہے اور آنکھیں اندر کی طرف پٹھتی ہوئی نہیں ہوتی ہیں بلکہ اکثر کملی خواہ پھولی ہوئی ہوتی ہیں کہ بخار غلیظ متلی ہوتا ہے اور بول کہی بوجہ احتقان حرارت کو سپید رنگ ہوتا ہے اور کہی رنگت زیادہ ہوتی ہے کہ جو حرارت مسلمان کی طرف متخلل ہوتی ہے بوجہ انسداد مسام کے بطرف بول کے دفع ہوتی ہے علاج مین تب مین بہت سی کڑوئی اور ہار کو باقی نہا کہ پسینہ نکلے اور تب مین کمی ہو پر بعد اخطاط حمام مین جا کر گرم پانی سے نہلائے جائیں اور ہوا گرم حمام مین بٹھلائے جائیں اور انہی ہاتہ سے تریسے دین اوس پانی سے جسمین مریز خوش اور شبت اور تمام جوش دیا ہو اور جمی قشغیرین جو دوا مذکور ہوئی اوس سے آج بدن پر طین کہ مسامات مین جلا پیدا ہو اور نرم ہو جائیں۔ اور روغن کی مائش مین اتنی ناخر کرین کہ پسینہ نکل چکے ہر جو ادیان کہی مسامات لستہ مین اوٹکولنا چاہیے اور سر پر اوٹکے روغن شبت اور زہری اور بالودہ دوسرے کرنا چاہیے۔ اور سبک غذا دینی چاہیے۔ اور خوشبو طین اور سنگھ مین سپید شراب رفیق خواہ پانی ملا کر پیتن کہ وہ خالی پانی سے اس کے حق مین بہتر ہے اسلئے کہ تعریق اور ارکنتی ہے۔ روغن کی مائش بدخمن خوب سپیدہ آدمیوں کو زیادہ نافع ہے نسبت استحصال رسیدہ کو فصل **اٹھارہویں بیان مین اوس جمی یوم استحصال فیہ** کہ جو قابض پانی سے پیدا ہوتی ہے جگہ بدن مین سردی قابض پانی کی بوجہ ہونے کے ہو چکی ہے اور اسوجہ سے نکائف ظاہر علامات کا ہو جاتا ہے اس کے بخارات بدن پہ بھی محقق ہو کہ حرارت کہتے مین اور تب عارض ہوتی اور یہ پانی وہ مین جنہیں قوت شت اور زجاج وغیرہ کی غالب ہوتی ہے۔ اور یہ تب اکثر تیز جمی عفونت ہو جاتی ہے علامات سبب کا وجود اور جگہ کہ گزرا ہن جیسے سوکھائی ہوئی اس تب پر دلالت کرتا ہے اور جلد چوٹنے سے ایسی معلوم ہوتی ہے کہ جیسے پٹھری خواہ انار کے چمکلی اور پانی مین جوش کر کے دباغت کی گئی اور حرارت کو زیادہ ہونے کی صورت بعد ہاتہ رکھنے کے نمودار دیر کے بعد جیسے اور تب سرد مسام سے عارض ہوتی ہے اوس مین ہوتی ہے وہی حال اس تب مین بھی ہوتا ہے اور نبض ضعیف صغیر اور سرعت مین شدید اور بول سپید رنگ رفیق جیسے بکری کا پیشاب آمد اور سبب بدخمن لاغری اور آنکھوں مین غور یعنی فرد رنگی تیز ہوتی علاج جس طرح بیان کیا گیا ویسا ہی علاج انکا ہی مناسب ہو کہ شراب اللبتہ آنکھوں مین مناسب نہیں ہے جب تک نقی کا ل اسلئے کہ انہو کہ مسامات خوب کھل گئے۔ ہاں اگر سرد و کافر تھوڑا ہو چکا ہو اور اس سے جو سہہ پٹھا ہو فقط شراب کو پیئے کہ کھل جائے

— اور تدریجی لطیف غذا کی زیادہ ملحوظ رہے اور حمام میں انکا ٹھہرا اور گرم پانی سے نہانا زیادہ مناسب ہے اور انش روغن کی اس کے بند پرنے کرنی چاہیے **فصل تیسویں** حمی یوم شرابیہ کا بیان شراب کو پینے سے بھی کبھی تب پیدا ہو جاتی ہے اور علاج اس تب کا مثل علاج شراب خوار کو ہے اور کبھی بنظر اطلاق پیدا کرنے کے طبیعت میں آرب فواکہ کی حاجت ہوتی ہے کہ اسہال کی وجہ سے جو بخار داغ پر چڑھ جاتے ہیں اور نکالنا بطرف اسفل کے ہو جاتا ہے اور قصد اور تے بھی مناسب ہوتی ہے خصوصاً اگر دوسرے وقت رہے اور حمام میں بعد انخطاط کے داخل کرنا چاہیے **فصل اکتیسویں** حمی یوم غذا ئیہ کا بیان گرم مزاج کی سر اسے کبھی حمی یوم پیدا ہو جاتی ہے اور جس طرح سے اکثر حمی یوم شمسیہ داغی ہوتی ہے اور اسکا اثر روج نفسانی میں زیادہ ہوتا ہے اور جو تب حرارت حمام سے پیدا ہوتی ہے طبی ہوتی ہے اور اسکا اثر روج حیوانی میں زیادہ ہوتا ہے۔ اس طرح سے حمی یوم غذا ئی کبھی ہوتی ہے اور زیادہ اثر اسکا روج طبیعی میں ہوتا ہے علاج اور مبررات معروفہ سے کہ بن اور طبیعت کو شیر خشک تر مندی وغیرہ سے طبعین کرنا ضرور ہے اور اصلاح جگر کی آب برگ کا سنی اور قبول بارہ سے مقدم الامور ہے اور سکنجبین سادہ کا استعمال بعد طبعین طبیعت کے درکار ہے اور بارہ مند دل اور کافور گلاب سی خواہ گلاب تازہ کے عصارہ لیسے اور دیگر قبول بارہ کا عصارہ ملا کر اسکو شورہ خواہ برف میں سرد کر کے کرنا چاہیے اور لطافہ حرارت بارہ رطب غذا سے کرن مقالہ دوسرا فن اول کتاب چہارم سے اس مقالہ میں ابتداء حمیات عفوئیہ سے کر کے حمیات دومیہ اور صفراویہ پر ختم کلام کیا جا چکا عام طور پر بحث حمیات عفوئیہ کی عفوئیہ ایک طور کا سادہ رطوبت میں ایسا پیدا ہوتا ہے کہ جسم میں حرارت غریبہ کے اثر سے اکثر اذن رطوبات کے خواص بدل جاتے ہیں اور جن باتوں کی استعداد رطوبات مذکورہ میں ہوتی ہے ان سے علو میں نہیں آتی۔ عفوئیہ کے پیدا ہونے کا سبب یا غذا زردی ہے کہ جو اس غذا سے پیدا ہو گا وہ آمادہ بر عفوئیہ ہو لیکن اس کے کہ تا جو ہر اس غذا کا زردی ہو جیسے گوشت مقدویہ گوشت کبوتر بچہ یا جو ہر تو اسکا زردی ہو بلکہ جبدا جو ہر ہو کر فساد کو جلد قبول کر لے جیسے دودھ خواہ اس غذا میں غلبہ ائبیت کا ہو کہ جو خون اس سے بنے ثنائت قوام اس خون میں حاصل ہو جیسے فواکہ رطب سی جو غذا ہوتی ہے اس سے خون بننے کی ہی کیفیت ہو پس یہ خون عفوئیہ جلد قبول کرنا ہے۔ ہم خواہ وہ ایسی غذا ہو کہ اس سے بوجہ غلبہ برودت کو خون صالح کم پیدا ہو بلکہ پیدا نہو اور بلا استعمال ایک خلط زردی بن کر آتی رہے کہ حرارت غریزی او میں پورا تصرف نہ کر سکے اور حرارت غریزی دسمین عفوئیہ پیدا کر دے جس طرح کیر الگھٹی اور دود وغیرہ سے جو خلط پیدا ہوتی ہے اسکی یہی صورت ہوتی ہے۔ ۵ خواہ جو ہر غذا زردی ہو مگر بخت اور طبع میں رداوت پیدا ہو بلکہ جیسے گوشت خام رہ جائے اور روٹی فطیر لینے وہ خمیری روٹی جسکا خمیر اوٹھے پکائی جائے۔ ۶ خواہ جو ہر ہی صالح ہو اور صفت میں بھی کوئی خرابی واقع نہ ہو مگر کھانا ایسے وقت اور ایسی بے ترقیبی سے کھایا جائے کہ اس سے رداوت حاصل ہو جیسے قبل از اشتہار صادق اور بلا اشتہار تقدیم و تاخیر اطعمہ و شربہ کو کھایا جاو جسکا بیان کتاب اول میں بخوبی ہو چکا۔ کبھی سبب عفوئیہ کا سندہ ہوتا ہے جو مانع تفصل و تفرج ہو یہ سندہ بخت رداوت مزاج بدن کو پیدا ہو کر احتباس حرارت غریبہ کا کرتا ہے اسی وجہ سے عفوئیہ واقع ہوتی ہے اور رداوت بدن کی بوجہ اس کے پیدا ہوتی ہے کہ بدن ہضم جید کے طاقت نہیں رکھتا اور اسقدر بے طاقت ہی نہیں ہو جاتا کہ غذا میں کسی طرح کا تصرف نہ کرے اور بالکل خلط خام پیدا ہو۔ ایسا مزاج جیسے ہضم جید پر قدرت نہو یا تو اخلاط زردی پیدا کرنا ہے یا جو ہر اس بدن میں پیدا ہوتی ہے اس سے فاسد کر دیتا ہے کیونکہ ہضم کامل میں تو فاسد ہے اور جو چیز پیدا ہوتی ہے اسکی تدریج مزاج خواہ یہ بدن پوری اور تمام نہیں کرتا ہے۔ اور یہ

کہ اوٹھا نکلتا و شور ہو بلکہ خارج عروق متغیر بین بذریعہ مسامات بدن کے متخلل اور فنا ہو جاتے ہیں۔ مثال بعض اخلاط کی خارج ہونے کی
 ایسی ہے کہ جیسے بول و ہوا وغیرہ تیز چڑھنے اور گہرے زخم میں جمع ہوں کہ اوہا میں رفتہ رفتہ عفونت پیدا ہوتی ہے یہاں تک کہ سبب
 بالکل مٹ کر پانس ہو یا بٹور اور جراثیم کی اوٹھنا شک کہ ہے اور وقتاً اٹھیں بالکل عفونت اور زیادہ ہوتی ہے۔ ہوتی اور فنا ہوتی ہے
 باقی رہ جاتی ہے یہ سبب کسی طرح کی رطوبت اور خنک سے از روہ خاک متغیر ہوتی ہے اور انہیں حرارت پیدا ہوتی رہے اور اسی واسطے
 جب تحلیل اجساد کے واسطے کوئی چیز دفن فرمایا کی جاتی ہے تو اوس میں چوتھے پانچویں روز پانی ضرورتاً نکلتا ہے اور رطوبت شہ متغیر ہے کہ چنانچہ
 حرارت ہو باطل ہو جو غلط بذریعہ عفونت محرق ہو ہے اگر اسکی حرارت بالکل زائل ہو جائے تو پھر تحلیل کے پھر تہہ ہی زائل ہو جائیگی تاکہ
 پھر دوبارہ تحلیل عفونت میں کہ پھر بقاء رہا ہے کہ کب تک حرارت عفونت ازل سے باقی رہے۔ پھر رطوبت نے حرارت پیدا ہو اور متغیر ہو
 خواہ وہ حرارت عفونت کی مادہ اولیٰ میں پیدا ہوئی تھی وہی حالت دوبارہ مادہ قوی میں پیدا ہو کہ اسکی وسیع مادہ کو متغیر کرے کہ دوسری
 نوبت تب کی انہیں دو دورہ سے پیدا ہوگی۔ پس عفونت کا دورہ اسی بات پر موقوف ہے کہ جب ایسی حرارت کم ہوگی کہ پورا نفع نکر سکے
 تو اخلاط متغیر ہو گئے اور بعد بعض تحلیل رطوبات ہو کر زیادہ خاد خاکستری رہے گی اور قریب کہ مادہ میں اثر حرارت سے متغیر پیدا ہو
 کہ بچا بیابان تک کہ مشترک مادہ سے جو قریب مادہ متغیر اور متخلل اولے کے منقطع ہو جائی اور زیادہ بالکل فنا ہو جائی اور پھر قریب کوئی مادہ قابل
 عفونت کو پاس لے اور نہ بقیت تب کا ایسا رہے کہ منتظر کسی اور مادہ کی عفونت کا ہو کہ اسکی عفونت کو بعد واز کی نیچے جائی اور سوخت انا تب کا بالکل
 ہو جائیگا۔ خواہ یہ صورت محض لفعول طبیعت واقع ہو خواہ باعانت او دیر و ترکیب کہ زوال مادہ عفونت کا بالکل کیا جائے جو فن طب میں بیان کیا
 ۔ اگر عفونت اخلاط داخل عروق کے ہو جو کہ تحلیل تمام معتذر ہے دوران عفونت ہی اس طرح معتذر ہے اسلئے کہ عروق کے بدول باہر نکلتے
 متصل میں ایک جگہ کا عفون بوجہ اتصال کے دوسری جگہ سرایت کرتا ہے اور وہاں سے ایک ہمسایہ اور آگے بڑھتا ہے اسلئے کہ اس طرح لڑتے
 عفون اور دوام حرارت کا ہوتا ہے۔ اور پھر چونکہ عروق میں جو مادہ متغیر ہوا ہے اسے قلب کو ساتھ نہایت اتصال سے تو اسکا بخار متغیر
 ہمیشہ قلب میں پہنچ کر مضر افعال طبعی قلب کا ہوا کرتا ہے اور تب میں زمانہ قوت کا پیدا نہیں ہوتا ہے۔ یہ جمیات جنگ واسطے نوائب ہونے
 میں خواہ بعد نوبت کسی خواہ بالکل اطلاق اور زوال تب کا ہو جاتا ہے العرض انکے نوائب کا انتظام کہی متروک ہو جاتا ہے اسلئے کہ جو مادہ
 سوخت تب ہو تو میں انہیں کمی اور بیشی اور غلط اور رفت کی وجہ سے زمانہ قوت اور سکون کا بھی مختلف ہوا کرتا ہے۔ اور کہی جب متغیر
 مادہ کی بل جاتی ہے مثلاً مادہ ملغم جو متغیر تھا بوجہ شدت حرارت کو صفر ہو گیا اور سوخت نوع تب کی بھی بدل جاتی ہے کہ باغی کی صفر ہو
 ہو جاتی ہے اور یہ اختلاف فقط قلت اور کثرت اور غلط اور رفت مادہ میں نہیں ہوتا بلکہ جنس اور طبیعت کا اختلاف بھی پیدا ہو جاتا ہے
 کہی اختلاف زمانہ نوائب کا بوجہ سورت و سیر علیل کے اور کہی بوجہ ضعف مریض کے بھی ہوتا ہے مثلاً اگر غذا کثیر غلیظ کھائے تو مادہ میں غلط
 پیدا ہو گا اور مادہ غلیظ چونکہ بدشوری اور دیر میں متخلل ہوتا ہے زمانہ مدت کا طویل ہو جائے گا اور ضعف میں غذا مناسب ہی بدیر ہضم
 ہونے سے طول مدت لازم ہو گا۔ جو تب مقلعہ ہے یعنی اس میں کہ قدر زمانہ زوال کا بھی ہے اکثر اسکی نوبت برد اور تشعیر سے اور
 نافض سے شروع ہوتی ہے۔ اول پینہ کو ذریعہ سے یہ حرارت متخلل اور فنا ہوتی ہے جو تب برد اور تشعیر سے اکثر ابتدا کرتی ہے اسکا
 سبب یا برد و ت غلط ہوتی ہے خواہ بوجہ مدت کو غلط حصول میں لڑے پیدا کرتی ہے یا چونکہ حرارت سبب کی سبب بطرف مادہ کے باطن
 کی طرف متوجہ ہوتی ہے خارج بدن میں بروقت پیدا ہوتی ہے۔ خواہ بوجہ ضعف قوت مریض کے برد پیدا ہوتا ہے خواہ ہوا یا برد کی اثر

بروز ہوتا ہے جو سردی بوجہ نوع خلط کے پیدا ہونے کا شعلہ نام رکنا نسبت برد کو اسے ہے اکثر لذت خلط سے یہ کیفیت پیدا ہوتی ہے کہ بعض غیر نہیں کائنات سے جہت لگتے ہیں۔ ایسے حیات میں خلط مادہ کا بذریعہ عرف کے اندر بہت ہوتا ہے کہ جو حرارت مودب عفوشتہ جو خلط کو متخلل کرتی ہے کہ وہ بذریعہ مساات خلط آتی ہے عین جو کہ اور زیادہ باقی رہیاتی ہے۔ اگر یہ رطوبت متعینہ اندرون کے اندر ہو اسکا موقع بذریعہ مساام کے نہایت آسان ہوتا ہے۔ انیم تپ کو انیم تپ میں نفث اور غیر تپ سے مگر اطلاق اور زوال اہل نہیں ہوتا۔ اور سوای اسکے کہ بیا ضعیف القوت ہو بہ اور شعلہ یہ متاثر نہیں کرتی ساورتہا شکل اذرون جسم کے بطور مادہ پکی جاوے تو فقط برد اطرافت نامش ہو جاتا ہے اور انیم تپ میں بہ اطرافت ہری علامت ہے۔ کہ یہی بعض حیات میں ہوتا ہے کہ برزاقشہ و سرہ مساہ ہی کہ ہوتا ہے اسلیے کہ جو مادہ متعفن ہو اسبہ مرکب خلط بار و اور خلط لانیج و و لون سے ہوتا ہے۔ اور کہ یہی۔ یا نہ عفنہ میں ایسی ترکیب ہو جاتا ہے کہ مادہ جو دفعہ اور اطلاق کے مشابہ لازمہ کے ماحوم ہوتی ہے۔ اسکی مثال ایسی ہے کہ مثلاً ایک مادہ میں عفوشتہ پیدا ہوئی کسی خاص مقام پر جب اس پر عفوشتہ لگتی بعد از ان ایک۔ اور خلط اسی کے جنس سے خواہ غیر نہیں ہر عفوشتہ شروع ہوئی اور بعد از ان فروزہ درجہ حرارت اور عفوشتہ خلط اول کا تھا او تہ زمانہ میں یہ سب سب متعفن ہوا اور تپ اسکی تپ کی وجہ سے ہوئی اور ان خلط ابھی پاس کے پروردہ عفوشتہ خلط اول کا آپہنچا اور سب سب دو لون اخلاط کی عفوشتہ کا انجمن ہوا۔ ایسی صورت میں اگر تپ وہ لون متعلقہ میں گرے صورت لازمہ دائرہ ہوئی تاہنیکہ ایک تپ ناکل ہو جائے۔ اور بہت وجہ ہے حیات عفنہ میں ترکیب ہوتی ہے اور انکا تفصیلی بیان اول باب حیات مرکبہ میں کیا جائیگا۔ حیات کے دور سے طوکانی اور غیر ہی ہوتے ہیں۔ طول اور انکا بوجہ غلاظت مادہ خواہ کہ وجہ یا بوجہ کثرت کو ہوتا ہے خواہ مادہ میں سکون زیادہ ہوتا ہے خواہ ضعف کیوجہ متخلل مادہ کا نہیں ہو سکتا یا مریض کو جس کثرت ہوتی ہے اور ضعف جس ہوتا ہے خواہ مساام میں نکالٹ زائد ہو کہ جلد مادہ کو متخلل ہونے دو۔ اور کوتاہی زمانہ دورہ کی ان ساتوں صورتوں کی ضد میں ہوتی ہے۔ اور نوبت میں سرعت اور بطور ہوتا ہے۔ بطور زمانہ نوبت کا یا بسبب قلت مادہ متعفنہ کے خواہ اس سبب ہو کہ مادہ کی حرکت بطریقی ہے بطرف معدن عفوشتہ کے اسلیے کہ مادہ غلیظ ہے جس طرح مادہ ریح کا۔ اور سرعت زمانہ نوبت کی اس سبب ہو کہ مادہ کثیر ہوتا ہے بلغم سہ ای بلغم زجاجی کو اسلیے کہ اسکی عفوشتہ کی تپ سی نوبت کہی بدیر ہوتی ہے۔ لطیف مادہ صغرا ہی سب سرعت نوبت کا ہوتا ہے اسلیے کہ اسکی حرکت معدن عفوشتہ کی طرف بہت جلد ہوتی ہے۔ بدترین حیات عفنہ وہی تپ ہی جو لازم ہوا اور اسکا مادہ داخل عروق متعفن ہو جاتا ہے اور اسکی روات مقلو تپ کی ہے جس میں عفوشتہ تمام بدن میں منتشر ہو خواہ اطراف قلب کو عروق میں عفوشتہ مادہ کی ہو۔ مشائخ کو زمانہ شیخوخت میں ایسی تپ شدید جو دایمی ہو عارض نہیں ہوتی اسلیے کہ انکا مزاج بنظر سن کے بارہ ہے اور تخمہ و نہیں کم عارض ہوتا ہے جس سے غذا مستحیل بدخایت ہو اور سدہ پیدا کر کے متعفن ہو جائے۔ نبض کا اختلاف حیات عفوشتہ میں بحسب اختلاف اجناس حیات کے ہوتا ہے اور یہی ایک جنس میں حسب انواع تپ کو شدت اور ضعف میں مختلف ہوں یہ بھی نشا اختلاف نبض کا ہے اور قوت اور ضعف اعراض حیات کو نبض ہی ضعیف اور قوی ہوتی ہے۔ کہی نبض مائل لصلابت ہو جاتی ہے انہیں حیات میں خواہ بوجہ ورم گرم کے جس میں تمدد شدید ہو خواہ کسی عضو عصبی میں ورم گرم ہو خواہ سخت ورم کسی عضو میں کیونکہ خواہ شدت میں مزاج مریض میں ہو خواہ ابتداء نوبت میں غلبہ برک ہو جائے کہ

صغیر و ضعیف ہو جاتی ہے۔ مگر صلاحت کا بنیاد ہونا چاہیے کہ وہ ایسی نہیں کہ کسی اور کی نہیں۔ اور کبھی نہیں۔ مگر جب تب کہ ہمراہ ورم سوداوی ہو کسی عضو میں خواہ کسی عضو سخت میں ورم پیدا ہو کہ ورم سخت نہ ہو خواہ بہت سی پانی سرد کا استعمال کیے خواہ کوئی اور شیوہ موجب صلاحت بنفص کو ہوتی ہے واقع ہو اور سوقت البتہ بنفص میں صلاحت بخوبی پیدا ہوگی اور مستمر بھی رہے گی۔ زمانہ ابتدا اور تیز میں اختلاف بنفص کا سرایت اور بطور خواہ صلاحت اولین میں خاص کر اناج حیات عفنہ سے ہمراہ ورم لایاں قویہ سے حیات عفنہ کی سہنے کو یہ اختلاف جمعی غلبہ میں بوجہ صفت مادہ کو بخوبی ظاہر نہیں ہوتا ہے۔ یہ سب کچھ بنفص میں قوت اور عفت مذکورہ پیدا نہ ہو مگر کنا چاہیے کہ ابھی ہی یومیہ باقی ہے اور او کا انتقال جمعی عفنہ کی طرف نہیں ہوا۔ بلکہ بخوبی حیات عفنہ کی باطنی سبب دفع خواہ قلیل النفع ہو نہ ہو اور بیشتر حدت اس میں بھی پیدا ہوتی ہے۔ خبر درمی بات یہ قابل یاد رکھنے کے ہے کہ جو حیات مادہ ملکہ میں اس سے بدولت اسکے کہ کوئی عضو از کار رفتہ ہو جائے نجات نجات از صلیب ہوتی ہے اور صوبہ وقت تب بوجہ کنواری ورم کے ذات الحجب وغیرہ میں باقی رہ جائے بالیقین جاننا چاہیے کہ ابھی مادہ بالکل زائل نہیں ہوا بلکہ ایسی طرف مائل ہو اس جو جان ورم کے ذریعہ بنفص میں۔ علامہ استیلائی (حجی) لازمہ دائمی تب میں اختلاف بنفص کا جب اس وقت کے لائق ہے بخوبی ظاہر ہوتا ہے اور اکثر زمانہ تا بنفص میں نظم اور وزن متاثر ہے تب میں ہو تا اور بقا اس تب کا چوبیس گنہ تک رہتا ہے کہ اور ترقی نہیں اور جو احوال مقلدہ میں بایزادہ اس تب میں نہیں ہوتے یعنی اسکے فعل ناقص و قشریہ وغیرہ نہیں ہوتے اور لازم اس تب کا اور شدت اختلاف بروقت تیز کی کہ ابھی کم نہی اور فوراً زیادہ ہو لگی اور یہ کہ مہوئی یہ بڑی دلیل ہے اسکے لازمہ ہونے پر چند امور مشترک اور چند امور خاص کا بیان۔ جو تب بوجہ عفنہ صفر کے ہو اس کی حرکت ایک روز در میان ہوتی ہو خواہ ابتدا و نوبت کی حرکت غبی ہو جیسے غلبہ میں نواہ ابتدا و شدت کی نوبت جیسے غلبہ لازم میں مگر ایک تب صفر اوی جب کا نام محو ہے اس کی حرکت بہت پوشیدہ ہوتی ہے اور یہ تب مثل جمعی مطبقہ لازمہ کے ہے۔ غلبہ نالض جب کا مادہ بلغم وغیرہ سے ذالی ہو بہت تیز ہوتی ہے اس واسطے کہ اس کا مادہ لطیف ہوتا ہے اور اس کی حرارت بہت زیادہ اور لزاج ہوتی ہے اس لیے کہ مرہ صفر اوی ہے مگر انہیہ اس میں ہلاکت کا کثر اور اعراض ردی سے سلیم ہوتی ہے۔ اس لیے کہ صفر اوی خلط سبک ہو طبیعت پر اور بقدر زمانہ راحت کا بھی اس میں ہوتا ہے۔ غلبہ غیر خالص کی مدت میں طول ہوتا ہے بلکہ عفنہ صفر اوی کے اور غلبہ نالض کی نوبت سے بڑھ کر بہت کم باقی رہتی ہے۔ مگر انیکہ حال خواہ تیز میں خطا واقع ہو۔ اور دائمہ کہی ایک ہی مہفہ میں جاتی رہتی ہے۔ جو تب عفنہ خون سے پیدا ہوتی ہے وہ دائمی اور لازم ہوتی ہے اور حرارت اس کی بہت اور تمام گرمی کے ساتھ وہ تیزی صفر اوی تب کی سی اس میں نہیں ہوتی اور کبھی دوسری تب چارہی دن میں جاتی رہتی ہے۔ بلغمی تب جو ہر روز موابطت کرتی ہے یعنی ہر روز ایک وقت خاص کی محافظت کر سکتا آتی ہو اس کی حرارت بہ نسبت صفر اوی تب کو نرم ہوتی ہے مگر حدت دورہ کی اس کی طولانی ہوتی ہے اس لیے کہ مادہ بلغم بوجہ لزوجت اور برودت کو درمیان میں متخلل ہوتا ہے اور انہی بہ نسبت صفر کے کثیر ہی ہوتا ہے اور خطرہ ہلاکت درمیان میں اس تب میں زیادہ ہے اس لیے کہ زمانہ اسکے زوال کا خواہ زمانہ تفتیر اور صفت کا بہت کم ہوتا ہے اور اسکے ہمراہ فساد اور ضعف بھی فم معدہ میں ضرور ہوتا ہے جس کی وجہ سے اکثر اعراض ردی مملکت مثل غشی اور خفقان اور سقوط است نہا جب راہوتے ہیں۔ بلغمیہ لازمہ جس کو ثقہ کہتے ہیں نہایت مشابہ دق سے ہوتی ہے مگر بنفص میں البتہ نرمی ہوتی ہے اور کبھی اگر بلغم مائل بسودا ویت ہو تو پھر بنفص میں بھی صلاحت مثل دق کے پیدا ہو جاتی ہے اور سوقت تفرقہ ثقہ اور دق کا ماہر ان فن پر بھی دشوار ہوتا ہے سو اور چند علامات خاص کے جو تب دق کے آگے ذکر ہوئے ہیں وہی مدار تفرقہ ہونگے۔ جب قدر مادہ بلغمی خالص

نموگا و سقد زمانہ ایک نوبت سے دوسری نوبت تک کم ہوگا یعنی بلند بلبل نوبت کو لگی بان اگر نصف اختلاط صفر کے مائل ہو تو اس وقت زمانہ نوبت کا طولانی بھی ہو سکتا ہے۔ ریح سوداوی حاد نہیں بدلتی ہے اس لیے کہ مادہ مریض اسی جہت سے طولانی ہوتی ہے اور کبھی ریح خالص سال بہر تک پہنچتی ہو اور غیر خالص کی مدت کم ہے ہر قسم کے ریح میں اندیشہ بالاکت کا کم ہوتا ہے اس واسطے کہ زمانہ راحت سکون کا زیادہ ہوتا ہے اور مدت بھی اوسمیں اس قدر نہیں ہوتی ہو کہ جس کے بھیجے اعراض شدیدہ پیدا ہوں۔ ریح اور غلبہ دائرہ ہو یا منتروہ یا ریح سے اور دستوں کے اور پسینہ اور ابل بول کے دفع ہوتی ہے۔ تب محرقہ صغریٰ یا بزرگہ یا امور مذکورہ بالا ہی دفع ہوتی ہے اور کبھی رفات سے بھی زائل ہوتی ہے اس کا چارٹا ضرور ہے کہ زمانہ ابتداء غلبہ میں طولانی ہوتا ہو اور زمانہ انتہا کا مطلقہ میں اور اختلاط کا زمانہ تب محرقہ میں اور اختلاط اور انتہا دونوں کا مواظبہ بلغمیہ میں طولانی ہوتا ہے عاودہ بران کم تر رہتا ہے کہ ریح لازمی اور دائمی ہو اور مواظبہ بالکل اپنی حرارت بدن سے فنا کر دے البتہ کہ یہ قدر خفت اور تفتیر ہو جاتی ہے۔ کل شبہیں اگر ان کا معالجہ کرنا نہیں تو خود معادہ تب جو بوجہ ورم باطنی کے پیدا ہوتی ہے انجام کا نتیجہ بدق ہو جاتی ہے علی الخصوص جو حمیات حادہ ایسے میں جن میں مریض کو غذا دینا واجب ہو اور بلغمیہ بوجہ خطای تجویز کے حکم غذا کا مذکور بلکہ یہ تجویز کرے کہ حالت گرمی میں کل تو بطلیم ہے کہ بطرف اتبع مادہ سہل تو توہین ضرور منجر بہ ق ہو جاتی ہیں یا جن تیوں میں سر پانی دینا واجب ہو اور مذہب یا اس عرض سے کہ سر پانی کی بروقت سوا دہ بن خامی پیدا ہوتی ہے اور باوجود سر پانی کے ترک کو لطافہ حرارت کا اور کسی وجہ سے بھی نگیباجی او سوقت فوراً منجر بہ ق ہو جاتی ہے۔ جس وقت غذا دینی اور سر پانی پلانے کی عرض زیادہ ہو اور نفع مادہ اور خام نہ رہنا مادہ کا اس قدر ضرور نہ ہو اس مقام پر مقدم ہی ٹھرایا جائیگا کہ مریض کو غذا دین اور سر پانی بھی پلائیں اور اس مقام خاص کو ہم آگے ذکر کریں گے اعراض حمیات کو دلائل کا بیان تمام دلائل حمیات کا ماخذ یہی ہے کہ قبل ماریض ہونے تب کہ سورند بیری کیا ہوئی اور مریض کی کیا کیفیت تھی اوس کے بعد جو احوال اور اعراض عین تب میں موجود ہوں وہی مثل در و سر و ذہب یا و غیرہ کی انکو دیکھنا چاہیے اور عرض بلد اور فصل و فراج اور نفی اور بول اور تے اور ہلزا اور رجات انکا لحاظ کرنا چاہیے اور کہنا چاہیے اور حال تب کا رزہ اور عرق کے برآمد ہونے میں کیسا ہے اور نوبت کیسی ہوتی ہے کواشتہا و طعام کیسی ہے پیاس کی کیا کیفیت ہے سو رت نفس تو نہیں ہے اور بالانتہا عرض متاثرہ مثل در و سر و ذہب یا و غیرہ کی اور فحان اور فلق اور اضطراب وغیرہ انکا بھی لحاظ کرنا چاہیے اگر کہ حمیات کیواسطے مختلف اعراض میں جو مختلف احوال پر دلالت کرتے ہیں بعض اعراض تو حمیات کو عظیم اور صغیر ہونے پر دلالت کرتے ہیں جیسی کہ کیفیت حرارت اور مقدار حرارت کی کہ بعض حرارت میں لذع شدید شروع تب سے آخر تک برابر رہتی ہے ایک قسم کی حرارت تو ایسی ہے کہ ابتدا میں لذع شدید پیدا ہوتی ہے پھر ضعیف ہو جاتی ہے اس لیے کہ مادہ متخلل ہو کہ حرارت میں ترقی پیدا ہوتی ہے ایک قسم کی ایسی حرارت ہے کہ اوسمیں بالکل لذع نہیں ہوتی ہو ایک قسم میں تو سادہ حرارت کو رطوبت بھی محسوس ہوتی ہے اگر تب بلغمی ہے اور ایک قسم میں جو بہت پانی جاتی ہے۔ بعض اعراض ایسے ہیں کہ جو اجناس حمیات پر دلالت کرتے ہیں جیسے وہ اعراض کہ غلبہ سے مخصوص ہیں مثلاً ابتداء نوبت میں سر لینے کا تے سے چہنا یا پھر بیری کا پیدا ہونا خواہ لذع کا ظاہر ہونا۔ بعض اعراض خباثت حمیات پر دلالت کرتے ہیں جیسے فلق اور ذہب یا اور سہر کا تب کو سادہ ظاہر ہونا۔ کچھ اعراض نفع اور غیر نفع پر دلیل ہوتی ہیں مثلاً احوال بول کے جو اوپر پہنچے ذکر کیے ہیں۔ کچھ اعراض ایسے ہیں جو بجران پر دلیل ہوتے ہیں جنکو آگے ذکر کریں گے۔ کچھ اعراض ایسے ہیں جو سلاست یا بالاکت مریض پر دلالت کرتے ہیں ان سبکو آخر میں اس فن کے بیان کرتے ہیں۔ سخن اپنے حال بدن کا فہمی ولاغری و رونق و بیرونق و رنگ سیکے ہی بہت احکام ہیں مثلاً جس شخص کا

رنگ سپیدی اور سنہری سے مصاصیت کی طرف متغیر ہو معلوم کرنا چاہیے کہ انماط میں بروزت الگ ہی ہے اور حار غریبی یعنی روح اور خون کم ہو گیا ہے یا چہرہ پر تہیج یعنی بھرہا رہا اور اندھا ناخ پیدا ہو گیا ہے۔ چنانچہ میں ہوتا ہے یا جھٹ پٹ چہرہ لاغر ہو جائے اور ناک تیلی ہو جائے یہ بات یا شدت حرارت پر دلالت کر دیتی یا اینکه اختلاط رقیق ہوں اور جھٹ پٹ متحرک ہو جائیں اور مسامات کھلے ہوئے ہوں اور سپر لیل کی حرکات بدنی یا نفسانی ہی بہت سے امور پر دلالت کرتے ہیں اور انماط رفتہ رفتہ حرکات کی ہونا یا خللات قاعدت ہونا خواہ حرکات کا بالکل سلسلہ ہو جائے ہر طرح سے کسی خاص حالت مرض پر حرکات بدنی دلیل ہوتی ہیں جیسا ہم آگے ذکر کرینگے۔ بعض اعراض حیات کو الیہ میں جنکا وقت زمانہ متعین ہوتا ہے جیسے نذیان یا اختلاط دہن بھیت اسکے کہ حرارت سے التهاب شدید سر میں بوقت متغیر پیدا ہوتا ہے۔ بعض اعراض ایستینا کہ اور نکاح وقت زمانہ ابتدائیں ہوتا ہے جیسے نہری یا سردی معلوم ہوتی اور غنید گری جو اوایل حیات میں اکثر بھت ضعف و ملغ کو پیدا ہوتی ہے اور حرارت بطرف باطن کو جہاں مادہ ٹھہرا ہوا ہے رجوع کرتی ہے اور بہت سی بخارات صعود کرتے ہیں بوجہ اوس اضطراب کی جو بدخمن شروع ہوتا ہے اور زیادتی اشتعال حرارت کی اوکو فنا کرتی ہے اور کبھی اگر کسی کا داغ فی نفسہ بار ہو تا ہے تو اسکی بروقت زیادہ اس غنید کی حدوت پر محسوس ہوتی ہے اسبیطح جس خلط میں نفوت آنے والی ہے اور بعد اسکے وہ گرم ہو جائیگی وہ خلط اگر بار ہو تو نہری اور سردی اور غنید کی حدوت میں محسوس ہوتی ہے۔ بن چیزوں سے حال تپ کا معلوم ہوتا ہے یا یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ یہ تپ کسی کی ہے وہ چیز میں بھی ہیں کہ تپ کیمیا لیت کو نرمی اور تیزی میں خیال کرنا اور یہ دیکھنا کہ اس تپ کا وقوع اسباب خارجی ہی ہو یا بفعل پیدا ہوئی ہیں یا اسباب سابقہ اس تپ کی علت ہیں اوسی شرط پر تبکو ہم نے باب حیات یومیہ میں ذکر کیا ہے اور یہی تپ کا لازم ہونا اور مغائر ہونا اور اوسیکہ فترات یعنی زمانہ خفت کی دیکھنا چاہیے اور لہذا کرنا چاہیے کہ شروع میں تپ کی لرزہ سردی نہری ہوتی ہے یا نہین اور کون چکر کوفت ہوتی ہے پھر تپ کے اترنے کیوفت دیکھنا چاہیے کہ بہت پسینا اگر اترتی ہے یا تھوڑا یا بے پسینے کے اتر جاتی ہے اور بدینہ سابق کا بھی لحاظ کرنا چاہیے یعنی قبل از تپ کے مریض سے کیا سورت بدبر واقع ہوئی اور سن مریض کا کیا ہے اور سحرہ کیا ہے اور فصل کوئی ہے اور شبہ مریض کا کیا ہے اور مریض او بول کی کیا حالت ہے۔ بیان نافض اور برد اور قشعریرہ اور کسک کا قشعریرہ یعنی نہری ایک حالت ہو کہ اسوقت بدخمن ایک اختلاف سردی میں پایا جاتا ہے اور جلد میں اور لیلی میں ایک چہن بسی پیدا ہوتی ہے اوس سے پہلے ہاتھ پاؤں ٹوٹے لگتے ہیں اور ناک سرگوا قشعریرہ سو ضعیف ہوتا ہے۔ برویے سردی اسطرح ہوتی ہے کہ تمام اعضا میں اول لیلیوں کی پشت میں سردی صاف معلوم ہوتی ہے۔ ناقض یعنی لرزہ وہ اسطرح ہوتا ہے کہ اعضا کی جنبش اور لرزے کو مریض روک نہیں سکتا اور اسوقت اکثر حرکات غیر ارادی واقع ہوتے ہیں۔ کبھی سردی قوی ہوتی ہے اور لرزہ قوی نہیں جیسے ملغی تپوں میں اور ریح میں۔ لرزہ کی شدت کے اسباب سوا ایک ہی ہے کہ فصل میں قوت و افہ بہت ہو اور جتنا مادہ ناقض میں اندر زیادہ ہوگی و تزلزلہ شدید ہوگا۔ خون کی گرمی کثرت ناقض کو روک نہیں سکتی اسلئے کہ بروقت لرزہ کے خون داخل بدخمن واسطے محافظت برد عضوئیں کو ملتا جاتا ہے اور اسی جہت سے رنگت نکازد ہو جاتا ہے۔ یہ بھی جاننا چاہیے کہ جو خلط بارہ سبب لرزہ کا ہو اگر جہرہ قبل از وقت لرزہ کے بدن میں موجود ہوتا ہے مگر ایک مکان خاص میں ٹھہرا ہوا اور ساکن ہوتا ہے اور وہ عضو جو مکان اس خلط کا ہے چونکہ مدت سے فوگر اسکی سردی کا مورما ہے کہ اسکی سردی سے متاثر نہیں ہوتا ہوا اور اسکی بروقت اوس عضو کو محسوس نہیں ہوتی ہاں جسوقت اس خلط بارہ کو حرکت ہو اور اپنے مکان خاص کو چھو رہی خواہ حرکت قوی ہو یا ضعیف کسی سبب سے مثل حرارت

کے جو اخلاط کو متفرق کر دیتی ہے، یا اگر حیو جہ سے اس وقت جو عضو اس غلط سمت میں ہوتا ہے اور اس کی برودت کا خوگر تھا تب امتیاز ان کے
 فرائج کو اس کی برودت کا انسا اس کے متنازع ہو جاتا ہے اور اسی بہت سے لڑے پیدا ہوتے ہیں۔ غلیات کرثر میں جہاں اصل کلیہ
 علم طب کی بیان ہوئے ہیں اس مسئلہ کی بخوبی توضیح ہو چکی ہے۔ بابتہ ترسب باقی رہی ہے کہ جو بنیمین بھلا ہوا سولہ زہ پیدا ہوتا ہے
 اور بنیمین ہوتی ہے اور اکثر ایسے لڑے کے دوسرے ہوتے ہیں مگر اس لڑے کی قوت اتنی نہیں ہوتی ہے کہ بعد اسکے تب آئے۔ جو ماہ
 ماندگی اور کسل بدین بجا تب قلب پیدا کرنا ہے وہ کثیر ہو جاتا ہے مگر متعفن نہیں ہوتا سو تو فقط لڑے پیدا کرنا ہے اگر اس میں عفت
 نہ آئے تو اس قدر اس کی افیت ہوگی کہ ناقض واقع ہوا کرے۔ کہی برود اور ناقض بحت اندر چلے جانے حرارت کو واسطے ہضم غذا کو پیدا
 ہوتی ہیں یا حرارت غریزی کم ہو اور غذا کھائی جاوے اس کے ہضم کے واسطے اجتماع حرارت کا اندرون جسم میں ضرور درکار ہوتا ہے تب بھی برود
 اور ناقض پیدا ہوتا ہے۔ ناقض اور برودت سے پیشتر واقع ہوتا ہے اس لیے کہ پہلے غلط عام عضل ہو کر رہے اور اس کی برودت بقطر فرائج عضل
 کے ہوتی ہے اس لیے کہ عضل عضو طبعی ہے اور گرم فرائج ہے اور غلط عام یعنی بغیر بارہ فرائج باطنی ہی ہے پھر حسب قدر اس فرائج
 عفت شروع ہوتی ہے اور گرمی پیدا ہوتی ہے جتنی جتنی گرمی گرمی آتی جاتی ہے اس قدر برود اور ناقض کم ہوتا جاتا ہے۔ لہی لڑے
 کے پیشتر اس جہت سے کہ ہے کہ غلط صفاوی میں لایع شدید ہوتا ہے اور قوت واقفہ جو عضل میں ہے تو ی ہوتی ہے۔ یہی ہے آوی بہت
 گرم پانی اپنے بدن پر ڈالے اور خوب گرم ہو اور سوقت بھی لڑے کی کہ یہ تب پیدا ہوتی ہے۔ کہی جو غلط لایع
 رکھتی ہے اس کی جہت سے کہ غریزی یعنی خون اور روح بطرف باطن کے گریز کرنا ہے اور سوقت استیلا ہو رہا ہے ایسے وقت
 میں لایع اور برود سانی ہوتا ہے برود تو عام بدن میں ہوتی ہے اور لایع اندر کی جہلی میں پایا جاتا ہے۔ کہی اور ام باطنیہ کے نفع
 کی واسطے جب حرارت متوجہ اندرون جسم کے ہوتی ہے لڑے پیدا ہوتا ہے۔ کہی لڑے اور برود میں لازم ہونگی صحت پر دلالت کرتی
 ہے اس نظر سے کہ مظلون ہوتا ہے مادہ تب کا داخل عروق ہو کر خارج عروق میں آیا ہے مگر یہ لڑے اگر لایع مادہ اور بوقت جہاں
 واقع ہوا اور اس لڑے کے بعد تب میں خفت ہوا سوقت دریافت کرنا چاہیے کہ انتشار مادہ کا خارج عروق میں اس جہت سے نہیں ہوتا
 کہ قوت تو غالب کرادہ کو پریشان کیا ہے بلکہ یہ جاننا چاہیے کہ مادہ میں اس قدر کثرت ہوئی ہے کہ بطون عروق ممتلئ ہو کر باہر نکل آتا ہے
 ایک قسم کا وہ لڑے ہے جو موت پر دلالت کرتا ہے یعنی جو لڑے جو ضعف قوت اور سوقت خارج غریزی کے دینر بعد سقوط تنفس کے واقع ہو
 اس کے بعد موت ضرور ہوتی ہے۔ پھر بری کیواسطے اسباب نسبت ناقض کے کم درکار ہیں۔ پھر اور دہشت کا ہیجان اور دوران
 اکثر ہونا ان جمیات میں دوسرے کی خودتی میں۔ مناسج کی شبیں اکثر موقوفہ یعنی پوشیدہ ہوتی ہیں۔ کہی تب میں طول اس جہت سے
 ہوتا ہے کہ اندرونی اعضا میں کسی جگہ غلط یا دم موجود ہوتا ہے مناسب ہو کہ بیمار کو چت لگائیں اور دونوں ہاتھوں اور اس کے پہلوؤں
 اور ماتے سے دیکھیں کہ دم کس مقام پر ہے بعد اس کے مناسب اس عضو کے تدبیر کریں۔ تب کو دم میں جب زبان سیاہ ہو جاوے
 اور تب خفیف ہو اور سکا نام حامی مدفون ہے۔ کہی تب اور فالج دونوں جمع ہو جاتے ہیں اور سوقت پہلے علاج تب کا کرنا چاہیے جو دلا
 دونوں بیمار یوں کی مناسب ہو یہ ہے کہ بنیمین میں کلند ملا کر اتمال کریں اور چنے کا پانی روغن زیتون کے ساتھ اکثر پتھل اس دوا کی
 قوت کی ہو۔ سر منڈانے سے تب میں چونکہ کثیف جلد ہوتی ہے ہمارا سر میں پیچیدہ ہو کر پلٹ جاتی ہیں اور تب میں خشک ہوتی
 ہے عام طور کا معالجہ حامی عفت کا ان تینوں میں علاج کی غرض کہی تو یہ ہوتی ہے کہ تپ جاتی رہے اور سوقت برود

اور طبیب و اوقفا سے کیجاتی ہے اور کبھی غرض علاج سے یہ ہوتی ہے کہ مادہ تپ کی اصلاح کیجاسے خواہ اوسکا نفع کیا جائے یا استفراغ مادہ کیجاسے
اور نفع مادہ قبض اور غلیظ دونوں کا ہوتا ہے غلیظ کا نفع یہ ہے کہ اوسکو رفیق بقدر خدل کرین اور رفیق کا نفع یہ ہے کہ اوسکو بقدر معتدل غلیظ
کرین مگر حکم کہتا ہے آخر میں اس فصل کے جو مباحثات اس مسئلہ میں ہیں آنے میں تین کبھی تپ کی خواہش اس سے تدریک کی ہوتی
اور غلطی خواہش متوجہ نفع یا استفراغ یا تحلیل کہ جس قسم کی ہوتی ہے ان دونوں میں تناقض ہوتا ہے مثلاً تپ مستعدی تدریک ہوتی ہے اور نفع
غلط استعمال گرم دواؤں کا پابنا ہے اس واسطے کہ اکثر دواؤں نفع یا مہل گرم اور تیز ہوتی ہے بلکہ سرد مزاج کی دوا میں نفع اور استفراغ کی قوت
کتر ہے ایسے وقت میں رعایت اہم کی کرنی چاہیے یعنی جسکی ضرورت زیادہ ہو پہلے اوسکی تدریک کریں۔ کبھی تناقض مقتضائے اور مادہ میں اس
قسم کا ہوتا ہے کہ تپ کا متقدم ایہ ہوتا ہے کہ آب تریز خواہ آب کاسنی آب کدو یا آب خیار وغیرہ سے تدریک کیجاسے اور یہ آب فواکہ بقدر اکثریت پلاوے
اور مادہ کے نفع میں کثرت استعمال سے خامی واقع ہوتی ہے اوسکا مقتضایہ ہے کہ تھوڑی تھوڑی دینے جائیں لیکن اگر مادہ میں کمی ہو تو اوسکا
دینا چند ان ممنوع میں سے پھر بھی مقتضایہ ہوشیاری طبیب ہی ہے کہ آب فواکہ ایک ہفتہ تک محمول کو دینا چاہیے اور آب جوہر الکفا
کرنی چاہیے اتنی مدت میں حال مادہ کا بخوبی دریافت ہو جائیگا۔ جمیع فواکہ محمول کو مضر ہیں مادہ میں غلیان پیدا کرتے ہیں اور مدہ میں فساد
پیدا کر کے خود بھی فاسد ہو کر تضرع ہو جاتے ہیں۔ بیشتر حسب اتفاق ایسی ہی دوا پیدا ہو جاتی ہے کہ بارد المزاج ہی ہے اور نفع اور طبیب
اور استفراغ ہی کرنی ہے جیسے سانجبین سادہ۔ ضرور جاننا چاہیے کہ اکثر تپ میں اس قدر شدت و جدت ہوتی ہے کہ مہلت اصلاح مادہ کی
نہیں ملتی بلکہ اس وقت اعلیٰ درجہ کی تدریک کرنی مناسب ہے خصوصاً اگر مرض میں اتنی قوت نہ ہو کہ مقابلہ مرض کا کر سکے اور اذیت مرض پر
صبر کر سکے۔ اگر تپ اس قدر ہو کہ مقابلہ مرض اور صبر اذیت مرض پر ہو سکے پس قطع سبب کو مقدم کرنا چاہیے اس طرح کہ غلط کا نفع کیا جائے
اور غذا ترک کیجاسے اور تدریک اتنی ہو جو تحلیل مادہ کو منع کرے۔ اگر قوت میں کمی ہو تو جو مسانی قوت خواہ مسقط قوت کی ہو اوسکی تبدیل کرنی چاہیے
اور قوت کو از سر نو بنیاد پر غذا کے پیدا کرنا چاہیے جب قوت کس قدر آجائے اور اوسکا مخالف دفع ہو جائے پھر از سر نو متوجہ اصلاح مادہ پر ہونا چاہیے
۔ ان تپوں میں تدریک ایسی دواؤں سے کرنی چاہیے کہ جنہیں قبض اور کثیف ہو جیسے قرص کا فور و زعفران و قرص طباشیر وغیرہ التبعہ بحسب نفع
اور استفراغ کے ایسے دواؤں کا استعمال ہو سکتا ہے۔ یہ بھی ضرور جاننا چاہیے کہ حمی عفونت کا علاج مخالف تپ کے علاج کے برعکس
اس لیے کہ وق میں مادہ نہیں ہوتا اوسکا علاج ہی ہے کہ نفس مرض کا علاج کیا جائے یعنی تدریک اور تطبیق ہو فقط اوسکا علاج ہوتا ہے اور حمی
عفونت میں فقط علاج بقدر مرض نہیں ہوتا بلکہ دھیم قطع مادہ کی ہی تدریک ضرور ہوتی ہے گو تدریک قطع مادہ کی مناسب مرض کو نہ ہو مثلاً اگر مرض
حار میں اجزاء حارہ منصفیہ یا مسفرہ و اجابتن۔ غذا قوت کی دوست بھی ہے اور دشمن بھی ہے دوست تو اس وجہ سے ہے کہ قوت کو بڑھا
کرتی ہے اور دشمن اسوجہ سے ہے کہ قوت کی دشمن یعنی مادہ کی دوست ہے اس لیے کہ مستحیل مادہ ہو کر مخالفت قوت کی کرتی ہے اس
سے معلوم ہوا کہ مادہ اور قوت دونوں کی غذا جن میں سے ایک نظر غذا کے تدریک کا ایک قاعدہ مقرر کرنا چاہیے ہم ایک باب جدا گانہ
اوس قاعدہ کے بیان کیواسطے لکھتے ہیں۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ علاج کسی تپ کا بے اوسکی شناخت کے ممکن نہیں جب تک
کہ تپ پہچانی نہ جائے و تطبیق کرنی چاہیے اور اس باب میں کوشش کرنی چاہیے کہ مرض بوقت نوبت کو اگر نہ ہو اور بروز نوبت کی طرح
مادہ کو پھر پھر نہ چاہیے جہاں تک ممکن ہو اور نہ علاج کرنا چاہیے اور سب بالآخرین رعایت قوت مرض کی ضرور کرنی چاہیے پس اگر قوت قوی ہو
اور تپ عمومی ہو یا جو غلط غالب بدن میں ہو اوسکے ہمراہ خون ہے اس صورت میں قصد بہت ضرور ہے خصوصاً اگر اول میں سرخی ہو

اور وافیت حاصل ہوتی ہے۔ اگر بعض اعضاء اندرونی مین ورم ہو مع ذالک حرارت اور پیاس کی بھی منفرت کا اس قدر خوف ہو کہ تنہا منجھریق ہو یا نگہاں حوی ٹنٹون ہو جائے اور سو قوت ورم کا خوف نہ کرنا چاہیے اور آب سرد پلانا چاہیے اس لیے کہ ورم کا زیادہ ہونا یا خام رجا یا بے نسبت رت کے انساں سے لیتے مقام پر آب سرد بہت سنگین ہے۔ زیادہ مفید ہے اس لیے کہ تشنگی میں سنگین دیتی ہے بلکہ پیاس بجا دیتی ہے اور دست بھی بندھتا ہے۔ سرد پانی کے ورم کو ازیت نہیں پہنچاتی ہے گراوہ کا جمع کرنا اور تکلیف کرنے کی طاقت سنگین مین نہیں ہے اس طرح جلالت حسیہ پانی زیادہ ملائے دیتی مفید ہے۔ جس مقام پر آب سرد کا پلانا جائز نہ ہو اور نہ پلانا چاہیے وہاں خوف اس بات کا ہوتا ہے کہ مسامات بند ہو جائیں گے اور اسوہ سند ایک سندہ دوسرے پڑ کے ایک دوسری قسم کی تپ پیدا کرے گا بیشتر تپ باسندہ بہ نسبت پہلی تپ اور پہلے سندہ کے شدید تر ہوگا۔ آب سرد کا یہ فائدہ ہے کہ جب ضعیف عضو سے ملتا ہے اس کے فعل کو فاسد کر دیتا ہے اور دشواری القہہ و تاریکی اور دشواری سانس لینے کی اور آب سرد کے پینے سے پیدا ہوتی ہے اور عیشہ ضعف متاثرہ ضعف قوتوں بھی آب سرد کے استعمال سے پیدا ہوتا ہے۔ جس شخص کو حالت صحت میں آب سرد ضرر کرے یا جو حالت بیماری میں بہت ضرور ہے کہ اس کو آب سرد کے استعمال سے منع کریں بلکہ اگر انا قوت کے بدن میں مین مہون اور پہلی سوئی ہو اور خراج گرم خشک ہو اور استفراغ مادہ کا ہو چکا ہو اور سو قوت آب سرد کے استعمال کی اجازت اس قدر دینی چاہیے کہ گویا مریض اس میں بہک جائے۔ زمانہ انحطاط میں اور بروقت ظہور علامات نفج کے اور بعد استفراغ اخلاط کے بخوف استعمال حمام کا کرنا چاہیے اور شراب رفیق جسمیں بہت سا پانی ملا ہو پانی چاہیے اور مالش بدن میں ایسے تیل کی چاہیے کہ محل ہو۔ جس وقت استعمال تجو اعدہ ندرہ بالا کا اعتبار عرض تپ میں ہو چکی اور اسکے بعد نفج مادہ کی طرف استفعال ضرور ہے اور بعد نفج کے اس قسم کا استفراغ نہ کرنا چاہیے جس سے مادہ میں کمی اور خشکی پیدا ہوتی ہو اور اس کا بیان اوپر ہو چکا بلکہ استفراغ اس طرح کرنا چاہیے کہ سب مریض کا قطع ہو جائے اور بلا نفج کسی مادہ کا استفراغ کرنا بہت نہیں ہے نہ کہ گرم مزاج ہو یا سرد ہو اس لیے کہ اکثر بے نفج کے جب استفراغ کیا جاتا ہے تو جو خلط مادہ استفراغ کے نہیں جہتی وہ بھی نکلتا جاتی ہے اور اکثر خلط ناقص کے ہمراہ خلط صالح بھی کچھ جاتی ہے اگر استفراغ بلا نفج واقع ہو۔ جس شخص کا یہ مذہب ہو کہ نفج خلط سے غرض یہی ہے کہ خلط غلیظ رفیق ہو جائے اور جو خلط خود رفیق ہو اس کے رفیق کرنے کی ضرورت نہیں ہے تو اس کا نفج بھی نہ کرنا چاہیے ایسے شخص کے کلام کو کبوش دل نہ سنا چاہیے اس لیے کہ نفج کے فقط یہی معنی ہیں جو وہ بیان کرتا ہے بلکہ غرض نفج دینے سے مادہ کے توانہ کو محلول کرنا ہے تاکہ وہ مادہ دفع پر بہولت ہو جائے جو شے تلی اور رفیق زیادہ ہو اور یا غلیظ خلطہ یا لزج و جت دار چپندہ ہو یہ تینوں مرکز سہل اندفع نہیں ہیں بلکہ جت میں کب قدر خلط آنے کے بعد اور غلیظ مین اندک کے رقت توام ہو کر اور لزج و جت دار مین کب قدر بہر بخیر این اگر قابلیت بہولت دفع کی ہوتی ہے اگر شخص جو منکر انصاف رفیق ہے مستعد مین اطباء کے مقالات جو بہ نسبت وجوب انصاف رفیق ہیں نہ ہی سنتا اور فقط کیفیت اول انحطاط کی جو کھنکھار اور تھوک خواہ برابری دفع ہوتے ہیں بنظر سرسری دیکھتا تو اس سے ضرور معلوم ہوتا کہ رفیق شے بے کب قدر غلیظ ہو سے اور غلیظ ہونے کے بعد رفیق ہونے کے کس دشواری سے دفع ہوتی ہے معائنہ اس کیفیت کا اس کو ہدایت کرنا اور ایسی گراہی میں نہ پڑنا۔ پہرہ سنگین پوش خود نہیں سوچتا ہے کہ ابتدا حیات میں بول مین رسوب کیوں نہیں ہوتے اور آخر مین جب طبیعت از خود نفج اخلاط کر دیتی ہے سو سو بہ پیدا ہوتا ہے اور کیا اسکے نزدیک سو بہ محمود جو بعد نفج پیدا ہوتا ہے مرض کا مادہ نہیں ہے اور اس کے دفع سے خفست مرض میں نہیں ہوتی پہرہ اگر سو بہ محمود کو مادہ نفج یافتہ قرار دیتا ہے تو ہم پوچھتے ہیں کہ قبل از نفج طبیعت اس کیوں دفع نہیں کرتی اور اہل مرض مین اس کا اخراج اگر سہل تھا ہر طبیعت جو مدہ بدن ہے کیوں عاجز ہوتی ہے اور اگر نفج سے فقط یہی مطلب ہو کہ خلط مین رقت پانی جاتی تو اس کی حیات دموہ

نواہ صفراویہ میں ضرور ہے کہ رسوب محمود بول میں ہو۔ بہر حال طبیعت کا یہ حال ہے کہ بدولان ایسے وقت کے کہ مادہ میں نفیج آجائے اور دفع
 سہل القبول ہو کر اخراج مادہ نہیں کرتی۔ اس سبب اس صناعیت طب کو جو خام طبیعت پر اور ایضاً طبیب کو بھی اقتدار اور پیری طبیعت کی درکار ہے
 یعنی ضرور ہے کہ طبیب پہلو اعتقاد کرے کہ استفراغ کسی خلط کا قبیل از نفیج کے اور قبل از انکہ فاروہ سے آثار نفیج کے ظاہر ہوں (ممتنع ہو خواہ نہایت
 دشوار اور کبھی اگر بہ ضرورت خواہ سہواً تحریک مادہ بے نفیج کے کہ گنا تو استفراغ نام نہوگا یا ہوگا تو مادہ فاسد کے ہمراہ نہایت۔ الخ یہی عمل جائیگی بر
 شخص کو تو یہی مناسب نہا کہ پہلے جن ملین بہ نسبت بنیان فن مثل بقراط اور جالینوس کے کہ اس کے اوٹکے اقوال کو بہ نسبت وجوب انضاج خلط و
 کے بنظر غور و تامل کے دیکھتا اور خوب تامل اور خوض اس کے حسن اور قبح میں کرے کہ بعد از ان اس کے اقوال کی مخالفت کرنا اور اپنی تجویز پر لال
 خواہ تجربات پیش کرنا اگر بعد غور و تامل کے اس مخالفت میں راہ صواب پر ہوتا تو ہم اس سے حذر چاہتے اور قدامت کی مخالفت کی تشبیح علاوہ
 تشبیح اعتبار امر باطل کے نکرتے اسے پہلے تو مناسب یہی ہے کہ بخوبی کلام قدامین بخور نظر کرے مگر مجھے گمان ہے کہ اس شخص نے چند تجربات
 کیے ہیں کہ بدولان نفیج کے اخراج مواد کیا اور تہہ بر تہہ ہوئی ہے پس اسی وجہ سے یہ معتقد اس مسئلہ کا ہو گیا کہ رفیق کو انضاج کی ضرورت نہیں
 حالانکہ ایسے تجربات جو خلاف قوانین عقلیہ ہوں ان کا کیا اعتبار ہے کبھی اتفاقاً چل جائے ہیں اور یہ فیہ ہوتے ہیں اور کبھی ایک ہی نہیں چلتا
 بلکہ اعتقاد صحیح اور واجب الاذعان وہی ہے جو سمجھنا اور پر لکھا کہ رفیق اور ضابطہ اور رائج ہر ایک کا تعدیل قوام نفیج ہو جاتا ہے۔ اگر مادہ میں
 ایسی کثرت ہو کہ خود بخود متحرک ہو کر ایک عضو سے دوسرے عضو کی طرف منتقل ہونا نظر آئے اور گمان قریب یہ یقین اس بات کا ہو کہ مہلت
 نفیج کی نہیں ہو یا یہ گمان ہو کہ اگر ترقیہ میں دیر ہوئی تو یہ مادہ اور ام سرسامی وغیرہ پیدا کر گیا یا اگر نہیں باقی رہا تو قبل از انکہ اس مادہ میں نفیج آئے
 بلکہ ترقیہ کی بجائے اس لیے کہ زمانہ اس کے نفیج کا بوجہ زیادتی رقت کے طولانی ہے بہ نسبت زمانہ انضاج ایسے خلط کے جو بہ نسبت اس خلط کے
 رفیق کم مواد و معتدل ہو پس ہون نفیج کے اسکا استفراغ بلا نفیج میں کم ہے بہ نسبت اس کو کہ مادہ کسی عضو میں کثرت ہو اور طبیعت کا مادہ
 اس کے اخراج پر ہونا یہی ایک عمدہ موقع ہے کہ اگر تہوی اعانت طبیعت کی تدبیر استفراغ میں کجا جائیگی مناسب طبیعت ہوگی اور ضرور اسکا استفراغ
 کر دینا چاہیے۔ فصد کا استفراغ ایسا نہیں ہے کہ اس میں انتظار نفیج کا کیا جائے جیسا سہل میں کیا جاتا ہے انتظار نفیج کا سوای خون کے اور
 میں کیا جاتا ہے۔ اگر ابتدائی مرض میں فصد ہو تو بہر انتہائی مرض میں سرگرنہ کرنی چاہیے اس واسطے کہ انتہائی مرض میں فصد سے کیا و
 بلکہ اکثر چونکہ فصد ضعف قوت میں بہت پیدا کرتی ہے مرض ہلاک ہو جاتا ہے اگر انتہائی مرض میں فصد ہو۔ اس طرح انتظار نفیج کا جائز نہیں ہے
 اگر خوف غلبہ خلط کا ہو اور قاعدہ احتیاط مقتضی استفراغ کا ہو۔ اگر مادہ میں نفیج ہو تو ابتدائی مرض میں اس کی تحریک یا استفراغ جائز ہے مگر اگر
 مرض میں جب تک غلبہ طبیعت ثابت نہو اور نفیج نام نہو کی طرح تحریک نہ کرنی چاہیے بہر حال طبیعت بذات خود تحریک نہ کرے طبیعت کو چاہیے کہ نہایت
 طبیعت کی حرکت میں لای اور اگر طبیعت متحرک ہو چکی ہے اسے بحال خود چھوڑ دینا چاہیے اور اسی کا نام بقراط مایج رکھتا ہے جس مقام پر
 اس نے کہا ہے (مناسب ہے کہ استعمال دوا ہو سہل کا بعد نفیج مادہ کو کہ بن مگر کسی مرض میں نہیں لائق ہے استعمال دوا ہو سہل کا مگر انیکہ مادہ
 مہیاج ہو یعنی کثرت ہیجان میں ہجوم اور شاید کہ اکثر تو ایسا ہوتا ہے کہ مرض مہیاج نہیں ہوتا۔ مثال اس استفراغ ضروری کی جو غیر وقت
 مناسب میں تجویز کیا گیا ہے مثلاً اس تغذیہ ضروری کی ہے جو خلاف وقت تجویز کیا جاتا ہے اور جس طرح سے یہ استفراغ ضروری سے محفوظ
 رکھتا ہو مہین نسبت وہ تغذیہ ضروری سقوط قوت کو منع کرتا ہے۔ بہر حال استعمال کسی قسم استفراغ کا ہو اس میں رعایت اسباب کی
 ضرور ہے کہ یا تو جب تپ اور تر جائے اس وقت خواہ سکون کے وقت خواہ جو وقت نہایت ٹنڈ یا ہو اس وقت استفراغ کیا جائے مگر

بروز نوبت نہ بخور کرنا چاہیے اور نہ فصد لینی چاہیے اور جس طرح خواہش طبیعت کی استفراغ مادہ کا چاہتی ہو اس کے خلاف جہت میں ہتھکڑا
 مادہ کا نہ کرنا چاہیے اور کسی قسم کا استفراغ کہ جس سے اخلاط میں ثوران پیدا ہو بروز نوبت نہ کرنا چاہیے خلاصہ یہ ہے کہ بروز نوبت اور دودھ
 کے جہان تک ممکن ہو تدبیر غلیظ نگہ کرنی چاہیے یہاں تک کہ آتش جو میں شکر تک بھی نہ ڈالیں اور نہ بلابل یا گھگھندہ اوسدن کھانا چاہیے
 ایسا نہ کہ وہ میں شدت ہو جاوے بحیثیت تنگ ہو جانے مساوات کو کہ یہ نہایت پر خطر ہے بلکہ طبیعت کی اعانت کرنی چاہیے غذا و لطیف
 سے لے کر کچھ ضعف میں افراط ہو اور سوخت آتش جو میں شکر ڈالکر دیکھا۔ مضائقہ نہیں اس لیے کہ طبیعت طبیعت کا معین ہے طبیعت سے زیادہ
 کرنا طبیعت کا کام نہیں۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اکثر ایسے سہل کی ضرورت ہوتی ہے جو قوی بھی ہو اور ضعیف بھی ہو قوی
 اس نظر سے ہو کہ خلط غلیظ بالزحمت بقوت دفع کر دے اور ضعیف اتنا ہو کہ ایک یا دو دستوں میں کفایت ہو جاوے زیادہ اسہال نہ ہو۔ مادہ
 اکثر کا ایک بارگی استفراغ نہ کرنا چاہو تاکہ سقوط قوت پیدا ہو فصد کی نسبت ہماری راہ یہ ہے جہان تک ممکن ہو کرنا چاہیے پر اگر چارہ نہ ہو تو
 یکبارگی خون کثیر نکالنا بہتر نہیں ہے بلکہ اوس قدر خون چند مرتبہ فصد لے لیکر نکالنا چاہیے۔ بہت خون نکالنے سے ارواح اور اخلاط خاصہ
 بھی نکال جاتے ہیں جنکے نکلنے کی حاجت نہیں اور باقیماندہ خون میں ساز و سامان ایسا باقی نہیں رہتا کہ آئندہ طبیعت جو استفراغ کر لگی اوس میں
 بکار آند ہو باوجودیکہ اکثر اسکی حاجت پڑتی ہے اور قوت آنے والی بخاروں کی محال و درہداشت میں ضعیف ہو جاتی ہے۔ در دوسرا وہ تب
 جیسا کہ جمع ہوں پہلے علاج تب کا کرنا چاہیے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اکثر البوجہ درد سر کے کم ہو کر تب بہر زیادہ ہوتی ہے اور سوخت
 ایسی آدھیر ضرور کرنی چاہیے کہ درہترین تسکین ہو جاوے۔ دودھ پیتے ہوئے لڑکے کو اگر تب آئے تو اسکی ماں کے دودھ کی اصلاح ایسی
 دو اونس کرنی چاہیے کہ دودھ کے اثر سے لڑکے کا مرض جاتا رہے لگہ قارورہ یہ قافی تب میں ورم جگر پر دلالت کرے اور سوخت میں علاج
 یہ ہے کہ آتش جو اور سنگین پلا تین جب تب بن سکون ہو اور سوخت علاج ورم جگر کا کرنا چاہیے۔ اگر تب کو ساتھ قولنج ہو جنکے تفتیح
 سندہ ہو اور راہ صاف نہ ہو جاوے آتش جو نہ دینا چاہیے بلکہ شوربا و مرغ ہشتر ضرورت دینا جائز ہے اور جھنہ نرم جسم میں چھپتی زیادہ استعمال
 کرنا چاہیے بعد تفتیح کے آتش جو اور الماس کا استعمال ہو سکتا ہے اور کبھی تھوڑی سی سقمونیہ بھی دالہ بجاتی ہے اور کبھی جلاب میں
 کو گلاب میں پکا کر فقط سقمونیہ ملا کر بھی استعمال کرتے ہیں اور کبھی تھوڑی سی البوی ملاسنے کی بھی احتیاج ہوتی ہے اگر مادہ غلیظ ہو اور
 بہتر ہے کہ البوسے کو آب کاسنی خواہ آب جنید میں چڑھا بے کاسنی کے ہے دھو کر خشک کرین بعد اوسکے گولی بنا دھ لیں۔ لیلیہ زرد کا
 استعمال بھی ایک قوم نے جائز جاتا ہے مگر جب تک ممکن ہو اوسکے استعمال سے احتراز کرنا چاہیے اس لیے کہ بعد اسہال کے وہ مساوات
 تنگی اور قبض پیدا کرتا ہے اور احشائے اوچہ میں خشونت پیدا کرتا ہے اگر بے استعمال لیلیہ زرد کے چارہ نہ ہو تو بعد نفع کے مضائقہ نہیں
 آب انار بن میں نفع زیادہ ہے خصوصاً اگر مع پوست اندرونی کے بخور بن یا اون اوقات میں استعمال کریں کہ پوست خراش
 پر غالب ہو اور صفرے کی زیادتی ہو اور ترطیب بدن کی حاجت ہو جس میں مسهل میں بنفشہ اور سقمونیہ شریک ہو چاہیے کہ بنفشہ کا وزن
 ایک مثقال ہو اور سقمونیہ بوزن ایک قیراط کے ہو یعنی سقمونیہ کے وزن کو بنفشہ کے وزن سے آٹھ گنی نسبت ہو کبھی مسهل میں تھوڑا
 پودینہ بھی داخل کر دیجو تاکہ قوت نافذہ اور پیسہلہ کے برہ جائے اور معدہ کی تقویت ہو اور سقمونیہ اور بنفشہ کی اصلاح ہو جائے
 کبھی ایسی دوائیں جیسے برید اور پھانا حرارت کا مطلوب ہوتا ہے اون میں سقمونیہ داخل کر تے ہیں جیسے یہ گولی جس کا یہ نسخہ ہے۔
 و ہشیار طباشیر کو دو گلسنج۔ ہر ایک نصف درم کا فور دو جو سقمونیہ نصف دانگ یا ایک دانگ اسکی گولی بنا کے مہینے میں دے

نسخہ شریف درم و درم ترنجبین ۵ درم عصارہ سبب، شامی عصارہ بھی ہوں یا آسپ کشتیر نرنازہ ایکہ۔ سندھ تینوں پانی کیجا کر کے شیرخشٹ اور ترنجبین کو اس میں بہلو کہ الیا گاڑا تو ام بندے ہیں کہ قریب جم جانے کے پہونچو لہذا اسکے کاغذ دیرد دانگ ستمو نیالیکدم بیکراور اوس قوم کو آگ پر سے اتار کر چڑکتے ہیں اور کان محفوظ بین رکھتے ہیں تاکہ روپر نہ خراب۔ کہ متخلل ہو جاوی اور اتنی دیر تک بنو دستے میں کہ خود بخود وہ بالبد ہو جائے مقدار شربت دور درم۔ یہ دوائی درم تک۔ یہ دوا جو ملکہ اسہ پی کثرت شربت اور ترنجبین اور شکم طبرزدی سے مثل ریوڑی کے بنا تین او۔ اس میں ستمو نیال اور کاغذ راٹھاوالین کہ اگر لیدر رہتا ہے تو زبردست ہو جاتا ہے۔ انوار واد کو وہ مذکورہ بالا کو استعمال کیا جاوے تو کاغذ سے بوزن دو جو اور ستمو نیال سے بوزن ایکہ انگ کو مسهل موثر حشمت کہ نام ہی مثلاً اگر ترنجبین میں مثقال اور شیرخشٹ ہی تین مثقال ہو اور شکم طبرزدی ہی یعنی قدر ہی تین مثقال ہو اور سو وقت کا زرد بوزن دو جو ہو اور ستمو نیال بوزن ایکہ انگ ڈالنا چاہئے اسی نسبت سو کمی اور بیشی کا اختیار ہے بعض شراح اس فقرہ کا مطلب ایسا سمجھتے ہیں کہ اگر کہ ستمو نیال تین درم اجزا بقدر ایک مثقال کے ہوں اس میں کاغذ اور ستمو نیال بوزن دو جو یا ایک دانگ ہو تا چاہے یہ متعجب کی برائی ہو۔ اگر کاغذ بیشیم زیادہ ستمو نیال اور کاغذ کو نصف ذکر کیا ہے وہی نسبت اگر اس جگہ پر ہی ملحوظ رہے تو بہتر ہے شرعاً یہ دوا اگر کہ۔ اگر کسی نے باقی دوا سے نہایت مرغوب طبیعت پر کر یہ نہوگی جس شخص کو فصل گرایا میں تب سرد مادہ سے عارض ہو خشک و بارانہ اس میں اگر کہ خشک ہو دون وغیرہ کو ذریعہ سرد ہو رہی ہو اس میں بیٹھا جائز نہیں ہے خصوصاً جو صفت عن نکلتا ہو تاکہ وجہ برداشت نہ ہو۔ نیز اگر کہ اس میں سے باز کر اولٹ نہ کرے اور طبیعت پر زیادہ دشواری لائے۔ قرص بنا کر استعمال دوا کا ابتدا معین، ان چیزوں کو یاد رکھو جن میں سے یہ دوا بوجہ بولنے اور بقرع کو قرص کا استعمال ہو سکتا ہے بہت موافق اور مفید قرص اوس شخص کے واسطے ہے جبکہ تپہ حد میں پہیلی ہو ایسا معلوم ہو کہ حمی دینی ہے جس شخص کی کوئی حادثہ پڑ گئی ہو جب اوسے ترک کیا ہے تو اوسکو کبھی کبھی تپ کا شبہ ہوتا ہے مگر یہ میاتیات تپ مضر نہیں ہے مضر تپ تپ مضر ہوتی ہے اس لیے کہ سبب سکافظ ترک عادت اپنی تدبیرات ضروریں ہوتا ہے اور فقط بطریق ادوات کو تدبیر کرنا علاج اس اشکا ہو سکتا ہے محمودین کے غذا دینے کا بیان مناسب تر غذا نمودین کی وہی چیز ہے جو مزہذ خصوصاً اوس شخص مزاج میں رطوبت ہو جیسے لڑکے یا کم مشقت لوگ خواہ نمودین کہ ان لوگوں کو غذا دی تو وجہ یہ مناسب ہو اول نومشاہ مزاج اصلی کے ہے دوسرے یہ کہ ضد ہے مرض کی کیونکہ تپ مرض یا پس ہے۔ جو وقت تپ شروع ہو اور طبیعت میں بیوست ہو سرگز غذا ندینی چاہے تا اینکه خوب کملکہ فضائیہ دفع ہو جائے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جو لوگ مبتلا ی تپ ہوں او وقت نوبت خواہ وقت شدت مرض ایسے وقت ہونا چاہیے کہ شکم خالی ہو اور مدہ میں غذا بالکل نہواسیلے کہ اگر بروقت نوبت خواہ بروقت شدت مدہ میں غذا ہوگی طبیعت متوجہ ہضم غذا پر ہو کہ رفع مادہ اور دفع مواد سے باز رہو گی اور مرض مستحکم ہو جائیگا اور ضرور ہے کہ زمانہ انحطاط خواہ بعد زمانہ انحطاط غذائہ دیجاو اور اگر حسب اتفاق ایسا ہو جاوے کہ زمانہ انحطاط نوبت کا اور وقت غذا مجموعی ایک ہی ہو اس سے بہتر کوئی بات نہیں ہے۔ یہ بھی جاننا چاہیے کہ تعذیب اور تدبیر نہایت لطیف ہوتی ہے اور نہایت غلیظ ہوتی ہے اور عین میں ہی ہوتی ہے اس طرح کہ بعض تدبیرات لطافت کو زیادہ ہوتی ہے اور کوئی تدبیر بطرف غلات کے زیادہ مائل ہوتی ہے نہایت درجہ کی لطافت تدبیر میں یہ ہے کہ غذا بالکل بند چاہے اور نہایت درجہ کی تدبیر غلیظ ہے کہ غذا مثل حالت صحت کو بخوبی کیا ہو وہ تدبیر متوسطہ مائل بجانب لطافت ہو یہ ہے کہ فقط آب انار کمالا تین خواہ جلاب لیجو تھوڑی شکر کو ملائیں

پکا کر کھانے کے کھانا تین کو اس سے بڑھ کر پختہ نہایت لطیف ہو گا اور اس کے پورے آب جو قریب بعد اس کے آب جو گارہا اور ترکیبی جیکے مزاج سرد تر ہو ان جیسے تھوڑا خواہ ان کے باطن کی دیر اور اور اس کے آئینہ ہو۔ اگرچہ اس میں اور یہ غذا پوری درجہ اوسط میں ہے کسی جانب مائل نہیں ہے۔ جو متوسط غذا کہ مائل بجانب غلاظت ہو جیسے مرغیان اور پائے بکری اور بکری سے اور اس سے زیادہ لطیف کباب و رچوزہ باور مرغ اور اس سے بھی لطیف تھوڑا اور مچلی اور اس سے زیادہ لطافت باز و مرغ کے چوزوان کی اور باز و تھوڑی رکھو پیرن اور بقیہ نیم برشت جس کا قوام رفیق ہو اور بہت چھوٹی چھوٹی مچھلی اور اس سے زیادہ لطیف وہی آتش جو جوا بڑا و کورہ پانہ اور اس سے زیادہ لطیف مہدی روٹی جو کسی سرد پانی میں کہ میٹھا ہو مکمل جاو۔ غذا کے لفظ ہم اسے غذا کہتے ہیں جو قوی ہو اور جو زور اور اس سے پیدا ہو غلیظ اور خشک ہو۔ آتش جو بکری کوئی غذا مٹھوڑا کیواسطے نہیں ہے اس لیے کہ اس میں بارہ صفات جمع ہیں غلیظ القوام ہے اور لطافت و آتش اس کا مجاری میں نہیں نہیں جاتا اور جلد ایتھاسی اور تر لطیف پیدا کرتا ہے اور غذا سرد تر ہے۔ اور تھوڑی تر ریت مٹھا ہے کہ سرد مزاج ہے شکاری کو ضرور کرتا ہے۔ شریعہ النور ہے کہ بت جلد ختم ہو جاتا ہے۔ جس راہ سے گذرتا ہے اور اس میں لپٹا نہیں جاتا اور نہ مری میں نہیں ہے اور تھوڑی تر طبع کی جلد کرتا ہے اور اچھی طرح پکا یا جاتی ہے شکم نہیں پیدا کرتا ہے۔ قدیم زمانہ میں اطباء کو جب ضرورت تھوڑی غذا کی اس قدر ہوتی تھی کہ وہ لطیف آتش جو سے حاصل نہیں ہو سکتی اور آتش جو وہ لطافت پیدا ہوتی وہ لوگ مارا غسل حسین پانی زیادہ ہو جو بکری کرتی تھی اس لیے کہ غذائیت مارا غسل میں بہت کم ہے اور پانی کا نفوذ اس ترکیب سے معدہ وغیرہ میں بہت اچھی طرح ہوتا ہے اور اس سے جو تر لطیف بھی خراب کرتا ہے اور جلد اور تفتیح اور دباؤ اور جو آمیزش غسل کی بخوبی ہے اور شہد کی حرارت پانی کی شرکت سے پانی رہے اور چونکہ خرد بدن ہوتا ہے کسی نہ کسی قدر قوت بھی پیدا کرتا ہے اگرچہ قلیل کیونکہ کثرت غذائیت میں مارا غسل کو کچھ نہیں عملی کا تر ہے کہ وہ زیادہ غلیظ اور قلیط انماط لاپس قوی تر ہے اور جلد بھی زیادہ کرتی ہے اور بہ نسبت مارا غسل کو اس میں گرمی اور ضرر خفا کا بھی کم ہے۔ ساب زمانہ میں پچا و شہد کے کئے کا رس سبکی شکاری تھی بلکہ شکار خواہ اگر قند یا مہری طے تو شہد سے انشیل ہے اگرچہ بہ نسبت شہد کے اس میں جلد کم ہے۔ اس طرح سنگین جو شکر سے بنائی جاو وہ بھی سنگین عملی سے افضل ہے۔ لیکن فقط سنگین پر غذا میں قند یا شہد کرنے سے اکثر سچ اسماعیل نے خراسان رود میں پیدا ہوا ہے اور امراض حادہ میں سچ کا نہایت خوف ہوتا ہے۔ ہم ایک قول جو اگلا شہد اور سنگین کے بنانے اور احتمال کو قواعد میں لکھتے ہیں۔ لطیف تدبیر کو طبیعت مادہ مرض مقصود ہے اس لیے کہ پیدائش مادہ کی بقصد نہانہ کم ہو کم ہوگی اور بقصد طبیعت الفصاح مادہ و تحلیل اور استفراغ پر زیادہ قادر ہوگی۔ زیادہ مناسب لطیف تدبیر کے وقت مٹھی مرض کو پیشہ اس وقت طبیعت بخوبی قتال مادہ اور دفع مواد پر توجہ ہوتی ہے لہذا اس کا ہضم غذا وغیرہ کی طرف مشغول کرنا جائز نہیں ہے خصوصاً جو از پختہ لطیف زیادہ تر مناسب ہو اور قبل زمانہ مٹھی خواہ بچان چونکہ استحکام اس قتال کا نہیں ہوتا ہے چندان لطیف کی ضرورت نہیں ہے۔ مٹھا زیادہ مٹھی اور بچان کو اگر حاجت قصداً مہل یا قننے کی ہو خواہ تسکین وجع کی حاجت ہو تو یہ بھی لطیف تدبیر کو مقصود ہے ایسی اوقات میں جب قصداً حاجات مذکورہ بالا غذا دینی چاہیے بشرطیکہ غذا دینے کی ضرورت شدید ہو اور کوئی اور رافع پیدا نہ ہو جاو۔ غلیظ تدبیر کی ضرورت خطر حفظ قوت خواہ از پختہ قوت کو ہوتی ہے مناسب غلیظ تدبیر کے وہی زمانہ ہے جب تک طبیعت کو زیادہ اشتغال دفع مادہ پر نہ ہو یعنی اگر مرض میں غلیظ تدبیر ازلے سے مگر ایسی غذا کو دفعہ دفعہ دینا واجب ہو تا کہ ضرر غلیظ کا تدارک ہو جاو اس لیے کہ غذا سنگین اگر بدعات و دجا و قوت چھوڑا کر ان میں ہوتی اور سہولت ہضم ہو جاتی ہے۔ گرمی کی فصل میں چونکہ تحلیل قوت زیادہ ہوتی ہے اس واسطے زیادہ قوتی غذا کی ضرورت مٹھی ہے مگر بقدر قوت غذا مٹھی چاہیے اس لیے کہ غذا کثیر کے ہضم پر دفعہ قوت کو اسکان نہیں ہے اور نہ چونکہ تحلیل قوت بھی دفعہ دفعہ ہوتی ہے لہذا

کہ بدل کا بھی استعمال بتفاریق ہو۔ جڑوں کی فصل کا حال بالکل مخالف ہے فصل ضعیف کو چونکہ تحلیل قوت کمتر ہوتی ہے بدل کثیر لینے و دینے
 وافر کی بھی حاجت نہیں ہوتی لہذا اگر مجموعہ کو فصل زمینان میں بدل مساوی تحلیل قوت کی خواہ بدل قلیل و فتنہ دیا جائے چونکہ قوت بحال خود
 غالباً ہضم کی گئی اور تبریر غذائی سے دفعہ فراخ حاصل ہوگا اور تفریق کی رحمت و سخاوت ہوگی۔ خریف کی فصل چونکہ رومی ہوتی ہے
 اسوقت حاجت ایسی لطیف تدبیر کی نہیں ہے کہ حفظ قوت اور قہر مادہ ہضم کے بلکہ ایسی تدبیر درکار ہے جس میں دونوں امروں کی رعایت
 ہو لینے قوت ہی باقی رہے اور مادہ میں کثرت بھی نہ ہونے پائے پس تھوڑی تھوڑی غذا چند مرتبہ دینی فصل خریف میں اولیٰ و ثانیہ حکم
 عام ہے کہ جسوقت قوت میں ضعف پایا جائے غذا بتفاریق کھلائی جائے۔ یہ بھی ضرور معلوم رہے کہ اگر قوت میں کمی و زبرد زہوا کرئی
 تو ہم غذا میں جسقدر ممکن ہے لطیف اور کمی کا عموماً حکم دیتے لیکن چونکہ قوت اسکی تحمل نہیں بلکہ ایک نوبہ مرض اس میں ضعف پیدا ہوتا
 ہے اور قلیل غذا اس زیادہ ضعیف ہو جائیگی اور جب قوت میں ضعف بدرجہ غایت ہوگا کوئی علاج سودمند نہیں ہو سکتا اس لیے کہ معالجہ مرض
 کیواسطے قوت اور طبیعت ہو طبیعت معالجہ نہیں ہے بلکہ وہ تو خادم طبیعت کا ہے کہ آلات اور اسباب معالجہ اور قسم و واہ غذا کی قوت تک
 پہنچنا ہے پس مثنیٰ کا طبیب کا ٹکا ہوا قوت کی ہے۔ قواعد مذکورہ بالا کی تصور کے بعد ہر غور کرنا چاہیے کہ اگر مرض حادث
 لینے اور کٹھنی بہت قریب ہو کہ پوستہ خواہ ساتویں دن تک ہو جائیگا اور حدس صحیح ناکم ہے کہ اتنی مدت میں جو درمیان ابتداء اور
 اقصاء مرض کی منظون ہوتی ہے قوت چند ان ضعیف ہو جائیگی تو ہر طبیعت کو حتیٰ الوسع کسی اور طرف مشغول کرنا چاہیے بلکہ مادہ کو
 اور دفعہ ہر اسے مقرر رکھنا ضرور ہے اور غذا کثیر و ہضم کی تکلیف بھی طبیعت کو نہ دینی چاہیے بلکہ تدبیر لطیف کرنی چاہیے یہاں تک کہ ترک غذا
 کی کبھی کبھی نوبت آجائے خصوصاً زبرد زہوا کے۔ اگر مرض زیادہ حادث ہو بلکہ حادث مطلق ہو جس میں مثنیٰ بعد ہوتا ہے تو طبیعت تدبیر بدرجہ غایت
 مناسب نہیں ہے سوائے وقت مثنیٰ اور زہوا کے بالخصوص تدبیر بدرجہ غایت کرنی چاہیے مگر کوئی سبب عظیم ایسا پایا
 ہو تو زہوا کے روز بھی غذا ضرور ہوگی۔ اگر مرض مزمن ہو خواہ طول مثنیٰ میں قریب فرس کے ہو یا تدبیر لطیف جائز نہیں ہے اس لیے کہ نوبہ
 بعد مثنیٰ کے قوت باقی نہیں رہ سکتی ہے اگر تدبیر لطیف کچھ ہے۔ مگر ہر جگہ اس بات کا ضرور خیال رہے کہ اول تدبیر غلیظ ہو اور آخر میں قوت
 مثنیٰ کے لطیف ہو اور درمیانی تدبیرات غلیظ و بطرف لطیف کو درجہ بدرجہ مثنیٰ جاتیں تاکہ قوت مانہ مثنیٰ میں محفوظ رہے اور جب مثنیٰ آجائے
 سہمہ تن قوت بطرف جمع مادہ کے متوجہ کچھ اور اسوقت کسی طرف اسکا توجہ باقی نہ رہے۔ اگر کسی مریض کی قوت قوی معلوم ہو تو
 ہفتہ تک فقط جلاب وغیرہ پراکتفا ہو سکتی ہے خصوصاً حمیات اور ام میں پھر اگر لطیف تدبیر سے قوت و ضعف قوت کا منظون ہو فقط
 آب جو ہر اقتضار کرنا مناسب ہے۔ جب کسی مریض کی شناخت و شواہد ہو لینے اس کے حادث و فرس ہونے میں اشتباہ ہو ایسے وقت
 لطیف تدبیر کرنا بہت غلیظ تدبیر اور زیادتی غذا کی بہتر ہے بشرطیکہ قوت کی رعایت ہی رہے اور اسکا لحاظ رہے کہ اس غذا کا تحمل
 بھی ہو سکتا ہے یا نہیں۔ جس شخص نے یہ کہا ہے کہ مرض حادث صفراوی میں ہر گونہ تغذیہ اور تقویت مریض کی درکار ہے اور تغلیظ غلیظ
 مناسب ہو اس لیے کہ اس مادہ کی تصحیح کی حاجت نہیں ہے بروقت طبیب کو اختیار ہے طبیعت آمادہ اخراج پر ہوا یا نہ ہو چونکہ اس
 قول کا مثنیٰ ہی ہے کہ انصاف رفیق کی حاجت نہیں ہے ہم اسکی خطا پہلے ثابت کر چکے ہیں۔ ہاں اگر امراض حادثہ میں خوف سقوط
 قوت کا ہو اسوقت تغذیہ نہایت مناسب ہو۔ جن بیماروں کے ابدان میں خلط صفراوی زیادہ ہو تدبیر لطیف اور ترک غذا اسکی
 مناسب نہیں ہے خصوصاً اگر عادی پر خوری کے ہوں اگر انہیں غذا نہ پچائے گو مریض تب کیوں نہ ہو بلکہ اس زمانہ سے بھی زیادہ

غذا ایت کم ہے اور تربیب زیادہ اور غسل اور جلا اسپین کثیر اور اخراج فضول بخوبی آتا ہے اور نفخ بھی اچھی طرح سے کرنا ہے اور تیرید اسکی متحد ہے۔ ایک قسم آب جو کئی وقت جسمین کی مقدار جرم خفیر کا بھی لکنا ہے اور آرد جو اسپین داخل ہو جاتا ہے اس قسم کی ترکیب میں مجھے پسند بھی ہے کہ خوب اچھی طرح پکا یا بجائے بلکہ اسقدر پکا بنائیں کہ جو پوکا کرمٹ جائیں اور پوسے زمین بخند ہو کر لڑو جبت پیدا انہو لینے زیادہ جنگلی میں جیسے لڑو جبت پیدا ہوتی ہے ایسا آب جو زیادہ غذا ایت پیدا کرنا ہے اور غسل معالجات اور لٹچ انکلاط اسپین کتر ہے اور تیرید و مزاج معدن میں ترش ہو جاتا ہے اگرچہ اس معدن میں حرارت غریبہ یو جو سو و مزاج کے موجود بھی ہو مگر وہ حرارت سبب ہضم خفیر کی ایک جو کبھی اسطرح بنتا ہے کہ جو کو تشتر منہ میں کرتے تاکہ جو فو اذ تشتر لینے ہو سہی میں جو کے میں وہ بھی حاصل ہوں اور کبھی جو کو مقشر کر کر آب جو بنا کر زمین سکھین میں پھر دھوے جو اسطرح سے بنائی جائے کہ پہلے شکر دیکھی میں بہرون بعد از ان شکر پر سرکہ تند خواہ کنند اگر اس میں اتنا کہ شکر کے اوپر تک نہ آئے پائے بلکہ شکر کھلی رہے پھر دیکھی کے نیچے و پیمپی لینے کو پیلے کی خواہ خاکستر گرم کی کر بن تاکہ شکر پیل کر سرکہ سے ایکذات ہو جائے اور جوش نشہ پائے اور جب قدر کف خواہ پیل شکر کا سو اوپر سے اونا لین اور زیادہ انچ مگر بن بعد از ان دو وقت آب خالص جو خوب گرم ہو اوپر ڈالکر اسقدر جوش بن کہ قوام درست ہو جائے۔ سکنجین سادہ اور آب جو گلیارگی استعمال کرنا کر اور اذیت پیدا کرنا ہے اور آب جو کی سکنجین منفس ہے۔ اگر طبیعت میں خشکی ہو اور نرم نہو آب جو کا استعمال مناسب نہیں بلکہ حنفہ کر کے فضول مجتہد کا اخراج کر لیا جائے تب آب جو پلانا چاہیے۔ اگر آب جو معدن میں ترش ہو جائے تو قسم رفیق کا استعمال کرنا چاہیے اگر وہ بھی ترش ہو پیمپی کرفس پیچ بادبان و غیر ہسوانات ہو۔ یہی چون دیکر آب جو میں پلاٹین اگر پھر ترش ہو تو ہر سی مرغ سیاہ داخل کریں خصوصاً اگر ادہ تب کا حفرہ عورتین نہایت گرم ہو۔ اگر آب جو سے نفخ شکم زیادہ ہو تو خوردین کے واسطے تھوڑا سا سرکہ شمر آں انکو رکی پلانا چاہیے۔ اگر صبح کو سکنجین پلانے سے اخلاط قطع ہو کر ہون اور فضول آما وہ دفع اور خروج پر معلوم ہوں رالسی صورتیں جمع در میان آب جو اور سکنجین کے جائز ہے اس سکنجین پلانے سے دو گھنٹے کے بعد آب جو رفیق جو اوپر مذکور ہو چکا جسمین جرم خفیر کتر ہوتا ہے پلانا چاہیے تاکہ جب قدر اخلاط اوکھڑے ہو جائیں اور نہیں آب جو ہو جو ڈالے اور نکال دے بذریعہ عرق خواہ ادراکے اور جلا پیدا کرے۔ بروقت غشی کے اگر غذا معدن سے اور مکی ہو گو وہ غذا آب جو کیوں سکنجین کے پلانے میں کچھ فائدہ نہیں ہے۔ کبھی آب جو سے پہلے جلاب کے پلانے کی ضرورت ہوتی ہے تاکہ تربیب زیادہ حاصل ہو اور یہ ضرورت اوس وقت ہوتی ہے کہ تمام بدن اور اوزنہان پر خشکی غالب ہو۔ کبھی آب جو اور جلاب دونوں سے پہلے آب نمربندی پلانے کی ضرورت ہوتی ہے لیکن خواہ جلاب پلاٹین خواہ آب نمربندی دو گھنٹے آب جو سے پہلے پلانا چاہیے معالجات حیات کا جو جو تدریس میں از قسم تلخین اور ادراک اور خوردین اور نفخ کرنے فادہ کی اسکے بعد ہستقراغ بذریعہ دوا کے کرنا خواہ غذا دینا و خوراک اور پر مذکور ہو چکین اور نہیں محفوظ رکھ کر اور جبکا محل اس کے استعمال کا خیال کر کے حیات مادہ میں اسقدر انتہام زیادہ درکار ہے کہ درست شدت حرارت کو کسی تدبیر سے بجا دینا چاہیے اور یہ بات ہوا کے سرد کرنے اور سرد غذا اکلانے خواہ طلا اور ضادات بارہ بالفعل اور بارہ مزاج کے استعمال سے حاصل ہوتی ہے اور دوا میں سرو بالفعل و بالقوہ ہی اس مطلب کو پورا کر سکتی ہیں اور عاب اس بخول اور بہدانہ اور آب فجلہ الحما لینے خرد منہ میں رغو سے بھی لیکن حرارت ہوتی ہے اور رب اسوس منہ میں رکنا موجب تسکین عیش ہے۔ فکر کری خشکی اور تری خلق اس بیمار کی جو مرض مادہ میں گرفتار ہو اسقدر کہ خلق تر رہے خشک ہو جائے پر ضرور ہے اور بہت نفع ہے ورنہ تھوڑے زمانہ میں تشنج جیسی پیدا

سرکہ پیمپی کرفس

ہو جاتا ہے مگر حجم سے ایک عرصہ میں رونق بخورہ دیکھ کر وہ پتہ لگتا ہے کہ اس میں ہوا اور پانی کا اور تھانہ ایک جگہ ہوا کا بھی دشوار ہو گیا آئندہ ان بارہ مثل روغن بنفشہ اور کدو وغیرہ سے دوا دینی چاہیے۔ طبیعت کو بھی تھپس دینا اور دوا دینا شروع کرنا چاہیے۔ مگر تھپ کا علاج کیا گیا تو کسی یہ لوگ اگر آب تر اور آب خیار کدو وغیرہ روغن گل میں ملا کر تھوڑا سا کافور شریک کر حرقہ لیتے ہیں بہت نفع پاتے ہیں۔ ہوا مکان کی سرد کر سکتی اور زیادہ کر سکتی یہ تدبیر ہے اور جہاں تک ممکن ہو اس میں زیادہ کوشش کرنی چاہیے اس طرح کہ بدبو کوئی چیز نہ لگے۔ اور فرشی بنگے متعدد لگا دئے جائیں اور پچھلی اوسی جگہ جانی جائیں اور اگر مکان خام نو طیار ہو تو وہاں میں سو نہی مٹی سے کھل گچیا جیسے وقت میں طین حر اور بندوستان میں پندول وغیرہ خصوصاً اگر گچیا ہو سو دے کھل میں کوئل کی روٹی پڑے اور شرابی بنی تو بہتر ہے۔ اگر مکان فوری جاری ہو جائے اور موریان کھول دی جائیں اور آب شیرین خشک روغن روان ہو اور عین حوض پر بار کا پلنگ خواہ چار پائی گھوڑہ وغیرہ لگائے اور حوض پر ایک جال باہی گردن کے جالوں سے بچا ہو اور بچو نا بوری یا مٹری کا ہو اور فرش سارا برگ بیدی کنا روٹکا خواہ برگ ہی اور پیمان کا ہو اور گلاب اور سپرچر کا ہو اجا بجا سبب اور گل نیلو فر اور گلاب کو پھول اور گل بنفشہ فرش پر پڑے ہوئے گرد فرش کو گلہ ستنہ خواہ دالیا جنین تیلی تلی شاخیں تر و تازہ اون فواکہ کی جو نہایت خوشبو اور سرد فریج میں جیسے ہی سبب امر و دہر ایک قسم کا اونہیں عرق گلاب و نیلو فر اور عرق پڑا ہو اور صندل اور کافور چتر کا ہو انہوڑا عطر بھی خواہ شراب معطر شکر کر لیں جائیں پھر تو اعلیٰ درجہ کی تیرید ہو اور مکان میں پیدا ہوگی۔ غذا کی تیرید تو اسی مذکور ہو چکی ہے اور اگر باوجود تیرید غذا کی تینتیں ہی درکار ہو تو آب کدو و تریز اور خیار شسوی جیسے نہنا ہو اور باخضر زیادہ مفید ہے اور اگر لکڑی کا پانی آب برگ کا ہو کے ساتھ سرکہ ملا کر استعمال کریں نہایت تیرید حاصل ہوگی۔ اونکی پیاس کی تسکین کے لائق نفع ہے یعنی دہرہ اسطرح طیار کر کے مہرہ کی روٹی کو اس دہی کے مارا جن میں سٹائین جس کا کھن نکال چکے ہوں اور خوب سے صاف کر لیں۔ اگر یہ مرکوز ہو کر تیرید ہی حاصل ہو اور جنس طبیعت۔ نو آب انانجوش اور تریش اور آب انگور آب توت شامی اور آب لیمو چھانکے تھک اور آب انج وغیرہ مثل آب زرشک کو استعمال کریں۔ طلا اور ضما و بار و رطب عصارات کو جو اوپر مذکور ہو چکے ہیں مفید ہوتے ہیں بالخصوص گلاب خواہ تازہ پھول گلاب کا پھوڑ کر تھوڑا صندل گیس کر اور قدر سے کافور ملائیں اور ضما کریں اور اگر آب برگ کشنیر آب برگ کاسنی اضافہ کریں نہایت تیرید حاصل ہوگی اور لعاب اسپنخول ہمراہ سرکہ خواہ گلاب کو بھی خاصیت رکھتا ہے۔ سرد تر چیزوں سے نطول موضع جگہ عظیم النفع ہے اس لیے کہ اگر جگہ کافور معطل ہو جائے کل اعضا کی اصلاح ہو جائے اور کبھی فقط درپانی ہی نطول جگہ کافی ہوتا ہے۔ اگر تپ کو ہمراہ ترلہ کی شکایت ہو اور کھانسی آتی ہو اور سینہ گرانی خواہ عمدہ ہو جو کثرت صغیر بخارات پر دلیل ہے ایسے وقت واجب ہے کہ بہتر تر تیرہ پانی خواہ میر کے کا ندین بلکہ او مینع مسام کو جو ش دیکر مریض کا سر ٹھکا کہ بخارات ازل دواؤں کے پھونچائیں اور دواؤں کی قوت اور ضعف بحسب مقتضای مقام ملحوظ رکھیں۔ اگر ترلہ اور درد سر خواہ گرانی اور عمدہ کی سرین شکایت نہوا استعمال نطول اور طلا تھیں قسم کا سر پر جائیگا۔ امثالہ بخارات سے اگر اعراض مذکور نہ لاپیدا ہوں اور سوقت بہت سفر نطول یہ ہے کہ کبھی وغیرہ کافورہ سر پر دوا جائے کہ بیشتر سرین ورم پیدا ہوتا ہے اور بعد ازاں مریض ہلاک ہو جاتا ہے۔ بہترین اوقات نطول سر پر کرنے کا صمیم آفت سے سالم رہے اگر سر بخارات سے متملی ہو یہ ہی کہ بخارات صفراوی ہوں جنہیں پیوست غالب ہوتی ہے کہ ایسے وقت میں نطول سے ضرر نہیں ہوتا بلکہ اگر ہوتا ہے تو کبھی فائدہ ہوتا ہے اور شفاخت بخارات صفراوی کی خواب اور بیداری اور تھنوں کی خشکی اور تری سے ہو سکتی ہے اگر نیند کا غلبہ ہو خواہ خشک غالب ہو اور تھنوں تری میں پرگزہ تخیل خواہ تیرچ یعنی مالش روغن کی نکویں کہ یہ علامت بخارات صفراویہ کی نہیں ہے بلکہ ایسی کوشش کرنی چاہیے۔

زیادہ اور اراو سکا ہوتا ہے اور کبھی اس جہت سے بہت خشنی پیدا ہوتی ہے اور سوجھت اور سوجھت سے خشنی زیا دتی ہوتی ہے بوجہ
 نفع مسام کے اور پوچھنے کو ترک کرنے سے پسینا ٹھیکہ موقوف ہو جاتا ہے۔ پھر، روغن چل کی مالش اور سر سے بشرطیکہ قوی ہو اور
 روغن بیدار گلنار فارسی یا انیکہ ایک دھن ایسا بنا یا جاوے جس میں بھی خواہ ماراؤد کچھ بھی اور کھانا یہ رب اور گلاب کے ہول اور گلنار
 یا دیگر فوائد پانی میں جو سن دیکر روغن کبھی روغن اس پانی میں پکایا جاوے اور کبھی حیدر اس اور گلنار اور کھار باریک مسکرو
 سے چھڑک دیتے ہیں روغن وغیرہ میں تو یہ اجزاء حق کے ٹیکنے کو خوب بند کرتے ہیں اور کبھی سرگیا پانی ملا ہوا کافی ہوتا ہے اور
 انکو اور جو شانہ گلنار خواہ جو شانہ مانو اور جو شانہ خب لاس و آب برگ بید عجیب النفع ہے اور آب خنی العالم کا ست مفید تو
 اگر عرق بکتر نکلو کہ دشواری پیدا ہو اور اوسکا بند کرنا بہت ضرور معلوم ہو لاجب مایہ بار وہ طلاء استعمال کرنی چاہئیں اور
 منع علی گو کہ لنگا مفید ہوتا ہے خصوصاً اگر ایسی قابض چیزوں میں صندل اور کافور داخل ہو علی الخصوص اس طلاء کو بعد
 وغیرہ سے ٹھنڈی ہو ابدن پر لگے۔ اگر ضرورت جس عرق کی اس سے بھی زیادہ ہو پانہ پاؤں کے اطراف پر برف کے ٹکڑے کھنڈ
 سے خواہ برف میں ان اعضا کو داخل کرنے سے خواہ نہایت ٹھنڈی ہے پانی میں نہانے سے بشرطیکہ طاقت وفا کرے بند کرنا چاہیے
 رجات زائد کی تدبیر اگر بذر یونیکہ جانی ہے بجران تب کا مواجہ اس کے بند کرنے میں جلدی نکرنی چاہیے اور تا بمقدور جاری
 رہتا اس کا بہتر ہے اور جو وقت رجات کا بند کرنا بنظر مصاحت کو واجب ہو جمیات حاوہ کی رجات میں اطراف کو باندھ کر انہیں کچھ
 لگانے چاہئیں اوسے ہی نتیجے کی طرف جدھر سے خون روان ہو اس کے بعد اس مقام کی تیرید کرنا چاہیے جہاں کچھ لگائے ہوں۔
 اور اگر محض بذریعہ تیرید کے رجات بند ہو سکے تو کچھ لگانے چاہئیں اور جو قطورات باب رجات میں لکھو میں انہیں سے کوئی نسخہ
 کر کے پیکانہ چاہیے۔ اور اگر کوئی امر مانع نہ ہو سکر کی تیرید بھی کرنی چاہیے اور سرد اجزاء سے جبکا ذکر اپنی جگہ پر ہو چکا ہے۔
 کبھی اصحاب ریح کو اندھے رجات ہوتا ہے تو ایسی دوا کا استعمال کرنا چاہیے کہ خوب گھٹاؤنکی نکسیر چلے اسلئے کہ ریح کی شفا رجات سے
 بہت جلد ہوتی ہے اگر ایسی دوائے استعمال سے خوف افراط رجات کا ہو تو بذریعہ او و بجا لہ جس کیا جائے گا تدبیر سے مفراط
 کی جو جمیات میں عارض ہو جاتی تھے کا بھی بند کرنا درست نہیں ہے مگر انیکہ کوئی ضرورت ہو اور اکثر اوقات اگر
 کرانی جاتی تو متلی اور تے دفع ہو جاتی ہے اور اگر رعایت غلط ہونے کی کر کے سکنجین سادہ اور آب گرم ملا کر تے کر تین تہ ہی بند
 ہو جاتی ہے۔ کبھی تدبیر قوی کی ضرورت ہوتی ہے اوسوقت سجائو سکنجین سادہ کے سکنجین نبوری متعل ہوتی ہے۔ اگر
 غلط شرب ہوئے ہو تو رات بیا اور کوہ غلیظ اور گارامو اوسوقت لائق ہے کہ صبر اور ایاج سے بذریعہ ہمال دفع کیا جائے اور اگر تیش
 نہو تب بھی اکثر ایاج اور صبر مفید ہوتا ہے اور اگر رفیق تو ہو مگر غلیظ کی انہیں میں سکنجین اور آب گرم سے دفع ہو جاتا ہو بعد اسکے
 انار بن سے اسکی تبدیل کر دیا جاتی ہے اگر اسے تے کر کے قصد خواہ بلا قصد پر دوبارہ پلانا چاہیے تاکہ مطلقاً اعتدال جا
 اور حرارت میں سکون آئے۔ اسطرح پھر تیرید اور داندہ انار سے بقتا ہے وہ بھی مفید ہے۔ کبھی تے کو فقط محد کو
 کر دینا خارج سے باز کرنا ہے۔ جو دوا کبھی اور تے کی مسکا ہے کہ بوجہ اپنی عفویت اور عفویت کے قبض پیدا کرتی ہے اگر
 مادہ نے کا قشر ہو اوسوقت استعمال اوسکا جائز نہیں ہے اسلئے کہ وہ روی ہے اور شرب زیادہ پیدا کر کے زیادہ کلیف
 دیتی ہے لیکن اگر مادہ غیر شرب ہو تو کبھی یہ دوا مادہ کو گرا دیتی ہے اگر چہ غلیظ ہو اور بجانب اسفل نازل کر دیتی ہے اور کبھی مدہ

قوی کر کے مذہب کو دینے کے لئے۔ اگر کوئی کاغذ پڑھتا ہے اور شراب نہ استعمال تو البیض واجب ہو خصوصاً صفا بہت سو مند ہونے میں مثلاً وضو نہ کرنا کی جڑ کے چھلکے اور ازو وغیرہ سے شراب میں پانی ملا کر بنائیں خواہ سر کے میں پانی ملا کر طیار کرین۔ سواری تھے کے بند کرنے کے واسطے اسفنج کو ہر کے میں ڈبو کر محدہ پر رکھیں اور اگر اس سے زیادہ ضرورت ہو جو ادویہ باب جس نے میں بیان ہو چکے ہیں اور کلا استعمال کرنا چاہیے اسہال مع فرط کی تدبیر اسہال کے بند کرنے کی تدبیر خواہ معالجہ اور طرح کا جو مناسب ہو باب اسہال میں جدا گانہ یہ سب موزع بیان کر چکے ہیں وہاں پر ملا خلیہ کرنا چاہیے اور بطور غذا جو جس اسہال میں مقید ہے مونگ خواہ مسور خواہ دھنا ہو کر چوش دین اور پانی چھینک کر دینا اور سر ترش کر کے تناول کر دین پیاس کی تدبیر یہ ہے کہ سر پر سرد روغن برف سے ٹھنڈا کر کے اسطرح ملین کر کے پیلے یا فوج پر ڈالیں اگر کوئی مانع نہ ہو اور سرد پانی سے سر کو بردت پہنچائیں اور لعاب بعد از موندہ میں رکھیں جو ذریعہ روغن کو نکال دیا خواہ روغن گل او میں شریک ہو کہ اس سے بخوبی تسکین پیاس میں ہوتی ہے۔ زلال آلو بخارا اور آب خیارین اور کدو و تخم خشتا ش سیاہ و اصل المسوس بھی نافع ہے اور قرادین میں اسی کتاب کو جو مذکور ہوگی وہ بھی پیاس کو فرو کرنے کے مقررہ کتاب سے اسکا نسخہ یہ ہے تخم خیارہ درم کثیرا چار درم بیاض بیضہ مرغ بن کثیرا لکھو کر بیچ کو سپیکر ڈالیں اور گولی طیار کرین اور ساہ میں خشک کرین متن چبانے اور چوسنے کی چیزیں جیسے املی۔ پیاس کہی سبب خشکی کے ہوتی ہے وہ فقط سونے سے جاتی رہتی ہے اور جو پیاس جو حرارت کو ہوتی ہے بیدار رہنے سے فرو ہوتی ہے سبب جو عارض سو او سکی تدبیر جسوقت او نگہ آتی ہو قصہ کہانی کی طرف مشغول کرین اور زور زور سے باتیں کرین اور اطراف کو اس قدر تنگ باندھیں کہ اندام معلوم ہو گا اس قدر باندھا ہو کہ اسکا صدمہ اور ہٹا کر اور کوئی مانع بندش اطراف کا نہ ہو۔ اور ایک شیاں لطیف کا حمل کر اتین اگر طبیعت لہنہ ہو اور جسوقت تب میں کمی ہو خواہ فرو ہو جائے۔ در بیان دو اوشانوں کے بچنے لگائیں اور گردن کے فروغ میں ہی تجدد لگانا مفید ہے تدبیر بیداری مفراط کی خواہ ہو خواہ خواہ اور کسی کو اگر بیداری مفراط عارض ہو او سکی دوار روغن خشتا ش اور اسکا ناک میں پہنچانا تخم کا ہو کے روغن کے ہمراہ اور ہمراہ روغن نیلوفر اور کدو کے خواہ چھٹانا اشیاء مخدرہ کا جیسے افیون زرنیج وغیرہ خواہ سر جھکا کر بخار لینا ترچہ و کھا خواہ سو نگہانا نیلوفر اور قلعہ یا اور طوسی کا جو در سے چڑھ کر جائے کہ یہ سب تدبیریں نیند لانے کے واسطے کی جاتی ہیں خواہ جو نطولات ترطبیبی نو دالے ہوتے ہیں یہ باتیں ایسی ہیں جنہیں سرسوں ناکس باننا ہے اسطرح اگر مانع نہ ہو تو شربت خشتا ش خواہ موقوف خشتا ش کا استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ جب تیرہ مخدرات کو دماغ میں پہنچتی ہے بہت سی چراغ او سکے سامنے روشن کیے جاتے ہیں اور بہت سی آدمی باواز بلند باتیں کرنے لگتی ہیں اور اطراف دست دیا ایسی تدبیر سے گرہ لگائی جاتی ہیں کہ آسانی کھل جائی اور بندش کی قدر سختی کے ساتھ ہوتی ہو کہ اس سے ایذا ہو نہ۔ اور تجلف او سو انگہ بند کر کے سورہنے کی تکلیف دی جاتی ہے اور او سکی انگہ جبکی کہ فوراً سب چراغ فحشہ بچھا دی جاتی ہیں اور یکبارگی سب چپ ہو جاتے ہیں اور اگر کہیں اطراف کی فوراً کھول دیتے ہیں اور پھر او سے سونے دیتے ہیں۔ اگر کوئی میں اس تخم کی وجہ سے نفعت خواہ سکون ہو جائے ہمیشہ اسکا موندہ و مولاتین گے جو شانہ خشتا ش سیاہ اور قلعہ اور او سکی جٹو بیروج الصنم سے۔ اگر غلط ہوتی شور اور تیرا دہ مرض ہو تو یہ شانہ مفید ہو گا کہ نام اور اکلیل الملک و اقوان اور خشتا ش کو پانی میں بکھر موندہ و مولاتین نام اس کے بھلات پر سر جھکا کر پیشین درد شکم کے رفع کی تدبیر غلط صفا دی محدہ پر کرنے سے درد شکم پیدا ہوتا ہے اگر شرج دورہ میں عارض ہو تو مولاتین سبب سکجین کے ہمراہ دینا کافی ہے خشونت زبان کے دفع کر دینا کی تدبیر

نوجوت جو زبان میں پیدا ہوتی ہے بیت کی کڑائی کی۔ یہ زبان ہندی اور لکڑی اور ٹوٹل اور بزرگ کے ملنے سے ہماٹک اور ساری نوجوت بطور علاج لکڑی میں۔ خواہ اسفنج اور تھوڑا سا ٹھک اور ٹوٹل سے ہندوستان کے اسفنج چھیلنے اور سٹنے سے نہایت پیداموتی ہے اور بعض تحقیق تعب بھی ایسی تدابیر سے زیادہ ہوتی ہے اور بعد ترکیب کو کچ زیادہ ایسا ہی نہیں ہوتی۔ اگر زبان میں شہوت خود بخود بوجہ ہوسست۔ کہ پیدا ہوا اور نوجوت کی دفع سے یہ شہوت نہوتی ہو پس چاہیے کہ ہندوستان میں سبستان خواہ گھلی آو بجا را کی رکھیں اور نہنگ سپید جو ہندوستان سے آتا ہے بصورت نمک جو اور مرہ میں شہد سے زیادہ شیرین اور سے ہندوستان میں رکھا کچھین۔

مشرجم کتا ہے شاید مراد اس سے مصری سپید ہے جو ہند میں طیار ہوتی ہے مگر ترجمہ نے ایک قسم کی مصری بہت عمدہ مصر کے بنی ہوئی ہے دیکھ جو ایک شخص نہایت خوش عقیدگی سے واسطے جناب ملائیک ایاب اور استاد اکل جامع علوم عقلیہ و نقلیہ سیدی سندھی محمد العصر حید الدہر مولانا دسولی الکوٹین مکی حمد الی عبداللہ حسین یعنی جناب مولانا سید حسین عرف مرین صاحب قبلہ لقب ابیہیں مکان کے لایا تھا اور بیان کرتا تھا کہ حقدہر سے یہ مصری بنائی گئی ہے اور قیمتی بکتی ہے صاف اور سفید بہت تھی مگر چنے کے عطر سے ایک سری کی جملک ایسی نظر آتی تھی کہ اسکی لطافت جب یاد آتی ہے کمال و عجب ہوتا ہے غرض اس حکایت سے یہ ہے کہ قدیم زمانہ میں شاید مصری و قدیم و دیو ولایت میں کم ہو چکا تھا جو شہنشاہ انبیا شاہدہ نہیں بیان کرتا ہے اب اس زمانہ میں تو اسنے سے اعلیٰ نمک بخوبی ہندوستان کی چیزوں سے وہاں واقف ہو چکا ہے مثلاً غرض اس مصری سے بموجب قول ارجیانس حکیم کے بقدر باطلہ لیکر ہند کے ساتھ زبان پر رکھیں کہ ترطب کامل کرتے ہیں اور خشکی و لاغری زبان برطرف ہوتی ہے بعض کاموں میں اکثر اوقات کہلا رہنا اور جیت لانا اچھا نہیں اور اس ہیئت پر سونا بڑا ہے کہ زبان میں خشکی نہ آئے پیداموتی ہے چھینک پے درپے جو آتے اور سکی تدبیر اگر چھینک بار بار آتی ہے تو کبھی اس سے ضرر پیدا ہوتا ہے یعنی ہمارے کو تکلیف اور اذیت ہوتی ہے۔ اور بجات تو سکتے ہو جاتا ہے اور قوی میں ضعف عارض ہوتا ہے اور کبھی چھینکے چھینکے نکسیر چلنے لگتی ہے لہذا ضرر ہے کہ پیشانی اور آنکھ اور ناک کی مالش کیجاو اور اسکے ہونہ کھولنے جاتین اور خشک یعنی زیر ذوق کی مالش شدت کیجاو اور سداو کو کھینچو جاتین اور شست بر حاست کی وضع بدل دیجاو یعنی پہلی وضع سے دوسری وضع کیطرف لائی جاتین اور اطراف لینے کنارے اعضا کے دباتین اور اسکے کاٹون میں روغن نیمکرم نائل تجارت دالے جاتین مگر ان روغن کی حرارت مزاج خفیف ہو بہت گرم نہون اور اسکے اعضا اور ناک یعنی جبرے کی ترطب و ترطب و ترطب سو کرنی چاہیے اور اسکے زیر شیت تکیہ خواہ سہارا لگانے کے کوئی اور شے رکھی جائے جسکے رکھنے سے تسخین پیدا ہو اور دفعۃً سوز سوز چکاتے نہ جاتین اور نہ کسی طرح کا بخار اور دماغ نلکہ جو شے کہ اسکی بو میں تیزی ہو اس سے انکی حفاظت کرنی چاہیے اور ستو جو کا دھڑکنا جوجیز ماکول ہے اور نیشاپوری مٹی ہی کہتے ہیں ہمراہ اسفنج دریائی کے بھگو کر سونگھنا چاہیے ورنہ اگر مجموعہ کو عارض ہو او اسکی تدبیر اطراف کو بخوبی باندھیں خصوصاً ران کو اور پی و دیو سے خوب کس دین اور قدیمو کی مالش کریں اور شیاف ملین کا استعمال کریں جو مادہ واسطے سے بطرف اسفل کے جذب کرے اور سردا دیو سے جو اوپر مذکور ہوئی من تقویت سر کی کریں اور کوئی شے مانع از قسم تر لہ اور کمانسی وغیرہ کے نہو جوشاندہ گل سرخ اور بنفشہ اور جواہر برگ سادہ وغیرہ سے سر کو مرٹا دینا چاہیے یہی طریقہ شہد نہونے مانع کے روغن گل اور روغن بید سادہ کا استعمال مالش وغیرہ سو کرنا چاہیو اگر ایسی تدبیرات سکین اور کم کہنے میں درد سر کے کافی نہون اور سوقت فطولات مبرورہ کے ہر ہر ملنیات بھی شریک کریں مثلاً باونہ خواہ مخدات کو اضافہ کریں جیسے شفا مالش وغیرہ

سر پرچہ اور وقت کے کرتب اور توجہ اور کیس وقت جائز نہیں پر زوال تب کے لینے بعد گزرنے اور سکی فویش کے اگر قوت مریض کی فوری ہو کر کی
دودھ سر پرچہ ہونا چاہیے اور اگر قوت ضعیف عورتوں کا دودھ اگر بد نہیں امتلا اور طوبت جو مورت ہونا ہے سہات کا موچہ اور سوخت دودھ کے
ویشے سے اجتناب کرنا واجب ہو اس طرح جمیع تدبیرات عصبی ترطیب پیدا ہوتی ہے اور نکات ترک بھی ضرور ہے العنہ مرطبات کا استعمال و شہوت
کیا جانا ہے کہ بخار و خانی اور تھما ہوا اور سر میں خشکی اتنی ہو کہ نیند کم تر ہے اور اگر سر میں امتلا و بخارات رطوبہ کا ہونا سبب ہو کہ بذریعہ شیان خواہ نہ
کے اسفل کی طرف جذب کریں اور اعضا اسفل کو با استحکام باندھیں حتیٰ کہ خستین بذریعہ لنگوٹ وغیرہ کے کھانسی جو مجموعہ کو عارض ہو
کہانی اکثر اوقات محوین کو حرارت خواہ خشکی سے عارض ہوتی ہے ایسی کھانسی کے دفع کے اسطرح مین گولیاں کھانسی کی اور عوف بخار
جنگی ساخت بلوہ بارہ سے اور نشاستہ وغیرہ سے ہوئی ہو کر کھین اور حسن قیروطیون کے استعمال سے تیرید اور ترطیب حاصل ہوتی ہے جس سے وہ تیر
جو خاص روغن گل اور لعاب اسپنول اور عصارہ برگ خرفہ سے بنائی جائے اسکا استعمال کریں بطلان شہوت طبع عام مجموعہ کی
اکثر سقوط اشتہا کا سبب فم معدہ میں ہوتا ہے اور انہیں علامات سے جواب سقوط اشتہا میں مذکور ہو چکے ہیں سکتی ہیں اور بذریعہ خواہ
دست کے اوس مادہ کا اخراج بھی ہو سکتا ہے اور یہی تدبیر کافی ہے کسی اس تدبیر سے ہی نفع ہوتا ہے کہ اوٹلی خلق میں راکھ لٹا دیا دودھ کو بد چھ
ہے آمادہ نکلنے پر بذریعہ قے کر کر دین خصوصاً اگر معدہ سے مرہ خواہ کوئی شے کھٹی نکل چکی ہو کہ اس وقت یہ تدبیر بہت مفید ہے۔ اور بیشتر ساقط
بوجہ ضعف کی ہوتا ہے اس وقت اوس موزن کا علاج کرنا چاہیے کہ جسکی وجہ سے یہ ضعف پیدا ہوا ہے اور انہیں قواعد سے جو طریق علاج بالضعف
معلوم ہیں ان بیماروں کے پاس ایسی چیزیں چلی دوسے تہہ اشتہا ساقط پر ہوتی ہے رکھنی چاہئیں اور سو گولیانی چاہئیں جیسے جو کہ
پانی میں بہو کہ خواہ پانی اور سرکہ میں ترکیب کے اور ایسی جو اثرات مجموعہ میں کے واسطے خاص ہیں جیسے طباشیر خواہ جو اثرات تلمہ وغیرہ کو مدنی چاہیے
اور تھوڑی سی شراب بھی پانی چاہیے اور کوشی فو کہ جنگی بو پاکیزہ ہو جیسے سیب اور بھی بروقت نیم خام مہرہ کے ایسے نیا کہ ہی تھوڑے تھوڑے
کھلانے چاہئیں اور سرکہ اوس غذا کا جسے قریں کتے ہیں جو گوشت اور ترکاری اور سرکہ سے طباشیر کہتے ہیں خواہ چھانی اور طرائق جو قریں
طیار ہو خواہ اور کسی چیز سے بنائیں بطور عوف کے چنانچہ اسے اور معدہ پر بعد ایام اولیٰ صفوات لگانے چاہئیں جو فو کہ سے بنائے جاتین اور
اونیں کیس قدر نسبتیں اور املو ابی بنبت اور چونکہ معلوم شریک کیا جائے اور مالش خوشبو ادیان کی معدہ پر بہت مفید ہے فو ایو
جو مجموعہ کو عارض ہو معدہ کی اشتہا کا سقوط اور نامی اعضا کا بھوکھا ہونا جسے جوع البقر بھی کہتے ہیں اگر مجموعہ کو عارض ہو اسکا
علاج مشہورات یعنی سو گولیانی چیزوں سے کرنا چاہیے اور گل خراسانی خواہ گل اسنی سرکہ میں ترکیب کے سو گولیاں چاہیے اور معدہ صحت جو ایک
غذا خاص مرکب گوشت کبوتر بچہ اور ترکاریوں سرکہ سے بچنے کرتے ہیں وہ سو گولیاں چاہیے اور فطر روٹی کرما کر مرہ اور گوشت بریان کی بو
انکے دماغ تک پہنچائی جائے اور اطراف میں بندش کی جائے اور کان اسکے زور سے کہنیچے چاہئیں اور بال بھی خوب کہنیچے جاتین اور تقویت
دماغ کی نظولات سرودہ سے کی جائے جو ترطیب بھی پیدا کر سکیں اسلیے کہ اکثر بولیموس خواہ جوع البقر بولیموس بطلان جس فم معدہ کے عارض ہوتی
ہے اور فم معدہ جس میں بطلان بوجہ مشارکت فم معدہ کی دماغ سے بذریعہ اون شعبوں کے اعصاب دماغ کے جسکی راہ سے جس معدہ تک
پہنچتی ہے ہوتا ہے یعنی جو کہ دماغ معدہ جس میں فساد پیدا ہوتا ہے لہذا فم معدہ میں بھی بوجہ مشارکت دماغی کے بذریعہ اون شعبوں کے
بطلان جس میں ہوتا ہے اور تمام بدن خواستگار غذا کا رہتا ہے مگر جس فم معدہ کی خواستگار غذا کی نہیں ہوتی سیاہی زبان
جو مجموعہ کو عارض ہو زبان کی سیاہی کو واجب ہے کہ بہت جلد چھل ڈالین چلا کرنے والی دوا اول سے دوز نہر تک بخار

خفیہ چڑ کے مریض کو قبل اسے سرسام کر دین کے شہوت کبھی جو مجموع کو عارض ہو اور سکا علاج کبھی جزیرون سرد مزاج اور شیرینی سے کہیں۔ غشی ہو مجموع کر نہ ارض میں ہو کبھی او کو غشی اس وجہ سے عارض ہوتی ہے کہ فم معدہ پر صفر اشیاء گرتا ہے اور اذیت پیدا کرتا ہے۔ غشی کا علامہ یہ ہے کہ تہل از نوبت، خواہ بروقت نوبت کے سیدہ کی رہتی کا مار آب انار اور آب انگور کے ہوا کہ مائیں دیکھتے ہیں اور نہ صفر مزاج سے کہ اگر غشی اور تپ جمع ہو مقدم اور مناسب علاج غشی کا ہے اگر بوجہ ضعف کے حاجت غذا و خور کی بر وقت غشی سے کہ نہ تہل از نوبت ہو ورنہ برسم شراب کمنہ ملا کہ مائیں اور اگر حاجت طعام کی نہو شراب سبب کمنہ جبکہ فضل مائی متحمل ہو چکے ہوں۔ پھر بعد از غشی کو زیادہ کرتی ہے اور حقنہ نرم بہت مناسب ہوتا ہے اور سے کہانی بھی نافع ہے۔ دونوں پند لیون کا باندھنا اور پتہ پائیاں کا گرم پائین رکھنا مفید ہے اور جیسے ہی غشی سے افادہ ہو متفصای خرم اور ہوشیاری ہی ہے کہ جو کے ستو جسمین دانہ انار ہی شراب کیسے ہوں نہ نہ ہے نہ نہ ہے فوراً کھانے چاہیے ضیق نفس جو مجموع کو عارض ہو ضیق نفس ان کو کوئی بوجہ عارض شخ اور خشکی عضل نفس میں بوجہ حرارت محی کے عارض ہوتی ہے یا کوئی مادہ گلوگیر داغ سے طق میں اترتا ہے اس سے ضیق نفس عارض ہوتی ہے یا اسی تپو میں جو داغ سے اعضائی نفس تک آتا ہے غلیظہ کا ہوتا ہے لہذا نفس میں کی پیدا ہوتی ہوئی ہے۔ یہ آیتیم کی گناہی ہو خشکی دفع ہو اور دوسری قسم کا ایسی چیزوں سے جو انصاب مادہ خالفہ کو منع کر دین اور تیسری قسم کا علاج یہ ہے کہ مزاج داغ کی تعدیل کر دین اور جس سرد مزاج سے ضعف اعصاب حاصل ہوا ہو اور سکا علاج کر دین اور مالش گردن میں ایسی چیزوں کی کر دین جسے تیرید اور تیریل حاصل ہو اور تیرتہ معدہ پر بھی مثل تراشہ کدو اور خرفہ اور صندل روغن گل وغیرہ ملا کر رکھا جاتا ہے۔ شدت کرب جو مجموع کو عارض ہو اگر شدت اور کثرت کرب کی بوجہ فم معدہ کے ہو کہ اس میں ایک لافع اور صندل والی چیزیں ہو کر اذیت اس کی قلب تک پہنچتی ہو ایسی صورت میں معدہ کی تیرید اور غذاؤں سے کہ فی چاہیے جو مفصلاً مذکور ہو چکی ہیں اور نہ نہ ہی ہوا پیکے وغیرہ سے اور ترویج کرنی چاہیے اور جو مقام قریب تحرک پانی کے ہو وہاں اور نکالستر اور خواہ گاہ تجوز کر کے بھوسے پر کوئل اور شاخیں سرد مزاج و خور اور بھی سرد پھول جیسے نیلوفر گلاب وغیرہ کھیرنے چاہئیں خواہ ایسے موضع سے جسکے قریب مضوجات ہوں یعنی عرف خواہ پانی جو خوشبو اور سرد چیزوں سے نکال گیا ہو اگر تپ میں ان لوگوں کو خفہ ہا بار وہ نافع ہوتے ہیں جو آب کدو اور خراب برگ خرفہ سے مع آب حی العالم اور روغن گل کے مل کر کھیں جائیں و شوارسی نوالا اوتارنے کی جو مجموع کو عارض ہو نوالہ خواہ لقمہ اوتار دین و شوارسی اگر جمی مطبقہ میں پیدا ہو فصد کر کے تھوڑا سا خون نکال دالنا چاہیے اور سرد کہ اور کا ہو و سبز خنہ کر کے غذا دینی چاہیے اگر اس تپ میں کسی قدر اشتہار طعام میں جو دت ہو اور اچھی طرح مریض کھانے کو کھاسکے ورنہ فقط آب جو پر اکتفا کرنا لازم ہے مگر انسانی جو قبض شکم پیدا کرے ہرگز ندینی چاہیے اور اگر باوجود عسر از در او کے قبض بھی ہو جمول اور حقنہ سے رفع قبض کرنا بہتر ہے نسبت پل شروب کدو بر د اطراف جو مجموع کو عارض ہو اگر مجموع کی حرارت اندر جسم کے پتید جاتی ہے اور باتہ پانوں نہ نہ ہے ہو جائے ہیں اور حرارت اندرونی کی تپ سے بھارت سر پر چڑھنے لگتے ہیں لیس وقت میں پیکہ انکو باتہ پانوں گرم پانی میں رکھو جائیں اور آب سرد پنی پناوین بیان عام جمی صفاوی کا۔ صفاوی تپ کی تین قسمیں ہیں خفہ دائرہ اور غلبہ لازم اور محرقہ خفہ دائرہ یا خالص ہے یعنی محض عفونت صفاوی سے پیدا ہوتی ہے یا غیر خالص ہے کہ صفر سے غلبہ سے جسمین آئینہ شیں بلغم کی سے پیدا ہو مگر اخیلاط دونوں غلط یعنی صفر اور بلغم کا ایسا ہوا ہو کہ دونوں ملا کر ایک ہو جائیں اور اجزا میں تفرقہ باقی نہ رہے اور بھی تپا و خور

در میان غب غیر خالص اور شطر الغب کے اسلئے کہ شطر الغب کی پیدائش دو مادہ صفر اور بلغم سے ہوتی ہے مگر دونوں جدا جدا ہوتی ہیں اور اس تپ یعنی غب خیر خالص باعث ایکی مادہ ہے جو مرکب دو مادہ سے ہو یعنی بلغم اور صفر سے اور گرم کا اختلاط خلط سرد سے بنی ہو جاوے اور بدشوائی و بدیرہ اس مرکب مادہ میں عفونت پیدا ہوتی ہے اور بعد عفونت کے زوال عفونت ہی اس مادہ مرکب کا دشوار ہوتا ہے اور بدیرہ میں ہوتا ہے۔ اور چونکہ شطر الغب میں دونوں مادہ الگ الگ متعفن ہوتے ہیں دونوں تپ کی فوج ہوتی ہے جدا جدا ہوتی ہے اور غب غیر خالص میں بوجہ اتحاد اور اختلاط کے ایک ہی فوج ہوتی ہے اور غیر خالص کبھی اسفندہ ہوتا ہے جو جاتی ہے کہ ایک شش ماہی نمک اعلیٰ نہیں ہوتی اور اکثر بوجہ اس تپ کے اعضا میں تریل اور ڈبیلان اور طحال کی ترقی ہوتی ہے۔ بڑھ جاتی ہے۔ محرقہ از قسم لازمہ ہے مگر اسکی کمی اور بیشی کا فرق محسوس نہیں ہوتا اور اعضا میں اسکی بہت شدید ہوتی ہے اور اسکی کمی مادہ بہت زیادہ اور تیز ہوتا ہے اور قریب قلب کو رگوں میں نم معدہ کے خواہ اطراف جگر میں خاص کہ متعفن ہوتا ہے اور حاصل یہ ہے کہ غب کا کمال انہیں شریف اعضا میں ہوتا ہے جو قریب قلب کو ہیں۔ اور غب دائرہ میں عفونت صفر گوشت خواہ جلد میں ہوتی ہے جو قریب قلب میں ہے اور غب لازم میں مادہ مرض پہلے ہوتا ہے تمام بدن کی اوں رگوں میں جو قلب سے دور ہیں۔ پیاس شدت اور کرب اور قیاس بیداری بیداری دماغی دماغ ہونہ کی خشکی اور اونکا پھٹ جانا اور دوسرے سب اعضا صفر و حیات میں بہت ہوتے ہیں اور طبیعت کثیر اوقات مائل خشکی ہوتی ہے اور قیاس رہتا ہے اسلئے کہ مادہ صفر و بوجہ لطافت کو بطرف اعلیٰ کے متوجہ رہتا ہے اگر کیفیت سردی ہو یا طاهر بدن کی طرف آتا ہے جسوقت بذریعہ عرق کے بھراں ہو غب مطلق کا بیان اور اسکو طرطیلاؤں میں بھی کہتے ہیں فوج غب دائرہ پہلے شمر رہے شروع ہوتی ہے اور کانٹے سے چبے گئے ہیں پیر سردی لگ کر لرزہ شروع ہوتا ہے اور یہ شدید اور سخت ہوتا ہے نسبت اور لرزوں کے کہ اس لرزے میں بالکل سردی نہیں ہوتی خواہ بہت کم ہوتی ہے اور غب میں اس لرزہ میں محسوس ہوتی ہے اسکا سبب یہی ہوتا ہے کہ حرارت اندرون جسم کے جہاں مادہ تپ ٹہرتا ہے متوجہ ہو کر ہوتا جاتی ہے اور ہر دن جسم برودت محسوس نہیں ہوتی ہے اور کانٹے سے چبے ہیں اور یہ لرزہ باوجودیکہ شدید ہوتا ہے مگر عین سکون اور گرمی جلد نمودار ہوتی ہے اور ایسے لرزہ کے حدوث کا سبب اوپر بیان ہو چکا ہے غب دائرہ کے پہلی تین چار اولیٰ تپ میں لرزہ قوی پیدا ہوتا ہے اور شدید بھی ہوتا ہے اور حمی ریح میں امر بالکمال ہے۔ ایضا غب کا لرزہ شروع ہوتا ہے پھر تھوڑا تھوڑا ضعیف اور نرم ہوتا جاتا ہے اور بہت جلد بطرف ہوتا ہے اور ریح میں اسکی برعکس ہے۔ ایسا غب میں برودت رکھنے کو بہت کے زیادہ برآمد ہوتا ہے اور بول سرخرنگ قریب بناری کو اس میں زیادہ خلط قوام نہیں ہوتا۔ مگر ایسا غب غیر خالص ہو بلکہ بول خام اور غلط ہوتا ہے حرارت غب کی بہت مجوزہ کے اسلم ہوتی ہے اور ہاتھ لمس پر چینی دیر تک رکھا جائے التھاب زیادتی نہوگی بلکہ آفا ناگلی التھاب کی محسوس ہوگی در محرقہ میں ویدم التھاب کی زیادتی محسوس ہوتی ہے جو عوارض کہ غب میں پیدا ہوتے بیداری بدن گرانی سر کے لگنے بعض اقسام غب غیر خالص میں کہ سر گرانی ہی ہوتا ہے۔ پیاس اور غصہ اور دلشکی بولنا کسکا ناگوار اور نبض میں حدت اور سرعت بقیاس نبض جمیع حیات کو اور انقباض اور انبساط کا اختلاف اسلئے کہ خلط صفر و نبض کو سرعت متحرک کرتی ہے اور بروقت منتہی کے اختلاف میں زیادتی پیدا کرتی ہے۔ مگر اختلاف نبض کا غب میں تمام حیات غلطی سے کم ہوتا ہے اور بائیں نبض میں صلابت بھی ہوتی ہے اور قوت بھی نبض میں بہت ہوتی ہے بلکہ غب کی نبض میں

سوا ہی ایک ایک وقت سے عارض ہو جاتا ہے اور اسی سے تپ پیدا کی ہے اور کسی وقت تک نہ ہوگا اور کثرت و اتعین نہیں ہوتا۔ ابتدا میں ہر نوبت کی جب تک کہ تپ خوب پھیل نہ جائے تبض میں قضا غلط نہیں ہوتی۔ جبکہ تپ قوت اور سرعت اور تواتر پیدا ہوتی ہے اور احتمالات تبض کا اختلافاً اندھین ہونا غیب کی وجہ پر سن اور عادت اور لہجہ اور پیشہ اور سمجھ لینے انداز جسم کا اور فصل بھی دلالت کرتی ہے اور جو زمانہ کثرت وقوع غیب کا ہے وہ بھی دلیل غیب کو وجود پر ہوتا ہے اگر کسی مرکب ہو جائے ہر روز ایک تپ کا یوم نوبت ہو گا پس جو شخص غیب کی شناخت میں رعایت نوبت کی کرے اسی غلط واقع ہوگا بلکہ واجب ہے کہ ذریعہ شناخت اور دلائل کو جانے اور نوبت کا اون دلائل کی تاکید اور تاکید میں رعایت کرے غیب کی بیماری اور کبھی بیداری اور محبت خلوت اور تنہائی کی پیدا ہوتی ہے اور کبھی اونہیں ایسا محسوس ہوتا ہے کہ قریب جگہ کے قومی پر غیب جویش میں آپسی ہے فرق درمیان غیب خالص اور غیر خالص کے غیب خالص لطیف اور شفیق ہوتی ہے اور اسکی نوبت کم گنتیہ سے بارہ گنتیہ پر ختم ہو جاتی ہے اور ۱۲ گنتیہ سے بہت زیادہ نہیں ہوتی پھر اگر زیادہ گنتیہ غیب خالص اور اسکی نوبت کا زمانہ اکثر سات گنتیہ رہتا ہے اور گرمی بدن بہت جلد پیدا ہو جاتی ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ عیارت بدلی پر آگندہ ہوتی ہے حالانکہ یہی اطراف سرد ہوتے ہیں اسبطح غیب خالص کی تدبیر میں اگر غلط واقع ہو سات دورہ سے زیادہ نہیں رہتی اور بیشتر دورہ لطافت مادہ کے ایک ہی نوبت میں بوجہ واقع ہونے سے خواہ اسماں صفاوی کے دفع ہو جاتی ہے بشرطیکہ فی خواہ اسماں سے مضیقہ کل مادہ کا ہو جائے اس تپ میں نفع بول پہلے خواہ تیسرے یا چوتھے نہایت درجہ سائنون روز طاعت ہوتا ہو اگر سات دورہ سے زیادہ طول ہو غیب غیر خالص سمجھنا چاہیے اسبطح اگر لڑہ دیر تک را کرے وہ بھی غیر خالص ہے غیب خالص کے نوائب کی زیادتی اور لڑہ کا بر نوبت میں نسبت نوبت سابق کو مقدم ہونا محفوظ اور قلم نسبت ہو تا ہے اور غیب میں تزیید مختلف اور بدون کسی نسبت معین کے ہوتا ہے۔ اسبطح اگر چند نوبت پیچہ پیچہ واحد بلایا اور شبی اعراض کے واقع ہو غیب خالص خیال کرنی چاہیے جملہ علامات حمی کی طولانی ہونے کی ایسی بیان ہو چکے اگر ابتدا سے تپ میں لڑہ شدید اور جہنا کا ہونا پایا جائے اور اترتے وقت عرق کثیر برآمد ہو پھر اس تپ کی غیب خالص ہوتی ہیں ہرگز شک نہ کرنی چاہیے غیب خالص میں اگر دیر پھر پانی پیتا ہے اور سکے بدن میں ایک قلم بخار طبع اور متناہ ہے گویا پینا نکلا چاہتا ہے اور اکثر بعد اسکے پسنا برآمد ہو جاتا ہے غیر خالص میں سرگزانی زیادہ اور اعتماد پیدا ہوتا ہے اور زمانہ نوبت کا دراز ہوتے ہوئے چوبیس خواہ تیس گنتیہ تک ہو جاتا ہے اور حقد زمانہ اٹھائیس گنتیہ میں باقی رہتا ہے وہ زمانہ سکون اور قوت کا اس تپ کو ہوتا ہے مثلاً اگر ۲۴ گنتیہ نوبت رہی تو ۱۸ گنتیہ کا دن اور قوت ہوگی اور ۲۴ گنتیہ کی نوبت میں قوت ہی ۲۴ گنتیہ ہے اور حقد زمانہ نوبت کا بارہ گنتیہ سے ہو اور حقد را کو خلوس سے پوری ہوتی ہے اور ترکیب سو قرب اور غیب غیر خالص میں نفع مادہ کا دیر میں ظاہر ہوتا ہے اور سمجھ بدن میں مصفٰیٰ و ولین اور لہجہ ظاہر نہیں ہوتی اور پیشہ تپ بدون برآمد ہونے عرق کثیر کے اتر جاتی ہے اور اکثر بدون لڑہ شدید کے شروع ہوتی ہے اور حرارت اس تپ کی ایسی قوی نہیں ہوتی جیسے غیب خالص کے اور حقد اسکے بقا یعنی مقدار نوبت کی زیادتی مستویا اور برابر نہیں ہوتی بلکہ زیادتی وقت میں تقدم پیدا ہوتا ہے پھر کسی ہو جاتی ہے اور اعراض سخت اس تپ میں کم ہوتے ہیں غیب لازم کا بیان اسکی بھی ہے کہ باوجودیکہ تپ ہر روز رہے مگر ایک دن درمیان کر کے نوبت میں شدید ہو جاتی ہے اور جو اعراض غیب اثر کے

بیان ہوئے اونکی شدت ایک من کے بعد ہوتی ہے جالیدہ سر کی رای بہتہ کہ خون کی غلغلت سے غیب لازم پیدا ہوتی ہے ہیکواس
راس میں کچھ شہرہ آئندہ بھٹ تھی دم میں ذکر کرینگے علاج غلبہ کما فیصلہ جو فوائد اور علاج جمیات میں بطور عام بیان ہوئے
اونیس بابو کہ کہ جو کہ از قدام اسرار خواہ تغذیر یا اور اسورنگی اراء انتہا تب میں ضروری کرنی چاہیے اور جو شخص ابتداء میں مسہلات قوی
خواہ استعمال بلایز بروئی بہت دیر ہے اس کے قول کی طرف انہماک کرنا چاہیے بان اگر وہ ضرورت ہو جو نہ بیان کی ہے کہ مرض میلاج ہو
اس وقت مضائقہ نہیں بلکہ ابتداء میں بہت جلد کہ سیدہ تعلیم طبیعت نرمندی وغیرہ سے بمقدار ۱۲ تولہ تخمنا آب گرم میں تمام شب بہلو کر صاف
کر کے شیر خشک یا ترنجبین ڈال کر لپٹائیے اور آب انار میں اور شکر اور اوجوشانہ لبلاب ہمراہ ترنجبین اور زبیب خستہ برادرہ بازالال تو بخار ہمراہ
ترنجبین و شیر خشک کو خواہ شربت بنفشہ یا خمیرہ بنفشہ اور بیشتر لعاب اسفول ہمراہ خربت او وغیرہ وازلاق او ٹھیں دونوں کو تیسے یا ٹھیں بنفشہ
بوشانہ عدس اور لبلاب سو کر بن اور تھنہ ہانوم حبیبہ جوشانہ خطمی اور عناب اور سپستان اصل السوس روغن بنفشہ اور آب برگ حقیرہ
روغن بنفشہ اور یوزہ جیسا کہ معلوم ہو چکا ہے ٹھیں اوزان وغیرہ سے اور تھنہ کا استعمال بروقت حاجت کے اوئی ہے اسلئے اچھا ہی کہ
جو خواہ کوئی اور غذا بروغن ٹھیں کے غذا سے علاوہ یہ ہے کہ مسلسل کا استعمال ابتداء میں غلبہ خالص میں اتنا مفر نہیں ہے جہتہ دراجمیات
میں اگرچہ فائدہ خواہ فساد مسلسل کا عظیم ہے اگر ٹھیں دوڑے تک فصلا کرین تو یہی کرنا چاہیے اور پہلیج اگر مرض میلاج ہو اور بدو
کے خوف ضرر زیادہ ہو اس میں فائدہ کرنا چاہیے پس جو خطا تہ براس ففندگی وجہ سے واقع ہوگی از قدام ضعف قوت وغیرہ بہت کم ہے
بہت اور ہذا کہ جو ترک میں اس تدبیر کے واقع ہوگی اور بروز نوبت واجب ہے کہ مرض میں سیطرہ کی تحریک نہ کیجائے مگر کسی ضرورت
اور غذا نہ رہ جائے اگر بعد جملہ شرائط مذکورہ کے اور اور اربول کا شیربات تھما سے ملدہ سے کیا جائے اور اسکا لحاظ رہے کہ بروقت زدن سے
مراضی گرسند ہو بلکہ اگر کہ مضرہ میں کہئی شے ہضم یافتہ ہی نہ ہو بلکہ واجب ہے کہ ہر صبح کو پہلے سنگنجبین لپائی جائے اور اسکے دو کھٹے بعد
آب جو بگڑے تدبیر اس دن کی ہے جو روز نوبت خواہ اور بروز نوبت بعد نوبت کی سنگنجبین کا استعمال بہتر ہے اسلئے پانوں کا گرم پانی
رکھنا مناسب ہے اور بد نوبت کو تاکہ بقیائے حرارت کو بطرف اسفل کے کھینچ لائے۔ مجھ پسند ہے کہ ادا خواہیم میں ہمراہ سنگنجبین کے شیوہات ادن
بزرور باد کو جو درہم میں ہی شریک ہوں خواہ قبل از نوبت تین خواہ چار کھٹے سنگنجبین لپائی جائے اور بعد نوبت کو آب جو کا استعمال کیا جائے اگر تھنہ
طبیعت کی ضرورت آب انار آب تربوز وغیرہ پلا چاہیے بجائے غذا کے اور رفتہ رفتہ تدبیر کی لطیف وغیرہ جیسا او پر بیان ہو چکا کرنی چاہیے اور جہتہ
شمتہ قریب ہو بلطیف زیادہ کیجائے اور ایام وایل میں آتش جو کہ ملان خواہ مردانی میں روٹی کے ٹکڑے بہلو کر سلا کر کھلائیں خواہ اسکو
چما کر قیق کر کے کھلائیں۔ اور کبھی مونک خواہ مسور کا شکر بنایا جاتا ہے۔ اگر مضرہ میں غذا ترش ہو کر فاسد ہو جائے ہو تو اس وقت دوسری قسم
آتش جو کی جو بہت رقیق نہیں ہوتی نہ دنیا پلا ہے ہر اگر اس کے پلانے کی حاجت شدید ہو توڑی سی بیج کر فس د میں جوش کر کے دلدین قوی جاوے
اگر مضرہ کی بروقت اس سے ہی زیادہ ہو اور تب بہت شدید اور مفقادی محض ہو تو جو جب توڑ صائب اقرط کے توڑی سی بیج سے میدہ اثر جو
میں شریک کر دیں۔ اگر تھنہ علامات کے دریافت ہو جائے کہ جبران قریب ہو فقط آتش جو اور آب انار اور سنگنجبین پر کٹھا کرنا چاہیے۔ نو کہ
جو لائق ایسے محموم کے ہیں آتش میں اور سیون اور انو بخار اچھا اور خام اور نرہوز اگر ہم پونچے تو نہایت نفع ہے اور تھنہ طبیعت
نرم کرنا ہے اور تھنہ ربی ہوتا ہے اور شدت حرارت کو توڑ دالتا ہے اور پینا بی کا تھ ہے۔ اور کبھی کچری سے اہل دیات پہنچاؤ تھ ہے
ایسے وقت میں ضرورت نہیں کرنی۔ ترکاری میں گود گیسرا اگر گری کا ہو مناسب ہے۔ یہ بھی ضرور جاننا چاہیے کہ حمی غلبہ میں غزای

مرض سے یا مقصود تریب ہوتی ہے جس طرح اخیر زمانہ تپ میں پائے تھو اور ضعیف مزاج اور دماغ برفالہ یعنی بہتر کا بلتر طیکہ متلی منو خواہ زردی
بیشہ کی کملائی جاتی ہے کہ ان سب چیزوں سے تریب زائر حاصل ہوتی ہے۔ یا عرض تریب اور تریب و نون ہوتی ہیں جس طرح کشک
دیتے ہیں مگر تریب میں بیش از حد فراط جائز نہیں ہے خصوصاً ابتدا و غلبہ میں مگر انیکہ التباب شدید ہو یا غلبہ کا الفت لابس ہو
کی طرف مقلون ہو خواہ غلبہ سے لازم ہو جانے کا خوف ہو۔ جب بحران کا وقت اور اسکی آمد دریافت ہو جائے اور بول میں نفع معلوم
یعنی رصوبہ و پیدایوں جیسا فن کلمات میں بیان ہو چکا ہے اس وقت خیال کرنا چاہیے اگر طبیعت اس قدر غالب آچکی ہے کہ جس طرح
نفع کیا ہے خود بحران بذریعہ اور رخواہ کسی اور طرح کر کے مادہ کو مقہور کر دے اور زوال مرض کا ہو جائیگا تو کیا اچھی بات ہے ورنہ ایسی
تدبیر علاجی کرنی چاہیے کہ طبیعت کی اعانت کرے خواہ اور ار پر خواہ اسہال پاتے اور عرق پر اور جوہر و اخلاف تو طبیعت ہوا و سے برگز
دینا جائز نہیں ہے۔ اور اگر میلان طبیعت کسی استفراغ خاص کی طرف ظاہر ہو طبیعت کو اجزا و مسهلہ دینی مناسب ہیں مثلاً سقمونیہ
بقدر یکہ انگ جلاب میں فریک کر کے خواہ جو شانہ ہلیلہ زلال تمر مندی اور ترنجبین اور زریب مع بنجکاسنی اور زایانہ التماس کے
ہمزہ بموجب مقدار اور طریق معلوم کے استعمال کرنا چاہیے۔ اور ان اجزا کی تقویت شاہدہ اور سنا اور سقمونیہ سے بھی جائز ہے۔
قرص طباشیر مسمل ہی ایسے مرض کی مناسب طبع ہے اور ایک نسخہ یہ بھی اچھا ہے۔ ہلیلہ زردی و خستہ برادرہ چادرہ و شکر طریق میں درم
سقمونیہ ایک انگ سفوف کر کے ہمزہ آب سرد کے پیتا چاہیے۔ بعد از مسهل مدرات کا استعمال کرنا چاہیے۔ اگر التباب شدید
ہے اور استفراغ ہو چکا ہے تو مطنیات قوی کا پلانا مضر نہیں ہے جیسا امراض حارہ کی تدبیر میں بیان ہو چکا اور گہبی یہ التباب فقط ضما و بار
چکر پر کرنے سے دفع ہو جاتا ہے۔ حمام قبل از نفع کے جائز نہیں اور بعد نفع اور بوقت انقطاع کے بہت افضل علاج ہے خصوصاً جو عادت
غسل حمام کی رکھتا ہو۔ علاوہ یہ ہے کہ غلبہ میں قبل از نفع کے حمام میں غسل نچوڑ کر یا ایسی بڑی خطا نہیں ہے جیسے اور حمیات غفہ بز
خطا ہے۔ حمام وہی مناسب ہو جسکی گرمی معتدل ہو اور ہوا خوشبودار تر ہو کہ اوہمین آب سانی عرق برآمد ہو اور قلب میں حرارت حمام
سے التباب پیدا نہ ہو اور روضہ بنفشہ اور روضہ گل پانی میں ملا کر بدن میں بخوبی مالش کی جائے ویرنگ حمام میں نہ ٹہرین بلکہ بہت جلد
نکل آئین ویرنگ ٹہرنے سے نو چند بار جانا بہتر ہے۔ نکلنے وقت شیر گرم پانی سے بدن ہلکنا خواہ اوہمین غوطہ لگانا اور اتنا ٹہرا جب
ناگواری پیدا نہ ہو بہتر ہے۔ جب حمام سے باہر آئین شراب سپید رنگ پلانا چاہیے جس میں پانی کی آمیزش زیادہ ہو اور مکمل و غیرہ
بیشین کہ خوب سا پینا نکلے گا اور بقیہ مادہ مرض اگر ہو گا نفع پائے گا۔ بعد اسکے غذا بارہ طلب اور لبلولات ہی اسی مزاج کی کہ اگر
بعد انقطاع مرض کے شراب پانی ملی ہوئی کے پلانہ میں کچھ نہ کرنا چاہیے اس لیے کہ جس شراب کا سکر خواہ شدت کم ہو جائے یا لوث کا
باقیمانہ کیفیت سکر کی جو ضعیف ہوتی ہے شے محتاج بہ تحلیل کے اچھی طرح تحلیل کرتی ہے اور پانی کی برودت جب اوہمین سرایت
کر کے نافذ ہوتی ہے تو ٹری سی شحین باقی ماندہ کی تدارک میں بخوبی کافی ہوتی ہے اسی وجہ سے یہ شراب بخوبی تریب اور تریب کی
اگر امراض شدید مثل ہیاس اور دوسر اور بخوبی و غیرہ کے ہوں اور نکال علاج نوزاد و افراد بیان ہو چکا۔ اور اگر بعد بحران کے کہ تریب و حار
بانی زچاے کہ لازم ہو اس وقت سکنجبین ساوہ مع عصارات مدرہ کے دینا چاہیے خواہ اوہمین بزور مدرہ جوین کے مداخل کریں۔
یہ بھی جانا ضرور ہے کہ علاج غلبہ لازم کا عینہ علاج غلبہ دائرہ کا ہے فرق اتنا ہے کہ چونکہ غلبہ لازم کا مادہ داخل عروق میں ہوتا ہے
اس لیے مراعات احوال نفع کی اور خبر گیری زیادہ کرنی چاہیے اور تریب ہی بذریعہ سکنجبین بزوری جس میں تخم ضیار و تخم سم کا سنی خصوصاً

دو نوٹوں کی وجہ سے بخوبی کرنی چاہیے اور سنگھینہ کو رکے دو گھنٹے بعد آب جو دینا چاہیے۔ اور لطیف غذا کا خیال غلب لازم میں زیادہ رہے اور نرم حنفہ اتیدہ میں استعمال کیے جائیں اور اگر بخوبی کرنا چاہیے اور ہر ایک تدبیر میں نرمی اور سہولت کا التزام رہے کہ مسہلات قویہ ابتدا میں بخوبی کیے جائیں خواہ جو ادویہ قریب سہل میں اونسے ہی احتراز واجب ہے بلکہ بقدر شربت نبفشہ مضائقہ نہیں اور آب خواہ جو سہل خواہ ملین میں اور سوا حنفہ ملینہ کے اور کسی طرح کی ملیں خواہ سہل کا استعمال درست نہیں ہے۔

علاج غلب غیر خالص کا چند امور ایسے ہیں جنکی وجہ سے علاج غلب غیر خالص اور غلب خالص میں فرق ہے وہ ایسے امور ہیں کہ جمیع عیادت بارہ اوسمین شریک ہیں۔ اوسمین امور میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اکثر چیزوں کی اجازت غلب غیر خالص میں نہیں دی جاتی ہے اور غلب خالص میں اوکی اجازت دیتے ہیں۔ مثلاً غلب خالص میں بلا انتظار نفع مادہ استقراغ کی اجازت ہے خواہ اگر کیفہ انتظار نفع کا غلب خالص میں کرن نو انتظار یا خطا کا اکثر نہیں کرتے۔ اس طرح حمام کا استعمال غلب خالص میں جائز ہے اور غیر خالص میں بالکل ناجائز ہے اسلئے کہ چونکہ یہ غلب غیر خالص کا بلغم سے مختلط ہوتا ہے اور حمام بلغم ناختم کو ادس مادہ سے ملا دیتا ہے جو موضع عفونت پر گرے یا ہوا اور وہ گرے روی اور متعفن خلط سے ملتا ہے اور بقدر لطیف متحلل ہو جاتا ہے اور کثیف باقی بچا ہے۔ یہ بھی فرق ہے کہ غلب خالص میں غذا ہر روز دینی چاہیے اور غیر خالص میں غذا خواہ وہ چیزیں جو قریب بغذا میں جیسے تھیں جو پتلا ہو ایک دن چاہیے اور ایک دن بچا ہیے جو روز نوبت ہو۔ غیر خالص میں غذا ایسی جو اندکے شیریں ہو اور کس قدر سخت بھی پیدا کرے جائز ہے اور ابتداء مرض میں غذا غلیظ بھی درست ہے بخلاف غلب خالص کے کہ اوسمین اس قدر غلیظ جائز نہیں ہے پر جب لطیف غذا کیجائے تو چڑھتی چڑھتی اس قدر لطیف ہو سکتی ہے کہ اتنی غلب خالص میں درست نہیں ہے۔ اور غلب غیر خالص میں اگر ادا کل میں غذا غلیظ کا موقع نہ ہو اور لطیف کریں تو غذا لطیف دینے سے ہو کہار بہنا بیمار کا انسب ہی بخلاف غلب خالص کے کہ اوسمین یہ بات درست نہیں۔ تیرہویں غلب غیر خالص میں بوجہ شرکت بلغم کے کم ہوتی ہے۔ اور ابتداء میں تیرہ حنفہ سے احتقان بھی غیر خالص میں جائز ہے۔ اور اسہال قوی میں انتظار نفع کا بخوبی کرنا چاہیے اور بہت زیادہ انتظار کرنا چاہیے۔ اور آب جو میں ادویہ بنفجہ ملکہ مثل تخم کر فس وغیرہ کے جیسا اور بیان ہوا ہے غلب غیر خالص میں جائز ہے جس طرح کسی معدہ میں غذا ترین ہونے کے سبب سو آمیزش کا جواز اوپر مذکور ہو چکا ہے۔ بلکہ غلب غیر خالص میں اس سے بھی قویتر چیزیں آب جو میں پڑ سکتی ہیں تا ایکہ بیشتر زرد فامی خشک اور سفراور فوج اور سبیل الطیبہ وغیرہ بھی شریک کرنے کی بحسب مزاج ضرورت ہوتی ہے۔ چھندرا نگو بہت سود مند ہے اگر آب جو کے ساتھ پکایا جائے۔ اور آب خود آب جو میں ملا کر بھی مفید ہے اور آخر میں فقط چنے کا پانی مفید ہوتا ہے بخلاف غلب خالص کے۔ اسکا بھی خیال رکھنا بہت ضرور ہے کہ مادہ غیر خالص کا غلب خالص کے مادہ سو کس قدر قریب اور بعید ہے یعنی آمیزش بلغم کی صفا سے کس قدر ہے کہ برطبق اسکے علاج میں اختلاف کیا جائے۔ اگر تھوڑی شرکت بلغم کی ہونے سے غلب غیر خالص پیدا ہو اور قریب غلب خالص کے ہے تو ہر معاملہ میں بھی تھوڑی سی مخالفت کرنی چاہیے جب تار وہ غلب غیر خالص میں غلیظ ہو جائے تو فصد کرنی چاہیے اور فصد کے بعد حنفہ کی ضرورت نہیں ہے۔ غلب غیر خالص میں بعد غذا کے نئے کرانے سے کچھ فائدہ نہیں ہے۔ جو سہل اول میں اس تب کر دیا جائے اور مزاج اسکا معتدل ہو اور اجزا سے ترکیب اسکی اچھی ہے گھنٹہ کو پانچین بچائیں اور سنگھینہ اوسمین داخل کریں اور غیر سنگھینہ میں اوسمین بھی

شرکیہ کیا جاتا ہے اور اس سے ۳۰ فیصد فی ثقیہ ہے کہ ترتر ترتر دھڑاں کیا جائے اگر بلغم کی زیادتی معلوم ہو۔ ابتدا میں تھنہ کا استعمال
مجھے زیادہ پسند ہے بہ نسبت اور قسم کے کہ یہ سہل است کہ ابتداء حقد کے یہ ہیں۔ گو کرو باہونہ چند رقم یعنی کڑی ہفتہ سپستان انہر توڑ اساتر
اور ان اجزاء میں المتاسل در دغین کبند اور بورہ انشی وغیرہ بھی شریک کریں اور کہیں ان مذکورات میں سے ایک ہی جزو کی حاجت
ہوتی ہے محجب کمی بعد جمی ہذا کے غلبہ لیس سے یعنی حسب قدر زیادہ غیر نالیں ہوگی اور سیفہ رقوی اور مسهل بلغم کی ضرورت
زیادہ ہوگی۔ نفیج کی مددگار دوا جیسے کہ سکنجبین حسین کسیدہ بھقند شریک کریں خواہ سکنجبین اصولی۔ اور بعد روز ہفتم کے
ایسی آستین دینا چاہیے کہ وہ نفیج کریم اور لطیف مادہ کی اور تقویت معدہ بھی حاصل ہوگی۔ اس طرح آب رازانہ اور کرفس ہر گاہ کچھ
بھی نافع ہے۔ اگر چودہ دن سے پہلے زیادہ ترے ہر قرض در صغیر جسکا نسخہ قرابادین میں مذکور ہے اسکا استعمال کچھ مضر نہیں اور
اگر اس سے بھی زیادہ شب کو نول ہو جائے ہر بدون استعمال قرض خافت کو چارہ نموگا اور جو شانہ خافت کا بھی غرور دینا چاہیے کہ زیادہ
تیسرے اور تحلیل اور تنہیں کی ضرورت ہو اور اطراف شریک کی تنہیں کما دیئے سینگ کے ذریعہ سے کرنی چاہیے اور اگر صفا سے تنہیں
کریں ہو سکتا ہے۔ اور عرق پراونگ و صفا و شریک اور بھی لکائیں اگر اس مقام پر غلظت و سطر علی سختی وغیرہ عارض ہو۔ ایسی تدبیر
کے بعد جب یقین کامل ہو کہ نفیج چوچکا ہے پھر فراغ اسہال اور اور اس سے کرنا چاہیے۔ اگر بعد اسہال اور اور اس کے کچھ گرائی ہو
میں داپنے طرف پانی جائے اس سے خوف نہ کرنا چاہیے۔ اور یہ تغرضہ جیدہ ایسے وقت میں یہ ہیں ایلیج ۵ درم تربدہ ۵ درم آب گند
کاہو یا کاسے اور خافت ۳ درم تخم کرفس بلبلہ زرد کابلی ہر ۵ درم کوٹ پیسکا آب کرفس ۵ گولی بانہ کرفس کک لین اور دودرم
شریات تجویز کریں۔ ازین قلیل یہ جو شانہ مجوزہ خاص ہمارا ہے۔ خافت اور سفیقین اور بلبلہ کابلی ہر ایک ۵ درم تخم خرفہ تخم خیار
تخم کرفس اونٹ کٹارہ باد اور ہر ایک ۵ درم تربدہ ۵ درم المتاسل چہ درم زہیب خستہ ہر اور دہیں عدد سپستان ۳۰ عدد و انہر
دس عدد گلقد جو گلاب فارس سے بنی ہو پندرہ درم برسم معمول سب کو ۲۰ دین اسقدر پانی میں جو ان کو مناسبت
اور ایک بڑا پیالہ ہر تکرین اور دہین مقمو نیا بقدر ربع دانگ کو اضافہ کریں اور پربائیں۔ کہیں احتیاج ایسی دوا کی ہوتی ہے کہ
ایک وجہ سے قوی ہو اور ایک وجہ سے ضعیف ہو قوت قوادسکی اس مراد سے درکار ہوتی ہے کہ غلط لزجیت و ارجحیت ہونے کو بقوت کک
اور ضعف اسوجہ سے کہ دفعہ کہبت سامادہ خارج کرے اور یہ صفت قوی دست اور دوائیں جب ہند کم کر کے استعمال کریں پیدا
ہوتی ہے کہ رفتہ رفتہ غلط رذی جو قابل استفراغ ہے اسے چند دفعہ ہر نکال دیتی ہے اور فائدہ اس تدبیر کا یہ ہے کہ بوجہ اسہال
کے ضعف عارض نہیں ہوتا۔ یہ دوا قوی دست اور ایسی ہے کہ تھوڑی سی مستعمل ہو سکتی ہے اور بہت سی بھی استعمال میں
آتی ہے تھوڑی اگر بلالی جائے کم دست آئینکے اور بہت پلانے سے زیادہ دست آئین کے۔ سلاقات نیز جو دوائیں عصارہ اولی
کسی چیز کی ہیں اونکی مقدار قلیل سے بیشتر کچھ پراونگ نہیں ہوتا ہے۔ وہ دوا جسکی صفت قوت اور ضعف کی بیان ہوئی ہوگی
کے ہے اگر نصف درم خواہ اس سے بھی کم لیا جائے بقدر حاجت کو خواہ مقمو نیا قریب دو جو کے لین با اس سے زیادہ کسیدہ استعمال
کریں اس طرح کہ گلقدین ملا کر پلائیں۔ خواہ غاریقون اور مقمو نیا دونوں بقدر مناسب شریک کریں اور گلقدہ موصوف کے ہمراہ
چائیں خواہ تازہ پھول گلاب کا عرق پھوڑ کر بقدر ایک اونیہ خواہ شربت دروہین پودہ آئین داخل کریں جمی محرقہ جسکا نام فاسول
ہے محرقہ کی بھی مثل غب کو دو قسم ہیں ایک محرقہ مفراوی ہے کما دسکا سب کثرت حقوت صفا یا اندرون عروق کے ہے

خواہ اوں رگوں میں جو حاصل اطراف قلب کی ہیں خواہ وگین جو گردہ معدہ کی ہیں اور یہ محرقہ مثل غلبہ لیس کے ہے۔ دوسری قسم محرقہ کی بوجہ بلغم شور کے ہوتی ہے جسکی عنوانیت نواحی قلب کی عروق میں ہوتی ہے بنا بر قول بقراط کے جیسا کہ کتاب ابنہ یما میں لکھا ہے۔ بلغم شور کی پیدائش جیسے کلیات میں بیان ہو چکی مائیت بلغم سے بامیزش صفراء عادہ کی ہوتی ہے پس جو صفراء کہ منقض ہوتا ہے اوسکی رما دیت بلغم کی مائیت سے ملکر شور پیداکر لگی اسلیکے کہ رنگ کی پیدائش بدون رما دیت اور مائیت کے نہیں ہوتی جیسا کہ کلیات میں ثابت ہو چکا ہے مترجم کہ کتاب غرض اس بیان سے یہ ہے کہ جو کہ داخل اس قسم کا حمی غلبہ میں بطا ہر شور ہے اور بقراط امام فن نے اسے داخل کیا وجہ اسکی یہی ہے کہ یہ بلغم بمنزلہ صفراء رودی کے ہے اور حسیط غلبہ غیر خالص مرکب بلغم اور صفراء رودی سے ہوتی ہے یہ تب ہی رما دیت صفراء اور مائیت بلغم سے ملکر جو بلغم شور پیدا ہوتا ہے اوسی سے پیداہوتی ہے مثن چونکہ حمی محرقہ میں نسبت غلبہ کو اعراض شدید ہوتے ہیں اسی جہت سے مدت بقا اس تب کی بھی کم ہے غلبہ کی مدت سے متشیخ کو باوجود باقی ہونے فرج شیخوت کو تب محرقہ کمتر عارض ہوتی ہے اور اگر شاذ نادکر کم عارض ہونے تو ہلاک ہو جاتا ہے اسلیکے کہ تب اور غلبہ میں وجود سبب قوی کی جو دفعۃً اونکی بلغمیت کو فنا کردی عارض نہیں ہوگی اور یہ چونکہ قوی اونکے نہایت ضعیف ہونے میں اس مرض کی تکلیف شدید کے تحمل نہیں ہو سکتے ہاں وجہ ہلاک ہو جانے میں مترجم نے بچشم خود شہرہ البیاریں ایک مشخخ نوٹے ہیں کا ایسا قوی دیکھا ہے کہ اوسکی نبض اگرچہ ضعیف تھی مگر اس قدر سریع اور قوی تھی جس طرح شبان کی ہوتی ہے اور شہداء و طبام اور شہداء ہی اوسکا جوان قوی سے زیادہ تھا اور سبب اس قوت کا استعمال بعض ادویہ ہندیہ کا سیری تھا وہ شخص وجع معاصر میں گرفتار تھا مگر یہ بیوں پر خود بلا اعانت چڑھ کر آیا تھا اور غلط صفراء و کے اسہال سے اوسکا وجع معاصر زائل ہوا۔ اسی وجہ سے قید بقا فرج شیخوت ہم نے زیادہ کی ہر نفس جوان اور گرگوان کو اکثر حمی محرقہ لاحق ہوتی ہے مگر لڑکوں میں تیزی اس تب کی کم ہوتی ہے اسلیکے کہ اونکا فرج مطلوب ہو کہی لڑکوں میں جب تب پیداہوتی ہے تو اس کثرت سے بخارات بطرف سر کے اٹھتی ہیں کہ اونکی طرف اشارہ ہو سکتا ہے یعنی بخوبی اٹھتے ہوئے معلوم ہوتے ہیں اگر ہاتھ سر کے اوپر رکھا جائے۔ بقراط نے فصول میں بیان کیا ہے جس شخص کو حمی محرقہ میں رعشہ عارض ہو جائے تو اوسکی ہیوشی اور غلط جواس تب کی وجہ سے ہوتی ہے بوجہ رعشہ کے زائل ہو جاتی ہیں شاید مراد بقراط کی یہ ہو کہ چونکہ دماغ میں گرمی زیادہ ہو جاتی ہے اور عصب ہی زیادہ گرم ہو جاتا ہے اس سے اختلاط ذہن اور رعشہ پیداہوتے ہیں اور یہی قتل ہے کہ زوال اختلاط ذہن کا سبب رعشہ کے اس وجہ سے ہوتا ہے کہ مواد عارہ دماغ بطرف عصب کو ریزش کرتے ہیں اور دماغ صاف ہو جاتا ہے۔ اگر تب محرقہ کا زوال تھے خواہ روانی شکم اور رقاقت ہوتا ہے علامات اس تب کا ہمیشہ لازم رہنا اور قرات لینے زمانہ سکون پوشیدہ ہوتا ہے اور اعراض میں شدت ہوتی ہے کہ پیلان زبان میں خشونت اور زردی پیدا ہوتی ہے بعد ازاں سیاہ ہو جاتی ہے پس اسواہ بوقت بحران براہ نہیں ہوتا پس بہت ہی ہتیاہی کی ہوتی ہے بقراط کہتا ہے کہ اگر تب محرقہ میں تھوڑی سی کمانسی پیدا ہو تو پیاس میں تسکین ہو جاتی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس تب میں پیاس جو ٹی بوجہ ربہ کے عارض ہوتی ہے جب پہلے سے کو تھوڑی سی جنبش بوجہ کمانسی کے ہو ی نرم گوشت مثل غلام اور مری سے جو تری اور سپر ملتی ہے اوس تری سے بھیک کہ حرارت اپنی بجا لیتا ہے اور پیاس بھی زایل ہو جاتی ہے۔ حرارت تب محرقہ کی اکثر حقد ز باطن میں شدید ہوتی ہے اتنی ظاہر میں نہیں محسوس ہوتی اور سنگینی اعضاء کی نسبت اور تپوں کے محرقہ میں کم ہوتی ہے۔ محرقہ صفراء و یہیں اعراض ردیہ شدید ہوتے ہیں مثل بیداری اور قلق اور اوراق لینے تشوش اور رقاقت اور دروسہ اور کھینچون کا وہ کھنکھانہ کھنکھانہ کھنکھانہ جانا اور ہرگز صفراء خالص کا بادل ہونا ہونک بالکل نہونی اور لڑکوں کو غلبہ یہ تب عارض ہوتی ہے

دودھ موندہ میں نہیں لیتے بلکہ چاتی کی طرف سے موندہ پیر لیتے ہیں اور جب قدر دودھ بھر لایا جائے فاسد اور ترش ہو جاتا ہے۔
 علاج تب محرقہ کا جو علاج غلط لکھا ہے وہی اس تب کا بھی علاج ہے اور اگر احتیاج استفراغ کی ہو پھر بلدی ہنسنا سب سے
 اسلئے کہ مہلت اس تب میں کم ہے مگر پورا استفراغ بعد نفیج کے کرنا چاہیے۔ فصد سے کہی محرقہ میں بہرگز زیادہ برہم جاتی ہے اگر فصد
 بمقدار کثیر برآمد نہ ہو اور کبھی نفیج ہوتا ہے اگر فاروہ میں کدورت اور حرارت زائد ہو کہ یہ دلیل زیادتی خون کی ہے۔ مگر تب محرقہ لطیف تدبیر
 کی زیادہ لائق ہے اور چونکہ کلامی پلائی باسے برف وغیرہ میں خوب سرد کر کے لینی چاہیے۔ اور اگر سقوط قوت کا خوف ہو تو پھر تدبیر غلطی
 درکار ہوتی ہے پھر اچھی طرح غذا دینی چاہیے اگرچہ بظاہر مرض شکایت ہو کہ کی نکر۔ خواہ غذا کی طرف طبیعت مائل نہ ہو خصوصاً جس شخص
 کے بدن سے احراق کثیر لگتے جاتے ہوں اسلئے کہ اکثر اس تب میں بولیموس لینے سقوط اشتہا و طعام ہی عارض ہو جاتا ہے۔ اور ابتدا میں
 اس تب کو ٹیکس قوی کی طرف حاجت ہوتی ہے اور محالجات حیات عادیہ جو اوپر مذکور ہو چکے ہیں اور کچھ اقسام مذکورہ کی ضرورت ہوتی
 ہے۔ کبھی یہ تدبیر اچھی ہوتی ہے کہ جس وقت کس قدر تب کو اعراض میں کمی محسوس ہو سو جانے کی تدبیر کرنی چاہیے اس طرح کہ تھوڑا اب لال
 ترسندی اوس میں قدرے کافور داخل کر کے پلا دین اور پھر وہ سور ہے۔ میں پسند کرتا ہوں تبرد قوی کے واسطے سکنجبین یا شیر تخم خرفہ
 شیر تخم کاسنی اور آب ترنر اسکے واسطے بہت سودمند ہے۔ اور سرد پانی پلانے کے جو شرط ہوا پر بیان ہو چکے ہیں اور کالچا کر کے
 پلانا چاہیے پھر اگر رائے نویمان تک پلانا جائز ہے کہ رنگ بدن سبز ہو جائے بشرطیکہ مرض قوی الجثہ ہو کبھی بوجہ اختلاط ذہن کے باوجود
 نہایت تشنگی کے پانی طلب نہیں کرتے اس واسطے واجب ہو کہ گونٹ گونٹ ہر وقت کھاتے ہو پلایا جائے جب اونگی زبان سوکھی ہوئی نظر آوے
 جو اعراض اس تب کو شدید ہیں اور کالچا کر کے صیاجاں مذکور ہوئے کرنا چاہیے۔ اور اطراف سمی ایسی بیماریاں ونگو بچا ضرور ہے
 کہ محرقہ میں عاف سے برائی دشواری عارض ہوتی ہے۔ یہم سانس طینی ہی اس مرض میں بہت بدستور اور آٹھلکھ وغیرہ سے اسکی تیز
 کرنی چاہیے۔ اور اطراف سینہ میں انکی کسی طرح تشنج پیدا نہ ہونے پائے۔ اسکے سر پر سرکہ اور روغن گل اور صندل گلاب اور کافور وغیرہ لگا کر
 جاسے اور اسکی تشنگی کی حفاظت بخوبی کی جائے۔ اگر بیماری زیادہ عارض ہو تو منومات خفیفہ مثل شیر و تخم کوکنا۔ و تخم کدو سے علاج کرنا چاہیے
 اور شربت خنشاں سیاہ ہی ایسی وقت دینا کہ مضر نہیں ہے اور اجرت میں جو قرص منوم ہیں وہ بھی سہل ہو سکتے ہیں جیسے قرص کافور اور
 قرص کے ہر ایک سکنجبین شیر تخم کدو اور تخم خرفہ ہی شریک کرنا چاہیے ہر ایک تخم کی مقدار در درم اور سکنجبین پندرہ درم سے
 پچیس درم تک۔ اگر ایسے وقت اسہال ہو قرص طباشیر مسکٹ پینا چاہیے۔ قرص بہت عمدہ یہ ہے طباشیر گلرنگ ہر ایک ٹائی
 درم زعفران دو دانگ تخم خرفہ سیاہ تخم کاسنی ہر ایک نیم درم تخم کدو اور تخم خیار درم صندل ڈیرہ درم رب السوس نشاستہ ایک درم کا
 ڈیرہ دانگ ان دو انگوٹھ یا پینچین قرص بنائیں۔ دوسرا نسخہ قرص کا گل سرخ چار درم تخم خیار تخم خربزہ و ترنر اور گدڑی اور خرفہ ہر ایک
 دو درم زعفران دو دانگ خوراکٹ انگ اور نصف صندل عربی نشاستہ کثیر رب السوس ہر ایک ایک درم بادیہ پانی اور گوند کے قرص بنائیں
 مقدار شربت دو درم۔ جب تب محرقہ میں انخطا صیح پیدا ہوا اور بخوبی خفت ہو جائے پھر جام مائل بہ بروقت کرنا کہ مضر نہیں۔ یہ بھی خرفہ
 کی دوسری قسم جو مادہ بلغم شور سے پیدا ہوتی ہے اوس میں جب قدر جام و انخطا کے مجھے پسند ہے اناد و سری قسم میں نہیں بلکہ اوس قسم
 میں جام کی اجازت ہی جو حمی رموی کا بیان۔ جالینوس کا یہ خیال ہے کہ عفونت خون سوکھتی تب پیدا نہیں ہوتی ہے
 اسلئے کہ خون میں اگر عفونت پیدا ہو تو وہ صفر اجاتا ہے اور خون نہیں رہتا اور اسکا نام اس وقت خون ہے اور نہ اس سے فائدہ ہو گا

برآمد ہو سکتا ہے پس جس تب کو اور لوگ رموی کہتے ہیں واقع میں وہ تب صفراوی ہے رموی نہیں ہے یا وہ تب تب محرقہ میں داخل ہوگی خواہ جمی غلبہ کی کسی قسم میں یہ قول جالینوس کا مخالفت مذہب بقراط کے ہے اور غیر واجبی بھی ہے لینے درست نہیں ہے زیادہ تر وقوع غلط کا اس مذہب میں یہ قول متشابہی جو کہتے ہیں کہ خون جسوقت متعفن ہو صفرا ہو جاتا ہے اسلئے کہ اس قول کے دہنی سمجھتے ہیں آتے ہیں۔ ایک معنی تو یہ ہیں کہ خون میں اگر عفونت پیدا ہو اس مرتبہ کہ وہ پوچھتا ہے کہ بعد عفونت کے صفرا ہو جائے۔ جیسے کہ تو کہ لکڑی جسوقت مشتعل ہو جیسا کہ اسکا اشتعال تمام ہو جائے راکھ ہو جاتی ہے۔ دوسرے معنی یہ ہیں کہ خون جسوقت متعفن ہو اسے حال میں صفرا ہو جاتا ہے جیسے کہ لکڑی عین جلنے وقت راکھ ہو جاتی ہے۔ اب دیکھنا چاہیے ان دونوں معنوں میں کونسی درست ہیں پہلے معنی تین وجوہ سے فاسد الہاخذ ہیں۔ اول تو یہ ہے کہ خون جسوقت متعفن ہوتا ہے جزو رفیق مائی اسکا مستحیل صفراوری کی طرف ہوتا ہے اور غیر کثیف کا استعمال سودا کی کثیف کی طرف ہوتا ہے پس مجموعہ اجرا خون کے مستحیل لصفرا نہیں ہو جاتی اور ظاہر قول جالینوس سے یہی سمجھ میں آتا ہے کہ ممیج اجرا خون کے متعفن ہو کر صفرا ہو جاتے ہیں مگر جمی کہتا ہے غرض شیخ کی یہ ہے کہ چونکہ عفونت نہ ہو تو خون کی دو غلط صفا اور سودا بننے میں تب فقط صفراوی کیونکہ ہوگی بلکہ مرکب صفا اور سودا سے ہونی چاہیے۔ مگر دوسرے انداز یہ ہے کہ خون کا صفرا ہو جانا بعد عفونت کی ہوتا ہے اور ہم بحث کرتے ہیں کہ صحت وقت عفونت میں خون سے تب پیدا ہوتی ہے جس طرح بروقت عفونت ہر غلط کی تب عفونت ہر قسم کی پیدا ہوتی ہے اسلئے کہ اوپر تعریف میں تب کے بیان ہو چکا ہے کہ عفونت ہر غلط کی اس طرح ہوتی ہے کہ حرارت غریبہ کسی غلط میں اثر کر کے اوسے حالت ناملائم پر کر دے مگر وہ غلط اپنی نوع اور قسم پر باقی رہے لینے صفرا خواہ بلغم اگر متعفن ہو تو نوع صفرا خواہ بلغم بدل جائے اور ہر حالت نامناسب ہو جو حرارت غریبہ کے پیدا ہو پس اگر اسقدر تغیر ہو جائے کہ خون کا صفرا بن جائے اسے عفونت کہیں گے بلکہ وہ تو احتمال ایک غلط کا دوسرے غلط کی طرف ہو گیا اسلئے کہ غرض بحث سے خارج ہوا۔ تیسرا فساد قول جالینوس میں یہ ہے کہ فرض کیا کہنے کہ خون کی عفونت سے صفرا پیدا ہوتا ہے مگر یہ کیا ضرورت ہے کہ صفرا متعفن پیدا ہو اور تب صفراوی صفرا متعفن سے پیدا ہوتی ہے اسلئے کہ اکثر چیزیں اس طرح متعفن ہوتی ہیں کہ ان کے اجزاء رفیق اور غریبہ بعد صفرا ہوتے ہیں مگر جزو رفیق سے جوئی چیز پیدا ہوتی ہے جو متعفن ہوتی ہے اور غیر کثیف کی جو متعفن ہوئی وہ چیز کا پیدا ہونا جیسا کہ اسکا مستحیل نہیں ہونے کی چیز پیدا وہی ہر وقت متعفن ہو اور اگر وہ ہو کہ غرض عفونی سے جو چیز پیدا ہو وہ ہی ضرور متعفن ہو تو خون کی عفونت سے جو شے کثیف مستحیل سودا ہوتی ہے وہ بھی ضرور ہو اور تب صفراوی کے ساتھ اس جگہ سوداوی بھی ہو اور یہ بات محض باطل ہے یہ تین مفہوم اور سو وقت پیدا ہوتی ہیں کہ قول جالینوس کو معنی اول پر محمول کرے۔ اور اگر یہ معنی کہیں کہ خون جزو غریبہ کا صفرا ہو جاتا ہے تو یہ معنی غلط محض ہیں اسلئے کہ عفونت ایک طریقہ فساد اخلاط اور احتمال کا ہے نفس احتمال نہیں اور اسی وجہ سے عفونت چونکہ احتمال کی کیفیت کا ہے کہ اس سے تبدیل نوع نہیں ہوتی اور احتمال کی نفی مائی ہوتا ہے اور احتمال نوعی مثلاً احتمال خون بطرف صفرا آتی ہے مائی نہیں ہے بلکہ عفونت ایک قسم کا فساد جو کیفیت میں خون کے عارض ہوتا ہے اور خون اپنی اہمیت پر باقی رہتا ہے جیسے بلغم جب متعفن ہوتا ہے تو بلغم باقی رہتا ہے سودا نہیں ہوتا اور نہ صفرا بن جاتا ہے بعد تمام ہونے عفونت کو پھر دفعہ خواہ مستحیل سودا ہو یا مستحیل لصفرا ہو بلکہ حق صحیح قول بقراط کا ہے کہ خون کی عفونت سے کہیں بھی پیدا ہوتی ہے اور اس قول کو درست کرنا ہم کہتے ہیں کہ عمومی رموی کی دو قسمیں ہیں ایک جمی عفونت اور دوسری جمی سخونت اور غلیان اور اس دوسری قسم کا بقراط سو نو خس لینے مطبقہ نام رکھتا ہے اور پہلی قسم کو وہ مطبقہ نہیں کہتا

اور اکثر غلیان اس تپ کی مادہ کا بوجہ وقوع سدون کو باطنی ترقق بین ہوتا ہے کہ حرارت غریزی بوجہ اون سدون کے متعلق
 ہوتی ہے اور گھٹتی ہے۔ اور کبھی اور ایسے اسباب پیدا ہو سکتے ہیں جو سبب بوجہ حیات یوم کے اشتداد سے زیادہ ہوں اور اس وقت
 نام کبھی بظراف شائبہ قویہ بھی رکھتا ہے یعنی نسبت جمی یوم کے قوی تر ہے اور یہ شائبہ قویہ یہی تپ ہے کہ درمیان جمادات عفوئیت اور
 حیات یومیہ کے واقع ہے حیات یومیہ کو اس کو فرق ہے کہ اس میں شغل اور خلط کو ہوتا ہے اور حیات یومیہ میں یہ شغل
 اشتعال اولی روح کو ہوتا ہے۔ اور حیات عفوئیت سے اس میں فرق یہ ہے کہ عفوئیت خلط کی اس تپ میں نہیں ہوتی بلکہ ان دونوں
 جوش خونین ہو گیا ہے۔ اور یہ تپ نسبت جمی یومیہ کے حادہ ہوتی ہے نہ جمی یومیہ سے اور نہ جمی یومیہ سے نہ جمی یومیہ سے
 لیکن اکثر طرف جمی عفوئیت خواہی دفعہ کو منتقل ہو جاتی ہو۔ جالیئوس نے اکثر اس تپ کو مثل حیات یومیہ کے تصور کیا ہے اور اس کی
 یہ بھی رائے ہے کہ جمی دموی اور حیات کو ہمراہ مرکب نہیں ہوتا۔ کسوا سٹے کہ عفوئیت اگر خون میں پیدا ہو سکتا ہے اور اس وقت
 ہو جاتا ہے کہ ہر ترکیب کیونکر ہوگی۔ اور یہ قول جالیئوس کا اور اسکے اکثر اقوال سے مدت ناقص ہے کہ سہم
 طول کلام اس کے ذکر سے نہیں چاہتے اس لیے کہ طبیب کو مناقشہ کو مفید نہیں ہے۔ طبیب کو اس جگہ تو یہی کلام مفید ہے جو اگر
 تپ کو سعالیہ میں بکار آئے ہو۔ سبب اس تپ کا امتلا اور سدہ ہے اور اکثر یہ سبب ریاضت خصوصاً ریاضت یومانیہ سے پیدا
 ہوتا ہے اور ریاضت کر کے کسی قسم کا استفراغ نکلا امتلا اور سدہ کا نہیں ہوتا ہے اور نازک استفراغ سبب ریاضت سخت
 کرنا ہے زیادہ سخت اخلاط پیدا ہوتی ہے۔ کبھی موجب عفوئیت یہ امر بھی ہوتا ہے کہ کثرت خواہ شاداب اور تر کماہی جالیئوس نے سنجمل
 بطرف عفوئیت ہو جاتی ہیں۔ خواہ خلط خام یعنی بلغم زیادہ پیدا ہو کہ خون کو آمادہ عفوئیت پر کر دے جس طرح اگر مٹی اور کھیر اور دودھ چھڑ کے
 کھانے سے پیدائش مائیت کی خون میں خواہ پیدائش خلط بلغم کی ہوتی ہے۔ یہ تپ لازم ہوتی ہے کہ اس میں زمانہ قوت اور
 خفت کا نہیں ہوتا اس لیے مادہ جمیع عروق کو شامل اور نا وقت بحران جدید خواہ نازانہ مرگ اس کا لزوم باقی رہتا ہے۔ اقسام
 تپ کے تین ہیں اقسام متناقصہ ہے جو شروع میں بہت شدید ہوتی ہے اور رفتہ رفتہ گھٹتی جاتی ہے اور وجہ سلامت زیادہ ہو جاتی
 اس قسم میں واضح ہے کہ قتل اور فنا خلط موذی اور مضر کا اس میں زیادہ ہے اور نقص روز بروز کم ہوتا جاتا ہے۔ اس قسم کے بعد پر اسلم وہ قسم ہے
 جو نازوال حال داخل ہوتا ہے اور پیشتر سات دن تک نگہبان اعراض میں رہتی ہے اور سب سے بدتر وہ قسم ہے جو بروز اعراض میں رہتی ہے
 ہوتی جاتی ہے اور اس کو مزید کہتے ہیں اس لیے کہ عکس قسم اول کے حمل اس میں ہے اور نقص روز بروز بڑھتا ہے۔ بحران اس تپ کا بروز ہفتہ اکثر ہوتا ہے
 اور زوال اس تپ کا کسی استفراغ محسوس ہو مثل رجات وغیرہ کے خواہ استفراغ غیر محسوس مثل تخللات مخفی کے ہوتا ہے۔ کبھی اس تپ کا انتقال
 محرقہ صفاویہ کی طرف ہوتا ہے اور کبھی سرسالم ہی اس سے پیدا ہو جاتا ہے۔ کبھی بعد زیادہ ترید کے اکثر غس بلغمی کی طرف منتقل ہو جاتی ہے اور کبھی یہ
 اور جزی کی طرف انتقال کرتی ہے۔ جس وقت اس تپ میں بہت پیدا ہو اور پیٹ اس قدر ہو کہ بچہ سے آواز طبل کی پیدا ہو اور باوجود
 اسہال کے پیٹ ذرا بھی نہ بچے اور نفخ کم ہو اور اسکے ساتھ تھل تھل عارض اور اسہال کسی قسم کا فائدہ نہ بخٹے بعد اسکے چڑے دانہ برگ سبز
 ہوں تو یہ امور علامات موت کو ہیں علامت جمی دموی تپ کا ہمیشہ لازم رہنا اور آنگھو نکاس رخ ہو جانا اور چہرہ کا بھی رخ ہو جانا اور اوڑھے
 ساکن گردن کا پھول ہانا اور کینٹی کا ہونا اور برطالی امتلا ہونا اور لرزہ کا نہ آنا اور پینہ کا براد نہ ہونا سوائے بروز بحران کے اور اکثر اسکے ہمراہ
 ایک میں معمولی ہوتی ہے اور مہاجر یعنی حد قہ چشم میں حاک پیدا ہوتا ہے اور سانس رک جاتی ہے اور اکثر ان کو سبات اور بدشواری کلام

۱۷
 یہ تپ کبھی
 درجہ پہلے
 ایک حال سے
 نکلے

واجب کہ جو اس لیے کہ اکثر نمور سے نرین نکالے میں یہ بکلا دال ہو جاتا ہے اور قریب سے خشکی مرین پھینک پھینک پاتا۔ کہیں بسبب
فصد ہو جاتی ہے اور سکے بعد فوراً اسماں صفراوی ہوتا ہے اور عرق بھی بکثرت برآمد ہوتا ہے اس وقت کو پوچھنا چاہیے تاکہ یہ ہم کل
اور رک نہ جائے اور کہیں حسیہ تنقیہ کامل کا پذیر ہو فصد یہ کہ تین ہوتا ہے خروج عرق کا منع بھی کرتے ہیں اور ہونہف اور خشکی حاصل
ہوئی ہے اور سکا تدارک غذا و لطیف سے کیا جاتا ہے اور سکون و آرام مریض کو دیا جاتا ہے۔ ملاحظہ کیجئے کہ اس وقت ضرورت
اول اجزاء سے جو معروف ہیں مثلاً آب انار میں خواہ مخواہ دھوئیں انا کا پانی اور زیادہ تلخین کی بند شیر نشست اور قمر سندی تک
۔ اور خفیف شیاہ جو ابھی مذکور ہو چکے ہیں اور کہیں بروقت نفیض کے استفادہ کی حاجت ہو تو پلہ نہ روا اور شامہ روا و الما کر
و غیرہ سے کیا جاتا ہے۔ اگر مریض کی حالت ایسی ہو کہ اتہ کی فصد نہ ہو سکے مثلاً اگر کا ہو تو رک پشانی کی فصد کو لینی چاہیے خواہ
دونوں شانوں کو بچھین بچھنے لگانے چاہئیں۔ اگر یہ بھی نکل نہ سکے کسی عارض مانع کی وجہ مثلاً ضعف کی شدت ہو برہنہ یا
اسماں کے دفع مادہ کرنا چاہیے جس طرح کہ خوفہ میں بیان ہو چکا ہے یا اس تب میں ایسے اجزاء سے کہ لینی چاہیے جو نفیض کریں اور
قطع ہو جائے اور خون کے جوہرین نکسین جو جیسے شربت عذاب خواہ شربت انار وغیرہ۔ اگر فصد سے خشکی پیدا ہو ورنہ آب الگور کے
ساتھ کھلانی چاہیے۔ اگر کسی فرد بخود جاری ہو اور سکا بند کرنا مناسب نہیں ہے مگر جب قریب جھٹی ہو چکے۔ خون کی تخلیظ عذاب سے
خوب ہو سکتی۔ اور رب عذاب اس طرح بناتے ہیں کہ سبب ان عذاب کی باخ رطل پانی میں پکائے جائیں اس قدر کہ ایک ثلث پانی
لینے سے رطل باقی رہ جائے اور شکر سے قوام کیا جائے اور شکر حسب قدر گرم ہوا نہی ہی اچھی بات ہے۔ اور مسور بھی تخلیظ
خون کی بہت مفید ہے خصوصاً تندرست کر کے من اگر مسور کو بچائیں جو خوب کھتا ہو۔ اور اگر مادہ غلیظ ہو تو برز رب عذاب خواہ
استعمال کرنا چاہیے۔ تبرید خون کی اس طرح پر کریں کہ مسور کو پائیں بلکہ اور سکا نفیض پائیں اور برف سے ٹھنڈا کر کے پلائیں خواہ
آب برگ کا مسور کر کے پلائیں اور فقط سر و پانی ہی کافی ہے بشرطیکہ کوئی مانع موانع مذکورہ بالا سے نہ ہو۔ اگر اس کثرت سے
پانی پلایا جائے کہ جوڑ پلنے لگتے ہیں اور رنگ بدن نکاسن ہو جاتا ہے اور اسی تدبیر سے شفا حاصل ہوتی ہے اور کہیں تب کا انتقال بلغمی
تب کی طرف ہو جاتا ہے اور وقت قرص و رد وغیرہ جو ادویہ جمعی بلغمی کے ہیں ان سے علاج کیا جاتا ہے۔ ایسا علاج بعض متقدمین
کیا کرتے تھے یعنی پانی بکثرت پلا دیتے تھے اور بعض متاخرین نے براہ کذب اپنی ایجاد سے اس معالجہ کو لکھا ہے۔ آب جو کا پلایا جائے
علاج اس تب میں نفع ہے بشرطیکہ طبیعت نرم ہو اور بہترین اوقات استعمال آب جو کا وقت شدت غلیان اور کرب کا ہے اور جیسے
اشتعال حرارت زیادہ ہو اور غفلان کا دورہ متواتر ہو رہا ہو۔ یہ بھی جائز تھوڑے سے کہ فقط تبرید پر اقتصار کر کے فصد اور سہارا
ترک کر دیا سہ سے زیادہ پیدا کرتا ہے اور احتقان حرارت کا زیادہ کرنا ہے اس سبب سے عفونت اور حرارت دوبارہ عید برہ جاتی ہے۔
تنقیہ اس مادہ کا مسہلات صفرا سے کرنا چاہیے جس طرح قوت اور ضعف مریض مقتضی قوت اور ضعف اجزاء و سہارے کے ہوں۔ اور منفعات
ایسے دینے چاہئیں کہ جو نفیض بلغم کے واسطے مفرین اس لیے کہ اکثر بلغم سبب عفونت خون کا ہوتا ہے۔ اور آخر میں اس تب کے
قرص تباشیر دینا چاہیے اور یہ قرص بھی بہت عمدہ ہے۔ طباشیر ۳ جزو تخم خرفہ ۵ جزو تخم خیار ۲ جزو تخم کہو ۲ جزو صمغ عربی کثیر اشبا
ہر واحد ۳ جزو رب السوس ۲ جزو کوٹ پیکر قرص طیار کریں دو۔ اگر نسخہ خصوصاً اگر ضعف جگہ ہو تو بہت مفید ہے۔
۳ درم عصارہ زرنشک ۲ درم تخم خیارین ۲ درم تخم خرفہ ۲ درم طباشیر و واحد ایک درم صمغ عربی قشاسہ کثیر اشبا

ریویدینی زعفران کا فورہ ہر کیسے مع ۱۰ ہر انکھ ترش بن جائیں۔ غذا اس تب میں فرو۔ است خدابی اور حد سی جو ترش کیے ہوئے ہوں اور
مزد رات رانی اور ساقی مناسب میں اور اگر ان غذاؤں کو کسی غذا کے استعمال میں خوف قبض کا ہو تو شدت ترشی کی کم کر دینی چاہیے
شیر شست ملا کر اور آلو بھارا ڈال کر اور غذا جو کدو۔ سے اور حاض سے طیار کیو ہے۔ اور فوا کہ اس تب میں امروہ اور انار اور سبب مناسب
ہیں۔ اور ترکاری کدو لکڑی اور کاسنی کبیر اور لوبیا اور حاض لینے چوکا اور کشنیز اور امثال اسکی جو بقولات مہرہ اور مسکن غلیان
ہوں۔ اگر درمیان بیداری یا خفتہ ان خواہ بات یا رعات بعد جوتوت کو فنا کر دی خواہ اور اعراض رومی حاض ہوں اور سخت ہوں
بر ایک کنگہ علاج ایسی طور پر کیا پاسیہ جو سابق میں جدا کا نہ بیان کیا گیا جمی بلغمیہ کا بیان اور بیان ہو چکا کہ بلغمی تب ایسی بھی
ہوتی ہے اور لڑنے بھی جتنی ہے اور نوبت اور لزوم کا سبب بھی اور بیان ہو چکا کہ داخل عرف کی عفونت سے لزوم ہوتا ہے
اور خارج عرف کی عفونت سے نوبت اور دورہ پیدا ہوتا ہے اور یہ بھی معلوم ہو گیا کہ جس طرح اور حمیات کے واسطے اوقات کلیہ خواہ
جزئیہ میں بلغمی تب کے واسطے ہی اوقات اور جو مقرر ہیں۔ کم سے کم وقت ابتدائی جمی کا اکثر بیمار ونگی اٹھارہ دن ہوتی ہیں اور زوال
اس تب کا درمیان چالیس اور ساٹھ دن کے ہوتا ہے۔ اسلیم حمیات بلغمی وہی ہے کہ اس کے زمانہ فترت اور سکون میں بدن ہوا
سے پاک ہو جائے خصوصاً اگر عرف برآمد ہو کر سکون پیدا ہوگا اس سے رفیق مادہ اور قلت مادہ کی اور بدن کا متخلل ہونا اور بڑے
مسامات کے متخلل مادہ کا ہونا ثابت ہوتا ہے۔ اطول اوقات اس تب کے زمانہ ترید کا ہے علاوہ یہ ہے کہ زمانہ اسکے انقطاع کا
بھی اطول ہوتا ہے نسبت زمانہ انقطاع غب کے اور زیادہ اول اسکا زمانہ انقطاع میں محسوس ہوتا ہے۔ بلغم میں جو عفونت آتی
ہے کبھی زجاجی ہوتا ہے اور کبھی ترش ہوتا ہے اور کبھی خشک ہوتا ہے اور کبھی ٹھیک ہوتا ہے اور یہ بات اور بیان ہو چکی کہ جسمی خور
کس طرح بلغم شدید سے پیدا ہوتی ہے۔ اور اکثر تب بلغمی انہیں کو عارض ہوتی ہے جبکہ فراج و طوب ہو خواہ جو لوگ تارک ریاضت
کو ہوتے ہیں خواہ مشایخ کو اور لڑکوں کو اور ارباب غم کو اور جو لوگ ریاضت خواہ استقامت حالت استقامت کہیں اور جہاں کو کبھی اکثر کبھی
کوکا۔ آتی ہوا وہ لوگ جنکو معدہ میں بوجہ امثال کے نزلہ وتر سے اور متعفن ہو جائے اور اسکے فم معدہ میں اکثر لم محسوس ہوا
کرے۔ یہی باتنا ضرور ہے کہ اگر تب کے ساتھ برد بھی ہو تو نبض میں ضیق اور صغیر پیدا ہوتا ہے علامات بلغمیہ
دائرہ کو اس تب کو بیان یونانی میں امقریوس کہتے ہیں جس تب کا سبب بلغم زجاجی ہو خواہ بلغم ترش یا صہن بردست
زیادہ ہوتا ہے اور لڑنے زجاجی بلغم کی تب میں زیادہ ہوتا ہے مگر بد اس تب میں دفعہ نہیں شروع ہوتا ہے بلکہ تھوڑا تھوڑا اطراف
میں پیدا ہو کر استقدر بڑھ جاتا ہے کہ جیسے بدن برف ہو گیا اگر اسکو گرم کرنا چاہیں بہت دشواری سے گرم ہوتا ہے اور اگر گرم
بھی ہوتا ہو تو دفعہ گرم نہیں ہوتا ہے اور نہ تبدیل گرمی پیدا ہوتی ہے بلکہ گرمی پیدا ہو کر سرد ہو جاتا ہے اور سرد گرم ہوتا ہے
اور کبھی بد اس تب کا تشعیرہ سے ملا ہوا ہوتا ہے اور سوقت برد تو اس حصہ سے خلا کو پیدا ہوتا ہے جس میں نقص نہیں ہوا اور
تشعیرہ غلط متعفن سے پیدا ہوتا ہے۔ زیادہ زبردست خواہ لڑنے منہی کے دورہ نہیں ہوتے ہیں اور یہ تب اس مادہ سے نہیں ہے
جو حکمت حدت کو نقص پیدا کرے تاکہ بطریق باہر نکالنے مادہ کے لڑنے پیدا کرے جس طرح مادہ صفراوی سے یہ چہن پیدا ہوتی ہے
اسلئے کہ عفونت اس مادہ کی عفونت سے نرم کی ہے اور یہ تب بد نہیں گرانی پیدا کر کے شروع ہوتی ہے اور سبات بھی ابتدائی
داخل ہوتا ہے اور بیشتر اوایل میں جو تو نہیں ہوتی میں انہیں نہیں ہونا اور نہ لڑنے ہوتا ہو بلکہ ایک مدت کے بعد بد اور لڑنے پیدا

ہوتا ہے اور کبھی مدت تک ایسا ہی ہوتا ہے کہ نشہ بردہ ہوتا ہے کہ زہن ہوتا ہے۔ اور اکثر اس تپ کا شروع غشی سے ہوتا ہے اور کبھی غشی نہیں ہی ہوتی ہے۔ مگر اس بیماری میں غشی بیشتر ہوتی ہے اس لیے کہ فم معرہ ضعیفہ ہوتا ہے اور اشتہا ساقط اور فم جویا بھی نہیں ہوتا جس کے ذریعہ سے خون پیدا ہوا اور جزر بدن ہو کر قوت پیدا کرے۔ جو تپ بلغم شورہ سے پیدا ہوتی ہے اس سے بیشتر پیر ہوتی ہے اور بردہ او میں شدید نہیں ہوتا۔ اور جو تپ بلغم شیرین سے پیدا ہوتی ہے کہ اکثر او میں بہت سی تیز اوایل کی ایسی ہوتی ہیں جن میں پیر ہی ہو خواہ بردہ ہو یا لڑہ ہو۔ اکثر دور سے بلغمی تپ کی غشی عارض ہو کر ابتدا کرتی ہیں اور کبھی اوایل کے دور سے میں حرارت شدید پائی جاتی ہے اور آخر میں کم ہوتی ہے۔ سبب اس کا شاید یہ ہے کہ عفوین پہلے بلغم شیرین اور شورہ قیق میں پیدا ہوتی ہے اور وقت حرارت شدید ہوتی ہے بعد ازاں بلغم غلیظ اور بارود میں لعفن پیدا ہوتا ہے۔ مگر بعض کے فلس کی گرمی کا یہ حال ہوتا ہے کہ باتہ رکھنے وقت تو گرمی کم اور ضعیف مثل حرارت بخارات کے معلوم ہوتی ہے پھر جب دبر تک ہاتھ رکھا رہے ایک حدت اور حرقت محسوس ہوتی ہے مگر جمیع بدن جھقڑا تہ کے نیچے ہوتا ہے سب جگہ پر اور کیان گرمی نہیں ہوتی جیسے وق میں بلکہ جن کسی مقام پر زیادہ اور کمین کم اور نرم معلوم ہوتی ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے حرارت پیچھے کسی ایسی چیز کے جو چلنی و خیرہ میں چھنی ہو صاف ہو کر آتی ہے اس لیے کہ بلغم لہج ہے اس کا افعال اور تپا ہوا حرارت سے مختلف ہوتا ہے بسط تمام از وجہ دایرہ و نکاہی دستور ہو کہ حرارت او میں اس طرح اثر کرتی ہے کہ میں کوئی جزو کم ہو جاتا ہے اور کمین سرد باقی رہتا ہو خواہ کسی مقام پر لڑو جت دایرہ چھٹ جاتی ہے اور کسی مقام پر نہیں ہشتی ہے۔ کچھ ہو کر حرارت اس کی اکثر اس مقدار سے کم ہوتی ہے کہ التھاب پیدا ہوا اور کرب اور چھنی ایسی ہو کہ شوق سرد ہوا کا پیدا ہو خواہ کھنڈ ہے پانی کو جی چاہے یا کپڑے پہاڑے اور کبتر پر پہلو بدلا کرے ایک کرٹ پر بوج کرے کہ آرام کر سکے اور بڑی بڑی سانس لے اور شکر بلانی کی زیادہ ضرورت ہو۔ اکثر اس تپ کی حرارت تیز کے زمانہ میں کبھی ایسی ہوتی ہے کہ کھنڈ دو کھنڈ ٹھرتی ہے اور ایسا گمان ہوتا ہے کہ اب یہ تپ زائل ہو گئی اور یہ تپ یکایک ہر موجود ہو کر تیز اور زیادتی کرتی ہے اس لیے کہ کھنڈ معلوم ہوتا ہے کہ بعد توقف پیر تپ شروع کرتی ہے تیز شروع کرتی ہے اور بڑھتی جاتی ہے اگر اس کا وقفہ انتہائی ہوتا تو بعد وقفہ کے زیادہ ہوتی۔ اس طرح اس تپ کے زمانہ انحطاط میں ہی وقفے ہوتے ہیں۔ کل بلغمی حمیات میں مذاوت تری زیادہ ہوتی ہے اس لیے کہ مادہ بلغمی تیز رطوبت زیادہ ہے اور بخارات اس مادہ کے پسینہ کی طرف بہت کم دفع ہوتے ہیں اس لیے کہ بلغم میں لڑو جت زیادہ ہے اور اگر کبھی پسینا برآمد ہو جاتا ہے تو کبھی کبھی قدرے قدرے معلوم ہوتا ہے اور تمام بدن میں شائع نہیں ہوتا ہے۔ کسی حق کی بلکہ عرق کا بالکل مفقود ہونا خاصہ لاکل سے اس تپ کی ہے۔ پیاس بلغمی تپ میں کم ہوتی ہے اور اگر بلغم شورہ ہو خواہ عفوین شدید عارض ہو کر گرمی زیادہ پیدا کرے اور وقت کہ یہ قدر پیاس جو ہوتی ہے وہ بھی اور تپ کی بہ نسبت بہت کم ہوتی ہے پیشانی کا پول جانا اس تپ کی بیمار و کھو زیادہ ہوتا ہے۔ اور پہلو کی جلد میں یہ بات پیدا ہوتی ہے کہ قیق ہو جاتی ہے اور تعدد پیدا ہوتا اور رنگ بیمار کا بھی بلغمی میں لاکل پسندی اور زردی ہوتا ہے اور دونوں رنگ پسندی سے بلغم لاکل کے پیدا ہونے میں اس طرح کہ سبزی سپیدی سے لاکل رطوبت کے رنگ پیدا ہوتا ہے اور ملتو رنگ لون کی یہی کیفیت رہتی ہے اور کتر سردی رنگ میں بوقت فتنہ پیدا ہوتی ہے جیسے کہ اور حمیات میں بوقت فتنہ کے رنگ میں سردی پیدا ہوتی ہے۔ بنف بلغمی تپ میں ضعیف اور مختل فیض لینے لبت اور غیر

اور قبل از وقت عفونت کو بلغم زجاجی کی ہر ذرہ اندر وطن چیم میں ایسا پلا تھامی بنجیدہ یعنی کہ چونکہ وہ ایک مکان خاص میں مدت سے ٹھہرا ہوا تھا اور وہ عضو او سکے برودت سے عادی ہو گیا تھا اور چونکہ عفونت کو جب اس میں حرکت پیدا ہوئی اور قریب کر اعضا جو اسکی برودت کو ختم نہ تھی اور اسکی قدر اتصال ہوتا تھا اسکی برودت محسوس ہوئی علامت اس تب کی بھی ایسی ہیں جو علامات حمی بلغمی کے مذکور ہوئیں اور یہ بھی پہچان ہے کہ بول اس تب میں سرد اور نام ہوتا ہے اور نسبت اور تہا بلغمی کے بول میں گرمی کم ہوتی ہے اور نبض بطبی اور متفاوت ہوتی ہے اور اکثر اس تب میں ہر روز شدت پیدا ہوتی ہے مگر کوئی غلیظ ہو نہ مادی جو کے کبھی رلیج کی طرف منتقل ہوتی ہے اور کبھی غلبہ کی طرف کیونکہ ایسا مادہ بدن میں کم ہوتا ہے اور بخیر میں کمتر اور شاذ اور واقع ہوتا ہے اور کبھی نفخ خواہ کمی مقدار سے دورہ میں بعد اور دوبر ہوتی ہے مگر غلبہ خواہ رلیج کی طرف انتقال سے اس تب کا بلغمی ہونا موقوف نہیں ہوتا ایسے کہ مادہ بلغم میں عفونت آجانے سے یہ تب پیدا ہوتی ہے اور دورہ کی طسرون التفات بعد اور اک اصل سبب کو جائز نہیں ہے اور نہ انقسام حیات کا فقط دورہ پر سے ورنہ بلغمی تب کو برودت خواہ صفراوی کو بطور غلبہ آنا بھی او سکے اور اک مادہ کے واسطے کافی ہے۔ اس تب کی نسبت ہم گنتے سے ہم گنتے تک ہتی ہر اور تب سے اس کم نہیں بلکہ کرتی ہے ایسے کہ مادہ اس قدر کثیر نہیں ہے کہ ہم گنتے تک نسبت باقی رہے جس تب میں اندر گرمی ہو اور باہر سردی ہو اسکا لیغفور یا نام ہے یہ تب اکثر بلغمی ہوتی ہے اور کبھی صفراوی بھی ہوتی ہے مگر صفراوی غلیظ سے پیدا ہوتی ہے بلغمی ہونا اس تب کا اس طرح سے ممکن ہے کہ چونکہ بلغم اندرون جسم کے متعفن و مستفیل ہوتا ہے تو وہ مقام گرم ہوتا ہے اور چونکہ تحلیل اس باہر کا نہیں ہوتا ہے اس وجہ سے خارج بدن میں گرمی پیدا نہیں ہوتی ایسے کہ او سکے بخارات کا زیادہ انتشار خارج نہیں نہیں ہو سکتا لہذا سخونت اور گرمی زیادہ بھی نہیں پیدا ہوتی اور یہ بھی ایک سبب ہے کہ قوت غریزی اور حرارت اصلی ہر مقام سے اندرون جسم محل عفونت متعفن میں جمع ہو جاتی ہے واسطے انضج مادہ کے ایسے کہ ظاہر بدن حرارت کو خالی ہو جاتا ہے اور سرد ہو جاتا ہے خصوصاً اگر خارج ہونے کا طریق نام زجاجی موجود ہوں اور انہیں عفونت واقع نہوا اور حرارت اندرونی اس قدر نہوا کہ بیرونی بلغم کی تحلیل خواہ سخین کر سکے۔ یہ بھی دلیل ہے خارج کے بارور ہونے کی کہ اکثر بلغم باطن سے بخارات غیر متعفن و متعفن میں جسوقت وہ بلغم متعفن ہوتا ہے کہ وہ بخارات صعود کر ظاہر بدن تک آتے ہیں اور جدا ہو تے ہیں اور صعود ان بخارات کا بوجہ اس حرارت کی ہوتا ہے جو مادہ کو متعفن کرتی ہے اور یہ حرارت ٹھوکی و بڑیک ہوا اس بخار صاعد کے رہتی ہے اور بعد ٹھوکی دیر کے بخارات سے جدا ہو جاتی ہے جو سطح گرم پانی کے بخارات سے حرارت جلد تر جدا ہوتی ہے پر جب حرارت غریبہ بخارات مذکور سے جدا ہوتی ہے اور یہ بخار جس مادہ کا ہے وہ مادہ بغیرہ قبل از عفونت کی چونکہ نہایت سرد لہذا اصلی برودت خود کرتی ہے اس سبب سے ظاہر بدن جہاں پر یہ بخارات پہنچتے ہیں سرد ہو جاتا ہے۔ لیغفور یا کی صفراوی ہونے کا بیان یہ ہے کہ صفرا جب ٹھوٹا ہوا اور اندرون جسم کے متعفن ہوا اور اس میں سخونت پیدا ہوا اور اسکی مکائین سخونت واقع ہوا اور قوت بھی ظاہر بدن اسی طرح سے سرد ہے گا جیسے بلغم کے بیان میں ابھی ہم کہہ چکے۔ لیغفور یا کی صفرا سے زیادہ بخار نہیں لوٹ سکتا جو ظاہر جسم حرارت پہنچائے اس واسطے فقط موضع عفونت گرم ہوگا اور ظاہر بدن سرد رہے گا۔ اس قسم خاص کا نام طیفوروس ہے اور لیغفور یا نام بلغم جنس کے ہے کہ بلغمی اور صفراوی دونوں پر اسکا اطلاق ہوتا ہے۔ لیغفور یا کی مدت شطرنجب سے زیادہ نہیں سوال معترض اس مقام پر یہ اعتراض کر سکتا ہے کہ اوپر تعریف میں کی گئی ہے کہ اشتعال حرارت غریبہ کا قلب میں ہو کر تیسرے طرح اور ششائیں کو حرارت تھم دینے میں پہل باقی ہے اور لیغفور یا کیسی تب ہے کہ اس میں اشتعال حرارت قلب میں ہوتا ہے اور نہ بذریعہ ششائیں اور رول ح کے

تمام بدن میں حرارت منتشر ہوتی ہے تو اس سبب اس غرض کی ہے کہ حدود خواہ رسوم ایسی چیزوں کی جہد میں سبب میں ایک شرط ہو
 ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ کتبہ ایک کہانی مانا نہ رہتا بلکہ پانی کی تعریف میں ہم کہتے ہیں کہ پانی سر تر ہے اس سے مراد یہ ہے کہ پانی جہوت
 اپنی ذاتی حالت پر ہر بار کہانی مانع خارج ہو کر آواز سکے۔ روستا اور رطوبت محسوس ہوگی خواہ ثقیل اور وزنی کی تعریف یہ کرتے ہیں
 جو نیچے کی طبعیت کے سبب ہوتا ہے اور ان تہیات میں حال ہی ہے کہ حرارت قلب تک پہنچتی ہو
 اور شدت میں کہ طبعیت کے سبب ہوتی ہے کہ اگر کسی جسم کو زیادہ ترسنا سے پیدا ہوتا ہے کہ تھوڑے انتشار کا نہیں ہو سکتا ہے جیسے اگر
 تپ میں کسی مقام پر ہوتا ہے کہ وہ جگہ پر سرد ہو جاتی ہے کہ گور اور اسکا افعال طبعی میں تو جملہ تمام میں ہوتا ہے وہ تپ جسم میں گرمی
 سردی دونوں کے لیے جو چیزیں اندر اور باہر ایسی تپ کا اگر وجود ممکن ہے تو وہ میں ہوگا جہاں دو مادے سرد و تپیب تعین کے
 متحرک ہوں ایک اور مادہ یا دو دونوں میں کوئی بکثرت ہو جو پہلے کے پر جب تعین شروع ہو۔ دونوں سے بخار لطیف
 اس کے گرد چھوٹے گا اور ان کے مادہ ہوگا وہ مادہ سرد و تپیب کا اور حالت حرکت میں جو غلط بار سے سردی پیدا ہوگی اسکا سبب تو ایسی
 بیان ہو چکا ہے کہ جو غرض سے مقادیر سے بد و دست سے بلغم کی ایذا کا احساس کرتا ہے جمعی غشی خلطی یہ تپ اکثر سبب بلغم خام کے
 ہوتی ہے جو غرض میں بوجہ کثرت مقدار کے متفرق ہو جاتا ہے اور بوجہ کثرت کے قوت کو مغلوب اور ضعیف کر دیتا ہے اور اکثر اس
 بلغم کا فساد ضعف پیدا کرتا ہے جب اس بلغم میں حرکت بوجہ عفونت کے پیدا ہوتی ہے قوت حیوانی اور طبعی کو زیادہ مغلوب کرتا ہے
 اور اس سے متحرک کرنا ہے اگر قوت کو بحال نہ ہو چھوڑ دے اور مادہ کی تحریک سے مدد قوت کی نگرانی تو تھا قوت تدبیر قلع اور دفع مادہ میں کافی
 نہیں ہوتی۔ اور اگر اسانی استفراغ مادہ کا قصد کریں مادہ عاصی ہو کر مستقر تو نہیں ہوتا بلکہ ایسی حرکت نالائکم کرتا ہے کہ قوت کی
 کل گیری اور روح کا ہونا اس سبب ہوتی ہے کہ باوجود کثرت اتفاق ہو جاتا ہے۔ اگر استفراغ شدید کا قصد کیا جاتا ہے کہ بدتر جہ سہال شدید
 خواہ قصد قوی کے اخراج اس مادہ خبیثہ کا ہو جائے قوت اسکی متحمل نہیں ہوتی۔ اور کیونکہ قوت متحمل ہو جائے کہ اس تپ میں قوت
 سکون مادہ کے غش پختہ ہوتا ہے تپ پر جب ترکیب قوی کی جائیگی تو کیا ضرر میں پیدا ہوگا۔ مگر بائیں استفراغ کی ضرورت اس
 مرض میں شدید ہے اس لیے کہ مادہ کیفیت میں وی اور کثرت میں کثیر ہے۔ اور پھر تغذیہ کی حاجت زیادہ ہے اس لیے کہ جو غلط بلغم
 بالفعل موجود ہیں بوجہ نامی اور نادرستی کے قابل کثرت میں ہیں کہ جڑ بدن ہوں اور اسکے جڑ بدن ہونے سے قوت میں کسی قدر متاثر
 ہو اور بدن چونکہ غذا اخلاط خام سے نہیں پاتا ہے اب ایک یہ اور خرابی ہے کہ اگر تکلف غذا حیدر بچا ہے چونکہ ضعف ہضم پیدا ہو چکا
 ہے تو غذا اخلاط خام پیدا ہو سکے اور فساد مادہ میں زیادتی ہوگی۔ اور اگر غذا قطعاً متروک ہو قوت کیسے ساقط ہوگی۔ اس تپ کی ابتدا
 میں ایسا ہوتا ہے کہ ایک سرد و تپیب طبعیت کو قلب اگر کرتی ہے اور اس سے غشی پیدا ہوتی ہے اور نبض صغیر ہو جاتی ہے اور بطور اور متفاوت
 ہوتی ہے اور ہر جب طبعیت کو تشکر کے مادہ مذکورہ کو گرم اور لطیف کر دیتی ہے اور جس عفونت نے نبض خرا اس مادہ کے
 قلب پہنچائے تو طبعیت کی اس فعل میں اعانت کرتی ہے اس وقت قلب ضرر سے اس شے بار کے جو سبب غشی کا ہے
 نجات پاتا ہے لیکن اب اسکی حرارت سے قلب کو ضرر پہنچتا ہے اس سبب سے نبض میں سرعت پیدا ہوتی ہے خصوصاً حرکت قلب
 میں سرعت زیادہ ہوتی ہے نسبت انبساط وغیرہ کے۔ علاوہ یہ ہے کہ نبض میں باوجود سرعت کو صغیر اور بطور اور تفاوت غالب ہو جائے
 — دورہ اس تپ کا جیسے اور بلغمی حیات کا ہے ویسا ہی ہوتا ہے کہ تپ تغیر تبدل با فرق نہیں ہوتا۔ اور تپ چہرے کا اور بدن کا

توت زیادہ کرنی چاہیے ورنہ اوہان اپنے وقت جو متبادل قوت میں ہیں استعمال کرنی چاہئیں۔ جب چودہواں روز گزر جائے تو استعمال لطافت کا کثرت کرنا چاہیے جیسے رازیانہ اور کرشمہ اور کبھی تخم کرفس اور رازیانہ کی حاجت ہوتی ہو اور اینسون خواہ اوسس سنگھین بزوری کی بھی حاجت ہوتی۔ جس میں بہن زونا اور حاشا شہد یک ہو خواہ حاجت استعمال قرص و روکی ہوتی ہے اور کبھی مستر ص و رو میں تقویت معدہ کے واسطے کنڈرا مصطکی ہی بڑائی جاتی ہے اور سعد کوئی اور آنتیں صغیر و صبا مشاہدہ حال انہیں سے مناسب اور معلوم ہوا اضافہ کیا جائے۔ شراب رقیق بعد چودہ روز کے انگوٹھ کرتی ہے کہ تلطیف مادہ اور تقویت خارجہ زہری اور دارا اور پینا نکلتا اس سے حاصل ہوتا ہے۔ اگر افسج کے ساتھ قوت بھی مریض کی دریافت ہو کہ تحلیل مواد کرنی کی تو قرص آنتیں دیکر اسکے بعد اگر زہری ابتدا و قوت میں ایسی دریافت ہو کہ ابتدا ہی ہو اور مرض زمانہ ابتدا سے گذر گیا ہو گرم پانی میں تخم کرفس اور اینسون اور پودینہ کسی قسم کا پکا کے بلانا چاہیے۔ اور ایسی دواؤں کا استعمال خواہ اسے قوی تر جیسے اکلیل الملک وغیرہ بذریعہ طول کرنا چاہے اور انکا ثبوت دیکر دوا سے ہی استعمال کیا جائے کبھی شدید لزرہ میں یہ نسخہ پلایا جاتا ہے زنجبیل صغیر ناخواہ ہر ایک ۳ درم کشنیزم درم گلبرخ فوج ہر ایک ۳ درم زہیب خستہ برادرہ سات عدد ہرسم معمول جوش دیکر بقدر ۳ اوقیہ پیئے ساٹھ آدھ تولہ تخمیناً پلایا جائے جب نفیج کامل ہو جائے استقراغ اور دارا کرنا چاہیے ایسی داسی جو قوی ہو اور بید کسیت اوسکو پلانی چاہیے اگر باد و تب کا نہایت سرد و یخ مزہ ہو تریاق کبیر دینی چاہیے اور واجب ہو کہ انراض و بد کبیر انگوٹھائی جائیں آدھ رازیانہ کے ساتھ اور ہر شب کو دوا ترید کی استعمال پر حرارت کی جائے اور جب صبح جراثیم غافٹ ڈالکر طیار ہو خواہ افادیہ بے نوشہ دار چینی مثل فلفل اور دار چینی وغیرہ کی شرکت اوسمین ہو و مستقراغ کرنی کی واسطے منجملہ ادویہ کے یہ بھی ایک دوا جی ابارج ۵ درم تربد ۱۰ درم ہلیہ سیاہ ۵ درم فافٹ ۵ درم نمک ہندی ۳ درم باد آور و شکامی ہر ایک ۳ درم اینسون ۳ درم آب کرفس میں جوش دیکر بقدر حاجت پلایا جائے۔ اور اس سو قوی تر یہ اجزاء میں بیج بادیان بیج کاسنی اصل ہر واحد ۱۰ درم ابارج ۸ درم عصا غافٹ ۵ درم تخم کرفس اور رازیانہ ہر ایک ۴ درم گلبرخ سنبھل الطیب پودینہ ہر واحد ۵ درم قرص نیاکر استعمال کرنی چاہیے بیج بادیان بیج کاسنی ۱۰ درم زہیب خستہ برادرہ ۵ درم اینسون مصطکی ہر ایک ۳ درم شکامی باد آور و شکامی ہر ایک ۴ درم تین رطل پانی لینے سے تولہ میں جوش دینا کہ ملت باقی رہ جائے اور چند روز گزارا و تھن کر مریض پیا کرے قرص جید جو بروقت مریض ہوتی اور شدت لزرہ کی مستعمل ہیں ابارج عصا غافٹ آنتیں شکامی باد آور و ہر ایک ۵ درم تخم کرفس رازیانہ اینسون ہر ایک ۳ درم نمک سیاہ ۴ درم شکوٹ تیلہ کابل ہر ایک ۱۰ درم غار یقون ۵ درم قرص ورو ۲۰ درم تربد ۱۰ درم ان سب اجزاء سے قرص طیار کرنی اور یہ قرص باوجود نفیج دینے کے مسلسل قوی ہی ہے ایضا صبر ہلیہ زرد و بوند مصطکی عصا غافٹ آنتیں ہر ایک ۱۰ درم زعفران نصف درم کوٹ پیسکہ استعمال کریں اور یہ نسخہ بہ نسبت اول کے ضعیف ہو ایضا ابارج ایسا کابل نمک ہر واحد ۳ درم تخم کرفس رازیانہ اینسون ہر واحد ۵ درم زہیب خستہ برادرہ ۵ درم قرص ورو ۳ درم شکامی باد آور و ہر ایک ۴ درم پیسکہ گولیان طیار کرنی چاہیے جید غافٹ ۵ درم اصل اس دس ناخواہ ہر واحد سے ۳ درم تخم کرفس رازیانہ ہر واحد سے ۴ درم گلبرخ ۵ درم جوش دیکر پودین اوقیہ پانچ ایضا بیج بادیان بیج کاسنی بیج کرفس ہر واحد سے ۱۰ درم اینسون تخم کرفس ہر واحد ۴ درم شکامی باد آور و غافٹ آنتیں ہر واحد ۵ درم فلفل ۳ درم جوش دیکر پودین اوقیہ لینے انولہ پلانا چاہیے ایضا لکڑی غافٹ کی شاخ شکامی باد آور و آنتیں ہر واحد ۵ درم زہیب ۱۰ عدد ہلیہ زرد ۱۰ عدد وادریہ اجزاء واسطے شورو یخ کے خواہ حسین صغیر غالب ہو مناسب ہیں۔

غاریقون اگر تین روزہ برائیت درم کے انداز پہ استعمال کیجائے طول کو اس مرض کی منع کرنی خواہ شدہ ملکہ آب گرم کے ہمراہ بلانی
جائے اور تھنم اوٹنگن بعد نفع مادہ کے عجیب النفع ہے سفوف بنا کر کھلاتین یا شہد کے ساتھ کھلاتین۔ اور اگر مصلیٰ کی ادویہ گولی بنا کر
مجموع کو دیکھائیں تو برعایت ضعف جگر کے ریوند اور کھم کشوت ضرور زیادہ کرنا چاہیے اور برعایت ضعف معدہ کے مصلیٰ اور انیسون
بڑا ناچاہیے اور برعایت ضعف طحال اور غلظ طحال کے بیج کبڑ اور اسقوف و فندریون اضافہ کرنا ضرور ہے اس لیے کہ اس مرض میں اکثر طحال
بڑھ جاتی ہے۔ اکثر بوجہ ضعف خواہ غلظ طحال کے سوراخ و حب لبان اور طبع بڑا جاتا ہے اور باطنیہ برعایت شدت تھک بھی آتی ہے
ایسا نہ تو زیادہ نہیں سے تب بڑھ جائے۔ جو ادویہ مستقرہ ان ادویہ مذکورہ بالا سے قوی تر ہیں اگر انکی اس مرض میں حاجت ہو بعد نفع
کو از انجملہ یہ ہے کہ جب تریب جب کانسو قرار بادین میں مذکور ہوگا انہیں مسہلات میں زیادہ کریں اور قوی تر حنفہ کا استعمال کریں اور ان
قبیل یہ بھی مصلیٰ ایک ایک عصارہ افستین بیج و نیم شمش خنظل ایک ایک انگ ابار ج فیک نصف درم غاریقون
نصف درم سکنجبین عسل گولی باندہ کر گرم پانی کے ساتھ پلائیں۔ ازین قبیل حب مصلیٰ اور حب صبر جگ کانسو قرار بادین میں ذکر کیے گئے اگر کو
نازل بجزارت ہو فرض طباشر مصلیٰ تین عدد اور تریب ایک مثقال اور سقمونیہ نصف مثقال عصارہ غافث دو مثقال لیکہ بقدر قوت
پلائیں۔ غافث اور شہین پسیا و شان اور لہلیہ زرد شامہ زربیب خستہ براوردہ ہوزن لیکہ بقدر حاجت پلائیں اگر بدن شعلی سہار کا
بوجہ ضعف کو نہاد و یہ مطلقہ اور مدردہ اور عرق نکالنے والی دواؤں کی استعمال پر توجہ کرنا چاہیے منجھاؤن دواؤں کو جو بوقت عدم تحمل مصلیٰ
کے استعمال ہوئی ہاں یہیں نیا نہ صبر کا ہے ہمراہ شہد کے۔ جب مرض میں انحطاط ہو جائے قبل از طعام کے حمام میں داخل ہونا چاہیے
کچھ مضر نہیں ہے۔ غذا ان بیماروں کی لطیف تو جیسے سرکہ اور روغن زیتون اور کبھی اسمین توڑی سی مقدار مری لینے ایک مہ کو پہلی سہر
کیجانی ہے خصوصاً آخر مرض میں اور قوی غذا جیسے تہو اور چوزہ ہاؤ مرغ اور چکورو وغیرہ وغیرہ غذا بعد انحطاط مرض کے ضرور ہے کہ
غذا میں بوقت نفع کے ایسی چیز شریک کریں جس میں تقطیع ہو مثل سرکہ اور رائی اور مری کی۔ اور اگر بلغم ترش اور ردی اور لزجیت دار ہو تو
گندنا اور آب نخود عمدہ تر غذا ہے جسوقت اسمین زیرہ اور سویا اور روغن زیتون شریک کریں۔ اور بواورد لینے وہ غذا کہ بقولات کی جڑوں
ترش چیزیں ڈال کر پختہ کریں مثلاً چندر اور ترے اور سرکہ اور زیت منسول کو بچا کر کھلاتین یہ بھی غذا بہت مفید ہے۔ اور ناخور میں جیسے
کاخ کبر اور ناخور میں سوہ کی یا صغریٰ اور انجودان اور لیمون کی ناخور ترش ہی عمدہ ہے۔ جن ترکاریوں میں تریب اور ترطیب ہے انکے استعمال
سے احتراز واجب ہو۔ غذا کا وقت یہ ہو کہ یا نوبت میں کمی ہو جائے خواہ تپ اور تہاؤ اور قبل نوبت کم سے کم چار گھنٹے بیشتر غذا دینی چاہیے
اور چہ گھنٹے پہلے بہت مناسب ہے۔ سوئے کا اندازہ یہ ہے کہ بیداری کے برابر ہو لینے زمانہ خواب کا زیادہ زمانہ بیداری سے نہ تو کہ نفع
ہو اور بوقت خواب کو ہوا کر دیا اور تحلیل بروقت بیداری کے۔ حمام انہیں بہت مضر ہے مگر بعد انحطاط کے ضرر نہیں کرنا زیادتی سے کا
تدارک مناسب ہے کہ ایسے وقت صیہ اور شربت انار بنو جن جس میں پودینہ شریک ہو اور اسکی ترکیب مشہور ہے استعمال کریں اگر
اس سے زیادہ قوی تر دوا کی ضرورت ہو داند انار بنو جن ۱۰ درم کنند سپید اور مصلیٰ ہر واحدہ درم پودینہ درم دوہل پانی بنو جن نہاد
میں جو ش دین اور پودینہ کی گڈیاں پری ہون تاکہ نصف پانی چھائے تدارک اسہال مضرط کا بند کرنا اس سال مضرط کا اسکی
دوا اور تہدیرات تو پہلے سے معلوم ہو چکی ہیں اور ذکر بیان ہو چکا ہے اور ضعف کی تلافی یہ ہے کہ چوزہ ہاؤ مرغ بریان خواہ جگہ کر
کھلائے جائیں اور بخورات مقویہ داغ اور ناخو غلظت جو جیسے داغ مضرط ہو جائے اور قوت کو تازگی حاصل ہو۔ اور اگر تھج لینے نہ ہو

موندہ میں خواہ اطراف میں عارض ہو اس قرص کے استعمال سے بہت نفع ہوتا ہے انیسون لکٹ مغسول ہر ایک ۵ درم بادام شکر
زعفران مرد کو ہی ہر ایک ۴ درم تخم کرفس رازیانہ شکوفہ اذخریر واحد ۳ درم عصارہ غافث ۱۲ درم سنبل الطیب یارچ فقیر ۱۰ درم
گل سرخ ۱۰ درم بدستور قرص طیار کر کے استعمال کریں۔ اور کبھی احتیاج ہوتی ہے اور سیال کی جو دوا مرکب ہے اور دوائے الملک
اور دوائے لوز مرینے بادام تلخ کی قرص ہے کہ اگر تپ میں طوایر اور دردی ہی معلوم ہو اس کے لیے مفید ہے مصطلکی سنبل الطیب رازیانہ تخم کرفس
تخم کاسنی عصارہ غافث ہر ایک ۴ درم طباشیر ۵ درم قرص طیار کریں مقدار شربت الیکترم سے دو درہم تک ہمراہ دس درم
گلقدہ کے جوشاندہ رازیانہ لقدرد و اوقیہ کے ساخوہ کو شہد سے ملا کر سجون کر کے استعمال کرنے میں ایسی وقت بہت نفعیت ہے
جب مرض میں طول ہو اس کو کبھی جب سردی بدین دیر تک ہوتی ہے ذلک کی حاجت ہوتی ہے اس کا عمدہ طریقہ یہ ہے کہ دو روز
مرہون سے اور دونوں کی جڑوں سے شروع کریں جب باتہ میں گرمی پھیل جائے اور پانوں میں ہی اس طرح حرارت منتشر ہو جاوے
اور دونوں گرم ہو جائیں اور ماندگی سی معلوم ہونے لگے پھر لطیف دلاک کو انتقال کریں جب خوب گرمی پیدا ہو تیل سے مالش و
ذلک کرنا چاہیے تاکہ جو عضو محتاج گرمی کا ہے اس تک گرمی پہنچے پھر اس عضو کی مالش ہو کر دوسرے عضو کو ملنا چاہیے۔
ادمان حیدرہ سے روغن زیت شیریں جبین قبض نہو اور روغن بالونہ اور ستویہ کا تیل جو دوسرے برتن میں پکایا جائے جب دوا غزن
ملنے سے فراغت ہو جائے تو اس سے پوچھ ڈالنا چاہیے تاکہ شدت کرب پیدا نہ کرے۔ کچھ مضائقہ اس میں نہیں ہے کہ پہلے حالی
مالش بدن کی کر کے پھر تیل کی مالش کی جائے۔ عمدہ کی حفاظت ضعف سر کرنے کی ایک یہ بھی تدبیر ہے کہ اس کے بعد کے سر پر
مالش روغن بالونہ اور نار دین اور روغن شبت کی کریں اور اس سے قوی تر یہ ہے کہ رانقی لینے سے پیل کے بھول کا تیل ملین
اور صفا جو اس باب میں مفید ہیں انرا بخلا یہ ہے کہ بالونہ اور یکقدر مصطلکی شراب میں پکا کر دو چند وزن مجموع کا شہد ملا کر صفا کریں
اور اگر سقوط شہوت ہو گیا ہو تو بہتر یہ ہے کہ شراب کا استعمال نہ کریں بلکہ میٹھجے (یعنی دوشاب انکور جسمین جوش آپکا ہے اور
اس کے دولت حل کیے ہیں اور شکر ملائی گئی ہے) اور میں خراج میٹھجہ نہو اور خراج خشک اور اکیلل الملک اور آنتین جوش ویکر
صفا کریں علاج بلغمیہ لازمہ کا جس کو لائق کہتے ہیں جو علاج اس بلغمی تپ کا ہے جس کا ہر روز زہرہ ہوتا ہے وہی
علاج لائق کا بھی ہے فرق اتنا ہے کہ لائق میں استعمال لطافت حادہ کا بہرہ می ہوتا ہے اور اگر بلغمیہ اور گلقدہ خواہ جلاب غسل قبض
کریں خواہ مار غسل و راب رازیانہ خواہ آب کرفس و راب بیج کاسنی بیج بادیان بیج کبر قناعت کریں شاید نافع ہو گا۔ کہلی کو
ناخوش شبت لینے سو یا خواہ ناخوش کبر کی مفید ہوتی ہے خصوصاً جس وقت آثار نفیج کے ظاہر ہوں انکی غذا کی تدبیر میں برعا
ازمان اور دیر پا ہونے مرض کے خواہ برعایت خلاف ازمان کے تعلیظ اور ترویج کرنی چاہیے تاکہ قوت میں ضعف نہو جائے اور
اگر خلاف ازمان کے رعایت کی جائے تو اس وقت تغلیل اور لطیف غذا کی چاہیے بہر حال جیسی تدبیر فصل گذشتہ میں جمی ناہبہ
کے واسطے لکھی گئی ویسی یہاں بھی کرنی چاہیے۔ دوا و جدانکے واسطے قرص عشرہ ہے جسمین دس دوا تین میں جس کا نسخہ
قرا بادین میں مذکور ہو گا ایضاً یہ دوا بہت اچھی اور مجرب ہے گل سرخ ۱۰ درم رب السوس شامہ سنبل الطیب ہر ایک
۴ درم مصطلکی ۳ درم کربا ۳ درم انیسون ۱۰ درم ایضاً قرص غافث نسخہ اسکا ہے غافث ۴ درم گل سرخ ۱۰ درم طباشیر
۱۲ درم ایضاً غافث ۳ اوقیہ لینے ساڑھے آٹھ تولہ گل سرخ نصف ظل لینے ۳ تولہ سنبل الطیب بھی اسی قدر

یہ ہے کہ جب وقت ایسا غیر یعنی ضعف اور سقوط کا منقض میں پیدا ہوا اور دم احسا میں ہوا و سبقت کملاناروئی کا کچھ مفید نہیں ہے۔ ایسی تدبیر سے کملانے کے وہ لوگ بروقت غشی سے بھی محتاج ہوتے ہیں مگر بعد کملانے کے دلک بھی ضرور کرنا چاہیے۔ رات کو ہرگز نہ سو رہنے کو سنا سب سے وہ لاش جو کہ ہے اس سے زیادہ قوت کی غذا سولہ اسکے کہ خوف سقوط قوت کا ہرگز نہیں چاہیے اور اگر ضرورت ہو تو روئی جلاب یا مار العسل میں بہلو کر دیجائے۔ حمام ان لوگوں کو بہت مضر ہے اور زیادہ گرم یا زیادہ سرد ہوا بھی مضر ہے اسلئے زیادہ گرم مہر میں خوف سیلان اخلاط کا پھیلنے اور قلب اور دماغ کی طرف ہوتا ہے اور زیادہ سرد ہوا الفح اخلاط کو منع کرتی اور انہماک بخار کے سرد پیدا کرتی ہے۔ اگر اس مرض میں کہ یقیناً خلط صفراوی ہو اور تھے کرنا سہل اور آسان ہو تو بہت نافع ہوگی غائل یہ ہے کہ تھے کرنا اس تپ میں حاجت براری کی زیادہ لائق ہے علاج حمی خشبیہ رقیقہ کا بیاض سے سینے پر ضعا و مسندل اور گلاب کا لگانا واجب ہے اور اسکا ہوشیار کرنا تھوری تھوری غذا دیکر مناسب ہے غذا اسکو اس قسم کی دینی چاہیے جسے روئی آب انار میں بہلو کر دین میں سر کر کے کملاتین اور اگر خواہش اور ہو کہ ہو اسلئے آب زائدہ الفح بھی دینی جائز ہیں۔ اگر واسطے بڑھانے قوت کے ہندو کر (یعنی ناخوش جو چیز لازم مرغ اور سرکہ اور آب انگور اور سرکہ و ترکار بادن سے بنائی جاتی ہو) اسکو چھ چھوڑا و خصوصاً اس میں دس یا تیر کر کے اگر کملاتین بہت نفع کرے گی تاہم حمی لیلی اور ریشمہ کی ایک ایک چیز زیادہ بھلائی بلغمی تپ جو نہ کہ ہو چکی ہو ویسی ہو کچھ فرق نہیں ہے۔

ربع دائرہ کا بیان اسکا نام طرطراوس ہے۔ کثر تو بہت زیادہ ہوتا ہے اور ربع لازم بہت کم ہوتی ہے۔ اسباب اس کے وہی ہیں جنہ سے تولید ہو، انکی ہوتی ہے اور یہ سودا کو متعفن کر دیتی ہیں اور اسطرحی چیزیں اوپر کے البواب میں تفصیل مذکور ہو چکی ہیں۔ اور یہ بھی معلوم ہو چکا ہے کہ سودا کی ایک قسم تو تہل خوار ہے اور یہ سودا طبعی ہے اور ایک قسم حراقی اور خاکستر اخلاط ہے اور یہ حراقی میں بھی ایک تو سودا اے ہوسوی ہو یا بے اور ایک بلغمی ہوتا ہے اور ایک صفراوی اور ایک حراقی وہ ہے کہ سودا ہی سخت کی خاکستر ہوتی ہے۔ بعض آدمیوں نے ایسا گمان کیا ہے کہ حمی ربع سودا ہی بلغمی سے پیدا نہیں ہوتی اسلئے کہ سودا ہی طبعی متعفن نہیں ہوتا ہے ایسا قول قابل اسکا نہیں ہے کہ سنا جائے بلکہ جو رطوبت جو اسکی شان سے ہے کہ متعفن ہو جائے گو استعدا و تعفن کی کسی چیز کم ہے اور کسی میں زیادہ اثر ربع کی پیدائش امراض حمیات مختلفہ کے بعد ہوتی ہے خواہ حمیات متنفقہ النوع جبکا مادہ مختلف ہوا و بعد ہوتی ہے کہ ان غلظت اخلاط میں عفونت آجائے اور جب سوختہ ہو کر زیادہ ہو جائیں اور سودا پیدا ہوا و متعفن راجح اور کثرت بذریعہ طبیعت کے خود بخود ہو سکے اور نہ استنفرا و صناعی طبعی کیا جائے اور سودا متعفن ہو جائے تو ظاہر ہے کہ ربع پیدا ہوگی اکثر بعد مرض طحال کے جیسے مٹی جذب سودا سے عاجز ہوتی ہے حمی ربع پیدا ہوتی ہے اسلئے کہ جب طحال سے جذب خلا سودا کا نہیں ہوتا تمام بدن میں منتشر ہو کر متعفن ہو جاتا ہے اور ہرگز نہ ربع خالی طحال کی وجہ خواہ صلابت سے نہیں ہوتی ہے۔ حمی ربع ایسی جسمین سلامت مریض زیادہ مطمئن رہے وہی ہے کہ بوجہ دم لمحال خواہ اور کسی ورم کی حلاط نہ ہوئی ہو اور نہ بعد حدوث ربع کے طحال میں ورم آگیا ہو اسواسطے کہ جو ربع ورم طحال سے پیدا ہوتی ہے اکثر انجام اسکا استسقا خواہ قلیلہ جو ورم سوداوی انتشین کا ہے ہوتا ہے۔ جو ربع کی سلیم قسم ہے اکثر امراض سوداوی مثل مالینولیا اور جرع سوداوی سے بجات دیتی ہے اور جب تک یہ مرض راجح تشنج رطوبی سے آسان ہوتی ہے اسلئے کہ خلط یا بسا اکثر اوسمین بالاکت سے بے خوفی ہوتی ہے۔ اگر اس تپ کی تدبیر براہ رجالیہ میں خطا نہو سال بہرے زیادہ نہیں رہتی ہے اور پیشہ تبارہ برس تک بھی خواہ اوس سے کم ہو پیشہ تپ ہی ہے مگر جم کہتا ہے

علی گیلانی اس مقام پر بغاخرت کہتے ہیں کہ میں نے ہزاروں بیمار دیکھا جو مریض تھے علاج کیا اور چھ مہینے سے کم میں انہیں صحت حاصل ہوئی اور صاحب غایۃ الفصوم ہی اسکی نقل کے بعد کہتے ہیں کہ شاید اس بغاخرت میں کوئی اور بھی علی گیلانی کا شریک ہو اگر خدمت ماہران فن کی اوسنے کی ہے اور خاندان اطباء ماہرین سے ہو لینے میں ہی اسبطح اس تپ کا علاج کر چکا ہوں مگر حکم خاکسار نے بنظر قواعد تدبیر نفسانی لینے عمل جذب اور سلب امراض کے تجربہ کیا تو قطن مندوف لینے روئی دہنی ہوئی مریض کے ہاتھ پر بعد ہر دینے اثر نفسانی کے جیسا کہ ماہران فن پر واضح ہے قبل از نوبت نصف ساعت الہی اور دونوں پانچویں بعد انجیر کی تپ کب پیرا بند ہے اور مریض بطرف روئی کے دیکھتا رہا پہلے روز اس تپ اور لرزہ سے نجات پاتا ہے اور لکھنؤ میں بعض احباب نے بار بار استعمال چند مریض پر اپنے روبرو یہ تدبیر کرائی اور شفا ہوئی اور معمول اور مجرب اکثر احباب مترجم کا حمی ریح اور نافض خب خیر میں یہی تدبیر پوری ہوئی ہے اور نہایت بخطاک ساتھ صحت حاصل ہوتی ہو کبھی ایسا شاید ہوتا ہے کہ دوسری نوبت یہ تدبیر کرنی پڑے سال ہر اور چھ مہینے کے علاج کا حق کیا ضرور ہے ایک ہی روز میں زوال مرض ہوتا ہے پس میں حمد الہی ہزار زبان سے کرتا ہوں کہ یہ دوا خاص میری واسطہ اوسو اوتھا کہی تھی مگر ترک الاول للآخر متن حمی ریح جو طولانی ہوا آخر کو منجربا مستفاد ہوتی ہے یہ بھی ضرور جانتا چاہیے کہ فصل خریف ریح کی دشمن ہے اسلیے کہ اس فصل میں تغلیظ مواد زیادہ ہوتی ہے اور سبب مادہ ریح کا پڑتا ہے علامات معلوم ہر حمی ریح پہلے تو سردی سردی سے شروع ہوتی ہے بعد اسکے برودت زیادہ ہوتی جاتی ہے ہر تپ قرب منشی نوبت کے تو سردی سردی کم ہو جاتی ہے جیسے تپ بلغم کی تپ سردی کا بھی یہی حال ہے۔ جب ریح میں دورہ ہو اور تپ گرم ہو جاتا ہے تو گرمی زیادہ نہیں ہوتی اگرچہ بہت بلغمی تپ کے اسکی گرمی زیادہ تر ظاہر ہوتی ہے اسلیے کہ حرارت ریح کی چونکہ بدشواری مشتعل ہوتی ہے کہ مادہ بارہ ہے اور غلیظ بھی ہے اور مشتعل ہوتی ہے تو بعد مقتدیہ ہر کئی ہے لینے دیر تک ٹھرتی ہے جیسے موٹی لکڑی سوکھی کہ اوسمیں اگرچہ آگ دیر میں اثر کرتی ہے مگر دیر پاہی ہوتی ہے۔ ریح کی حرارت تمام بدن میں نہیں ہوتی بلکہ وہ ایسی گرمی ہوتی ہے کہ بوجہ لذع خلط کے قشریہ پیدا ہوتا ہے اور روٹنے جلد پر کھڑے ہوتے ہیں اور نکل یا گرائی ہی پیدا ہوتی ہے اوسکا سبب غلاظت مادہ کی ہے کہ اوسکا بخار بھی لقیل ہوتا ہے۔ اور اس تپ کی سردی کے ہمراہ درد اسقدر ہوتا ہے کہ گویا بیدان کوئی جاتی ہیں۔ اور لرزہ کی شدت ایسی ہوتی ہے کہ دانت پر دانت بچھو ہیں۔ مگر ایسا لرزہ نہیں جیسا کہ بلغمی تپ میں ہوتا ہے۔ اور ریح کے لرزہ کے وقت ضعف بصری عارض ہوتا ہے یہ تاریکی اوسی بخار کی ہے جو سودا و منعض سے مظلم اور تاریک اور ٹٹا ہے۔ مگر تاریکی بروقت نفیج کے زائل ہو جاتی ہے اسلیے کہ رداوت مادہ کے بعد نفیج کے کم ہو جاتی ہے اور پھر ابتدائیں ہوتی ہے ویسی باقی نہیں رہتی۔ علامات ریح سے جو اسباب اس تپ سے پہلے ہوتے ہیں ان قسم طولانی حمیات کے خواہ ضعف طحال اور درد ہوتا ملی میں ایضا علامات ریح سے حال مزاج کا اور دلائل سوداوی ہونے مزاج کے خواہ سن اور فصل اور غذا سے بار یا پس کا استعمال اور سونہ کا قصف لینے خف ہونا اور عادت کا لحاظ کہ غسل زیادہ کرنا جو خواہ کپڑے خشونت و اسپر اور گرم خشک مکان میں سکونت اختیار کرنا ہو اور مثل اسکے اور چیزیں۔ دو واس تپ کا جو میں لکھتا ہوں ہے لینے وہ زمانہ جب میں تپ شروع ہو کر اور کچھ اور تالیس گنہ زمانہ فشرت کا ہوتا ہے کہ مریض تپ سے خالی ہوتا ہے پس مجموع زمانہ ایک سے دو کا ۲۰ گنہ ہوتا ہے اکثر فصل صیف میں جو تپ ایک دن درمیان کر کے آتی ہو جادوں میں وہی تپ ریح ہو جاتی ہے۔ اکثر وہ جیسا

کبھی کسی احتمال کہیں اسے طبع سے نہ ہوں غلطی اور نکل سکتے تیرا شہادت کا استعمال کرنا چاہیے اور ان کے دواؤں کے دینے میں قبل از علاج کے
جلدی نگرانی چاہیے اس لیے کہ اگر تریاق وغیرہ اول تب میں دیا جائے تو ایسا نئی قسم کی ریح پیدا ہوگی اور تیرا و قسم کے اہل ریح پیدا ہوگا
ضمیمہ جاردون کی فصل میں اور آخر میں مرسل الیٰ الکفر و واجب ہو میں اور سیر جہارت کرنا ہوں۔ جالغیوس کتاب ہے میں۔ نیم
فلق کثیر کو ریح سے نجات دی ہے اس طرح کہ اول بعد نفع کے مسهل ملا یا ہے اور اسکے بعد عصارہ شہین اور اسکے بعد استعمال تریاق کا کیا
ہے۔ میں کہتا ہوں کہ حفظ حلیت اور غفلت تنہا بہت نافع ہیں اگر نفع ظاہر ہو جائے اور مرض منہی کو پہنچ جائے صحار یعنی ماہیا نام جو
ایک طور خاص پر پھیلی ہو طیار کرتی ہیں اور نان خوردن کر اور رائی اور قری کی ہی اور کو کھلائی چاہیے اور جو چیز کہ او میں قوت تلطیف کی
یا وہ جو بہی بہنا سب بہت اور کبھی بعد چالیس دن کے ہر روز صبح شام بقدر کثرت شہتی کے دوا حلیت کھلانے کی حاجت ہوتی ہے
اگر تب میں تیری نہو اور مادہ سودا و صغریٰ نہو۔ بعد ظہور نفع اور پہنچنے منہی کے یہ قرص نافع ہے عصارہ خافت زعفران ہر ایک
۵ درم اسفلو قندریون لکے بوند طبا شیر ہر ایک ۵ درم تخم حاض خشم خرفہ گل سرخ سنبل الطیب تخم کشوث انیسون تخم کر فس پنج کد
حب لبان تخم رازیانہ ہر ایک سے ۴ درم آب کر فس میں قرص طیار کرین اور آب رازیانہ اور کاسنی اور کشوث کے ساتھ ملائیں
یہ درجہ کثیر سے نافع ہے۔ جب نفع اچھی طرح سے مادہ میں آجائے اور سوفت قرص ۲۰ درم سنبل الطیب ہر ایک ۱۰ درم
فطر اسالیون ۵ درم انیسون ۵ درم عاقر قراط طفاخ اور پانچ پانچ درم شراب کمنہ خواہ شیرہ ترنجبین و الکھچون بنائیں مقدار شربت اس مچو
کی ۲ درم کبھی آخر میں اس تب کو سب مریض نفع ہو جاتا ہے اس غرض سے کہ تب کی اوزیت کم ہو جائے اور کثرت طوالت میں
ستخفیف ہو اور مادہ کی تلطیف بھی ہو جائے یہ دوا ملائے میں ہر الہنج بیروج ایک قیرا حلیت قریب ثلث باطل کے۔ ازین قبیل بہ
بھی دوا جو فوج بستانی ہم مثقال تخم اٹکن ۱۰ مثقال انیون ایک مثقال ہبونی ہبونی قرص بنا کر سایہ میں خشک کون مقدار شربت
اس دوا کی ایک درم۔ یہ بھی دوا جدید ہے اسکا استعمال بعد ظہور اثر نفع آخر میں تک ہو سکتا ہے زہیب بستانی یا نہری ٹوم
بری یعنی لسن اور اس تازہ ہوزن پہلے پانی میں ہلگو تین اور اسکے بعد جوش دین اسقدر کہ خوب اثر نکل آئے اور صاف کر کے بقدر
ایک قیہ کے پلائیں ایضا تخم کر فس انیسون قرومانا ہر ایک سے ۵ درم سقر بری عافت ہر ایک سے ۵ درم ناخواہ ۴ درم شکافی ۳
زہیب ۱۰ دانہ تین رطل پانی میں پکائیں جب ایک رطل باقی رہ جائے تب پلائیں۔ یہ بھی دوا اوکے واسطے بہتر ہے ناخواہ سنبل الطیب
فودج ہر ایک سے ۱ درم زیرہ روی انیسون ہر ایک ۵ درم حلیت ۵ درم ترنجبین ۴ درم سلینج ۳ درم بقدر کفایت کے شہد الکھچون بنائیں
آب کر فس اور رازیانہ کو ہمراہ پلائیں مقدار شربت اس سجون کی ایک درم ایضا سایہ میں قرص نافع ہے عصارہ خافت ۵ درم سقر بری
طبا شیر رازیانہ سنبل زعفران پانچ پانچ درم لکے بوند پنی چار چار درم تخم خرفہ تخم خیار چہ چہ ۵ درم آب کر فس میں قرص بنائیں ایضا
ریح بلخی کے واسطے مر ۵ درم زعفران فطر اسالیون پانچ پانچ درم سنبل الطیب ۴ درم جندبیدر سحر ۳ درم انیسون ۳ درم تخم کر فس
کر و بلخی زیرہ رومی چار چار درم حمانیا پوست سلینج میچہ ہر ایک ۲ درم سیسایوس اندر و خون سجون ہر ایک سے ۲ درم اور مر
اگر لڑہ میں شدت ہو جائے شیر گرم پانی اور کنجبین سے قے کرنا نافع ہے اگر اس سے قے نہ آئے تقویت اس واسطے جو دوا تین
اور پندرہ ہو چکیں ہیں ان سے جب وقت کرنی چاہیے۔ بہ تخیروس نطول سے جسمیں شیخ و بابونہ وغیرہ جوش دیا گیا ہو کہ بہت سے
چادر سے اور با ناخنیت کو جمع کرنا ہے بیان اول نسخہ جات مسد کا جنگی حاجت بعد نفع کے ہوتی ہے

گوشت کی نسبت راج مغزہ کے کمتر ہے۔ جمعی سال درسد سال کسرج و غیرہ اور انکا نام فیماطوس ہے اور کچھ لوگ ان حمیات کو دواوی کہتے ہیں یہ سب حمیات ایسی مادہ سے پیدا ہوتے ہیں جو ہم جنس مادہ راج کی سودا ویت میں ہوتا ہے مگر انکا مادہ زیادہ غلیظ ہوتا ہے اور کمتر ہوتا ہے اور اکثر سوداوی بخفی سے یہ حمیات پیدا ہوتے ہیں۔ سدس اور سبع اور انکو علاوہ اسخ و سدر انکی نسبت بقراط کا یہ حال ہے کہ ذکر کیا ہے اور فائل انکے وجود کا ہے اور جالینوس کا بیان یہ ہے کہ میں نے اپنی تمام عمر میں ان حمیات کو نہ دیکھا۔ ان کی نہیں دیکھی بلکہ خمس ہی جو بخوبی متین ہو اور بقوت دورہ کرے نظر سے نہیں گذرتی شاید اگر اس تب کا وجود ہو تو خفی اور اوپر پوشیدہ ہوگی۔ جالینوس نے توجیہ قول بقراط میں لکھا ہے کہ اگر بموجب قول بقراط ایسی حمیات کی موجودگی مانی جائے تو یہ سبب خواہ نسخ کا سبب حدوث فقط سودا ویت نہ کہمانے اور پینے کی امور میں واقع ہوئے ہوگی اسطرچہ کہ جسوقت کوئی شخص استعمال سودا ویت کرے اور اسی طور پر چندے کرتا رہے اولاً تو اس سے جمعی پیدا ہوگی پھر جب ایسی تدریک اپنی عادت متفر کرے اور رفت اسکا ایسا ہی ٹھہرائے اجتماع مادہ اور سودا ویت سے برابر اوقات سبع اور نسخ کے ہوا اور یہ تب پیدا ہوا اور اگر اس عادت کو ترک کوین اور اصلاح کرے تو برائیتہ تب اس قسم کی عارض نہوتی۔ پس ظاہر ہوا کہ سبب ایسی تب کا اعادہ سودا ویت کا اوقات معینہ رہے اور دورات اونہیں تدبیرات کوین پڑا لیے مواد نہیں ہیں جبکا دورہ ہوتا ہے ہر اسکے بعد جالینوس نے یہ بھی لکھا ہے کہ ایسی حمیات کو امتحان میں ایسی ہی سودا ویت کی رعایت کی جائے تاکہ غلط واقع نہوا اور بعض کو حکم ترک کرنے ایسے ماکولات اور مشروبات کا ایسے اوقات میں کیا جائے جو مستلزم دورہ حمیات کے ہوتے ہیں۔ علاوہ برین خود جالینوس گویا ایسے حمیات کو وجود کا منکر ہے اور گویا اسکی راہ میں اگر ایسے حمیات کا وجود ہے تو اسکا سبب خواہ اصل اور موجب کوئی اور چیز علاوہ مادہ کے ہے مثلاً سودا ویت اور بخور مگر بقراط بعد تحقیق کے فائل حمیات سبع اور نسخ کا ہوا ہے۔ اور یہ چونکہ محال نہا ایسے حمیات کا خواہ متعذر ہونا بلکہ مادہ کثیر اور بدیہی نہیں ہے اور بخوبی واضح نہیں ہوا ہے تاکہ احتیاج اس تاویل ہو جو کہ جالینوس نے سودا ویت اور بخور کی ہے مگر ہم کہتا ہے کہ مراد شیخ کی یہ ہے کہ جس طرح دوران مادہ عفونت کا راج میں پھرتا دن ہوتا ہے اگر باخچون خواہ سالوں خواہ نوین روز کوئی مازہ نشان دورہ کرے تو کون سا استعمال اور تعدد پیدا ہوگا مگر ظاہر وجہ کو ترک کرے تاویل بعد حدوث ایسے حمیات کی کیوں پیدا کیجائے اور جالینوس نے جو مادہ کو سبب حمیات کا نہیں تجویز کیا اور جو دیکر راج میں اسکی نظیر نہوا اس سے صاف نہیں پیدا ہے کہ وہ ان حمیات کو عفونت مادہ کے سبب نہیں تجویز کرتا ہے بلکہ محال جانتا ہے کہ وہ باتیں جو بقراط نے ان حمیات کو بارہ میں ذکر کی ہیں یہ ہیں کہ جمعی سبع طویل ہوتی ہے اور قتال نہیں ہوتی۔ اور جمعی نسخ اس سے زیادہ طانی ہوتی ہے اور یہی قتال ہوتی ہے۔ یہ بھی بقراط نے کہا کہ جمعی خمس سبب حمیات سے زیادہ روی ہے اسلیے کہ وہ مرض سل سے پیشتر ہوتی ہے خواہ بعد سل کے ہوتی ہے۔ اور جالینوس کا قول نسبت جمعی خمس کے جیسا ہے وہ اوپر لکھا گیا کہ جالینوس منکر ہے اور کہتا ہے کہ میں نے اس قسم کی تب نہیں دیکھی۔ مجھے نسبت قول بقراط کے البالگان ہے کہ وہ جمعی خاصی کو جوار حمیات کہتا ہے اسکی یہ وجہ ہے کہ سل سے اسکی مراد ہے یعنی لازم کو ذکر کیا ہے اور لازم مراد لیا اور لفظ التماسیہ کی اس کے قول میں موضوع قضیہ مہملہ کر ہے کہ اس الف لام سے متعذر اور عموم نہیں مراد لیا ہے اور چونکہ قضیہ مہملہ حکم میں بنزیدہ کے ہوتا ہے اس سے یہ برآمد ہوگا گویا بقراط نے اس طرح کہا کہ خاصہ کی ایک قسم ایسی ہے کہ جوار حمیات ہے اسلیے کہ وہ قسم قبل وق کے اور بعد وق کے ہوتی ہے اور اس قول کے معنی یہ کہ قبل وق یا بعد وق کے ہوتی ہے یہ ہیں کہ حمیات میں جسوقت طول ہو جائے ہے اور ازیت بڑھ جاتی ہے اور اختلاط اور اختلاف پیدا ہوتا ہے اکثر اختلاف

علامات قویہ میں سے ہے۔ غذا سے سب قسم کی حمیات اور خصوصاً لقمہ میں یہ بھرک پیدا ہوتی ہے مگر واجب نہیں ہے کہ یہ بھرک ضرور پیدا ہو اگرچہ اضطراب حرکات کا واسطے طبیعت کے ضرور ہے۔ وق میں یہ بھرک ایسی نہیں ہے جو اور حمیات میں بعد تضاعظ کی پیدا ہوتی ہے اور نہ بطور دورہ معینہ کے پیش فعال وق میں ہوتا ہے بلکہ حسب وقت غذا کا استعمال ہوا و سیوقت یہ بھرک پیدا ہوتی ہے۔ وق کا مریض حسب قدر حسرت اور سکے بدن میں ہوتی ہے اور سپر آگاہ نہیں ہوتا ہے اسلئے کہ اسکی حرارت ایسی ہوتی ہے کہ اسکا خوگر موجدات اور گویا عضو کا فراج اصلی وہی ہو جاتا ہے۔ اور کتاب اول میں بخوبی بیان ہو چکا ہے کہ ایسی حرارت جسکی خوگری ہو جائے اسکا کیا حال ہے مگر اس مریض کو فقط بروقت کہانے کے حال اس حرارت کا معلوم ہوتا ہے اسلئے کہ اسوقت اس حرارت کا اشتداد ہوتا ہے۔ وحی یوم کا شغل ہونا لطیف وق کے اسکی یہ بھی ایک لیل ہے کہ تیسرے دن حرارت زیادہ ہو اور اکثر بارہ گنتے کے بعد تین انحطاط ہو اور اگر وحی یوم بارہ گنتے سے تجاوز کر جائے اور تیسرے دن دنک برابر رہے اور شدت کو پہلو سکھو ضرور وق جاننا چاہیے۔ وق کا مرکب ہونا اور حمیات کو ساتھ اسکی علامت یہ ہے کہ جب تب اوتر جائے اس کے بعد حرارت بالبدن بعد آخر انحطاط کے باقی رہے اور بعد زمانہ عرق برآمد ہونے کے بھی حرارت باقی رہے اور ذبول اور طاقت بھی زیادہ ہو جیسے اس وق کا خاصہ ہے۔ اور براز اور بول میں دہنیت پیدا ہو اگر ظاہر میں تو وحی وق ہو اور پوشیدہ کوئی اور تب بھی ہو اسکی شناخت یہ ہے کہ نبض میں وقت ابتدا نوبت کے تضاعظ واقع ہو جسکے معنی اور بیان ہو چکے اسلئے کہ تضاعظ وحی وق میں نہیں ہوتا۔ یہ بھی ضرور جاننا چاہیے کہ اکثر جوتب وق بذریعہ معدہ کے پیدا ہوتی ہے یعنی پہلی حرارت معدہ میں پیدا ہو کر قلب میں سرایت کرے اور وق پیدا ہو تو ایسی وق میں شایع کید کا بھی فاسد ہو جاتا ہے بوجہ قرب معدہ کے اور تہیج قدم اور موند پر بھی پیدا ہوتا ہے علامات ذبول کے حسب وقت وحی وق مرتبہ ذبول کو ہونچو صلابت نبض کی اور ضعف اور صغور اور تواتر بڑھ جاتا ہے خصوصاً اگر وق میں پڑنے کا سبب ایسے اور ام ہوں جو متحمل نہ ہو سکیں اور سوقت نبض میں تواتر اور بھی زیادہ ہوتا ہے اور اسی طرح سرعت بھی بڑھ جاتی ہے اور نبض کی وہ قسم ہو جاتی ہے جسے ذنب لفافہ کہتی ہیں۔ اگر کثمت پینے شراب حاک کے درجہ ذبول مع درم کے پیدا ہو تو نبض کی قسم بدلتا ہے اور کثمت کی پہلی ہو جائے گی اور ذبول کے اعراض زیادہ شدید نہیں ہونگے اسلئے کہ اس میں اس قدر مہلت نہیں ہوتی اور پیشاب میں کثمتی اور جملگی جملگی سے پیدا ہونگے اور انکھ اندر کوٹھینے لگے گی حسب وقت ذبول تنہا کو ہونچو انکھیں بالکل بیہ جانگی اور براز خشک مثل منگیلی کی ہو اگر بگا اور ہر ایک عضو کی بدلیوں کے سرے اونچے ہو جائیں گے خصوصاً جگر کی بدلیاں بالکل نمودار ہو جائیں گی اور دونوں کٹپٹیاں بیہ جانگی کی اور کمال پیشانی کی کچھ جاسے گی رونق جلد کی جاتی رہیگی ایسا معلوم ہوگا کہ چہرہ خبار آلودہ ہے اور آفتاب و جلادہ خشک کے جاسے بلکہ کون پر ایسا بوجہ ہو جائیگا کہ آگہ نہ سکیں گی آنکھ ایسی ہو جائیگی جیسے نیند بھری ہوئی اور بند رہے گی حال آنکہ نیند نہ آئیگی ناک کی ہڈی تپتی ہو جائیگی اور بال بڑھ جائیں گے جو بہت پڑیں گے پیٹ ایسا بدلا ہوگا کہ پیٹ سے بلجائیگا گویا ایک خشک جلد کچھک دونوں جلد ہوتین کی اور اس کے ساتھ سینہ کی بھی جلد کچھ جائیگی ہر حسب وقت ناخن ترچے ہو کر مثل قوس کے ہو جائیں مرتبہ ذبول کا تمام ہوا اور لقمہ کا مرتبہ آگیا جب اس مرتبہ کو ہونچو تو غصہ و کھلنے لگنے ہیں پہلو اسکے لچے ہونے کی امید نہیں ہے علاج وق کا تبرید اور ترطیب سخی ہوتا ہے شفع اور مسهل کی اس میں ضرورت نہیں اور ہر ایک تبرید اور ترطیب اپنا اسباب کی موجودگی سے تمام ہوتی ہے اور اپنے ضد کے اسباب کو دور ہونے سے۔ کہی سبب ایک کا واسطے دوسرے فائدے کے ضد ہوتا ہے مثلاً سبب تبرید کا کہ سبب

ہو جائیں اور زہر موت لینے بوسی نافوش خواہ تخم وغیرہ جو کچھ موجب دفع ہو جائے بعد از ان آب شعیرین نکا یا چاہیے۔ خواہ وہ
کاو کے دودھ کی چھانچہ میں مینو تلو دی میں۔ خواہ عصاۃ بقولات مشہور کے جواد بر اور حمیات کے بیان میں مذکور ہو چکے۔ خواہ
لعاب اسپنخول کہ بہ ہی مرطب ہو۔ سرکہ میں تخفیف شدیدیست اور قوت تحلیل کی یہی زیادہ ہے اسلیے اسکا استعمال دونوں
فائدہ کے واسطے ضرور ہے مگر بہت سا پانی خواہ اور مرطبات لینہ لما کر بلانا چاہیے۔ گندہ جی کا دودھ گمان غالب یہ ہو کہ باوجود تربط کے
تبریدی پیدا کرے تاہنگہ ایک گروہ اہلبائے مادہ گاؤں کے دیہی پر اسکو ذہانت دی ہے مگر اسی مریض کو مادہ خرقہ کا دودھ مضاف ہوگا
کہ سواری تب و ق کے کوئی اور تب ظلی میں مبتلا نہواور نہ کوئی ایسا زہر یا خطا اور سیکے بدن میں ہو جو عفونت پر آمادہ ہو۔ پھر اگر ذہ
پلانے کی رائی مسلم ہو تو اسکو کھٹ جانے اور معدہ میں دیہی بن جانے کا سبب اور ضرور کرنا چاہیے شکر کا استعمال اس کے ہمراہ اس ضرر کو
دفع کرتا ہے۔ اگر دودھ پلانے سے کسی عفونت کا خوف ہو اسکو بہ نرمی اور سکا اسہال کر دینا چاہیے اور اجزا و مسالہ سے اگر خوف
زیادہ ہوئے سخونت کا ہو چند روز تک ٹھہر جانا مناسب ہو۔ اور اقراص کا فور خواہ اقراص طباشیر سے علاج کرنا چاہیے اور آفتاب
کا بھی استعمال جاری رہے بعد از ان پھر از سر نو دیہی معالوجہ جس سے خوف عفونت کا پیدا ہوا تھا اور آب الطمیان ہو گیا کرنا چاہیے
جو دوائیں تبریدی محض کرتی ہیں اور ان میں تربط مطلق نہیں ہے جیسے قرص کا فور یا قرص بسند علاوہ اس کے یہ قرص بھی نکال دے
ہے طباشیر گل ارمنی ہر واحد ۴ درم گل سرخ ۲ درم تخم خرفہ تخم خیار تخم کدو کہ با ہر واحد ۳ درم ان اجزا سے قرص طیار ہوں مقدار شکر
دو درم ہے اور یہ قرص بہت ہی عمدہ ہے ایضا قریب باؤل بازنگ نشاستہ صمغ عربی کثیر ہر واحد ۳ درم گل ارمنی طباشیر
۴ درم خشتخاش ۴ درم گل سرخ تخم کدو تخم خیار تخم خرفہ ہر واحد ۴ درم بہدانہ منقشر تخم خرنہ ککڑی کے بیج ہر واحد ۴ درم رب لوس
۱۰ درم لعاب بہدانہ میں گوندہ کر قرص طیار کر دیں۔ مروحیات اور طلا اور ضمادات مبرہ اور نشوقات اور سعوطات مبرہ اور
بیان کتاب ثالث میں ہو چکا ہے سب سے بہتر وہ مروحیات ہیں جن میں روغن کدو اور خشتخاش اور نیلوفر اور بید سادہ اور بنفشہ ترا ہو
بہاؤن اور فرش خراب مریض مدقوق کے ایسی چاہئیں کہ پھٹتے ہوں اور پاؤں اور پٹرنہ سکے جیسے کسی چمڑے سے بنائی جائیں
کہ جبین گلاب خواہ کتان لینے ایسی چمڑی ہو جیسے طبرستان میں بنائی جاتی ہیں اور اس کے اندر بجائے روئی کے ریشہ کتان مخلوط
مینو تہے ہوئے تھرے جائیں اور ہر روز بدل جایا کریں خواہ بہاؤن چمڑے کے ہوں کہ اور کے اندر پانی پھار ہے جیسے مشک کے پیکل
وغیرہ گاؤں کی دوخت ایسی ہو کہ پانی پہلا رہے اور کچا نو سکے جیسے لحاف وغیرہ میں ایسے ڈورے ڈالے تھیں کہ وہ کسی سمیٹے نہیں پائی
اور فرش کی جگہ قریب پانی اور پٹنوں کی ہوا اور پٹنوں کے تپے مثل بید خواہ می الحالم کے اور ترکاری کی چمڑی
اور پھول ہی سر و فراج کے جیسے گلاب غیرہ اور تلی تلی دالین انگور کی اور مثل اس کے بیان ادویہ کا جس سے مدقوق
کے فراج میں تربط پیدا ہو جن دوائوں سے تربط اور تبرید دونوں پیدا ہوتی ہیں اور نکا بیان توا پر ہو چکا
اب طریقہ استعمال دودھ اور چھانچہ جسکا کہن نکال لیا ہو اسکا طریقہ خواہ استعمال آئرن اور حمام اور استعمال مروحیات
اور تیل کی مالش اور طلا وغیرہ تمام تدابیر میں کلام باقی ہے۔ دودھ کے پلانے کا طریقہ باب سل او پس معدہ میں اور بیان
ہو چکا اور سے قانون کلی سمجھاؤں اس پر کار بند ہونا چاہیے کوئی دودھ بعد عورت کے دودھ کے مقابلہ گدہ ہی کے دودھ کا نہیں
کر سکتا ہے اور اس کے بعد دودھ بکری کا ہے لیکن اسکی جرنی کے واسطے سر تر گھاس اور ترکاری ہی ایسے فراج کی تجویز کرنی

ہمراہ چار دہنیں چھ تا گھر ذرا کہ ہر روز فراج اور ترش ہونی چاہئیں خواہ زردی ہضم نہ ہر شست کی ضرورت ہوتی ہے۔ اگر ضعف کو زمانہ زیادہ گزر جائے اور غشی کی نوبت پہنچے اور سوخت دار اللحم جو بنی خالی کی پسیلون سے طیار ہو دینا چاہیے۔ ایہ بہت جلد قوت پیدا کر گیا اور یہ مالو اللحم طرح ۴ بنائیں کہ اس کی پسیلون کو قدر سے نکال کر صاف کر کے ہونڈوں اور سکے آبیہ سے بہ ملائیں اور دس دن حصہ شراب ریحانی داخل کر کر شیر گرم ملائیں۔ سرد پانی بھی ضرورت زیادہ نہ ہو اسکے پینے میں کچھ خوف نہیں۔ یہ مگر ایسا کوئی مائع نہ ہو اور یہ مائع یا تو درم سے جو شربت کے نیچے کسی جگہ ہو۔ خواہ بدین کیموسات روئی متضمن ہوں یا کیموسات نامہ اور چونکہ دونوں قسم کی کیموسات محتاج نفع کی ہیں اور آب سرد مائع نفع کا ہوتا ہے اس لیے اس کا استعمال ایسے وقت ممنوع ہے جب تک علامات نفع کے ظاہر نہ ہوں اور بعد ظہور علامات نفع کے خوف استعمال میں آب سرد گرم و اسی طرح استعمال آب سرد کا ناجائز ہے اگر سبب سے انتقال بطرف دق کے ہو اور اس صورت میں ممانعت آب سرد کی زیادہ تر مناسب ہو کہ وقت جب بعد اراض ضعف قوت کے اور قوت کی مرنی اور کرنے والی امراض کے پیدا ہوتی ہے اور گوشہ اس قسم خزان کر لا کر کرنے والی امراض سے منتقل ہوتی ہے اور سوخت ضعف شدید قوت میں ہوتا ہے پھر اگر دق کا در زمانہ ضعف میں ہو اور اسی زمانہ میں سرد پانی کا بھی استعمال ہو فوراً دوسری قسم دق کی یعنی دق شیخوخت پیدا ہو جاتی ہے اور یہ قسم میں و خشکی میں تو مثل تپ دق کے ہے مگر حرارت اور برودت میں اس کی مخالف ہے اور اس کا نام دق الہرم بھی کہتے ہیں اور یہ مرض نہایت سخت ہے کہ اس میں قوت غریبی کا بالکل بطلان ہو جاتا ہے اس طرح جس پانی میں برودت شدید اور بکثرت ہو اگر پیاجاے وہ بھی کبھی اس کو مضر ہوتا ہے اور اس کے اعضا کی قوت غریبی باطل کر دیتا ہے اور بیشتر موت الکی بہت جلد استعمال سو آب سرد کے واقع ہوتی ہے خواہ انکو دوسری قسم کی دق میں جس کا ابھی مذکور ہوا ہے ڈال دیتا ہے یہ تدارک اول احوال کا جو دق کے مائع ہوئے ہیں منجملہ اول چیزوں کے غشی ہے اور اس کی تدبیر غذائی اور پر بیان کی گئی ہے اگر اس حال بھی ہو اس کا معالجہ بہت ضرور ہے جلد تر اس کا تدارک کرنا چاہیے کہ اس میں اندیشہ بڑا ہے اول معالجہ اس کا یہ ہے کہ اون کی غذا سونق حب لہران اور تفاح سے مقرر کرنی چاہیے یا اون کے آتش جو میں تہتا ہوا جو ملانا چاہیے خواہ گوشت یا مسورینہ شستہ جس کا طبع مکر ہو کہ لہا چاہیے خواہ دودھ حبین سنگریس گرم کیے ہوئے واسے گئے ہوں خواہ رائبری کے طور پر بنایا گیا ہو کہ اس کی مائیت بالکل جاتی رہی ہو خصوصاً باجرہ کے ساتھ بہت مفید ہے اور یہ قرص نافع ہے گل ارمنی ۵ درم شاہ بلوط بریان گل سرخ ہر واحد ۴ درم طباشیر کڑا ہر واحد ۳ درم تخم حاض متفشر دانہ زرشک ہر ایک ۲ درم آب بھی میں قرص بنائیں اور امروہ کا پانی پھوڑ کر صبح درم اسکے ساتھ پین اور سوتے وقت اس بخول نہنا ہوا پکانا چاہیے اس طرح سفوف طباشیر حبین تھوڑی سی مقل کی شربک ہو بہت نافع ہے۔ اگر اس کا منجر بے سچ یعنی خراش امعا ہو جائے جو حقے اول کتاب ثالث میں مذکور ہوئے اور نیکہ ذریعے سے علاج کرنا چاہیے دق شیخوخت حادث طبیوں کی جاری ہے کہ بعد جمی دق کے شیخوخت کو بیان کرتے ہیں ہم ہی اسی طریقہ معناد پر چلتے ہیں۔ دق شیخوخت کی معنی یہ ہیں کہ فراج پر خشکی غالب آجائے اور تپ نہ ہو اور حرارت میں اعتدال ہو مگر یہ بات کتر ہوتی ہے اور کبھی برودت غالب آتی ہے اس حالت کا نام دق شیخوخت اور دق ہرم ہی اس واسطے کہ بدین خلاف سن شیخ کو ذلول اور میں اس وقت عارض ہوتا ہے۔ جس کا سن زیادہ ہو بہ نسبت جوان کے وہ اس مرض میں زیادہ مبتلا ہوتا ہے اور جوان لڑکوں کی نسبت زیادہ اس مرض میں گرفتار ہوتا ہے علاوہ یہ ہے کہ کبھی جوان اور لڑکوں کو بھی یہ دق عارض ہوتی ہے۔ جس سبب سے یہ دق عارض ہوتی ہے یا برودت

ہے جو بد پر غالب جائے بروقت ضعف بدن کے پس قوت غاذیہ کو اپنی پوری فعل سے منع کرے جیسے آخر عمر میں خود بخود یہ بات پیدا ہوتی ہے اور منجملہ اسباب بروقت کو سرد پانی غیر وقت میں پینا خواہ بحالت ضعف بدن کے سرد پانی کا استعمال کرنا کہ اس وقت تب ہی ہو جس وقت غذا نیم ہضم ہو جائے خواہ بعد اس ریاضت کے جسے تحلیل قویہ کر کے تفتیح مسامات کی ہو اور اشک آب سرد کر لینے پر دفعۃً آگاہ کیا ہوا ایسے اوقات میں سرد پانی پینے سے یہ وق پیدا ہوتی ہے یا بجز ارات ردی سرد قلب کی طرف معود کر کے اس کو فراہم کو سرد کر دین یا حرارت رطوبت کو تحلیل کر کے بکھلا دے اور حرارت غریبی بہہ جائے اور اسکے بعد بروقت اور خشکی غالب ہو کر اس وقت بھی یہ وق پیدا ہوتی ہے کبھی زیادہ استفراغ کے بعد یہ وق پیدا ہوتی ہے اور کبھی اگر زیادہ تیرید اصحاب حمیات کی کچھاسے اور بارش سرد خواہ صفا کا زیادہ استعمال ہو جب بھی یہ وق پیدا ہوتی ہے یہ مرض جس وقت محکم ہو جائے اور دیر تک ٹھہرے ملاح پذیر بنیں ہوتا اور اگر بعد استحکام کے اسکے دفع کرنے کا کوئی حیلہ ہو تو برائے موت روکنے کا بھی کوئی حیلہ ضرور ہونا علامات اس مرض کے بیماروں میں علامات ذبول اور خشونت کے جلد پیدا ہوتی ہیں اور اشتعال حرارت اور التھاب اسکے بدن میں نہیں ہوتا ہے بلکہ اکثر اگلے طمس پائے جاتے ہیں اور انکی بنفج مثل مدقوق کے نہیں ہوتی بلکہ انکی بنفج سفیرط متفاوت ہوتی ہے مگر جس وقت ضعف شدید ہو جاتا ہے بنفج میں تو اترا پیدا ہوتا ہے خصوصاً جس شخص کو یہ مرض سرد پانی پینے سے عارض ہو اسے اکثر حالات میں یہ لوگ مشابہ شایخ کے ہوتے ہیں علاج وق شیخوخت کا طبیب معالج اس مرض کا علاج جب تک مستحکم نہ ہو یا بن امید کرتا ہے کہ اس میں استحکام نہ ہو جائے اور بعد استحکام کو اس امید پر کرتا ہے کہ جلد بلاکت نوافع ہوشفا و صحت کی امید کسی حال میں نہیں ہوتی۔ قاعدہ انکی معالوجہ میں یہی ہے کہ تسخین اور ترطیب پیدا کیجائے حمام ایک نے رطوبت کا ہی جیسا اوپر بیان ہوا مگر قبل ہضم غذا کے کھانا چاہیے کہ اگر بعد غذا کے استعمال حمام کا ہو گا قوت بہت جلد ساقط ہو جائیگی۔ حقنہ کے ذریعہ سے بھی ترطیب حاصل ہوتی ہے ترکیب حقنہ کی یہی کلی پانی اور چنے گیہوں جو بطور حرارہ کے پکائے گئے ہوں اور انچرخشک اگر کو کر و باؤنہ اجزا حقنہ میں داخل ہوں نصف رطل یا جزا اور در واقعہ روغن کنجد اور تھوڑا سا دھن البان ملا کر استعمال کریں۔ دنگ غذا کے اوپر استعمال کرنا چاہیے اور دودھ پستان سے پلانا انکو بہت فائدہ کرتا ہے شہد بھی نہایت درجہ انکو مفید ہے جیسے کمی دن میں نہایت مضربے اور جو غذا کہ ترطیب پیدا کرے اور آسانی نافذ ہو جائے اور جھٹ پٹ معود سے اتر جائے اور اس میں لزجت نہ ہو جیسے مار اللحم یا زردی ہیفیہ نہ پر شت کی خواہ خرباز رفیق خوشبو موڑی سی ایسی چیزیں بہت نافع ہیں۔ واسطے ترطیب کے جو تیرید آیزن وغیرہ کے تب دن میں بیان ہوئی اور بیان ہی رعایت کرنی چاہیے ایسے اجزا ملا کر جو گرمی پیدا کوں اور خوشبو ہوں اور صفادات اور مردحات اور غذائیں وغیرہ جسے دونوں فائدے حاصل ہوں استعمال کرنی چاہئیں حمیات و با اور وہ کمی جو از قسم کمی دہانی ہیں جیسے کمی جدری اور حصہ کمی و با ہوا میں ایسا تغیر جسکا بیان کلیات میں ہم کر چکے ہیں عارض ہوتا ہے جیسا پائین ہوتا ہے کہ پانی کی کیفیت کا استعمال حرارت اور بروقت کی طرف ہو جاتا ہے یا اسکی طبیعت ایسی تحلیل ہوتی ہے کہ طعم اور لون اسکا بدل جاتا ہے اور عفونت آجاتی ہے جیسے پانی متغیر اور بد بو اور متعفن ہو جاتا ہے اور یہ تغیر صراح پانی کو حالت لباط میں نہیں ہوتا بلکہ محبت طے چند احسام ارضی کے جو خفیت ہوتی ہیں اور پانی سے مل جاتی ہیں اور مجموعہ کے واسطے کیفیت ردی پیدا کرتے ہیں۔ بیشتر یہ خواہی اس جہت سے ہوتی ہے کہ موقع جید کی طرف ہوتا ہے بخارات ردی کو روانہ کرنے میں اول مقامات بعید سے جکے نالوں کا پانی کمنہ درخون کے سایہ میں سر رہا ہے اور اجسام گندہ

شہد کمی دن میں نہایت

اس تنقیہ میں جلدی کرنی چاہیے جب تک خوب تنقیہ نہ ہو اور بخوبی استعمال نہ کرنا چاہیے تاکہ اگر فاسد خون ہے فصد کرنی چاہیے اور اگر سوا خون کے اور اخلاط فاسد ہو گئے ہیں مصلح وغیرہ سے استعمال کرنا چاہیے مگر مکان مریض کا خوب سرد کیا جائے اور مکان کی بخوبی اصلاح کی جائے مکان کے سرد کرنے کی یہ تدبیر ہے کہ اس مکان کے گرد فواکہ اور پھول خوشبو سرد فرما کر رکھے جائیں اور کونیل و زیت کی جیسے بیدار لکڑی وغیرہ بھی گرد مکان کے رکھے جائیں اور لکڑی اور خوشبو جو فواکہ سرد رائج از قسم کا فیر اور گلاب اور صندل وغیرہ سے طیار ہو دیا گیا جائے اور تمام دن میں چند مرتبہ مکان میں چھڑکا دیا جائے خصوصاً گلاب اور عرق بیدار سادہ سے خواہ عرق نیلو فرسے اور اگر فوارے جاری ہیں اور ہزاروں کے ذریعہ سے چھڑکا دیا جائے تو بہتر ہے ہوا کی اصلاح کی تدبیرات کا آئندہ بطور میں بیان کیا جاتا ہے۔ قوس کا فوارہ ربوب بار بار وہ اور آب و غ جھکا کھن نکالا ہوا اور گلاب حسین مصلح حاض جو ایک قسم کا مصنوعی دھنچکین ہے اور سرکہ اور پانی اور پانی بھی جو بہت سرد ہوا اور سرکہ کثیر المقدار ہو دھنچکا جائے بہت نافع ہوتا ہے۔ اور تھوڑا سرکہ بے درپے پلانے سے ہیجان حرارت کا ہوتا ہے اگر بیان تک نوبت پہنچے کہ شریعت میں تعدد پیدا ہوا اور بد اطرا نہ اور بیداری طویل اور اخلاط و ہن حاض ہوا اور سینہ اور اسکو اوپر کے کپڑے مثل سردی وغیرہ اوپر کو اٹھائیں اور پھر نیچے کی طرف بیٹھیں اور سوقت ایسی چادر جو درارت کو لطیف خارج کے جذب کرے ضرور اور حافی چاہیے۔ اگر اشتہا کی طعام میں سقوط پیدا ہو کر کھانا نہ کھانا چاہیے اسباب کا اکثر تجربہ طرح ہوا ہے کہ اس حالت میں جرأت کر کے اگر غذا دیدی ہے اور باکرہ کھانا کئی ہے طبیعت اور سکندر کی کہ لبتی ہے اور زندہ رہتا ہے پس بالفرد اور پھر غذا کا کرنا چاہیے مگر غذا او کی ترش اور محض بخوبی کرنی چاہیے اور مقدار میں تھوڑی اسباب کہ غذا بھی اوسکے بدن میں جا کر فاسد ہو جاتی ہے اگر مقدار ایک کثیر ہوگی اور اسکی اردات بکثرت مضر ہوگی اور استعمال بھی غذا کی کثیر سے زیادہ ہوتا ہے کہ وہ بھی مضر ہے۔ ہوا کی دہائی کی اصلاح بطور صحیح لوگوں کو بھی ہوتی ہے اور بیماروں کی نسبت بھی صحیح صحیح لوگوں کو واسطے اصلاح اس ہوا کی باہن مراد ہوتی ہے کہ ہوا میں خشکی پیدا ہو کر عفوینت سے محفوظ رہے اور خشکی ہوا میں کسی طرح پیدا نہیں اگرچہ استعمال سننات و خشکی پیدا ہو جب بھی کہ مضر نہیں ہے مصلحتاً ہوا کی یہ اجزاء میں ہوا عام غبار کثیر مشک فستق شیرین میوہ سالمہ سندروس طلیت خلک قرشل خلک البطم لادن شہد زعفران شک سرد و عطر اشنة غا۔ بعد از خواہ ابل رچ ترکی شاہ ابابک ام ملخ اساروں کہی ان اجزاء سے مرکبات طیار کر کے استعمال کرتے ہیں اور مکان کو سرکہ اور ہینک سے چھڑکتے ہیں اور اصلاح ہوا بخوبی اور صحیح و دونوں کو مفید ہو یہ جو کہ صندل اور کافور اور انار کے چھلکے اور سیب درآس اور بی اور آنہوس اور سیاح اور جھانڈ اور بیاباں خشک چھوٹی دیباے۔ اور دھونی کا دور سے دینا ضرور ہے کہ داغ کو گزند نہ پہنچے طریقہ احتراز کا وہاں سے جسکو دبا کی ضرورت ہے حفاظت منظور ہو بطور مقدم بالمحفظ بذریعہ فصد کے رطوبات اپنے بدن کی نکال ڈالے اور ہمہ جہت ایسی تدبیر کرے کہ بدن میں خشکی پیدا ہو خصوصاً تقیل غذا سے خشکی ضرور بد نہیں پیدا کرے۔ گر ریاضت کی وجہ سے خشکی بد نہیں پیدا کرے بلکہ ہرگز استعمال ریاضت کا کرے اور نہ حمام کا استعمال کرے اور نہ تھوڑا بونکا استعمال کرے اور پیاس پر صبر ہی کرے اور ہوا کو اوہنیں دواؤں سے اصلاح کرے جو اوپر مذکور حکمین اور غذائیں کی طرف میل کرے اور دوسرے کو غذا تناول کر کے قبول کرے اگر گوشت کا استعمال کرے تو اوہنیں بہت سی کھائی ملانے کا پکایا جائے اور پلاٹم اور قریض اور مصلح کا استعمال کرے خواہ سرکہ میں بنایا جائے خواہ اور کسی ترشی میں مثل سماق اور آب لکڑی اور آب لکڑی خواہ آب لیموں آب انار وغیرہ میں۔ سرکہ میں پڑی ہوئی چیزیں اوسکو بہت نافع ہیں خصوصاً گندہ سرکہ میں پڑا ہو خواہ ہینک سرکہ میں پڑا کی ہوئی بالخاصہ مفید ہے اور عفونت کو منع کرتی ہے۔ وہاں کے ضرر سے محافظت تریاق کا استعمال بھی کرنا ہے اور شر و یطون میں

سبب ازین
اور صحت
سبب ازین
پس در کس
نکات

اس طرح ہے بشرطیکہ قبل از تاثیر ہوا و بائی کے استعمال کیا جائے اور باقی تذبذب صائیجی عمل میں آتی ہیں اور دوا جو صبر اور عفران اور مرئی سے بنائی جائے ہر روز قریب ایک ہریم کے استعمال اور کما مناسب ہو کہ بہت زائغ ہے چھپک کا بیان کمی خون میں ایک قسم کا جوش بر سبیل عفونت پیدا ہوتا ہے از قسم ایسے غلیان کی جو عصارہ انکور وغیرہ میں پیدا ہو کہ حسن غلیان اور جوش میں اجزا خون کے الیمین جدا ہوتے ہیں اور اس غلیان کا سبب بھی ایک امر طبعی سا ہوتا ہے کہ خون میں جوش پیدا کر کے جو کچھ بقیہ غذا طبعی خواہ حیض کے خون سے اس خون میں لاسا ہو اسے اوس بقیہ کو کہ از وقت حمل آمیختہ ہلا آیا ہے اس خون سے کم کر دیتا ہے خواہ جو خیر ناقص اس خون میں بعد از وقت حمل پیدا ہوئی ہے بوجہ استعمال غذا سردی الجور کے جسمین عکس اور درد زیادہ پیدا ہو اور روارت ایسی ہو کہ قوام خون کے سخت کر کے اوسکو ثوران اور جوش میں لائے تا اینکه اس خون کا قوام بہت قوام دل کو قوی اور اظہر پیدا ہو جیسے طبیعت عصارہ انکور میں فعل کرتی ہے کہ اوس میں جوش پیدا کر کے شراب ایسی بنا دیتی ہے کہ جو ہر اس کا کایرنگ ہو جاتا ہے اور جوشے ہنزلہ بخود اور کف کی اجزاء ہوائی سے ہوتی ہے اور جوشے ثقیل اجزاء ارضی کی ہے اوس شراب کو کہ مر جاتی ہے۔ کبھی غلیان خون کا سبب ایک مرخارجی ہوتا ہے کہ خارج سے وارد ہو کہ اخلاط کو خون سے پہلے بذریعہ ثوران کے آمیختہ کیے پھر غلیان شدید مجموعہ اخلاط اور خون میں پیدا کرتا ہے اور آواز چکر کھانے اور بچ جانے کی جیسے بردقت جوش کے اوشی سے بہ پیدا ہوتی ہے جس طرح بردقت تغیر حصول خصوصاً بردقت تغیر ربع کے بشرطیکہ وہ اخلاط ایسا ہو کہ اخلاط کو اصلی کیفیت سے مخدوش کر کے اپنے انتظام اصلی تبدیل کر دی۔ جلد اور حصہ ایسے امراض میں سے ہیں کہ ان کے مواد دور دراز سے پہنچتے ہیں اور جیسے کوئی پیام ایک کا دوسرے تک پہنچائے اوسی طرح جلد اور حصہ کی حالات ہیں کہ ایک شہر سے دوسرے شہر اور ایک آدمی سے دوسرے آدمی تک پہنچتے ہیں جنوبی ہر اجب کثرت طبعی اور اس کے بعد چھپک کی پیدائش ہوتی ہے۔ جو بدن گرم ہے اور سہو استعداد کیا۔ شہر کی ہوتی ہے۔ ہے خواہ جس بدنگی رطوبت میں کہ شہر ہو یا جس بدن کا خون قصد وغیرہ سے کم نکالا لیا ہو۔ غذا وین ہی ایسی چیزیں ہیں جنکے کھانے سے مرض چھپک کا پیدا ہوتا ہے خصوصاً اگر ویسی غذا کھانے کی حالت نہ ہو اور دن غذاؤں کے اور دوائیں یا غذاؤں کا گرم کھائی جائیں جیسے دودھ ہر قسم کا خصوصاً آدمی اور کھڑک دودھ حبوت کثرت کھایا جائے اور عادت اسکے کھانے کی نہ ہو پھر شراب کثرت پی جائے یا اور گرم دواؤں کا استعمال ہو تو چھپک ضرور نکلتی ہے۔ چھپک کی بیماری گویا ایک قسم ہی بحران کی اور اکثر چھپک اگر کوئی عارض ہوتی ہے اس کے بعد جو انوکھا اور بد ہون کی بدن میں چھپک کثرتی ہو اگر ایسی ہی سابقہ ہوں یا اوس شہر کی حرارت اور رطوبت شدید ہو اور جس بدین رطوبت زیادہ ہی اوس میں نکلتا چھپک کا اکثر ہی نسبت اوس بدن کے جسمین خشکی ہے۔ فصل ربیع میں جدری بہت جاڑوں کے زیادہ پیدا ہوتی ہے اور ربیع سے کم تر میں خریف کے خصوصاً جب خریف سے پیشتر فصل گرمانا بیت گرم خشک گذری ہو اور اس خریف میں بھی گرمی اور خشکی کی قدر باقی ہو۔ جلد کا نکلتا فقط جلد میں بدن کا جو پیر متصل جلد کے ہے نہیں بدتا بلکہ جتنے اعضا مشابہ الاخرین ظاہر میں ہوں خواہ باطن میں حتی کہ حجاب اور پردہ باطنی اور پیچھے وغیرہ سب میں جدری پیدا ہوتی ہے۔ حبوت جدری کا ظہور ہوتا ہے پہلے بدن کھلی سی اوشی ہے پھر ایسی چیزیں نمودار ہوتی ہیں جیسے کانٹوں کے سرے اور گول مثل ماحوس کے اوپر کعبہ سب اسے شکل آتے ہیں اور پس پھر جاتے ہیں بعد اس کے ٹوٹے کر مواد نکل جاتا ہے اور خشک لشبہ رنگ برنگ کر ہو جاتے ہیں اس کے بعد پڑی کر جاتی ہے اور صحت حاصل ہوتی ہے۔ کبھی جدری کا انتقال قلعونی اور شرکے بطرف ہونا یا کوئی اسکا انجام بہ کبھی ہوتا ہے اور کبھی جلد جمع ہوتا ہے

اکثر جلدی تپ ہوتا ہے اور سکارنگ مثل رنگ فلغونی کی سرخی یا لہو تپے کو کبھی رنگت مختلف مثل خاکستری اور بنفشی اور سیاہ ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ کبھی کبھی اس کی بہت سی اقسام ہوتی ہیں اور الوان بھی مختلف ہوتے ہیں ایک قسم سپید رنگ ہوتی ہے ایک کا رنگ ہلکا سا بنفشی اور کبھی کبھی نالی کی سیاہی نیز اور بنفشی رنگ کی جلدی نہایت بدستور ہے اور جس قدر رنگت میں سیاہی زیادہ ہو شایستگی اور کڑھائی زیادہ ہوتی ہے اور جلدی سیاہی کم ہو برائی کہ ہوگی اور سپید رنگ کی جلدی سب سے زیادہ قریب سے خصوصاً اگر چند دانہ نکلیں اور ان پر تپ ہو ان نکتہ میں ان کے آسانی ہو کہ یہ بہت کم ہوتا ہے نرم ہو اور بعد نکلنے کے تپ جانی رہے اور اول زمانہ ان کے نکلنے کا پل ان کے نکلنے سے پہلے ہو ہوا قریب تپ ہونے کی ہو۔ ایک قسم کے دانہ جس کو ہندوستان کے اکثر شہروں میں موتی جہر کہتے ہیں اور سپر اور صاف جوتیہ نے سپید رنگ چھپک کو ذکر کیا ہے صادق آتے ہیں۔ بعد ان سپید بڑے دانوں کے اچھی قسم چھپک کی وہ ہے جس کے دانہ بڑے ہوں اور عدد میں بہت ہوں اور نزدیک بہ نزدیک نکلنے لگے مگر دانہ آپس میں مل جاتے ہیں اس لیے کہ جو دانہ بجاتے ہیں اس طرح حرکت سے گوشت کو گھیر لیتے ہیں اور ان کے اجتماع سے ایک شکل مضلع یعنی پانچ یا گول پیدا ہوتی ہے وہ بہت بدستور ہوتے ہیں اس طرح وہ بڑے دانہ دیر سے کہ ایک پردہ سرانگے وہ بھی ناقص ہیں۔ سپید دانہ پچھو لے سونے قریب قریب جو بدستوری نکلیں اگرچہ ابتدائی مرض میں گمان سلامت مریض کا زیادہ ہوتا ہے لیکن اخیر میں اس بات کا خوف ہوتا ہے کہ بدستوری دانہ کا نفع ہوگا اور حالت مریض کی بری ہو جاگی اور نوبت ہلاکت کی پہونچگی اس لیے کہ سبب اس قسم کے بدستوری کا ماننا یہ ہے۔ ایک قسم شری خوفناک جلدی کی جس میں ہلاکت ہونے کی کئی نقل زیادہ ہوتی ہے وہ یہی کہ اس کے حال میں اختلاف ہو کبھی دانہ نرودان ہو جاتے ہیں اور کبھی اندر بیٹھ جاتے ہیں خصوصاً اگر بنفشی رنگ کی یہ چھپک ہو اور طرح ہو لیتے جلد کے اوپر بنوئی نہ اور بھرے اور نہ اوپر سے بنوئی اور بھرنے کی امید ہو محبت ضعف قوت کی اور کسی عضو کے سبز ہو جائے یا سیاہ ہو جائے۔ اس سے ہلاکت مریض کی ہو جاتی ہے۔ اگر عضو کا سبز یا سیاہ ہو یا بعد اور بھرنے دانوں کے ہوا تو ساقط نہیں ہوتی بلکہ برتنی جاتی ہے تو فون ہلاکت کا نہیں ہوتا مگر قروح خبیث پیدا ہوتے ہیں۔ پہلی تپ ہو کر جلد کا نکلنا اس میں سبب زیادہ ہے نسبت اس کے کہ پہلے جلدی نکلے تب تپ عارض ہو جس شخص کو بدستوری عارض ہو او اسکی سانس اور آواز کا بہت خیال رکھنا چاہیے اگر یہ دونوں اچھے ہوں تو مرض میں سلامت ہو اور اگر جلدی کی مریض کی سانس پے در پے چلے اس طرح حصہ کے مریض کی سانس کا حال ہو تو یقیناً جانا چاہیے کہ قوت ساقط ہو چکی یا حجاب میں ورم پیدا ہو گیا ہے۔ پھر اگر پیاس کی شدت بڑھتی جائے اور کرب میں ساعت بساعت زیادتی ہو ظاہر بدن سرد ہو جائے اور جلدی یا حصہ سرد ہونے لگے اس وقت مریض قریب ہلاکت ہو تا ہے اور اس لیل کی زیادہ تر ایسا ہی ہو جاتی ہے کہ جلدی ایسی قسم کی ہو جس کا نکلنا اور ظاہر ہونا دیر میں ہوا ہو۔ اکثر جلدی کا بھار احتقان یا بعد ظاہر ہونے خناق کے مر جاتا ہے اور کبھی سقوط قوت ہو کر کچھ لینے خراش بدود یا خصال میں مبتلا ہو کر مر جاتا ہے۔ اگر بنفشی رنگ کی جلدی یا حصہ اندر بیٹھ جائے معلوم کرنا چاہیے کہ بیمار کی غشی قریب ہو۔ اگر خون کا پیشاب ہو اور اس کے بعد سیاہ پیشاب ہو تو فوراً ہلاکت ہو جائے کی خصوصاً اگر قوت ساقط ہو اور دست سبز یا خون کو باغضالی لینے جیسے گوشت کا پانی اس رنگ کے ہوں اور قوت ساقط ہو جاتی چاہے ہر موت میں کچھ شک نہیں جمیقا ایک قسم کی چھپک جو درمیان جلدی اور حصہ کے اوپر ان دونوں سے اسلم ہے یعنی سلامتی زیادہ ہوتی ہے۔ اکثر جلدی انسان کے بدن میں دو مرتبہ نکلتی ہے جس وقت مادہ دوبارہ جمع ہو اور مادہ دفع کا ہو۔ اور لوم اور رصاصی ایک قسم جلدی کی ہے کہ جس کے دانہ چھری اور سینہ اوپر ہر کہ نسبت ہڈی و روم کے زیادہ نکلتے

انگلشی پرن اور یہ قسم رومی ہے اور اوپر غلیظہ پلاکت کرتی ہے جو اطراف میں دفن نہیں ہوتا علامات ظہور جدری کی کبھی جلدی کی خود سے پیشہ
پیشہ میں درد اور ناک میں کھجما ہوتی ہے اور سونے وقت مریض نڈرتا ہے اور بدن میں کانٹے سے چھوڑیں تمام بچپن بوجھ پیدا ہو جاتا ہے رنگ کھجما
اور آنکھ کا سرخ :۔ بات ہے آنسو بہنے لگتے ہیں حرارت تمام بدن میں مشتعل ہوتی ہے اگر کئی جگہ بہت ہوتی ہے سانس میں ٹنگی پیدا ہوتی ہے اور آنسو بہ
جاتی ہے تھوک گاڑھا ہو جاتا ہے سر میں بوجھ اور درد پیدا ہوتا ہے مونہ خشک ہو جاتا ہے کرب اور درد گے میں اور سینہ میں پیدا ہوتا ہے پانوں کپڑے
لگتے ہیں بسوقت چست لیٹے اور چست لٹائی کی رغبت زیادہ ہوتی ہے ان سب باتوں کے ساتھ تب طبیعت موجود ہوتی ہے۔ مصلحہ کو یا ایک قسم
جدری صفرادی کی ہے سہندی میں اسکو کھسکا کرتے ہیں جدری اس حصہ میں اکثر احوال کا کچھ فرق نہیں ہے اتنا فرق ہے کہ مصلحہ صفرادی ہوتی ہے
اور اس کے دانہ چھوٹے گویا جلد کے اوپر نہیں نکلتے اور جلد میں ایسی باندی نہیں ہوتی جیسا کہ پرنیال کیا جا ہے خصوصاً ابتدا میں مصلحہ بہت کھجما
کہ اوپر معلوم ہوتی ہے۔ ابتدا میں جدری کے دانہ اونچے ہو جاتے ہیں حصہ کے دانہ جدری سے شمار میں نہ کم ہوتے ہیں اور آنکھ میں کھجما
جدری کے کم نکلتی ہے علامات ظہور جدری کے اور حصہ کے قریب قریب ہوتے ہیں مگر کھجما لیٹے اور کھجما آنا حصہ میں زیادہ ہوتی ہے اور
کرب اور اشتعال حرارت زیادہ اور درد پیشہ کم ہوتا ہے اس لیے کہ یہ باتیں جدری میں بھٹ اندام خون فاسد کے ہوتے ہیں بولتیر ہوتا ہے۔
اور حصہ میں خون کے رداوت شدید ہوتی ہے مگر کثرت اس قدر نہیں ہوتی ہے جس قدر جدری میں ہوتی ہے حصہ اکثر اوقات کھجما کی شکل آتی ہے اور
جدری تھوڑی تھوڑی نکلتی ہے جو جو علامات سلامت حال مریض کے جدری میں ہیں وہی حصہ میں ہیں کہ جو قسم مصلحہ کی صریح انصوار اور
اور برہنہ ہو اور اس میں نفع جلد ہو وہ سلیم ہے اور سخت اور سبزاؤں غشی گون حصہ بھی رومی ہے اور جس قسم کی حصہ میں انفع بدیر غشی متواتر
عارض ہو وہ قاتل ہے اور اگر دفعہ ٹھکر غائب ہو جاوے بھی وہی اور غشی اور ہے۔ جدری کے علاج میں مبادرت کر کے اخراج خون کا
بمقدار کافی کرنا چاہیے اگر شرائط اخراج خون کو جمع ہو جائیں اور اس طرح اگر مرض حصہ کا بوجھ امتلاء خون کے ہو نہ اندام اخراج خون کا رو
چہارم تکباتی رہتا ہو جب دانہ جدری کے مکمل آئیں پھر فصد یعنی چاہیے ہاں اگر امتلاء شدید ہو اور غلبہ مادہ کا زیادہ پیدا ہو جاوے پھر
بذریعہ فصد کے اتنا خون نکالنا چاہیے کہ تخفیف غلبہ میں مادہ کے پیدا ہو فصد کھولنی اس مرض میں بہت ہی موافق ہے اور اگر ناک کی رگ
کھولی جاوے فائدہ رعات کا حاصل ہوگا اور نواحی عالیہ لیٹے اوپر کی جانب کو اعضا کی مفرت جدری سے حفاظت ہو جاوے گی اور اگر کوئی اس طرح
اس میں آسانی ہوتی ہے اگر فصد یعنی واجب ہو اور بخوبی اخراج خون کا کیا جائے کسی جانب بدن کے فساد کا خوف ہے اس طرح مصلحہ
ہمیشہ اپنے بدن کی حرارت بذریعہ مبادرت کے بچھاتا ہوا دسکے نسبت فساد کسی جانب بدن کے ہو جانے کا خوف ہے اول مرض جبکہ
اور حصہ میں ایسی غذا کھلانی چاہیے کہ مقوی ہو اور اظفار حرارت بھی کرے اور مادہ کو بطرف خارج کے دفع کرے اور طبیعت میں قبض پیدا
نکرسے اور خون کو غلیظ نہ کر دے چھوٹاں خورش عبا کی ہر روز زلال تر سہندی کے خواہ شکوہ خرا اور مسور کا شور یا اس طرح جس غذا میں لطیف
طبیعت کی ہو مگر زیادہ نہ ہو اس واسطے ضرور ہے کہ ان غذاؤں میں تر سہندی شریک ہے خواہ جو چیز مثل تر سہندی کے ہے اور کہ دوسرے جو غذا
طیار ہو وہ بھی مناسب ہے اور تر بوز بڑے قسم کا بھی جائز ہے بلکہ ابتدای مرض میں طبیعت کا نرم رہنا واجب ہے اور جمیع طینات سے
تر سہندی افضل ہے اور اگر فقط تر سہندی ہے اجابت نوشیر خشت بھی زیادہ کین مگر کچھ نرمی طبیعت آسانی ہو جاوے اور زیادہ اس سال سے احتراز
واجب ہے خواہ کیتھر تر خچن خواب آلو شریک کین کبھی اول ظہور میں جدری کے ۳ درہم رب کذر لیٹے کیوڑے کا رب ہر ادرہ میں کا اور اور
شراب شکوہ خرا کے بہت مفید ہوتا ہے لگدر یافت ہو جاوے کہ مرض میں طول ہوگا اور دوسرا دل گذر جائے اور جلدی کا ظہور پیشہ ہو

بالیک ہسین میسر بقدر نصف او سکے صندل لیکر سرکہ مٹھا یا آب انکور خالص بن چند ورتک ہلگو عین بعد او سکے نرم آنچ سے اتنی دیر
 ہلکے پائین کہ گدھی کپورہ کی گل جائے اور او سکے بعد پھول لین اور اس پھول سے ہونے پانی کو لے لین اور حسب قدر سرکہ یا آب
 زیادہ سہو پیر سے بعد او سکے آب دودھ ترش جسکا کھن نکال لیا ہو پٹکانے کے ذریعہ سے آلائش دہی او س سے پاک کرین یا مثل علی زرا
 کے اس طرح پکاتین کہ او س سے ماسٹ دہی کی بجائے توڑ پھرا ہو جائے بعد او سکے آدھو کو اس پانی بن ملا کر فقاع لینے در بھڑا طیار کرین اور
 ترش کو دین بعد او سکے پھر اس در بھڑی کو بندہ لہو ٹپکانے وغیرہ کے صاف کو دین اور پھر آدھو ملا کے اسی سے فقاع بناتین اور دھوپ
 کی گرمی سے ترش کو دین حسب قدر کر اس عمل کو کر نیکی بہتر ہو گا اس پانی سے پانچ جز لیکر آب امروہ آب سفرجل ترش جسمین اجزای
 مائی زیادہ ہون اور آب انار ترش آب سیب ترش جسمین طوبت زیادہ ہو اور آب زردہ جو بموجب تصریح خود بخود کی تفاح بری لینے
 جنگلی سیب کے آب لیمو آب آلو بخارا بد ترش ہو آب شگوفہ خراجو پھول لگا ہو اور آب کندش تازہ آب توت شامی جو خوب بچہ نہو آب
 خوبانی عام ترش عصارہ انکور عصارہ ریواس عصارہ شاہماہی باریک انکور عصارہ در فہار سی عصارہ نیلو فر عصارہ بنفشہ ہر ایک
 سے پین سے عصارہ اترج عصارہ تر شاہ ناریج ہر واحد سے دو ذلت ایک جز کو عصارہ کشنیر عصارہ کاہو عصارہ برگ خشک سنہر
 عصارہ برگ کاسنی عصارہ برگ خرفہ ہر ایک سے پانچ جز اور عصارہ برگ بید اور برگ سیب برگ امروہ برگ غورہ برگ گل عصارہ برگ
 عصارہ راعی لینے لال ساک عصارہ لختہ التیس او گل سرخ خشک او گل نیلو فر خشک عصارہ زرشک خشک تخم کاسنی تخم کامو گلنا تخم
 نیلو فر تخم گل ہر ایک سے بیسوان حصہ ایک جز کا عصارہ پودینہ تر چھا حصہ ایک جز کا عصارہ زرشک تر نصف ایک جز کا لہو
 اور اجزای جمع کر کے آگ پر چڑھاتین۔ اور مسور چار جز اور جو ہر شہر و جزا و سماق تین جز و دانہ اناتین جز و داخل کر کے پکاتین تاکہ نصف
 باقی رہ جائے بعد ازاں اوتار کے خوب ملین اور چھان کہ وزن کرین اور فی تین سو درہم لینے قریب پختہ سیر کے ایک مثقال خواہ بہ
 کافور خوب پسکر ظرف کے پندہ می بن پڑکین اور او سکے اوپر دوا می مذکور یا ہستلی دالین اور او سکے کا مونہ خوب تنگ سر پوش سے بند کر دین
 کہ بخارات باہر نکل نہ سکیں اور پھر آگ پر چڑھاتین جب گمان ہو کہ آب جوش آگیا ہے او تار کہ خوب سا بلاتین اور بستو تہ لینے جس وزن
 میں اچار وغیرہ رکھا جاتا ہے جیسے تر بان وغیرہ او میں رکھ کر خوب وصل کرین کہ او س سے کافور کے اور جانے سے اطمینان ہو اور مقدار
 ثنیت اسکی دس درہم یا قریب ۲ تولہ کے ہے بعض لوگ اس دو میں کہ سفید سنبل الطیب پنجیل اور راز زیادہ انیسون فلفل و سونہ
 شریک کرتے ہیں جس قدر مناسب معلوم ہو۔ جب خراج بدر یکا تمام اور کمال ہو جائے اور دانی سب پختہ ہو جائتین اور ساتھ ان
 گذر جائے تدبیر صائب یہی ہے کہ سونے کی سوئی سے چھید کر رطوبت دانہ کی نکال لیجائے اور روئی سے پونچھ لین اور تنک کتابت
 ضرور ہے لیکن بعد دانہ توڑنے اور رطوبت نکالنے کو تنک لٹے میں کہ قدرت اخیر کرنی مناسب ہو اسلئے کہ زخم تازہ پر تنک چھڑکنا اذرا
 اور احم ہو جاتا ہے بلکہ بڑے دانے کے سوا اور دانی توڑے ہون یا ہون او پر تنک لٹا ضرور ہے اور بڑے دانوں کو بجال خود چھڑ دینا چاہیے
 کہ راہ نکلنے رطوبت کی بند ہو جائے پھر او سکے بعد تلخ کیجائے۔ اور قبل خوب پختہ ہونے کے مالش تنک کی نہ کرنی چاہیے کہ درم پیدا ہو جائے
 اور درد شدید عارض ہوتا ہے۔ مگر بعد نفیج کے تلخ ضرور ہے۔ اور تلخ کا طریقہ یہ ہے کہ پانچین تنک گھول کر ان کے زعفران بھی داخل
 کرین اور گلاب میں اگر تنک گھولین تو بہت بہتر ہے اور اگر پانچین مجاؤ اور مسور اور گلاب کی چھول جو ش دیکر تنک گھولین یہ
 خوب ہی خصوصاً اگر او میں صندل کافور بھی شریک کو دین تلخ سے نفیج بخوبی پیدا ہوتا ہے اور خشکی دالون میں بہت جلد جاتی ہے۔

نہیں ہے کہ اس میں ختم ختم شش شریک کریں اور قلب کی حفظ کیواسطے جو شانہ انجیر اور مسور جو قبل اس فصل کو بیان ہو چکا ہے کہ وہ سہارت کو نواحی قلب سے منع کرتا ہے اور اس کی حفاظت بعد زمانہ ابتداء کے واجب ہے کہ اسی زمانہ میں اسہال کا زیادہ خوف ہوتا ہے واجب ہے کہ استعمال قابض کا کریں اور اگر آخر مرض میں اس الہ عارض ہو تو قصداً بغیر اور رب ریاس سے علاج کریں خواہ قصہ غم حاض سے معالجہ کریں نشانات جلد رمی کے دفع کا طریقہ اس مقدمہ کا بیان ہم اگر جہان زمینہ کا ذکر ہو گا یہ تفصیل کر سیکے اور بیان پر مخصوص دو احوال مناسب صحت بھی ہے اور نشان چھلک بھی مٹا دیتی ہے لکھی جاتی ہے بھلاہ اولیٰ اور دیر کے ختم نشان چھلک کی برطرف ہونے میں سوکھی جڑ بانس کی اور قلعہ اور زرا چوبیدار تر شاہ جب غزوت اور تخم خربزہ کے چھلکے خشک ہو سکتے اور چاول اور دیوے نمونہ اور آب جو اور سپیدہ مضیغ اور مٹی پھولی ہوئی کی بڑھ مرنے کے اور مردانہ سنگ شکر طبرزد نشاستہ اور دم شیراز اور بادام تلخ اور روغن اور اوہان کی قسم سے روغن سوسن اور روغن پستہ چربی گدے کی مع روغن کل اور جو فراج میں تر مٹکے ہو اور وہ پانی جو اونٹ کے شمو سے نکلتا ہے جسوقت سم کو بھونیں اور جلائیں کہ نہایت مفید ہے اور اس سے زیادہ فوہی سمندر آف اور حمار غلغلہ پینے وہ سنگریزہ گول جو مرج سیاہ میں ملے ہوتے ہیں اور مرج کی تاثیر و فوہی ستر کر جاتی ہے اور قسطا اور شوق کندر صابون پورہ اسنی استخوان سوختہ پورانی بدیان جو کہ چونا ہو جائیں تخم ترب آرزرب سوکھا یا زراوند ترس۔ کھلانے کی چیزیں بہتر خبے رنگ کی غوی پیدا ہوا مینو شش اور شراب خوشبو پاکیزہ مضیغ نمبر شست شوربا و مرغ اور کبک اور دراج اور تدر و جو فرید ہو۔ استہام اس مرض کو ہمیشہ کرنا ضرور ہے۔ مرکب ادویہ اس فائدہ کے واسطے استخوان سوختہ اور مینگی بیٹر کی بشرطیکہ پورانی ہوں اور نمی اینٹ اور نشاستہ برنج شستہ بخود ہر واحد دس درم حب البان ترس قسط زراوند طویل ہر واحد پانچ درم بانس کی جڑ سوکھی میں درم اس مجموع سے طلا بنا کر آب خربزہ خواہ جنگلی کھیر کے پانی میں اور آب جو خواہ آب قلعہ میں پسکے غصوف پرانکو لگاتین اور صبح کو نمبشہ باخیمین جوش دیکر دھو دالین قرطین نامی حکیم کا نسخہ ہے خشت جدید پرانی بڑی اصول فصب فارسی شستہ تیس تخم خربزہ برنج ساٹھی شستہ حب البان قسط اجزا ہوزن لیکر اوچتہ طیار کریں ترس اور بخود سیاہ کو پس کر مالش کریں حیات و رمی کا بیان اور باب حیات یومیہ میں بیان ہو چکا ہے کہ جو حیات نفع اور ام ظاہری کے ہوتے ہیں وہ اکثر حیات یومیہ میں داخل ہیں ایسے کہ اور ام ظاہری بیشتر ان کے سخونت قلب تک پہنچتی ہے اور انکی عفونت قلب تک نہیں پہنچتی اور اکثر یہ اور ام اسباب بادہ یعنی غیر داخلی اسباب سے پیدا ہوتے ہیں لیکن اگر بوجہ بڑے ہونے خواہ قریب بقلب ہونے کے انکی عفونت تاج قلب ہو جائے اور فوہی بہ تپ از قسم جی بومی باقی نہ رہے گی بلکہ جی عفونت کی طرف منتقل ہو جائے گی اور اکثر یہ بات یعنی حدت ایسے اور ام کا انتقال جی کا لطو جی عفونت کو اسباب سابقہ یعنی کینو جہ سے ہوتا ہے اور امتلا و اخلاط جو بخیمین ہو رہا ہے وہ بھی اس ورم کا سبب واقع ہوتا ہے۔ اور کبھی بوجہ ایسے فروج کے چکے مواد خیشہ متوجہ ہو کر خبیمین ہو جائے گوشت تبہ میں۔ مگر جو حیات نفع اور ام باطنی کے ہیں اور نکاح و جود فقط قلب تک سخونت پہنچنے سے نہیں ہوتا بلکہ عفونت اخلاط کی قلب تک پہنچ جاتی ہے بہترین حیات جو بوجہ اور ام باطنی کے پیدا ہوں وہی ہیں جو ورم حمہ سے جو بعض احشائیں ہو جائے پیدا ہوں کہ اس تپ میں درد شدہ بادہ ریاس اور التهاب حاض ہوتا ہے اور اس ورم پر داخل اخلاطہ صفراوی جو بہت سا ہوں خون میں ظاہر ہوتے ہیں اور ام باطنی جیسے ورم داغ خواہ ورم حجاب داغ اور صیغہ چنے کان کا پرزہ کی ذریعہ سے سماعت ہوتی ہے اور کبھی ورم حلق جب عظیم اور دوسری ہو اور اس حجاب کا ورم جو متصل سینہ کی طور ورم مگر اندر کردہ اور نشانہ اور ورم اور ورم امعا اور جو مشابہ اسکے ہے۔ کبھی حیات اور ام میں بوجہ قریب اور بعد کے قلب سے شدت اور ضعف میں اختلاف ہوتا ہے

اس طرح اگر دم اعضا لحمی میں ہو تو اس دم کی تپ شدید ہوگی اور عروق ریشائی میں خواہ غرض فی اور حسانی میں تپ نہیں ہے۔ خواہ جو دم قریب بشرائیں ہو اس کی تپ شدید ہوتی ہے اور جو دم غریب اور دوسرے ہواؤں کی تپ خفیف ہے۔ ہوتی ہے۔ اور یہ تپیات بطور دورہ کے ہوتی ہیں جیسا جیسا مادہ دم پر گرتا ہے اسی قدر تپ کم یا بڑھتا ہوتا ہے۔ چند اور تپیات پیدا ہوتی ہیں۔ تپ اور دورہ ان مواد کو حرکت ہوتی ہے اور جتنا جذب حرارت اور اہم کا یہ اور کم کرتا ہے۔ نیز اگر تپ دورہ تپیات کا بہت تپ ہو پس ہر خلط کے لائق دورہ لائق ہے ویسا ہی ہوتا ہے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اکثر دم ذات الخشب وغیرہ ہوتا ہے اور تپ باقی رہ جاتی ہے۔ پھر اس پر یہ کہ ابھی تحقیق نام نہیں ہوا ہے۔ یہ حیات اور دم اگر دیر پا ہوں یا ختم کا سن وقت پیدا ہوتی ہے نہ ہوتا ہے اگر گریں دم ہو اور جمالی اور دم بہت جلد بخیر ہلاکت ہو جاتے ہیں مثل اسکے کہ بطرف دق کے منتقل ہوں۔ تو کہ علامات اور احکام حیات اور دم حیات اور دم جو اعضا باطنی کے دم سے پیدا ہوں ان کے ہمراہ تین قسم کے علامات ہوتے ہیں۔ ایک علامت اور اعراض ایسے ہوتے ہیں جنکی دلالت عضو متورم ہوتی ہے۔ اور کہ علامات اور اعراض حالات مادہ مرض پر دلالت کرتے ہیں۔ اور دوسری علامت اور اعراض ایسے ہوتے ہیں جنکی دلالت رستہ یا مالک ہونے سے۔ قسم اول کی مثال جیسے بغض فشار علی و در و در جہاں اطراف سینہ کے دم پر دلالت کرتا ہے اور اس طرح خشک کھانسی ابتدا میں اور پھر تر کھانسی اور مثل اسکے ذرا اعراض ذات الخشب کو جو اطراف سینہ کے دم پر دلیل ہیں جیسے سرخی تارورہ اور ضیق نفس اور تپ غیر خلاصہ یہ ہے کہ در او ثقل عضو علیل میں ہوتا ہے اور جمیع اعضا سے کمری عضلات کی زیادہ ہوتی ہے اور کمری خلاف عادت اس عضو میں ہوتی ہے اور جیسے تشنج کہ اعضا عجیبہ کے اور دم گرم میں ہوتا ہے۔ اور مثال دوسری قسم کی جیسے تپ کی شدت بطور غیب کو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ مادہ مرض کا عضو ایسی ہے۔ اور غیر کمری قسم کو دوسری ہیں جو ہمارے سلامت حال پر خوش خبری دین خواہ اس کی ہلاکت پر منظر ہوتے ہیں۔ کبھی حالات اور دم باطنی تپ کی ضرورت ہوتی اور اسکے قوی اور دائم ہونے پر خواہ اسکے مغز ہونے میں مختلف ہوتے ہیں بحسب اختلاف اعضا کے عظیم اور بزرگی میں اور اس کی رگوں بڑے ہونے میں خواہ باہمیہ کہ بعض اعضا باطنی قریب قلب ہیں اور انکو قلب سے شرکت زیادہ ہوتی ہے جیسے جگر اور یہ خواہ قلب سے دور ہوں انکو شرکت قلب سے کم ہو جیسے گردہ کہ اسکے دم سے ہمیشہ حیات لازم اور قوی کا ہونا کی ضرورت نہیں ہوتا بلکہ ایسے اعضا کے اور دم سے حیات مغز پیدا ہوتے ہیں اور از قسم حیات نخلطہ خواہ جمی غلب یا ریح اور غمسل و رسا میں پیدا ہوتے ہیں اور ان حیات کے ہمراہ ناقص و لرزہ بھی ہوتا ہے اور پھر پری بھی موجود ہوتی ہے اور تفرقہ اس بات کا بہت دشوار ہوتا ہے کہ یہ حیات اور دم میں یا حیات عفو نہ خاص علامت انکو حیات اور دم ہونے پر نقل موضع گردہ اور گرانی جانب قطن کے اور در داوہ اختصاف باقی حرارت کا زیادہ حرارت متواہر عضو متورم میں اگر کسی عضو میں یہ بات پیدا ہو کہ عضو تپس کو قریب ہو یا اس سے مشارکت قوی کتنا ہو یا شدید الحس ہو اور باہمیہ وہ عضو عصبی بھی ہو پس ایسے وقت میں قطع نظر شدت اس تپ کی جو نفع و دم اس عضو کے ہوتی ہو قطن عظیم اور تشنج بھی عارض ہوتا ہے اور بیشتر بہت جلد اس دم کو اور اعراض غریب پیدا ہوتے ہیں جیسے دم رحم کا کہ اسکے ہمراہ درد سر اور دیگر کچھ بھی پیدا ہوتا ہے حرارت اگر چہ ان اور دم میں زیادہ مشتعل ہو کہ حدت زیادہ اس حرارت میں نہیں ہوتی جیسے تپ حرقتہ میں مگر کوئی ایسا ہے سبب قوی اور عظیم الخطر پیدا ہوا اور وقت حدت بھی ہو جاتی ہے حدت نہونے کا سبب یہ ہے کہ عفو نہ اس تپ کی داخل میں فرو رفتہ ایسی نہیں ہے جیسے حیات عفو نہ میں ہوتی ہے اور نہ اسکو بطرف خارج کے حرکت ہوتی ہے فقط

عضو مذکور میں عفوئیت ہوتی ہے اور مادہ غصہ اسی اقسام پر کچھ ملتا ہے۔ بعض حمیات اور دم باطنی کی مثل بنفص حمیات عفوئیت ہوتی ہے کہ ابتدا میں صغیر اور جھرت منتفی کے سرچ المانع ہوتا ہے اور بعد ازاں غلیم ہو جاتی ہے اور سرعت ارتداد بھی بحسب تنضاد عضو اور مادہ کو حبیبہا کلیات میں بیان ہو چکا ہے اور اس کے فشاری اثرات عفوئیت ہوتی ہے۔ بلکہ عفوئیت کے لیے اور عصبی ہونے کی۔ اور بول اکثر حمیات اور دم میں لطیف بیاض کے نائل ہوتا ہے اور رنگ میں کمی ہوتی ہے اس لیے کہ مادہ لطیف و دم کے متوجہ ہونا ہے اور وجہ کہ اپنے مقام میں جذبہ کا لازم ہے ذکر علاج حمیات مریمہ کا علاج ان حمیات کا بلعینہ علاج حمیات مادہ کا ہو بعد ازاں کہ اصل و دم کا علاج ہو چکے اس لیے کہ اصل و دم کا ہے اور وہی مقدم ہے مگر اس میں رعایت تب کی بھی ہر دو تہرہ اور تربیب کی ضرورت ہے حمیات اور دم کے علاج میں بلعینہ اور حمیات عفوئیت کے جو مادہ دم ہوں یہ فرق ہے کہ درمی تب میں اجازت سردیانی پینے کی نہیں ہے اور نہ حمام میں داخل ہونے کی رغبت ہے اور اگر دم از قسم حمہ ہو سرد و جیر و نکار کھا مقام و دم پر چین بردت بالفعل ہو جائز ہے جیسے عصارہ کا ہوا و رچی العالم اور زرفہ وغیرہ کو مقدار درجہ سپید کے مجراہ منجھ میں سرد کر کے اور طبیب گرم ہو جائے پھر بدل دین اور کبھی زیت الفاق جو بکالت خامی بخورنا گیا ہو اور در خون گل بھی شریک کر لیں اور اگر کامو کو دعو کے منجھ میں سرد کر کے کھاتین جائز ہے اور نافع بھی ہے حمیات مرکبہ کا بیان حمیات کی ترکیب ایک قسم سے دوسرے قسم کی ساتھ چند صورتوں میں ہوتی ہے بلکہ بعض اصناف بعیدہ کی آپس میں ترکیب ہو جاتی ہے جیسے حمی و دم کی ترکیب حمی عفوئیت کے ساتھ اور کبھی ترکیب ایسوی حمیات میں ہوتی ہے جو کہ جنس فریب میں متحد ہوں جیسے ترکیب اصناف حمیات عفوئیت کی مثلاً حمی غب حمی بلعینہ کے ساتھ مرکب ہو اس پر ہی مرکبات ثنائیہ سے وہ تہہ ہو کہ جو بنام شطر الغب معروف ہے اور کبھی حمیات اور دم کی ترکیب باہم ہو جاتی ہے اور کبھی نوح واحد کی حمیات میں ترکیب ہوتی ہے جیسے دو غب مرکب ہوں خواہ دو ریح میں ترکیب ہو یا تین ریح مرکب ہوں۔ دو غب کی ترکیب تین کیفیت نوائب بلغمی کی ہوگی کہ یوم راحت غب اول کا عین روز دورہ اور نوبت غب ثانی کا جوہ پس ظاہرین نائبہ کا ایسا ہوا ہوگا اور یہی حال ترکیب میں ریح کا ہے کہ ہر دو یوم راحت کے بعد جو دن ہے وہ یوم نوبت ریح اول کا ہے اور اندک تعبیل سے واضح ہوتا ہے کہ ہر روز ایک تب کا نوبہ ہوگا پس مشابہ بلغمیہ لازمہ کے ہو جائیگا اور کبھی تین قسم حمیات غب کی مرکب ہوتی ہیں اگر ترکیب تین نوابت ہو اور تداخل کسی غب کا دوسری غب میں نہوا ہو تیسرے روز کی نوبت میں شدت زیادہ ہوگی اس لیے کہ یہ دن شعی نوبت حمی اول کا اور ابتدا غب ثالث کا پرتابہ اور اس طرح پانچواں روز شدت میں زیادہ ہوگا اور یہی تب شطر الغب سے مشابہ ہے جیسے دو غب سے مرکب ہوتا بلغمیہ ایک کے مشابہ ہے۔ مگر ایسے حساب اور نسبت کی طرف زیادہ التفات سے کچھ طبیب فائدہ منصور نہیں اور نوائب کو حال سے اشتغال میں چنداں غور نہیں۔ بلکہ اعراض کی طرف متوجہ ہو کر ملاحظہ کرنا چاہیے خلیہ اعراض کے ایک یہ بھی ہوتا ہے کہ اگر ترکیب حمی کی غب خالص سے ہو جیسا کہ مادہ صفراوی خالص ہے اور ایک تب کا مادہ صفراوی کم ہو پس نوبت میں سرعت پیدا ہوگی اور کوتاہی زمانہ نوبت ہو و شدت حرارت کو عارض ہوگی تا آنکہ جس تب کا مادہ قلیل ہی اور وہ غب اعراض میں ضعیف ہے پہلے زائل ہو جائیگی کبھی تب کو مرکب ہونے پر یہ بھی دلیل ہوتی ہے کہ ایک مرتبہ پھر سری پیدا سکون اور آرام ہو جائے اور پھر از سر نو شعریہ طاری ہو جو طبیب عالم و لائل حمیات بخوبی ہو اور ہر ایک قسم کی تب کو مریض اپنے اعراض کے پہچاننا ہو اور اسکی نسبت نہایت فہم پر ہو کہ پہلے پرتخاغت ترکیب تب کی نہ کر سکے خواہ دوسرے دن۔ ترکیب

[illegible]

باد جو دیگر اطراف میں برد موجود ہے اور غرض میں مغرور تفاوت زیادہ ہوگا اور اگر تب لازم صفراوی ہولز رہے ہوگا اور نہ زیادہ بھر پری ہوگی اور غرض بہت
عظیم اور وسیع اور کرب شدید ہوگا اور اگر دونوں تپ دایمی ہوں لڑو یقیناً نگو کا غلبہ لازم کو پہنچی عارض ہوتا ہے کہ اس میں خفت قبل خفت
بلغمی کے پیدا ہو کر یہ پس تب صفراوی کا رجوع بطرف شدت کو قبل از شدا و جمعی بلغمی کے نہو شرط الغب کے علاج کا بیان وہاں
اور ضروری امر علاج میں شرط الغب کی یہ ہے کہ تو جہام لطیف استفراغ مادہ کے ہر قسم استفراغ سے رہے۔ اسہال اور قصد اور آواز اور تھوڑے
کی طرف زیادہ تو بواس غرض سے چاہیے کہ اظفار خدمت تب صفراوی کی اس سے ہوتی ہے۔ اور سہل استعمال میں انتظار نفیع کا ضرورت
مگر تلخین خفیت کا استعمال بلا انتظار بھی ہو سکتا ہے کہ روانی شکم پیدا ہو اور زیادہ تشوش مادہ کو بوجہ اضطراب کو نہو جیسے مار لیا اب جو افکندہ
کہ اگر غلط غالب بلغم ہو اور تجزیہ شیر خشک زلال نم رندی شربت بنفشہ اگر غلط غالب صفر ہو اور دونوں قسم کی دوامر کرب کر کے اگر دونوں غلط ہیں
ہوں اور جب نفیع کا بخوبی ظہور ہو جائے پھر اگر استفراغ دوا قوی سے کیا جائے ہو سکتا ہے اور کچھ خطر نہیں اور قے کرنے میں بھی غلط غالب کی
رعایت ضرور ہے مثلاً آب ترب ہمراہ سنگبین کے گرم خواہ سنگبین آب گرم کے ساتھ اگر صفر غالب ہو اور ارالیسی دواسے کرنا چاہیے جس میں ابن
سیرا جو شانہ مسل قبل از نفیع کے جلدی کر کے پلائی جا تیں خوف عوض سرسام کا ہو گا جو دو زمانہ مزید سے زمانہ ممتدی تک نافع ہے کہ اصلاً
مادہ کی کرے اور نفیع بھی پیدا ہو جائے اور آفات فساد مزاج اور ضعف متحدہ وغیرہ کی تلافی ہوتی رہے۔ مفردات میں مثل سنتین رمی کی
نگار بعد روز ہفتم کے اور بشرط ظهور آثار نفیع کے اور قسم جدید رمی سے ہو اور اگر ساتویں روز سے پہلے جلدی کر کے استعمال کی جائے گی غلط ہو تو حرکت کریں
مگر استفراغ نہ کر سکے گی اس وجہ سے کرب اور غم اور مبتلی پیدا کر گئی اور پھر بطرف مادہ رجوع کر کے بوجہ اپنے جز مراری اور رخ کو مادہ کو خشک
کر دیگی اور بوجہ اپنی قوت قابضہ کے مادہ کو تحمل سے باز رکھی گی۔ اور جالینوس اور اداس سے مقدم جواب تھا اس مرض کا علاج
ایسے وقت میں آب جون ٹھوڑی سی مرج سیاہ کی آمیزش کر لی جائے تاکہ غصہ مگز آمیزش اس سے کم ہوتی تھی کہ فقط بوفعل کی آجاء اور سمیٹنے پر
کے اطباء بوجہ جالینوس کے ہیں اس تدبیر کو ناروا سمجھ کر کہتے ہیں کہ اس تدبیر میں جالینوس نے بہت دھوکھا کھایا بلکہ اس شخص نے
جالینوس کی تجویز پر کمال تعجب کیا ہے مگر اس شخص کو یہ خیال تو ہوا کہ مرج سیاہ و التہاب حمی کا ہوتا ہے اور اسکا کو خیال
نہو کہ آب جو بوجہ برودت کو مرج کی حرارت کو ٹوڑ دیتا ہے اور اسقدر گرمی اسمیں باقی نہیں رہتی کہ تب کی حرارت میں التہاب پیدا کرے۔
ایک اور خطا اس معترض کی ایسی ہے کہ خاص اس بیماری وجہ سے نہیں بلکہ اس مرکب دوا کے استعمال سے مرکب مرض میں تغیر
کرنا اس عام قاعدہ کو ٹوڑتا ہے جسکی رو سے یہ لازم ہے کہ جب قوت بدنی مقابلہ امراض مرکبہ کے مواد پر قائم ہو اور سوقت اعانت طبیعت
کی ادویہ مرکب سے جسم میں سخبات اور مبروات دونوں شامل ہوں کرنی چاہیے کہ طبیعت دونوں قوت میں دوا کی تمیز کر کے دوا سرد
تب کی شدت اور اطراف قلب کی حرارت کا اظہار کرے اور دوا گرم سے تحلیل اور انضاج مادہ کا کرے۔ وہ کون شخص ہے جو شرط
کا علاج بدون ترکیب دایحار اور بارد کے کر سکتا ہے یا ان اگر طبیعت اس قدر ضعیف ہو کہ اس میں قوت تیز جار اور باردی باقی نہ ہے اور
کسی قسم کا علاج نافع نہیں ہے اور وہ زمانہ محل بحث سے خارج ہے اس معترض نے اور چند وجہ سے خطا کی ہے ہم اپنی کتاب کو اس کے
ذکر تفصیلی سے طولانی نہیں کرتے بلکہ باختصار انکو بیان کرتے ہیں۔ ایک یہ بھی اسکی خطا ہے جو کہتا ہے کہ جالینوس کو واجب تھا کہ
ایسے وقت استعمال ان ملطافات کا کرنا جن میں قوت تسخین کی قوی نہو جیسے کرس اور شبث یعنی سویا اور اس معترض کو یہ معلوم نہوا
کہ مرج سیاہ کی بھی تبرید ممکن ہے اس طرح سے کہ اسکی مقدار قبل بہت سی دوا باردی کی آمیزش سے ایسی ہوتی ہے کہ اسکی حرارت ٹوٹ جاتی

اور قوت لطیفہ اسکی باقی رہی ہے اور جیسے در لطیفہ اسکی اپنی رہی ہے باوجود قلت مقدار کے کہ نفس کی تاملتہ ہو گو کہ ہمدرد از اندر جو کہ نہیں پہنچائی اور پھر آب جو کہ خود او سینہ جلا اور سیلان ہو اس قوت لطیفہ کی اتنا کہ کہتا ہے کہ بوجہ سیلان اور رقت کو اسکی قوت کو پہونچا ہے اور افراد و مرارت کو طفل سے دفع کر دیتا ہے اور ادھر مرخص کو اپنے سیلان سے بگودیتا ہے کہ قوت لطیفہ طفل کی او سینہ بچی نفوذ کرے بعد ان سب ظلمات کے نہایت عجیب معترض سے ہوا واقع ہو کہ شخص جالبینوس کو اس بات سے بالکل سمجھتا ہے کہ طفل تپ مین التهاب پیدا کرتی ہے جالبینوس کا شمار اون لوگوں میں کرتا ہے جو طفل کی اس تپ سے غافل ہوں بوجہ اسکے کہ اس نے طفل کی آمیزش آتش جوین تجویز کی ہے۔ اور یہ مرکب جبکہ استعمال در میان زمانہ تیز اور انتہا کے مناسب ہے مثل قرص نشتر اور قرص و رد کے بن اقراص حیدہ خفیفہ جو واسطے شطر الغب کو بہت عمدہ ہے نسخہ گل سرخ اصل السوس ہر ایک ۴ درم پنجین ۳ درم سنبھل الطیب عصارہ نشترین طباشیر ہر ایک ۲ درم ان دواؤں سے قرص طباشیرین نسخہ دیگر جو شطر الغب التهاب پیدا کو سکتا ہو کو مفید ہو کہ نسخہ ۲ درم تخم حاض صمغ عربی ہر واحد ۴ درم نشاستہ ۲ درم زرشک طباشیر تخم خرفہ ہر واحد ۲ درم تیز از عفران سنبھل الطیب ریوند ہر واحد دو دانگ کا فوریکہ دانگ کسی قرص طباشیرین قرص دیگر بہت عمدہ ہے واسطے شطر الغب کو مریض کی خصوصاً اگر کہ وہ التهاب اور سوزش کو اسہال کی بھی شکایت ہو اور کھانسی بھی آتی ہو سنبھل الطیب عود زعفران زرشک خواہ عصارہ زرشک ہر واحد ۳ درم ریوند ۲ درم طباشیر گل سرخ مع بونری کے لک صمغ عربی کہ ہر واحد ۲ درم تخم حاض بشتہ ۲ درم طین رومی ۲ درم قرص طباشیرین قرص نشترین دیگر گل سرخ ۲ درم زرشک صمغ عربی تخم حاض ہر واحد ۴ درم سنبھل الطیب غافٹ طباشیر نشاستہ تخم خرفہ تخم خیار ہر واحد ۲ درم تخم کاسنی تخم کشوت ہر واحد دیرہ ۲ درم رب السوس ایک درم لک ریوند ہر واحد نصف ۲ درم سب دواؤں کو ملا کر قرص طباشیرین خوب واسطے شطر الغب اور جمیع حیات فرزند کے خواہ جو حیات احشا کو ایذا دین خصوصاً اگر دماغی زیادہ ہو و بستر طکی بلدیہ ریوند عصارہ نشترین کا سرخ سبب خراہموزن زعفران بقدر نصف وزن ایک دو کو آب کاسنی مین گولی باندھتین مقدار شربت دو درم ہر ایک سکنجبین کے نسخہ حیدہ کہ بہت عمدہ ہے اور قریب بوقت نفع کے استعمال کرنا چاہیے اور مہل بھی ہے صبر طکی عصارہ عصارہ نشترین گل سرخ ہر وزن اندر عفران بوزن نصف وزن کسی ایکے واکے آب کاسنی مین گولی طباشیرین مقدار شربت دو درم ہر ایک سکنجبین مہترجم کہتا ہے اوقات اربعہ مین اس نپ کو حرج خاکساکا گدہ ہے کہ برگ سدر اہلی دو درم سے ۳ درم تک اور بقدر شفا جو ایک سستی کھی ہوتی ہے ملا کر استعمال کریں تساوی مین دونوں مادہ کے سموزن اور اگر بلغم زیادہ ہو برگ سدر کا وزن زیادہ کریں اور اگر صفرا زیادہ ہو پیشا زیادہ کریں بھون الدبر و الساعت حاصل ہو۔ مین نکس کے پتھنی مین کہ مرص اول کسی سبب اغتہ الی کی وجہ سے دوبارہ خود کرے بعد اسکے کہ بخوبی زائل ہو چکا ہو۔ اصل مرض سے دوبارہ پلٹنا مرض کا بہت بد ہے بخیر بناسب نکس کے معالجہ مین یہ ہے کہ جب تک حقیقت حال بخوبی واضح نہو علاج مین عجات نکرنی چاہیے خصوصاً تلخین و غیر اسلیہ کہ نکس اکثر خبیث اور زہون ہوتا ہے اور چونکہ ہنوز طبیعت ضعیف ہوتی ہے مقابلہ مرض کا بخوبی نہیں کر سکتے اس جہت احتمال ہلاکت کا زیادہ ہوتا ہے مین پیشین بینی اور پیشین گوئی شناخت احوال و امراض و اور احکام بحران کے بیان مین اس فن مین دو مقامہ مین۔ ہم اس فن مین احوال بحران اور ایام بحران اور علامات نفع اور بخیرین ایک ایک سے خصوصیت رکھتی ہیں از قسم دلائل حکمی بیان کر گئے اور علامات حیدہ و غیر حیدہ کا بھی ذکر کر گئے یہ علامات وہی باتیں ہیں جسپر پیشین بینی معرفت کا ہے۔

پیشین منی اوس سے ہر اوس سے کہ دلائل موجود۔ سے اک مرکب آمینہ بہنے والا ہے اور جس طرف آل کار میں نکاح سمیت خدادہ ہوتا ہے ہونے والا ہوا ہے پہلے سے حکم لگا دے سبب سے پانچ قوت کے اسطر جہ کہ ثابت رہے گی یا ساقط ہوگی اور یہی بیان جا کہ وقت سخت یا ہلکت رات کو ہی یاد نکا اور کس طریقے سے ہوگا یا نہ ہوگا۔ مقالہ اوسے بحران کا بیان اور طریقے استدلال کے بحران اور اسکی خیر اور شر ہو سکتے ہیں اور اسکی ماہیت اور احکام و اقسام۔ بحران کے معنی لغت میں قول فیصل کے ہیں اور اصطلاح میں بحران کے جو غیر من بین وقت ہو نہ ہو بجانب موت یا بجانب زیارتی مرض و ہلاکت اور سکو بحران کہتے ہیں۔ بحران کے دلائل ایسے ہیں کہ اوپر ذریعے سے طبیب کو معلوم ہو جاتا ہے کہ آئندہ کیا ہونے والا ہے قصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ مرض واسطے بدن کے مثل دشمن بیرونی کو ہے واسطے شہر کے اور طبیعت بدنی مثل سلطان محافظ کے ہے بدن کے یہ اور کبھی درمیان دشمن بیرونی و سلطان محافظ کی کسی خفیف لڑائی میں ہوتی ہیں کہ اونکا شمار نہیں کیا جاتا اور بخوبی محسوس نہیں ہوتا اور کبھی ان دونوں میں قتال و جدال شدت ہوتا ہے اسوقت ایسے احوال و اسباب پائے جاتے ہیں جیسے سواروں کے لڑنے سے زیادہ شور و غل مچو اور غبار اٹھے اور میدان آبدار پھل جنگ ہو گونجنے لگے اور خون کی ندیاں جاری ہوں بعد اس معرکہ کے جب وقت فیصلہ کا کہ دو زمانہ غیر محسوس ہے گویا کہ آن و آمد ہو جاتا ہے جیسے لوہار کی لڑائی کا فیصلہ اسوقت بادشاہ محافظ غالب ہوتا ہے یا دشمن باغی اور غلبہ بھی یا پورا ہوتا ہے کہ ایک جانب لوگ بالکل شکست پا جاتے ہیں اور اونسے شہر بالکل خالی ہو جاتا ہے یا غلبہ ناقص ہوتا ہے کہ بعد شکست کے دوبارہ لڑائی دافع ہو سکتی امید داری ہوتی ہے ایک مرتبہ خواہ چند مرتبہ ایسی نہایت میں انفصال اور شکست پوری سب سے آخر کی لڑائی ہوتی ہیں اور حسب طرح بادشاہ بروقت غلبہ کے دشمن باغی پر اسکو دفع کر دیتا اور کبھی اسکا دفع کرنا ایسا قرار واقعی ہوتا ہے کہ شہر اور میدان اور تمام اطراف متصل شہر کے دشمن باغی سے خالی ہو جاتے ہیں یا اسے اسقدر دفع کرنا ہے کہ اطراف شہر کے قریب میں دشمن باغی رہ جائے اسی طرح حال قوت بدنی کا ہے کہ بروز بحران جدید مادہ موزی کو مکان بدن سے یعنی قلب اور اعضا و ریشہ اور اس کے اطراف سے بالکل دور کر دیتی ہے یا اعضا و ریشہ سے نو دور کر دیتی ہے مگر اطراف سے اعضا و ریشہ کے دور کرنے پر فائدہ نہیں ہوتی ہے بلکہ اوس طبیعت کا فعل استقامت ہوتا ہے کہ مادہ مرض کو اعضا و ریشہ سے بطرف اطراف کے ہٹا دے اسکا نام بحران انتقال ہے۔ اور جو مرض زائل ہوتا ہے اسکا زوال یا بطور بحران ہو جاتا ہے جیسا بیان ہوا یا بسبب تحلیل ہوتا ہے یعنی مادہ تھوڑا تھوڑا تحلیل ہو کر تبدیل ہو جاتی فانی ہو جاتا ہے بطور تحلیل امراض فرضہ میں ہوتا ہے یا وہ امراض جنکے مواد بابرہوں اور ایسے زوال کے پیشتر علامات خوفناک اور حرکات سخت و آہن نہیں ہوتے۔ اسی طرح جو مرض مہلک ہو اسکا ہلاک یا بسبب تحلیل ہوتا ہے یا بسبب قبول اور قبول کے یہ معنی ہیں کہ قوت تھوڑی تھوڑی تحلیل ہو کر فانی ہو جائے۔ افضل وہی بحران ہے جو تمام ہوا و طبیب اس پر اعتماد کر سکے کہ بدن مواد سے پاک ہو گیا اور تمام ہوا و نظام اور سالم ہوا و اعراض سے جنکا انداز یعنی خوف وہی کسیدن قبل اس۔ و بحران کے ہو چکی ہے اور وقوع اس بحران کا بروز بحران محمود کے ہو۔ جو بحران ہے یا جدید ہے یا رومی اور ہر ایک انہیں کا یا نام ہے یا ناقص۔ بحران نام جدید یا اسطر جہ ہو کہ طبیعت مادہ کو تمام بدن سے دفع کر دے اور یا انتقال مادہ کا عضو شریف سے طرف عضو خفیس کے کرے۔ کبھی ناقص بحران بھی متصل و مشابہ بحران نام کے ہوتا ہے نام جدید کی مشابہت تحلیل میں ہوتی ہے اور رومی کی مشابہت قبول میں ہوتی ہے۔ بحران ناقص کل دن بحران نام کا مندر یا مخیر ہوتا ہے اگر انداز اوس قاعدہ پر ہو جسکا حال ہم یا نام بحران و یا نام انداز کے بیان میں

ذکر کریں گے اور یہ اندر جمید اور ردی دونوں قسموں میں ہوتا ہے۔ چہرہ داشت اوس بحران کی جو دفع نام کرے اون امران میں کرنی چاہیے جسکے موافق سبق اور تیز اور قوت قوی ہو اور بحران انتقال کی امید اون امراض میں کہ قوت ضعیف ہو اور مادہ غلیظ ہو۔ ایضاً بحران نام کا حال مختلف ہوتا ہے کہ اگر مادہ میں رقت زیادہ ہو بحران بذریعہ عرق کے ہوتا ہے اور اگر رقت اس سے کم ہو مثلاً حرارت زیادہ ہو بحران بذریعہ رعات کے ہوتا ہے اگر رقت اس سے بھی کم ہو بحران بذریعہ اور راجہ اور اس سے بھی کم ہو بذریعہ اسہال دسے کے بحران ہوگا۔ معلوم کرنا چاہیے کہ مٹا طیعے زینٹ اور کان کا میل اور آنکھ کا کچر اور آنسو سر کی بیماریوں کا بحران ان چیزوں سے ہوتا ہے اور نفث یعنی خون یا ریم کھنکھار اور تھوک میں نکلنے سے بحران امراض سینہ کا ہوتا ہے کھل جانا اور جاری ہونا خون بواسیر کا اکثر بیماریوں کے واسطے بحران جمید ہے لیکن یہ بات اکثر انہیں لوگوں کو ہوتی ہے جنکا خون بواسیر جاری ہونا مقنا ہو۔ جمیع بحانات میں افضل عمدہ اور قریب انفصال مرض کے وہ بحران ہے جو بذریعہ رعات ہو اسلیے کہ وہ مادہ کوئی مرتبہ میں پریشان کر دیتا ہے اوسکے بعد عمدہ بحران اسہال ہے اوسکے بعد وہ بحران جو بذریعہ تے کے ہو اوسکے بعد وہ بحران ہے جو بذریعہ اور اربول کے ہو اوسکے بعد بحران بذریعہ عرق کے اوسکے بعد بحران خراجات جسمین بدن پر پوری دہل وغیرہ پیدا ہوتے ہیں اور خراجات انقبیل بحران انتقالی ہیں۔ کبھی ایسا اتفاق ہوتا ہے کہ بحران خراجات کا قوی تر بحران عرق سے ہوتا ہے اور اکثر بذریعہ خراجات کے امراض دفعہ زائل ہوتے ہیں اگر خراجات سلیم ہوں اور اگر ردی ہوں جن اعضا میں خراجات واقع ہوئے ہیں اونی موت واقع ہو جاتے ہیں اسلیے کہ جن خراجات کے ذریعہ سے بحران ہوتا ہے چند اقسام کے ہوتے ہیں دل و بلیہ طاعون تملہ حمہ تار فارسی اکلہ جدی خواتین قروح جو بد نہیں بکثرت ہوں۔ کبھی بحران یا ناقص سبکی فصل اور عصب سے ہوتا ہے اور کبھی بذریعہ خارج اور اوسکے اقسام اور رد کے ہوتا ہے۔ ایضاً بذریعہ سرطان اور برص اور عمدہ اور دار الفضیل دوالی انتفاخ اطراف وغیرہ کو بھی ہوتا ہے۔ اقسام بحران انتقالی سے ایک ہے بھی قسم ہے جسمین خزان جگہ بت نہیں پہنچتی بلکہ مثل لقوہ و شخ و استر خا رجع الوبک در دلشت و زانو دار الفضیل دوالی پیدا ہو جاتے ہیں۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جو بحران بذریعہ انتقال کے ہو جب تک وہ انتقال پورا نہ واقع ہوئے جسکے ساتھ بحران ہونے والا ہے عافیت مرض کی نہیں پیدا ہوتی البتہ انتقال کا معین اور مقرر ہو جانا مثلاً خراج کسی عضو میں ہو جائے یا کسی اور قسم کا انتقال خاص شخص ہو جانا بعد عافیت کو بھی ہو جاتا ہے۔ انتقالات کے اقسامات میں پھر وہی قسم ہے جو بجانب اسفل ہو اور خروج اور انتقال میں عمدہ یہی بات ہے کہ بطرف خارج بعد نفع نام کے دو اعضا سے تشریف سے ہو جس طرح مستدل یا منجر کو ممکن ہیں کہ لڑائی کا حال دیکھ کر بطور پیشین گوئی کے انجام کار کی خبر دی یا پیش خود بخوبی کہے کہ بادشاہ محاط غالب ہو گا یا دشمن باغی اس طرح طلب کر بھی ممکن ہے کہ بذریعہ مشاہدہ احوال کے استدلال بحران جمید اور ردی پر کرے اور جیسے دشمن باغی جب لڑائی کا قصد کرے شہر قریب آئے اور خوب ہنگامہ دار و گیر کو گرم کرے اور رعایا شہر کو ہر طرف علی نگلی میں ڈالے اور فتنہ و آشوب برپا ہو اور علامات محاربتہ کے پیدا ہوں اور بادشاہ محاط ابھی تک اتنا سامان جنگی جلال کا درست نہ کر چکا ہو اور نہ آلات حرب ضرب کے استعمال پر قادر ہو اوسوقت علامات مشاہدہ کی دلالت اوپر بد حالی سلطان کی کر نیگے اور اگر بادشاہ کا سامان ہر طرح درست ہو اور دشمن باغی کا ساز و سامان نادرست ہو اوسوقت حال بالکس ہو گا اس طرح اگر مرض اون علامات بحران کو حرکت دے جسکو ہم آئندہ ذکر کریں گے

قبل واقع ہونے نصبح کے یہ بات ایسا کہ ہوئی بحران دی پر اور اگر نصبح ہو چکا ہو تو اس حرکت کو دلالت اور بحران ناقص کے نہو کی اور اگر نصبح نام ہو چکا ہو اس حرکت کو دلالت اور بحران جب تمام کے ہوگی بحران نام بروقت زمانہ منتہی کے ہوتا ہے اور کبھی شروع زمانہ انحطاط میں اور اسی وقت بہت روز زمانہ میں بحران نام کی تعلیق ہو جاتی ہے اس لیے کہ مرض کا زمانہ منتہی بدشواری ہوتا ہے چہ جاکہ زمانہ انحطاط کو پہنچے۔ اکثر ایسے وقت طبیعت واجب ہوتا ہے کہ تلافی ضرر بروقت کی کرے پس مکان کو گرم کر دے اور بیمار کے پیٹ پر دھن گرم کرے تاہنیکہ پسینا شروع ہو اور اسکے بعد گرم کرنا موقوف کرے اور پسینہ کو پونچھ مکان کو گرمی اور سردی میں معتدل رہنے دے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ حرکات بحران کے اگر ایسے ایام اور اوقات میں واقع ہوں جن میں عادت طبیعت کی اسطر جاری ہے کہ اگر اس وقت طبیعت مقابلہ مرض کا کرے گی اختیار وقت اور اعتبار حال میں باذن اللہ تعالیٰ فوری رہیگی ایسے وقت بحران کو واقع ہونے سے اسید بحران حید کی ہو سکتی ہے اور اگر قائم ہو یا طبیعت کا مقابلہ مرض پر قبل اس وقت کہ مہینہ طبیعت باختیار خود مقابلہ کرے یہ مقابلہ طبیعت کا مرض سے اضطراری ہوگا اور اس مقابلہ کو دلالت اسباب پر ہوگی کہ مرض کی فراحت طبیعت پر زیادہ ہے اور ثقل مادہ کا سید ہے جیسی طبیعت قائم ہوتی ہے بروقت ایذا دینے کسی خلط کے فم معدہ کو سپر حرکت نو کی پیدا ہوتی ہے یا اگر کوئی چیز فخر معدہ کو اندامے نو اسی شے کی تحریک طبیعت بذریعہ اسہال کرتی ہے اور یہی حال ہے طبیعت کا کھانسی اور چھینک کو پیدا کرنے میں۔ اسی طرح اگر دلایل حاضر کا مقتضایہ ہو کہ بحران کسی روز معین میں پیش جو دھون دن کے واقع ہوگا اور اس سے پہلے ہی واقع ہو جائے کہ بہادی بحران کی قبل جو دھون دن کے گیدن اگرچہ وہ یوم باجوری پیش گیا۔ یون دن کے متحرک ہوں یہ بات دلیل کامل ہوگی کہ بحران نام نہیں ہے گو حید ہو جائے اس لیے کہ طبیعت کو قبل از وقت مناسب اضطرار سے بعینت مقابلہ مرض پر مادہ کیا اگر ایسی صورتیں مرض غیبت اور ردی ہوگا تو اسید بحران حید کی نہوگی اور اگر مرض سلیم ہے تو بحران نام نہوگا۔ خلاصہ یہ ہے کہ حرکات بحرانی قبل اوس منتہی کے جسکا استحقاق اس مرض کو ہے بالوجہ قوت مرض کی ہوتی ہیں بالوجہ شدت حرکت اور حدت مرض کی یا بسبب امر حنا سرج سکے جو مرض ساکن میں حرکت ببقاری کی پیدا کر دے۔ مثلاً ماکول اور شرب خواہ ریاضت وغیرہ میں خطا واقع ہو خواہ کوئی امر نفسانی ایسا عارض ہو اس لیے کہ عوارض نفسانی کو تحریک میں بحران کے بڑا دخل ہے اور بحران کی حبت بھی بالوجہ عوارض نفسانی کے متغیر ہوجاتی ہے کہ خوف کی عارض ہونے سے جو بحران بذریعہ عرق کے ہونے والا ہو بذریعہ اسہال خواہ بطرف تے کے یا بطرف ادرار بول کے ہو جاتا ہے اور سردی کے پیدا ہونے سے بحران بولی خواہ اسہالی بذریعہ عرق کے ہوتا ہے اور یہ معاملہ بالوجہ حرکت روح کے طرف داخل کے جیسے خوف میں اور بطرف خارج کے جیسے سردی میں واقع ہوتا ہے۔ اگر مقدم ہونا حرکت بحران کا طبیعت کو اس قدر ضعیف کر دے کہ زمانہ منتہی تک کوئی فعل طبعی نہو سکے یہ نشانی موت کی ہے اور اگر زمانہ منتہی تک قوت کس قدر باقی رہ جائے پس سلامت حال مریض پر دلیل ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ بحران کسی مرض میں بڑا راحت خواہ رہا کرنے نوبت مرین کی یا سکون شدت اور فرقت کے واقع نہیں ہوتا مگر بندرت اور خصوصاً بروقت راحت کو تو بہت کم واقع ہوتا ہے اور کاغائیس طبیب نے اپنی تمام عمر کے تجربات میں دومرئہ اور جالینوس نے ایک مرتبہ بحران بروقت راحت کو واقع ہوتے ہوئے دیکھا۔ افضل بحران وہی ہے جو بروقت منتہی حقیقی اور واقعی کے واقع ہو کہ اس وقت کی منتہی ہونے میں طبیب کسی طرح شک نہو اور جو بحران اس زمانہ سے پہلے واقع ہو اور پھر اعتماد نہیں ہے۔ بلکہ یا تو ناقص ہوگا یا ردی اور از حاجی لینے اضطراری ہوگا اور زمانہ ابتدا کا بحران ضرور مہلک ہوتا ہے۔ اور حاصل یہ ہے کہ ظہور علامات بحران کے اوائل مرض میں بالاکت مریض پر دلیل ہو

ہین اور زمانہ نزدیک اگر علامات پسندیدہ ظاہر ہوں علامت بحران ناقص کی ہونگے اور زمانہ اخطا طاق میں ہرگز بحران نہیں رہی یہ بات کہ موت کس طرح حالت اخطا طاق میں واقع ہوتی خواہ ایسی حالت پیدا ہوتی ہے جو مثلاً بحسب ان حیدر کے ہوا سکا حال ہم آئندہ اوراق میں لکھتے ہیں۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ بحران سلیم امراض کا اکثر پرموتنا ہے ایسا کہ ان امراض میں مضطر نہیں ہوتی پھر اسکو یہ امر ممکن ہوتا ہے کہ مقابلہ مرض پر ناوقت اتمام نضج کی وجہ سے اور امراض قاتلہ اور مسلک میں بحران مقدم ہوتا ہے اور مرض اپنے عمدہ اور کیفیت علامت سے یکبارگی خلاص نہیں پاتا کہ نخل مادہ تدریج نہ واد دفعہ نجات مرض سے ہوتا ہے مگر انیکہ استفراغ محمود واقع ہوا خراج محمود کے ذریعہ سے بحران واقع ہو کہ اس طرح خلاص دفعہ بھی ہوتا ہے اور نخل تدریج کی ضرورت نہیں ہوتی جس نخل کی وجہ سے نجات مرض سے ہوتی ہے یا جس بول کی وجہ سے ہلاکت پیدا ہوتی ہے اور نسل اعراض خود ناک پیدا نہیں ہوتے اور نہ استفراغات محسوسہ پیدا ہوتے ہیں۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ امراض کے حالات مختلف ہیں بعض امراض زمانہ ابتدا میں متحرک ہوتے ہیں اور پھر ٹھہر جاتے ہیں اور ان میں سکون عارض ہوتا ہے اور بعض امراض اسکے عکس ہوتے ہیں کہ ابتدا میں سکون اور بعد ازاں متحرک ہوتے ہیں اور اکثر دلائل اس حال پر دلالت کرتے ہیں کہ بحران میں طبیعت مادہ کو ایسی طرف دفع کرتی جس طرح مادہ کو دفع ہونی ضروری اور وقت طبیعت کے ہمتا سے کہ اسکی ترقی کرے خواہ اس عضو کو ایسا ترقی کرے کہ باہر کا انحصار بانی رہنوی یا دیگر اعمی طرف اور کو برخلاف خواہش طبیعت کی جو کہ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اکثر بحران پیدا ہوتے ہیں اور طبیعت نے جو ناوقہ کی دوسرے کو دوشتم نمونہ کرتا ہے حالانکہ واقع میں وہ دن ساتواں ہوتا ہے اور پھر شہابہ کو یہ ہوتی ہے کہ مریض بروز اول مرض چونکہ صحیح تھا اسلئے طبیعت اسدن کو مرض کے اتمام میں شمار نہیں کرتا اسواسلئے روز ششم بحران قرار دیتا ہے اور یہ غلطی تجویز کی ہے اسلئے کہ بحران حیدر چھ دن بہت کم ہوتا ہے۔ اقسام تغیر امراض کے چھ ہیں پہلی قسم یہ ہے کہ مرض کا تغیر بطرف صحت کے دفعہ ہو دوسری قسم یہ ہے کہ مرض کا تغیر بطرف موت کے دفعہ ہو تیسری قسم یہ ہے کہ مرض بطرف صحت کے حضور اتھوڑا متغیر ہو چوچھی قسم یہ ہے کہ مرض بطرف موت کے آہستہ آہستہ متغیر ہو۔ یا چوین قسم یہ ہے کہ تغیر دفعی اور تدریجی بطرف صحت کو مجتمع ہوں کہ دفعہ بطرف صحت کو متغیر ہو کہ دفعہ چارے اور پھر رفتہ رفتہ صحت حاصل ہو چوچھی قسم یہ کہ تغیر دفعی اور تدریجی بطرف موت کے مجتمع ہوں۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ لفظ بحران کے بناء قول اوس شخص جسکا قول محمد اور معتبر ہے زبان یونانی میں مشتق ہو محصل خطاب سے یعنی وہ حکم اجر جو حاکم یا قاضی مدعی اور مدعا علیہ کو درمیان صادر کرے گویا اوسی حکم پر فیصلہ مقدمہ کا ہو جائے اور بعد اوسی حکم کے مقدمہ باقیات سے خارج اور ذمہ داری قاضی خواہ حاکم کی اوسکی سماعت سے بطرف ہو قول کلی علامات بحران کے ذکر میں بحران سے بیشتر فرزند کو اگر رات کو بحران ہو گا خواہ رات کو اگر دنگو امید بحران ہے ہند احوال اور علامات ایسے ہوجاتے ہیں کہ وہ بحران کے واقع ہونی پر پیش از وقوع دلائل ہوتے ہیں جیسے غلق اور کرب اور بستر خواب سچپن ہونا اور بدن کا بھاری ہونا زمین میں اختلاط پیدا ہونا در دسر اور گردن اور دوران اور خیالات اکثر نہیں اور طنین اور دوی لینے کان کا گونجنا اور بھر بھر انا ناک میں کھلی کا پیدا ہونا چہرے کا رنگ متغیر ہونا اور نوک بینی کا دفعہ بدل جانا بطرف سرفی خواہ زردی کے ہو چھ میں اختلاج یا پھسک پیدا ہونی مثلی اور پیاس اور خفقان در دقم معدہ میں تنگی سانس میں اور دشواری کہ دفعہ پیدا ہوتی ہے اور شتر اسبٹ میں گرانی اور تمد پیدا ہوتا ہے اور لپٹ میں درد اور عضل لطن میں اختلاج اور مڑوڑہ پیدا ہوتا ہے اور کبھی نافرص پیدا ہوتا ہے کہ اسکو بھی دلالت بحران پر ہوتی ہے اور در دیا جیسے ٹھکنے اور مانگی میں ہونا

ہوتا ہے اور کبھی بغیر اپنی حالت سے متغیر ہو جاتی ہے اور بحران پر دلالت کرتی ہے اور کبھی بوجہ بحران کے نکلنا ایسی چیزوں کا نتیجہ ہوتا ہے جن کا نکلنا مناسبت نہیں ہے جیسے خون جین یا بولاسیر خواہ اس سال دوری لیکن دلالت کرتا ہے کہ طبیعت نے مادہ کو کسی اور طرف دفع کیا ہے۔ جو علامات متقدم رات کو قبل از بحران ہوتے ہیں وہ نہایت شدید ہوتے ہیں اور اس کا سبب یعنی تقدم علامات کا یہ ہے کہ جس مادہ سے مرض پیدا ہوا ہے وہ بہت سے اعراض اور دلائل ایسے برائے کفایت کرتا ہے کہ ان کی دلالت اسباب حرکت اور سیاحت کی ہوتی ہے اور ان دلائل میں اختلاف پیدا ہونا ہے خواہ بوجہ اختلاف مادہ کے یا بوجہ اختلاف بہتہ حرکت کے جو اختلاف اسباب مادہ کے ہوتا ہے اور اس کی مثال یہ ہے کہ اگر حرکت مادہ کی بجانب فوقانی ہو بعد اسکے دلائل از قسم مرض اور سن اور زمانہ وغیرہ کی اس پر دلالت کریں کہ مادہ دوسری ہے طیب کو اور سوقت امید بہ ہوتی ہے کہ بحران بذریعہ رعا ف کے ہو گا اور اگر دلالت اول دلائل کی یہ ہے کہ مادہ مفردی ہو اور سوقت اکثر یہ ہے کہ طیب منتظر بحران کا بذریعہ رعا ف کے ہو گا کہ کچھ دلائل خاص ایسے پیدا ہوں کہ اس بحران کو رعا ف سے خاص کر دلائل اور اکثر جب مفرد و سوقت ہوتا ہے اس کا بحران بھی بذریعہ رعا ف کو ہوتا ہے اور اس سے پہلے خیالات عین لینے انکو نہیں ہونگے سے زبرد خواتہ مارے اور نے لکھے ہیں اور رعا ف شدید جس سے خوف معلوم ہو اکثر امراض کو مواد و خبیثہ کا ایسا استیصال کر دیتا ہے کہ خواہ صحت حاصل ہو جاتی ہے بہت حرکت کی وجہ سے اختلاف دلائل میں اس طرح ہوتا ہے کہ مثلاً مادہ کی حرکت ایسی معلوم ہو کہ اس کو طبیعت اعضا رئیسہ پر گرائے گی خواہ جو اعضا متصل اعضا رئیسہ کے ہیں ان کی طرف مواد کو دفع کریگی جیسے بطرف احشاء کے اور اس وجہ سے افعال میں اعضا مذکورہ کے آفات عارض ہونگے اور بہت سے صرر ان اعضا کو لاحق ہونگے جس طرح بطرف دماغ کے اگر مادہ رجوع کرے اختلاط دہن اور دروہ پیدا ہوا اور جو چیزیں بننے صدام کے ہمراہ ذلک کی ہیں مثل دوار اور سردار و خیالات وغیرہ کے اور اگر مادہ بطرف نواحی قلب کے متوجہ ہو خفقان اور سوقت نفس از جع فم محدہ و ضیق نفس غیرہ عارض ہونگے۔ اور اگر مادہ بطرف خارج کے دفع ہو اسکے دفع کی دو صورتیں ہوتی ہیں ایک تو بہ طرف سر اور پر بعد سے الباعث لکھنے کی دفع ہو اور سوقت تمام اعضا ظاہری میں دفع مادہ کا ہو گا اور یہ صورت عرق او پسینا برآمد ہونے میں پیدا ہوتی ہے یا یہ کہ دفع بطرف خارج کے ایک طرف سے ہو اور چوبیس اوس جانب کو اختیار کرنے بعد بر سے مادہ کا دفع ہو نیوالا ہے اور سوقت بدون اسکے کہ اعضا رئیسہ سے ہو کہ گذرے کچھ اور چارہ نہیں ہوتا ایسے کہ بعض اعضا رئیسہ اوس راہ میں واقع ہیں جیسے اگر میلان مادہ کا اوپر کی طرف ہو وہ مادہ نواحی سینہ اور اعضا نفس میں ہو کہ ضرور گذرے گا اور اعضا دماغ سے بھی مرور اس کا ضرور ہو گا تو پھر اس وقت بھی ویسی ہی اعراض ردی اور شدید پیدا ہونگے جو اعراض بر وقت کرنے مادہ کے فقط اعضا رئیسہ پر پیدا ہونے اور کبھی بہت مرور مواد کے اعضا رئیسہ سے الگ بھی ہوتی ہے جیسے فم محدہ جس وقت اگر مادہ کا جو بذریعہ بحران آمادہ اندفاع پر ہے یہ ہو کہ تھے کی طرف سے دفع ہو خواہ یہ اعضا رئیسہ میں سے ہو مگر متحمل ایسی شفت کا ہو سکتا ہے کہ اوس میں فساد دیر میں پہونچے گا جیسے اگر مادہ اطراف جگر میں گرے اور مثلاً نہ کی طرف سے دفع ہو خواہ مرارہ سے۔ بہ طرف دہن راہ دفع بحرانی کی ہے جیسے محدہ میں راہ قریب و سکی مادہ کی واسطے یہ ہے کہ تھے سے من دفع ہو اور جانب سر کے واسطے رعا ف وغیرہ کے اور طرف جگر واسطے بول کے اور جانب اسحاق واسطے اسہال کے۔ اور جب یہ بات متحقق ہوئی کہ ہر ایک بحران کی ایک راہ جدا گانہ ہے پھر کچھ دیر نہیں کہ واسطے حرکت مادہ کے بہت بین خاص خاص علامات بھی ہوں جو اس بات پر دلالت کریں کہ اس مادہ کا بحران جو متوقع ہے وہ خاص فلان بہت میں ہونے والا ہے اگر بحران جید ہو خواہ اس بات پر دلالت کریں کہ اپنی ابتدا اور پیدائش

اس ردی ادہ کے اٹھانے کا اس عضو خاص کو پہنچو گا اگر بحران ردی ہو۔ اکثر ایک ہی علامت ایسی ہوتی ہے کہ اس کو صحت و دالت کو جہات کثیرہ پر ہوتی ہے جیسے خفقان کبھی دالت کرتا ہے کہ ادہ کا بوجھ قلب پر بگرا۔ اور کبھی ایک ہی علامت ایک مرکلی ہے جو مشترک جمیع انتقالات اور حرکات میں ہو دالت کرتی ہے اور اس کے بعد اور علامات کی توقع ہوتی ہے جس سے خصوصیت اور جہت کی واضح ہوتی ہے جدھر مادہ دفع ہو گا جیسے درد سر اور ضیق نفس و زرد و شراسیف میں اور کبھی یہ باتین دالت کرتی ہیں کہ مادہ کی حرکت فوقانی ہے لیکن اسکی تمیز نہیں ہوتی کہ فوقانی حرکت بطرف تے کے ہوگی یا بطرف رعان کے جب تک ان علامات کے ساتھ اور علامات شریک نہ کیے جائیں۔ کبھی بحران واقع ہونے والے پر کسی جہت سے احتساب اس وقت جزیر کا دالت کرتا ہے جو روان تھی اور جدا ہوتی تھی مخالف میں اس جہت کو جس طرف بحران واقع ہونے والا ہے مثلاً اساک طبیعت کا اسمال سے باوجود علامات بحران جید کے دالت کرتا ہے اس بات پر کہ حرکت بحران کی فوقانی ہے تختانی نہیں ہے یا بحران با درار ہو گا یا بعرق یا فی یارعات۔ کبھی قسم مرض کی خود اپنی جہت بحران پر دالت کرتی ہے مثلاً درم جگر اگر جانب محذب میں ہو اسکا بحران با درار ہونے سے بدو رعان کے ہو گا یا بذریعہ عرق محمود یا بول کے۔ اور اگر درم جگر جانب متعرب میں ہو بحران با اسمال یا عرق کے ہو گا۔ یا مثلاً جگر اگر کہ اکثر اسکا بحران رعان یا عرق سے ہوتا ہے اور بحران سے پیشتر لرزہ آجاتا ہے۔ اور کبھی بذریعہ تے اور اسمال کے بھی ہوتا ہے خصوصاً غب کا بحران اور مثل جمی محرقہ کے وہ تپ ہے جو اولم سر کہوچ سے پیدا ہو کہ اسکا بحران بھی رعان خواہ عرق کثیر سے ہوتا ہے اور حمیات بارہ اور بلغمیہ کا بحران رعان سے نہیں ہوتا اور نہ ذات الریہ اور نشتر غس کا بحران رعان سے ہوتا ہے بلکہ ذات الجنب کا حال میں ہیں ہے کہ نفث مدہ اور رعان مدون طر سے بحران اس مرض کا ہوتا ہے اکثر امراض چند قسم کے بحران سے بحران کرتے ہیں کہ مجموع کے اجتماع سے اور انکا بحران تمام ہوتا ہے مثل تب محرقہ کہ پہلے رعان سے بحران اسکا شروع ہو کر تمام جسم ان کا عرق کثیر سے ہوتا ہے۔ زن حامل کا بحران اکثر اسقما سے ہوتا ہے۔ یہ بھی جانتا ضرور ہے کہ جب علامات بحران کے پیدا ہو جائیں پھر بحران جید خواہ ردی کا واقع ہونا کہ واجب نہیں بلکہ اکثر بعد ظہور علامات کے کسی قسم کا بحران واقع نہیں ہوتا ہے اور سو وقت جس وقت کہ دفع پر علامات نے دالت کی ہو اگرچہ بدون وقوع بحران کے بعد علامات مذکورہ کے چار نہیں ہے یعنی اگر دن نہوگا تو اور کسی روز ضرور ہوگا پس یہ بات واجب نہیں ہے کہ جب عرق بہا نہ ہو یا تے خواہ اسمال اور در خواہ اختلاط میں اور سور تنفس پیدا ہو خواہ سبات وغیرہ دیگر علامات مذکورہ موجود ہوں ان کے بعد علی لاتصال بحران ضرور ہو جائے گا اکثر یہی ہے کہ بحران ہوتا ہے۔ بعض ان دلائل کے فقط علامت بحران پر ہوتی ہیں اور بعض امور علامت بھی ہیں اور جہت یعنی راہ بحران پر بھی دالت کرتی ہیں۔ پھر جس وقت علامات بحران کے ظاہر ہوں اور بحران واقع نہو یہ بات بنا بر قول القمراط کے با علامت موت پر ہوگی یا اینکه بحران کی تغیر پر دلیل ہوگی خواہ تغیر جہت کا ہو یا وقت کا۔ کبھی بعض امور جو بحران پر دلیل ہیں کسی اور عارض کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں سوائے قرب مانہ بحران کے اگرچہ انکا وقوع عین وقت وقوع علامت بحران میں ہوتا ہے جیسے غب متطاوول یعنی غیر خالص ہیں قبل نوبت کے صوبت پیدا ہوتی ہے اور اضطراب اکثر اوقات قبل از نوبت عارض ہوتا ہے اور اسکو کچھ دالت بحران پر نہیں ہوتی اور غب خالص میں اسکا واقع ہونا علامت بحران کی ہوتا ہے۔ وہ قاعدہ جس سے ہدایت کامل اس بات کی ہو کہ بحران سے بعض بسلامت جان بر ہو گا یا موت واقع ہوگی یہ سب حرکت کو مرض کی اور مرض کی قوت اور طبیعت اور وقت موجود کو بخوبی لحاظ

بہل ان امور کے اظہار سے بخوبی واضح ہوگا کہ بہت دور غیب سے اس قدر لڑائی قوی ہوگی اور وہ مصارعہ قوی سے باز رہے گی۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ بخوبی بحران کی وہی دلائل ہیں جو مرض پر غلبہ ہونے کی دلیل ہیں اور اردن و لائل سے اس لائل کا تعلق نہیں ہوتا اور بحران روتی سے کہہ سکتے ہیں جن کا تشاہیر ہو کہ جس بارہ اور طبیعت میں مقابلہ ہے بشواری طبیعت اس کی زور کو روک سکتی ہے مگر یہ ضرور نہیں ہے کہ اس لیے نسبت طبیعت کو غلبہ ہو کہ یہ حکم طبیعت کی جاکر اس کے لائل روتی ہو طبیعت کے مغلوب ہونے پر۔ تب سے بار بار تشاہیر دیکھا ہے کہ ایسے علامات خرفناک واقع ہو گئے کہ سبات اور سقوط نبض ہو گیا اور پناہتے بہتے تھم گیا اور چہرہ کھٹے تھک ایسی کیفیت طاری ہوئی کہ گویا موت واقع ہو گئی کہ کیا لائل آثار بحران نام حیدر کے نمودار ہوئے اور وجہ اس کی یہی ہوتی ہے کہ ایسے وقت طبیعت جمیع افعال سے باز رہتی ہے اور تمام کمال دفع ہوتے ہوئے ہیں جس جب تمام قوت اپنی طرف مرض کے صرف کمزوری ہے اس کو گرا ہے اور پچھڑا ہوا ہوتا ہے اس لیے کہ جمیع افعال سے طبیعت کا معطل ہو جانا سوا امر عظیم کے وقوع کے باہمی نہیں ہو سکتا اور اس امر عظیم کے وقوع سے عجب نہیں کہ طبیعت عاجز ہو جائے اور سوقت یہ خیال کرنا چاہیے کہ شعوران علامات بحران کا بالا اتصال و دن و رات مثلاً تیسرے اور چوتھے روز پہنا سرعت بحران پر دلیل ہے اس کے بعد خوشحالی مرض کی خواہ بد حالی بموجب اون قوانین کے جن کو ہم آئندہ ذکر کریں گے خصوصاً اگر نسبت تب کی بہت زیادہ مقدم ہو اور خصوصاً سوقت نبض میں دفعۃً تغیر پیدا ہو جائے اور یہ تغیر اگر ایسا ہو کہ نبض میں عظیم پیدا ہو اور انخفاض نہ ہو خوش ہونا چاہیے و رسالت حال مرض پر یقین کرنا چاہیے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ خشکی اور کھڑکھڑاہٹ بدن کا ایام مرض میں بدیر واقع ہونے بحران پر دلیل ہوتا ہے اور جو امراض نہایت خشک ہیں یا قتل ہوتے ہیں یا ان کا بحران دیر میں ہوتا ہے کبھی بحران کے اوقات اور تمامی احوال اور احکام علامات بحران پر علامات بیماروں کے دلیل ہوتی ہیں مثلاً اکثر بیماریوں کی کیفیت ہوتی ہو کہ کسی فصل خاص میں اس کے بحران کیساں ہونے میں اور ایک ہی قسم کے ہوا اگر ہیں کہ اکثر ان کے بحران رعات سے ہوتے ہیں اس لیے ان کے عادات خواہ مقتضای طبیعت اسی بات پر دلالت کرتی ہے مع اور علامات موجودہ کے کہ شاید اکثر ان کے بحران بذریعہ رعات کے ہونگے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ نبض شرف اور بلند گویا دلیل شرف ہے واسطے اقسام بحران استغراقیہ کہ نبض کی دلالت یہ ہے کہ استفراغ مادہ خارج میں بذریعہ عرق کے ہوگا خواہ رعات واقع ہوگا۔ اور سوا عظیم کے اور بھی سوا نبض سرع کے اور فہم کی نبض کو دلالت یہ ہے کہ حرکت مادہ کی بطرف باطن کے ہوگی اور اور ایسی کی دلالت یہ بھی ہے کہ بحران بذریعہ خواہ اسمال کے ہوگا۔ خلاصہ یہ ہے کہ سوقت شوق یا عزم جزم طبیعت کا ثمر کرنے پر مادہ کے کسی طرح کا ہوا و طبیعت قوی ہو جائے اور سوقت نبض شوق اور شرف سے خالی نہ ہوگی طریقین یعنی جانبین میں میلان پیدا نہوا و قبل از انکہ نبض قوی ہو جائے بالظہر در انخفاض و انضغاط پیدا ہوگا اور بیشتر دنوں علامات کیجا ہوتے ہیں اور سوقت و دونوں تین پیدا ہو جاتی ہیں جیسے تھے اور عرق خواہ رعات اور تھے۔ اس کے ہم قواعد کلیہ بحران کے بیان سے فارغ ہو چکے شروع تفصیل احکام نحو ثانیہ کر رہے ہیں اور زیادہ تفصیل آئندہ کے ابواب میں کیجا لگی علامات حرکت مادہ کی اوپر کی طرف بحران اس کی پچان بہت ہے کہ در سہر پیدا ہو جو صعد و ہجرات کو خواہ بوجہ مشارکت فم معہ کے اور بھی جب علامات بتے کے پیدا ہو جائے اور در شرف حار بن ہو جائے وہاں بھی شرکت فم معہ کی ہوتی ہے۔ ایضا علامات سے حرکت مادہ کی بطرف فوق کے دوار اور تغیر

کنیٹیون اور کیری میں پیدا ہونا دفعۃً اور اسکے قریب ہا اندر کے اوس سے مقدم ضیق نفس اور درد گردن اور تند و مراق اور
شریف میں اوپر کی طرف بلا درد اور میں اشتعال پیدا ہوتا ہے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ رات کو مرض اور اعراض مرض
شدت ہوتی ہے اس لیے کہ شب کو طبیعت نفیج مادہ کی طرف متوجہ ہوتی ہے اور ہر طرف سے توجہ طبیعت کا ہر طرف ہو جاتا ہے تفصیل
علامات ہر ایک کی بحرانات فوقانیہ سے اگر ہمراہ توجہ مادہ کے ہر طرف فوق کے تاریکی بھر ہو اور پردہ سا آنکھ میں رُجائی
اور بتاریق اوس کے ساتھ نہون لینے آنکھ کے سامنے چمکتی ہوئی شے سرخ سرخ اٹھتی ہوئی معلوم ہوں اور موندہ میں لٹمی اور ہونٹھ بھرنے
لگے نیچے والا اور اگر نم معدہ میں درد پیدا ہو خواہ تلی شروع ہو اور لعاب دہن سے جاری ہو خواہ پانی سے لگی بھر بھرا تین اور خفقاں جھک
اور انضغاط اور انقباض نبض میں پیدا ہو بھر اوس وقت علامات مذکورہ اپنی نتیجہ پر مولد ہو جاتے ہیں خصوصاً اگر اسکے بعد ہمارے بدن
لرزہ خواہ سردی پیدا ہو خواہ جب قدر گرمی پہلے تھی اوس میں کستقد رگمی محسوس ہو بہر حال سردی خواہ کمی حرارت کی تشریف کے نیچے
پیدا ہو ایسی صورت میں حکم بحران کا بذریعہ کے کرنا چاہیے خاص کر اگر مادہ صفراوی ہو مگر یہ تب صفراوی محرقہ نہواور با اینہم رنگ چمکا
اوس وقت زرد ہو جائے اور رنگ میں سقوط پیدا ہو اکثر جو تے بعد اگرانی سر اور درد معدہ کے لڑکوں کو ہوتی ہے بہت ضعف عصب کے
تشنج پیدا کرتی ہے اور عورات میں بوجہ جو کہ ہونے رحم کے درد رحم پیدا کرتی ہے اور متنازع میں چونکہ اوس کے قوس میں ضعف ہوتا ہے
مختلف امراض بوجہ انتشار مادہ کے پیدا کرتی ہے۔ اگر علامات رجوع مادہ ہر طرف فوق کے ہمراہ تند و اشتعال کی جہت جگہ میں پیدا
ہوں خواہ جہت طحال میں تند و ہو مگر دردنوا اس لیے کہ طحال کو اعضا فوقانی سے بوجہ چند عروق کے رجوع طحال میں ہیں اور قریب جہت
بہنی کے ہیں (مشارکت ہو اور جو عروق کہ بجانب بہنی کے ہیں اونکی وجہ سے اگرچہ بذریعہ ان عروق کے اتصال طحال کا بہنی سے نہیں ہے۔
اور مرض کو سرخ و ڈسے چمکتے ہوئے اور بتاریق نظر ایتن اور چہرہ خوب سرخ ہو جائے خواہ آنکھ یا ناک خواہ ناک کی ایک جانب سرخ ہو جائے
اور دفعۃً خون روان ہو اور شیش شایق اور موجی ہو جائے اور سرعت انبساط پیدا ہو اور ناک میں کھلی اوٹھو اور اشتعال حرارت کا سرخ
شدید ہو اور درد سر از قسم ضربانی ہو جائے اوس وقت امید رعا ف کی کہنی چاہیے خصوصاً اگر دلالت مرض اور سن اور عادت اور مزاج
کی و نیز حیلہ و لائل کو اس پر ہو کہ مادہ مرض کا دموی ہے اگرچہ امراض صفراوی کا بحران بھی اکثر بذریعہ رعا ف کے ہوتا ہے مگر اس کا انداز
نیچے خروہی بتاریق اور خیالات خطی سے ہوتا ہے جو شکل و رنگ تش کے موندے ہیں اور زردی غالب ہوتی ہے اور سامنے آنکھ کے
معلوم ہونے ہیں اور اکثر بحران رعا ف کا محرقہ صفراوی میں ہوتا ہے۔ اور کبھی جانب چمکنے شعاع کے اور جہت کھلی اوٹھنے کو ناک
میں دلالت کرتی ہے کہ رعا ف داہن خواہ بائیں شخص سے ہو گا خواہ دونوں شخصوں سے ہو گا اور کبھی ان دلائل کی اعانت یہ کیفیت
کرتی ہے کہ ہر دو بحران سردی بدین پیدا ہو جاتی ہے اور خشکی شکم میں دیا قبض پیدا ہوتا ہے اور جلد میں بیوست پیدا ہو جاتی ہے
اور کبھی سن کی وجہ سے بھی ان دلائل کو تقویت ہوتی ہے اس لیے کہ رعا ف کا بحران اکثر اوسی شخص کو عارض ہوتا ہے جس کا سن
برس سے کم ہے کبھی زیادتی درد سر کی بھی اس قدر کہ بحران سے مین جب قدر نمودہ بھی دلیل وقوع بحران رعا ف پر ہوتی ہے اور
سر کے ہر دو اور قسم کے الام مثل درد گردن اور چہرہ گردن کے بھی ہوتے ہیں اور تب کا اشتعال و دیگر علامات جیدہ کا مہوش طبع
علامات موت کے نہون وہ بھی وقوع رعا ف پر مبین ہند لال ہوتا ہے اور ایسے وقت رعا ف کا واقع ہونا ضروری ہے۔
حکم علامات مذکورہ کا کہ کون مشترک ہیں اور کون خاص ان علامات مشترک سے جکا ذکر ہو چکا کہ تو اپنی

رعا ف کا بحران جہت جہت سے
نہون ہوتا ہے

کہ اونہیں رعات پر دلالت کرنے کی اہلیت ہے جیسے آنسو اور طنین گوش اور کمری اور تمد و شریف کسی جانب میں ہو جانہوں
 جگر خواہ طحال سو بلا وجہ اور شہ حال سرکا۔ اور بعض علامات خاص تو سے ہیں مثلاً ضیق نفس اور تمد و شریف داہنہ خواہ بائیں
 آگی کی طرف اور اکثر یہ تمد اگر ہمراہ درد فم معدہ کے ہو خاص تے پر دلیل ہے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ ضیق نفس علامت
 رعات میں داخل ہے اور سکا عارض ہونا بروقت استعداد طبیعت کو واسطے دفع مادہ بطور رعات کے ہوتا ہے اس سبب کہ
 اجوف جو پشت پر ہے مادہ بھر جاتی ہے اور اپنے مادہ کو اوپر کی طرف دفع کرتی ہے اور سوقت اعضا و نفس کو فراحت پیدا ہوتی ہے
 اور ضیق نفس عارض ہوتا ہے۔ بعض علامات خاصہ تے اور رعات کو ایسے ہیں کہ اونہیں تقابل ہے یعنی اگر ایک علامت تو
 میں ہے اور اسکے مقابل دوسری ہوتی جاتی ہے جیسے تخیل خیالات برافہ کا رعات میں اور اسکے مقابل تخیل ظلمت اور غلبہ
 کا علامات تے میں ہوتا ہے خواہ سرخی چہرہ کی دلائل رعات میں سے ہے اور اسکے مقابل سقوط لون اور صفت یعنی زردی علامت
 تے میں ہے اور بعض علامات خاصہ ہر ایک کے ایسے ہیں کہ اونہیں تقابل نہیں مثلاً اختلاج لبے پرین کا علامات تے سے ہے
 اسکے مقابل کوئی علامت رعات میں نہیں خواہ ناک میں کھجلی رعات کی علامت ہے اسکے مقابل کوئی علامت تے میں نہیں
 علامات میلان وہ کے پسنے کی طرف اگر نبض میں شدت موجبت پیدا ہو جائے اور ہاتھ جلد پر رکھنے سے ہاتھ کے
 نیچے تری سی معلوم ہو۔ اور ہاتھ کے نیچے جھدر جلد آئے سر خراگ ہو جائے۔ اور بائیں جلد میں گرمی پیدا ہو زیادہ نسبت
 اوس گرمی کے جو اور ایام میں تھی۔ اور سرخی جلد کی اور بھولنا جلد کا نسبت ایام گذشتہ کے اور سوقت زیادہ ہو۔ اور بول بول
 مائل بہ غلاطت ہو خصوصاً اگر نگین جو تھے روز ہوا ہو اور غلیظ سا توین روز۔ پھر بھران کا بذریعہ عرق کے یقین کرنا چاہیے۔
 اس طرح اگر کسی مرض میں لرزہ قوی عارض ہو اور بعد لرزہ کے تب میں شدت پیدا ہو اور قوت قوی ہو اور سب علامات
 حیدر موجود ہوں اور سوقت بھی امید قوع بھران کی بذریعہ عرق کے کرنی چاہیے خصوصاً اگر براز خواہ اور اربول میں کمی واقع ہو اور
 اس بطور کہ ستمار علامات کا رہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ حمیات محرقہ کا بھران اگر بذریعہ رعات نہ ہو تو بذریعہ عرق کے ہوتا ہے اور عرق
 پہلے لرزہ آتا ہے۔ اگر مرض خواب میں حمام کو دیکھے خواہ آہن کو خواب میں دیکھے اور اسے ایسا معلوم ہو کہ گویا مادہ غسل پر ہوا
 یا آہن کرانے پر مستعد ہے یہ بھی دلیل ہے کہ بھران بذریعہ عرق کے ہوگا۔ نگین ہو جانہوں کا بدلات اولی اس بات پر دلیل ہے
 کہ مادہ کا بھران بطرف عرق کے ہوگا اور یہ طریق مضر اسی میں ہے کہ یا عرق برآمد ہو یا اور بول کا ہو۔ بعد ازاں خاص لائل
 سے ہر ایک کی امتیاز حاصل کرنی چاہیے۔ اگر طبیعت میں روانی ہو اور براز ملین ہوتا ہے اور نرمی غالب ہے اور سوقت توقع بھران
 عرق کی نگرانی چاہیے۔ اور استفراغ مادہ کا بذریعہ عرق کے اوسی وقت متوقع ہوتا ہے کہ حرارت میں تیزید اور انتشار ہو اور بدکار
 حرارت کی فعل قوت پر غلبہ اور قوت بھی دفع مادہ پر قوی ہو علامات میلان مادہ کے اعضا بول کی طرف
 اس بھران کی نوعیت میں نقل مشانہ اور احتباس براز اور معدوم ہونا علامات اسہال کا جو آئندہ مذکور ہوتے ہیں اس طرح
 فقدان علامات تو خواہ رعات اور عرق کا جو مذکور ہو چکے ہیں دلالت کرتا ہے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ نائزہ میں سوزش پیدا
 ہوتی اور مشانہ میں نقل پیدا ہوتا ہے دیگر علامات کو دلیل قوی ہے کہ بھران مادہ کا بذریعہ اور اربول کے ہوگا اور کہیں بول میں حج سبز
 پیدا ہونا اور اسکا قوام غلیظ ہر روز ہونا اور اس میں رسوب موجود ہونا۔ بیشتر دلائل براز کے وجود سے اور اربول عارض ہونا

جیسے پختہ بیان میں براز کے ذکر کیا ہے۔ یہ بھی باتنا ضرور ہے کہ جسوقت اجتماع بول کا مشانہ میں زیادہ ہو جائے اور رونا شکم میں کمی اور پسینا بھی اسوقت کم نکلے یا طبیعت مریض کی اور اس کے اعضا کی ہیئت ایسی ہو کہ پسینا کم نکلتا ہو یا جلد نظامری بدن کی سخت ہو اور اس جگہ بحران بذریعہ اور بول کے ہو گا نہ بوسیلا اسہال اور عرق کے خصوصاً جازون میں علامات میلان مادہ بطرف براز کے پندارہ علامتیں ہیں۔ پہلے جنس فضلہ کی اسبہ دلالت کرتی ہے جسوقت جانا جائے کہ فضلہ دھوی نہیں ہے اور اس کے ساتھ یہ بھی معلوم ہو کہ فضلہ کثیر ہے اور اس کی تاکید تین کڑا ہے کہ بول میں کمی ہو اور تمام شکم میں پیچ سا پیدا ہو اور اسفل شکم میں بوجہ معلوم ہو اور علامات فون کے مفعول ہوں بلکہ قراقریب پیدا ہو اور غالب میں لینے اسفل شکم نفع پیدا ہو اور اس حالت سے پہلے براز رنگین زیادہ ہو جائے اور مقدار متعادل سے زائد ہو اور پیچ و شرسف کو لینے پیر و بلند اور اونچا ہو اور قراقریب ہوتے ہوئے درویشت پیدا ہو مگر بیشتر بات بوجہ اجتماع ریح کے بھی ہوتی ہے اور اکثر اور بول ہو جاتا ہے پس علامات بحران براز کا معارضہ کرتا ہے خصوصاً وہ مریض جسے ہمیشہ سے عادت ہو کہ دشواری دفع براز میں ہوتی ہو اور سختی شکم میں ہو اور مقام براز تنگ ہو و خطا جب ہو اور سرجاتی ہو اور نبض صغیر اور قوی ہو اور صلابت نہ ہو اور صغیر نبض کا بوجہ انخفاض کے پیدا ہو ہو کہ بھی بحران اسہالی عادت قلت رعات اور قلت برآمد ہو و عرق کے اور اکثر روانی شکم کی خصوصاً جو شخص خورگ سرد پانی پینے کا ہو دلالت کرتی ہے۔ اور نبض لوگ یہ بھی کہتے ہیں کہ اگر بعد بحران کے حمی غبی میں بول سپید رنگ و رقیق ہو جائے ایسے اسہال کی توقع ہوتی ہے کہ اگر اسما میں پڑ جائے ایسے کہ مرار کا اخراج بطرف بول کے جب نہ ہو گا بطرف براز کے ضرور برآمد ہو گا بحران بذریعہ اسہال کے باوجود غلبہ عرق اور اور بول کے بہت کم ہوتا ہے علامات اوس بحران کے جو بطریق رحم ہو اگر تمامی علامات مذکورہ بالا نیا کے جائیں اور استفراغ اسہال بھی نہ ہو اور رحم میں گرانی پیدا ہو اور طبع لینے ہیگا میں بھی نقل معلوم ہو اور وہاں درد بھی معلوم ہو اور تھوڑا پیدا ہو اسوقت حکم بحران طبعی کا لڑا جا ہے علامات بحران بذریعہ نقل جانے رگ متعدلی۔ جملہ علامات مذکورہ بالا کا نابود ہونا اور عادت مریض کی اسطور پر ہونی کہ اکثر اسکی رگ مقعد کی کھل جاتی ہو اس بحران پر دلیل ہوتی ہے اور بائینہ نبض کا عظیم نکل بقوت ہونا اور نواحی مقعد میں گرانی کا پیدا ہونا بھی دلائل سے اس بحران کی ہے علامات بحران کے جو بذریعہ انتقال ہو علامات بحران انتقالی کے حمی کا قوی ہونا اور کسی مقام میں درد کا ثابت رہنا اور جہاں استفراغات مثل بول براز نشہ بدہ باخون خواہ عرق کثیف کا بند ہونا اور نفع میں تاخیر خواہ عدم نفع قطعاً باوجود صحت فوت اور کبھی نبض کی خصوصاً امراض سلیہ میں جو دیر پا ہیں اور جنہیں نفع نہیں ہوتا دلیل بحران انتقالی کی ہے۔ اور تین بہت انتقال کے اوپر دلیل درد مونیع خاص ہے اور پھول جانا رگوں کا اول مقامات کی جو خالی ہیں اور متصل وسی جہت کی ہیں جیسے ابڑ اور غالب اور خلف اوٹین اور شدت التهاب کی بوجہ مدت مادہ کے۔ ایضاً وہ جہت خود دلیل انتقالی ہوتی ہے جہن کوئی عضو ضعیف واقع ہے۔ یاد اور مفاصل میں ہونا سفر ایسا درد آوٹھے جس سے تعب سجد کسی عضو میں پیدا ہو۔ شراسیف میں اگر تردد ہو اور درگوں اس سے خاص کسی مقام پر انتقال کا استدلال نہیں ہو سکتا ہے اور نہ کسی جہت خاص کا انتقال معلوم ہو سکتا ہے ایسے کہ یا مگر گویا مشترک ہو اکثر جہت میں میلان مادہ کے۔ یہ بھی باتنا ضرور ہے کہ جمیع انتقالات اور خراجات سردی میں ہوتے ہیں اور فصل بار و میں اور سن اکتالی نہیں اکثر ہوتا ہے سردی میں خراجات اسوجہ سے پیدا ہوتے ہیں کہ جنس درامساک پیدا ہوتا ہے اور سن

کمالت میں سبب خراج کا یہ ہے کہ سن کمالت میں قوت دفع نام بھاری سے عاجز ہوتی ہے۔ بعض طبکا قول یہ ہے کہ جس کا سن بچا میں سر بلکہ تیس برس سے متجاوز ہو جائے اس کے امراض کا بھران خراجی اور انتھالی بہت کم ہوتا ہے اور یہ قول معتد نہیں بلکہ انتقال کے واسطے کہ وہ بزرگ میں ایک ماہ کا ایسا ہونا کہ قابل دفع کلی کے نہ ہو بوجہ غلاظت کو اکثر اہل نہیں اور بوجہ کثرت کو کمتر اشخاص میں دوسری قوت کا قوی اور شدید ہونا کہ تمام مادہ کو بوجہ تساط کے مقہور کرے اور ایسے ضعیف بھی نہ ہو کہ اعضا اور ریسہ سے دفع ہوا میں عاجز ہو اور چیزیں ان اسباب سے لینے غلاظت اور توسط قوت اوائل زمانہ شیخوخت کو مناسب ہیں لینے زمانہ اکنتال کے اکثر علامات انتقال کو قائم ہوتے ہیں اس کے بعد استفراغ عظیم طاری ہوتا ہے خصوصاً استفراغ بذریعہ بول کثیر کے جو سپید ہوتا ہے اسوجہ سے انتقال نہیں ہوتا ہے علامت انتقال کے بطرف ہاقل جسم کے درو کا بطرف اسفل کے پیدا ہونا اور التھاب اور انتھاب حالین لینے دو رک جو قریب ناف کے ہیں اور دونوں درک لینے کو لون میں پیدا ہونا علامت اسبات کی ہے کہ انتقال بطرف اسفل ہو گا علامات انتقال علی کی طرف اعلیٰ کی طرف کے انتقال پیرگرائی سر اور نقل جو اس خصوصاً گرائی کو سن تا انیکہ بعض وفات کری گشت تک نوبت پہنچتی ہے بعد از انیکہ ضیق نفس و تغیر نظام میں اس طرح کہ او حر ہوا اور پھر مٹ گیا اور یہ ظاہر ہونا اور وہ جانا دفعہ ہوا اور تشلل عظیم سر میں پیدا ہوا اس طرح اگر اسبات پیدا ہوا اور اکثر یہ انتقال بذریعہ خراج کے ہوتا ہے جو کان کی جڑ میں پڑتا ہے۔ اس طرح ہوا رہا اگر او داج کی پھڑک اور کینٹی میں حکمت ہوا اور سرخی چہرہ کی دیر تک ٹھہرے

علامات انتقال دوسرے مرض کی طرف اگر کوئی مرض مادی زمانہ انحطاط میں قوت بکڑے دلیل ہے کہ انتقال اس کا کسی مرض میں کی طرف ہو گا علامات بھران خراجی کے اگر قوت صبح ہو اور علامات جیدا و بول رفیق رہے مدت نکل ان علامات انداز خراج پر ہے اور جب مرض کا مادہ گرم ہو اور سطح مرض کی صورت بطرف صحت کو مائل ہو اور کوئی بھران ظاہری نہ ہو بلکہ میلان برسبیل انتقال ہو بعد ازاں دونوں شریان صدغین کی زیادہ انبساط میں آئیں اور ضریان خواہنک او نہیں پیدا ہو ایسا کہ سکون او کی حرکت میں نہوتا ہو اور رنگ بچھا ہوا اور بے رونق ہو جائے اور سانس میں نوا تر پیدا ہو اور اکثر سوکھی کھالسی اوٹھو جسے یہ علامات مجموعہ عارض ہوں تو ایسے علامات سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ اس شخص کے مفاصل میں خراج ہونے والا ہے اور جس عضو میں زیادہ عرق کسی بیماری میں نکلتا ہو اکثر اسی میں خراج واقع ہو گا۔ فصل جازوئی اور سن کمالت کا علامات اور دلائل خراج سے ہے جیسا کہ مذکور ہو بلکہ یہ فصل اور سن اسباب قوع خراج سے ہے۔ خراجات فصل ثنا اور سن کمالت کو فنج کو بدیر قبول کرنے میں گہرا بار خراجات کا واقع ہونا جائز نہیں اور سن شیخوخت میں کم ہوتا ہے اسلئے کہ برویت میں فصل کی سکون مادہ کا موجب ہوتی ہے۔ علاوہ یہ ہے کہ بعض آدمی خلاف اس بات کو لیتے ہیں کہ بچا میں خواہ تیس برس کے بعد خراج ہرگز نہیں ہوتا۔ اگر زمانہ صعود میں نہ پ کو بول اکثر مائی ہو علامات کر گیا کہ اسفل بدین کسی قسم کا درو خراجی ہو گا اور منجملہ دلائل قوی کے بھران خراجی پر اور اقسام کے بھانات میں تاخیر واقع ہوتی اور مرض حار کا زمانہ نہیں ان سے بڑھ جانا اور ایسے مرض میں جسوقت بعض مقامات بدن میں دفعہ جابجا درو پیدا ہوا امید وقوع خراجات کی ہوتی ہے اور حمیات اعیان لینے جو تب بوجہ ماندگی اور قوع کو پیدا ہوئی ہو جب درار بول غلیظ اور شیر کا ہوا اور نہ رعا ف اور اسباب عارض ہو امید خراج کی مفاصل میں ہوتی ہے خصوصاً در بھران کے بھران خراجی پر شیکہ جو بھران میں واقع ہوا ہے بھران تمام نہ ہو اور باوجودیکہ بھران دیر میں ہوا عادت اور علامات کی نہو لینے ایسے علامات دیگر اسکے ہمراہ نہوں کہ آئندہ اور کوئی بھران پھر ہو گا۔ حمیات اعیان بھران اگر جو مخور دن بول غلیظ نہو امید بھران رعا ف کو ہوگی اور اگر اس سے بھی زیادہ بھران میں تاخیر ہو تو ان مفاصل میں خراج

کے امید ہوگی نہیں تب پیدا ہوا ہے خواہ لختین کے نیچے خراج واقع ہو گا یا ماندگی بوجہ افراط یا صحت کے پیدا ہوئی ہو یا خود بخود حاصل ہوئی ہو مگر جو خراج لختین میں واقع ہو وہ انبیا و تمدنی میں اکثر ہوتا ہے اس لیے کہ مفاصل کا تعب چند ان شدید نہیں ہوتا ہے اس وجہ سے ان حمایت میں مفاصل زیادہ جذب مادہ نہیں کرتے اور تب حرارت کی تصحید کرنی سبب اور نرم گوشت جو پیچھے لختین کے رہے ان تجارت کو قبول کرتا ہے اس وجہ سے خراج اسی مقام پر پیدا ہوتا ہے۔ اور جو انبیا اور تعب بوجہ حرکت کے پیدا ہوا ہو اسکا اثر مفاصل میں زیادہ ہوتا ہے۔ اکثر امید خراج کی ہوتی ہے اور چند علامات خراج پر دلیل بنی ہوئی ہیں کہ یکایک عرض بول کر غلط سپید کرتا ہے لہذا مادہ خراج کا براہ بول دفع ہو جاتا ہے۔ اگر تب کا اثر غرض لرزہ سے ہوتا ہو اور عرق اگر اور ترقائی ہو ایسی تب میں خراج کمتر واقع ہوتا ہے جیسے غب خراج بولے مگر انیکہ مادہ کثیر ہو اور کثرت مان کی زیادہ ہو۔ خلاصہ یہ ہے کہ جو لرزہ معاود ہو بذریعہ جھارنے مادہ کے ہر روز استقرار کر دیتا ہے بہت سے مادہ کو اور کثرت مادہ بعد لرزہ آنے کے ایسا باقی رہ جاتا ہے کہ جس سے خراج واقع ہو۔ یہ بات اس وقت ہوتی ہے کہ فقط لرزہ واقع ہو پر اگر لرزہ کے ہمراہ عرق بھی پیدا ہو اور اس وقت مادہ کھان باقی رہے گا کہ اس سے خراج کی توقع کی جائے۔ اور اور بول غلط کا بھی جب ہوتا ہے تو خراج کمتر واقع ہوتا ہے۔ جو خراجات امراض فرمنہ متطاوہ میں واقع ہوتے ہیں وہ اکثر اعضا و زیرین میں واقع ہوتے ہیں اور جو امراض مادہ میں ان کے خراجات اعضا سے فوقانی میں اور جو امراض حدت اور ازمان میں متوسط ہیں اور ان میں خراجات اوپر اور نیچے دونوں جانب کے اعضا میں واقع ہوتے ہیں اور لختین میں خراجات پنج گوش میں واقع ہوتے ہیں اور ان خراجات سے بحران اکثر تام ہوتا ہے اور ذات الریہ میں اکثر بحران خراجات مفاصل کا ہوتا ہے بیان احکام خراجات کا جو خراج ایسے اقسام سے پیدا ہوا اور غائب ہو جائے بدون افتتاح اور موند کھلنے کے اسکا حال دو امر جدید سے خالی نہیں ہوتا یا یہ کہ دوبارہ اس سے بڑھ کر کسی دوسری جگہ خواہ اسی جگہ برآمد ہو یا مرض کا عود یعنی دفع ہو اور یہ کوئی جدید امر نہیں ہے اس واسطے اسکو جداگانہ شمار نہیں کرتے یا مادہ بطرف مفاصل اور اعضا و درون کا تعب بانٹہ اور ضعیف کو دفع ہو۔ ان خراجات میں بہتر وہی خراج ہے جسکی جہت سے مرض میں خفت پیدا ہو اور بعد نفع مادہ کے پیدا ہو اسکا میلان بطرف خارج بدن کے زیادہ ہو اور جو دم خراجی نرم ہو اور بانٹہ کے دبائے سے بڑھ جائے اسکا گوند کم ہو گا بہ نسبت اس ورم کے جو سخت اور گرم ہو مگر ورم نرم کا تحلیل دیر میں ہوتا ہے اس لیے کہ بار بار سے اور ضرر اس میں اس وجہ سے کم ہوتا ہے کہ اس میں درد شدید نہیں ہوتا اور اگر ایسے اور رام کے ساتھ تب بھی ہو اور زائل نہ ہو تو اسکی پختگی ساٹھ روز میں ہوتی ہے اور جو دم برودت میں اس سے کم ہو درمیان ساٹھ دن اور پس دن کے اسکا مادہ جمع ہوتا ہے۔ خراجات میں سے کم ضرر اسکی خراج کا ہے کہ جس طرف اسکا میلان ہوتا ہے وہ عضو سافل ہو اور نیچے کے اعضا میں بھی عضو خیس ہو پیش نہ ہو اور گنہائش اس عضو میں زیادہ ہو کہ تمام مادہ خراج کو بلا دقت جگہ دے اور گنہائش میں کمی نہ ہو اگر مادہ او میں پوری گنہائش نہ پائے گا جہاں سے آیا ہے جسوقت طبیعت جاہل احتمال را دعات کا کرے گا اور یہ برہہ سے اسی طرف پلٹ جائیگا اور بعد رجوع کے مقام سابق میں یعنی جہاں سے آیا تھا ایسے حال سے کہ اسکی خفوت زیادہ ہو چکی اور آنے جانی کی حرکات سے او میں حرارت اور حدت زیادہ پیدا ہو چکی اس جہت سے پلٹ کر قتل کریگا۔ بدترین خراجات بھرانہ وہ خراج ہیں جنکا میلان اندرون جسم کی طرف ہو خواہ اندر جسم کے واقع ہوں اور مناسب تر یہ مقام دفع خراج کا اندر خواہ باہر وہی موضع ہو جو ضعیف ہو اور او میں کوئی مرض فرمیں بھی ہو خصوصاً اگر بجانب اسفل کے ہو اور وہ بھی موضع اولی تر وقوع خراج کا ہے جسکو

خصوصیت سلمان عرق کی ہولناقتیں ترین، خراجات جسمین کس مرض کا احتمال بہت بڑی ہوتا ہے۔ یہی خراج ہے جسکا موندہ کھلکا جیسا کہ اگر موندہ نہ کھلے تو اس سے زیادہ دلیل کس پر کوئی اور خراج نہیں ہے علامات وقوع تشنج کے لڑکوں کو جب بحالت مرض خوف بنیدین زیادہ ہوتا ہو کہ چونک چونک پڑیں اور قبض شکم بھی عارض ہو اور اکثر رویا کرین اور اونکی رنگت سرخی اور سرخی اور تیرگی کی طرف مائل ہو خوف عروض تشنج کا ہونا ہو اور پیٹکم نوپرس کے سن تک ہو اور جتنا لڑکا چھوٹا ہے بعد عروض علامات مذکورہ کے خوف وقوع تشنج کا زیادہ ہوتا ہے۔ ہوان لوگ جسوقت اونکی آنکھوں میں حول پیدا ہوا ورحمی حادہ ہوا و ردھلکا زیادہ ہو لینے آنکھوں کی پٹاڑی سے اور بلیکین چھپکا کرین اور گردن اور موندہ کچ ہو جائی دانت زیادہ سپین کہ آواز پیدا ہوا وسوقت حکم وقوع تشنج کا کیا جاسیے اور اگر لڑکے میں درد اور سر میں گرانی ہوا وہ تب کہ خواہ بدون تب کہ پیدا ہوتی ہے اگر انہیں درم گرم خصوصاً سر گردن میں موجود ہو پھر تشنج کے واقع ہوجا یقین کرنا چاہیے علامات واقع ہونے لڑکے کے جسوقت حمی حادہ میں علامات سلامت اور بحران حید کے پیدا ہوں اور بول میں کمی ہو جائی معلوم کرنا چاہیے کہ خفق سب لڑکے پیدا ہونے والا ہے کہ اس سے بحران مرض کا ہوگا مگر انیکہ اسہال جدا اعتدال سے زیادہ عارض ہو اور اسہال معتدل کے عارض ہونے سے لڑکے موقوف نہیں ہوتا اور اکثر بعد ایسے لڑکے کے عرق بھی نکلتا ہو ایسے کہ لڑکے امراض حادہ محرقہ میں مقدمہ عرق کا ہے علامات دلالت کرنے والے بحران حید پر عمدہ علامات بحران حید کے ہیں کہ نفخ تمام ہو جائی اس کے بعد وہ دن جسمین بحران ہو اور ان ایام محمود سے ہو چکا آئندہ ذکر کیا جائیگا اور اس بحران کا انداز لینے خبر دینی چاہیے وقوع ایسے دن ہوئی ہو جو مناسب س بحران کے ایام انداز سے ہے اور بحران خفراشی ہو انتقالی اور خراجی نہ ہوتا خراج ہی اسی خلط کا ہو جس سے مرض پیدا ہوا ہے اور ایسی جہت میں ہو جہد ہر سے اس مادہ کا نکلتا مناسب ہو اور اس کا تحمل طبیعت پر آسان ہو کہی خوبی بحران میں طبیعت نوعی مرض پر اقامت کیا جاتا ہے مثل غلب و محرقہ کے کہ جسوقت برہاندان دونوں سے بحران مناسب ہوتا مثلاً غلب میں بحران عرق کا اور محرقہ میں رقاد کا ہوا اعتماد اس بحران کی خوبی پر پورا ہوگا۔ کبھی اعتماد خوبی بحران پر احوال بحران سے کیا جاتا ہے جیسے وہ امراض جنہیں قوت اور نبض کیفیت مناسب پر باقی رہیں اور حالت قوت اور نبض کی اوقات سختی میں لیکن چاہیے اگر نبض ایسی حالت میں قوی اور ستوار ہو خصوصاً قوت نبض کی بڑھتی جای اور اختلاف کم ہو اور ستوار حال پیدا ہو یہ عمدہ علامت بحران حید کی ہے کہ اس پر اعتماد کیا جائے اور اگر انہیں زیادہ قوت وغیرہ بعد بحران کے راحت اور خفت بھی پیدا ہو پھر بحران حید کے نام ہونے میں کچھ شک نہیں ہے۔ یہ بھی جانتا ضرور ہے کہ علامات ردی جسوقت یوم باجوری میں نکلیا ہو جاتی ہیں امید صحت کی قوی تر اور صبح تر ہے بہ نسبت اسکے کہ یہ علامات ردی ایسے دن مجتمع ہوں کہ وہ بحران نہیں ہے لیکن آہے کہ اعتماد خوبی بحران میں یوم باجوری پر کرنا چاہیے نہ علامات ردی پر اکثر علامات خوفناک زیادہ ہونے میں کہ اس کے ہمراہ نبض کی صحت اور ستوار حال اور قوت بڑھتی جاتی ہے۔ یہ بھی جانتا ضرور ہے کہ جس شخص کے اخلاط اچھے ہوں اور بیمار ہو جائے اگر نفخ اس کے بول میں ابتداء مرض میں ظاہر ہو اور کسی ہلاکت سے محفوظ رہنا چاہیے اور جب قدر علامات بدہنظر ظاہر ہوں اسکی سلامتی خوشوقتی زیادہ کرنی چاہیے کہ بحران مرض کا قریب ہے علامات دلالت کرنے والے بحران ردی پر اصلی اور امالی علامت بحران ردی کی یہ ہے کہ مخالف علامات بحران حید کے پائے جاتین ہوا و پند کور ہوئے مثلاً جہت بحران کی قبل از زمانہ منتہی اور قبل نفخ کے ہو ایسے بحران کا نام بقراط سابق السبل رکھتا ہے۔ ردی ہوا ایسے بحران کا پہلے مذکور ہو چکا ہے اکی علامت روایت بحران

ہے کہ روز باجوری بین واقع نہوا و نبض رسدن سقوط اور صفحہ کپڑا نال ہو۔ یہ بھی چنانچہ در سہے کہ جسوقت علامات
بجراں کے قبل نہ ختمی اور نفیج کے پیدا ہون اور اس کے بعد استفراغ کثیر متواتر عارض ہو: سپر فرنیقہ ہو کہ طبیعت میں ہونا چاہیے اسلئے
کہ استفراغ بوجہ کثرت مادہ کے ہے کہ طبیعت کے عاجز ہونے سے استفراغ عارض ہو اسے نہ ایسا کہ دیر اور صرف طبیعت ہی ہے
وہ خفت کہ مدینہ برون استفراغ ظاہری کے معلوم ہو اسی قسم کی ہے کہ اس پر بھی فرنیقہ نہ ہونا چاہیے اسلئے کہ یہ خفت بھی کثرت
ساکن ہونی چاہیے نہ ہونا تاکہ طبیعت اصلاح مادہ کی کرے بلکہ اگر ایسا ہوتا ہے کہ طبیعت نفیج مادہ کا بھی کرتی ہے اور بوجہ اپنے ضعف کے
اوس مادہ کے دفع سے عاجز ہوتی ہے احکام اول علامات کے جو دلالت کرنے والے بجراں ردی پر ہیں۔
جسوقت علامات ردی جمع ہوں کہ نفیج نہوا نفیج کیفیت مناسب متغیر ہو جائے خواہ اور قسم کے حالات ردی پیدا ہوں بیماری
موت پر حکم کرنا چاہیے اور جلد یا دیر موت کو واقع ہونے میں حکم کرنا موقوف ہے معرفت پر خیالات اور اسباب کو جو بجراں کے مضحکہ
ہیں جیسے ہم اور بزرگ کہہ چکے کہ مثلاً حرکت بجراں کی قبل ختمی وغیرہ کے متنی مثال اسکی جیسے اگر علامات ردی نبض و زخارہ سے پانی تار
اور رسوب سیاہ ہو خواہ اور کوئی علامت ردی نہوا و یہ امور بعد پنج دن مرض کے واقع ہوں پس موت ساتویں یا چھوڑ روز ہوگی بیشتر
اسباب مذکور تقدم بجراں کو واجب کہین قبل از روز بجراں کے علامات نفیج اور احکام علامات نفیج کے نفیج بول سے چھپانا
جانتا ہے اور اسکا بیان کلیات کی بحث بول میں ہو چکا ہے واجب ہو کہ زیادہ رنگین ہونے بول سے بدون رسوب کو طیب فرنیقہ
اسلئے کہ یہ رنگ بھت کثرت صفرا کے ہوتا ہے قوام میں نفیج نہ ہونا بہ نسبت لون میں نفیج نہ ہونے کی زیادہ مضر ہے اسلئے کہ قوام میں نفیج
نہ ہونے سے مادہ بدشواری اور نفیج ہونے سے آسانی دفع ہوتا ہے جسوقت علامات نفیج کی ابتدا اور مرض سے ظاہر ہوں
اور سس مرض سے سلیم ہونے میں کہ شک نہیں اور اگر علامات نفیج کے ابتدا میں نہ ہوں اوس مرض کی پر خطر ہونا کو ضرور
نہیں اسلئے کہ اکثر مرض طولانی ہوتا ہے اور پر خطر نہیں ہوتا بلکہ ایسا مرض ضرور ہے کہ طولانی ہو۔ جسوقت بجراں جید ہوتا ہے نفیج ضرور
ہوتا ہے اور جسوقت نفیج ہو ضرور نہیں کہ بجراں جید ہو بلکہ بیشتر بعد نفیج کے مرض بذریعہ تحلیل کے دفع ہو جاتا ہے اور بجراں نہیں ہوتا۔
یہ بھی چنانچہ در سہے کہ تب میں بعد ظهور نفیج کے طبیعت پر غلبہ مرض نہیں ہوتا جیسے بعد نفیج درم کے درد شدید نہیں اگر نفیج
میں تاخیر ہو اور اعراض لچھے ہوں اور قوت ثابت ہو پس امید بجراں کی رکھنی چاہیے احکام علامات کے بر سبیل اطلاق
بر ایک نفیج پودفہ کون خواہ مس بین واقع ہو ردی نہیں ہوتا بلکہ بیشتر دلیل نیکی اور غیرت پر ہوتا ہے اور بجراں سو مند پر بھی لا
کرتا ہے بلکہ اعتبار حال بد نکال بعد نفیج کے ضرور کرنا چاہیے۔ اور جسقدر علامات قبول کے مستحضر چہرے پر خواہ اطراف بدن پر
واقع ہوں بھت بیداری اور قہر اور ریاضت اور اسہال کی وہ سب سلیم ہیں اور حال مرض کا لیبب ان علامات کو نظر
درستی اور خوبی کے عود کر گیا اور وہ خواہ تین دن میں اور اگر یہی علامات بھت احتراق اور سقوط قوت کے ہوں نہایت دبی
ہیں ذکر علامات جیدہ کا علامات جیدہ ہیں کہ مرض احتمال مرض کا بخوبی کر سکے اور قوت ثابت رہے اور سمجھ درست ہو
اگر اعراض مرض کے شدید ہوں اور نبض قوی ہو اور شدید اور منظم ہو اور علامات نفیج کے ظاہر ہوں اور بجراں ہر وقت لائق
ایسا واقع ہو کہ اوس سے مطلب براری ہو سکے اور علامات بجراں کے جید ہوں اور استفراغ بجراں کی خفت مرض میں حاصل ہو
اور نبض ہر وقت دستی پر آتی جاو پھر بری ہو بعد استفراغ کے عارضین ہو علامات جیدہ سے ہے اسلئے کہ قشعرہ کو

استفراغ کے دلالت اس پر ہوتی ہے کہ سنوٹ او کی دفع ہوئی اور بعد دفع ہونے مادہ کے برزت کا محسوس ہونا ضرور ہے اور افضل اس پر یہ ہے کہ استفراغ خلط موذی کا باستانی ہوا اور ہر پامردی طبیعت کو واقع ہونے پر جو کثرت مادہ کے استفراغ بلا دفع طبیعت کو واقع ہو۔ واضح ہو کہ باقی رہنا قوت کا ہمراہ علامات ردی کے امیدوار صحت مریض پر کرتا ہے اس طرح ثبات عقل اور درستی نفس کی اور باستانی تحمل ہونا اور احوال خوف دہندہ کا جو عجیب و غریب ہیں اور بعد نیند کے خفت کا پیدا ہونا۔ منجملہ علامات جیدہ کو اشتہای طعام باعبدال ہوئی اور غذا کو بخوبی قبول کرنا اور غذا سے منفعت پانا اور اختیار خود مریض کا بھوکھا رہنا اور چاق اور تیز ہوش ہونا اور بحالت طبعی فرش خواب پر لیٹنا اور نیند کا مظاہرہ افضلا طبعی کے واقع ہونا اور تمام اعضا میں گرمی برابر اور بحالت اوسط ہونی۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ علامت جیدہ باوجود قوی کے عافیت عاجل لینے جلد آنے والے پر دلیل ہے اور اگر تو زمین ضعف ہوا و سوقت علامت جیدہ اس پر دلیل ہے کہ عافیت دیرین ہوگی احکام علامت ردیہ کی جو علامات نہایت ردی ہیں موت کی خبر دیتے ہیں۔ پھر ایسے علامات گستاہ اگر قوت قوی ہو مرض طولانی ہو کر ہلاک کرتا ہے اور اگر باوجود علامات مملکہ کی قوت میں بھی ضعف ہو فوراً موت واقع ہوگی۔ اکثر علامات مملکہ کو ایام ردی میں ظاہر ہونے کے بعد بحران جیدہ واقع ہوتا ہے اور انتقال مادہ کا کسی عضو کی طرف ہوتا ہے اس وقت سلامتی مریض کی ہوتی ہے۔ علامات جیدہ اگر بوقت منتہی کے واقع ہوں اور بوقت اور احتیاد کرنا ضرور ہے اور جو علامات اپنی فرقت پہلے ظاہر ہوں اور بوقت ہلاکت کرنا چاہیے مگر حکم ہلاکت اسی وقت کرنا لازم ہے کہ سقوط قوت ظاہر ہو اور نہ اسقوط قوت علامت ردی ہے چہ جاکہ اس کے ہمراہ اور علامات بھی دلالت رداوت پر کریں۔ بعد ازاں ضرور ہو کہ امراض حادہ میں جو ایسے ہیں کہ ان کا سبب ایک عضو معین ہو مثل سینہ کو ذات امین اسی عضو معین کی رعایت کریں لینے لحاظ رکھیں کہ وہ عضو کیسا ہے اور اس کا کیا حال ہو کہ اس کے حال کی دلالت اس مرض زیادہ ہے ہو نسبت دوسرے عضو کے پس نفع اور نفعی نفث کی ذات الخشب میں نسبت نفع بول کے زیادہ سلامت پر دلیل ہوتی ہے طبیعت متفرق اور ذی ہوش ہو کہ جب بیمار کو چہرہ اور آنکھ کی صورت دگرگون کیجئے ردی اور غیر طبعی ہو اکثر فرضی نسبت پہلے شناخت کر کہ یہ صورت اس شخص خاص کی نسبت بھی غیر طبعی ہے یا نہیں اور اگر ہو پھر بھی خبر حکم اس کی ہلاکت پر نگرہ کرنا ایکنہ نفل گردی ہو جاوے جب حکم خرمی فوراً نکرنا چاہیے۔ اور یہ بھی شناخت کرنا طیب پر واجب ہو کہ یہ علامات بد بودہ خاص مزین کے پیدا ہونے ہیں یا کسی اور سبب خارجی سے مثلاً اکثر زبان کا رنگ برا اور خشونت زائد کسی شے کے کھانے سے پیدا ہو وہ نفل اس شے کو کول کا ہو نہ کہ مرض کا فعل ہے پس حکم ہلاکت کا مجرور ہو ایسی علامت ردی کے نہ کرنا چاہیے ذکر علامات ردیہ کا علامات ردی میں بھی بحسب ایک ایک فعل اور ایک ایک عضو کو اختلاف ہوتا ہے لہذا مناسب ہو کہ ہم اس کو تفصیل ذکر کریں ذرا وں علامات ردیہ کا جو ظاہر جلد اور رنگ سے متعلق ہیں خبوت سوز زخم آدمی کا مثل سحر مردہ کے ہونے پر جو بیداری اور بھوکہ کے اور نہ کسی استفراغ کے وجہ سے پس یہ علامت ہے۔ چہرہ جو شہابہ چہرہ بہت کرا اور مخالف چہرہ صبح آدمیوں کے ہے وہی ہے کہ آنکھیں شہید جاتیں اور ناکا زنی ہو جائے اور کشتی میں کرنا پڑ جاوے اور سمٹ جاتیں اور کان ٹھڈے ہو جاتیں اور کانوں کی دوسمٹ کر لیٹ جاوے اور چہرہ کی حلقہ جاوے اور رنگ چہرہ کا تیرہ خواہ سیاہ یا زرد ہو اور چہرہ غبار آلودہ سا ہو جائے خصوصاً اگر اس کا غبار آلودہ ہونا مثل دہنی ہوتی روئی کے ہو کہ یہ سب علامات وقوع موت کے بحالت ہیں۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جو شخص کم بیمار ہوتا ہے اس کی بیماری خطرہ عظیم پر دلالت کرتی ہے اور اگر کسی بیمار مذکورہ ہو کہ کسی اور سبب کو علاوہ مرض کے ہوں تو وہ بیمار بہت جلد مالت طبعی پر عود کرتا ہے تا ایکنہ اکثر ایک شبانہ روز میں صبح ہو جاتا

اور جسکے بدن میں یہ علامات دی بوجہ مرض کے ہوتی ہیں۔ علامتیں یہ ہیں کہ باسانی عورتیں کمر سے ملاوہ بران قلموں
 لینے جسکے علامات دی بوجہ مرض کے ہوتی ہیں۔ علامتیں یہ ہیں کہ باسانی عورتیں کمر سے ملاوہ بران قلموں
 خواہ بسبب دل خیزوں کے جو ہمراہ بھوک وغیرہ دیگر علامات کے ساتھ ہوتی ہیں۔ ان قسم کے نشہ وغیرہ جو بیداری سے پیدا ہوتے
 ہیں وہ بھی اچھے نہیں مگر یہ نسبت اسکے کہ نفس و رش سے یہ علامات پیدا ہوں وہ مختص لینے نسبت اول کا ملاکت سے زیادہ سالم ہے اگر ایسے
 علامات امراض حادہ میں نمودار ہوں بہت روی ہیں اور اس پر دلیل ہونے کہ مرض طبیعت پر غلبہ ہو کہ غالب ہو چاہتا ہے پھر بھی
 امراض حادہ میں نمودار ان علامات کو نفس مرض کے اچھا ہے اور امید سلاست کی زیادہ ہے نسبت اسکو کہ منتہی میں خود مرض کیوجہ
 سے بلا معاونت سہرا و رجوع اور استفراغ وغیرہ کی یہ علامات پیدا ہوں۔ اسباب ضروریہ شناخت اخراط اور لاغری اور تغیر لون کی اس طرح
 سے کہ بوجہ فساد مرض کے یا بوجہ بیداری اور استفراغ کے کہ اگر سبب مرض کو نہوا و سوقت زیادہ خون نہیں ہوتا اسید طبع انکھ کی علامات
 اگر بوجہ مرض کے نہوں انکھ کا بیٹھ جانا اگر بوجہ بیداری کے ہو لیکن بوجھل ہونگی اور میلان خاطر لطیف سبات اور پتلی کے رہیگا اور نبض
 میں تواتر شد پیدا ہوگا اور قبل ازین بیداری ایذا دہندہ ہوگی اور اگر سبب سہال کے ہونے پہلے سہالی واقع ہوا ہوگا اور پھر
 اسکے علامات نمودار ہونگے اور بوجہ بھوک کی یہ علامات عارض ہوں رفتہ رفتہ پیدا ہونگے وختہ نہونگے۔ مرض کی وجہ سے ان علامت
 کے وجود پر پتہ کیا یہ بات دلالت کو کی کہ یہ امور جو ابھی مذکور ہوئے مثل بھوک و سہر وغیرہ کی مفقود ہوں اور تیری تپ کی شدید ہوگی
 اور بہت بہت سی چیزیں مثل شرار و کومسوس ہوں جسوقت بدن مس کیا جائے۔ رنگ کا دھتہ زرد ہو جائے یا تری علامت ہے اور سیا
 ہو جانا یکایک بھی علامت بد سے۔ بہت زیادہ سیاہ ہو جانا نہایت بد ہے کہ اکثر موت طبیعت کو بعد نوبت سیاہ رنگ ہو جائے
 ہوتی ہے اور تیرہ ہو جانا قریب سیاہ ہو جانے کے ہے۔ اور زرد ہو جانا اچھا تو نہیں ہے مگر نسبت سیاہی اور تیرگی کے اسلم ہے پہلے
 کہ کبھی بھت حرارت کو بھی رنگت زرد ہو جاتی ہے جیسے برقان میں اور ہمیشہ زرد رنگ ہو نیکا سبب برووت نہیں ہوتی۔ اور بیشتر
 بھت بیداری یا بھوک یا درد کے بھی رنگے رو ہو جاتا ہے اور میں امید سلاست زیادہ ہوتی ہے۔ اگر پیشانی باناک میں شکن بارید
 ہو کہ پہلے نہ تھی علامت بد ہے علامات روی جو باعتبار درد و سہر کے ماخوذ ہیں اگر دوسرے ہمیشہ ہے اور تیرگی
 ضعیف ہو اور مرض میں تیری ہو اور علامات روی بھی اسکے ساتھ پائے جاتیں وہ مرض قتال ہے اگر قتال نکرے تو ساتوین دن
 رعا ف واقع ہوگا اور بعد ساتوین دن کے ناک اور کان سے ایک طوط جاری ہوگی پھر اگر درد سر بیوین دن تک ہو اور ساتوین
 دن رعا ف واقع نہوا اس مرض کا نزال رعا ف سے کہتے ہوتے ہیں یا مدہ نشیخہ کا لون سے جاری ہوگا یا خارج واقع ہوگا خصوصاً قائم
 کے پیچھے۔ اکثر جس شخص کو ابتدای مرض سے در دوسرے عارض ہو چھ یا پانچوین دن اور سکو بہت اذیت ہوتی اور ساتوین دن ذکر
 زائل ہو جاتا ہے۔ بیشتر ابتداء در دوسرے کی تیسرے دن ہوتی ہے اور پانچوین دن سے سویت ہوتی ہے اور نوین دن زائل ہو جاتا
 یا گیارہوین دن۔ اطباء کہتے ہیں کہ اگر چہ قیاس منقضی اس بات کا ہے کہ دوسرے دسویں دن زائل ہو ایسے کہ دسواں دن نسبت
 تیسرے دن کے ساتواں ہے لیکن چونکہ ساتواں دن یوم بحران نہیں ہے بلکہ اٹھواں دن یوم بحران ہے ایسے گیارہوین دن
 یہ در دوسرے زائل ہوگا اسوا سے کہ گیارہوین دن یا نسبت تیسرے دن کے اٹھواں دن ہے یہ قول طبیبوں کا میرے نزدیک
 صحیح نہیں ہے ایسے کہ حساب بحران کا اس فاعدہ پر نہیں ہونا لینے ارجح کا ابام بحران ہونا ضرور نہیں ہے۔ اگر دوسرے پانچوین دن

شروع ہو جو دھوپ دن زائل ہوگا بشرطیکہ مریض مطہر ہو اور طبیب معالجہ میں خطانہ کرے۔ اکثر یہ دوسری غیب میں عارض ہوتا ہے۔
 علامات ردیہ جو حواس مریض سے متعلق ہیں مریض کا آنکھوں سے نہ دیکھنا یعنی بصارت زائل ہو جانی اور کانوں سے نہ سنانا علامت ردی ہے آواز کے نہ سنانا۔ ستر کرنا اور شیخ رنگ کر دیکھنے سے بھاگنا علامت ردی ہے کہ دلالت کرتی ہے روح انسانی کے ضعف پر علامات ردیہ جو آنکھ میں پاتے جاتین دنوں آنکھوں کا پیچھا جانا اور سمٹ جانا بدن اسہال اور بیداری اور بھوک کی علامت اچھی نہیں ہے اور ترہ ہونا سپیدی چشم کا اور سرخ ہو جانا اور سکا مائل بہ فریبت کے یعنی ارغوانی سے منفی ہو جانا یا آسمانی رنگ بعد سرخی کے آنکھ میں پیدا ہو جانا یہ بھی علامت بری ہے۔ ایک آنکھ کا چھوٹا ہو جانا امراض عادیہ اور سرسام وغیرہ میں نہایت برابری مریض کی آنکھ سے کہ نظر نہ آنا علامت ہلاکت کی ہے۔ التواء چشم یعنی پیچیدگی اور غول لینے دھڑلہ امراض عادیہ میں علامت دی ہے۔ اگر یہ حول بوجہ شہج خاص کے جو فصل چشم میں واقع ہو اسوہ و مخرج میں کچھ آفت نہ ہو مگر پیدایا ہو اسکی پہچان یہ ہے کہ اختلاط عقل وغیرہ آفات داعی اسکے ساتھ نہیں ہوتے وہ علامات ردی جو باعتبار بصارت خواہ دیکھنے والی یا چھتی چیزوں کے معتبر ہیں انکی تفصیل یہ ہے یہاں تک کہ چلتے ہوئے دیکھنے اکثر تے بردالت کرتے ہیں اور سرخ ریزی بزر آنکھوں کے سامنے نظر آنے رعات پر اکثر دلیل ہوتی ہیں اور اس پر بھی دلالت کرتے ہیں کہ خون کا میلان جانب فوقانی ہو ہے اور بعد اسکے دلائل خاص تے اور رعات کے جو اوپر مذکور ہو چکے انکی رعایت کی جانی ہے۔ آنکھوں سے آنسو بلا قصد جاری ہونا علامت ردی ہے خصوصاً اگر ایک آنکھ سے آنسو جاری نہ لیکن اگر اسکے ساتھ علامت بحران رعاتی کی ہو تو اتنی زبون حالی نہ ہوگی اور سوا آنسوؤں کے اور علامات رعات کو بھی بشرط سالم ہونے اور علامات کی دلیل رعات پر ہوتی ہیں۔ آنسو ٹوٹنے کی اور پانی بھی لحاظ رکھنا چاہیے اور اسکا بھی خیال رہے کہ آنسو رقیق نکلتے ہیں یا غلیظ اور گرم ہوتے ہیں یا سرد اور بارادہ نکلتے ہیں یا بدن ارادہ کے۔ روشنی سے مریض کو نفرت پیدا ہونی علامت ردی ہے اگر تاریکی کو زیادہ دوست رکھو پس مرض ضرور مہلک ہوگا مگر اینک کسی درد کی شدت کی وجہ سے تاریکی پسند کرے اور اگر درد نہ ہو مریض کو اندھیرے میں بیٹھنے کی رغبت بوجہ سقوط قوت روح انسانی کی ہوتی ہے۔ نگاہ کا ٹھہر جانا بدن اسکے کہ کسی شے کی طرف دیکھتا ہو خواہ کسی طرف آنکھیں پھیر کر ٹھہرائی ہوں ردی ہے اور اسی آنکھوں کا ٹھہرنا کہتے ہیں۔ زیادہ چرک آنکھوں میں جمع ہونا اس طرح کہ پوچھتا جائے اور پھر نکلتا چلا آئے بہت ہی زبون ہے اور خشک کچھ آنکھوں پر بار ہونا ردی ہے ایسا چرک آنکھ میں بوجہ محروقت غریبی کی انضاج اور پختہ کرنے یا مادہ سے پیدا ہوتا ہے اور اسی بہت بروقت کثرت کو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آنکھ کے اندر کوئی چیز بزر گھسی جاتی ہے اور چھتی ہے اور اسکا قصد آنکھ سے باہر نکلتے کا ہے یہ امر ممکن نہیں ہے اگر تجویز کیا جائے کہ یہ چرک بوجہ کثرت رطوبت کے جو آنکھ کی طرف آتی ہے پیدا ہوتا ہے بوجہ اسکے کہ طبیعت اس میں رطوبت کو انضاج اور پختہ کرنے سے عاجز ہے اسلئے کہ آنکھ بروقت پیدا ہونے اس چرک کو خشک اور اندھیری ہوتی ہو اور علامت عیس کی آنکھ میں غالب ہوتی ہیں اسی وجہ سے یہ چرک بھی خشک ہو جاتا ہے۔ منجملہ ایسے علامات کو جو مناسبات ردیہ کو ہیں ایک بھی علامت ہو کہ حدتہ چشم پر بروقت کھلی ہونے آنکھ کے ایک چیز مثل کرمی کے جالہ کے پڑے اور آنکھوں کو کوئے میں جا کر یہ جالہ چرک خواہ کچھ ہو جائے اور اس طرح بار بار جالہ پڑا کرے اور کنا رے پر پیوستے کے جا جا کر چرک ہو جایا کرے اسکو دلالت قریب موت پر ہے۔ آنکھ کا سرخ شدید ہو جانا اور سرخ باقی رہنا تب کی حدت میں علامت ردی ہو اور دلالت کرتا ہے کہ بے

مین ورم گرم یا فم معدہ میں واقع ہے اور سرخی چشم کا انتقال طاووس سی خواہ آسمانی رنگ کی طرف نہایت روی ہے۔ آنکھ کے ڈھیلے یا ہرنگل آنے خواہ آنکھ کا بڑا بوجھانا اور تباریق کا سامنے زیادہ پیدا ہونا دلیل بد ہے اور اکثر تباریق لینے چکتے ہوئے ہنگے بوجھ اکثر سواد حارہ کے خواہ اطراف دماغ کے متورم ہونے سے پیدا ہوتے ہیں۔ بلکونکا سوتے وقت کھلے رہنا بدون عادت کے علامت ردی اور زہون ہے۔ بلکونکا خشک ہونا علامت ردی ہے۔ اور حالت بیدار میں آنکھ کھلی ہو اور اس کے قریب اونگلی لیجا تین اور بلاتین مگر مریض کو خبر نہ ہو اور آنکھ نہ جھپکے دلیل ہلاکت کی ہے اور قاتل ہے۔ آنکھ کا زیادہ پھیل جانا ہمراہ دنیاں اور ضعف کے قاتل ہے۔ بعض طبائے کہا ہے جس شخص کی دونوں آنکھ کے نیچے پچھنی مسور برابر سپید رنگ مڑو دسویں دن پچھنی پڑنے کے مرنے کا اور شیرینی کی خواہش اس سے زیادہ ہوتی ہے وہ علامات جو ناک سے ماخوذ ہیں ناک کا پھیرہ ہونا اور اس کے زخم پڑ جانا علامت ردی ہے۔ ناک کا بیٹھ جانا بھی ردی ہے ناک خواہ نھون میں لگا کر کوئی چیز سوگھنا اور بدون ناک سوگھنا سوگھنے سے اور قادر سوگھنے پر نہ ہو یہ بھی علامات زہون ہے خود بخود ناک میں بوی مشک یا گلی اور کھن خواہ سوہنہ می مٹی کی آبی علامت بد ہے زرد پانی حمیات حادہ میں ناک سے ٹپکنا علامت قرب موت کی ہے۔ عطسہ آبد خیزون سے شل چھلکنی وغیرہ کے چھینک آنی دلیل موت اور بطلان جس شامہ کی ہے۔ ناک کو زخمی ہو کر خواہ شدت خستہ ہونے سے رفاق کا پیدا ہونا بھی علامت زہون ہے۔ ناک کا کھجلا نا اور بار بار اونگلی ناک میں ڈالنی خواہ رکھنی جیسے اسکا میل وغیرہ صاف کرتا ہے حالانکہ اندر بڑی وغیرہ پڑتی بلکہ صاف ہو علامت بد ہے ناک سے پانی برآمد ہونا علامت ردی ہے علامات جو احوال کان سے ماخوذ ہیں کان کی خوشک ہو جانی اور اسکا منقلب ہو جانا اور صدف گوش کا سمٹ جانا لینے اونچی گلز خواہ بارہ سمٹ جای علامت ردی ہے۔ کان کا میل جب کڑوا نہ ہے اور ٹھیکھا ہو جائے جالینوس کے نزدیک علامت ردی ہے اور قدار اطباء جو پہلے جالینوس کے زمانہ سے بھی اور کے نزدیک مہلک ہے۔ کسی قسم کا الم کان میں ہمراہ می حادہ کے پیدا ہونا خطرناک ہے اور قاتل ہے لیکن اگر بعد اس الم کے رطوبت کان سے جاری ہو اور الم مین سکون ہو جائے اور وقت ہلاکت سے امان ہوتی ہے اور یہ حکم اخیر واسطے نشان کے ہے اور جو ان آدمی بعد حدوث الم کے قبل جریان رطوبت اور پیچ کے مر جاتے ہیں علامات جو دانتوں کے اعتبار سے ماخوذ ہیں دانت بردانت یحنا حمیات حادہ میں یا خالی ہونہ دانت پھینا جیسے کہہ کھار ہا ہے علامت ردی ہے بعض طبائے کہا ہے جس شخص کو دانتوں پر رطوبت لہج بکثرت جم جائے اور وہ مبتلا می تب ہو اس سے دلالت ہوتی ہے کہ اس کی تب میں شدت ہوگی اس لیے کہ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حرارت شدید ہے اور مادہ لہج جو دیرین شعل ہوگا پیدا ہوا ہے۔ ہر وقت دانتوں کی صفائی پر بیمار کا متوجہ ہونا بشرطیکہ اس کے عادات ہمیشہ اسطور پر جاری نہ ہو علامت اچھی نہیں ہے۔ دانت پھینا اور دانت بردانت پھیرنا کہ آواز پیدا ہو بدون عادت سابق کے علامت بد ہے کہ بیشتر مندر جنہون ہے اور اگر جنہون پیدا ہونے کے بعد یہ کیفیت طاری ہو دلیل ہلاکت مریض پر ہے ہاں اگر کوئی شخص بوجھ ضعف عضل ناک لینو چڑکے ٹھوسے سے سبب انت چھپا کر سے اور اس کی عادت بھی ہو اس کی نسبت یہ حکم نہیں ہے۔ دانت کا رنگ سبہ ہو جانا علامت بد ہے خصوصاً وہ دانت جنگو شیا کہتے ہیں علامات جو زبان اور موندہ وغیرہ سے ماخوذ ہیں زبان کا سیاہ ہو جانا امراض حادہ زہون حالی کی نشانی ہے۔ موندہ کا خشک ہو جانا اور لعاب میں سوکھ جانا علامت چید نہیں اگر ابتدا میں موندہ خشک

اور مٹی میں خشونت پیدا ہو لہذا اسکے سیاہ ہو جائے تو قاتل ہے خصوصاً چودہویں روز۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ بہت بری بو آتی
 موندہ سے امراض حادہ میں دلیل ہلاکت کی ہے اسلیے کہ وہ دلالت کرتی ہے فساد کل اخلاط پر۔ اور پنا ہونا ایک ہونٹہ کا دوسرے پر شتر لیکھ غلطی
 نہ ہو علامت ردی ہے پچھیدہ ہونا ہونٹہ کا حیات حادہ میں زبولوں سے دونوں ہونٹھ کا پھٹ جانا حیات حادہ میں افراط التہاب کے دلالت
 کرتا ہے اور سمٹ جانا اور دونوں کا سرد ہو جانا علامت غیر حید ہے۔ بعض اطباء نے کہا ہے کہ جسوقت زبان برہمی حادہ میں چھالامثل سیاہ چو
 اوٹھ آئے خواہ مثل وانہ رینڈی کے پس موت قریب ہو اور اسوقت خواہش تیر چوٹکی غورش کی زیادہ ہوتی ہے۔ خشونت اور میں زبان
 دلیل برسام کی ہے مگر زبان کی خشونت میں بخوبی مائل کرنا لازم ہے شاید اسکا سبب استعمال کسی شے صانع کا ہو۔ یہ بھی جاننا
 ضرور ہے کہ زبان کا خلا غالب ہو حال میں نگین ہونا کہ لازم نہیں ہے جب تک جوہر اس خلا کا خواہ اسکا جزیرہ باری بعض اعضا
 مشار کہ سے چڑھنے والا ہو علامات جو حالات حلق اور مری اور قصبہ سے ماخوذ ہیں اختناق لینے بند ہو جانا نفوذ ہوا
 ریت تک فتح غیر روز بجران کے ردی ہے اختناق بدون برآمد ہونے کف کو خفیف ہو اسلیے کہ ازباد لینے کف برآمد ہونا اسوقت بہت ہے کہ
 قلب میں زیادہ گرمی اور سختت اسقدر ہو چو کہ افعال ریدہ کے محطل ہوں اور نیز افعال حجاب کو تباہ ہو جائیں اور سانس کا پھیرنا بستوا و
 انظام ممکن نہوا و ریدہ ازباد و بر وقت نہونے ورم کے حلق میں بدون وقوع کسی امر عظیم کے نہیں ہوتا اور کبھی اختناق بکثرت بلکہ اکثر اوقات سبب
 مانع کے ہوتا ہے۔ بالجمہ اگر جمی قوی میں خواتین شدید پیدا ہوں پس موت قریب ہو چکی ہے اسلیے کہ قلب بوجہ شدت حرارت کو ہوا
 بارد کا زیادہ محتاج ہوتا ہے اور اختناق او سکی جائیگی راہ بند کر دیتا ہے پس لہذا تہاب قلب کا بڑھ جانا ہے اور سورہ فرج قلب کا بافراط ہونا
 باین و متحمل حیات کا نہیں ہوتا۔ اسبطح گردنیں خم ہونا کہ او سکی وجہ سے بلع لینے لقمہ اوتارنا ممکن نہوا خواہ بوجہ زوال فقرات گردن کے
 پیدا ہوا بوجہ شدت پس کے بہر حال اس سے زیادہ آفت اور شرمجی میں اور نہیں۔ اسبطح اور ترقیہ کا بشواری دلیل زبولوں حالی کی ہے
 اسبطح اچھو آئے کہ پانی ناک کی طرف چڑھ کر نکلے اور بہ وقت تھوک کا پھندا پڑ جائے کہ یہ بھی دلیل ردی ہے اور بہرہ علامت
 جو معدہ اور فم معدہ سے ماخوذ ہیں پکی امراض حادہ میں ردی ہے خصوصاً بعد اسہال کے بچکی سے بہت خوف ہوتا ہے
 اسبطح معدہ میں التہاب پیدا ہونا اور خفقان معدا کا وجود حرارت جمی کے ردی ہے علامات جو اعضا و تنفس سے ماخوذ ہیں
 ٹھنڈی سانس امراض حادہ میں ردی ہے کہ اسکو دلالت موت پر حرارت غریزی کے ہے اسبطح مختلف سانس بھی ردی ہے۔ اور جو سانس
 مشابہ ردی والے کی سانس کے ہو کہ رک جاو اور استساق ہو اگر سے وہ بھی ردی ہے۔ اسبطح سو تنفس جو بوجہ اختلاط عقل کے پیدا
 ہو ردی ہے گروہ سو تنفس جو بوجہ اور ام کے اطراف صدر میں پیدا ہو سب سے زیادہ ردی ہے۔ جو لوگ کہ ادنی موت کا وقت حاضر ہوتا
 اسوقت اونکا پیٹ پھول جاتا ہے اور سانس وکی پیچم چلی جاتی ہے اور سرد اور دراز ہو جاتی ہے علامات جو رنگی صورت اور
 رنگ سے ماخوذ ہیں۔ بقراط نے کہا ہے جسوقت چھوٹی رگین نزدیک پیشانی اور بالک۔ اور چیر گردن کی کھڑی ہو جائیں یہ علامت
 ردی ہے۔ جو رگین ظاہر جسم میں نظر آتی ہیں اونکا رنگ طاووسی اور اخوانی مائل خفشی ہو جانا خواہ جو مقدار رگ کی پہلے سے نمودار
 نہ تھی اور اب اسی رنگ پر ظاہر ہو جائے نہایت ردی ہے علامات ردیہ جو استرخا و بدن اور بری طرح لیٹنے کی
 ماخوذ ہیں بدن کا ڈھیلا ہونا اور بد اسلوبی لیٹنے میں پیدا ہونی اور ضعف کبھی سبب کثرت اخلاط غلیظہ کے ہوتے ہیں جو
 بین جمع ہوں اور کبھی بوجہ خشکی تمام بدن کی اور شدت اخلاط میں کمی پیدا ہونے سے اور کبھی بوجہ افراط ضعف قوت کے جو عضلات

میں عارض ہوتی ہے اور ضعف قوت اور رطوبت احشائے جہ سے جو یہ امور پیدا ہوں انکا فرقہ بدن کی غلاظت اور سخافت سے نہیں ہو سکتا جیسے بعض لوگوں کو گمان ہو ہے اسلئے کہ بدن اکثر فریاد سمیٹ نہیں ہوتا ہے بلکہ لاغرا و ضعف ہوتا ہے اور انشاء اخلاط سے ملو اور ہوتے ہیں اور اکثر ضعف قوت میں ہوتا ہے غفل کے اور بدن فریاد سمیٹتا ہے بلکہ علامت تمام و کمال اپنی واضع اور مقامات مناسب میں مذکور ہو چکی علامت رد یہ جو صورت لیٹنے سے ماحوزہ میں اپنا فرش خواب پر غلامت صورت عادت کو ملکہ عادت کی وضع اور غلامت عادت میں آمیزش کر کے علامت ردی ہو خصوصاً اگر بے فرش سے قدر سے قدر سے نیچے اور ترسے اور جب سے اچھی طرح لٹائے خواہ عمدہ طور سے بٹھائے پیچھے کے بھل لپٹ جائے اور اطراف کر کے لیٹے کو پسند کرے اور اطراف کو غیر طبعی اور نامناسب وضع سے گرا دی اگر درکار ظاہری زیادہ ہو اور نسبت کرب عظیم کے جو اذیت معروضہ خواہ بکیر خواہ قلب کو پہنچا تا ہو یہ حالت اسکی ہو سکتا ہے بارہ بین ایک یا کمال بہت ضرور ہے کہ اکثر اشخاص فریاد اور بدن اور کھابھاری ہوتا ہے اور اسکی جسم میں اسفرغ بہت جلد پیدا ہوتا ہے اور بوقت صحت بھی اسکی بھی پسند ہوتا ہے کہ بروقت اسے لٹا رہے یعنی چت لیٹنے کی عادت اسکی ہمیشہ سے ہوتی ہے تو ایسے شخص کی چت لیٹنے کو علامت ردی سمجھنا چاہیے۔ خواہ اگر کوئی درد ایسا ہو کہ سوا چت لیٹنے کے کسی اور بھل آرام ملے اور کل نہ پڑے تو اس شخص کی بھی استقلال خوف عظیم نہیں ہے جو کوئی کی طرح کی نشست خواہ استقلال میں ماہرین ایسی اختیار کرے کہ وہ صورت اسکی عادت زمانہ صحت کو مخالفت نہایت ردی ہے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جو شخص استقلال لیٹنے کی خواہش حالت مرض میں کرتا ہے یا اسکی احشائے غلامت کی کثرت ہوتی ہے خواہ میں اور غلامت غلامت کی وجہ سے ضعف اسکی غلامت حرکت میں پیدا ہوتا ہے خواہ کسی اور وجہ سے غفل اسکی ضعیف ہوتے ہیں۔ اگر کوئی مریض قاعدہ سلفا خواہ چت اور پٹ لیٹنے پر نہ لگے اور زمین پر وقت بٹھو رہے ہو کی خواہش پسند ہوتی ہے جو ردی ہے اور اکثر یہ خواہش بوجہ حدوث ایسے اور آرام کے پیدا ہوتی ہے کہ لیٹنے کی حالت میں سانس لینا دشوار ہوتا ہے خواہ اور آفات اعضا و تنفس میں پیدا ہوتے ہیں جبکی تفصیل کتاب سوم میں بخوبی بیان ہو چکی ہے۔ آدمیوں کی صحبت اور ملاقات سے مریض کا تنفر ہونا اور دیوار کی طرف موڑنے پھرنے کے بیچنا علامت اچھی نہیں ہے۔ پیٹ کو بھل سوتا بدن عادت کو بھی علامت ردی ہے اسلئے کہ کیفیت یا وجہ اختلاط غفل کو پیدا ہوتی ہے یا پیٹ میں کوئی ایذا ہو یا ضلع رطب علامت محمود ہے اور اسکی معنی یہ ہیں کہ جو مریض مریض کے باسانی دوسرے ہو سکیں اور حرکت میں تکلیف نہ ہو علامت جو جلد سے ماحوزہ میں اگر جلد بدن کی ایسی خشک ہو جائے کہ بعد کھانے کے جبکہ گوشت سے جدا ہو پھر گوشت سے نہ ملے بلکہ اسی طرح الگ ہو علامت ردی ہے مگر جلد سے بجا کہ گرم بروقت تنفس اس کے برآمد ہو یعنی سانس تو ٹھنڈا ہی نکلتا اور جلد سے بخارات گرم برابر ہوں دلیل ہلاکت کی ہے اور یہ بات اسے ہوتی ہے کہ حرارت قلب کی باگہ فنا ہو نہ علامت ماحوزہ شکم اور نواچی شتر اسیت سے پیٹ پھولن امراض حادہ میں اور اس طرح پیٹ نہ بچنا باوجودیکہ دست آتے ہوں علامت موت کی ہے خصوصاً اگر باوجود ان علامات کو دانہ تیرہ رنگت ابد ہو فرسہ میں تھمد پیدا ہونا ایک جانک دوسری جانب کو بلند ہو جانا بھی ردی ہے۔ ہر ایک طہائے شق بدن کا بقدر غیر مناسب یعنی بقدر شل لپٹنے کی جانب کو اونچا ہونا چاہیے اور اس کو زیادہ اونچی ہو خواہ اس سے زیادہ نیچی ہو اسے علامت ردی ہے۔ اس طرح کہ جس میں ریشم کی نرمی اور سختی بھی خارج از حد نہ ہو اس کی جانب کو زبون ہے۔ مراق کا پھولنا اگر بھی نہ ہو اور باوجود پھولنے کے لاغری اور خشکی بھی پیدا ہو دلالت کرتا ہے کہ اندر اس پروردہ کے ورم میں کرم خاص جرم میں مراق کو ورم نہیں ہو بلکہ جو اعضا انہ اس پروردہ کے ہیں وہ متورم ہو گئے ہیں اسلئے کہ اگر خاص مراق

میں دم ہوتا تو یہ دہلا اور پٹلا ہوتا بلکہ پھولا ہوا ہوتا۔ تمدن تر اسیف کا اگر مع درد کے ہو پس مادہ بایل لطافت اسفل بدن ہے اور اگر مدد
 وجع تر اسیف میں تمدن پیدا ہو مادہ کا میلان بجانہ فیق ہوگا علامات جو باعتبار معتد کے ماحوذ ہیں مفید کا امراض حادہ
 میں خود بخود باہر نکل آنا دلیل ردی ہے علامات ردیہ جو قضیب و ریشہ کی جال ہی معلوم ہوتے ہیں خستہ ہیں
 نرم ہو جانا دلیل بد ہے اس طرح دم پیدا ہونا انہیں بشرطیکہ مرض حاد ہو۔ انہیں کا اور قضیب کا سمٹ جانا حرارت غریزی کی
 فنا اور موت پر دلیل ہے۔ اول مرض میں اختلام ہونا طول مرض پر دلالت کرتا ہے اور آخر مرض میں بہت اچھا ہے اگر جنت
 نہانے کی ہو علامات ردیہ جو بواسطہ رحم کے دریافت ہوتے ہیں رحم اور فرج عورت کا حمی حادہ میں باہر نکل آنا
 دلیل ردی ہے علامات جو اطراف سے بدن کو خود ہیں اطراف میں علامات ردیہ چند قسم کو ہوتے ہیں بعض علامات
 بنظر کیفیت اطراف کے جیسے اطراف کا گرم ہو جانا حرارت حمی حادہ سے باوجود یکہ اطراف سرد ہوں اور نہ بدستور ثابت رہی اور نہ اور
 علامت ردی ہے مگر امراض مزمنہ خواہ حمیات مزمنہ میں بڑا اطراف چند ان بدینہں حمیات حادہ میں سبب برد اطراف درم عظیم
 کا ہوتا ہے یا فرو ہو جانا حرارت غریزی کا خواہ غشی کا عنقریب طاری ہونا خواہ انحلال قوی پیدا ہونا۔ برد اطراف کی دلائل قوی
 ہلاکت مریض پر حجب ہوتی ہے کہ ادانل مرض میں برد اطراف پیدا ہو۔ اس طرح اگر زوال برد اطراف کی تدبیر محسن کیجا
 اور گرمی خود نکرے۔ یہ سبب اور دلیل ہیں کہ خون بدن کا ظاہر سے بھاگ کر باطن بدن کی طرف چلا گیا ہے بوجہ اسکے دم اندر
 جسم کے موجود ہے۔ تیرہ رنگ ہونا ساتھ ادراپا لون کی اوٹلیوں کا اور ناخن کا علامت ہلاکت کی ہے سرخ رنگ ہونا اطراف
 کا خواہ بنفشی رنگ فتنہ زیادہ ہلاکت پر نسبت تیرہ رنگ ہونے کے پر اگر بعد سرخ ہو جانے خواہ بنفشی ہو نیلے نقل ہی اطراف خواہ
 تمام جسم میں پایا جائے پس موت قریب ہی اور نزدیک آپہونچی ہے اس لیے کہ نقل دلالت کرتا ہے ضعف قوت نفسانی پر اور کموت
 ضعف حرارت غریزی پر اور سرخی اور بنفشی رنگ فساد اور طبعہ اخلاط پر دلالت کرتا ہے سیاہ رنگ ہونا بہ نسبت کموت کی اور پختہ
 سرخی کے بہتر ہے۔ اور یا انہما اگر چند اقسام علامات پیدا ہوں مریض کا ہلاکت سے بچ جانا کچھ بعید ہوگا اور جو اطراف حالت
 اصلی سے متغیر ہوئے ہیں پیش ازین نسبت کہ وہ سا قاطع ہو جائیں گے۔ احراق اطراف اور جلد کا مع برودت باطن کے دلیل موت
 بخلاف اقسام علامات ردی کے بطور وضع اور شکل اطراف کی لحاظ کیے جاتے ہیں جیسے تشنج اور خصوصاً اگر بعد اسماں کے تشنج ہو
 کہ وہ ضرور قتل کرتا ہے۔ کوازمیراہ ہڈیان کے اور شدت حمی کی دلیل موت سبب علامات جو سو۔ نے اور جا گئے
 سے ماحوذ ہیں دن کو نیندا آئی کو درات کو نہ آئی علامت جدید نہیں ہے۔ اور رات دن کی وقت نیند نہ آئے شب و روز
 کے سونے سے بہت بد ہے اس لیے کہ بخوابی کا سبب فساد داغ ہے کسی قسم کا فساد کیوں نہوں میں ہول روز ہونا اسلم ہے
 اور یہ سبب موثر بھی نواب حمیات میں بدین گرا ابتدا میں اکثر ہوتے ہیں اور مضر نہیں ہوتے۔ سبات کا واقع ہونا بشرطیکہ بغیر
 میں ضعف ہو ردی ہے اس لیے کہ یہ سبات بوجہ ضعف قوت کے پیدا ہوتا ہے نہ بوجہ رطوبت داغ کے اور خصوصاً اگر سبات
 کے ساتھ احتلال عقل ہو اور اکثر یہ سبات بوجہ عفونت خلط ابود کے ہوتا ہے۔ زیادہ نیند آئی اوس مرض میں جسکے پھر اختلاط عقل
 پیدا ہوتا ہے اور اوسکے ہمراہ برد اطراف بھی واقع ہوتا ہے ردی ہے جیسے جس نیند کے بعد غفت اور سکون مرض میں پیدا ہو جیسے
 علامات جو ہاتھوں کے کاموں دریافت ہوں کپڑے کے گریب چٹا خواہ پٹڑے جمع کرنا یا بروقت ایسے افعال کرنے

جیسے اپنے بدن خواہ کپڑوں سے کوئی شے چھتا ہے خواہ دیوار سے کچھ چھوڑا نام ہے علامت زبون ہے اور اس کا سبب معودہ بھارات
 ردی کا بطرف دماغ کے ہے کہ اس وجہ سے ناموجود شے نظر آتی ہے جب وہ بھارات بطرف آنکھ خواہ بطوبت بھیجی کی طرف اترتی ہیں
 علامات جو درد کے اعتبار سے دریافت ہوں وجع شدید احتشاکے حمیات مادہ میں علامت ردی ہے کہ دلالت
 اتراف شدید اور دم عظیم باخراج احتشاک کرتی ہے۔ اگر کسی عضو کا درد شدید خود بخود دفعہ ٹھہر جائے اور کسی طرح کا اثر درد کا باقی نہ رہے
 اور کوئی سبب ظاہر سکون درد کا نہ ہو یہ علامت بھی ردی ہے علامات جو زور زور بات کرنے اور سکوت سے
 ماخوذ ہیں صوت قوی بہت جید علامت ہے اور کلام مسلسل اور منظم بھی علامت جید ہے اور خلاف اس کا ردی ہے۔ سکوت جلدانی
 ہو اکثر دوسو اس پر دلالت کرتا ہے اور عضل نہ بان کی استرخا اور عضل خرابہ کے استرخا پر دلیل ہے اور شیخ خجروہ پر دلیل ہے خواہ
 اس پر دلیل ہے کہ تحلیل جو مبدی کلام ہے وہ جانا رہا ہے۔ مریض اگر عین جبران میں کلام کرے بہت اچھی علامت ہے۔ خلاصہ یہ ہے
 کہ مرد گویا کا چپ ہنا ابتداء رسات دسواس پر خواہ اور کوئی چیز جو اوپر مذکور ہوئے ہیں۔ اور کثرت کلام مرد کو گویا دلیل ابتداء
 بنیان اور اختلاط عقل پہنچتی ہے علامات جو حالات عقل سے دریافت ہوتے ہیں بنیان کہ ہوا اگر کثرت حرکت
 اور مریض دھمک اور ضریان خواہ نمنہ بین دھمک ہو بہتر ہے اور اگر بنیان میں سکون اور اطمینان ہو قابل ہوتا ہے علامات جو
 حرکات مریض سے ماخوذ ہیں کثرت اختلاط اور کثرت قلق علامت اچھی نہیں ہے اور زیادتی بخار پر دلالت کرتی ہے جو
 مریض کے سر کی طرف اٹھتا ہے۔ کونا اور پچاندنا بیماریا کا اور پھر بڑھ جانا ہر ساعت علامت بد ہے کہ بوجہ کرب اور اختلاط
 عقل و ضیق نفس و رزاق اور ذات الریہ کے پیدا ہوتا ہے مگر ذات الریہ میں اوجھلنا کونا اور بڑھنا نہایت ردی ہے اس لیے کہ
 اس مرض میں اکثر جب خناق اور ضیق نفس پیدا ہوا و سبقت یہ حرکات پیدا ہوتے ہیں اگر کچھ کمی اور اسباب بھی حادث
 ہوتے ہیں۔ اگر اعضا حرکت سو بخاری ہو کر تکلف متحرک ہوں اور توشب اور جلوس بھی اس نقل کے ہمراہ ہو یہ بھی ردی ہے
 ناخن کا رنگ تیرہ ہونا حضور موت پر دلیل ہے۔ اگر رخشہ جرائی نہ ہو علامت ردی ہے اور اگر لوبہ جبران جید کے ہو تو بہتر ہے
 یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اگر مریض کو خوف موت زیادہ ہو یا امرغالی از خطرہ نہیں ہے علامات ماخوذہ جمائی اور لگائی
 کے اعتبار سے جمائی اور لگائی کی پیدائش اس طرح ہوتی ہے کہ طبیعت اعضاء و عضلاتی کو واسطے دفع فضول کے حرکت دیتی ہے
 پھر وہ عضو جس میں یہ فضول جمع ہیں سخت ہوا اور مادہ فضول کا قلیل اور مجبب ہوا اس دفع کی چندان حاجت نہیں ہوتی اگر عضو مذکور خف
 نہ ہو بلکہ قوی ہو اور مادہ زیادہ ہوا و سبقت دفع فضول کی ضرورت ہوتی ہے پھر اگر بدن انتقال حرارت طرف بروقت کے علامت
 طبیعت کو حاجت دفع فضول پہنچتی ہے اور سبقت وقوع تشاوب غیر کاروی نہیں ہے کیونکہ اکثر دلالت بھی ہوتی ہے کہ طبیعت
 قادر تحلیل مواد پر نہیں ہے بدون معونت کیفیت کو جو کثرت مادہ منفع قوت کو اور یہ امر سهل ہے چندان دشوار نہیں ہے۔
 علامات باعتبار چیزوں کے جو مریض کو دکھلائی دیں اکثر غائب میں ہا یہ پٹی شیا و کہتا ہے جو اونٹ کے جبران سے
 مناسب ہوتی ہیں مثلاً جس کا جبران عرق سے پورے والا ہے وہ جواب میں بھی دیکھتا ہے کہ حمام میں داخل ہوا ہے خواہ مادہ
 دخول پر حمام کے ہے علامات ماخوذہ بخوک اور نیاس سے اشتہا کا بطرف ہونا امراض مزمنہ میں ردی ہے اور
 اور امراض مادہ میں بھی ردی ہے مگر اشتہا برا نہیں ہے امراض مزمنہ میں نہ اور حاصل یہ ہے کہ بطلان شہوت فساد اختلاط

دلالت کرنا ہے خواہ قوت نفسانی کی موت پر یا قوت طبعی کی موت پر اگر حیات محرومین پیاس باطل ہو جاوے دلیل بدبے خصوصاً اگر زبان سیاہ ہو جاوے اور پیاس باطل ہو ذکر اوان احکام کا جو بحرانی استدلال پر محمول ہیں برقان قبل از سالیج یعنی ساتوین روز پہلے پہلے براہے اور اسطرح قبل از نفع مادہ کے اگر برقان ہو یا اگر تیز رک اس فساد برقان کا اسہال سے ہو جاوے جیسا بعض اطباء نے گمان کیا ہے اور قیاس بھی تقضی اس قول کی صحت کا ہے لیکن کثرت مادہ کی دفع ہو جائیگی۔ اور مجلایہ حکم ہے کہ بحران قبل ساتوین روز چھوٹے نمودہ نہیں ہوتا اسوجہ سے برقان بھی ردی ہے اگر برقان بعد ساتوین روز کے ہو پھر بھی بحران جید نہیں ہے اسواسطے خود ایک مرض مستقل پر خطروے بشرطیکہ اس کے ہمراہ اور علامات سلامت حال مریض موجود نہ ہوں۔ اگر برقان بروز ہفتم خواہ نہم خواہ چار دہم ہمراہ علامات محمودہ کے واقع ہو اور کوئی آفت بطرف جگر خواہ صلابت اور دم نہ تو دودہ محمودہ ہے اور اکثر بحران نام اس طریقت سے واقع ہوتا ہے اور اس بحران کی عید کی خفت جو اعراض میں مرض کی پیدا ہوتی ہے دلالت کرتی ہے اور برائی پر بعد بحران کے خفت نہونی بلکہ اعراض میں زیادتی دلیل ہوتی ہے۔ منجملہ علامات رداوت برقان کی یہ ہے کہ صفراوی دست بکثرت آئین اور جوش صفرا میں پیدا اور سوختہ اخلاط براز میں برآمد ہوں اور ایسے وقت میں بیمار کے مرنے کا خوف زیادہ ہوتا ہے پھر اگر اسہال با فراط جس سے تقیہ کامل مادہ کا ہو جاوے خواہ پسینا ہے لہذا تمام جسم سے برآمد ہوا اور قوت بھی قوی باقی رہے البتہ خفت مرض میں بہت جلد ہو جاتی ہے علامات جو درمیان سے ماحوڈ میں جسوقت محمی حادہ کی وجہ سے اور ام معاین یعنی بن ران اور دم اطراف پیدا ہوا سمین دانت زیادہ ہے نسبت اسکے کہ پہلے درمیان ہو کر تپ بوج عفونت عارض ہوئی ہو اگرچہ براہ بھی ہے۔ جو اور ام پنج گوش میں پیدا ہوں اور خشکی اوٹکی فح اور ریم سے نمودہ بھی ردی ہوتے ہیں مگر یہ کہ بعد ظاہر ہونی درم کے کوئی اور استفراغ مادہ کو دفع کر دے اور اگر یہ امور ہوں اور نہ پختہ ہوا اور اسکے طور بعد استفراغ قوی پیدا نہ ہو پھر اور ام کی رداوت یقینی ہے اور فقط اور ام ہذا کی نفع سے بھی فرقیہ نہونا چاہیے جسوقت ایسے اور ام میلان خراج کی طرف معلوم ہوا اور تمام اخلاط میں نفع نہو کہ اسوقت فقط نفع دم کا دلیل خوبی پر نہیں ہو سکتا جیسے اکثر یہی صورت واقع ہوتی ہے اور گمان انحطاط مرض کا ہوتا ہے اور بعد ازان مریض کو ہلاکت عارض ہوتی ہے۔ جو پھنسی اور دم کہ نمودار ہو کر پھیپھیاں وہ بھی ردی ہے مگر پھر دوبارہ برآمد ہو کہ وہ علامت بہتر ہے اور قوت طبیعت پر دلالت کر گیا اور بیشتر چونکہ بعض لوگ اس بات کی فکر ہوتے ہیں کہ دم خواہ پھنسی اونکے برآمد ہو ہو کر پھیپھیاں ہوں اونکے واسطے کچھ ایسی خرابی اور ضرر تصور نہیں علامات جو پھوڑوں پھنسیوں وغیرہ سے ماحوڈ میں اگر خود سیاہ کی شکل کی پھنسی حیات حادہ میں برآمد ہوں بہت بد علامت ہے اور اگر کسی ثور پھر جاتین خواہ جوش اور ثوران اگر مادہ کا بوج کثرت کو ہو دوسرے روز مریض مر جائے گا۔ بدن کے زخموں کا رنگ لیل پسینہ خواہ سیاہی خواہ آسمانی خواہ زردی مائل ہونا براہے مگر زردی سب میں کمتر اور سبک تر ہے بعض اطباء نے کہا ہے کہ اگر مریض کے زانو کوئی شے مثل کوہ سیاہ کے برآمد ہوا اور اسکے گرد سرخی ہو بہت جلد مر جائے گا اور اگر بعد برآمد ہونے اس دانہ کے چاس روز تک نہ رہو گا اسکی موت کی علامت یہ ہے کہ عرق سرد بدن سے نکلے۔ یہ بھی کہتے ہیں کہ اگر دو اجین پر کسی ایک طرف گردن کی کوئی شے مثل تخم بید انجر کے نکلے اور اسکے ساتھ تمام بدن میں حصص امیں لینے سپید دانہ بوج غلبہ صفرا کے پڑ جائیں پس مریض کو خواہش گرم چیزوں کے کھانے کی پیدا ہوگی اور میوین روز مر جاتا ہے۔ زبان پر جو ثور مہلک پیدا ہوتے ہیں اونکا ذکر تفصیلی امراض خاصہ میں چکا ہے۔ یہ بھی کہا ہے کہ اگر تپ میں کسی قسم کی کیون، نوکل انگلیوں میں دونوں ہاتھ کے درم سیاہ مثل دانہ مٹر کے ظاہر ہوا اور اس درم

در و شدید پیدا ہو چوتھ روز مر جائے اور اگرانی سرور سبات بھی ایسے مریض کو عارض ہوتا ہے پھر باوجود ان امور کے اگر طبیعت نرم نہ ہو سام بھی پیدا ہوتا ہے اور کبھی اس درم میں مواد المعاین استقدر مستہ ہو جاتا ہے کہ شبیہ بعض حواریات کی ہوتا ہے علامات جولزہ لاحق ہو سے ماحو فہمین لرزہ جو کر اور بار بار کسی تب و ثریب میں آنے اور قوت ضعیف ہو مہلک ہو اور بجائ ثبات قوت بھی پیہم لرزہ کا نا بشرطیکہ بوجہ لڑائی کے ٹپ اٹل نہ ہو اچھا نہیں اور سب سے بدتر وہ لرزہ ہے جو باوجود نہایت قوت اور پیہم آنے کے اوسکے بعد استفراغ مفر واقع نہ ہو کہ بعد اوسکے تب میں سکون پیدا نہ ہو اور اگر استفراغ لڑائی میں باوجود ثبات قوت کو عارض نہ ہو یا قوت جو نکاح خلط متحرک ہے مگر غالب استقدر ہے کہ طبیعت اوسکی دفع سے عاجز ہے اور یہ علامت رومی ہے۔ اور جولزہ کا ایک ہی مرتبہ عارض ہونا یا اولی نسبت تو ان میں اور حکم ختمی نہیں ہو سکتا کہ بوجہ ضعف زائد کے عارض ہوتا ہے خواہ کسی اور وجہ سے سکم استفراغ کا جو استفراغ نافع اور نسیب ہے اسہال یا قی وغیرہ سے اوسکی علامت یہ ہو کہ بعد نفع ملو کہ واقع ہو اور جس خلط کا نکالنا مناسب ہو اوسکو نکالے اور سہولت واقع ہو اور اس کے بعد خفت پیدا ہو۔ خلط کے تمام و کمان اٹل جائے کہ بذریعہ استفراغ دوائی خواہ طبیعی یہ شناخت ہو کہ وہ خلط استفراغ سے دوسرے خلط نکلنے شروع ہو اور استفراغ رومی وہ ہو کہ استفراغ سے جرد اور خراطہ اور خون سیاہ یا خلط بدبو برآمد ہو خواہ محض خلط بدبو اور فضول کے دفع ہو اور یہی حکم ہے کا بھی ہے۔ اگر استفراغ شروع ہو کر کسی کرے واجب ہو کہ اوسکے اخراج کی اعانت بذریعہ تدبیر کیا جائے اگر افراط استفراغ میں ہو اور منہوز نفع اور نہیں ہو اسے فائدہ کا گمان نہیں ہو سکتا استفراغ ضعیف اور قلیل عرق سے ہو خواہ رعان وغیرہ سے دلالت کرتا ہے کہ طبیعت دفع مادہ کی طرف متحرک ہوئی مگر قادر دفع پر نہ ہو سکی پھر اگر اس کے ہمراہ علامات بدہون لبت موت پر کریں گے اور اگر علامات بدہون طول مرض پر دلالت ہوگی احکام لیسنے کے عرق کا برآمد ہونا اچھا بحران ہے اور افرات و اور مرض میں جو بطنی ہوں اور اور ام حارہ میں اور اور ام احشائیں بیان وجہ زیادتی عرق کا عرق کی افزائش یا سبب کثرت او رقت یا سبب قوت اشتداد و افادہ کہ استرخاء قوت ناسکے ہوتی اور سبب اسکو کہ مجاری عرق وسیع ہو جائیں کسی سبب اتساع پیدا ہونے کی وجہ ہو اور کمی عرق میں بوجہ حدوث اضداد ان امور کی ہوتی ہے۔ عرق کا یہ بھی دستور ہے کہ اگر پوچھا جائے تو اسے فرمائیے اور ہوتا ہو اور اگر کمال خود چھوڑ دیا جائے بند ہوتا ہے بیان اول اعضا کا جن میں عرق زیادہ برآمد ہوتا ہو اور جن میں کم جس عضو میں زیادہ مرض ہوتا ہے اسی میں عرق زیادہ نکلتا ہے اور جس عضو میں اوہ مرض نہیں ہوتا اوس میں عرق بھی کم برآمد ہوتا ہو اور اس طرح جس میں سبب ضعیف مسام پیدا ہوں اور جن میں بھی عرق کم نکلتا ہو اس طرح جہل پر مریض سوتا ہے اس جانب بھی عرق کم برآمد ہوتا ہو اور اس کے بوجہ اتصال زمین خواہ فرش کو اور ہر الفاظ اور نگی مسام پیدا ہوتی ہے اور مجاری اور ہر کی خشک ہوتے ہیں کہ رطوبت کی روانی اور ہر نہیں ہوتی ہے اور نہ اوس طرف سے پسینا نکلتا ہے۔ بیشتر پیچ کی طرف جو اعضا ہیں جیسے پیچ وغیرہ ان میں عرق زیادہ برآمد ہوتا ہو بہ نسبت اعضاء اگلی جانب کو جیسے سینہ اور جانب اعلیٰ لیغہ سر و گردن کو زیادہ نکلتا ہے بہ نسبت اسفل جسم کو خصوصاً سر میں زیادہ پسینا نکلتا ہے بیان اول وقتوں کا جن میں عرق زیادہ برآمد ہو یا کم نوم اور خواب میں بہ نسبت بیدار ہو کہ عرق زیادہ برآمد ہوتا ہو اسلیئے کہ صرف مادہ غریزی کا رطوبات بدنی میں بوقت نوم کے زیادہ ہوتا ہو اور یہ بھی وجہ ہے کہ ازیت نفع کی نوم میں سخت ہوتی ہے اور یہ امر متحرک مواد کا بطرف باطن کے ہے بھرا طے کہ اسے کہ عرق کثیر حالت نوم میں بدون وجود کسی ایسے سبب کو جو مستلزم براہ عرق کا ہو دلیل ہے کہ صاحب عرق کو غذا استقدر کھائی ہے کہ اوسکا تحمل بدن پر دشوار ہے اور

مقدار عمل سے زیادہ۔ پھر اگر غذا استفادہ نہ کھائی ہو اور عرق بروقت خواب کو برآمد ہو معلوم ہوگا کہ بدن اس شخص کا محتاج شفا فراغ کا ہو۔
 اور سبب سکا یہ ہے کہ عرق کثیر اور جو صحت قوت کو بدون اسکے کہ مادہ میں کثرت ہو اور وہ مادہ سرد اور دفع طبعی کے موافق نہ نکلتا
 اور یہ کثرت یا سبب قریب سے ہوتی ہے جیسے امتلا و قریب اہمہ یعنی بعد کھانے کسی چیز کے فوراً جو امتلا و سبب وقت پیدا ہو ایسی امتلا کو مجبوراً
 ریاضت دفع کر دیتی ہے اور وہ پسینا جو خود بخود محض لطف طبعیت برآمد ہو وہ بھی اس امتلا کو دفع کر دیتا ہے یا امتلا سبب بعد سے ہو
 فضول غذائی رت سو جمع ہوتے ہوئے موجب امتلا ہوئے ہوں اور اس امتلا میں جب تکلیف شفا فراغ جو بدن کو خوب پاک کر دے
 کیا جاسے کوئی اور تندرستی کافی نہیں ہوتی اور پسینا ایسی امتلا میں فقط رقیق اجزا فضول کو دفع کرتا ہے اور باوجود رت کو وہ اجزا لطیف
 اور طویل بھی جو تین اور چوتھے فاسد ہوتی ہے اور اخراج میں اس کے دشواری وہ بذریعہ عرق کے دفع نہیں ہوتی اور بعد از اچ
 عرق کے ایسی امتلا میں طبعیت زیر بار غلط فاسد کی ہو کر ضعیف ہو جاتی ہے۔ یہ بھی بابتنا ضرور ہے کہ سبب و حرارت وغیرہ میں
 ہوتی ہے تحلیل مواد کا مخفی ہونا ہے اسلئے کہ نوبت اجتماع مواد کی نہیں پہنچتی ہے اور تھوڑا تھوڑا مادہ جو پیدا ہوتا ہے ہر وقت تحلیل ہوتا
 رہتا ہے پس ہر وقت قوت حرارت غریزی عرق برآمد ہوگا مگر انکی اور سبب مخالف قوت کو جمع ہوں اس واسطے عرق کو اہمہ
 طبعیت سے خارج کرتے ہیں کیونکہ برآمد عرق کی یا جو امتلا کے ہوتی ہے یا مسام میں زیادہ وسعت پیدا ہو یا قوت ہضم جلد سے عاجز
 ہو خواہ حرکت شدید رطوبات کو رقیق کر دے و اگر اون ایسا کثرت عرق زیادہ یا کم لڑے ہوگا اکثر امراض میں عرق تیسرے خوا
 یا چوتھین روز برآمد ہوتا ہے اور چوتھوں دن یہ امراض کمتر بذریعہ عرق کے بحران پاتے ہیں مگر کثرت اور زیادہ موجب خیر و عیسویں کو سناست
 خواہ اکتیسویں یا چوتیسویں روز بہت کم عرق برآمد ہوتا ہے وجوہ استدلال کے بذریعہ عرق کے وجوہ استدلال عرق
 کے یہ ہیں کہ بذریعہ بکس کے عرق کا گرم اور سرد ہونا دریافت ہوتا ہے اور بذریعہ رنگ کا اس کا صاف اور زرد و خواہ سرد ہونا معلوم
 ہو سکتا ہے اور طبعی سو اس کا تیز و اونٹن خواہ ترش ہونا دریافت ہوتا ہے اور سونگنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ بدبو ہے یا خوشبو وغیرہ ذلک
 اور قوام اس کا رقیق اور لچ ہوئے پر دلیل ہے اور مقدار اس کی کثرت اور قلت پر آگاہ کرتی ہے اور محل عرق سے مثلاً پیشانی و پشت
 اس امر کو ظاہر کرتا ہے کہ پورے لنگے کا یا تھوڑا لنگہ موقوف ہو جائیگا اور جس عضو سے زیادہ برآمد ہو مرض اسی عضو میں ہے۔ اور
 وقت برآمد ہونے عرق کی دلالت کرتا ہے کہ ابتدائی مرض ہے خواہ انتہا یا انحطاط اور انجام کار عرق کا اس بات پر دلیل ہے کہ بعد
 پسینا برآمد ہونے کے مرض میں خفت ہوتی ہے یا نہیں بلکہ ایسا ہوتی ہے اور لرزہ خواہ تشعر بہ وغیرہ پیدا ہوتا ہے علامات
 جو کیفیت عرق سے ماخوذ ہیں سرد پسینا بروقت حرارت حمی کی بہت ردی ہے خصوصاً اگر سرد و سردن سے نکلے اور عرق
 مندر غشی ہوتا ہے اور اگر چہ عرق سرد نہ ہو بھی مندر غشی ہے پھر سرد عرق کو کیا پوچھنا وہ تو بدترین اقسام عرق ہے کہ موجود
 غشی پر دلیل ہے نہ اینکہ غشی آئندہ پر دلالت کرے۔ پھر اگر تب شدید ہو اور عرق سرد ہو یا بد موت قریب ہے اور عرق بار بار بد و
 سقوط حرارت غریزی کے نہیں پیدا ہوتا اسلئے کہ جب حرارت غریزی ساقط ہو جاتی ہے رطوبات کی حفاظت نہیں کر سکتی بلکہ
 رطوبات کو چھوڑ دیتی ہے پس رطوبات کو متفرق کر دیتی ہے اور حرارت غریزی کی وجہ سے اون رطوبات میں خیر پیدا ہوتی ہے
 پھر جب حرارت غریزی بخارات سے جدا ہو جاتی ہے بخارات اپنی کیفیت اصلی پر آگ سرد ہوتی ہیں۔ عرق جو رنگ کم
 نکلے روی ہے اور عرق کثیر طول مرض پر دلالت کرتا ہے جو کثرت مادہ کے اور ایسے مریض کو فصد اور اسہال پوچھنے کے مفید

نہیں ہے بلکہ حقہ نرم البتہ مفید ہے۔ بعد براد ہونے عرق کے اگر خفت مرض میں نہ ہو علامت جدید نہیں ہے پھر اگر بعد خروج عرق کے مرض کی اذیت زیادہ ہو پس علامت روی ہے اگرچہ تمام بدن میں عرق براد ہو عرق شائع ہونے پر تمام بدن میں اگر ابتدا میں مرض براد ہو رہی ہے کثرت مادہ پر دلالت کرتا ہے۔ مگر انیکہ سبب عرق کا رطوبت ہوا کی موجودگی بیش کثیرین ہوتی ہے اس وقت عرق بہت باوجود ردا ت کے اسکی ردا ت بہت اوس عرق کی ردا ت کی جو حرارت قوی اور کثرت اخلاط کو پیدا ہو بہت کم ہے اکثر ابتدائی عرق کی ہوا کہ بعد از ان تپ پیدا ہوتی ہے اور تپ میں طول ہوتا ہے اگر بوجہ عرق کے پھر سری عارض ہو بہت نہیں ہے بلکہ روی عرق اس واسطے کہ اقشعر اور دلالت انتشار عطر روی ہوتی ہے جو موزی ہو بدن میں اور عرق کا براد ہونا اس بات پر دلیل ہوتا ہے کہ بوجہ عرق کی تنقیہ بدن کا مادہ موزی سے ہوا بلکہ اخلاط روی سے جس قدر ایسی شے تھی کہ اوسکی حدت ٹوٹ گئی تھی بوجہ ملنے رطوبت وہ شے نکل گئی اور اوسکا تخلل بذریعہ عرق کے ہو گیا اور یہ عرق باقشعر بہ اس پر دلالت کرتا ہے کہ مادہ کثیر یہ ایسا نہیں ہے کہ محض استفراغ عرق سے اسکا تخلل ہو جائے۔ جس وقت قوت اور نبض میں ضعف پیدا ہوا اور پیشانی پر خوراسا عرق براد ہو یہ علامت زہلون ہے پھر اگر نبض ساقط ہو جائے موت واقع ہوگی عرق بہت جس کے ذریعہ بحران تمام اور جدید واقع ہوتا ہے وہی عرق ہے جو براد ہوا اور تمام بدن میں براد ہوا اور بہت سا نکلے اور بعد براد ہونے کے مریض کو خفت معلوم ہوا اور اس کے قریب جوت اور خوبی میں وہ عرق ہے کہ اگرچہ تمام بدن میں براد ہو گیا اس کے ہونے سے خفت مریض کو پیدا ہو۔ خلاصہ یہ ہے کہ عرق کی حرارت اور برودت کی کیفیت اور اس کے رنگ اور بو اور ذائقہ اور مقدار کثرت اور قلت اور زمانہ خروج کہ ابتدا ہے یا انتہا اور اخلاط اسے اور جو پیر عرق کے تپے غیرہ سے ہوا اسکی قوت اور ضعف اور کیفیت بعد براد ہونے عرق کے خفت اور تھل سے ہوا اسے امر کا لحاظ کرنا ضرور ہے اور انہیں امور پر مدار حکم کا ہے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جو شخص مرض ہو نفیہ ہوتا ہے اس کے بدن عرق کثرت نکلتا ہے بہت بقایا ہوا کے اور اگر خفت خفیف اوسکی کچھ قیاس ہے کہ قیاس نہیں علامات جو نبض کی تہمت سے ماحذ وہیں نبض مطرقی اور نکلی اور نشاری جو شدید ہونے شاربیت میں خواہ جس نبض کی موجب زیادہ ہو روی ہے اور غزالی بروقت خفت کے روی ہے۔ اختلاف نبض کا جسمین القطاع شدید ہوا اور حرکات ضعیف ہو کہ تدارک اس ضعف کا ہے نبض احد سے جو نہایت قوی ہو اس طرح ہو کہ نبض قوی متصل اور نہ خفہ قوی سے ہو بلکہ اوقات بعید میں یہ تدارک پیدا ہو ایسا اختلاف بد ہے اور روی ہے۔ کہتے ہیں کہ اگر باطن طرف کی نبض متواتر ہو اور دہنی متفاوت اور معذبہ ضعف بھی ہو دلیل روی ہے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اکثر آدمیوں کی نبض طبعی مختلف روی ہوتی حالانکہ وہ مریض نہیں ہوتی لہذا اسکی شناخت بھی واجب ہے ورنہ غلط واقع ہوگا احکام نکسیر چھوٹنے کے سرسام دہوی خواہ صفر ادوی اور درم جگر جسمین حرارت غالب ہو اور ادم جو برشر سیف واقع ہوں ان سبکا بحران نام بذریعہ رعا ف کے ہوتا ہے۔ سرسام کے رعا ف میں کسی شخص کی تخصیص کی ضرورت نہیں ہے ہاں اور جو درم ہے اوس میں رعا ف اوسی شخص جو ہوتا ہے جو عضو متدوم کے سیدہ میں اور قریب ہے۔ اور جو متدوم خود میں بھی بحران بذریعہ رعا ف کے ہوتا ہے مگر کسی شخص کی تخصیص نہیں ہے۔ اور ذات الہیہ کا بحران رعا ف سے نہیں ہوتا اور ذات الحب کا بحران متوسط ہے کہ بذریعہ رعا ف اور نفث کے بھی ہوتا ہے۔ اور غلبہ نرم کا بحران بھی رعا ف سے ہوتا ہے اس لیے رعا ف نافع السمین دہی ہے جو ایام افراد بخنے طاق ایام میں مثل پانچ سات نو وغیرہ کے ہوا اور کثرت جو تھیں وہ واقع ہوتا ہے

مگر تیسرے اور پانچویں اور ساتویں اور نویں روز ٹھیک ہوتا ہے۔ اگر بذریعہ رعاف کے امید ہووے کی ہو اور یہ بھی دریافت ہو جائے
 کہ رعاف شدید نہ ہوگا بلکہ ضعیف اور خفیف ہونے والا ہے بموجب تعلیم بقراط کے اعانت رعاف کے کرنی چاہیے اسطرح کہ آب گرم سرکہ
 والین اور نمکد کرین جیسے اگر دریافت ہو کہ رعاف مفروط ہے آب سرد کے ذریعہ سے روکنا مناسب ہو خواہ مجسمہ اسف پر اسطرح
 جس شخص سے رعاف ہو رہا ہو لگائیں گے تاکہ لانا قریب حاصل ہو۔ عمدہ رعاف وہی ہے جو بطرف جانب مارگوں کو واقع ہو اور چا
 مخالف کارعاف اس وقت راجحانین سے مناسب اور لائق تر اور ام واسطے رعاف کے وہ ہیں کہ جو ناف سے اوپر نہ ہوں خواہ سہ
 اور سر کے قریب ہوں ورم بلغمی اور جو ورم صلبانے سخت کہ قریب قعر کے ہو چاہا ہو اور بہت دنوں کا ہو گیا ہو اور سین امید رہے
 اور پھٹ جانے کی ہوتی ہے اور بحران بذریعہ رعاف اوسکا نہیں ہوتا نہ اور کسی قسم کا بحران ایضا جو ورم بارو کہ داغ میں ہو اور
 ذات الریہ میں بحران بذریعہ رعاف کے نہیں ہوتا و لائل جو رعاف سے ماخوذ ہیں رعاف قلیل ہر ہے اور اکثر رعاف
 ردی وہی ہے جس میں خون سیاہ براند ہو اور خون سرخ کا رعاف کمتر دی ہوتا ہے خصوصاً جب سرخی میں چمک ہو۔ جو رعا
 جو دم میں ریز واقع ہو دلالت دشواری بحران پر کہ بگا۔ بحران جید بذریعہ رعاف کے وہی ہے جو طاق و لون میں واقع ہو
 دلائل جو جھینک سے ماخوذ ہیں جھینک اگر زمانہ نشی میں آئے بہتر ہے اور اوایل مرض میں جھینک دلالت زکام کی ہے
 یا کسی غلط لذاع پر احکام ہر از کے کتاب اول یعنی فن کلیات میں گفتار عام بہ نسبت ہر از کے باختصار ہو چکی ہے اور
 اور اب کلام طولانی جیسا مناسب بحال امراض جادہ ہے لیب ہر از کے کہ نا ضرور ہے۔ اور یہ بھی جانتا ضرور ہے
 کہ جس مریض کے بدن سے عرق کثیر برآمد ہوتا ہے اوسکا بحران نام بذریعہ اسہال کے نہیں ہوتا علامات ماخوذہ ہر از سے
 اختلاف الوان ہر از جو بکھنے ایسے فضول کے جیکے رنگ مختلف ہوں وقت بہتر ہے۔ اول توجیب اسہال بحالی ہو اور بعد
 نفع کے بروز بحران جید واقع ہو اور اوہمین علامات محمود ہی پائی جاتیں۔ دوسرے بعد پینے ایسی دوا کے جو سہل اخلاط مختلف
 کی ہے اگر ہر از کا رنگ مختلف ہو وہ بھی اچھا ہے اور دونوں صورتوں میں اختلاف لون ہر از سے بدن کے صاف ہو اور ترقیب
 دلالت ہوتی اور امید رکھی جاتی ہے۔ سوائے دونوں وقت کے اور سب اوقات میں اختلاف لون ہر از احتراق اور
 قوبان اور کثرت اخلاط فاسدہ پر دلالت کرتا ہے۔ ہر از منصف جو مشابہ ہر از لڑکوں کے اور بصورت اوس ہر از کے جو جو لو
 ولادت خواہ قبل کھانے غذا کے لڑکے اپنی فضول ہر ازی دفع کرتی ہیں الغرض ایسا ہر از ردی ہے۔ زرد ہر از جس صفیر
 غالب ہو اول مرض میں دلالت غلبہ صفیر کرتا ہے اور غیر جید ہے اور آخر میں جب زمانہ انحطاط کا ہو ایسا ہر از دلالت کرتا ہے
 کہ بدن کا تنقیہ ہو رہا ہے اور یہ دلیل جید ہے کہ ہر از ردی کثرت نکلیاے اور مرض میں خفت حاصل نہو علامت ردی ہے
 اسہال کثیر بعد علامات ردی کے اور بعد سقوط قوت کے لثیر لیک اوس سے خفت مرض میں پیدا نہو دلیل موت کی ہے اگرچہ
 حمی منقطع بھی ہو یعنی ایسے براد کی ردائت مخصوص حمی لازمیہ سے نہیں ہے جس ہر از پر کچنا ہٹ پیدا ہو اور کسی جرب چکا
 استعمال نہو اور قوبان اور اعضا اصلی کے کھلنے پر دلیل ہوتا ہے اور یہ دلیل ردی ہے مگر مملک نہیں ہے اسلئے کہ دوسرے
 کبھی کھلنے سے بھی ہر از میں پیدا ہوتی ہے اور خسوف برانین کوئی شے مثل صدد یعنی پیب کی ظاہر ہو اور زردی پر اندیشہ
 ہو جائے اور بدبو غالب ہو اور یہ سب امور عجبات حادہ میں ہوتے ہیں ایسا ہر از مملک ہو۔ جس اسہال کے ہر از میں گرد ہر از

ایک شوقین ٹیچر ہوا دیا وقت کرنا چاہیے کہ یہ صدمہ جگر کا ہے اور اس کا خاص صدمہ کہ لہر اس میں ہوتا ہے اور براز بہت جلد برآمد ہوتا ہے اور کبھی
 نہایت بے حد ہونے پر اس میں شوقین برائے ہوتا ہے اور یہ صدمہ بہر حال رومی ہوتا ہے۔ سہوقت براز میں چھلکے ترس کے ایسے برآمد ہونے پر
 امراض میں ایسا براز مملکت ہے اسے بیان احکام جو فتنے متعلق ہیں نے کا بیان بھی کتاب اول یعنی فن کلیات میں ہو چکا
 کہ اس مقام پر بھی بعض حکام نے کے جو بیان ہو چکے خواہ احکامہ ہیڈ کا ذکر ضروری بشرطیکہ وہ مناسب اس مقام کے ہوں۔ تو فائدہ
 ہی ہے جو کہ غلط بلغم اور صفرا سے ہو بشرطیکہ دونوں میں خوب اتیزش ہو اور بہت غلط القوام نہ ہو اور جب قدرے صرف اپنے ایک سے
 غلط کی ہوا و سفید رز ہون سے اس لیے کہ محض صفراوی شدت حرارت پر االت کرتی ہے اور نفس بلغمی شدت برودت پر غلبہ کرتا ہے جو
 فتنے سے ماخوذ ہیں جس کا رنگ مخالف عادی ہے کے رنگ کو مثلاً رنگ تو کا سپید مانی ہو خواہ زرد ہو ایسی شے رومی ہے اور
 خلاف رنگ تو عادی تھی یہ رنگ میں جیسے سبز خواہ کراچی خاصہ اگر گنتیں یعنی بدبو خواہ چندر کارنگ ہو خواہ احمد فانی ہو خواہ
 تیرہ رنگ ہو اور سب سے بدتر رنگ زنگاری اور سیاہ بالخصوص اگر تے کے عہدہ مرض کے بدن میں تشج پیدا ہو فوراً قتل کرتی ہے مگر
 انبیا قوت مرض کی قوی ہو کہ وہ دن تک بقایا حیات کی امید ہو سکتی ہے۔ لیکن طبیب کو لیا غلط اس کا ضرور ہے کہ رنگ کے کا
 کسی شے ملول کی وجہ سے سبز خواہ سیاہ نہ ہو۔ اگر ایک تیرہ نے کرنے میں یہ سب الوان مختلف برآمد ہوں وہ فتنہ نہایت رومی ہے۔
 بدبو سے ہر طرح کی رومی ہے۔ اور غرض ایک غلط کے فتنے رومی ہے جیسا اوپر مذکور ہوا بیان احکام کا جو بول سے
 متعلق ہیں جیسے بہت سے احکام کلی بول کے فن اول کتاب اول میں جہاں بیان اعراض کا ہے بیان کر دئے ہیں اور
 اب اس مقام پر بعض احکام مذکور ہلا اور علاوہ ان کے اور بھی احکام بول جو مناسب اس مقام کے ہیں مذکور کرتے ہیں۔ پہلے ہم یہ
 ہیں کہ اگر بول میں علامات نفیج کے پنا کے جاتیں خواہ نفیج قوی کے علامات مفقود ہوں فوراً ہلاکت مرض کا حکم کرنا ضرور نہیں ہے
 اس لیے کہ اکثر ایسی صورت میں مرض کو خلاص کسی اور استخراج کے ذریعہ سے جو بوجہ قوت کو واقع ہو جاتا ہے کہ اس استخراج سے علامات
 عام سب نکل جاتے ہیں اور کبھی نخل غلط مرض کا اگر مہلت زیادہ ملے بھی ہو جاتا ہے اور کبھی بحران بذریعہ خراج کے واقع ہوتا ہے
 خصوصاً اگر اس غلط میں رداوت شدید نہ ہو بلکہ انہما ظاہر نہ ہو نفیج کا بول میں اکثر علامت رومی ہو اور دلالت کرتا ہے قوت پر مرض
 کے اور کمتر دلالت اس کی ہے کہ مرض میں طول ضرور ہوگا۔ اس طرح جو بول ہر رنگ صحیح آدمی کو حالت مرض میں باقی رہے اور چاروں
 زمانہ از ابتدا تا انحطاط اسی حالت میں گذر جائیں۔ جو بول زمانہ زبرد مرض میں متغیر ہو جائے اور تغیر اس کا روز بروز بہت ہو وہ بہت
 اس لیے کہ کبھی بول امراض وبائی میں جی دت اور قوام اور لون اور رسوب میں طبعی ہوتا ہے اور مرضیں قریب ہلاکت پہنچ جاتا ہے
 یہ بھی جائنا ضرور ہے کہ اکثر اوقات بیمار کے بول رومی ہوتے ہیں قوام اور لون اور رسوب میں دینر دیگر علامات رداوت
 بول سے ظاہر ہوتے ہیں مگر سب اس خرابی کا دفع جراحی ہوتا ہے خصوصاً امراض حادہ میں جو سبب جگر اور نواحی بول کو پیدا ہوں
 علامات جو بول کی قلت اور کثرت پر مبنی ہیں جو شخص ایک مرتبہ تھوڑا پیشاب کرے اور دوسری بار بہت اور
 ایک مرتبہ جس بول او سے عارض ہو یہ علامت بد ہے اور حیات حادہ میں اس علامت کو دلالت ہوتی ہے کہ طبیعت کو شے
 مرض کے مجاہدہ شدید واقع ہے کہ کبھی مرض غالب ہوتا ہے اور فضول مجتہس ہو جاتے ہیں اور کبھی طبیعت غالب ہو کہ اگرچہ فضول
 بدبو بول کو گوتی ہے۔ اس طرح یہ کیفیت بول کی قلت اور کثرت میں غلط تارہ پر دلیل ہے اور یہ کہ مادہ مذکورہ بشواری نفیج کو

قبول کر لیا۔ پس اگر کمیات جادہ نہوں بلکہ خفیف کمیات ہوں ایسی کیفیت بول کی مندر بطول مرض ہوتی ہے علامات جو بول کے رفیق ہونے سے ماخوذ ہیں رقت بول کی کبھی مثل مرض ذیابیطس کے ہوتی ہے اور اوسوقت پیاس پر فست مایوم ہوا کرتی ہے اور لفظ بطنہ شباب جو اکثر ہے اور باسانی دفع ہوتا ہے اور رقت بول کی بہہ نامی اور وقوع سدہ کے ہوتی ہے بونزت مادہ کو مانع ہے اور کبھی بوجہ ضعف قوت مغیرہ کے اور ایسے وقت میں خروج بول کا ایسا سواست نہیں ہوتا اور اس وقت میں خراب نسبت ذیابیطس کے کم ہے اگر بول رفیق امراض حادہ میں چند روز سے درپے آئے اختلاط عقل کا خود نہ ہوگا پھر اگر بعد عرض اختلاط کے بھی رقت بول کی یکسان رہی موت سریع پر دلالت کرے گا ایسی کہ مواد جلد اور دماغ پر ہوتے ہیں پس۔ ہنے افعال سے معطل ہو جاتا ہے۔ اگر بول میں غلاظت پیدا ہو کر مرض میں خفت عارض نہ ہو اگر نہ غلاظت بوجہ کھٹنے اعضا کے ہوگا اگر بول سپیدائی بکثرت خارج ہو جائے تریبہ می بین یعنی زمانہ صعود و کلی میں نہ صعود و ثبوت واحد میں تو یہ رنگ اور کثرت بول ورم اعضا و زیرین پر دلالت کرے گا قوام بول میں بخت فصول آئندہ میں کیجاتی ہے اور جداگانہ اسکا بیان ہوگا۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ رقت قوام بول شاید بول سیاہ اور سبک کی ہمراہ جمع نہیں ہوتی اگر کسی مقام پر ایسا اتفاق ہو و صورت سو خالی ہوگا یا کوئی شے مطوم اور سرد ہوگی اس رنگ کی ہے خواہ جو غلط کہ اوسکا رنگ بول میں ہو اسقدر قوی ہے کہ باوجود قلت مقدار کے مصنیغ ہے ایسی کہ اگر اسے مقدار میں کثرت ہوتی بول میں غلط بھی پیدا ہوتا علامات جو بول غلیظ القوام و کثرت ہونے سے ماخوذ ہیں جو بول رفیق حمی لازمہ میں غلیظ ہو جائے اور علامات جید موجود ہوں بحران مرض کا بذریعہ عرق ہوگا اور علامات جید نہوں اور تپہ انحراف شدید ہو و دلیل مشتعل ہونے حرارت کی قلب یا کبد میں ہے۔ بول غلیظ کا صاف ہو جانا قبل بحران کے علامت جید نہیں ہے ایسی کہ یہ اکثر سادہ پیل ہو و نیز اس بات پر کہ طبیعت دفع مادہ مذکور سے عاجز ہو بول غلیظ باکدور ہے جیسے کوئی شے نہ نشین نہوا اور اس میں قوام کی صفائی کسی طرح بہت خوش اخلاط پر بوجہ شدت حرارت غریب کا و ضعف حرارت خیر پیل ہو ہو و حرارت غریبی جو ضعف کی نشانی ہے کہ کثرت دی ہے۔ بول غلیظ سے خصوصاً بروز چارم پیشتر بحران حیات اعلیٰ ہو بھی وغیرہ کا ہونا جو خصوصاً اگر ہمراہ اس بول کے رفاف بھی ہو علامات جو بول کے رنگ سے ماخوذ ہیں بول سپید حمی حادہ میں میلان مادہ کو مخالف جہت عروق اور آلات بول میں دلالت کرتا ہے۔ پس اکثر یہ مادہ بطرف دماغ کے متوجہ ہوتا ہے اوسوقت درد سر اور سر سام پیدا ہوتا ہے اور اکثر بطرف احشاء کو رجوع کرنا جو اوسوقت ورم احشاء پر دلیل ہوتا ہے پھر اگر علامت سلامت کی موجود ہو کثرت اوسکے اخراج بذریعہ سے پر دلیل ہوگا اور اکثر اخراج اوسکا بذریعہ اسہال کے ہوتا ہے خصوصاً اگر علامت تھکی نہوا اور اسوقت سچ اور خراش امعاء سے واقع ہوگا پھر اگر بول سپید اور رفیق ہو اور حمی حادہ ہو بعد اسکے کہ ورت اور علامت پیدا ہو کہ سپیدی رنگ کی باقی رہے تشنج اور موت پر دلیل ہے علامات جو ماخوذ ہیں بروقت سیاہ ہونے بول و کمیات میں بروقت بول سیاہ جو امراض حادہ میں حکم ہلاکت مرض کا صحیح نہیں ہے اگرچہ بول سیاہ بکثرت خود علامت روی ہے اور اگرچہ ہمراہ بول سیاہ کی دیگر علامات روی بھی موجود ہوں مگر قوت قوی ہو اور استفراغ اخلاط مختلف پر قادر ہو کہ بستر کے مادہ کو استفراغ کر سکے اور اس بول کے بعد خفت اور استراحت عارض جیسے وہ عورات جو استفراغ طمث اخراجات کے ساتھ اخلاط روی کا بھی استفراغ کرتی ہیں ایسی بول سیاہ عورات میں اسلم ہے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ بول

سیاہ جسدہ مقدار میں کم ہو اور مقدار برابر ہے کہ دلالت فناء و طوبت پر کرتا ہے ایضا جسدہ بول سیاہ امراض میں غلیظ ہو کر ہے اگر بول سیاہ نائل برقت اور لطافت ہو اور اس میں نعل متعلق ہو یعنی وسط میں تھرا ہے اور ہوا و سکی تیر ہو اور بطور ان علامات کا بول میں امراض حادہ کے ہو درمیان اور اختلاط عقل کے خبر دے گا۔ عمدہ احوال ایسے بول سیاہ کا ہے کہ رعاف خون سیاہ پڑا کرتا ہے ایسیلے کہ مادہ تیرا وغالب ہو اور بیشتر اس بول کے ہمراہ عرق بھی بوجہ حرارت کے برآمد ہوتا ہے بشتہ طیکہ حرارت نہ بہت کم ہو اور نہ بافراط ہو اور بصر و عقل اور مسام کے دفع اور عرق سے پہلے قشریہ پیدا ہوتا ہے اگر اس بول سیاہ کو ہمراہ جسمیں کوئی شے متعلق گول اور مدور ہے ہم عدم مانگو یعنی مطلق کسی قسم کی ہونا ہو اور تمدن و چین میں اور درم تھرا شیف کو بچو اور عرق بار و موت مریض پر دلیل ہے اور اس طرح کا تمدن و سرسیت میں تشنج برابر اسطر حکا عرق ضعف قوت پر دلیل ہوتا ہے۔ بول رفیق مائی جو بالکل اسوا ہو بوجہ رقت کو طول مرض پر اور بوجہ سواد کے رداوت پر دلالت کرتا ہے۔ یہ بھی کہتے ہیں کہ بول سیاہ اور لطیف جس شخص کو براہ ہوا و اس سے خواہش طعام کی ہو فوراً مریض ہوگا۔ بول سیاہ رفیق جسوقت مشجیل باشعر ہو جائے اور غلاطت بھی نمودار ہو اور باہنہ راحت مریض کو پیدا ہو مگر کے مرض پر دلالت کرے گا خصوصاً یرقان پر ایسیلے کہ یہ تغیر اور سہماں ہو رقت سے بطرف غلط کے اور سواد سے بطرف شقیہ کے ہوا ہے نقصان حرارت اور وقوع مضم پر دلیل ہے اور نقصان حرارت اور رکتی مضم کے ہمراہ خواہ اونکے بعد خفت اعراض کی واجب ہو اور یہاں مفروض ہے کہ خفت نہیں ہوتی ایسیلے کہ مادہ جگر میں ضرور ایسا جا کر گہرا ہو کہ اسکا تنقیہ نہیں ہو سکتا اور بوجہ اس کے سدہ واقع ہوئے ہیں بلکہ اگر یہ مادہ ماجدت بہت جلد دیکھتی ہو دیکھتے درم پیدا کرے گا۔ وہ بول سیاہ جو حمیات حادہ میں تھورا تھورا زمانہ طویل میں خارج ہو اور اسکے ہمراہ دیر در گرون بھی موجود ہو ورنہ عقل پر رفتہ رفتہ دلیل ہے مگر عورات میں یہ بول نسبت مردوں کے اسلم ہوتا ہے علامات ماخوذہ حمیہ بول سیاہ امراض حادہ میں جسوقت بول سرخ میں رقت ہو اور دیگر علامات اچھو اسکے ساتھ پائے جائیں جو ان کے جلد واقع ہو تو دلالت کرتا ہے اور علامات ردی ہون تو سرعت موت پر دلیل ہے۔ مگر ہر حال میں التھاب شدید پر دلالت اسکی ضرور ہے۔ رقت بول مع سرخی کے امراض حادہ میں دردمند اور اختلاط عقل پر دلیل ہے۔ بول سرخ غلیظ امراض حادہ میں اگر تھورا تھورا اور متواتر ابوی بدبرآمد ہو خطرناک ہو ایسیلے کہ ایسا بول حرارت شدید اور اضطراب پر دیر عجز طبیعت پر دلیل ہے۔ لیکن اگر کثرت برآمد ہو اور ثقل زیادہ ہو دلالت کرے گا کہ مادہ مرض کو طبیعت کو متفرق کر دیا خصوصاً حمیات مختلطہ میں۔ مضم خون کا پیشاب امراض حادہ میں قاتل ہے اسوا سے کہ امتلاء شدید خون پر دلالت کرتا ہے کہ جسمیں تیزی اور غلیان ہو اور ایسی ہی بول سے خوف اسل اختلاط ہوتا ہے جو سبب امتلاء بتجاویف قلب کو پیدا ہوتا ہو اگر یہ خون بطرف قلب کو متوجہ ہوا ہو ممکنہ کا خوف ہوتا ہو اگر اسکا میلان بطرف دماغ کے ہو جو بول نہایت سرخ ہو اور حمیات اعلیٰ ہوں و جسمیں اگر غلیظ پیدا ہو جائے بعد اسکے ثقل کثرت ایسا ظاہر ہو جو یہ نشین ہو اور دیر عجز بھی موجود ہو طول مرض پر دال ہوگا ایسیلے کہ مادہ عاصی ہی قبول تقیہ نہیں کرتا اسی جہت سے ابتدا میں غلیظ نہ تھا اور جب غلیظ ہوا اور سبب سرعت پیدا ہوا اسکا جھران بذر عرق کے ہوگا ایسیلے کہ مادہ بطرف عروق کے نائل ہے اور یہی بول مشابہ بول یرقانی کو ہوتا ہے فرق اس میں اور بول یرقانی میں یہ ہے کہ یہ بول کپسے کو گزین نہیں کرتا خلاصہ یہ ہے کہ بول سرخ جبکا ثقل بھی سرخ ہو نیم خام اور غلاطت پر دلالت کرتا ہے اور طول مرض پر بھی دلیل ہوتا ہے خصوصاً سرخی جسوقت شدید ہو اور نائل کبد رت ہو وہ بول شمر مئی غلاطت میں

جسوقت ناکل بیاہی یا سپیدی ہو جاوے ردی ہے اسلئے کہ سپید ہونا اشقر کا سرکطرت معود مادہ پر دلالت کرتا ہے اور سیاہ ہونا اسکا
تیزی کیفیت مرض پر علامات چھوڑو سپاہی یا خود بین جو رسوب کلاوسکا قوام اور رنگ ایسا مختلف ہو جو کثرت اخلاط مختلفہ
پر دلالت کرے ردی ہو اور نہایت بدی وہ رسوب ہو جسکا اجزا چھوٹے چھوٹے ہوں کہ یہ رسوب اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ طبیعت
دفع مادہ پر سب قادر ہوئی کہ اجزا چھوٹے ہوئے ملاست یعنی چکنا ہونا رسوب کا اکثر خوبی حال پر دلالت کرتی ہے نسبت بیاہن کیس اکثر
جسکے بول میں نقل چکنا ہوا زردہ رہتا ہے اور جسکا نقل سپید ہو جاتا ہے بشرطیکہ نقل بعض مختلف ہو اور اجزا اوسکے پرانہ ہوں اسلئے
کہ قوام کی درستی ہو قابلیت دفع ہوئی زیادہ پیدا ہوتی ہے بہ نسبت درستی رنگ کی ایضا ملاست نقل دلالت کرتی ہے کہ اخلاط مرض سے
زیادہ متاثر نہیں ہوئی جیسے کہ رسوب جید کے اجزا چھوٹے چھوٹے ہو جائیں دلالت کریں گے کہ طبیعت ذرا اپنا فعل رسوب میں زیادہ کیا اور
مرض نے اوس میں کچھ نقل نہیں کیا۔ رسوب جو بطور کثرت اوپین کے ہو کہ اوسکی سپیدی میں اجزا ہوائی کی آمیزش زیادہ ہو بہت ردی
ہو اور خارج طبیعت سے ہے۔ رسوب خام بھی ردی ہے جس رسوب کی نفاذ جانب باریک اور متحرک ہو افضل ہے اور اسکی
سوی جسکی اوپر کچھ جانب سطح اور سبب ہو اور اسی رسوب متحرک کو زیادہ دلالت اس بات پر ہے کہ مرض کا شتی قریب ہو اور مرض حاد ہے۔
جس رسوب کی پہلی رقت بول نہ ہو اور نقل سفوف ہو بلکہ وہ ابتدا سے موجود ہو دلالت کرتا ہے اس بات پر کہ خلط میں کثرت ہو مگر اس پر دلالت
نہیں ہے کہ خلط میں نفیج بھی ہے بلکہ نفیج اور سوقت دریافت ہوتا ہے کہ رسوب بعد زمانہ نفیج کے آئے اور ابتدا میں بول رفیق ہو اور پہلے
رسوب کم ہوا ہو اور بعد نفیج کے زیادہ ہوا ہو اور جب تک یہ باتیں نہ ہوں دلالت یہی ہوگی کہ مادہ غلیظ اور ثقیل کثرت ہو اور مرض
بھی ثقیل ہے۔ اس طرح رنگ میں زیادتی بدین رسوب کی خیریت اور نفیج پر دلالت نہیں کرتی اور کسی زیادتی رنگ کی
بجھت الہم اور شدت حرارت اور گسٹکی کی پیدا ہوتی ہے اسلئے کہ بھوک میں رنگ بول کا بڑھ جاتا ہے اور نقل کم ہو جاتا ہے۔
سرخ کثرت خون اور نفیج کی تاخیر دلالت کرتا ہے اور ہوا رسوب سرخ کحمیات محرقہ میں کرب اور غم بھی پایا جاتا ہے اگر رسوب سرخ چالیس
دن برابر پایا جائے مرض میں طول ہوگا اور جوان کی امید ساتھ دن نکلتی گی ایضا رسوب سرخ متعلق ہو اور اوسکو میلان اور کچھ جانب ہو
جسوقت لطیف بول میں پایا جائے امراض حادہ میں اخلاط عقل پر دلالت کرتا ہے پھر اگر ایسا رسوب ہمیشہ رہی خوف ہلاکت کا ہے
اور اگر قوام بول کا غلیظ ہونا شروع ہو اور رسوب متعلق بیٹھے لگے اور سفید ہوتا جائے سلامت مریض پر دلیل ہوگا۔ جو رسوب کثرت
بارہ گوشت کحمیات حادہ میں بدون دلائل نفیج کے پیدا ہو اس بات پر دلیل ہے کہ اعضا سے کٹ کر گنا ہو اور گردہ سے نہیں۔ اور
اگر اسوقت نفیج موجود ہو اور تب ایسی نہ ہو اعضا کو گھلا دی حالات گردہ پر صیبا امراض گردہ میں بیان ہوا دلالت کرے گا۔ جو رسوب
مشابہ بھلی کے چھلکوں کے سفید اور سخت ہو اور علامت نفیج کی نہ ہو اور محی حادہ ہو دریافت کرنا چاہیے کہ تب فی شے اور بڑی اور
رگون کو چھلا ہے۔ اگر یہ باتیں نہ ہوں تو یہ چھلکے مشابہ کے جانا چاہیے۔ رسوب غمائی نیلے لیشکل بھوسنی کے بھی مشابہ کو چھلکے
دلالت کرتا ہے اور اس بات پر کہ تب اند اور غم بدن ہو سکتی ہو اور فرق درمیان اوس رسوب کو جو شبہ پوست ایسی کی ہو
اور درمیان رسوب غمائی کی یہ کہ غمائی میں باوجود علامت الہم مشابہ کی نفیج بول اور غلاظت قوام بھی ہوتی ہے علامات
جسکا اعتبار چند احوال کے اجتماع سے پسینہ چند دلائل کے لون اور قوام وغیرہ سے ہوتا ہے
لون اور علامات کا کچھ بول جسے مذکور ہوتا ہے بول دہنی وہ بول ہے جسکا رنگ اور قوام مشابہ نقل کے ہو اور یہ بول اگر

رودی ہے لیکن جسوقت اور دلائل سلامت پر دلالت کرے اس بول سے کہ اندیشہ نہیں۔ ہاں اگر رسوب نئی ہو تو نہایت
 زیدی ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ رسوب خالص زیدی رومی ہے اور وہ ایسا ہوتا ہے کہ تیل کے رنگ میں زردی اور سرخی ملی ہو
 نظر آئے۔ جسوقت زیدی بعد بول سیاہ کے پیدا ہو دلیل خوبی کی ہے جیسا حکیم روفس نے دیکھا ہے زیدی میں سب سے بدتر ہے
 کہ ابتدائی مرض میں ہو اور جسوقت دلائل رداوت کو موجود ہوں اور جو تھوڑا بول زیدی پیدا ہو مریض کے چھٹے روز مرنے کی
 خبر دیتا ہے اور بدون علامات رومی کے ساتویں روز جو بول دفعۃً محمود سے متغیر ہو کہ علامات رومی پیدا کرے امراض حادہ میں
 موت پر دلیل ہو اسلئے کہ یہ بول سقوط قوت پر دلیل ہوتا ہے جو دفعۃً بوجہ صعوبت اعراض کے پیدا ہو۔ بول دہنی بیشتر اختلاط
 عقل پر دلیل ہوتا ہے اسلئے کہ یہ بول بوجہ خشکی کے پیدا ہوتا ہے۔ جس بول میں خون کے خشک آرسہ می حادہ میں برآمد ہوں
 اگر اس کے ہمراہ خشکی پیدا ہو علامت رومی ہے پھر اگر سیاہی بھی اسکے ساتھ ہو بہت رومی ہو۔ خون کا پیشاب می حادہ میں بدو
 شدت اور احراق اور شگافہ ہونے اور عیہ خون اور دل کو گوجہ بنام جداول مقبض بن نہیں ہوتا اور خون کا لبتہ ہونا بوجہ شدت
 حرارت کو ہوتا ہے۔ بول سپید اور رقیق جبین زبرد یعنی پھین اور سحابہ یعنی لکھ ابرسا ہو اور اسکا رنگ زرد ہو خطرہ عظیم پر
 دلالت کرتا ہے اسلئے کہ اسی دلالت اضطراب اور شدت تیری مادہ پر مبنی ہے۔ بول سیاہ رقیق کے احکام فصل ہائون
 بقدر کفایت بیان ہو چکا۔ بول رقیق اشقر ابتدائی حمیات حادہ میں جسوقت متغیر بطور سپیدی اور غلط کی ہو جائے بعد اسکو
 مستکدر باقی رہے اور تیرہ رنگ مثل بول خر کے اور بدون قصد نکلنا شروع ہو اور بیداری اور قن ہی ہو دونوں جانب کو تشنج پر
 دلیل ہوتا ہے کہ اس کے بعد موت واقع ہوتی ہے بشرطیکہ علامات حیدہ ان علامات پر غالب ہوں اسلئے کہ بول اشقر میں رقیق
 بدون غلبہ غلط صفراوی اور عار کے نہیں ہوتی اور او سمین غلاظت اور نرمی بدون صعوبت مرض کے پیدا نہیں ہوتی اور بدون
 کہ اضطراب احوال مادہ میں ہو بعض اطباء کا قول ہے کہ خونی رنگ کا بول جو مقدار میں تھوڑا ہو نہایت رومی ہے خصوصاً
 اگر مجموعہ کو مرض عرق النساء کا بھی ہو علامات رومیہ جو کیفیت خروج بول سے ماخوذ ہیں جسوقت وہ مریض جو مبتلا
 حادہ میں ہے دفع بول قلیل پر فادہ ہو اور بخوبی اخراج بول کر سکے اور بروقت پیشاب کرنے کے درو بھی پیدا ہو مگر قرحہ خواہ ورم آت
 بول میں نہواور فیض میں نواتر اور ضعف پیدا ہو پس علامت رومی ہے لگہ ہی دائمی حادہ میں بول کا احتباس ہو جائے اور
 دوسری شدت اور عرق کی کثرت ہو دلالت حدوت گز از پر ہے۔ جو بول قطرہ قطرہ جمی خفیف میں جسکے اعراض میں سکون ہے
 برآمد ہو دلالت زحاف پر کر گیا پھر اگر جمی حادہ محرقہ ہو حالت رومی پر دلالت کر گیا جو داغ پطاری ہوئی ہے اور تب خفیف اور
 سبک ہو کثرت امتلا اور ضعف طبیعت پر دفع بول کی دلیل ہوگی جو بول بدون ارادہ کے خیمات میں خارج ہو سبب اس کا
 ضعف قوت ماسکے اور پیدا ہونا کسی آفت کا داغ میں ہوتا ہے اور یہ کیفیت پیدا ہونے کی بدون اسکے کہ مادہ تیرا اور گرم داغ تک ہو جو
 اور اسکی اذیت میں اعضا عضلی بھی شریک ہوں مثل مثانہ وغیرہ کے علامات رومیہ جو بول میں جانے ہیں بولانی
 اور اسود اور بدبو اور غلیظ رومی ہے اور جو بول کہ اس کے نیچے اور تنگ مثل دغان کے ظاہر ہو بہت جلد ملک ہوتا ہے ایضاً
 جو بول کہ اسکا رنگ مثل مار اللحم کے ہو اور بدبو اور غالب ہو تو قاتل ہے علامت دیبا جنس مختلفہ کا بیان اور یہ کہ انہیں سے کون قتال کرے
 جسوقت فی اور منصف یعنی مژر اور اختلاط عقل مخرج ہو یہ علامت قاتل ہے جسوقت تھوڑا بدن کا لمس میں ہو اور بول میں بھی

اختلاص پایا جائے اور دستِ کار تک بھی مختلف ہو واضح ہو گا کہ طبیعت مبتلا و اختلاط مختلف اور امراض مختلفہ کی ہے کہ اور اس
مقاومت کی محتاج ہے اور یہ مقدارِ موت ضرور آخر کار طبیعت کو عاجز کر دے گی جسوقت حمی لازم میں برودتِ ظاہرِ شیم کو اور سوزش
اور حرارتِ اندرونی اور شدتِ تشنگی کی یکجا مہولس مرض قاتل ہے۔ جسوقت دانتِ بچہ کے ساتھ اختلاطِ عقل بھی مجتمع ہو مریض
بہلاکت ہو گا۔ اگر بیمار کو دفعۃً اسہالِ سوداوی عارض ہو اور شکم میں سوزش اور لُغْج اور الم جو سوزش پیدا کرنا ہے پیدا ہو اور خفقان
اور غشی بھی عارض ہو پس یہ علامتِ موتِ مرئیں کہ جو جسوقت پیشانی سے عرق سرد برآمد ہو اور ناخن زرد ہو باقیین خواہ
موت میں ناخن کے اخیر پیدا ہو اور زبان میں ورم ہو جاوے اور زبان پر خواہ بدن میں کسی اور جگہ بخورِ غریب یعنی نئی طرح کے
وانے پیدا ہوں پس موت قریب ہے۔ جسوقت اطرافِ تراسیف میں وجع ضربانی ہو اور اختلاج بھی ہمراہ نہپ کو ہو اور با انہیہ کلمہ
کی حرکت برقی ہو ضربانی اور بلون حالی کی ضرور امید کرنی چاہیے اس لیے کہ اختلاجِ ریاح نافحہ پر دلالت کرتا ہے اور ضربانِ بود و درم
اور شدتِ حرکتِ رگ سے پیدا ہوتا ہے عرقِ کثیر اور نفخِ صہین ضربتِ شدید متصل حرکتِ عظیم کی ہو ہمراہ مرضِ جنون کے
ہوتی ہے۔ پھر بھی تامل کرنا ضرور ہے کہ اکثر ضربان اور اختلاج اندرونِ احشائے کبیرہ ہو چکا ہو بلکہ فقط ظاہرِ مرق میں ہو تو ہے اور
یہ ضربانِ مضربین ہے اگرچہ ورم بھی او کو ساتھ ہو لیکن اگر ورم با فراطِ عظیم ہو البتہ اسوقت ضربانِ مضرب ہے۔ اگر ہی حال
ضربانِ وغیرہ کا بین و رنگ برابر ہے اور ورم اور تپ میں تسکین پیدا نہ ہو ظاہر یہ ورم ہیٹ کہ خون جاری ہو گا اور بیشتر
افیت سے مراد کجیاتِ اسطرح ہوتی کہ بول بکتر برآمد ہوتا ہے اور مادہ برابہ بول دفع ہو جاتا ہے اور انتقالِ مادہ کا پچاننا طرہ
خصوصاً پاؤں کی طرف دفع ہوتا ہے جو لوگ بوجہ امراض کے ضعیف ہو گئے ہیں جسوقت اول مرض کو نفس متواتر اور غشی عارض
پس یہ بوجہ پہونچتی ہیں اور چار گھنٹہ سے زیادہ نہیں رہ سکتے۔ جسوقت کوئی شخص جو می محرومین گرفتار ہو اور دفعۃً خفت اور
سکون حرارت میں بدن آثارِ بحران کے پیدا ہو کہ نہ کس طرح کا استفراغِ بظاہر ہو اور نہ انتقالِ مادہ کا اور نہ فرو ہونا بخوبی حرارت کا
ظاہر ہو اور نہ ہوا گرم سے بطرفِ ہوا سرد کے ایک ہی شہر خواہ دوسرے شہر میں گیا ہو اور با انہیہ نبض کی سرعت فوراً ہیٹ جائے اور
سکون پیدا ہو جائے حکمِ اسکی موت کا فوراً ہی کرنا چاہیے۔ جسوقت کوئی مریض تب میں مبتلا ہو اور دفعۃً اسکا قلب چھوٹنے لگے
اور قبضِ شکم بدوں کسی سبب معلوم اور معروف کو پیدا ہو غریب مرجا یگا۔ جو کوئی مرض گرم میں مبتلا ہے اور پیللا و سکا بول
استقرِ لطیف ہوتا ہو بعد ازاں خلیط ہو جائے اور اجزا میں پراگندگی بوجہ خوشش کو پیدا ہو اور رنگ بول کا سپید ہو اور ایسا ہی
متفرق الاخر باقی رہے گویا اگر کہہ کا پیشاب ہو اور بدوں قصد اور ارادہ کے پیشاب ہو کرے اور میداری اور قلق کی زیادتی ہو
اور سکے بدن کی دونوں جانب میں متعدد ظاہر ہو گا بعد ازاں مرجا یگا۔ کہتے ہیں کہ اگر پہلے سپید پیشاب ہوتا ہو اور پھر قریبی
آئینا کہ جو درامر کہے ہو کہ مانند ہوا و اسیر کف بھی نمودار ہو بعد ازاں ناک سے دونوں طرف خون سیاہ روان ہو یہ علامتِ موت
اور روی ہے۔ بعض ایسے علاماتِ رویہ جو براہِ تجربہ اطباء نے ذکر کیے ہیں اور قیاسی دلائل سے انکا اثبات بہت دشواری سے
ہو سکتا ہے از انجملہ یہ ہے کہ جب کسی آدمی کی وریدِ شریانی پر جو گردن میں ہے ایک دانہ مشابہ کدو دانہ کے برآمد ہو اور اسکا ہمراہ
سپید دانہ چھوٹے چھوٹے بہت سے نمودار ہوں اور نیز خیزون کے کھانگی خواہش اور رغبت پیدا ہو بہت جلد مرجا یگا۔ پھر
کہتے ہیں اگر کسی آدمی کی کپٹی پر دانہ سبز اور سخت پیدا ہو اور اسکی آنکھوں میں مادہ سفید پید ہو تو چھ روز مرجا یگا۔

جس شخص کے جسم میں دانوشل مشور کے ار کی آنکھ کے پنجے برآمد ہو دسویں روز مر جا گیا۔ اور بعض شیرینی کو بہت دوست ملوگا اور آخر میں حلاوت شیرین کو۔ کہتے ہیں کہ مرض شدید کوئی کیون نہاگر دفعہ عارض ہو اور اسکے بعد قریب یا خلفہ عارض ہو رائل ہو
 کی ہے۔ کہتے ہیں جسوقت محسوس خواہ اور کسی مرض کو اور ام یا قروح نرم عارض ہوں بعد از ان او سکی عقل زائل ہو جائے
 مر جا گیا کہتے ہیں جب کسی آدمی کے بدن میں خواہ چہرہ میں ترل اپنے ڈھیلان عارض ہو اور دسویں روز مر جاوے اور رائل میں اس
 مرض کی ناک میں بھلی پیدا ہو دسویں روز مر جائے گا خواہ تیسرے روز۔ کہتے ہیں اگر کسی شخص کے زانو پر شل کمو کے دانہ گرل
 اور سیاہ پیدا ہو اور اسکے گرد سرخی بھی ہو بہت جلد مر جا گیا چاس روز او سکی ہلاکت کا اظہار کرنا چاہیے اور علامت اس کے
 موت کی یہ ہے کہ سر پسینا نکلے علامات طول مرض کے طول مرض یا وجہ علامات انشا کے ہوتا ہے خواہ تیسرے روز مر
 اور بقاعدہ کرنے سے اور بہر حال طول مرض میں خم معدہ ضعیف ہو جاتا ہے اس لیے کہ طول مرض سے ہزال اور ناتوانی خم
 معدہ میں آ جاتی ہے علامات طول مرض کی نفج میں دیر اور تاخیر ہونی اس قسم خاص کے نفج میں جس سے نفج پہلے ہلال کا گیا
 ہے یا رسوب اور تیشین ہونے میں ثقل کی تاخیر ہو جو متعلق رہتا ہو خواہ ہمیشہ رسوب اور ہر جا مر جاوے اور ایضا لا غری بدن اور خصوصاً
 چہرہ کی کم ظاہر ہونی طول مرض پر دلیل ہے۔ اس طرح اگر مرض حاد میں نفج عظیم اور چہرہ پھولا ہو اور شمر سبب متفق ہوں
 ایسے کہ دے نہ سکیں۔ دریافت کرنا چاہیے کہ تحلیل مواد کم ہوتا ہے اور مرض میں طول ہوگا۔ اگر بحران کو علامات قبل نفج مادہ کو
 پیدا ہوں اور قوت ساقط ہو خواہ علامات موت کو پیدا ہوں مرض میں طول ہوگا۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ خوف
 دلانے والی چیزیں اور آلام جو بہرہ بزرگ واقع ہوں اور اسکے ہونے کوئی ضرر پیدا ہونے فائدہ اور بحال خود باقی رہیں تو مرض میں
 طول ہوگا خصوصاً اگر یہ علامات ابتدائی مرض سے شروع ہوں اور آخر مرض میں ظہور ایسے علامات ہانکے کا اہم ہے اور حرکت
 سے برآمد ہونا عرق کا بھی طول مرض پر دلیل ہوتا ہے جسوقت ہر اہم استفراغ قلیل کے جو دلالت کرتا ہے طبیعت کے مقابلہ کو کہ حرکت
 کی جو اور باوجود حرکت کے دفع مواد سے طبیعت کے عاجز ہو سکے تو تمام اور کمال ظاہر کرنا ہے خواہ یہ استفراغ عرق ہو خواہ
 رعات خواہ اسہال وغیرہ حاصل یہ ہے کہ جب ایسی استفراغات کو ہمراہ اور علامات خیر پیدا ہوں یا علامات روی ہمراہ ان
 استفراغات کے موجود ہوں طول مرض پر دلیل ہوگی۔ اگر رسوب شرج چالیس وزنگ برابر باقی رہے اور سپید ہو جو طول
 کی دیگا تا ایک اسید بحران اور زوال کی ساتھ دن تک نہوگی ابتدائی مرض میں احتلام دلیل طول مرض پر ہوتا ہے۔ اگر علامات طول مرض کی
 اوائل مرض میں پائے جائیں او کی دلالت قوی نہیں ہے بل اول علامات کے جو بعد زمانہ ابتداء کے پائے جائیں اور طول مرض پر دلیل
 ہوں۔ اگر ایسی علامات جو مرض کی سرعت زوالی پر دلیل ہوں اور او سکے طور کا زمانہ اوسط ایام خواہ او آخر ایام مرض میں مشتبہ ہو اور
 حکم انذار میں قائل کرنا چاہیے اور سوچنا چاہیے کہ یہ علامات کس دن اور یہ دن مندر کس دن کیوں آئے ہیں اور جو شرط ایام انذار
 کے مذکور ہیں ان کی مراعات کرنی چاہیے اور حال قوت اور سن اور نفج اور فضل اور فرج اور حال حرکات مرض کی کیفیت اور سن
 اور تقدم و تاخیر میں اور او کی اوقات میں نظر کرنی چاہیے خصوصاً منہی حیات مادہ اور ان حیات کی طول اور قصر میں کہ یہ امور ان قسم
 حرکت میں خواہ ان قسم سکون اور جیسا مناسب بحال علامت ہو ویسا حکم کرنا چاہیے علامات اس بات کو کہ مرض بذر لوعہ
 بحر اس متقاضی ہوگا یا بطریق تحلیل اگر قوت قوی ہو اور مرض میں حلت ہو اور نہ تھا ہے مرض میں تزلزل ہو مقدار اور

کیفیت نوبت کی بڑھتی جائے اور سن اور فصل ایسی ہو کہ تحریک مادہ کو بطرف بھران کے مائل کرے اور سکون مادہ کی باعث نہواور سطح نفع خواہ
عدم نفع کے علامات ہائے ۱ اور خوت دلانے واسطے موجود ہوں اور اوکے ذریعے عجلت انقباض و مرض خواہ دفع موت دریافت ہو وہ مرض بذریعہ
بھران کے دفع نہوگا اور اگر اشیاء مذکورہ از قسم تگی قوت اور اشتداد نوائب کم اور کیف بین برکس باقی ہوں اور علامات بطور کے موجود ہوں
مرض بین طول ہوگا پس خواہ بذریعہ تحلیل کو ہلاکت میں ہوگی خواہ زوال مرض کا بھی بذریعہ تحلیل ہو جائیگا۔ اور اگر بعض امور مقتضی طول کو
ہوں اور بعض امور سے سرعت زوال مرض کا سمجھا جائے ایسی صورت میں بھران مرض کے ناقص ہونے اور اوقات میں تاخیر اور قسم اوکی انتفا
ہوگی۔ موت اور حیات پر استدلال براہ قوت اور بذریعہ تحلیل کرنے واسطے علامات ہر ایک قسم کو کیا جاتا ہے احکام نکس کے
نکس در دوبارہ واپس آنا مرض اول کا سبب و زیادہ ہے جو بضعف قوت کو ہوگا اور اسکے سببہاں بالفرض علامات ہلاکت کو ہونے ہیں۔ اگر سوء
تدبیر مرض یا طبیب و نکس واقع ہو بہتر ہے بہ نسبت اوس نکس کے جو خود بخود یا بضعف صواب تدبیر کے پیدا ہو۔ منجملہ اوں خطاؤں کے جو
موجب نکس ہوتی ہیں مسخات کا زیادہ استعمال کرنا خواہ ایسی دواؤں کا جنہ اشتہا و طعام اور دیکھی ہضم کی بہت جلد ہو جائے جیسے گقند
عسل یا قوس و رد خواہ اور جوارشات جنہن نشین زیادہ ہے جو بقید مادہ کا بعد بھران رہ جاتا ہے اور اسکے اخراج خواہ تحلیل کی تدبیر طبیعت خواہ
صاحت ہو نو نکس پیدا کرتا ہے علامات نکس کے جس شخص کی تیجہ بھران کی شبہ بلکہ بھران نام اور جلد ہو ٹھہرنے جائے خصوصاً اگر
بھران بذریعہ جدری یا بھران خواہ بذریعہ جرب کے ہو اور خلاصہ یہ ہے کہ جو بھران بذریعہ اخراج مادہ کے بطرف جلد کے ہوا ہو اور
بھرتپ میں سکون اور خفت پیدا ہو نو نکس واقع ہوگا۔ کہی نکس پر استدلال جو بضعف قوت اور ضعف اشتہا اور غثیان سے کیا جاتا ہے اور
خفت نفس اور قلت ہضم اور فساد طعام معدہ میں اس طرح کہ غذا ترش ہو جائے خواہ بطن دغایت کے مائل ہو اور شراب سیف میں اور لواحق جلد
طیال میں تغلیظ پیو اور نوم میں فساد واقع ہو اور پیداری دینکے ہوا اور پیاس میں شدت ہو اور چہرہ پر شمع زیادہ پیدا ہو کہ بالفصوص یہ
علامت نکس کی بہت بڑی ہوا و خصوصاً تیجہ اوپر کی بلکہ میں علی الخصوص ورم اس پلک اور سطح و سکا تہی ہوا اگر چہ تیجہ چہرہ کا زائل ہو جائے
منجملہ دلائل نکس کے یہ بھی ہے کہ بدن مرض کا قبول طعام اچھی طرح نہ کرے اور بوجہ تغلیظ تدبیر کے لاغری بدن کی زائل نہو خصوصاً اگر ایسی احوال
روی روز بروز انکا ظہور اور اشتداد بروقت نوبت اوس مرض کو جو پہلے تھا ہوا کرے۔ کہی استدلال نکس پر بذریعہ ہضم کے کیا جاتا ہے اگر
ہضم میں سرعت اور تواتر باقی رہ جائے اور خراجات بھرائی جو برآمد ہو کر اندر کی طرف غائب ہو جائیں اور بول سبکی استدلال کیا جاتا ہے اگر
اوسمیں کسیتدر زیادتی رنگ کی زرری خواہ شقرت یا حرت سے ماتی رہ جائے یا غام ہو کہ نہ اوسمیں غلظت ہے اور نہ رسوب۔ ایضا استدلال
بذریعہ بول اور سوت بھی کیا جاتا ہے کہ مریض صحت یافتہ کا بول بنو بول طبعی کو نہ ہو پچا ہو۔ بعض فصول کو نکس پر زیادہ لالت ہو چنبڑ
فصول کے جیسے خرف کہ اوسمیں نکس بادہ واقع ہو تا ہی نہایت افضلوں کے۔ اور بعض اقسام مرض کے بھی زیادہ لائق نکس کہ ہیں اور انہیں
اعانت زیادہ ہے نکس کے دفع ہونے پر جیسے حمیات اور ام اگر بعد اسکے زوال کے کسیتدر الکتاب حرارت باقی رہ جائے اشتہا میں خواہ
صرح اور سرد یا در و گردہ اور طحال درد شقیقہ خواہ درد سر جیسے پیچھے کہتے ہیں اور امراض نوازل اور جوارض کہ نزل سے پیدا ہوں مثل حشہ
وغیرہ اور امراض نفس کے اسباب موت کے موت کے حدوث کا سبب یا ایسی شے جس سے مراح قلبک فاسد ہوتا ہے خواہ ایسا
سبب جو قوی کو تحلیل کر دینا ہے پس حرارت غریزی کچھ جاتی ہے زیادہ مراح قلب کی وجہ سے جو موت واقع ہوتی ہے یا الم شدید
یا فراط کسی کیفیت میں کیفیات چہاگانہ سے پیدا ہو جائے خواہ کوئی کیفیت غریب سمجھی آہر کی پیدا ہو خواہ اعتباس مادہ نفس کا

بوجہ بنسب اور اعتدال کے پیدا ہو کر سام کے مریض اگر کو بے عدم تنفس کے مر جاتے ہیں اس واسطے واجب خیال اس امر کا کہ وہ چٹ لٹنی پانی
اور ان کی خلق خشک نہ ہونے پائے۔ اقسام موت کو جو حیات میں واقع ہوتی ہیں اور علامات کیفیت موت
مریض کی ازین قبیل وہ موت ہے ابتدا کو نوبت میں تب کی بوقت نزدیک اور دورہ جمی کے عارض ہوتی ہے اور یہ موت اکثر جہا
اور ایم باطن میں جس وقت انصباب فضول کا بطرف باطن کے دفع نہ ہوتا ہے اور ایسے طبیعت امراض میں جسے طبیعت بوجہ جہا
کے آریہ کرتی ہے بروقت حرکت اولی امراض کی کہ اس وقت قوت ان امراض کی زیادہ ہوتی ہے خصوصاً اگر قوت ضعیف ہوتی
گرنہ کرکتی ہے اور حاصل یہ ہے کہ اس کیفیت کی تشبیل مثل خنک کو خواہ جیسی بہت سی لکڑی آگ کو بجھا دے۔ ازین قبیل وہ موت ہے
جہنمی زوائج جمی میں بوجہ شکست کھانے طبیعت کو مرض سے واقع ہوتی ہے۔ تیسرے قسم کی موت وہ ہے جو زمانہ انحطاط میں پیدا
ہوتی ہے اور یہ بہت کم اور نادر ہوتی ہے اور اگر ہوتی ہے تو زمانہ انحطاط بخیر اور خاص میں ہوتی ہے نہ زمانہ انحطاط کلی میں اور سبب
یہ ہے کہ طبیعت زمانہ انحطاط بخیر میں گویا بخیر کی حالت میں ہوتی ہے اور حرارت منتشر و متفرق ہو کر جو اطمینان خلق ادہ مرض کے
حافظ قلب لیو روح اور حرارت مجتہدہ جو قلب میں ہر طور اور اسکی حاجت اس سے پہلے کی جمیع اوقات میں تھی اس سے جدا ہو جائی
اور اسی غفلت سے موت عارض ہوتی ہے۔ اکثر یہ بیمار بوجہ غشی کے دفع نہ مر جاتی ہیں اور بعض لوگ بتدریج ادہ ہستہ ہستہ قریب
ہیں اور کبھی انحطاط میں زور آور قریب بھی ہو جاتا ہے کہ قوت میں استرخا اور تحلیل حرارت عنری کا ہوتا ہے اسوجہ سے گمان انحطاط
حقیقی کا ہوتا ہے مگر نبض دونوں انحطاط کی الگ الگ ہو انحطاط واقعی اور حسیح میں نبض قوی ہوتی ہے اور انحطاط کا ذکر
نبض مسترخ اور ڈھیلی ہوتی ہے انحطاط حقیقی میں نبض مستوی اور انحطاط باطل میں مختلف ہوتی ہے اور نظام صحیح سوخت
ہو جاتی ہو اور انحطاط کلی میں مریض کی موت بدون اسباب سخت اور درشت کو جو خارج سے طاری ہوں نہیں ہوتی اور مریض
ضعیف ہونا بھی بروقت طاری ہونے لیسے اسباب کو ضرور ہے جیسے حرکت شدید خواہ قیام جو نوب پیدا کرے یا غصب حد سے زیادہ اور بھی
ایسے اسباب انحطاط بخیر میں ہوتے ہیں ایسی موت سے پہلے عرف لزوجت دار تنور اسباب برآمد ہوتا ہے۔ جہری میں آدمی اکثر بارہ
انحطاط میں مرتا ہے اور مرنے سے پہلے عرف مختلف نائل بہ بروقت پیدا ہوتا ہے اور یہ عرف تنہا سر اور گردن میں برآمد ہوتا ہے یا فقط
سینہ میں اور اگر جلد علانیہ میں خشک ہوا و سوقت موت بعد عرف کے ہوگی اور اگر جلد اس وقت شروع موت بعد عرف کے واقع ہوگی
۔ اکثر موت جو امراض قتالہ میں ہوتی ہے اس وقت ہوتی ہے جس وقت بھران جب امراض سلیم میں ہوتا ہے مثلاً اگر بھران مرض کا
ازواج میں متواتر موت ہی ازواج بنوخت میں کی اور اگر بھران وقت طاق نہ نہیں ہو تو موت ہی ازواج میں ہوگی یہی جائنا ضرور ہے کہ غلبہ موت
بروقت ختمی نہایت کی ہوتی ہو اور اس وقت ہمراہ مرض کی امراض وی پیدا ہوتی ہیں جیسا کہ اختلاف عقل و فہم نہایت کر کے رسات اور ضعف تحمل کی کالہا و سبب
پیدا ہوتا ہے اور انکو خیم تار کی اور بیج فواد اور خلق پختی تب۔ تاکہ اولی نوبت میں موت واقع ہوتی ہے کہ بدن میں گرمی پیدا
ہوتی اور نبض صغیر زیادہ ہوتی ہے اور کیفیت نبض کی ردی اور رسات اور کسل میں اشتداد۔ خلاصہ یہ ہے کہ اس تب میں
جب شدت ان اعراض کی ہوتی ہے موت واقع ہوتی ہے خواہ زمانہ ابتدا کا ہو خواہ نزدیک یا بختی کا۔ اور موت زمانہ نزدیک
جو ظاہر اور محقق ابھی بد منتی نہیں ہو چکا ہے کسی کسی واقع ہوتی ہے۔ اگر علامات موت کے وقت بوقت بعد از و زائل دیکھے
جائیں انہیں دلائل کے نظر سے جو ہم بیان کر چکے اور بیانے جائیں پھر کچھ فوف نگرا چاہیے اور اگر پائے جائیں حکم وقوع موت لگایا جائے

— یہ اگر باوجود علامات مذکورہ بالا کے اور علامات روی بھی پائے جائیں موت کی اسباب سے رہنمائی زیادہ کرنا چاہیے اس لیے اس کے علاوہ اس حکم ظنی کی تقویت کرینگے اکثر اگر نواب افرادی ہوں ساتویں روز بیمار مر جائیگا اور نواب ازواج ہوں چھوڑ دن خصوصاً اگر مرض کی حرکت سریع ہو علامات موت کے بغیر بحران کے ضعف قوت میں پیدا ہونا اور ثنوت کا مقابلہ مرض سے عاجز ہونا اور علامات تقیم میں تاخیر ہونی خواہ مرض قوی ہو حرکت او سکی لطیف ہو کہ ہر واحد ان علامات کا دلیل ہے کہ موت بدون بحران کے واقع ہوگی اور اگر یہ سب مجتمع ہوں دلالت زیادہ ہوگی بیان حالات کا جو ضعیف اور نقیہ کو گونگول لاحق ہوں ناقصین یعنی وہ لوگ جو بیماری سے صبح ہوں مگر ابھی ضعف اور نقاہت باقی ہے ایسے لوگوں کو کس مرض پیشتر ہوتا ہے جب اسباب مذکورہ بار بار کس پائے جائیں اور کبھی الکی قوت شدید خواہ ضعیف ہو جاتی ہے اگر تدبیر مناسب بحال انکے جیسے ہم آئندہ ذکر کرتے ہیں کچھ ہے اور یہ بھی ایک امر انکو عارض ہوتا ہے کہ غذا وغیرہ سے کچھ فائدہ انکو نہیں پہونچتا اور نہ اس کے بدن میں طاقت اور توانائی بڑھتی ہے اور خراجات انکو بدن میں اکثر پیدا ہوتے ہیں اگر تنقید انکے بدن کا بخوبی نہوا ہوا و ان اخلاص سے جو پہلے تھے اور کبھی انکے بدن کو بعض اعضا میں فساد عارض ہوتا ہے کہ بقیہ مادہ اسی طرف دفع ہوتا ہے اور کبھی انکو ایسے امراض لاحق ہوتے ہیں جو بہ نسبت امراض سنا کے اعتدال و متصور ہوتے ہیں اگر تدبیر بالضد نسبت امراض سابقہ کے بافراط کی گئی ہو مثلاً نقل زبان اور فالج اور قولنج بار بار اور سنا اور صرع اور صداع لازم اور شقیقہ وغیرہ عارض ہوتا ہے اگر ترتیب میں مبالغہ کیا گیا ہو اور قدر ضرورت سے زائد ہو گئی ہو اور اکثر خارش انکے بدن میں پیدا ہوتی ہے اور نیکم پانی میں نہانے سے زائل ہو جاتی ہے اور انکے بال اکثر سپید ہو جاتے ہیں ایسے کہ بوجہ کثرت حرص اور آرزوئی غذا کا شعور انہیں باقی نہیں رہتا اور رطوبت غیری جو بالوں کو سیاہ پانی رکھتی ہے ہمہ بند ہوتی ہے جیسے کہیتی جب خشک ہوتی ہے سپید ہو جاتی ہے پھر جب او کی نقاہت دور ہوتی ہے بال سیاہ ہو جاتے ہیں جیسے کہیتی خشک سینچنے کے بعد پھر سے ہری ہوتی ہے تدبیر ضعیف لوگوں کے واسطے نافہ کی تدبیر میں نرمی کرنی ضرور ہے اور نرم شو کا استعمال بر نرمی کیا جائے اور کوئی بے غذا کے ثقیل او سکے بدن پر وارد نہ کچھ اور نہ کسی قسم کی حرکات خواہ حمام گرم سے او سکی تدبیر کرنی چاہیے اور جو اسباب ناگو اور خاطر ہیں حتی کہ سخت آواز دین وغیرہ سے بھی او سکی حفاظت پر ضرور ہے اور تدبیر ریاضت معتدل جبک او سکے کو ہو پناہ چاہیے اور نرم ریاضت سے ابتدا کرنی مناسب ہے کہ ایسی ریاضت او سکے کو نافع ہے اور بہت سود مند اور ایسی تدبیر میں مشغول ہوں کہ خون او سکے بدن میں زیادہ پیدا ہو اور ضرور ہے کہ اسی ایسے حالی پر چھوڑ دین کہ فرحت اور برد میں بسر کرے اور جمیع استقرافات سے خصوصاً جماع سے باز رکھیں نہ تراش معتدل نافہ کو نافع ہے خدوہ و تاجہ تراب لطیف اور قوی ہو۔ سب سے زیادہ نافہ زیادہ قابل ممانعت کرے تو سب غذا میں جسکا بحران پوشیدہ ہو اتھواریہ بہالت مرض میں جو بحران واقع ہوئے تھے بخوبی ظاہر نہ تھے ایسا شخص کس مرض کا چونکہ مستعد ہوتا ہے اس واسطے افراط غذا خواہ اندیہ ثقیل سے اسکو باز رکھنا چاہیے اور کبھی ایسا نافہ محتاج استفرغ اقبہ مادہ کا بھی حالت نقاہت میں ہوتا ہے مناسب ہے کہ بہان اہلیف سے اسکو اور اخراج کروں خصوصاً اگر براز میں غلیظ صفا ویت کا معلوم ہو خواہ کسی اور خلط کے رنگ در قوام کی طرف مائل نہ ہو جس خلط سے تپ او سکے بدن میں پیدا ہوئی تھی اور اشتہا و طعم میں خلل پیدا ہو اگر ایسی کیفیت پیدا ہو تو کچھ کعب سے راحت دینی چاہیے اور باوجود سکی قوت بجزانی چاہیے کہ بر نرمی بعد از ان استفرغ کرنا چاہیے اور کبھی احتیاج مسهل اور تقویت کے ساتھ ہی ہوتی ہے

تو پھر اسہال بذریعہ دوا اور تقویت بذریعہ غذا کے کجاتی ہے بلکہ غذا دوائی جو سہل ہو جیسے شربت ورد اور گلشنہ وغیرہ کجاتی ہے یا اوسمین قوت ادویہ مسئلہ کی بھی شریک کرین جو سہل ہوں اور غذا دوائی کے مزاج کے موافق اور مخالف مزاج مرض کے ہوں جیسے آوی بخارا اور نمربندی شیر خشک اور ترنجبین وغیرہ صفاوی مزاج کے واسطے اور کھجی اور ارار بول سے نفع ہوتی ہیں کہ فقط اور اس سے انکے عروق کا تنقیہ ہو جاتا ہے اور کبھی یہ فعل مدرات مشہورہ سے حاصل ہو جاتا ہے جیسے خیاریں گوکھرو وغیرہ۔

قصہ کی حاجت نافہ کو بہت کم ہوتی اور خون کے اخراج سے یہ بے پرواہی مگر کبھی اسکی بھی ضرورت ہوجاتی ہے اور اس پر اشتقاق بخنہ اور بھولنا رگوں کا دلیل ہوتا ہے اور دیگر علامات قلبیہ خون کی بھی دلالت کرتے ہیں خصوصاً اگر تپ کا کس قدر بقیہ معلوم ہو کہ رگوں میں اوسکا مادہ ابھی کس قدر باقی ہے اور ہونٹوں میں چھالے برابر ہوں۔ کبھی طبیب کو حاجت قصہ مجموع کی ہوتی ہے منظر دانت خون سے کہ اوسمین کس قدر خاکستر اخلاط رزی گئی باقی رہ جاتی ہے اوسوقت اخراج خون فاسد کا ضرر ہوتا ہے اور تولید خون صالح کی تدبیر از سر نو واجب ہوتی ہے۔ مگر اس تدبیر میں مناسب یہ ہے کہ جو استفراغ از قسم سہل خواہ قصہ وغیرہ کے کیا جائے اوسمین تر اور نرمی ملحوظ رہے اور دفعہ کوئی تحریک نہ کچاؤ۔ دن کو سونا بیشتر نافہ کو مضر ہوتا ہے کہ اوسکے بدن کو دھبلا کر دیتا ہے اور کبھی بوند بھی ہوتا ہے کہ خواب کی گرمی حرارت غریزی میں انتعاش اور خرداری پیدا کرتی ہے اور جس نافہ کو نیند مفید نہیں ہوتی اکثر اوسکو بدن میں تپ ہوتی ہے اسلئے کہ مادہ میں خامی پیدا ہوتی ہے اور خار غریزی میں کس قوت پیدا ہوتی ہے۔ مفتضای احتیاط جمیع اقباس میں خواہ اوسکے بدن بقیہ اخلاط سے پاک ہوں کہ انہوں یہی ہے کہ جو تدبیر غذائی نسبت انکی حالت مرض میں جاری رہی ہو مثل شوربا اور آب جو وغیرہ کے دو تین روز خواہ تھوڑی دن وہی تدبیر جاری رہے خلاصہ یہ ہے کہ بعد صحت کی جو تدبیر بحال حالت نقاہت میں آنے والا ہے اوس دن تک تدبیر غذای وہی جاری رہے جو پہلے ہوئی تھی اور مفید ہوئی تھی بعد اوس کے اخراجات غذا میں ایسی کچاؤ کہ خون صالح بخوبی پیدا ہو۔ اور جو نافہ کہ اوسکا بدن بخوبی اخلاط پاک سے ہو اور نیزہ شخص کہ جسکی تپ سلیم تھی اور روی نہ تھی وکرتین بھی بہتر ہے کہ لطیف تدبیر کچاؤ ورنہ اوسکے بدن میں کمی غذا سے گرمی پیدا ہوگی اور اوسکا حال اتبر ہو جائیگا اور جو شخص لاغر اور نحیف ہو گیا ہو بہت جلد اور کوفہ بھی اور خوشحالی کی طرف لانا چاہیے اسلئے کہ قوت اوسکی باقی ہے اور جبکہ بدن پاک نہواو سکی تدبیر نہ بھی دیر میں کرنی چاہیے۔ اگر اشتہا نافہ کی بعد صحت کے زیادہ نہواو سکے معدہ میں امتلا ہو جو وہ ہے اور اگر اشتہا تو ہو مگر ہضم بخوبی نہ کر سکے تو وہ غذا اپنی طاقت سے زیادہ کھاتا ہے اور جبکہ اوسکی طبیعت قابل قبول غذا کی ہے اوس سے زیادہ کھا کر نادراو سکے ہضم پر نہیں ہوتا ہے اور وہ غذا بعد ہضم کے اوسکے بدن میں بھلتی ہے یا اوسکو بھینز اخلاط کثیرہ موجود ہیں کہ طبیعت انکی تدبیر میں مصروف ہے اسلئے ہضم کی طرف توجہ نہیں ہوتی ہے یا اوسکے معدہ کی قوت ناقص ہو خواہ تمام بدن کی قوت اور حرارت غریزی ناقص ہو گئی پس غذا میں تغیر بخوبی نہیں کرنی کہ جس سے طبیعت اوسمین امتیاز کرے اور ایسے لوگ اگر اول صحت میں خواہش طعام کی کرتے ہیں آخر آخر انکا حال یہ ہوتا ہے کہ انکی اشتہا ناقص ہوجاتی ہے اسواسطے کہ آفات اور امتلا اخلاط رزی کے معدہ بدن بڑھتی جاتی ہے۔ اگر بعد صحت کے اشتہا کم ہو اور پھر بڑھتے بڑھتے زیادہ ہو جائے یا بہت خوب ہو اس سے کہ پہلے اشتہا زیادہ ہوا ہے پھر کم ہو جائے پھر اگر اشتہا ہمیشہ یکساں رہے اور باوجود تغیرات کے بدن میں تغیر بجانب قوت اور غریزی کی نہیں قوت اشتہا کی اور تغیر اشتہا کی عصب کی جو کہ سببہ ص سے طرف فہم معدہ کے آتا ہے

انتہا ساقط ہو جو بضعف معده کے اور چونکہ سفر جل مقوی معده ہے فرسج کا جو کثرین ہے اس سے امان ہوتی ہے اور زور یہ مقوی معده ہوتا ہے
 سببیں سرد جلی کے گرم ہیں جیسے قرص درد وغیرہ اون سے اکثر کس کا خوف ہوتا ہے جب کہ اس کا سبب امراض کا بیان اوقات اور بوجہ مرض
 کی ابتداء و حیات میں مفصل بیان ہو چکی۔ اب یہ جاننا چاہیے کہ حرکات ادوار کو کبھی شستی میں زیادہ ہوتے ہیں یہ بات انما سے عرض ہو
 دلالت کرتی ہے اور کبھی دورہ کی حرکت بہ طرف نقصان کے ہوتی ہے یہ دلیل ہے انخطاط مرض کی اور رات کو حرکات اور امراض اور امراض
 کے اعراض میں شدت زیادہ ہوتی ہے اس واسطے کہ بوقت شب طبیعت کو اشتعال طوف انفجاص مادہ کی زیادہ ہوتا ہے اور ہر طرف فارغ
 ہو کر متوجہ مقابلہ مرض کی ہوتی ہے مقالہ دوسرا اوقات بحران اور بحران کے ایام اور دورے بحران کی ابتداء
 مرض میں اور اول حساب بحران کا بیان بعض اطباء کہتے ہیں کہ اول مرض جس وقت سے شمار ایام بحران کا کیا جاتا ہے وہ
 زمانہ ہے کہ مریض اس وقت آثار مرض جیسے کمر اعضا اور طبع حیات میں دریافت کرتا ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ نہیں بلکہ جس وقت سے
 مریض صاحب فراس ہوتا ہے اور ستر بخوری پر گرتا ہے اور ضرر فعل کا بوجہ مرض کے بخوبی واضح ہوتا ہے اس وقت سے شمار ایام بحران
 کرنا چاہیے۔ ثمرہ اس نزاع اور اختلاف کا اونہیں حیات میں ظاہر ہوتا ہے جو دفعہ عارض نہوں اور بوجہ حیات کے دفعہ چار میں ہوتے
 ہیں اونہیں اول وقت پوشیدہ نہیں رہ سکتا ہے جیسے بعض مہموں کی تب دفعہ شروع ہوتا ہے اور ابتداء کی خوب ظاہر ہوتی ہے۔ اب تو یہ
 سے پہلے وہ مریض ایسا خوش حال تھا کہ اسے کسی طرح کی ابتدا اور تعب محسوس نہ ہوتا تھا اور ناگاہ سو گیا خواہ حمام میں داخل ہو یا خواہ کسی قہر
 تعب ہو یا خواہ یکایک تب لگتی لیکن جن تو نہیں ہاتھ پاؤں کو منا خواہ درد سر وغیرہ مقدم ہوتا ہے خواہ تویم کے آثار سے پہلے شروع ہو کر ابتداء
 تب شروع ہوتی ہے اسے حیات میں یہ اختلاف شمار ایام بحران کا چل سکتا ہے چار سے نزدیک راوی صحیح اور مذہب مختار شروع حساب
 بحران کا یہ ہے کہ خاص تب سے کو وقت ابتدا کو اول یوم شمار کریں اور وہ زمانہ وہی ہے جس وقت خروج مزاج انسان کا حالت اصلی اور طبیعی
 سے بخوبی ظاہر ہوتا ہے اور ابتداء کمر خواہ درد سر اور اعضاء وغیرہ کا کچھ اعتبار نہیں ہے جیسا فریق اول کہتے ہیں اور اس طرح باوجود فراس
 ہونا خواہ خونابی قابل اعتماد کے نہیں ہو سکتا اس لیے کہ اکثر مریض صاحب فراس نہیں ہوتے اور تب موجود ہوتی ہے۔ اگر چاہا کہ بعد
 از ولادت تب عارض ہوا زور ولادت حساب کرنا چاہیے کہ محض خطا ہے کہ اسکے قائل ایک قوم ہیں۔ اور اکثر زمانہ حاملہ تو تب
 دوسرے خواہ تیسرے روز وضع حمل کے عارض ہوتی ہے بیان سبب ایام بحران اور اسکے دوروں کا اکثر لوگ سبب
 مقرر ہوئے نہایت بحران امراض حادہ کا مانتا ہے کہ حرکت اور دورہ سے بخوبی کہنے میں اور خیال کرنے میں کہ قوت ابتداء کی عامی طو
 عالم میں پہلی جوتی ہے کہ بذریعہ اسی قوت کہ اقسام تغیرات کے پیدا ہوتے ہیں یعنی ثمرات اور اخذ بہر بھی قوت فری میں ہوتی ہے
 خواہ عدم نصیب اور عدم ہضم پر جیسی جس مادہ کی استعداد ہو اور اسی دعوے پر ایک استدلال تجربہ کا یہ لاتے ہیں کہ دریا کے پانی کا جذبہ
 دہرین میں بحال اختلاف زیادتی نور نمر کہ ہوتا ہے اور کیفیت حد و ش حد اور مد کی یہ ہے کہ جس وقت سے مانتا ہے کہ انور برہنا جاتا ہے
 و یا پانی میں زیادہ ہوتا جاتا ہے یعنی برہنا پانی کا تبرع ہوتا ہے اور جتنا مانتا ہے کہ انور زیادہ ہوتا جاتا ہے اس قدر پانی کا زیادہ ہوتا
 جاتا ہے تاہم نہایت زیادتی کو چاند ہونے کا اور سو وقت انتہا مذکور۔ آب دریا ہونے جاتا ہے جب مانتا ہے پندرہویں تاریخ فری سے
 ہر مہینے کے گھٹنا۔ سبب پانچے نقش اور گشی پھیلا دین شروع ہوتی ہے پھر جب چاند چھپ جاتا ہے آخر مہینہ کے ایام حاق میں ہوتا
 انتہا سے کو پانی ہو چکر جاتا ہے در شروع ہوتا تھا اس قدر کم ہو جاتا ہے اور پھر حقیقت حاق سے نکل کر شکل لال نظر آتا ہے دوسرے

اور خوش حالی مرض پر شامل ہو اور روز بھرانہ آئے اور آثار کے الٹی شدت ہو ان اور زیادہ اور دیگر احوال فاسد ہو ان کو قیصر پر وقت
اختتام اس وقت پہنچے زمانہ بھرانہ۔ کہ ظاہر ہو گیا اور یہ فیضان اور زہد و ان کی مرضی کی رائج ہوگی۔ یہ احوال نراہ اعراض
غرضہ ہیں اور ایک مہینہ سے زیادہ ہوئی۔ یہ سب سے پہلے اور اس کے بعد سارے جسم پر پھیل جاتا ہے۔ اگرچہ اندازہ مفرد
کرنا بھرانہ کا ان اوقات میں صدیق ایک شکرک امر ہے اور اس تجربہ میں گنجائش نہیں اور نفع کو زیادہ ہے اور کوئی دلیل
ہر بانی اسکی ثبوت پر کما بین نہیں ہو سکتی ہے لیکن طبیعہ کو مناسب ہو کہ جو شے کثرت مشاہدہ اور تجربات سے معلوم ہو
مدار معالجہ اور علاج کا کرے اور اسکی علت واقعی کی شناخت کے درپے نہ واسیلے کہ بیان اس علت کا طبیب کو دوسرے علم
یہو بچانا ہے اور طبیعات خواہ فلسفہ اولی تک پہنچانے۔ بلکہ واجب ہو کہ طبیب ایام بھرانہ کے وجود کا قایل اور مفرد بسبیل تجربہ
ہو جائے خواہ مسئلہ بھرانہ اور قنٹین اوقات مذکورہ کا بطور اصول موندہ کے ان کے خواہ اگر اسکی ولین شکایتی رہے پس
نہ نظر قدرت معالجہ کے مصادر سے اس حکم کو تصور کرے۔ یہ بھی جانشا ضرور ہے کہ اکثر اطباء روز اس زمانہ کا نام رکنین
کہ اگر اسکو دو ناگزین حاصل تضعیف جو مقدار ہو وہ بھی یوم بھرانہ ہو اور پھر جو قدر اسکی تضعیف کرتے جاتین حاصل تضعیف
یوم بھرانہ ہوتا جائے اور غیر بھرانہ کوئی دن نہ پڑے تاکہ آخر میں تضعیف کا حاصل مساوی ساڑھے چھین کے ہو جو زیادہ دوسری
بعد نقصان ایام حاق کے فرض کیا گیا ہے۔ مثال ۳۱ دور کی رابع اور سابع سے دیتے ہیں اسلئے کہ یہ دونوں دن ایسے
ہیں کہ انکی تضعیف سو (بموجب اعتبار ایام بھرانہ اور ان کے جسکے لائق رابع اور سابع ہے) ہمیشہ یوم بھرانہ پیدا ہوتا ہے
اسلئے کہ رابع جن امراض کے واسطے لائق ہے جب اور سے دو چند کین ساتواں دن حاصل ہوگا اور جس میں کا بھرانہ جو پنجون
ہوتا ہے اور اسکا ساتویں ہی ہوتا ہے اور دوسری تضعیف میں چودھواں روز پیدا ہوگا یہی یوم بھرانہ ہے اور تیسری تضعیف
میں ساتواں روز پیدا ہوتا ہے وہی یوم بھرانہ ہے گھر عشرینات کا دورہ سب سے زیادہ پورا ہے کہ جو عشرہ بعد کسی عشرہ کے
ہے برابر بھرانہ کا دن ہے اور دونوں دورہ جو اراہیم اور اسابیم کے ہیں عشرینات سے اس بات میں کم ہیں کہ پوری تضعیف
ہر ایک دور کی بھرانہ ہے کسر ہو اسلئے کہ جو کسر اور جزو صحیح ۱/۲ میں واقع ہو اسے اسکی رحایت کرنی پڑتی ہے اور اسی حبت
سے تین ہفتہ میں یوم میں پورے ہوتے ہیں اکیس دن تین ہفتہ کی شمار نہیں ہوتی پس رابع پہلا پوری چاروں کا
معدوم ہوتا ہے اگرچہ فی الواقع ۱/۲ + ۳ + ۴ ہے مگر اسکی کسر دوسرے دورہ میں نکل جاتی ہے کہ وہ ساتواں دن قرار
دیا جاتا ہے کیونکہ دو چند ۱/۲ + ۳ کا ۱/۲ = ۳/۴ بلکہ ۲ دن اور سولہ گھنٹے ہوتا ہے اور تیسرا بھرانہ گیارہویں دن ہوتا ہے
کیونکہ ۱/۲ + ۳ = ۱۰ یعنی دس دن اور تین گھنٹے پس اس تیسرے بھرانہ میں دوسرے دورہ کی رہی ہو کسر نکل جاتی
ہے اس طرح کہ روزیاز دہم مشترک رابع سوم اور چارم میں شمار کرتے ہیں پس چوتھا بھرانہ بروز چار دہم ہوتا ہے اور اسوقت بوجہ کسر
مذکورہ کے آخر رابع چارم روز چار دہم اسواسلئے مقرر کرتے ہیں جن میں سابع دوم کا آخر اور رابع چارم کا متحد ہو جائے اور چودھواں
روز بھاب رابع اور سابع کے ہر طرح سے یوم بھرانہ ٹہرے۔ پھر چونکہ ہر نقصان تیسرے سابع کا کرتے ہیں پانچویں بھرانہ بیسویں روز
پڑتا ہے اسلئے کہ چوتھا اور گیارہواں روز مشترک شمار کیا گیا ہے اسلئے لفظ سے دو دن اور پھر پانچواں دن ورنہ اٹھارہواں
روز پانچواں ہونا چاہیے توضیح شمار ایام بھرانہ کی یہ ہے ۱ + ۲ + ۳ + ۴ پہلا بھرانہ پھر ۵ + ۶ + ۷ + ۸ دوسرا بھرانہ

بجران موصول ہے اس لیے کہ آخر روز بجران اول اور اول روز بجران دوم کا مشترک ہے بعد ازاں ۸ + ۹ + ۱۰ + ۱۱ تیسرا بجران ہے اور بجران
منفصل ہے یعنی ان کا اول روز آخر بجران مقدم سے جدا ہے ہر ۱۱ + ۱۲ + ۱۳ اور چوتھا بجران ہے اور یہ بھی موصول ہے اس لیے کہ روزانہ ہم
تقریب سے اور چوتھے بجران میں مشترک ہے ہر ایک باقی کے ساتھ اور گیارہواں لہذا یہ دونوں پانچویں بجران میں اضافہ
کیے گئے اس وجہ سے بجران پانچویں روز پانچواں ہے یہ دورہ چیم کی متصل ہے موصول نہیں ہے راتوبات میں بالاتفاق ہی طریقہ جاری ہو گا
کہ رابع اول اور دوم موصول ہے ہر ایک کے ساتھ اور دن چیم و دن میں مشترک واقع ہوا ہے اور دوسرا اور تیسرا متصل ہے ہر ایک کے ساتھ اور چوتھا موصول
ہو اس لیے کہ ساتواں روز تو نہیں آیا ہوتا ہے چیم و چیم و چیم و چیم کی پانچویں روز رابع کا شمار کیا جاتا ہے اس میں طبائک اختلاف واقع ہوا فاضل طباطبائی بقراط
اور جالینوس کے کلمات اور سابقہ تفسیرات نسبت قابلہ ذابہ میں پانچویں دورہ کے چودہواں روز موصول قرار دیتے ہیں پس ترتیب اس طرح ہوتی ہے
کہ تیسرا ہواں روز در رات یعنی چیم و چیم و چیم و چیم موصول ہوتا ہے اس لیے کہ چودہ سے بیس تک یون شمار کرتے ہیں ۱۲ + ۱۳ + ۱۴ + ۱۵ + ۱۶ + ۱۷
رابع چیم اور چیم ۱۷ + ۱۸ + ۱۹ + ۲۰ رابع ششم ہے اور خلاف قاعدہ ہے کہ چودہویں روز کو موصول کرنا چاہیے اس لیے کہ ہر ایک
رابع موصول کے بعد رابع موصول ہوتا ہے اور حساب رابع کے اکیسواں روز تیسرے رابع کا آخر ہے اکتیسواں موصول
تھہر یا چیم اور اگر دو سالہ متختم ہو گیا تو تیسرا موصول قرار دینا موصول ہوا ہے اور آخر رابع سوم کے بعد اور دونوں دوسرے رابع اور رابع کے حساب
سے موصول روز بجران قرار دیا جائیگا پس رابع ششم اور رابع سوم کا اخیر موصول روز ہو گا اس طرح کہ رابع اول اور دوم منفصل شمار کریں
اور رابع سوم موصول تھہر یا چیم اور اکیسواں روز مضاعف راتوبات تھہر یا چیم کا اکتیسواں رابع کو متصل قرار دینا اگر اس قاعدہ کی کار
کون کہ دو رابع منفصل کے بعد تیسرا موصول شمار کریں تو روز تیسرا بجران اور آخر رابع سوم ہو گا۔ پھر بیسویں روز کے بعد دورہ
راتوبات کا اس طرح ہے کہ اکیسویں روز سے شمار کریں پس چوبیسویں روز بجران پڑیگا اور رابع منفصل ہے کہ نسبت ابتدائی مرض
رابع ہفتم ہے اور تیسرا رابع منفصل ہے اور اس کے بعد ساکسواں روز بجران کا رابع ششم موصول ہو گا اور رابع چہارم متصل ہے اس کے بعد اکتیسواں روز
رابع ہفتم متصل ہے اس کے چوتیسواں روز رابع دہم موصول ہے اور رابع ہفتم متصل اس کے بعد چالیسواں روز رابع ہفتم موصول پڑیگا
اور وہی قاعدہ کہ ہر دو رابع متصل کے بعد تیسرا موصول خواہ موصول واقع ہو گا اور یہ بیس روز میں ابتدائی روز بستم غایت یوم حیل کے
ہی تمام ہونگے اور یہ مقدار نہایت اور انتہائے زمانہ بجران امراض حادہ کی ہے اور جب دوسرے بیس کے دو تمام ہو جائیں عمل بجران
خواتین مرض کا باعتبار تاثیر قمری کے ضعیف ہو گا اور مرض میں ہو جائیگا بجای سات روز چودہ روز کا ایک دور بجران کا شمار کیا جاتا ہے
اور بعد اس کے تین ہفتہ یعنی بیس روز پر تضعیف خواہ زیادتی فرض کر سکیں پس علی الاتصال روز ششم خواہ ہشام خواہ یکصد و بستم ایام بجران
قرار دیے جائیں گے اور ان کے درمیان جو عشرات پڑتے ہیں جیسے ۵۰ اور ۷۰ وغیرہ اگرچہ وہ بھی ایام بجران بموجب عدہ مذکورہ بالا ہیں مگر ایک
مرض مزمن ہو چکا ہو وضعف تاثیر کے اوکلی طرف چند ان التفات نہیں ہے اس طباطبائی بقراط اور جالینوس کے مثل ارکان خالص
وغیرہ اس کے قائل ہیں کہ راتوبات میں بعد چار دہم کے اٹھارہواں روز یوم بجران ہے مگر متصل ہے اس کے بعد اکیسواں روز بجران متصل
اور موصول ہے اس کے بعد چیسواں متصل ہو گا اٹھارہواں موصول پڑتا ہے اس کے بعد بیسواں روز متصل اس کے بعد اکتیسواں
متصل پڑتا ہے بیسویں سے جو متصل ہے بیسویں سے اور ہر ایک کے بعد نام ہوتا ہے بعض طبائک نے بیسویں اور بیسویں کو
ایام بجران سے شمار کیا ہے اس طرح کہ اونہوں نے دو رابع بعد بیسویں روز کو یوم بجران ہے متصل قرار دے ہیں مگر اس شمار میں غلطی ہو

تشریح بحران استیسوان استیسوان - دبا لیسوس سے اس متال میں جو بقراط آنسو ان اور دسوان روز ایام تشریح بحران
نما کیا اور سے ناجائز تجویز کیا ہے اور کہا ہے کہ بموجب اس اور بقراط بقراط یہ دوران بزرگ یوم بحران ہونی میں سے ہے
اگر تمہیں بقراط کے کلام میں واقع ہوئی ہو تو قبل ان کے کہ بحران کا وقت ہو گا جو موجب یہ کلام ہے بحران
سے صادر ہوتا ہے یا کہ اس قول کی کوئی اور تاویل ہے کہ بحران سے کہ اکثر ایام بحران میں اتصال ہوتا
ہے پس دو دن بحران کے مع ایام درمیانی ہوتا ہے لیکن بحران کے بعد ایک روز کے پیدا ہونے میں زیادہ
بحران استفراغ کا ہوا علاج کا یہ بھی جائز و درست ہے کہ بزرگ بحران جیسا کہ بقراط جیسا کہ بقراط جیسا کہ بقراط جیسا کہ بقراط
کرنا ہے جیسے اگر علامات رزی ساتویں روز خواہ چودھویں روز پیدا ہوں کہ اگر دلالت ملاک رخص پر زیادہ ہوگی مناسب
ایام بحران کے مقدم روز بحران آئندہ یوم بحران سے وہی مناسب رکننا ہو جو دوسرا نصف سو پہلے کے حاصل ہو جیسے
ساتواں اور چودھواں اور مراد یوم بحران سے ۲۴ گھنٹے کا زمانہ ہے خواہ تمام اس مدت میں آٹا بحران کا وجود ہو خواہ بعض میں نہ ہو
وہیں ہو خواہ رات میں خواہ دو دن میں سبہر حال ایام باخوری بعض بدرجہ غایت قوی میں کہ شاید انہیں بعض امید قوت بحران
ہوتی ہے اور بعض ایام بدرجہ غایت ضعیف ہیں اور بعض ایام متوسط ہیں اور ان سبکی تفصیل ہم بیان کرتے ہیں کہ پہلے ہم کہتے
ہیں کہ اول یوم بحران روز چہارم ہے مگر ضعیف ہو کہ سیم اکثر اسید نوح بحران میں ہوتی مگر روز چہارم ہوجہ مناسب تفسیر کے
تشریح بحران کا قیاس میں وقوع بحران کی خبر دیتا ہے اور ساتواں روز یوم بحران قوی ہوا کی خبر جو تھا روز دہشتاں اور ساتواں روز قوت
کے ایسا ہے کہ اول طبقہ عالی میں قرار دینے کے لائق ہے اسلئے کہ فصدت مقابلہ اور ربع دورہ قمری پر واقع ہونے اور گیارہواں
روز متخل چودھویں روز کے اگرچہ قوی نہیں ہے لیکن وہ امراض منفردی جنکا دورہ افراد میں ہوتا ہے جیسے حمی خب وغیرہ اور ان
امراض میں گیارہواں روز بحران قوی ہو بہت چودھویں روز کے سچو دھواں روز بھی روز قوی ہے اسلئے کہ یوم مقابلہ دورہ قمری
ہے اور نخلہ دورہ قوت کی ایک وجہ اس میں یہ ہے کہ جو روز بحران ایسا ہے کہ اس سے مناسب روز چہارم ہو تو اس میں قوت احکام
بحران اور سلاست آثار بحران نہیں ہوتی چہ جاکہ اس دن بحران تمام اور جبکہ امید گیارہواں روز یوم بحران قوی ہے
اور جودن اسکی مناسب تفسیر میں ہرچیز نوان روز وہ قوی تر ہے اور تشریح میں روز چودھویں روز سے وہی مناسب ہے
جگیا رہویں روز کو چودھویں روز سے ہے بننے جیکے روز ہفتم رابع اول ہے تیسرے سا یوم کا اوسا طرح کیا رہواں روز یوم
اول سا یوم کا ہوا تھا رہواں روز یوم بحران ہے مگر کتر اسمیں بحران واقع ہوتا ہے اور کتر امراض میں اٹھارہویں روز ہوتا ہے
بہ نسبت اکیسویں روز کی چوبیسویں روز اور اکیسویں روز بھی کتر بحران ہوتا ہے اور اس سے کم سفیسوان روز کہ سفیسوان
روز بحران واقع نہیں ہوتا ہے کہ اس کے قریب چالیسواں روز موجود ہے چالیسواں روز بہ نسبت چوبیسویں کے قوی تر ہے اور ہذا
چوبیسواں روز بھی صلاحیت بحران قوی کی بہ نسبت اکیسویں کے کہ مناسب اسلئے کہ آخر میں رالوجات کے واقع ہے —
یہ بھی جائز و درست ہے کہ جلی امراض کی نوبت افراد میں واقع ہوتی ہے جیسے غصہ اور امراض عاوان کا بحران جلد تر ہوتا ہے
اور اکثر ان امراض کا بحران ایام افراد میں واقع ہوتا ہے کہ یہی ایام نوبت امراض مذکورہ کے ہیں اس واسطے ہی خوب میں گیا بحران
روز انتظار بحران کا کیا جاتا ہے اور چودھویں روز نہیں کیا جاتا ہے مگر قبلت جیسے کہ اگر نوبہ میں تقدیم خواہ تاخیر کیا ہو اگرچہ

مقدم ہے اوسکے بعد پانچواں دن بعد اوسکے تبسردن اور نوان اور پانچواں دن چوتھوں دن سے جو روز بحران اصلی ہے بہت کم نہیں ہوا اور چھواں دن شاید جو ضعف قوت کا اوسمین کبھی بحران نہیں ہوتا چھوٹوں دن میں کبھی بحران ہوتا ہے اگر دی ہو تو بحران بدشواری اور پوشیدہ ناقص ہوتا ہے اور خطرہ سے سلیم نہیں ہوگا کیونکہ چھٹا دن ساتویں دن تک تین باتوں میں ضد ہے اول چھٹے دن میں بحران کم ہوتا ہے اور ساتویں دن زیادہ ہوتا ہے دوسرے چھٹے دن کا بحران ردی ہوتا ہے اور ساتویں دن کا سلیم ہوتا ہے تیسرے چھٹے دن بحران بدشواری ہوتا ہے اور ساتویں دن باسانی اور بہت ہے۔ چھٹے دن کے بحران کا انداز برائی میں چوتھا دن کرنا ہے اور کمتر ایسا اتفاق ہوتا ہے کہ چوتھا دن مندرجہ ذیل چھٹے دن کا ہو کر بہت شوری سے جب چھٹا دن مندرجہ ذیل کے شرکا ہو تو اس وقت چوتھوں دن اکثر علامات خوفناک پیدا ہوتے ہیں جیسے شکات اور ششی خصوصاً اگر بحران استفراغی ہو اور غشی ہو تو اس کے واقع ہونے سے قوت اور لزنا مفاصل کا اور رعشہ اور بطلان نفس کا پیدا ہوتا ہے اگر اسدن اسپینا برآمد ہو تو عرق کیسیاں ہونگا اور بیشتر اوسمین بحران استفراغی بہ نقصان ہوتا ہے کہ اس نقصان کا تمام خراج ردی یا یرقان کر دیتا ہے بول بھی لون اور قوام میں ردی ہوتا ہے و سوب بھی بری پیدا ہوتا ہے۔ یہ باتیں اس وقت پیدا ہوتی ہیں کہ جب مرض بعد بحران کو سلامت رہے اور اگر سلامت نہ رہے پس کیا حال ہوگا سلامت مرض بذریعہ خلاص شکاری ہوتی ہے۔ اور سلامت اوسکی بوجہ عارض ہونے کے ہوتی ہے اور جالینوس کا قول ہے کہ ساتواں دن مثل بادشاہ عادل کہے اور چھٹا دن مثل متغلب جابر کہ اور آٹھواں دن برائی میں چھٹوں دن کے قریب ہے بیان اچھ اور بری دونوں کا ترتیب ایام بحران میں ہونے یا اور میانی خواہ ایام انداز فصل جمیع ایام میں ساتوں اور چودھواں دن ہوا اور ان دنوں کے بعد نوان اور ششواں اور مینواں اور اوسکے بعد پانچواں اور اوسکے بعد چوتھا اور آٹھواں دن بعد اوسکے تیر گھواں۔ یہ بھی جاننا ضروری ہے کہ جو ایام قریب ابتدای مرض اور مقدم نسبت مقابلہ سے تار و زہار دہم واقع ہیں انہیں ایام میں حکم بحران کا قوی تر اور امید دہن بحران کی قوی اور صفت ایام انداز میں بھی بخوبی ہوتی ہے اور حسب قدر ابتدای مرض سے بعد بڑھتا جاتا ہے ضعف ان امور میں زیادہ ہوتا جاتا ہے بیان اول دنوں کا جو ایام بحران نہیں ہیں نہ بقصد اول یعنی بطریق انداز اور نہ بقصد ثانی یعنی بطریق بحران روز اول اور دوم اور دہم اور دوازدہم اور شانزدہم اور نوزدہم بھی وہ دن ہیں جو دونوں ایام بحران نہیں ہیں اور پندرہواں دن بھی انہیں میں داخل ہے اور تعجب ہے کہ اکثر ایام انہیں سے متصل یوم بحران کے واقع ہیں اور پھر یہ انہیں بحران ہوتا ہے اور نہ انداز واقع ہوتا ہے ایام انداز کا بیان یہ دن وہ ہیں جنہیں آثار لون چیزوں کے جو دلیل تغیر آدمی کی ہیں یا دلیل غالب ہو یا ایک متخاصمین مرض اور قوت کی یہ ظاہر ہوتی ہے یا ان دنوں میں ابتداء مقابلہ خفیف کا ہوتا ہے جو درمیان طبیعت اور مرض کو پیدا ہوتا ہے اور غرض اوس مقابلہ سے فیصلہ اور خاتمہ بخیر یا بھلاکت نہیں ہوتی بلکہ وہ مقابلہ واسطے چھڑنے لگتا ہے اوسے کے اور اوسکے پیچان میں لانے کے ہوتا ہے بغیر اوسے کے دلائل کی مثال جیسے دلائل نفج کے یا خامی ماوہ کی۔ دلائل نفج کے جیسے غماہ سرخ یا مائل بہ سفیدی بول میں پیدا ہوتا ہے۔ اور غیر نفج کے دلائل مشہور و معروف ہیں جیسے رقت بول وغیرہ۔ مثال غلبہ طبیعت یا مرض کی جیسے قوت اشتہا کا ظاہر یا ساقط ہونا یا اوس دن قوت کا ظاہر اور ساقط ہونا یا حرکت میں سبکی خواہ گرانی کا پیدا ہونا۔ اور ابتداء مقابلہ خفیف کی یہ مثال ہے کہ درد سرد اور کرب اور ضیق نفس اور جنبش مفاصل اور پسینا بدن میں کمین کمین اور استفراغ غیر تمام پیدا ہو پس یہ آثار حسب ظاہر ہونے اوسکے بعد جو یوم بحران میں بحران واقع ہوتا ہے پس چوتھا دن اگر اوسمین

علامات جید پائے جاتین ہند بحران ساتوین دن کا ہوتا ہے اور اگر علامات بری پائے جاتین مندرجہ ذیل دن کے بحران کا ہوتا ہے خصوصاً محرقہ اور نالجہ میں علاوہ یہ ہے کہ باوجود علامات رومی کے روز چہارم میں کبھی بحران ساتوین دن ہو جاتا ہے اور کمر توین دن ہوتا ہے مگر غیب میں اکثر بحران ساتوین دن چوتھے دن کا اندازہ کر لیا جاتا ہے علاوہ یہ ہے کہ کبھی دن بھی غیب میں بحران ہوتا ہے اور فوان دن یا مندر گیارہویں دن کا ہوتا ہے یا اکثر پودھوین دن کا اور گیارہواں دن بھی چودھوین دن کا مندر ہوتا ہے۔ اور چودھواں دن یا سترھوین دن یا اٹھارہویں دن یا بیسویں دن یا اکیسواں دن کا مندر ہوتا ہے اور سترھواں روز بھی بیسویں خواہ اکیسویں دن کا مندر ہو اور اٹھارہواں روز اکیسویں دن کا مندر ہو اور بیسویں دن انداز چالیسویں روز کا ہے جو ایام واقع فی الوسط اور درمیانی ہیں اور نین سے تیسرا دن یا چوہین روز کا مندر ہے اور اگر بحران رومی ہو تو اس وقت تیسرا دن چھوٹا دن کا مندر ہوتا ہے اور یا چوہین دن کا مندر توین دن کا ہوتا ہے اور اگر رومی سوپس اٹھوین دن کا مندر ہوتا ہے۔ یہ بھی جانتا ضرور ہے کہ دلائل انداز کے بھی اکثر قاعدہ کے خلاف واقع ہوتے ہیں بسطرت دلائل بحران میں انحراف ہو جاتا ہے اور جو یوم انداز کسی یوم کا مقرر ہوا ہے اس کے سوا اور دن کا انداز واقع ہوتا ہے اور سب اس بی تضابطی کا بعینہ وہی ہے جو بحران کو محاسب ہونے میں ذکر کیا گیا خواہ سب تقدیم کا ہو یا تاخیر کا یہ بھی جانتا ضرور ہے کہ اگر کسی یوم انداز کے بعد دوسرے دن بھی کوئی تغیر مثل روز انداز کو واقع ہوا اس مرض کا وہ کی حرکت میں سرعت ہوئی جیسے چوتھو روز کے بعد یا چوہین دن بھی کوئی تغیر مثل یوم چہارم کو پیدا ہو جتنے علامات بحران کے جلد واقع کریں وہ خواہ بحران میں تاخیر کریں یا پہلے میں اور نین بخوبی تامل کرنا چاہیے اور استواری اور سختی سے ایام انداز میں غور کرنا چاہیے کہ عجلت واقع ہونے میں یا تاخیر ہوئی ہے معرفت ایام بحران کی بروقت اشکال کے ایام بحران کی شناخت کا فائدہ چند وجوہ سے ہوتا ہے سبب واسطے طبیب پر لازم ہے کہ اگر اس سے دریافت ہو کہ بحران قریب ہو یا اب ہے تو اس کی اور طرہ کی تدبیر کرے اور اگر بحران میں تاخیر ہو اس کے لائق دوسری تدبیر کرے اور بدو بحران خواہ قریب ہو یا کثرت بیرخاص کرنی چاہیے کہ اس کے اندر تحریک طبیعت کی زیادہ دوا سے مناسب نہیں ہے اس لیے کہ اکثر ایسی تدبیر سے اگر راست آئی طبیعت کی اعانت بخوبی ہو کہ استفراغ زائد اور عجز افراط عارض ہو جاتا ہے اور ضعف پیدا ہوتا ہے اور بیشتر اگر تحریک طبیعت مخالف خواہش کی ہوتی ہے اور جس استفراغ کی خواہش طبیعت کو ہو دواسوہ استفراغ نہیں ہوتا بلکہ اور طرح کا استفراغ پیدا ہونا چاہیے ایسی صورت خواہش طبیعت اور دوا میں بوجہ تضاد و تعارض پیدا ہو کہ دونوں قسم کا استفراغ باطل ہو جاتا ہے اور اس کا ضرر جیسا ہے وہ مخفی نہیں ہے۔ شناخت میں ایام بحران کی رعایت اس امر کی بھی ضرور ہے کہ جو امور ایام بحران میں تغیر اور تبدیل کد میں آئیں ان کا بھی لحاظ بخوبی کیا جائے اور وہ امور اور معلوم ہو چکے ہیں طریقہ شناخت ایام بحران کا دو طرح کا ہے ایک تو شناخت بحران مرض کی علی الاطلاق یعنی شناخت اس بات کی کہ اس مرض کا بحران کس قسم کے استفراغ وغیرہ سے ہو گا دوسرا طریقہ یہ کہ منجملہ ایام بحران مذکورہ بالا کی اس مرض کا بحران کس دن ہو گا پس ایسا ہوتا ہے کہ احوال اور اعراض بحران کو دو دن خواہ تین روز تک برابر رہتے ہیں اس وقت یہ اشکال پیدا ہوتی ہے کہ اب کونسا دن روز بحران قرار دیا جائے پہلی بات کی شناخت دو وجہ سے ہوتی ہے اول تو مرض طول اور کوتاہی سے اور دوسری طبائع امراض اور وقت سے امراض کی شناخت ہوتی ہے استدلال طول اور قصر سے مرض کی بیماری انقضا اور تعامی پر ہوتا ہے مسئلہ کوئی مرض ایسا ہو کہ چوتھے خواہ تیسرے روز اس کا زوال نہ ہو سکے اس لیے کہ اوسمیں زیادہ حدت ہو اور ساتوین دن

اوسکا زوال ممکن ہو خواہ بعد ساتوین دن کے ایسے مرض میں اگر علامات نفخ کے قریب بروز چہارم بخوبی ظاہر ہو جائیں امید بجران کی ساتوین روز ہو سکتی ہے اور اگر علامات طول مرض کے ویسے ظاہر ہوں جو اوپر بیان ہو چکے ہیں مہلک ہو گا کہ اوسکا بجران ساتوین روز بہت دیر کے بعد ہو گا اور یہ بھی دریافت ہو گا کہ نجات اوس مرض سے بدون بجران کے نہ ہوگی تحلیل وغیرہ کے ہوگی اور اگر دوزن باتون میں ہو کوئی امر ظاہر نہ ہو یعنی نہ ظہور نفخ قریب براغ ہو اور نہ آثار طول مرض کو نمودار ہوں امید ہے کہ درمیان روز چہارم اور ہفتم کے مرض کا زوال ہو جائے مرض کی طبیعت ہو استدلال بجران پر یوں کیا جاتا ہے کہ چار دن میں حرکت امراض صفر اوپر کی اوسے ہو اور ایام ازواج میں حرکت امراض بارہ وغیرہ کی ہوتی ہے نعتیں یوم بجران کی چند وجوہ سے کی جاتی ہے بقیاس دورات اور عدد اوقات بجران اور زمانہ بجران اور استحقاق ایام اور مؤثر قوتیں جو ہر ایک ان میں قیاس ادوار سے استدلال یہ ہے جفت روز میں مرض مزمن کے واقع ہونے کی قوت ہو اور طاق دن لائق بجران مرض حاد کے ہے زمانہ بجران سے استدلال اس طرح ہوتا ہے کہ جن نمودوں میں آثار بجران پیدا ہوئے ان میں سے زیادہ تحمل شدید کس دن ہوا اور دیر تک کس روز رہا پس روز بجران وہی قرار دیا جائیگا لیکن اگر کوئی اور دلیل اس دن کی بجران ہونے کو منع کرے اور اس دلیل میں قوت زیادہ ہو اور سوقت بنا جاری وہی روز بجران قرار دیا جائیگا جسمین مقاساۃ کم نحو مثلا جس دن شدت اعراض بجران اور دیر تک ظہور آثار تھا اوسکے بعد کسی اور دن رعات خواہ اسہال یا فی عارض ہو اسوقت ہم ہی تجویز کریں گے کہ روز بجران وہ دن جس میں تکلیف شدید ہوئی نہ تھا اسی قسم کے استدلال سے جو طبق زمانہ بجران ہوتا ہے حکم وقوع بجران کا یوم درمیانی میں ایام ثلثہ کے کیا جاتا ہے بشرطیکہ روز آخر کا حکم بہ نسبت بجران کی قوی تر نہ ہو۔ استدلال بنظر قوت ایام اور بنظر طبیعت ایام کی اس طرح ہوتا ہے کہ مثلا ساتوین شب کو برابر ہونا عرق کا شروع ہو اور آٹھویں روز صبح سے شام تک برابر نکلتا ہے پھر اسوقت یہی حکم کرنا چاہیے کہ بجران ساتوین روز ہو گا نہ آٹھویں روز اگر چہ پ کا زوال آٹھویں دن محسوس ہو اور اگر اسکے خلاف ہو کہ عرق تیرہویں روز سے نکلتا شروع اور چودھویں روز تک برابر نکلا کہ اور تپ چودھویں روز اوتارے بجران حکم چودھویں روز کیا جائیگا اسلیئے کہ آٹھویں روز اور تیرہویں روز حکم میں ساتوین اور چودھویں کی غیرت میں نہیں ہے اور موت کا چھ روز واقع ہونا اوسے سبب ہو جو علامات ہائے کے بہ نسبت ساتوین روز کے اور دسواں بہ نسبت نویں روز بنظر قوت موت کو اوسے ہے۔ استدلال اجتماع احکام بموجب بیان گذشتہ کے کرنا چاہیے مثال میں چودھویں روز کو اسلیئے کہ اگر چہ عرق کا ظہور تیرہویں روز ہوا تھا مگر بعد عرق اور زوال حمی دونوں کا اجتماع چودھویں روز چونکہ ہوا اسلیئے یوم بجران وہی ہو استدلال بذریعہ ایام اندازہ اس طرح ہوتا ہے کہ جتنی مثالیں اوپر گذر چکیں ان میں سے اگر چہ عرق روز علامات اندازہ کی باکی جاتیں یقین کرنا چاہیے کہ بجران بروز ہفتم ہی کو زوال مرض آٹھویں نہ ہو خواہ عین ساتوین روز بجران ہو گا اور اگر علامات اندازہ کیارہویں روز پیدا ہوں بجران چودھویں روز ہو گا بیان نسبت اکثر امراض کی طرف بجران کو یہ بات اوپر حلیم ہو چکی ہے کہ جو امراض نہایت درجہ حاد ہیں اونکا بجران ساتوین روز تک ہو جاتا ہے اور جو امراض قریب بحدت ان امراض کو ہیں اونکا بجران چودھویں نہ خواہ بیسویں روز تک ہو جائے چاہیے اور ان امراض کو متصل جنگی حدت ہو اونکا بجران چالیس روز تک ہو جائے اور چالیس روز کو بعد ساٹھ دن خواہ اسی دن میں بجران امراض مؤخرہ کا ہوتا ہے اگر چہ عرق کی شدت ایام ازواج ہوتی ہو یہ نہایت ردی ہے اور اگر چہ روز قتل کرتی ہے

اور اس قتل کا انداز چوتھے روز ہوتا ہے اور ٹھنڈا پسینا چوتھے روز بڑا ہوتا ہے اور اذین قبیل اور علامات ردی بھی سر سام وغیرہ کو پیدا ہوتا ہے
ہن بھران گیا جوین روز ہوتا ہے اگر حدت کو ساتھ پیدا ہوا ہو پہلو کہ ابتدا اکثر آثار سر سام کی بعد تیسرے خواہ چوتھے روز کے موتی سے
اوسکے بعد ایک اسبوع میں بھران واقع ہوتا ہے اور وہ روز یا زود ہم ٹھنڈا ہے بھران کا بیان بیان تک ختم ہوا ہے فن تیسرا
اور ام اور بھور کے بیان میں اور سمین تہین تھا لہذا اور ام حارہ اور فاسدہ کے بیان میں کتاب اول فن کلیات پر
بیان اور ام اور اجناس اور ام اور معالجہ عام اور ام کا مچو چکا جو شخص اس مقام کو جواب ہم تحریر کرتے ہیں ملاحظہ کرنا چاہیے اور سولام
ہے کہ قواعد مذکور کو یاد کرے اور ادنیٰ طرف رجوع کرے اس لیے کہ اس مقام پر فقط قواعد جزئیہ باقی ماندہ کو بموجب وعدہ کے ہم بیان
کرتے ہیں بیان اور ام اور بھور کا جو دم خواہ شریعہ پھنسی وغیرہ مادہ حار سے پیدا ہو گا یا غیر حار سے اور مادہ حار سے
جو دم پیدا ہو یا وہ مادہ خون سے خواہ اور رطوبات جو قریب فراج خون کے ہوں یا مادہ صفراوی سے خواہ جو رطوبت قریب فراج صفراوی
خلط کو ہو خون سے جو دم پیدا ہو یا تو خون صالح سے ہو گا خون فاسد سے پھر خون صالح یا قویق ہے یا غلیظ اگر دم خون صالح غلیظ پیدا
اوسکو غلغونی کہتے ہیں جو گوشت اور جلد و نوون میں پیدا ہوتا ہے اور اوق میں خزان بھی ہوتا ہے اور جو دم خون صالح رقیق ہو
پیدا ہوتا ہے غلغونی کی وہ قسم ہے جو فقط جلد میں عارض ہوتا ہے اور لحم اوسکا اثر نہیں ہو چتا ایسے دم کو شریعی کہتے ہیں
ہیں اور اوسمیں خزان نہیں ہوتا ہے جو دم خون غلیظ فاسد سے پیدا ہوا اوس سے اقسام خراجات کے پیدا ہوتے ہیں جو ردی
اور فاسد میں ایسے خراج کی رداوت اور اتراق اگر شدید ہو یا جو دم پیدا ہو گا اور اتراق اور خشک لیشہ حادث کر گیا نہیں خراجات کو
اقسام میں سے بدترین اقسام وہ ہے جسے نار فاسی کہتے ہیں جو دم خون فاسد رقیق سے پیدا ہوا اوس سے وہ قسم غلغونی کی عارض
ہوتی ہے جو اکل بطرف جمرہ کے ہوا اور اوسمیں رداوت اور جثت ہوتا ہے پھر اگر قوت اس خون میں زیادہ ہو جو غلغونی پیدا ہو گا اور اگر رداوت
زیادہ ہو جو دم پیدا ہو گا سمین نفاحات اور نقاط اور اتراق اور خشک لیشہ ہوتا ہے صفراوی دم کا غرض یا ایسی صفراوی
سے ہوتا ہے جو نہایت لطیف ہو کہ اوسکا احتباس اوس مقام میں جو ظاہر جلد کے اندر ہے نہیں ہوتا ہو اور باوجود لطافت کو اوسمیں
حراقت بھی ہوتی ہے اور اسی دم میں نلکہ بھی داخل ہے ساعیہ تنہا کا عرض نہایت لطیف صفراوی ہوتا ہے ساعیہ کا صفراوی
سے پیدا ہوتا ہے جو صفرا اوس سے غلیظ ہوا اور سوزش اوسمیں کم ہوا اور پسینہ صفراوی مذکورہ کو کچھ اندر کی طرف ہٹ کر مقبض ہو
اور اوسمیں کس قدر آمیزش بلغم کی بھی ہو ایسے ہی صفرا سے نلکہ جاوے پیدا ہوتا ہے کہ اوسمیں التهاب کم ہوتا ہے اور انجمل
خواہ تحلیل اوسکی دیر میں ہوتی ہے اگر اس سے زیادہ غلاظت مادہ میں ہو نلکہ کا لہ پیدا ہو گا پھر اگر یہ صفرا اپنے قوام کی غلاظت
میں خون کے قوام سے بڑھ جائے اور ردی بھی ہو جمرہ ردی پیدا کر گیا اور ان سب صورتوں میں مادہ ردی اور لطیف ہوتا ہو اور
بعد از ان کہ لطیف ہو اگر اوسکی لطافت اس درجہ پر ہو کہ طبیعت اوسی اعماق بدن سے دفع کر دیتی ہے اور سواوی جلد کے اور
کسی جگہ ٹھہر نہیں سکتا ہے یا قریب جلد کے دم گرم کا مادہ اگر زیادہ ہو اور دم بھی مقدار میں عظیم ہو وہ از قسم اور ام طاریہ
خدا سے نہوگا اور داخل اوس قسم میں ہو گا جو بنام براتیہ معروف ہے یہ جتنے اقسام اور ام ردی کو مذکور ہوئے ہیں سال و با پیدا
ہوتی ہے اوسی سال پیدا اور ام بھی عارض ہوتے ہیں جو اور ام حارہ میں اور ردی میں جب تک زمانہ انجلاط کو نہیں پہنچتی
نرم اور پیچھے ہوتے ہیں اور مدہ اوغین اچھی طرح جمع نہیں ہوتا بلکہ عضو متورم کے انقباض پر زیادہ مائل ہوتا ہے

اور یہ افساد ہمیشہ بوجہ عظم درم اور کثرت مادہ سو نہیں ہوتا ہے بلکہ اکثر بوجہ خست مادہ کے افساد پیدا ہوتا ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اور دم کمتر مفرد اور غائص ایک ہی مادہ سے ہوتے ہیں اور اکثر مرکب چند مادہ سے ہوتے ہیں یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جو دم غلاب اور محسوس ہو اور اس میں ضربان نہ ہو اس میں قحج اور ریم نہیں پڑتے اور جو باطن میں اسی طرح کا ہو اس کا حال تو ہم بیان کر چکے ہیں غلبہ فلفلمونی کی شناخت اور اس کی علامت حرارت اور زہانت اور زیادتی حجم اور تمد اور دافت اور ضربان بھی ہوگا اگر اندر کی طرف فرو رفتہ ہو اور قریب شریان کے درم ہو اور اس عضو میں کوئی پیچیدہ اعصاب جس سے آیا ہو اور مثل اکثر اشیا کے جو اعصاب سو خالی ہیں اور ان کا حال اوپر کے ابواب میں بخوبی مذکور ہو چکا ہے نہوا اور حسب قدر عضو متورم ہیں شریانیں زیادہ اور مقدار ان کی اعظم ہوگی اور سیقدر دم میں ضربان اور در درسانی اس کی شد ہوگی اور تحلل اور جمع اس کا جھٹ پٹ ہوگا اگر فلفلمونی کسی عضو حساس میں پیدا ہو اس کے تاج درد شدید ضرور ہوگا کسی قسم کا دم فلفلمونی کیون نہوا اور حسب قدر چھوٹی چھوٹی رگین اس عضو متورم میں ہوگی سب نمایان اور ظاہر ہوگی گو قبل از دم وہ رگین مخفی تھیں اور قابل ظہور کے تھیں۔ واضح ہو کہ فلفلمونی زبان یونانی میں بطور اسم جنس کے ہر ایک التهاب کو اوپر علی الاطلاق لولا جاتا تھا بعد ازاں ہر ایک دم گرم کو کہنے لگے اس کے بعد ہر ایک دم گرم کو جو بصفات مذکورہ بالا متصف ہو اسی پر اطلاق کرنے لگے مگر خالی التهاب سے یہ دم نہیں ہوتا اس لیے کہ احقان خون کا اور انسداد منافذ اور راہوں کا ہو جاتا ہے فلفلمونی کمتر بسیط اور مادہ واحدہ سے عارض ہوتا ہے اور اکثر اسکے ہمراہ جمہرہ یا صلا یا تہج ہوتا ہے اور اس کی پیدائش کے چند اسباب ہوتے ہیں کہ بعض اقسام اس کے اسباب سابقہ کے بدلے ہوتے ہیں از قسم اول اور رداوت اخلاط مع ضعف عضو قابل کے خواہ محض عضو قابل کا ضعف اگرچہ استلزامی اخلاط اور رداوت نہ ہو کبھی اسباب مادی مثل فسخ اور قطع اور کساد اور زہانت کے خواہ قروح جو بکثرت کسی عضو میں پیدا ہوں اور ان کی جہت سے بوجہ درد کے مادہ اسی عضو کی طرف کچھ خواہ بوجہ ضعف عضو کی وجہ سے جہت مادہ زیادہ ہو کبھی ان قروح کی طرف اس قدر مواد داخل ہوتے ہیں کہ ممالک ضعیف کو بند کر دیتے ہیں اس کی مثال یہ ہے جیسے ہمراہ قروح اور جربہ و لم کے اور ام عارض ہوتے ہیں مواضع خالیہ میں اور زیادتی ملیں کی بقدر زیادتی حجم کے ہوتی جاتی ہے اور تمد اور انتہا و تمدنا انتہا و دم کے پیدا ہوتا ہے اور اب اس زمانہ فتنی میں مدہ جمع ہوتا ہے اگر جمع کے قابل ہے اور انحطاط کا زمانہ اس وقت سے شروع ہوتا ہے جب سو ترقی اور ضعف پیدا ہو فلفلمونی رجا وہی ہے جبکہ انحطاط نہوا اور اس کا مدہ جمع ہو کر ایسا ہی دم عضو متورم کی موت اور جھین و حرکت ہونا لازم کرنا ہو اور نقص بھی اسی عضو میں پیدا کر دیتا ہے اور اکثر یہ امور بوجہ بزرگی دم اور کثرت مادہ کی بھی عارض ہوتے ہیں اور کبھی بوجہ خست مادہ کے بھی پیدا ہوتے ہیں اگر دم صغیر ہو یہ بات سب پر ظاہر ہے کہ جو دم مبیحہ جاتا ہے اس وقت ضربان میں آرام تک میں سکون پیدا ہوتا ہے اور مدہ کو جمع ہونے کی علامت یہ ہے کہ ضربان میں زیادتی ہو اور حرارت بھی بڑھ جائے اور پھر دونوں مقدار واحد پر پھر تازہ نقص کی شناخت اس سے ہوتی ہے کہ نفیج میں دشواری ہو اور رنگ تیرہ ہو جائے اور تمد و شدید پیدا ہو یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جب تک طبیعت مادہ کو مقہور نہ کرے گی ظہور دم فلفلمونی کا ظاہر جلد میں نہ ہوگا یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ شور و ملی خست از حد قریب قریب پیدا ہوں خبر دین کہ ایک مل بہت بڑا اور خست پیدا ہوگا ان سے ملکہ واجب ہے کہ مرہض اور ام باطنی کو آب برک کاسنی اور کو ہوا اتساق کو پلایا جائے علاج فلفلمونی اگر فلفلمونی کسی سبب مادی سے پیدا ہو اس وقت بدن کا حال دو چیزیں

خالی نہیں کہ یا تو بدن اوسکے ہمراہ خواہ بعد حدوث ورم کے اخلاط اور مواد سے پاک صاف یا بدن میں امتلاء مواد کا ہو اگر مہرہ ورم کے بدن ہوا سے خالی اور پاک ہو اوسوقت ورم کا علاج خاص جو تہ نظر نفس ورم کے کیا جاتا ہے کچھ ضرور نہیں ہوتا خاص حال ورم کا یہی ہے کہ اخراج اوس مادہ کا کہین جو غریب ہو اور جس نے ورم پیدا کیا ہے اور یہ اخراج مادہ کا بذریعہ ادویہ مرضیہ یا دوائی محکمہ لینیہ کے جیسے یہ ضما ہے کیا جاتا ہے گھبون کو پانی اور روغن میں جو سن دین اور کبھی فقط کچھ لگانے کفایت کر جاتے ہیں خصوصاً اگر ورم کا مادہ زیادہ ہو اوسوقت کچھ کی ضرورت شدید ہے پھر اگر ورم کے ہوتے وقت خواہ بعد حدوث ورم کے بدن میں امتلاء و اخلاط ہو اوسوقت لحاظ رہے کہ مرخیات ورم سے جھونہ جائتین ورنہ جذب مادہ کا بہ نسبت تحلیل ورم کو بہت زیادہ بلکہ پہلے استفراغ مادہ کا بذریعہ فصد کے کرنا لازم ہے اور بیشتر اسہال کی بھی ضرورت ہوتی ہے جب فصد اور اسہال سے فراغت ہو اوسکے بعد احتمال مرخیات کا کرنا چاہیے اس ورم کا علاج قریب ہو اوس ورم کے علاج کو جب کا سبب امتلاء و بدن ہو اور فرق اس ورم کے علاج میں بہ نسبت اوس ورم کو جو بہ نسبت امتلاء بدن کے ہو یہ ہے کہ یہ ورم زیادہ رواج کا محتاج نہیں ہے جیسے کہ اوپر اسکی احتیاج ہو بلکہ یہ ورم اوس سے کم محتاج رواج کا ہے جس ورم کا سبب سابق ہو اور باوی نہ ہو واجب ہو کہ ابتداً معالجہ کی استفادہ سے کریں اور پورا استفراغ جیسا اوسکا حق ہے کہ فصد خواہ اسہال وغیرہ بشرط حاجت کے کریں اور حاجت کبھی اس جہت سے ہوتی ہے کہ بدن اخلاط سے پاک نہیں ہوتا اور کبھی اوجہ عظیم اور خطرہ ہو مرض کے استفراغ اور تفصیل مادہ کی ضرورت ہے خواہ جذب مادہ کا بطرف جانب مخالف کو جب ہوتا ہو ایسے اگرچہ بدین کثرت نقول کی ہوتا ہے عضو میں کبھی وہ فتور اور ضرر پیدا ہوتا ہے جو ضعیف کر دیتا ہے اور جو بعض کو مواد بدن کو اوسکی عجز و کسیرت کچھ نہیں اگرچہ مواد فضول نہوں مگر استفراغ اور جذب الی اختلاف میں جو شرط اپنے اپنے مقام پر مذکور ہو چکے ہیں اول سب کی رعایت واجب ہو اور تیسری اور بلند حاضر وغیرہ جو امور لائق لحاظ کے منجملہ اسل مور کے جو فصل استفراغ میں فن کلیات کو درج ہیں اور کا خیال کرنا ضرور ہے ہر کونسا سبب ہو کہ اثر ورم کو علاج میں ابتداً رواج سے کریں سوائے اول مقامات کے جنہیں کتاب اول میں ہم نے مستثنیٰ کیا ہے کہ وہ ان ابتداً استعمال رواج کا جائز نہیں ہے پھر جب مانہ تیزید کا سامنا ہو مرخیات کا اضافہ رواج کے ہمراہ کرنا چاہیے اور جو میں تیزید بڑھتا جاوے مرخیات کی بھی زیادتی کرتے جاتین مگر ہر روز تھوڑی تھوڑی زیادتی کرتے رہیں اور جب زمانہ منتہی اور وقوف کا پہنچے اور حجم ورم کا درجہ غایت کو بڑھ جاوے اور تھوڑی انتہا کو پہنچے جاوے اوسوقت مرخیات کی مقدار غالب ہونی ضرور ہے بہ نسبت رواج کے اور اوغین تصرف اور تبدیل کا ہتمام کمابہی کرنا چاہیے اور بعض اقسام مخفیات مرضیہ کو ایسے ہیں کہ زمانہ منتہی میں انکو استعمال سے صحت تامہ حاصل ہوتی ہے اور مرخیات مرطبہ کا استعمال اس غرض سے کرتے ہیں کہ مسہات میں توسیع ہو جاوے اور درمیں آرام اور سکون پیدا ہو اور مخفف وہی دوا جس سے شفا حاصل ہوتی ہے اور جو مادہ ریم اور مدہ ہو سنے کو لائق ہو اوس کو باقی نہیں رہنی دیتی ہے اگر کسب اتفاق پوری صحت حاصل نہ ہو اور کسی قدر باقی رہی جاوے اوسکی مقدار اسقدر ہوتی ہے کہ جسکی تحلیل دوا کا کردہی ہے کبھی اوجہ استعمال رواج کو وجہ شدید عارض ہو جاوے اوسکی یہ کہ احتیاق مادہ میں پیدا ہوتا ہے اور عضو متورم میں گویا یہ مادہ مکرر ہو جاتا ہے ایضا رواج سے کبھی یہ ضرر پیدا ہوتا ہے کہ مادہ ورم بطرف اعضا و ریشہ کو رجوع کرنا ہے اور کبھی رواج سے ورم میں صلابت پیدا ہوتی ہے اور کبھی یہ ضرر ہوتا ہے کہ عضو متورم کا رنگ بدل جائے یا سبزی اور سیاہی ہو جاتا ہے خصوصاً اگر رواج سے علاج آخر اور زمانہ انتہا میں کیا جاوے یہ بھی چاہنا ضرور ہے کہ شدت ورم سے احتیاج نہ ہو

ادویہ کے ہوتی ہے جو مرنی ہوں اور جاذب ہوں اور کبھی انھیں ادویہ میں اگرچہ کچھ کچھ تہرید ہوتی ہے مگر وہ مانع ارغاک نہیں ہوتی
 رجوع کرنا ایسے مادہ کا بطرف اعضا و رئیسہ کے اس سے بخونی بندر یا استفراغ کو حاصل ہوتی ہے ہاں جو اعضا ایسے ہیں کہ انکی طرف
 مواد خبیثہ کو اعضا و رئیسہ دفع کرتے ہیں جیسے ابط واسطہ قلب کو یا اور اعضا و رئیسہ جو بطور مفرغہ کے واسطے اعضا و رئیسہ کو مخلوق ہوتے
 ہیں کہ انکے مواد کا رجوع البتہ بہ نسبت اعضا و رئیسہ کے بہت مضر ہے اور ہرگز مناسب نہیں ہے اور اسکو بمنہ مقامات مناسب ہیں
 بخونی تحقیق کے ساتھ بیان کرو یا ہے جب خوف اسکا ہو کہ ورم مائل بہ صلابت ہو گیا ہے اسوقت ایسے مریضات کا استعمال کرنا چاہیے
 جنہیں کس قدر نسخین بھی ہو اور ترطیب قوی پیدا کرے ادویہ رادعہ میں جو متوسط ہیں انکی مثال یہ ہے جیسے عصارات بقول بارہ
 جبکہ اکثر ذکر کر چکے ہیں اور مواضع متعددہ میں بیان ہو چکا جیسے عصارہ خرفہ اور کدواور کاسنی اور عصی الرعی وغیرہ اور عصارۃ
 خاص کر اور انہیں ادویہ کے اجرام کو مگر ضاد کو قابل ہیں اور عصارہ سبغول بھی ازین قبیل ہے اور قریطی آب سرد کی اور کبھی اس کا
 فقط اسقدر کافی ہوتا ہے کہ اسفنج کو سرکہ خواہ آب سرد میں ڈبو کر استعمال کریں کالج کا فائدہ قوی زمانہ ابتدائیں ہے اسبطرح پوست
 انار اور جی العالم اور سلیق جو خوب پکا یا گیا ہو خصوصاً سرکہ خواہ ساق ملا کر چھلکے گا کئی بھی بہت عمدہ ہے اگر اس سے زیادہ قوی
 دوا کی حاجت ہو صندل اور اقاقیا اور اینٹا اور فوفل اور بھنگ آفر وہ گھاس جو بنام شیشہ الادرام (اور بموجب نصرت شیخ کو چاہیے
 میں اوسکا نام میدہ ہے) یہ گھاس بھی بہت مفید ہے مگر زمانہ ابتدائیں کبھی تخفیف اور ام میں زعفران سے بھی اعانت ہوتی
 ہے ابتدائی اور ام میں ترطیب پیدا کرنا خطرناک ہے اور اگر تہرید عضو کی زیادہ کرے اکثر مغیر بافساد عضو متورم اور فساد اوس خلط کی
 ہوتی ہے جو ورم میں بھری ہوئی ہے اور رنگ ورم کا بوجہ تہرید زائد کے سنبر و سیاہ ہو جاتا ہے اگر اسکا خوف ہو مقام ورم پہنچا دے اور جو
 اور بلبلاب کا خواہ ایسی دوا کا جس میں ارغاک قوت ہو کرنا چاہیے پھر اگر سنبری خواہ سیاہی ظاہر ہو جائے استعمال شرط کا کریں اور ورم کو چا
 کر دین اور انظار جمع مواد اور نفیج کا اسوقت کہ ضرورت نہیں اور یہ تہرید اسوقت مناسب ہو جب مادہ کو گرتا ہو اور کھین کہ کثرت انصباب ہوا
 کہ اکثر یہ انصباب بموجب موت عضو کا ہوتا ہے شرط کی بھی چند اقسام میں ایک قسم اظہر ہوتی ہے یعنی ظاہر جلد میں اوسکا اثر زیادہ ہوتا ہے اور کوئی
 قسم اخور یعنی اندرون جسم کی طرف زیادہ لگتی ہے الغرض مقام ورم اور حال عضو متورم جس قسم کے لالہ ہو اوسی کا استعمال کرنا چاہیے اور
 استعمال شرط کے نطول آب دریا خواہ اور آب شور کو کرنا چاہیے اور ضاد ایسی ادویہ سے جو ارغاک پیدا کریں ضرور کرنا چاہیے اگر حاجت پانی چھلکے کی خواہ
 نطول کی ہو فقط مریضات پر اقتصار کرنا لازم ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ استعمال ایسے ادویہ کا جنہیں رجوع قوی ہو ابتدا سے
 ورم میں اور محملات قویہ کا استعمال آخر ورم میں روی ہے پس تا بہ امکان اس سے احتراز کرنا چاہیے اسلئے کہ تہرید شدید سے
 وہی ضرر پیدا ہو گا جو ابھی مذکور ہو چکا ہے آب سرد کے استعمال سے وہی ضرر متصور ہے چاہیے کہ ترک کریں ایضاً سوا
 ورم جمرہ کے اور اور ام میں آب سرد سے گریز چاہیے اور تحلیل شدید سے درمیں شدت پیدا ہوتی ہے اگر ابتدائی ورم میں بوجہ
 تسکین و جمع کوئی تدبیر کرنی ضرور ہو آب گرم اور روغن جو مرنی ہیں اور سطح ضاد جو اسی غرض سے ایسا دہان کرنا جاتے ہیں
 ادویہ معلومہ سے ان سب سے احتراز کرنا ضرور ہے اسلئے کہ یہ ادویہ نہایت مضامین اوس مادہ کو جسکا انصباب ہو رہا ہے
 ہاں گل ارمنی آتہ سرد میں گھول کر خواہ روغن گل میں جھگو کر استعمال کرنا چاہیے روغن گل اور ام کے واسطے دہی اصل
 ہے جو گل سسج اور زیت سے بنایا جاسے اسلئے کہ زیت میں بھی کچھ تحلیل ہے خواہ حدس کو سہرا گل سسج کے

جوش کر کے استعمال کریں خواہ مرواسنگ روغن گل کے ہمراہ استعمال کریں اگر ان ادویہ سے برآمد کارنہو خواہ ازین قبیل اور
 دو اُون کو استعمال سے کچھ ترتیب اثر نہو لبلاب کا استعمال کریں کہ ابتدا میں بہت ہی مفید ہے اور انتہا میں بھی سودمند ہے برق
 یعنی تجھوا اور خشک کر فوس اور باد روج بھی ازین قبیل ہے اور اکثر شراب شیعین روغن گل میں ملا کر بلکہ بشیرہ انگور اور تخور
 موم کسی پارچہ صوف کو آلودہ کر کے خواہ صوف زوفا گرمیوں میں سرد کر کے اور جاڑ و زمین گرم کر کے خواہ اسفنج کو نثر اقلیفر
 خواہ سرکہ اور آب سرد میں ڈبو کر بھی مفید ہے زعفران کی شرکت واسطے تسکین وجع کے ہوتی ہے اگر ورم کا حال ایسا نظر آئے
 کہ اب پھوڑا ہو چاہتا ہے اور سوت تبرید کو قطعاً ترک کرنا چاہیے اور ایسی تدبیر کرنی چاہیے جس سے نفیج اور تفتیح پیدا ہو جب ورم
 زمانہ منتہا کو پہنچ جائے مثبت اور بالونہ اور خطمی اور تخم کتان وغیرہ کا استعمال ضرور کرنا چاہیے بلکہ مرہم داخلیوں اور باسلیقوں کا
 استعمال ضرور ہے اور مرہم قطعاً تخفیف پیدا کرنا چاہیے اور لطف یہ ہے کہ اسکی تخفیف سے درد میں شدت کم ہوتی ہوئی اسطرح
 اوسکا استعمال بروقت سکون لپیٹ فلغمونی کے مناسب ہے اور حسبوقت خوف جمع مواد کا نہو اور سوت بھی اوسکا استعمال
 بہت مناسب ہے اور بتدریج ہے کہ اوس مرہم کو لگا کر اوپر سے پارچہ صوف شراب قابض میں ڈبو کر رکھیں اگر ورم کا موضع
 لحمی ہو نسبت موضع عصبانی کے حاجت تخفیف کی او سب سے زیادہ ہوگی اسلیکے کچھ اپنے فراج اصلی کی طرف جو بارو
 یا بس سے تھوڑی سی تدبیر اور تصرف اور اندک تخفیف سے بھر جاتا ہے اور جس گوشت میں شدت کم ہوتی ہے اور سکو حاجت تخفیف
 کی کم ہے اکثر حاجت پختی کی قبل از نفیج کے ہوتی ہے اور بیشتر عضو شریف کے ورم کا جذب بطرف عضو خفیس کے
 اولاً بذریعہ خواذب کے کر کے پھر اوسکا علاج اور تفتیح کرتے ہیں جو ورم گرم محتاج تفتیح کا ہو چاہیے کہ اوسکے موندہ پر ضاماد ہونے لگا
 کریں اور ادویہ طفیفہ کا ضاماد کر دو ورم کے کریں اور جو کچھ ورم پر از قسم ضاماد خواہ طلا کے لگاتین چاہیے کہ پروغیرہ کے ذریعہ سے لگائے
 اسلیکے کہ اوٹکلی سے ایذا اور الم ہو چکا ہے جمرہ کا بیان اسباب حدوث جمرہ اور اسناف جمرہ کے کتاب اول فن کلیات میں بخوبی بیان ہو چکا
 کہ اوس بیان سے ماہیت اسکی بخوبی دریافت ہو چکی اب وہ امور جو فلغمونی اور جمرہ کے درمیان میں فارق ہوں یہ ہیں کہ جمرہ بخوبی
 ظاہر اور احمر ناصع یعنی درخشندہ ہوتا ہے اور فلغمونی کی سرخی سے سیاہی خواہ سبزی پیدا ہوتی ہے اور اکثر اسکی سرخی جلد میں
 پوشیدہ اور اندر کی طرف ہوتی ہو اور جمرہ کی سرخی موضع ورم کو کسی ٹیسوٹ جاتی ہے اور اتنی جگہ بوجہ لطافت مادہ جمرہ کے وسیع جاتی ہو
 خواہ فی الفور سرخی متفرق ہو جاتی ہے اور پھر لیسرحت پلٹ آتی ہے اور فلغمونی کی سرخی ایسی نہیں ہے یہ بھی ایک علامت خاص
 کہ سرخی جمرہ کی زعفرانی اور زردی کی قدر ظاہر کرتی ہے اور فلغمونی کی سرخی میں یہ بات نہیں ہوتی اور جمرہ کا ورم فقط ظاہر جلد میں
 ہوتا ہے اور فلغمونی اندر جلد کے بھی پوسٹ ہوتا ہے جمرہ خالص چلتا ہوا نظر آتا ہے اور فلغمونی اپنی جگہ پر پھرا ہوا ہوتا ہے جمرہ
 میں آبلہ پڑتا ہے اور فلغمونی میں یہ بات بہت کم ہوتی ہے اور جمرہ خالصہ میں بوجہ سختی کے تدافع نہیں ہوتا ہے اور فلغمونی میں ایسا
 تدافع ہوتا ہے کہ ہاتھ کے دبائے سے خوب نفین دیتا ہے اور جب قدر زیادتی خون کی صفراوی خلط پر ہوتی ہے مدافعت
 زیادہ ہوتی ہے اور وجع اور ضربان شدید ہوتا ہے جمرہ میں تب زیادہ ہوتی ہے بہ نسبت فلغمونی کے کبھی حرارت جمرہ
 کی اسقدر تیز ہوتی ہے کہ جلد اور بشیرہ سوختہ کر دیتی ہے اور فلغمونی کی سوزش اور التهاب اسقدر
 نہیں ہوتی فلغمونی میں تمد اور پردہ پیدا کرنا اوسکا بوجہ تمد کے البتہ بہ نسبت جمرہ کے

زیادہ ہوتا ہے اسی وجہ سے درحمہ کا کتر ہوتا ہے اکثر حمہ جب رض ہوتا ہے چور عارض ہوتا ہے اوناک سکتی ہے نہ ہی سے حمہ کی ابتدا ہوتی ہے اور بڑھتے بڑھتے ورم تمام حمہ میں پھیل جاتا ہے۔ اگر حمہ بوجھوئے کسی بدمی کے ہلکے نیچے سے پیدا ہو نہایت رومی ہے حمہ خامہ مونی اور غلہ مونی حمہ میں جو فروق ہے اوسکا بیان فن کلیات میں ہو چکا ہے یہاں اوسکا اعادہ کی ضرورت نہیں ہے۔ عذرا حمہ کا اس مرض میں پہلے استفراغ بہن کا مسلسل صفراوی سے کرنا چاہیے پھر اگر حاجت فصد کی ہو فصد بھی کرنی چاہیے۔ زیادہ فائدہ فصد کا اوسوقت ہے کہ مادہ دونوں جلد کے پچھن ہو اور اگر اندر جلد کے مادہ گوشت تک پیوست ہو فصد کا فائدہ اوسوقت کم تر ہے بلکہ بیشتر حد مادہ کی وجہ سے ضرر کا گمان ہوتا ہے۔ بعد فصد کے اگر ضرورت تکرار مسلسل کی ہو کرنا چاہیے اور پہلے تخمینہ اسکا کرنا ضرور ہے کہ مادہ صفراوی اور موی میں کس قدر کمی بیشی ہے اسی حساب سے اجزاء مسلسل کی تجویز میں عمل کرنا چاہیے بعد فراغ کے مسلسل سے تبرید مادہ کی تدبیر بذریعہ مبروات قوی کے جو معلوم ہیں کرنی چاہیے اور جو ادویہ غلہ مونی کی تبرید کیواسطے مذکور ہوئی ہیں انہیں استعمال کرنا چاہیے۔ سرد پانی بھی حمہ پر ایسے وقت کرنا چاہیے اور استفراغ پانی کا استعمال رہے کہ رنگ حمہ کا متغیر ہو جائے اگر حمہ خالص ہے فقط ہی تدبیر سے بعد اسہال کے زائل ہو جائیگا کہ اوسکا رنگ متغیر ہو جائے اور لون میں نقصان پیدا ہو اور حاصل یہ ہے کہ تبرید حمہ کی تدبیر ضرور ہے اسلیے کہ لیب اور وجع التہابی حمہ میں زیادہ ہوتی ہے اور استفراغ زائد کی حاجت غلہ مونی میں ہے کہ اوسکا مادہ عاصی اور غلط ہوتا ہے۔ مبروات جو ابتدا حمہ میں استعمال کیے جاتے ہیں ضرور ہے کہ قبض کی قوت تبرید سے زیادہ ہو زمانہ انتہا کے قرب میں برودت بہ نسبت قبض کے زیادہ دیکار ہے اور بالانہما استعمال مبروات میں اسکا لحاظ ضرور رکھنا چاہیے کہ مادہ کسی عضو یا طبعی کی طرف رجوع نہ کرے خواہ کسی عضو شریف کی طرف متوجہ نہ ہو اور اسکا بھی خیال رہے کہ عضو متورم میں سیاہی نہ آجائے اور تیرگی اور فساد کی راہ پیدا نہ ہو اگر ان خرابیوں میں سے کوئی امر ظاہر ہو چاہیے کہ ضد قبض اور تبرید کو اختیار نہ کرے پھر اگر حمہ جلد پر دوڑتا پھرتا ہو خبث رصاص اور شراب مازو کو برگ جفندر کے سمبرہ میں جو سن دیکر علاج کرنا چاہیے۔ اور جو دوا کہ اوسمیں تحلیل و تھخیف قوی ہو اور تبرید بھی ہو اوسے استعمال کر۔ بن جیسے صوف کٹھنہ سوختہ آئستہ ساڑھے بارہ درہم اکثشت بہیہ نوبخاروس لکڑی کا گولہ جو صنوبر کے دخت کو پچھن نکلتی ہے ساڑھے بارہ درہم موم پندرہ درہم خبث رصاص نو درہم پینہ کٹھنہ بزمعبول پانی سے چند درہم روغن اس پنچ اوقیہ۔ ایضا ایک مرہم اس سے بھی سبک تر ہے خبث رصاص اور عصارہ سداب اور روغن گل اور موم کو کچا کر مرہم طیار کر بن نملہ جاو رسیمہ کا بیان نملہ الیادہ خواہ چند دانہ ہوتے ہیں کہ پیدا ہو کر ورم پیدا کرنے میں گدہم تحوز اس پیدا ہوتا ہے اور پھر خبثات اسکی برہ جاتی ہے اور دوڑتا پھرتا ہے۔ بیشتر اس ورم سے قرص پیدا ہوتا ہے اور بیشتر عضو متورم ہوتا ہے اور ان سب چیزوں کے اسباب اچھی طرح سمجھیں ہر جگہ ہر رنگ نملہ کا مائل بہ صفت ہوتا ہے اور التہاب اور قوام اوسکا نورل یعنی سخت بطور مسہ کے گول ہوتا ہے اور اکثر اسے نملہ کے چورے اور چھینچو ہوتے ہیں اگر ایک قسم نملہ کی جسکا نام افرو خوردین ہے کہ وہ اصل میں باریک ہوتی ہیں اور اونکی جڑیں باریک ہوتی ہیں جیسے ٹکٹے ہوئے اور پچھن نملہ کے ہر دانہ میں شہد کسی کے کاغذ کی سی ہوتی ہے۔ حاصل یہ ہے کہ جو ورم جلدی ہو اور ساعی ہو۔ اور اوس ورم میں غوص کی قوت نہ ہو اور نہ نملہ کتر میں کرنی نملہ چاؤر سیمہ کل باجر بھی کہے ہوتا ہے۔ اور ایک نملہ کالہ ہوتا ہے جیسا اوپر مذکور ہو چکا اور جسوقت یہ بنو قروح ہو جائیگا اور عضو نشا پیدا کر بن بنام نفن موسوم ہونے کے علاج نملہ کا نملہ وغیرہ جو ایسی اور زام ہیں اگر انہیں ابتدا میں معالاج کی اس طرح نہ ہو کہ استفراغ

خلط کا کڑن اور حبس استفرغ واجب ہو اسی طبع کا کرین بلکہ پہلے علاج قروح کا کر کے اوہین قروح کو اچھا کر دین ایسے
 علاج میں یہ خرابی دیش ہوتی ہے کہ یہ ثور دوسرے مقام پر خواہ مقام اول کے قرب وجوار میں بالبعد اوس مقام سے دوبارہ
 پیدا ہوتے ہیں اور جلد کو مٹا کر تے ہیں۔ مار الجبن ہمراہ مقنونیہ کے استفرغ مادہ نملہ وغیرہ میں بہت نافع ہے اور جس طریقہ خاص سے
 نملہ کا علاج کرنا چاہیے وہ یہ ہے کہ نملہ اکال کے علاج میں اولن مرطبات سے احتیاب کرنا چاہیے جو حمزہ کے واسطے مستعمل ہوتے ہیں
 اسلئے کہ ترطیب قروح کے مناسب نہیں ہے اور اعلیٰ حمزہ میں مثل کاموا اور کدو اور نیلو فر اور جی العالم اور طحلب اور رطلہ یعنی خرفہ کے
 استعمال کرنا جائز نہیں بلکہ اگر تیرید ضرور ہو مثل کو کے خصوصاً خشک کو میکس استعمال کرین کہ اس میں کنجفیت سے خواہ بارنگ اور عقیق
 یعنی ورد۔ اور عدس۔ بعد اسکے سویت شیعہ برست اور شاخ انگور کو استعمال کرین۔ اور اگر مٹرنے اور تفریح کا خوف ہو
 ان ادویہ مبرورہ کے ہمراہ کس قدر شہد وغیرہ خواہ دفاق لندہ ہمراہ سرکہ کے اور وہ پانی جو انگور کی لکڑی سے بروقت جلائے کے پلانا
 بہت عمدہ ہے۔ بکری کی میٹنی۔ اور فضلہ گاؤں ہمراہ سرکہ کے۔ اور حبس وقت تقسیم طرح ظاہر ہو قرص اندرون شراب خالص۔
 خواہ سرکہ حبس آمیزش پانی کی خواہ عصا رہ قشار الحار خواہ نملہ یا نملہ مرغ اور سداب اور نظرون اور فلفل یا نظرون
 ہمراہ پیشاب لڑکے کے جالینوس کو یہ طریقہ پسند ہو کہ ایک شیو مثل انہوہ کے پر وغیرہ کے کنارہ سے بنائیں کہ اوسکا سرانہ
 اور نوکدار ہو اور ایسا ہو کہ نملہ کی پختی اسکے اندر سما جائے۔ پھر ایسی ہوشے کو اوس پختی پر رکھ کر پختی کے اس زور سے
 کڑائیں کہ نملہ کو کاٹ اٹے اور جڑ سے اوسے بے بنیاد کر دے لڑکوں کا نملہ دور کرنے کی تدبیر یہ ہے کہ اوہین حمام میں داخل کرین اور
 یہ ہوا جو نملہ اوہین میں مضرب ہے چاہیے بسرعت نکال لین اور غٹھل خواہ گلاب کو ظاہر کرین علاج جاوہر سیہ کا نملہ کے اقسام
 میں جاوہر سیہ مشابہ ہے علاج میں حملہ سے مگر جو مسهل مفراوی اس میں دیا جاو اوہین کس قدر حرکت تیرید کی بھی ضرور کرنی چاہیے اور
 اگر کس قدر اقبتمون داخل کرین یہ سب سے بہتر ہے اسلئے کہ اسکے مادہ میں ہمراہ صفرا کے سودا اور بلغم کے بھی کثیر مش ضرور ہوتی ہے۔
 اوسکے بعد تازہ اور کزنارک صندلین اور انار کے چھلکے گل ارمنی ان سب اجزا کو سرکہ اور گلاب میں جمع کر کے اس قدر ملائیں جو لذت پیدا
 نہ کرے اور زیادہ سرکہ کو ضرور نہیں ہے اور پر کے ذریعہ سے اس دو کو لگائیں۔ دودہ تازہ دوہنا اس میں خلیہ نہایت مناسب ہے
 جبے مانہ ابتدا کا گذر جائے۔ چاہیے کہ سبک بلج کا سرچلا کر شراب غرض خواہ اور کوئی قوی تر چیز آمیختہ کر کے استعمال کرین اور نملہ
 احتیاج محتلف شدید کی ہو ورنہ باورج کو لگاؤ اوہین فلفلس داخل کر کے استعمال کرین اس سے زیادہ قوی تر یہ ہے کہ زنگار
 اور کربت زرد سوخته اس سے طبع بذر بو شراب کے طیار کرین۔ خواہ چوب تازہ انگور کے پانی سے جو بروقت جلائے کے چکنا کر
 حمزہ بالجہ اور نار فارسی کا بیان یہ دونوں اسم کبھی ہر ایک پختی پر جو اکال ہو اور منفط یعنی آبلہ دار اور سوزان اور
 خشک بڑے پیدا کرنے والی ہو بولے جاتے ہیں اور اوس پختی کی سوزش اور احراق ایسی ہو کہ جیسے آگ کی سوزش خواہ داغ
 لگانے کی ہوتی ہے۔ اور کبھی بالتحصیل نار فارسی اوس بشرہ کو کہتے ہیں جو از قسم نملہ اکال محرق منطف کے جو میں سچی ہو یعنی
 پہلے ہی ہو اور برکتی جاتی ہو اور رطوبت ہی ہو اور مادہ صفراوی زیادہ ہو اور سوداوی کم ہو اور غرض اوہین کم ہو اور بہت سے داغ
 چوڑے چوڑے اس مقام پر برآمد ہوں جہاں خلط مادہ ایسی ہو جو میں خلیان اور جوش زیادہ اور پولس پیدا ہو اور حمزہ عظیم
 موحہ کا اطلاق اوس پر کرنے ہیں جو مکان خاص کو سیاہ کر دے اور غٹھل کو پلے کے سیاہ اور خشک کر دے غرض خاص کو اور

اور رطوبت کس قدر اوسمین نہو اور سودا ویت اوسکی اندر کی طرف فرو رفتہ اور لمبندی خواہ او بہار اوسکا کم ہو چم اوسکا بڑا رنگ
ترہس یعنی بافلا و مصری کے اور کبھی شہر کا وجود نہیں ہونا بلکہ اول میں جمہر پیدا ہوتا ہے۔ اور جمیع اقسام کی ابتدا میں کھجلی
ہوتی ہے۔ اور جمہر بجم موجدہ اور نار فارسی میں بھی کبھی اکلبہ پیدا ہوتا ہے اور جمہر سے ایک رطوبت ایسی بہا کرتی ہے
جیسے کسی عضو پر داغ لگانے سے بوجہ جلنے کے رطوبت برآمد ہوا اور مقام ماؤن کا رنگ ماوی ہوتا ہے اور سیاہ زیادہ اور کبھی
رصاصی بھی ہوتا ہے اور سوزش اوسمین شدت اور گرد اگر داؤس کے سوزش بنی رہتے ہو اور اوپر جمہر کا صدق نہیں ہوتا ہے
بلکہ سیاحی کی طرف میلان زیادہ ہوتا ہے خاص نام جمہر کا اوس پر اطلاق کیا جاتا ہے جسکی جزئیاری ہو اور اوسمین جبک آگ کی
چنگاری کی سی ہو۔ نار فارسی کا ظہور ان دونوں قسموں میں زیادہ ہوتا ہے اور سرعت حرکت کرتی ہے اور جمہر نسبت اوسکو
دیر میں ظاہر ہوتا ہے اور اندر کی طرف زیادہ پیوست ہوتا ہے۔ گویا کہ اسکا مادہ بڑا اور قویا اپنے داد کا مادہ ہوتا ہے لیکن مادہ
نار فارسی میں زیادہ حدت رکھتا ہے۔ اور جو قسم ان دونوں میں سے بوجہ صفراوی مادہ کے عارض ہوا اسکے صفری میں اضافہ
پیدا ہو کر مخالفت مادہ سوداوی کی ہوتی ہو۔ اور اسی جہت سے ان دونوں مادہ کی آمیزش کیوجہ سے خشک شہ سیاہ پیدا
ہوتا ہے نار فارسی میں غلبہ صفراویت کا ہوتا ہے اور جمہر میں سودا ویت کی شدت ہوتی ہے یہ بھی ممکن ہے کہ ہر ایک رفتاری
اور جمہر کو اسلیے ایک عام اور مشترک نام سے نام رکھتے ہیں مثلاً جمہر کہیں اور پھر دونوں قسم خاص کی طرف تقسیم کریں خواہ دونوں
کو نار فارسی سے موسوم کریں اسے عام معنی کی نظر سے بعد ازان تقسیم کریں۔ خواہ ہر ایک معنی کا اسم جدا گانہ تجویز کریں اور
سب صورتیں نام اور تسمیہ کی اصطلاح اطباء میں مروج ہیں مگر کچھ فرق چند ان نہیں ہے کبھی ہمراہ نار فارسی اور اصناف علمہ اور
جاویدہ روی کی حمیات شدیدہ اسلیے ہوتے ہیں جنکی رداوت زیادہ ہوتی ہے اور ملک ہوتی ہیں اور کبھی ہی نار فارسی خواہ
جمہر بوجہ وبا کے پیدا ہوتی ہے اور اکثر تشابہ غمونی کے ہوتی ہے اور مائل بہ سوداوی ہے۔ جیسے کہ ابتدا میں سیاہ ہوتی ہے
خصوصاً جس سال و بنا یاد ہو علاج نار فارسی اور جمہر کا پہلے قصد کہو لنی ضرور ہے تاکہ خون صفراوی کا استفراغ ہو جائے
اور اگر مرض قوی ہو کہ خوف اوس سے زیادہ مطمئن ہو غصہ پھی گہری چاہیے کہ نوبت غشی کی ہو پوچھو اور کبھی حاجت ہوتی ہے
خصوصاً جمہر میں گہرے پچھو لگانے کی تاکہ جو خون بسندہ اور کٹا ہوا اوسمین سے سب نکل جائے کہ اوس خون کی طبیعت سم کی ہے
مگر یہ تدبیر وقت صفراوی ہونے مادہ کے نہیں کیجانی ہے۔ علاج موضعی یعنی خاص مقام کا علاج مثل علاج جمہر یا ہلکہ کرنا
چاہیے۔ مگر نطخ میں زیادہ تر بد ہونی چاہیے جب طرح جمہر میں اور کتبہ چکے اسلیے کہ اس مرض کا مادہ بطوت خلافت کے مائل ہے
اور اس وجہ سے کہ اس مادہ کی تھوری مقدار ہی بطور طعن کے نہیں جاسکتی ہے اس وجہ سے کہ مادہ سمی ہے اور زیادہ قبض کا
استعمال کرنا اس مرض میں جائز نہیں ہے اسلیے کہ مادہ غلبہ ہے اور دیر میں متخلل ہوتا ہے اور جملات کا استعمال نہ ابتدا میں جائز
ہے جب ظہور مرض کا ہو اور نہ بروقت سکون التهاب کے کہ اسوقت کیفیت مادہ میں ادویہ محللہ زیادتی پیدا کوئی بلکہ ایسی ادویہ
مؤقتہ کا استعمال کرنا چاہیے جنہیں کس قدر تیرید کے ہمراہ تجلیل ہی ہو اور کس قدر دفع مادہ کا بھی کریں جیسے کہ یار تناس اور عدل
اور وہ روی جسین بہوسی زیادہ ہوا ان اجزاء سے ضما و طیار کریں اسلیے کہ جس روی میں بہوسی سے زیادہ ہوتی ہے وہ لطیف
زیادہ ہے ایضاً اسی قسم کے اور ضادات جو فراہ دین میں مذکور ہیں۔ ایضاً ازو کو سرکہ انگوری میں خواہ پچگری کواد

سرکہ میں داخل کر کے صفا کر دیں۔ دوا جو جلد سے وقت میں اور بعد اس وقت کی یہ سب کرنا ریش کو چاک کر کے سرکہ میں استعمل
 پختہ کر دینا کہ نرم ہو جائے بعد ازاں خوب پیسکر کسی کپڑے پر لگا کر استعمال کریں۔ یہ دوا ہر وقت مفید رہتی ہے اور ابتدا اور
 مرض میں ازالہ مرض کر دیتی ہے۔ ایسے وقت کی دوا میں لینے ابتدائی طور پر خواہ سکون التهاب کی وقت جو ظری لینے تازہ
 اخروٹ اور اس کے پتے بھی مع سویق اور زریب اور انجور شراب اور روغن خشخاش سیاہ داخل کرتے ہیں اور ہر تیرہ
 کہ مجموعہ ادویہ مذکورہ سے صفا طیار کریں۔ منجھالیسی ادویہ کے جو لائق استعمال اکثر اوقات کو ہیں افیون اور افاقیا اور وہ
 نراج جیسے سوری کہتے ہیں لینے نرنگ کی پھٹکی پوسٹ انا رکھ دو درم زہو خاس ایک درم زہر البیج درہم لیکن ایسی دوا
 اسی وقت تک مستعمل ہوتی ہیں جب تک قرعہ پیدا نہ ہو پھر جب قرعہ پیدا ہو جائے اور سو وقت مجتہ قوی کا استعمال پر ضرور ہے
 جیسے دوا اندرون خواہ دواسے فراسیون یا فاسون یا بونو اندروس کے قوی یا دوا قیسو شراب حلویا پیچ میں ملا کر صفا کر
 اس طرح جو دوا میں جمرہ متفرقہ اور عکاج و رسیہ کے علاج میں مذکور ہوئی ہیں انکا استعمال کریں۔ ضرور ہے کہ صفا کا
 استعمال ان اوقات میں ہر روز دو مرتبہ کیا جائے اور رات کو بھی ایک مرتبہ خواہ دو مرتبہ صفا لگائیں جن دواؤں سے غفلت
 متور وغیرہ میں پیدا ہوتی ہے تا مقدور انکا استعمال کرنا جائز نہیں ہے کہ اونسے رداوت مرض میں زیادہ ہوتی ہے واجب
 کہ اگر در مقام اذیت اور موضع اقران کے بالترام گل اسنی اور سرکہ اور میتا اور جلد وہ خیرین جو ہر دوا رادع میں خواہ چنگی
 تاثیر قریب بہ روع ہے لگایا کریں جیسے صوف زہر و شراب میں ڈبو کر استعمال کریں۔ جب التهاب میں سکون پیدا ہو اور
 قروح باقی رہ جائیں انکا علاج مرہم سہتا اور مرہم ذبالہ طالین سے کریں خواہ جو مرہم قروح متاکلیہ کے واسطے قرار دیں میں مذکور
 ہیں اونسے علاج کریں۔ جو زکندہ جو روغن دار ہو بعد علاج کو مار فارسی سکون التهاب اور باقی رہنے قروح کے کو بہت مفید
 ہے نقاطات اور نقاضات کا بیان نقاطات کا حدوث دو طرح سے ہوتا ہے ایک صورت یہ ہے کہ غلیان غلط
 سے بطرف ظاہر جلد کے ایک طوبت منفع ہوتی ہے اس طرح کہ دفع واحد میں مادہ اذیت رطوبت کو لیکر بطرف ماتحت جلد کو محو کرنا
 ہے۔ اور چونکہ ماتحت جلد تکالیف زیادہ ہوتا ہے اس جہت سے اس رطوبت کا نفوذ جلد میں بخوبی نہیں ہو سکتا پاتا بلکہ نقاضہ
 مایہ باقی رہ جاتی ہے یعنی جیسے پانی بھر جانی سے جلد میں کسی طرح کا نفخ پیدا ہوتا ہے اس طرح یہاں بھی کیفیت نمودار ہوتی
 ہے۔ اور دوسری صورت اس کے حدوث کی یہ ہے کہ بدلہ اذیت کے خون اسی جگہ بھر جاتا ہے اور زیر جلد نفخ پیدا ہوتا ہے
 علاج نقاطات اور نقاضات کا تنقبہ بدن کا اور قصد وغیرہ جیسے معلوم ہو چکا ہے بدستور کرنا چاہیے اور دیگر تدابیر غذا
 وغیرہ کی جیسے اور امراض مناسبت میں مندرج ہیں وہی یہاں بھی جاری رہیں اور ابتدا و طور میں اس مرض کو عدس
 کو پانی میں پختہ کر کے خواہ پوست اندر خواہ پوست شاخام و رخت انا پانچین جوش دیکر موضع مرض پر بعد بلخ اور نمین کے ٹیکم
 صفا و کرنا چاہیے۔ اگر نقاضات سے چھوڑے پیدا ہو جائیں اور خاص معالجہ نقاضات کے چھوڑ دینا منظور ہو تب یہ ہے کہ کئی
 جلد موی بگاڑ دیا کرتے ہیں سے درد ہوگا لہذا کسی سوئی وغیرہ سے اس میں سوراخ کریں اور جو رطوبت اس خراج میں ہی آئے
 نکال دالیں اور بلدیک جلد کا خراج کہی خود بخود بہتہ کر لے تا کہ تمام اگر خود بخود بہتہ نہ کرے ضرور سوئی وغیرہ سے چھید کر بہتری
 تمام رطوبت نکال دالنی چاہیے بعد اس رطوبت کو نکالنے کے بعد حال سے خالی نہیں رہتا تو چھامو جائیگا یا قرعہ پڑ جائیگا اگر قرعہ پڑ

مرہم اسفیدارچ اور مروانج وغیرہ سے علاج کوین خصوصاً جب ان مرہم میں ابرسا داخل کریں اور مرہم حرہ کا استعمال اوقت کریں کے جب پھیلنے لگے خواہ شرنے کی نوبت پہنچے اور نگہ کا علاج خواہ اور جو علاج مناسب اسوقت کو مذکور ہو چکے اور نگہ کا استعمال کریں گے دوا کی مرکب مرہم سنگ ایکریل زیت کوندہ دیرہ رطل زرنج ایکریل رطل مروانج کو زیت کوندہ میں اسقدر پکا بنیں کہ زیت کی چمک جاتی رہے اور سکے بعد زرنج پیکر چھریں۔ ایضا ایک دوا ایسی ہے جو مذاکر یعنی خشک یعنی سپاری اور جو تھہ پر لگانے کے لائق ہے خلاصہ یہ ہے کہ دوا لائق اول ان اعضا کے ہے جنہیں حاجت تخفیف کی زیادہ ہے۔ فلقتار اور فلدیس آٹھ جزو پورہ اڑنی دو جزو پانچین پیکر استعمال کریں اور بکری کی تنگی شہد میں ملا کر وہی مفید ہے جب ان پھوڑوں کی پٹریاں ہی گرجا تین اور گوشت فاسد اور ہو جائے اور گوشت صحیح باقی رہے اسوقت خلاص پھوڑوں کا جو علاج ہے اسی طور پر علاج کرنا چاہیے۔ اور شہر اسکندریہ کے اطباء ایک لکڑی سے ان دونوں کو لکڑی میں جیسے سارا فاس کتہ میں اور نیز ناخس اور طرفا کلیس روغن افوان ہی انکے اسقاط کے واسطے بہت مفید ہے حاصل یہ ہے کہ خشک کر کے اسقاط کے بعد بقیہ کا علاج مثل علاج خراجات کرنا اور انہیں زہریات میں مشغول رہنا بہت عمدہ تدبیر ہے دوا کی مجرب قدری ہے اور متاخرین نے اپنی طرف اسکی نسبت کی ہے غزروت صبر کندر سفیدہ رنگا زہوزن لیکوڈونل مجموعہ کے کل اڑنی شامل کریں اور گولیان بنا کر کھین بقدر حاجت سرکہ عواد پانچین گولی کھول کر طلا کریں اور طلا کر کے پھر اسی پر دوا کرے دوا کو طلا کریں تاکہ اوسمیں خوب سا تقبض پیدا ہو جائے اور سمٹ کر خشک نشہ پڑ جائے اگر اس پٹری کے نیچے رطوبت ہوگی خود بخود کپڑے ورنہ چھوڑانے کی ضرورت ہوگی اور ہمیشہ ہی تدبیر جاری رکھیں تاکہ سب مقام سے پٹریاں چھٹ کر پٹریاں شری کا بیان۔ شری پٹی کو کہتے ہیں اوسکی صورت یہ ہو کہ چوڑے چوڑے دانے اور چپٹے مثل نفاخت کے مثل لٹری ہوتی ہیں اور کھلی اور نین زیادہ ہوتی ہے اور کرب پیدا کرتے ہیں اور اکثر دفعہ تمام بدن میں پیدا ہو جاتے ہیں اور کبھی انہیں شور سے ایک قسم کی رطوبت بھی روان ہوتی ہے بیشتر شری دموئی ہوتی ہے۔ اور رات کو اکثر اس میں شدت ہوا کرتی ہے اور کرب اور غم بھی اسکا شب کو زیادہ ہوتا ہے۔ سبب حدوث اس مرض کا ایک بجا گرم ہونا ہے جو تمام بدن میں دفعہ ثوران میں آتا ہے اور وجہ اوسکی ثوران کی یا یہ ہے کہ خون صفراوی ہوتا ہے خواہ بلغم پورنی کی اوسمیں شریکت ہوتی ہے۔ صفراوی خون سے جو شری پیدا ہوتی ہے اوسمیں سرخی اور حرارت زیادہ ہوتی ہے اور ظہور اوسکا بر سرعت ہو جاتا ہے۔ اور بلغمی میں ان سب امور کی کمی ہوتی ہے بلغمی کی شدت رات کو نسبت دموئی کے زیادہ ہوتی ہے اگر شری کسی موضع وسیع میں برآمد ہوتی ہو اور فصہ کھولی جائے غیب پیدا ہونے کا خوف ہوتا ہے اور واجب ہو کہ قصد اس مرض میں ایسے وقت کو لین جو درمیان زمانہ ابتدا اور نوبت ثانی کی ہو۔ اور وسیع جی غیب دائرہ خواہ غیب میں بروقت راحت کر نہ بروقت شدت جی کی قصد کھولتے ہیں اوسطرح اس مرض میں بھی قصد کا وقت اختیار ہون چلتا ہے۔ اگر غلبہ خون کا ہے بہت جلد قصد کھولنی چاہیے اوسکے بعد تحمل ہو سکے تو سہل صفیرے کا استعمال کریں کہ بلبلہ دو حصہ اور پانی تین حصہ ایک حصہ مقدار شربت مجموعہ کو تین درہم سنگین اخل کر کے استعمال کریں اور سنگین اس مرض کی ترمندی اور آب آئینہ خواہ آب انار میخوش کا مع اوسکے چھلکے کے اور خینا ندہ شمش اور مارا الرائب اور اقراص طباشیر حسین کا فورہ داخل ہر جہاں اب انار سکے اور آب گرم کا پینا دن بھر تین چند مرتبہ اس مرض میں بہت نافع ہے اور ریش کی طبیعت نرم کرنا ہو۔ منجملہ مسکنات کو خینا ندہ سماق صلی نقد ترین اوقیہ کے۔ غذا انکی لائق تغذیل یعنی مسو و غشور جو کہ میں پکا لی ہو اور سرکہ اور زیت سمجھا کر باوام خواہ سرکہ ہر جہاں آب کو

اور زیت کو اور مارا لڑکھ لکین اگر غلط مرہن کی بورتی ہو استغراغ مادہ کا بدن سے بذریعہ ہلید اور نصفت اسکی تدریس کہ تجربہ کی مقدار تین درجہ استعمال کریں خواہ جزا سر نہ تیزانہ ایک اوقیہ ہوا ہیر زرد لکیر رہم کے دین یا عینہ فر کو یکیر کہ ترش میں آئینہ کر کہ کلا ترش خواہ ۱۔ منہ لکیشہ کل محوم اور آب آئینہ ہدیہ پینے نئی اینٹ کلائی پلا تین ساگر میں بلغم کی گرتی ہو ایک درجہ کبابہ اور تین درجہ کبابہ خواہ تین درجہ تخم فحاشت لین طیب میں استعمال کریں ہر قسم کی شرمین از روی تجربہ کے یہ دو سفید مچونی سے خود بخود درجہ طباہیکہ ایک درجہ کبابہ نصفت درجہ کبابہ ایک قراط آب انار ترش میں پلا تین خواہ تھار موئہ اہل کا استعمال کریں اکلا اور فساد و عضو اور فرق در میان غنا نا اور سفاقلوس کے ان امراض میں کلام کرنا بنظر مناسبت امراض مذکورہ بالا کے بہت اچھا ہے۔ اب ہم کہتے ہیں کہ عضو جسمانی میں فساد اور تخلف یا کسی ایسے سبب سے پیدا ہوتا ہے جو اس عضو کی روح حیوانی کو فساد کر دے خواہ روح حیوانی مذکورہ اس عضو خاص تک حصول سے منع کرے۔ خواہ سبب مفسد روح ہی ہو اور مانع وصول بھی ہو مثلاً روح کی مثال جیسے سموم حارہ اور بارہ جو نظر اپنے مادہ اور جوہر کے مضاد اور مخالف روح حیوانی کے ہیں۔ خواہ اور ام اور جوہر اور روحی روی جو پھیلتے ہوں اور مادہ او کا سہمی ہو۔ یا وہ فروج جیکے مخالف بین طیب کی خطا کرنے سے کسی قسم کی خباثت پیدا ہو جائے جیسے فروج فانی میں روغن ٹپکانے سے گوشت متعفن ہو جاتا ہے خواہ اور ام گرم کی تہرید شدید کرنے سے مزاج عفر کا فساد و فناء ہے۔ وصول روح کا مانع سدہ ہوتا ہے اور سدہ با عرضی اور باوی ہے جس طرح بعض اعضا کو سدہ ہوتا ہے پھی ۱۰ غیر ذہن سے کسکر یا نہ ہنا کہ اگر کیفیت اکثر ہے کی عضو کو فاسد کر دیگی ایسے کہ روح حیوانی کا وصول اس عضو تک نہیں ہو سکتا ہے جو فساد قلب میں نفس و روح حیوانی پر اس عضو خاص کی منتشر ہوتی ہے اس سے یہ بندش مجتہس کر دیگی اسی وجہ سے مزاج او سکافاسد ہو جائیگا اور ہلاکت عضو کی واقع ہوگی کہی احتباس روح کا وجہ کسی سدہ بدنی کے ہونا ہے جیسے کوئی درم گرم روحی اور ناپست اور غلیظ غلیظ مادہ ہو کہ منافذ اور مدخل نفس کو جس سے آمد و رفت حیات روح حیوانی کی ہے بند کر دے اور اس انسداد سے باوجود احتباس روح کے فساد مزاج میں بھی پیدا ہوتا ہے جو انسداد جامع فساد ہے اس کے زمانہ ابتدا میں جیت کہ عضو حساس جس میں فساد کامل عارض نہیں ہوا ہے اسکو غفرانا کہتے ہیں خصوصاً اگر ابتدا میں غلغولی ہو پر جب اس مرض میں ایسا اشوکام ہو جائے کہ حساس کی جان بخل ہو تو یہ کیفیت اسی وقت پیدا ہوگی جب لحم اور اس کے قریب کی ہڈی ابتدا کر خواہ ورم کے بعد فاسد ہو جائے۔ اور اس وقت اسکا نام شفاقلوس ہے اور کہی خانقرا نام سے شفاقلوس پیدا ہوتا ہے۔ بلکہ خانقرا نام ہو کر ہمیشہ شفاقلوس پیدا ہوتا ہے اور یہ سبب خانقرا گوشت میں عارض ہوتی ہیں اور ہڈی وغیرہ میں بھی پیدا ہوتے ہیں جب اس مرض کا درجہ پہنچے کہ عضو کے انسداد میں ترقی روز بروز نظر آئے اور برہنہ ہائے اور جو چیز گردشے فاسد کے ہو اس میں ورم بھی پیدا ہو کر گردے عضو کے فساد کا ذریعہ ہوا وقت میں مجموع اس جارفعہ کا نام اکلیہ ہے اور جو حال کیفیت عضو مانع پر طاری ہوتی ہے اسکا نام نفس موت رکتی ہیں اور اگر یہ مادہ مفسد غلیظ نہ ہوتا مقام خاص میں فاسد کر دیں کیوں ہوتا بلکہ کسی طرف سبذفع ہو جانا معالجات غفرانا کا علاج تھا میں ہو سکتا ہے۔ اور اس سے امید صحت بھی ہوتی ہے۔ جب گوشت میں فساد مستحکم ہو گیا لازم ہوگا کہ تمام گوشت اوس نکال دالیں۔ جب معلوم ہو کہ عضو کا رنگ متغیر ہو چکا ہے پس معلوم کرنا چاہیے کہ طریق نفس میں اکیا ہے اس وقت بہت جلد ایسے لطف کا استعمال کریں۔ جو مانع عفونت ہو جیسے گل ارشی اور گل محوم سرکہ میں ملا کر استعمال کریں۔ اگر اس دوا سے کچھ فائدہ

نہو گھر سے پھینکے کے بدون کچہ چارہ نہوگا کہ مختلف طریقوں سے اور مختلف مقامات سے بچھڑکا استعمال کریں اور جو ک لگا لیں اور جو گھن فرب زرب کی ہوں خواہ مقابل کے تہت بین واقع بین اور چوٹی بین اونکی فصد کھولیں تاکہ خون فاسد کا افراج ہو جائے مگر ان تدابیر کے ہمراہ موضع مادیون کی گرد کی حفاظت بھی ایسی طلا وغیرہ سے کرنے میں جو مذکور ہو چکے ہیں اور بچھڑکے مقام پر ایسی چیزیں طہین جو مخالف عفونت کی ہوں اور خوب طرح سے اندر جسم کے اثر کرتی ہوں جیسے آرد گر سندھ ہمراہ اسکنجین کے خواہ آرد با قلا خصوصاً جب اوسمین نمک کی آمیزش ہو منجملہ طلاؤں کے یہ ہے کہ غلبت کو طلا کریں اور لحم فربض سے لگنے لگتا ہو گا دوا جرب ہو۔ زراوند مرچ اور عصاہ ورق بنگ یک۔ ایک حصہ زنگار نصف حصہ بانہین اسقدر پیسن کہ شہد کے مثل گاڑا ہو جائے اور قرعہ پر طلا کریں اور گرد قرعہ کے بھی لگائیں منجملہ اون دواؤں کے جو مانع حدوث اکلمہ کے ہیں یہ دوا ہے کہ زنگار اور پٹگری اور شہد ہون لیکر بطور لطف کے استعمال کریں کہ یہ دوا بھی مانع عفونت خواہ مانع حدوث اکلمہ کے ہے اور مقدار متعفن کو ساقط کرتی ہے اور صبح مقدار کی حفاظت کرتی ہے اگر نسبت درم اور فسادوں کی گذر کے تریل شروع ہو گیا ہو توڑی سی سبب بھی پیدا ہوتی ہو اور یہی طریقہ شروع عفونت کا بھی اوسوقت واجب ہو کہ زراوند مرچ اور زراوند ہون پٹگری چھڑکین تاکہ خشکی پیدا ہو۔ اس طرح اگر زنج اور قلعہ طار کو استعمال کریں بہت مفید ہے خصوصاً ہمراہ سرکہ اور ورق جوز کے اور اس طرح قنار الہمار اور اسکا عصاہ اگر طلا کریں پھر اگر تھوڑا سا گوشت لگایا ہے اس سے قطع کر ڈالنا چاہیے یا اگر دینا چاہیے تو قرص انہ۔ دت کر اور اس سے قوی تر یہ دوا ہے کہ قلعہ فون کے ذریعہ سے گردین اور لبد گردینے کے چربی سے اسکا تدارک کریں لیکن چربی اوس پر طہین جب دہنیت کی وجہ سے حدت دوا کی بر طرف ہو جائے بقیہ لحم کو جو ناقص ہو اسی بھی ساقط کر دین تاکہ کچھ گوشت باقی رہ جائے زنج احمر کا چتر کنا بر وقت تریل اور تعفن کے بہت بہتر ہے اور جب تعفن ظاہر ہو جائے اسقاط میں قدر تعفن کی تاخیر کرنی جائز نہیں ہے در نہ پڑی دشواری واقع ہوگی۔ اور اگر گردورم کے تعفن زراوند پیدا ہو جائے اوسوقت اس دوا کے استعمال کی نہایت توفیق کرتی ہیں کہ سولین ہمراہ عصاہ بچ کے استعمال کرتے اور میری رائے میں یہ دوا جدید نہیں ہے بلکہ ایسی دوا کا استعمال موضع صیح پر کرنا چاہیے تاکہ عفونت کو منع اور روع مادہ کرے جب کہ بقدر متعفن کو کاٹ ڈالین واجب ہو کہ اوسکے گرد داغ دین آگ سو کہ متعفن خرم اور ہوشیاری بھی ہے۔ خواہ ادویہ کا وہیے جو محرق ہیں اور کئے ذریعہ سے داغ دین خصوصاً جو اعضا عفونت کو بسرعت قبول کرتے ہیں خواہ بوجہ اپنی حرارت کے خواہ بوجہ قرب اور مجاورت اون فضول کے جو اعضا مذکور سے جاسی رہتے ہیں جیسے مذاکر اور دربر وغیرہ۔ اسقدر زہر اور علاج ہم اس مقام پر بیان کرتے ہیں اور قرعہ متعفن کے باہین ایسی تدبیریں مذکور ہوں گی جو اس فصل پر اضافہ کے لائق ہیں طوا عین کا بیان قدامی اطباء حون کا استعمال اپنی زبان یونانی میں ایسے معانی کے واسطے کرتے تھے کہ زبان عربی میں اسکا ترجمہ یہ ہو سکتا ہی طاعون وہ ورم ہے کہ اعضاے غدوی میں پیدا ہو خواہ جو عضو عصب ہو خالی ہے اسکا دوا جیسے وہ لحم جو بیضہ میں خواہ ہستان اور پنج زبان میں ہے خواہ جو گوشت جس میں اسکا ورم جیسے وہ لحم غدوی جو زیر بغل ہو خواہ از بیضہ بننے بد جو پنج ران کے قریب ہے اور ازین قبیل اور لحم کے ورم کو طاعون کہتے تھے۔ بعد ازاں استعمال لفظ طاعون کا ہر ایک ایسے ورم کی واسطے ہوا جو موضع مذکورہ میں بھی ہوا اور متعفن ورم عاز اور قتال بھی ہو کہ اسکا جوہر سمیت کی طرف تخیل

مگر مقصد عضو دارم ہو اور قرب جوار کے مقامات کو رنگ کو متغیر کر دے اور بیشتر اوس ورم سے خون اور صمدید وغیرہ مترشح ہو اور اوسکی کیفیت بروی قلب تک بذریعہ شراپین کے ہو چکر مورث فی او رخششی اور خفقان کی ہو کر قاتل ہو اور شاید یہ دوسری اصطلاح نسبت طاعون کے جو مہولی ہے یہ وہی ورم ہے جو اب بنام و اخش موسوم ہے اور اداکل اطبا اسکا نام قوما طار کہتے تھے لیکن پر ضرور ہے کہ عروص اس ورم کا اکثر اعصاب ضعیفہ میں ہو جیسے البط اور اریہ خواہ بس گوش وغیرہ اور اسکی نسبت بروی قسم ہے جو رابطہ فیہ زیر بغل اور پیرینیش ران میں ہو اس لیے کہ یہ اعضا قریب ہیں اولیٰ اعضا کی جگہ ریاست کامل ہے جیسے قلب اور داغ اسلم طاعون غیر قتال کے اقسام میں وہ طاعون ہے جسکا رنگ سرخ ہو اوسکے بعد جسکا رنگ زرد ہو اور جو کھانہ پلہ سیاہی ہو اس کی وجہ سے کوئی ہلاک نہیں ہوتا اور دفعہ نہیں مرنے والے طاعون اکثر اونہیں ملا دین پیرا ہوتا ہے جنہیں دبا کی کثرت ہو زبان بونانی میں اکثر الفاظ ایسے امراض کے واسطے موصوع ہوئے ہیں جو مشابہ طاعون کے ہیں جیسے طمانیسوس اور قوما طار اور فوختلا اور توتون مگر جاری زبان میں ان اسماء کی سمیات کی زیادہ تفصیل نہیں ہے علاج بذریعہ قصد کی استفراغ کرنا کہی نظر وقت کر اوسکا تحمل ممکن ہونا ہے اور کہی نظر رداوت اوس خلط کی جو برآمد ہوتی ہے استفراغ بذریعہ قصد کے واجب ہوتا ہے بعد قصد کے واجب ہے کہ قلب کی تقویت اور حفظ پر متوجہ ہوں اور ایسی دواؤں کا استعمال کریں جنہیں عطربت اور نبرد ہو مثلاً حاض اترج اور لیمو خواہ رلوب تفاح اور دیگر فواکہ کو خواہ ہی اور انار ترش اور سوگمنا کی چربین جو قفسخ اور کافور اور صندل وغیرہ جو زکریں اور غذا میں عدس جو سرکہ میں پکا پاپہ خواہ مصوص حامض و ایک قسم کا کھانا ہو اور جدی کو گوشت سکنجبین ہار کے مکان کی تربت اور آرائش برف کی ٹکڑوں اور برگ بید سادہ اور بنفشہ اور گلاب کے بھجولوں خواہ گل نیلوفر وغیرہ سے کریں اور قلب پر ضاد مبرداور مغوی جو ادویہ اصحاب خفقان میں مذکور ہو چکے ہیں اونسے کرنا چاہیے خواہ جو ادویہ اصحاب وہاب کے واسطے لگی گئی ہیں خلاصہ یہ ہے کہ تدبیر اصحاب وہابی کی کرنی ضرور ہے۔ اور خاص ورم طاعون خواہ جو قائم مقام طاعون کے ہے اوسکا علاج ادویہ مذکورہ ذیل سے کرنا چاہیے۔ ابتدا میں ایسی دوا جو تیرید اور قبض پیدا کرے۔ خواہ اسنج کو سرکہ اور پانی میں خواہ روغن گل یا روغن تفاح یا روغن درخت مصطکی یا روغن آس میں دلو کر استعمال کریں۔ یہ تدبیر ابتدا میں مرض کی ہے اور پچھلے لگانا اگر ممکن ہو لگاتین اور جو رطوبت وغیرہ اوس سے بعد شرط کے نکلتی ہو جاری رہو دین اور بند نہ کریں اور نہ منجر ہونے دین ورنہ سمیت زیادہ ہو جائیگی پہر اگر ایسے مجملہ کی حاجت ہو جو لطیف مادہ کو جس کو لگانا چاہیے۔ اور جو طاعون بطور ہوئے کے ہو اوسکی زبانہ منتهی یا قریب بانہ میں نفیج کی طرف متوجہ ہونا چاہیے اور اگر ہمراہ خراج کے تپ بھی ہو تیرید موش میں درنگ کرنا چاہیے ایسا نہ کہ مادہ بطرف غلظت کے ریلٹ کو زیادہ رداوت پیدا کرے۔ نفیج بذریعہ نطول کے کرنی چاہیے اسطرح کہ بالونہ اور شبست خواہ مفتحات لطیفہ کو یا نہیں جو ش دیکر نطول کریں اور ایسی مفتحات کا ذکر خراجات کو علاج میں آتا ہے۔ کہتے ہیں کہ قوما طا اور متغلیوس کو قوما پر سپا دشانی و مرزوق اور لاپا اور بیخ عطلی کا جس میں غوطی راشق اور شیرد اور شراب ملی ہو خواہ دین یعنی مویزک عسل منقید ہی اور تیرد ملی یا چکر اور میل شہد کی کھینے کا اور ترس سے کہ میں ہو کر یا بیخ کرلا اور طاک البطم یا نطرون ہمراہ انجیر کے خواہ ہمراہ انجیر سے جو ایک بیوہ مثل انجیر کے ہوتا ہے فصل اول اور ام کی بیان میں جو غدو میں پیدا ہوں جو اور ام قدی مثل طاعون کے نمون کہی ہو جو دفع جراثیم کے پیدائے ہیں

اور کبھی بوجہ دفع اعضا اصلی کے ظاہر ہو سکتے ہیں اور کبھی فروح اور اورام دوسری قسم کے ایسے اطراف میں ایسے اورام کو پیدا کرتے ہیں جو دوسرے مواد ان اورام کے جاری ہوتے ہیں اور ان طوق اور راہوں میں یہ لجوم غدودی واقع ہوتی ہیں اور اسی وجہ سے لجوم غدودی میں یہ مواد بٹھرتے ہیں جیسے آریہ اور ابط کا بھی حال ہے کہ ان کے ورم کا عروض اوس شخص کے بدن میں ہوتا ہے کہ جس کے بدن میں کبھی یا قوت ماتہ پاؤں میں ہیں۔ اور کبھی یہ اورام ہر وقت امتلا و بدن کے مادہ سے پیدا ہوتے ہیں اور کبھی بدن میں زیادہ امتلا ہوتا ہے اور ان اورام کا علاج مخالف اور اورام کے ہے جیسا معلوم ہو چکا ہے کہ ان کے علاج میں ابتدا دفع مادہ ہی نہیں کی جاتی ہے اور نہ انہیں عجلت دفع مواد کی ہوتی ہے۔ استفراغ بذریعہ قضا اور اسہال کے اس مرض میں ہر ضرور ہے باقی اوراقسام کے علاج کی استعمال میں حسب تک بخوبی انکشاف نہ تو وقت کرنا چاہیے۔ مثلاً اگر یہ ورم بطور بحر ان خواہ بوجہ دفع طبعی کے کسی عضو میں ہو بطرف عضو خسیس کے ہو ایسے مادہ کو روکنا اور منع کرنا جائز نہیں بلکہ اعانت طبیعت کی کر کے اچھی طرح اوسی عضو کو طیف جذب کر لینا چاہیے جس طرح جذب ممکن ہو۔ خواہ بذریعہ دوا یا مجبہ وغیرہ کے اور اگر یہ ورم بوجہ کثرت مادہ کے پیدا ہوا ہو اور امتلا و رطل موش اس کا مو اس وقت استفراغ مادہ کرنا اصل معاملہ ہے اور غذا کی تحلیل اور تطیف بھی ضرور ہے اور دافعات کا استعمال نہ کرنا چاہیے۔ بلکہ حیات کو استعمال کرین اور مرخیات کا استعمال ہی بدن استفراغ مادہ کی جائز نہیں ورنہ اگر عضو متورم ہو بوجہ کثرت جذب مادہ کے گزند ہو چکا ہے لہذا جب حیات کا استعمال منظور ہو پہلے استفراغ مادہ کا کر کے بعد از ان جذب مادہ کا بطرف خلاف حیات کے کریں۔ دافعات کے استعمال میں بضرر تصور ہے کہ وہ مادہ کا بطرف احتساب کے خواہ اعضا ریشہ نہ ہو جائی اور مرخیات کے استعمال میں بھی خطرہ ہے کہ مادہ کی مقدار زیادہ ہے اور استفراغ مادہ اور اماں مادہ کامرخیات کی حضرت سی اماں دیتا ہے۔ اگر ورم شدت ہو اس وقت تسکین درد کی ضرور کرنی چاہیے اس طرح کہ صوف کو زیت گرم میں جھگو کر استعمال کریں اور آخر میں تھوڑا سا نمک بھی شریک کریں تا ایک درد میں تسکین پیدا ہو اس لیے کہ ورم میں تحلیل اسکی وجہ سے ہوتی ہے۔ اوایل میں اس کے استعمال سے درد زیادہ پیدا ہوتا ہے اگر بدن مواد سے پاک ہو خواہ بوجہ استفراغ کرنا کیا جائی۔ پھر تحلیل ورم کی خاطر کرنی چاہیے۔ کبھی تحلیل فقط آرگندم کو استعمال سے حاصل ہوتی اوس سے بہتر یہ ہے کہ آرگو کا استعمال کریں اور کبھی جس دوا میں قوت تحلیل کی زیادہ ہوتی ہے اوس کے استعمال سے ورم میں زیادتی پیدا ہوتی ہے لہذا اس قوی دوا کا استعمال نہ کرنا چاہیے۔ مگر جو وقت یہ منظور ہو کہ جذب مادہ کا اعضا ریشہ سے بطرف ورم کے ہو جائے اور اگر جذب نہ کریں اعضا ریشہ کی نسبت خوف پیدا ہوگا اگر ابتدای ورم میں فقط آرگندم کے ورم شریک کریں۔ مزمل ورم ہو جائے اگر ورم کسی لحم زخمیہ نرم گوشت میں ہو۔ اور عضو متورم شریک جیسے پستان انہیں اور منع مادہ سے کسی طرح کا خوف اور کوئی آفت منظور نہ ہو منع مادہ اور روع کرنا کہ مضر نہیں ہے اور اگر میلان ہو ورم کا بطرف سختی کے جس میں ورم گرم کرنے کی تدبیر ضرور کرنی چاہیے خراجات حارہ کا بیان خراج دہلیہ کی وہ قسم ہے جو اورام حارہ میں جمیع مادہ پر شامل ہو۔ شاید لفظ دہلیہ کی ہر ایک ورم پر واقع ہوتی ہے جو دافعات برتتا ہے اور باطن میں اوس ورم کو ایک مقام ایسا ہو جان انصاب مادہ کا ہوا کرے اور بعد از انکہ اوس مقام میں انصاب مادہ کا ہو چکا ہو مادہ وہاں پہونچے وہاں رہے۔ ایسی ورم کو خراج حارہ کہیں گے کہ مادہ اوس ورم کا حارہ ہو اور اس میں اجتماع بدن کا ہوتا ہو۔ کبھی ورم گرم کی ابتدا اس طرح سے ہوتی ہے کہ باوجود اجتماع مادہ کے تفرق اتصال باطن ورم میں بھی ہوتا ہے۔ اور کبھی اس طرح سے ابتدا نہیں ہوتی بلکہ

ابتداء میں جرح کی ہو کر آخر کار میں بقتل پہنچ کر جمع مادہ کی نوبت پہنچتی ہے۔ ہم ان سب باتوں کو جو شامل اور داخلہ حصی اور خصوصی میں شامل
 سنگینہ ہو کر اور ملی ہو کر اندر لگے اور داخلہ شغری یعنی شکل ان لوگوں میں آئندہ سطوح میں کر کے نیکو بعد از ان کے خراجات عارہ کا بیان کریں۔ علاوہ یہ کہ بعض
 اطباء نے ایسے دبیلات کو جو شامل ایسے ہی اٹھا کر ہر ہون بھی بنام و بیلہ مخصوص کیا ہے۔ لیکن ابھی ہم انہیں اور ام اور نجات
 کا ذکر کرتے ہیں جنہیں اجتماع مادہ کا ہوتا ہے۔ اس لیے کہ یہ خراج جب ابتدا کرتا ہے بوجہ کسی ایسے مادہ کے جسے طبیعت نے دفع کیا
 ہوا ہو سکا نفوذ جلد میں ممکن نہیں ہوتا اور نہ گوشت میں اوسکا تشرب اور سما جانا ممکن ہوتا ہے۔ بلکہ اس سے تفرق اتصال ظاہری
 پیدا ہوتا ہے بوجہ غلاظت اوسی مادہ کے اور اندر انہیں شکاف اور سوراخوں کے جنہیں یہ مادہ متفرق ہوا ہے پویشیہ ہو کر پھرتا ہے
 اور اکثر اوقات ان اور ام کے سرخ پر ایک ٹوک تیز اونچی اور بلند ہو جاتی ہے اور یہ ٹوک اس پھوڑے کا موند کھلتی ہے جسے
 اگر مادہ خراج کا مادہ ہو اوسوقت یہ ٹوک ضرور اونچی ہوتی ہے۔ یہ خراجات شرمع ہو کر اجتماع مادہ اچھن ہوتا جاتا ہے اور بعد اجتماع
 تھکے مادہ میں پھٹکی اور فیج پیدا ہوتا ہے۔ بعد از ان خود بخود پوٹ جاتے ہیں اور کبھی تقویت انفصاح کی بھی ضرورت ہوتی ہے۔ لیکن
 استعمال اور یہ منضمہ کا ان پر اس غرض سے کہ کچھ میں تاکہ طبیعت کو نفیج مادہ میں داخلے اور شکاف نہ ہونا انکا باسانی ہو سکے اور کبھی
 اس تدبیر کی ضرورت نہیں ہوتی ہے۔ سہ جہت پھوڑا زیادہ اونچا ہو اور ٹوک اوسکی زیادہ باریک ہو اور اوسمیں سرخی زیادہ نمایاں ہو
 اوسے قدر اوسکے غلط میں حرارت زیادہ ہوگی اور انفج اور قتل اوسکا زیادہ سرعت ہوگا اور سرعت شکاف نہ ہو جائے گا خصوصاً مادہ
 پھوڑا بلند جو شکل جنوبی برآمد ہو اور پھوڑا اوسکے ریشہاں بہت اور چوڑا ہو سرخی اوسمیں کم ہو اوسکا مادہ غلیظ اور ردی اور
 ناکل بطرف باطن کے اور ردی اوسمیں بہت کم حرکت مادہ کی تقبل اور گران ہوا ہے پھوڑے کی نہایت ردی وہ قسم ہے جو اندر
 کی طرف پھوڑے کے جو رطوبت خواہ رطوبت و پھر اوپر ہو کر گذر سکتی ہے سب کو فاسد کر دیتا ہے۔ ایک قسم پھوڑے کی وہ بھی ہے جو اندر با
 دو دونوں طرف پھوڑا ہے۔ بہت عمدہ ہوتا ہے اور کبھی سبب جس سے اوس عضو خاص اندر ردی کی تخفیف حاصل ہو
 جنہیں پھوڑا پیدا ہوا ہے اور پھر اوس عضو اندر ردی کے مواد نکالنے کی راہ بطرف خارج کے بھی کشادہ اور اچھی ہو جیسے معدہ کا
 پھوڑا اندر کی طرف پھوڑے کے قریب ہی نہایت اس کے باطن پھوڑے خواہ اطراف اوس میں توقف کے ہوئے جسکو مراقبہ کہ یہ بھی ہو
 ہے البتہ طرح پھوڑا خارج و باخ کا طرف دونوں اوس میں نہایت اس کے بہت بہتر ہے نہایت اس کے کہ لپٹن موز کی طرف ہوئے اس لیے کہ
 دونوں لپٹن بہت قدام باخ کی رطوبت کی راہ بطرف خارج کے موند اور ناک اور کان سے بہت نہایت کشادہ ہے۔ اور اگر دماغ کا
 پھوڑا بطرف اوس میں تھا کہ جو باخ سے پھوڑے خواہ اطراف لپٹن موز کے موند کرے اوس مادہ کو باطن نکالنے کی راہ نہ ملے گی اور
 طبعی شدید پیدا کرے گا۔ ہر ایک عضو اسکے لپٹن میں ہے کہ اچھن پھوڑا نکالے مثلاً مفصل میں پھوڑا اکثر نکلتا ہے اس لیے کہ
 مفصل میں اخلاط ظہری بہت ہوتے ہیں اور یہ لپٹن اخلاط کے کشادہ ہے کہ مادہ موجود کی گھٹنے اور ریشہ میں ٹپنے کی نوبت نہیں
 پہنچتی اور نہ کوئی چیز باطن میں مواد کے مفصل میں ایسے پائے جاتی ہے کہ بوجہ جس کے مادہ کو متعفن کر دے ایسی وسیع جگہ
 پھر اگر بہت نہایت کوئی پھوڑا پیدا ہو کھلی اور عظیم اور پر خطر ہو جائے پھر اسے پھوڑا ہے جو اطراف مفصل میں
 پیدا ہو جیسے عصاب کثیرہ موجود ہیں اقسام خراجات کے بہت ہو سکتی ہیں مختلف ہوتی ہے۔ بہت لطافت اور غلاظت غلا
 کی اور بہت مزاج غلاظت کی حرارت اور بردت اور اعتدال میں ہر ایک مفصل اور سن اور جو ہر عضو خاص کے جیسے پھوڑا نکلتا ہے

وہیلے کے احشامین ظاہر ہوں اور نفی میں صلابت پیدا ہو حکم قطعی خراج باطنی پر کرنا چاہیے ایسے کہ ایسی کیفیتیں باوجود ظاہر ہوں اور
ورم کے نفی میں صلابت پیدا ہوتی کہی ہو جو درم صفاف کے (یعنی اوس پردہ کے جو احشامین پر چاہیے) پیدا ہوتی ہے۔ طبیعت
احساس اوس جانب کا جذبہ خراج ہے بندہ بھقل اور گرانی اوسی جانب کی اور بندہ ریح وجع اور درد کی ہو سکتا ہے دلائل انضج
خراج باطنی کے جب اندہنی پھوڑے کے دلائل پیدا ہو کر اعراض میں اوسکے مثل تب اور فشر سرد اور درد وغیرہ کے اس قدر
سکون پیدا ہو اور گرانی اور نفی باقی رہے یقین کرنا چاہیے کہ مدہ مستحکم ہو گیا اور انضج ہو چکا ہے جو دلائل کہ قریب پھوڑے
اندرونی پھوڑے کے پیدا ہوتی ہیں بعد سکون اعراض کے پھر جب دوبارہ اعراض میں شدت پیدا ہو اور نفی میں
پھجھا اور لذع اور شدت نقل نمودار ہو اور حیات متشابہ اور یکسان عارض ہوں زمانہ پھوڑے کے پھوڑے کا قریب ہے پھر اگر گرانی
لذیعہ دفعہ پیدا ہو کر نقل اور وجع میں سکون پیدا ہو جائے معلوم کرنا چاہیے کہ اب پھوڑا لوٹ گیا جبکہ مدہ کا استفراغ بعض مجاری
ہو اور جذبہ سردی مدہ کو خواہ بول یا برا یا کسی طرف کم اور ہر راہ میں جو اعضا اندرونی واقع ہیں ان میں لذیعہ پیدا کر دے پھر تو پھوڑا پھجھا یا تہرہ متشابہ کہ پھوڑا
اور قوت کا قبول در ضعف بدل ضرور ہوتا ہے اگر اندرونی پھوڑا دفعہ پھوڑا جاو اور بہت سی رحیم وغیرہ زمین ہو برآمد ہو اکثر کثرت خراج مدہ خفیفان
اور غشی ملک عارض ہوتی ہے اور بیشتر اگر سینہ پر مدہ پھوڑا کرنا ہے اور مقدار اوسکی زیادہ ہوتی ہے احتیاط بھی پیدا ہوتی ہے
ظاہر کے پھوڑے کا علاج جو استفراغ اور علاج ابتداء میں اور ام کے بشرطیکہ ان علاجات سے رجوع مادہ کا بطرف عضوین
کے خوف نہ ہو جیسا اوپر مذکور ہو چکا ہے اور نہ ایسی تدبیر جو عام اور جہال جراح کرتے ہیں الغرض یہ تدبیر خراج حارہ اور اور ام حارہ
میں جو درجہ خراج تک پہنچی ہوں مشترک ہو اور جو تدبیر خراج سے مختص ہو وہ یہ ہے کہ تحلیل مادہ مجتمع کی کون۔ اور تحلیل دو
طریقے ممکن ہیں۔ ایک طریقہ بہت استوار ہے کہ ساتھ جاری ہے بشرطیکہ مریض حد اعتدال سے زیادہ خراج نہ تو تدبیر یہ ہے کہ انضج
مادہ کا پھوڑے دلون تک کویں اور اس کے بعد پھوڑے شگافہ کرنے اور توڑنے کی تدبیر کریں اور قوت کی نگاہداشت میں تمام
بیخ کرتے ہیں کہ اوسکی حفاظت رہی اور کرب ہو درو کی جو محل روح ہو خواہ یکبارگی پھوڑے کے ٹوٹنے سے چونکہ خراج مادہ کثیر کا
ہوتا ہے سقوط قوت کا نہو جائے۔ ایسے کہ اکثر لوگ جو غشی اور ذبول قوت کے فرج جاتے ہیں بلکہ واجب ہو کہ طبیب ہر وقت
اگر ان رہے کہ خط قوت کیونکر ہو سکتا ہے اور جو تدبیر حفظ قوت کی ہیں اور حکما استعمال کرتا رہے اس طرح کہ جدید خراج ظاہری و باطنی
کو دیکھتا رہے مان اگر پھوڑا اندرونی اعضا میں ہو کہ اوسوقت تکلیف تدبیر کی ضرورت ہے۔ بلکہ دوسری تدبیر طریقہ سردا اور سردی
سے خارج ہے اور اسکا استعمال بنظر ضرورت وقت کی اضطراب ہوتا ہے وہ تدبیر اوستی وقت کجائی ہے کہ مریض عظیم ہو اور پھوڑا
بہت ہی بڑا ہو کہ اعتدال سے بڑا ہو اور انضج کی انتظام میں ہلاکت اور زیادتی رد اور جزو فنا فوجہ یقین کامل ہوتا جاو
خواہ بالیقین ثابت ہو کہ قوت بر فیض کی جمع مادہ کی انضج پر کافی نہ ہوگی اور اگر قصد انضج کا کیا جائے اس تدبیر کا کچھ نتیجہ نہوگا اور
نہ خلاف انضج کی تاثیر ہوگی ایسے وقت پھوڑے کو خاک کرنے میں اور خاک کرنے میں بچاؤ کا خیال کرتے ہیں کہ اعضا کربہ خوف
پھوڑے کے ہیں اور نہ استرہ وغیرہ احد میں نہ کرے کہ اوس اعضا تک نہ ہوگی ہونے میں خطرہ عظیم ہے۔ اسی وجہ سے
اگر یقیناً معلوم ہو کہ ایسا مادہ غلیظ ہے کہ انضج کا قبول نہ کر گیا اور اسکا خوف ہو کہ حارہ غریبی عضو و اوقات میں اسقدر قوت ہو
کہ انضج نہوگا خواہ استدر قوت کم ہے کہ انضج مادہ میں تقصیر کر دی اور مادہ کا بطرف انضج کے جو کہ حق انضج ہی کو بھی یا اگر خراج

قرب مفاصل کے عارض ہو خواہ اعضا و ریشہ کے قریب پھوڑا پیدا ہو کہ چاک کرنے سے اسکو افساد کا خواہ لوسی کی اذیت ہو پختے کی مسرت کا خیال ہو۔ اور اگر انضاج مادہ کا بڑا بڑا اور یہ مغریہ اور منفعیم کے کریں کہ دو تین سہے کہ ادویہ مغریہ کی استعمال سے یہ خرابی پیدا ہوگی کہ نفوذ نسیم کو مجری نفس کی طرف سے مانع ہو اور ادویہ منفعیم حرارت ضعیف پیدا کریں کہ اس سے نفع کا بل ہو سکے الخ من یہ سب صورتیں ایسی ہیں کہ ان سے نفص مادہ پر اعانت ہوتی ہے۔ اسلیو جہ سے ایسی صورتوں میں گرے پھوڑا لگا چاہئیں اور اگر چاک کریں وہ بھی عمیق ہو اور بعد فطرط او لبط کے ادویہ ایسی عمل ہوں جنہیں قوت تحلیل کی اور تخفیف پیدا کرنے کی شدید ہو اور واجب کہ چاک کرنا اور پختہ لگانے لیف میں عصب عضو کی جہت طول میں ہو۔ بان اگر ارادہ یہ ہے کہ فعل سے عضو کا باطل ہو بنظر خوف وقوع تشنج کے اسوقت لیف کو عرض میں قطع کرنا چاہیے۔ اور اس خوف سے امید سلامت کی ہوتی ہے۔ اکثر طول لیف کا طول بدن میں ہوتا ہے سو اسے چند اعضا سے مخصوص کر کے اور اسی طرح لیف ہی طول بدن میں موضوع ہے باوجود کثرت شعبہ اور شاخوں کے مگر چند اعضا مخصوص کے جیسے جہد۔ جس عضو کو چاک کریں خواہ اوس میں پختہ لگائیں چاہیے کہ روغن خواہ جوشے ایسی ہو کہ اوس میں چربی کا لگاؤ ہو قریب دس کے نہ لچا تین اور اگر بدوں دہونے کے چارہ نہوشہد اور پانی یا تراب اور سرکہ سے دہو تین۔ جب ورم اور التهاب میں بعد چاک کرنے کے شدت پیدا ہو عدس کا ضا و کریں اور اگر اس قدر حاجت نہو ادویہ محمولہ و مریم کا استعمال کریں۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ یہ چاک کرنا پھوڑا مورت ہوتا ہے صدید اور ریم اور ناصور کا لیکن اگر چارہ کار اسی میں منحصر ہو اور کوئی اور حیلہ سوای چاک کر کے نہو پھر مجبوری ہے۔ اور مناسب اس میں یہ ہے کہ جو مواضع لحمی ہیں کہ ان میں چربی اور پختہ کم ہیں ان کا نفع ہو جائے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جو پھوڑے شکل صنبوری اور بلند ہوں اور سر اور ناکا باریک ہو انکو حاجت چاک کرنے کی بہت کم ہوتی ہے نہ قبل نفع کے اور نہ بعد نفع کے تدبیر نفع پیدا کرنے کی اور حیلہ انضاج کا ظاہری پھوڑا و من ادویہ منفعیم کو ضرور ہے کہ اونکی حرارت قریب حرارت بدن کے ہو اور ان میں تغریہ بھی کب قدر ہوا نہیں ادویہ میں سو درجہ اول میں یہ ہے کہ طول لب گرم سے اور تصمید ارد گندم یا آرد جو سے کریں اور گیہوں مونہ سے چبا کر اگر ضا و کریں عمدہ ہے اور دلی سہراہ پانی اور زیت اور موم اور زعفران اور دقان کندرا و زفت مع روغن گل اور چربی سور کی خواہ ضا و خطمی و راسی کا استعمال کریں ایضا ایک نماد انجیر خشک شیریں اور بادوسمت اور سین ہوتا تھا باوقیف شعیہ اور آرد جو بھی خواہ اگر اوس میں زعفران و صنبوری بھی شریک ہو خواہ اوس میں تمور اسانک جو بجا فراطنہ ہو پختہ پانی میں جو سن کریں اور کبھی اوس میں خواہ روغن بھی زیادہ کرتے ہیں۔ اس سے زیادہ قوی یہ ہے کہ حرف یعنی ہالم سہراہ طاک البطم کے استعمال کریں۔ اور ادویہ زیت اور مہیہ سے مع شہرہ کے مرکب ہوں اور مر اور لاذن اور راشن اور مسکہ اور مصطکی اور زعفران و طیب اور نفع مند بنج دم الاخین کا استعمال بھی مفید ہے اور مریم جالینوس روغن بید انجیر بدون موم خصوصاً اگر اس مریم کو زیت بنج گھلاتین سہی طرح مریم دولوس حکیم اور مریم باسلیقون اور عمدہ یہ ہے کہ دوائی حجاز شیشا اور اشق سے طیار کو کے اوس پر رطبتیں شاید اوسنی گرد اسے تدبیر ظاہری پھوڑوں کے بعد نفع کے اگر پھوڑے کی ایسی صورت ہو کہ پختہ ہو کر کے بعد ہی امید بچٹ جانے کی نہ ہو اور جہاں پھوڑا نکلا ہے وہاں پر گین اور اوتار اور عصب کی کثرت ہو اور سوخت

واجب ہے کہ پورے کو چاک کرین اس واسطے کہ اگر ایسے پھوڑے کو ایسے وقت بھی چاک نہ کریں اور مدہ کو بحال خود باقی رہے
 دین خود فاسد ہو جائیگا اور فساد پیدا کر کے عروق اور لیف اور اعصاب کو سڑا دی گا اور زیادہ فساد ایسے پھوڑے کی وجہ سے
 اوس وقت متفرق ہوتا ہے کہ جب قریب مفاصل کی ہو۔ چاک کرنے میں پھوڑے کے اسکا خیال ضرور ہے کہ جہاں مدہ چڑھ گیا
 اور مکائی دیتا ہے اوسی جگہ کو چاک کر دینا چاہیے اور راہ چاک کرنے کی بظرف اسفل کی ہونہ اور سطوف جہد ہر سے نکلتا مدہ کا دوا
 ہو۔ اگر پورے کا حجم گندہ نظر آئے اور اوس پھوڑے کو شش کرین فقط راہ کو لہنی چاہیے ایسے کہ سین کا قاعدہ ہی ہے کہ
 اپنے پیچے لینے سانسے کی جانب مقابل میں چسپدہ نہیں ہوتا اور اگر مقدار میں پھوڑا کم اور نحیف ہو ساری پھوڑے کو طول میں
 شش کرنا چاہیے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جس مقام میں مدہ ہو جس کرنے سے معلوم ہو جاتا ہے خصوصاً اگر پھوڑے کو
 اونگلی سے دبا تین اور دوسری اونگلی سے اوسکو آتا ہو او کہیں گو دوسرے ہاتھ کی اونگلی ہو اور دیکھنے کے لائق یہ بات ہے
 کہ اونگلی کے جانے سے کیتھد مدہ بلند اور مٹتا ہے یا نہیں اور مدہ کی پٹنے کے بعد سین مدہ بھرا ہوا ہے وہ اپنی اصلی رنگت
 آتا ہے یا نہیں اور بظرف سپیدی کے اوسکا رنگ مائل ہوتا ہے یا نہیں ہوتا ہے ایسے کہ جب تک نفیج نہیں ہونا رنگت میں
 سرخی باقی رہتی ہے اور کبھی مقام مدہ کا مائل برسنہری اور زردی بھی ہوتا ہے اگر مدہ لچھو انہرا و زردی ہو معتد اور بخندہ طریقہ
 شناخت کا چونا اور دبانے فقط انگڑے کے ذریعہ سے اسکا امتحان بخندہ اور صحیح نہیں ہو سکتا ہے گو انگڑے کے دیکھنے کو بھی کیتھد
 دخل ہے اور چین ہو سکتا ہے۔ واجب ہے کہ پھوڑے کو چاک کرنے میں جو خطوط جلد میں شامی اور طبعی بنے ہوئے ہیں انہیں
 خطوط پر چاک کرین اور اذین خطوط پر چاک استرہ کا واقع کرین سولے کسی ضرورت خاص کے اور جس اعضا کی ریشہ اور
 رگوں میں اور یب ہو خواہ ہرے ہوں اور اعضا میں استرہ کو لیف کی طول میں رکھ کر چاک کرنا چاہیے ایسے کہ اگر مٹائی
 کے پھوڑے کو سپیدی طور سے چاک کرین پیشانی کی جلد کٹ کر چہرہ پر گر پڑے گی بلکہ مخالفت وضع استرہ کو چاک کرنا چاہیے
 ار نہ لینے ناک کی بیج کی ہڈی کا پوڑا جلد کے عرض میں چاک کرین۔ جب پورے کو چاک کر چکیں اور جالیش اوس میں ہے اوس
 بحال الدین بعد از ان واجب ہو کہ گوشت اور جلد کے التیام کی تدبیر بہت جلد کرین تاکہ جلد میں حرقت اور صلابت پیدا ہو کہ
 اوسکی وجہ سے ایسی کیفیت ہو جائے گی کہ چسپیدگی اور پوند ہونا دشوار ہوگا اور اوس میں بلندی ایسی پیدا ہوگی جو ہر روز مٹتی
 چوکر ہر دو بارہ پورے کی صورت پیدا کرے اور جب قدر اوسکی صفائی چکر اور یم سے کچا گئے گی ہر نہت جلد پورے کا اوجہ نہت
 بہتر نہت صورت کے ہو جائیگا۔ اور قبل از انکہ دونوں بائیں چاک کی مٹل ہو جائیں اور انکا تھقید ضرور ہے اور اگر احتیاج ہو تو سلاخی
 کے سرے پر کپڑا سخت لگا کر دخل کرین تاکہ چرک وغیرہ کو پاک کرے اور بخوبی اندر زخم کے جا کر کھلائے اور جیڑھا نہ کرے
 کے دونوں سرے ایسے ملانے کہ ایسی بلندی میں کہیں جسے ہم آمیزہ سطور میں کہتے ہیں مٹنے وہ بند مٹ جو غار اور قریب غار کے
 واسطے تجویز کرینگے اوسکو بیان بھی استعمال کرنا بہت خوب ہو۔ اور جو شرط اور پر بیان ہو چکے ہیں چاک کرنے میں اونکا
 لحاظ کرین اور جو مقام بخوبی نصیح یافتہ ہو چکا ہے اور جو گوشت لینے گوشت کی مرادنی اوس پر خست مقام ہو زیادہ ستھرا و مدہ
 اور شرا تین اور اوزا رہی اوس مقام سے زیادہ اور چھین چست مٹل مقام موقوف ہے کہ اوس مقام کی چاک کرنا چاہیے
 انطیاس حکیم نے کہا ہے کہ پورے اگر مٹیں ہو اور پورے چاک کرین اور بالون کی جڑوں سے چاک کرنا چاہیے اور پورے

کہ عرض نہ بلکہ طول میں واقع ہوتا کہ مقام شکاف کو بعد وصل اور پوند کے بال چپا لین اور بعد صحت کی نشان چاک کرنے کا ظاہر
میں باقی نہ رہے اور اسی حکیم کا یہ بھی قول ہے کہ اگرچہ خراج موضع چشم کے مقابل میں واقع ہو اور سکود عرض میں چاک کرنے میں اور اگرچہ
میں چھوڑا پیدا ہو شوق مستوی سے چاک کریں گے اور جب قدر ناک لانی ہے اور بقدر چاک کا زخم طولانی لگائیں گے اگر ناک کا چھوڑا
قریب لگہ کے ہو گا اور سکود اس شکل سے چاک کریں گے جیسے چاند کا مرکز چپا ہوتا ہے اور تر چپا دوسکا چپو کی طرف رکھیں گے اور اگر ناک علی
خواہ ناک اسفل میں چھوڑا پیدا ہو اس سے بھی سیدہ اچاک کرکے اسلئے کہ ترکیب خلفی اس مقام کی سیدہ ہے اور شیوخ کے اجساد کی شکل جبر
مستوی ہونے پر دلالت کرتی ہے پس گوش کا پورہ ہی برابر اور سیدہ اچاک کرنا چاہیے ذرا صبر اور مرتبہ اور دونوں بات اور انگلیاں اور
دونوں کش ران لینے پر کے چھوڑے طول میں چاک کیے جاتے ہیں۔ یہ حکیم نے کہا ہے اگر قریب ران کے چھوڑا نکلے اوستہ شکل
مستوی چاک کریں گے اور بطن مستوی سے مراد یہ ہے کہ طول بدن میں بھی اور عرض میں بھی کی قدر واقع ہو اسی حکیم نے کہا ہے کہ اگر اس مقام
میں چاک مستوی نہ نکلا اس بات کا رہے گا کہ پھر وہ مجتمع ہو کر انصورت پیدا کرے۔ اور اسی شکل سے جو پودا مقعد کے قریب ہے اوستہ ہی مستوی
چاک کرکے بایں خیال کہ اس عضو میں رطوبت زیادہ مجتمع ہوتی ہے وہی رطوبت مستحیل مادہ خراج کی نہو جائے۔ اور پہلو اور پسلیوں کا
چھوڑا شکل مورب چاک کرنا چاہیے اور غصہ اور قصب کا خراج بطن مستوی سے چاک کرے۔ یہی حکیم کہ اوپر ملاسن ابیات کی ہمیشہ رہے کہ
چاک شکل کیانی نامت وروان ہو و دونوں ساق اور دونوں عضد کا چھوڑا طول میں چال کرنا چاہیے اور نیچے تک نراستہ کا نہ ہو چھوڑا
یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ چاک کرنے کی صورتیں مختلف ہوتی ہیں بحسب اختلاف مقامات اور مواضع کی اگر لگہ کے قریب چھوڑا ہو
اور سکا چاک شبیہ اور شکل لگہ کے وضع کے ہونا چاہیے اور ناک کے چھوڑے کا چاک طول انف میں اور چھوڑے اور قریب کان کی شق مستوی
کرنا چاہیے اسلئے کہ ترکیب اس مقام کی مستوی واقع ہونے اور شیوخ کی اجساد سے اسکی صورت ظاہر ہوتی ہے۔ اور پس گوش اور ذراع
اور ساق اور ران اور عضدان سب مقامات میں شکل مستوی طول میں چاک کرنا چاہیے اور اسی طرح عضل بطن کا اور پشت کا چھوڑا بھی
اسی طرح اور ران لینے کش ران کا اور بطن کے چھوڑے کا چاک عرض میں ہی لینا چاہیے ایسا نہو کہ اس میں جو رجبی اس طرح جو چھوڑا
کے قریب ہو اور سکود عرض میں چاک کرنا کہ جو رجبی ہو کر انصورت نہ لے۔ انشیں اور قصب میں بطن مستوی کرنا چاہیے طول میں اور قصب
اور اضلاع میں پلائی تاکہ فرق ہو لینے بندش ہو سکے اسلئے کہ وضع پسلیوں کی اس طرح ہے اور جو گوشت پسلیوں پر واقع ہے وہ بھی ایسا
ہی واقع ہے۔ اسی حکیم انطیس نے کہا ہے کہ ہمارا گوشت کی وضع پورے کے مقام سے دیکھنی چاہیے اور لیف عضلہ کا بھی خیال
لگنا چاہیے اسلئے کہ ہم چاک کرنے میں احتیاط اسی بات کی زیادہ کرتے ہیں کہ لیلیا نہو کوئی رگ تھجہ عضل وغیرہ کٹ جائے اور چاہیے کہ موضع
التمام اچا ہو وحشی نہو کہ باسانی اور سپر گوشت بہر جاے اور نہ وقت خراج کی نہبت بہتیں اسی طرف مصروف ہو کہ چاک کرتے وقت
کوئی شریان خواہ بڑی رگ اور پھر اور لیف عضلہ کی کٹ نہ جائے۔ بعد چاک کرنے خراج عظیم کے اگر بطن عظیم نہو جو مادہ پورے کا ہے
اوس شکاف سے بہتا ہو پھر اور سکود اسی مقام تک زیادہ کھولنا چاہیے اور اگر خراج عظیم ہے اوس میں چاک اور شکاف درمیانی لگانا چاہیے
اوس کے بعد انگشت شہادت بائیں ہاتھ کی زخم کے اندر ڈالکر جانک اوٹھکی کا سر پونچھ چاک کر دینا چاہیے پھر دوبارہ چاک کرنے کے واسطے
پھر اوٹھکی کو اندر ڈالکر وہی تدبیر کرنی چاہیے اور اس طرح کرتے جاتیں تاکہ تمام پورے چاک ہو اور سب آلائش نکل جائے اگر پورے بطن
مستقل ہیں پھر اوٹھکی آلائش کا ٹکڑا اسی مقام سے نکلے پھر نیم اسی جگہ سے پورے کو چاک کرکے لٹریا کہ اوس مقام کی شکاف مستوی

اور اگر ایسی شکل ہو کہ ایک ہی مرتبہ کے چاک کرنے سے ساری آلائش پھوڑے کی نکل نہ جاسکے گی اور اس مقام کے پھوڑے کو نیچے سے دیکھ
خواہ تین جگہ سے چاک کریں جسی تجویز او سکی آلائش نکلنے کے واسطے مفید نظر آئے۔ اسی حکیم نے کہا ہے کہ اگر پھوڑا کسی مفصل میں
خواہ کسی عضو شریف میں ہو خواہ کسی ایسے مقام میں جو بڑی سے قریب ہر خواہشا کی نزدیکت اتنے ہواؤں کے چاک کرنے میں جلدی کرنی
چاہیے قبل از انکہ افق اس پھوڑے کا مستحکم ہو جائے تاکہ ریم ٹرنے سے اعتدا اور اشیا مذکور بالا میں کسی طرح کا فساد واقع نہ ہو۔
میں کہتا ہوں کہ سب تدبیرات جو بیان ہوئیں اور سیوت کی میں جب سوای چاک کرنے کے اور کوئی تدبیر نہیں پڑے اور اگر ایسی امید
ہو کہ یہ پھوڑا خود بخود پھوٹ جائیگا اور جتنا زمانہ اسکے پھوٹ جانے میں درکار ہے اوس میں کسی عذر کا فساد وغیرہ پیدا نہ ہو گا نیز ہر گرجا چاک کر فیہ
جسارت کرنی مناسب نہیں ہے۔ اس طرح اگر ادویہ منفرجہ کے استعمال سے امید ٹوٹ جانے کی وجہ سے بھی چاک کرنے پر جرأت
لین۔ کبھی بعض ادویہ منفرجہ ایسی ہوتی ہیں کہ اونکا استعمال قائم مقام چاک کرنے کے ہوتا ہے اور اکثر وہ دو یا تین جگہ تک چاک کر کے
پروا جائے جب اونکا استعمال ہوتا ہے زیادہ گرا تر پیدا کرتی ہیں اور اندر کی طرف خوب دریائیں پھوڑوں کی شکافتہ کروالی
درواج پھوڑے سلیم اور بہ نظر ہوں اور زیادہ ردابت اور زمین نو آب گرم سے اونگی تفتیح ہو جاتی ہے اور نقطہ گرم پانی سے اونکا انفجار
بھی ہو جاتا ہے اور خیریت و منفعت ہوتی ہے اور نکو آب گرم سے ضرر شدید پہونچتا ہے اس لیے کہ آب گرم کی جہت سے مادہ اونگی طرف کھنچا ہے
۔ اگر کسی پھوڑے کی کیفیت آب گرم کے استعمال سے اچھی ہوتی نظر آئے اور روز بروز اصلاح پذیر ہوتا جاسکے اور پھوڑے کے جدید پھوڑے
اعتقاد کرنا چاہیے اور سلیم کرنا چاہیے کہ یہ پھوڑا خبیث المادہ نہیں ہے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ تیخ تر میں کے ضداد کو نسبت سے
بر ایک درم تخت اور پھوڑا سخت پھوٹ جاتا ہے خصوصاً اگر پانی اور شہد کے برابر وزن سوسن میں تخت کریں یا تیخ نے تو زمانہ پھر اضافہ
اور زفت یا بس در ہمراہ چکر اور میل کے جو شہد کچی کے چھتے میں ہوتا ہے یا مریم اور بولسوس خواہ موسم اور راشیج اور مسکہ برواحہ ایک طل
اور زفت یا بس اور شہد نصف رطل کو زرنگارین اوقیہ اور زیت بقدر کفایت ملا کر استحال کریں اور دوائے قوم بہت عمدہ اور خوب
مفید ہے یا یکہ اشق ۱۷ اوقیہ موسم چار اوقیہ بطلم چار اوقیہ کربت زر دین اوقیہ نظرون تین اوقیہ ان سب اجزاء سے مرسم طیار کریں سمک
تجزیہ میں یہ دوا اچلی ہے۔ لب حب القططن اور جزر رخ خوش بل یک پھل ہوا و جیر یعنی فقرا الیہود اور کربت مطبوخ جو دودہ وغیرہ میں
چرخ دیالیا ہوا و بصل مطبوخ اور خردل پنجال کبوتران سب کا ضاد بنا کر استعمال کریں بہت جلد توڑ دیگا البضا داغیلون کو بعد خضبل
اور صابون کو تین میں ملا کر ضاد کریں۔ مچھا لون ادویہ کے جو قائم مقام بطنے چاک کرنے کے ہیں ایک یہ دوا ہے کہ زفت رطب
عسل بلاد کو هموزن لیکر آگ پر لپکائیں بعد از ان نصف درم نمک پھوڑے پر اوسے لگا رکھنے دین یقین ہے کہ ٹوٹ جائے اس سے
زیادہ قوی یہ ہے کہ حتی اور چونابو بنوز بمیانہ گیا ہوان دونوں کو پیڑہ گوشتے پانچین بجگو بتن اور تمھارین اور پھر گر چنا اور سجی باقی
پانچین ڈالتے رہیں اور صاف کرتے جاتیں تاکہ اثر شوربت کا اس پانچین اچھی طرح پیدا ہو جائے بعد از ان تاسے کے پختن آتش برہم
اس پانی کو جلا میں کرستہ ہو کر نمک ہو جائے۔ ایک حصہ اس نمک کو احمد پانچ حصہ نوشادر معاب بالم میں گھولیں اور کہ چند غسل ملاد
بھی پانچین و شرک کریں اور استعمال کریں۔ خواہ ذرا پیچے کو پسکرتوڑا نیست کنند اور سین داخل کریں کہ کو پیچے کی تیخ پر جو زم جو کرین تا کہ
سب الکذبات نمودار ہے بعد از ان مثل مرسم کے پسین اور ضاد طیار کریں۔ خصوصاً اگر سین بازی بیٹ داخل ہو یا کبود یا کچنک یا
بطی اور بعض اطباء نے تیخ یعنی لٹوری کو واسطے توڑنے پھوڑے کے فکر کیا ہے۔ جو دوا محل دن بہترین کسی عضو پر مدد

لگائی جائے بشرطیکہ پہلے اس عضو کی تسخیر اور تحلیل کی تدبیر ہو چکی ہو ورنہ ایسے کمالات کے جو یہی اثر پیدا کرتے ہیں اور انہیں طبع
 حارہ موجود ہے۔ الغرض ایسی دوا کے کر استعمال کرنے سے اثر میں ظاہر ہوگا اور جب قدر تحلیل پیدا ہو باقی ماندہ کیواسطے ہر چند ہرندہ کا
 استعمال اور تسمیہ کرنی چاہیے اور جو تدبیر کی جائے وہیں اور یہ طبع کی شرکت ضرور رہے کہ پھوڑے کی صلاحیت نرم ہوتی جائے اور مدہ منجھونے
 اپنے پھر اگر مدہ کا زوال ہو جائے اور تحلیل ہو جائے اور صلاحیت کی قدر پھوڑے میں باقی ہو اور سو رفت فقط اور یہ طبع کا استعمال واجب ہے اور
 طبع اور تحلیل مدہ کی یہ ہیں جیسے بورہ اسنی خردل پنچال کبوتر نورہ زرنیخ فرمانا اور آمبرش اگلی کنڈر طاک لبطم مصلیٰ اور رلق یعنی لیسے سی
 ہوتی ہے اور جمع ان اجزاء کا سرکہ اور زیت کمنہ سے کیا جاتا ہے۔ جو دوا بذریعہ اسن کے طیار ہوتی ہے۔ خواہ انھوں سے بنائی جا
 ہے یا عاقبت فرما اور زیورج اور بورق سے شہد ملا کر طیار کرتے ہیں یہ سب دوائیں ایسی ہیں کہ اپنے استعمال سے پہلے موضع خراج کو پاک
 گرم سے دھو کر پاک اور صاف کرنا ضرور ہے اور دوا کی مرقشیشا اور سکا نشو یہ ہے مرقشیشا بارہ درہم اشق بارہ درہم دقیق باقلا چنہ درہم آریہ
 ماندہ ملا کر جلد پر لگاتین اور جہاں پر مدہ ہو وہاں اتنی دیر تک کھین کہ خود بخود سوکھ کر چمٹ جائے اور گرہ پڑے اور جب وقت یہ دوا طیار ہو تو
 استعمال کریں کہ بہت جلد سوکھ جاتی ہے۔ ایک دوا نوشادرس سے بناتی ہیں اور سکا نشو یہ ہے نوشادرا ایک جزو بارزدرج جزو مرکب
 ایک جزو اور ثلث جزو زیت کمنہ ایک جزو اور دوا ثلث ان سبب جزا سے نطخ طیار کریں اور جب دوا دن سے کچھ فائدہ مترتب نہ ہو
 پھر بموجب بیان بالا چاک کرنے کی طرف حاجت ہوگی خواہ داغ لگانے کی تدبیر کرینگے اندرونی پھوڑوں کی تدبیر باطنی
 و جذبات کی تدبیر بذریعہ استفراغ کے کرنی چاہیے اور اگر مرارہ براہ براہ خارج ہوتا ہو یا براہ بول خروج مرارہ ہوتا ہو اور سو رفت تدبیر استفراغ
 کی ضرور ہے اسلئے کہ خروج مرارہ دلیل ہے اس بات پر کہ سب خون میں رداوت پیدا ہوئی ہے جب بول و برازی کی اصلاح ہو جائے اور
 طبیب بحدس صنای دریافت کرے خون جید ہو چکا اور فاسد کا اخراج خواہ اصلاح ہوگئی اور آب فاسد خون اور سفید باقی ہے جو
 بطرف خراج کے رجوع کر کے دفع طبیعت سے آیا ہو پس بعد استفراغ کی نفعی مادہ خراج کا ادویہ منصفیہ سے جو معتدل میں جیسے شراب قیق
 لطیف اگر تھوڑی تھوڑی پلائی جائے۔ اور زیادہ اعتماد نفع دینے پر اس مادہ کے جو اس سے نفع نہ پائے ایسی ادویہ پر ہے جو لطیف
 اور مخفف ہوں جیسے مرو اور دارچینی اور تمام افادہ کہ بعد شراب رفیق نائل بیاض کے استعمال کرنا چاہیے اور ادویہ مرکبہ میں سے
 تریاق اور مترو و بطوس اور امر دسیا کا استعمال کریں و اما میل کا بیان و اما میل جمع دل کی ہے۔ دل ہی پھوڑے کی قسم
 ہے اور اکثر دل کا پیدا ہونا رداوت منہم سے ہے خواہ اعتلا پر حرکات کرنے سے خواہ ازین قبیل اور امور جو واقع ہوں۔ بدترین
 دل وہی ہیں جو اندر کی طرف زیادہ فائز ہوں علاج و اما میل کا جب مل ظاہر ہو جائے اور سکا علاج قریب تین دن کے مثل علاج
 اور ام حارہ کے ہے اور بعد تین کے تحلیل اور انضاج کی طرف متوجہ ہونا چاہیے کہ یہی تحلیل ہو جاتا ہے مگر اگر تکرر پیدا ہوتا ہے اور پھر پھر
 کہ اس میں نفع پیدا ہوتا ہے مگر دل کے علاج سے غافل نہ رہنا چاہیے کہ اکثر انجام کار میں اسکے بڑا پھوڑا پیدا ہوتا ہے اور اس فز سے
 اطمینان کا طریقہ یہی ہے کہ استفراغ بقدر واجب بذریعہ فصد اور اسہال کے کریں۔ اور اگر دل میں ضربان ہو اور جڑ بھی پکڑ چکا ہو
 اور بدون نفع کے چارہ نہواو سپر تو کرنی چاہیے جو کئی کثرت خروج و اما میل میں مبتلا ہو بعد اسہال کے اس سے نجات پاتا ہے۔ اور حمام
 کے ذریعہ سے آدمی کی جلد میں تسخیر پیدا کرنی چاہیے اور ریاضت سے بھی سخافت جلد کی پیدا کریں۔ منجملہ سفجات و اما میل کے تخم رو
 دودہ میں کوٹ کر یا نیمبرادہ انجیر اور شہد خواہ فقط انجیر اور شہد کی استعمال کریں۔ گہوون چبانے ہونے کا نفعی مادہ دل کیواسطے بہت

مفید ہیں۔ اس طرح پیسہ کو بڑھانے اور انجمن کو زندہ کرنا خواہ ہمراہ انجمن شدہ کے روغن سوسن میں ملا کر استعمال کریں۔ اور دل کی جودائیں شہویر
اولیٰ میں سے ایک دوا یہ بھی مفید ہے کہ باسانی نفع پیدا کرتی ہے مسک ویرہ اوقیہ خمیر ترش ذواوقیہ تخم مرو کو فہ نیر قطنو نیکد رنگ
ویرہ اوقیہ نمز انجمن اوقیہ جلد تخم کتان مکد یا پنج درہم دودہ میں جوش دی کر استعمال کریں کہ دوا معتدل ہے اگر دل بہت سخت کہ اس میں
ریح کا پڑنا بہت دشوار ہو اور حرارت اس کی ٹھہری ہوگی ہوا و قتل اس میں زیادہ ہو چاہیے جس رگ سے اس میں مادہ آتا ہے اسی کی فصد
کہوین اجازان مقام دل کی جاست کریں اور یہ تدبیر ابتدائی درم میں نہ کرنی چاہیے ورنہ خون صمدیدی نکل جائیگا اور خون غلیظ باقی
رہے گا اور اس مقام میں قرعہ صلب اور سخت پیدا ہوگا اور جب دل میں نفع پیدا ہو جائے اور از خود موند نہ کرے چاک کرنا چاہیے خواہ
اور یہ عادیہ سے یا لوہے کے ذریعہ سے جیسا اوپر مذکور ہو چکا ہے خراجات کے بیان میں۔ دل کی توڑنے والی بہت عمدہ یہ دوا ہے
کہ تخم کتان اور پیچال کبوتر اور خمیر کا استعمال کریں تو شہ کا بیان یہ درم فروجی ہے گوشت زاید سے ایسے گوشت میں جو خفیف
اور کم زور ہو پیدا ہوتا ہے اور اکثر مقعد اور فرج میں عارض ہوتا ہے۔ کبھی یہ درم سلیم ہوتا ہے اور کبھی خفیف اور سولم ہوتا ہے
علاج تو شہ کا جو تو شہ بہت اچھا اور بلند ہوا سے لوہے سے کاٹ ڈالنا چاہیے اور اسکے استعمال میں ہم مددہ کا کریں اور کبھی جو تو شہ کہ
اسکی جڑ باریک ہوتی ہے اسکی جڑ ریشم خواہ گوڑے کے بال کے ٹکٹ نہ بنے سے کٹ جاتی ہے۔ اور کبھی دیک بربک اور پلٹو
وغیرہ سے بقدر تحمل اور برداشت بدن کی استعمال ادویہ کا کیا جاتا ہے بعد از ان اصلاح زخم کی مرہم سے کرنے ہیں مقالہ دوسرا
اورام بارہ کا بیان اخطا بارہ خواہ اور چہرین جو بدن میں قائم مقام اخطا بارہ کی ہیں وہ بلغم اور سود اور جریح ان دونوں سے
مرکب ہوا اور ان سب چیزوں کا بیان فن کلیات میں بخوبی ہو چکا۔ بہر حال اورام بارہ بلغمی ہونے میں یا سوداوی یا ریحی خواہ مرہم
ریح اور ماہ سے جو درم فقط بلغم خالص سے پیدا ہو اسکو درم رخو یعنی دھبلا کہتے ہیں۔ خواہ درم مائی ہو جیسے کسی عضو میں بہت
پانی جمع ہو یا جو جیسے استسقاء مائی میں یہی کیفیت ہوتی ہیں خواہ دلات لینہ پیدا ہوں جیسے سلع لینہ یعنی بوری جو نہایت نرم ہو
خواہ ایسے اورام جنکے اوپر کی جلد سخت ہو جیسے خازیر اور سخت پٹوری خواہ اور سوداوی درم مثل ستیروس اور سرطان کے اور سفید
اور سرطان میں جو فرق ہے اسے ہم آئندہ ذکر کریں گے یا اورام ریحی ہوں انکی دو قسمیں ہیں تہج اور نفخ تہج اسوقت پیدا ہوتا ہے
جب کچھ منتشہ جو اریح میں مخالطت بخارات کی ہوا و نفخ کی پیدائش اس ریح سے ہوتی ہے جو مقام واحد میں مجتمع اور گڑھی ہوتی
نہو کبھی یہ یا قسم اورام باہم مرکب ہو جاتے ہیں اور کبھی انکی ترکیب اورام چارہ سے بھی ہوتی ہے ورم رخو بلغمی جسکا
ماہم آفریما ہے یہ درم سپید اور مسترخ ہوتا ہے اور اس میں حرارت نہیں ہوتی اور جب قدر ماہہ رفیق زیادہ تر ہوتا ہے اور تاہی
زیادہ دھبلا ہوتا ہے اور اسقدر اونگلی سے زیادہ دھبلا ہے اور باوجود دب جانے کے کسقدر ممانعت اس میں اسقدر ہوتی ہے
جو تہج میں نہیں ہوتی اور جب قدر ماہہ زیادہ غلیظ ہوتا ہے اسقدر سخت اور ناکل بہرودت زیادہ ہوتا ہے۔ اکثر یہ قسم اوڈیا کے بخار بلغم سے
پیدا ہوتی ہے اسوقت یہ درم اذیل تہج ہوتا ہے اوڈیا اور درم سوداوی میں فرق یہ ہے کہ اوڈیا کی سختی اور کمودات یعنی تریگی
کم ہوتی ہے اور اگر کسی چوٹ وغیرہ کے لگ جانے سے اوڈیا پیدا ہو تاہی سولہ بلغمی کے ایسے موضع خاص کی طرف اور کسی ماہہ
کو جذب نہیں کرتا ہے اور اسی وجہ سے سوادی ورم بلغمی کے اور کسی قسم کا ورم پیدا نہیں کرنا کہ یہ بخل اور نرمی درم سے خالی
یہ ہوتی علاج ورم رخو کا استقران ماہہ کا بذریعہ اسہال کے اور باہر نکال ڈالنا اس شے کا جو مولد بلغم ہے یہ تدبیر ضروری

جب اس تدبیر سے فراخ حاصل ہو چکے پس ابتدا میں اس درم کا روع ایسی دوائے جن میں تخفیف اور تحلیل و لون سپون واجب ہے اور ضرور ہے کہ ابتدا میں مکان و درم کو روال وغیرہ سے خوب یعنی بالمش کرین امسکے بعد استعمال محققات کا کرین اور پانی کا چھو جانا ابتدا میں میں ہرگز جائز نہیں ہے اور عمدہ تدبیر یہ ہے کہ ابتدا میں جدید اسفنج کو محل مغز میں خواہ مار بلاق میں ڈبو کر درم پر پھیریں اسلئے کہ جو ہرگز میں تخفیف اور تحلیل و لون موجود ہیں اور چون مرض بڑھتا جائے سرکہ اسفنج کے ڈبونے کے واسطے پُرانا اور ترشی میں کمتر اختیار کرنا چاہیے اور تھپی کے وقت زیادہ ترش جو نہایت درجہ جموضت کو ہو چکا ہو اور تھسا سرکہ اسفنج کے ذریعہ سے استعمال کریں گے اور آویز وہ روغن جو بقوت شدیدہ محلل ہیں ملا دیں۔ اسی مثنیٰ کو زمانہ میں اسفنج کو آب خاکستر انجیر اور اگور و بلوط وغیرہ میں ڈبو کر استعمال کریں اور ضرور ہے کہ اسفنج مذکور جلد اطراف و درم میں باندھا جائے کوئی جگہ چھوٹ بجائے ایسا نہ کہ مادہ کسی طرف خاص میں رہ کر رہ کر رہے۔ کبھی بروقت غلنے اسفنج کے خرقة ہائے پچیدہ کی دو گدیاں تلے لو پر آب خاکستر ہائے مذکورہ میں ڈبو کر استعمال کرتے ہیں اور اگر درم پر ایک ہی خرقة اس مفتح مستعمل ہو اکثر کافی ہوتا ہے۔ اب آہک جیسا اوپر بیان ہو چکا زیادہ قوی ہے روغن گل اور سرکہ اور کبریت سوختہ بھی نہایت درجہ مفید ہے اور خود کبریت تنہا بھی سودمند ہے اور خود آب کبریت کو ہمراہ بہت اچھا ہے اور نفع عجیب پیدا کرتا ہے مثلاً ابتدا میں درم میں تنہا خواہ ہمراہ بعض محققات حارہ کے جدیدہ اور رابطہ کو تابد بشرطیکہ مادہ درم کا غلیظ نہ ہو بہت نفع کرتا ہے اور رابطہ کی مالش میں اسفل سے شروع کریں اور رابطہ فوق کے ملتے ملتے چلے آئیں عصارہ اس کا استعمال زمانہ ابتدا میں خوب ہے اور بعد زمانہ ابتدا کے اس عصارہ میں اور ادویہ ملا کر استعمال کریں۔ اگر یہ کسی عضو عصبی کثیف میں پیدا ہو خواہ کسی رابطہ یا وتر میں عارض ہو اس وقت دوا میں ایسی چیزیں ملانی چاہئیں کہ جن میں تقطیع کے ہمراہ تلئیں ہی ہو اور اگر باہمہ کہ درم ایسے مقامات میں پیدا ہو جو ہات مذکورہ بالا دوا میں در وہی ہو پہلے لسیکین و جمع کی زد کا رطب اور سفنج اور قروطی سے جو زیت سے بنائی جاتیں کرنی لازم ہے اور نطول شراب سیاہ قابض کا کر کے اور سکے بعد استعمال مارا را و غیرہ کا کرین۔ بہت عمدہ ایک طلایہ ہے کہ مراد و حفض اور سعد اور صبر اور زعفران اور افاقیا اور گل ارمنی تھوڑی سی لیکر کر اور آب کرب میں گوند میں ایضاً برگ جھاؤ اور زیت اور نلک اور گل ارمنی سے سرکہ ملا کر ضاد طیار کریں ایضاً جس درم کثیف میں درد و لون سے ہو خیال کبوتر کو جو ش دین اور چرمین قوام درست کریں یعنی اسقدر چرمین دالین جیسے نرم خمیر کو گوند سے ہیں اور بعد از ان طلا کریں۔ ایضاً ایسے درم کے موضع پر زیت کو طلا کریں اور اسفنج خواہ صوف کو سرکہ میں بھگو کر باندھیں دوا کی خمیر بھی نافع ہے۔ زیادہ نافع یہ دوا ہے کہ برگ سوسن کو نرم نرم آج میں بریان کریں اور رطوبت اوپکی بخور کر درم پر رکھیں عجیب النفع ہے۔ اس طرح شبت اور حفض و لون کو سرکہ میں پیسکر خواہ مارا را و دین میں پیسکر طلا کریں۔ منجملہ قوی طلا کے یہ ہے کہ سرکین گاؤ اور کندرا و میوہ اور شہنہ اور قصبہ لذریہ اور شبل اور آستین یہ سب نافع ہیں اور جمیع ادویہ خواہ درام کے واسطے مفردات اور دیر میں مذکور میں خواہ جو قرا با دین میں کو پھینکے ان کا استعمال کریں اور کبھی زمانہ حوالہ کے پاؤں پر جو تریل عارض ہوتا ہے اوتے زیر سینک کا جسکی جھاڑو بناتے ہیں سرکہ میں پیسکر ضاد کرنا بہت مفید ہوتا ہے اور بہتر وہی زیرہ ہے جو کٹھنے کو بعد برآمد ہوا و قیو لیا سرکہ اور پھلکری میں ملا کر بھی مفید ہے۔ نطولات میں آب کرب اور شبت اور طنج پوست اثر کا استعمال کریں۔ بخور تریل زنجبیل استسقا کی ہے خواہ اور امراض کے تابع ہے اس کا اطلاق اور زوال اور اسی علاج سے مناسب ہے جو بخور

اوس مرض کے بہتہ طبع کا بیان ثبوری ذیلہ لکھتی کو کہتے ہیں کہ اوس میں اخلاط بھروسے ہوئے ہیں وہ اخلاط لکھتی ہوتے ہوئے ہیں خواہ غم سے کوئی اور شے پیدا ہو کر بتوڑی میں بہر جاتی ہے جیسے گوشت لکھتی خواہ کوئی گرہ چوہا خواہ کوئی شے غلیظ مثل شہد کے خواہ اور کسی قسم کی کوئی شے پیدا ہوتی ہے خصوصاً وہ بتوڑی جو مفاصل اور جڑ کے اندر پیدا ہوتی ہے خواہ کوئی چیز سخت ایسی جسکا الحاق مادہ سوداوی سے بعید نہیں ہے۔ مگر کہنے اور لکھتی اس واسطے تجویز کیا ہے کہ اوسکی اصل باقیم ہوتی ہے اور بوجہ غلظت ہونے بیوستہ کو غلیظ ہو گیتی ہے اور کہیں پتے کو بستہ کر کے مشابہہ طبع کے کردیتی ہے اگر یہ واقعہ میں وہ طبع نہیں ہوتی اوس میں اور طبع میں فقط اس قدر فرق ہوتا ہے کہ ہر طرف سے زائل نہیں ہوتی اور سرکتی نہیں ہے۔ بلکہ میں اور بسیار میں سرکتی ہے اکثر بوجہ چٹ لگنے کے سلع پیدا ہوتی ہے اگر ابتدا میں بندش کے ذریعہ سے علاج کیا جائے زائل ہو جائے گی اور تحلیل ہو جاتی ہے سلع کا علاج جو سلع غدوی ہو اوسکا علاج کاٹنے اور چاک کرنے سے کرنا چاہیے فقط اس طرح خوشگوار علاج اوس بتوڑی کا جو عسل ہو یا شل اوسکے اور اقسام کی بتوڑی جو مذکور ہو چکے ہیں۔ انطلس حکیم نے کہا ہے سلع کا علاج اس طرح کریں کہ پہلے اوس جلد کو کینچن جو بتوڑی کے اوپر ہے باتین سے اور جسطح پر اوسکا کچا ممکن ہو اوس سطح اوسے کینچ کر میں اس لیے کہ اوس میں احتیاج اس امر کی ضرور ہے کہ بتوڑی کا طرف جو بطور کیسہ کے ہے شق نوٹے پائے کہ اگر ہیٹ جا بجا چلنے کی آسانی کو روکے گا جب جلد اوپر والی بنی کیسہ کینچنے جدا ہو جائے اور اوس وقت بتوڑی کو بنی چاک کرنا چاہیے اس لیے کہ اکثر یہی ہوتا ہے کہ جاب سلع کا اوسکے ہمراہ کچ جاتا ہے۔ لہذا اتنی دیر کرنا چاہیے کہ جاب مذکور بخوبی ظاہر ہو جائے۔ بعد ازاں جلد کو دونوں طرف سے کینچن ہو چنے وغیرہ سے اور کیسہ سلع کو چیلنا شروع کریں یعنی گوشت سے اوسکو جدا کریں اس لیے کہ اکثر اوسکا چیلنا ممکن ہوتا ہے اور اکثر بوجہ زیادہ متصل ہونی کیسہ کے گوشت سے چیلنا دشوار ہوتا ہے اوس وقت اوسکو قدامین یعنی رائی وغیرہ سے اوپر پھیلنا چاہیے تاکہ بتوڑی کی تھیلی میں جو شے ہے صحیح اور پوری نکل آئی پس یہ تدبیر نہایت استوار اور درست ہے۔ جب اخراج اسکا ہو چکے اور جلد وہاں کی زیادہ موضع خراج سے نہ بوجہ ہوئے ہونے مقدار سلع کے پس خون کو پوچھ کر زخم کو مالدھن سے دھو ڈالیں اور ٹانگے لگا کر ملا دین اور اگر جلد اوس مقام کی زائد ہو پوچھ بوجہ بتوڑی کے عظیم ہونے کے جلد بڑھ گئی ہو جتنی زیادہ ہو اوسے کاٹ ڈالیں بعد ازاں علاج کریں اور اگر بتوڑی پتہ خواہ رگ سے نجاؤ کہ کئی ہے مگر چیل جانا اوسکا آسان ہے اوسکو پھیل ڈالو میں کہ جرح نہیں اور اگر محتاج اوپر پھیلنا بذر بوجہ قدامین کے ہو اور بوجہ شدت اتصال عصب و خرو کے خوف یہ ہو کہ سوا سلع کے اور بھی کوئی چیز ٹکٹ جائی گی پس جب قدر نکل سکے اوسکو نکال لیں اور جب قدر باقی رہے اوسکو دوا دھار کر لکھنا انتظار کریں اور زخم کو نکال دین کہ باقی ماندہ کیسہ سب کا سب گر جائے اور کیسہ قدر بھلی سے باقی نہ رہے کہ عجز کرنے کا خوف ہو اگر بڑی مقدار کی بتوڑی نکال لینے سے گرا نہ نام سلع میں پڑ گیا ہے اوسدن اوس میں روئی بھر دینی چاہیے اور بذر بوجہ دوا کے انشاء اللہ اوسکا گرا بہر جا بجا اور اگر چاک کیا ہے اوس وقت واجب ہے کہ سارا کیسہ جس میں بتوڑی ہے نکال لینا چاہیے گو بذر بوجہ مچنے کے نکل سکے اس لیے کہ اگر بتوڑی ہی مقدار ہی باقی رہ جائے گی پھر عود کوگی اور اگر اوپر پھیلنا اوسکا ممکن ہو اور بڑی تھیلی سمیت نکل سکے نہایت عمدہ ہے اور اگر کیسہ کی مقدار مقدار باقی رہ جائے دوا دھار اوس میں لگا کر باقی ماندہ کو بھی گرا دینا چاہیے۔ جو سلع مولی اور شکل عسل کی ہے اوسکا حق علاج یہ ہے کہ کوشش کریں کہ اوسکا کیسہ پتے سے پائے اور خیر چیل ممکن ہو ایسا ہی لحاظ کریں کہ سلع مع کیسہ کے نکل آئے اس لیے کہ ایسی بتوڑی کا کیسہ اگر ہیٹ جا بجا پھر اوسکا اخراج نہایت دشوار ہو گا پھر

بوجہ سور تدبیری کے پھٹ جائے اور سسٹے واسطے تدبیر صائب یہ ہے کہ اوسمین جو باقماندہ ہے اوس سمیت انکے لگا دین تاکہ کبیا
 اور مجتمع ہو جائے۔ اور مضبوط اور مستحکم ہو جائے اور اوسے رابطات کے ذریعہ باندہ دین اگر اوسمین سے رطوبت زیادہ بہا کرے۔ اور روان
 مریض کی قوت کی تدبیر بذریعہ متویات کے کرنی چاہیے۔ اور سوسے وقت اوسکی نگرانی زیادہ کرنی چاہیے کہ اکثر ایسے وقت اور
 غشی طاری ہو جاتی ہے۔ واجب ہے کہ ہر شخص پر غشی عارض ہونے کا خوف ہو اور اسکا علاج مناسب حال کیا جائے۔ اگر ترنج
 لوگ نازک مزاج ہوتے ہیں انہیں تحمل سلخ اور اودھیرنے کا نہیں ہوتا اور نہ اودھ کا استعمال اونکی مناسب ہوتا ہے اور کبھی
 بوجہ زیادتی مرض کی بھی اونکی ہی کیفیت ہوتی ہے کہ اس تدبیر کی انداز پونچانی انہیں مناسب نہیں ہوتی اور سوسے چاک کو نگر
 اور کوئی تدبیر اوسکی حسب حال نہیں ہوتی پس واجب ہے کہ ایسی سیاروں کے پورے چاک کر ڈالیں اور ترنج پونچا اوسین سے نکل سکے
 اوسے خارج کر ڈالیں اور کیسہ سلخ سے متعرض نہوں بلکہ ہر روز کیسہ میں جو کچر جمع ہو جائے اوسے نکال کر کھرم روغن زرد و الا کر
 کہ اسی تدبیر سے کیسہ متعفن ہو کر خود بخود گر پڑے گا سلخ عسلی اور شہد کا علاج عمدہ یہ ہے کہ پہلے کسی گرم خیر سے نمکد اور سکی شروع کر دے
 بعد ازان زہیب خستہ برادرہ کا ضا و کریں اور اولی یہ ہے کہ پہلے جلد کو چھیل ڈالیں بعد اوسکے اوسپر مریم وغیرہ رکھیں کہ کبھی بعض
 اودھ کا وہ ایسی اچھی طرح سے جلد کو چھیلے ہیں کہ جو مقدار مطلوب ہو اوسقدر چھیل ڈالتے ہیں۔ جیسے جونا اور صابون اور خاکستر وغیرہ
 کہ جسکا ذکر اوپر ہو چکا ہے پھوڑے کی ٹوڑنے والی دوائیں ایضا چار حصہ چونہ اور در و شراب سوختہ دودریم اور نطوردون دودریم
 کہ واکدیریم چند بار مارا مارا دین جوش دین اور سیسہ کے دہن میں بھر کر گھس اور مقام سلخ پر ٹپکایا کریں تاکہ ترسے خشک ہونے پائے
 یہ دوا ایل لینے مستون اور غدد کے واسطے بکار آتی ہے۔ خربق زرنج احمر حصہ قشور نحاس لینے تانبے کا چھیلین جو خراؤ سے
 پیدا ہوتا ہے چار حصہ روغن گل میں ملا کر لٹوخ طیار کریں یا تخم اونگن اور قشور نحاس اور زرنج سے روغن گل میں ملا کر طیار کریں۔ سلخ
 عسلی کے واسطے یہ ضما د بہت جید ہے اور سب پھوڑوں اور ادرام حارہ کو مفید ہے اور اوسمین کوئی غلط لین نہیں ہے۔ لاد
 قند لینے شورہ اشق مقل شہد کھی کے چتے کی بیٹ عکک البطم سب جزا ہموزن لیکر ضما د طیار کریں۔ گھلائی ہوئی اودھ پین
 ایک دوا یہ ایسی ہے کہ اسمین زیادہ لدغ اور سوزش نہیں ہے پورہ ارمی اور اوسکا نصف حصہ خربق لیکر روغن گل اور موم کے
 ذریعہ سے موم روغن طیار کریں ایضا پورہ ایک جزو قلفطار ایک جزو زرنج ایک جزو سب کو یکجا کر کے استعمال کریں۔ خود
 کو مشابہ سلخ کے ہیں اور یہ ایک قسم کی نفقہ اور بستی سے پیدا ہوتے ہیں اگر اونکا اخراج ممکن ہو اور مثل نبوڑی کے نکل سکیں اور
 اور اونکے اخراج سے پٹے وغیرہ کو کچر ضرر نہ ہو پٹے خواہ کسی اور عضو قریب کو گزندہ ہو پٹے بلاتامل اونکا اخراج کر دینا چاہیے اور اگر غدد
 ہاتھ پانوں میں خواہ ایسے مقام میں جو پٹے کے قریب ہی پیدا ہوں خواہ اتار کا قریب غدد سے ہو اوسکے نکالنے کے درپے
 جا۔ پٹے ایسیہ کہ ایسے مقام کے غدد کے نکالنے سے مریض تشنج میں مبتلا ہو جاتا ہے بلکہ اوس غدد کو پارہ پارہ کر کے کوئی وزنی
 شے اوسپر باندہ دینی چاہیے کہ اوسکو مضغ کر دے اور نابود ہو جائے ایسے غدد کی علامت یہ ہے کہ اگر اوسے دبا تین عضون
 خود پیدا ہوتا ہے غدد کا بیان کبھی بعض اعضا میں ورم غددی پیدا ہوتا ہے مدور جیسے ریٹھ کا پھل یا مثل جوزہ کے
 اور کبھی متقدار میں کم ہی ہوتا ہے اور اکثر یہ ورم غددی کف دست اور پیشانی پر ظاہر ہوتا ہے اور ابش ذامین یہ ورم ایسا ہوتا
 ہے کہ اگر بائیں جدا ہو جاتا ہے اور پھر مل جاتا ہے اور کبھی بعد متفرق ہونے کے پھر نہیں ملتا ہے علاج غدد کا اسکا علاج

مثل سلع کے ہے اور کبھی یہی تدبیر کافی ہوتی ہے کہ اس کو توڑیں اور ریزہ ریزہ کر دالین بعد ازاں اس قدر برکت دین کہ پھین ساموہ اور سکا بھول جائے اور اسکے بعد اس رب و زنی اور لنگڑا و چیر سے اسے اونچا کر لین یعنی اس شے کو اوپر بلند دین تاکہ منہ منہ ہو جائے خنہ منہ اگر اس کے نیچے کوئی طلائی یا نئم لگا کر باندھیں جو اوپر مذکور ہو چکے ہیں اور اجڑ نہ منہ اور مٹ جائے اسے بھی بہت فائدہ ہوگا۔ باندھنا اس پر تلے جاوے کہ اسکی وجہ سے دوبارہ خود نہیں کرتا ہے مگر غرور وغیرہ کا بیان کہی چھوڑے پھر غرور دے پیدا ہوتے ہیں خنہ منہ اور خنہ منہ توڑ کر جو طوبت اور نین ہو نکال دالین اور خوب سا بچڑیں اور اسکے بعد اس رب کی بندش بطور بیان بالا اوپر کر دینا خنہ منہ کا بیان فوخیلا ہی ایک درم غرور ہے اور شاید جو ایسا درم پس گوش ہو اسی کو فوخیلا کہتے ہیں ہم نے بیان عام بہ نسبت ایسی اور ام کو کر دیا ہے اور اب مکر بیان کی کچھ ضرورت نہیں ہے علاج فوخیلا کا علاج ہی مثل علاج اور ام غرور کے ہے اور مثل علاج اور ام کے جو پس گوش پیدا ہوتے ہیں۔ اور خاص دوا اس درم کے واسطے خال شرخ مرہ قلعان لینے سنگہ کی راکھ پانی جز جو نمک آلودہ نہو لاکر استعمال کریں یہ دوا بے نظیر ہے۔ ایضاً بنوے کی راکھ روغن سوسن میں ملا کر پانی کریں یعنی زمانہ دراز تک رہنے دین اور جب کہ نہ ہو جائے استعمال کریں خنازیر کا بیان خنازیر ہی سلع کی مشابہ ہوتا ہے اور فرق یہ ہے کہ خنازیر اور جلد سے الگ اور جلد مثل توڑی کو نہیں ہوتا بلکہ خنازیر گوشت سے متعلق ہوتا ہے۔ اور اکثر جب عارض ہوتا ہے گوشت میں عارض ہوتا ہے اور ایک حجاب عصبی اسکے واسطے ہوتا ہے۔ اور کتر خنزیر ایسا پیدا ہوتا ہے جو زیادہ عظیم ہو اور اکثر غرور خنزیر سے بہت سی خنازیر پیدا ہو جاتے ہیں۔ اسلئے کہ میں خنازیر اور لیل کیساں ہیں۔ اور کبھی کہ میں سی پڑ کر مثل گردن خنہ خواہ گھٹلی کی ہو جاتی ہیں جیسے انکو کسی دوسرے میں گوند ہے ہوئے ہوں خلاصہ یہ ہے کہ خنازیر غرور و سفیر و سی ہوتے ہیں اور بعض خنازیر کے ہمراہ درد بھی ہوتا ہے اور اسی خنازیر کے ہمراہ درم گرم بھی ہوتا ہے اور بعض خنازیر کے ہمراہ درد نہیں ہوتا ہے اور سکا علاج نہایت دشوار ہے اور بیشتر اسی خنازیر کے علاج میں چاک کرنی کی احتیاج ہوتی ہے جیسے ابھی مذکور ہو چکا ہے۔ اکثر جو لوگ تپلی گردن کے اور مرطوب المزاج ہوتے ہیں ان میں استعداد عرض خنازیر کے زیادہ ہوتی ہے اور اکثر مقام عرض خنازیر کا رقبہ اور زینفل ہے۔ کیا عجیب ہے کہ نام خنازیر کا اسی وجہ سے خنازیر رکھا گیا ہے کہ مشابہ خنازیر کے ہونا ہے شکل میں۔ خواہ شہر اور فساد میں مشابہ خنازیر کے ہونا ہے خواہ بیمار ان خنازیر کے گردن کی شکل مشابہ خنازیر کے ہوتی ہے۔ خنازیر کا قسم نہایت اسلم ہے جو کہ کوئی عارض ہوتی ہے۔ اور زیادہ شدید اور پر خطرہ قسم ہے جو شبان اور جوانوں کو عارض ہوتی ہے علاج قاعدہ اصلی جس پر اعتماد کامل خنازیر کے معالج میں ہے استفراغ اور تلطیف مذہب ہے اور استفراغ میں عمدہ طریقہ یہ ہے کہ اسے اور جب سہل سے بلغم غلیظ کا اسہال کرانا بھی ضرور ہے خصوصاً جو جب بنام واصل معروف ہے۔ ایضاً تربذ و تخمیل شکر ہموزن لیکر قریب دو درہم کے استعمال کریں یہ سفوف باد و صفیکہ مخرج بلغم غلیظ ہے تسخین پیدا کرتا ہے اور نہ خراش امعا پیدا ہوتی ہے قصد بھی خنازیر میں نافع ہوتی لیکن قیال کی فصد کو لینی چاہیے اور تلطیف مذہب ہے کہ غذا اسے غلیظ سی اور اس کے بعد پانی کے پینے سے اجتناب کریں اس طرح تھما اور امتلا اور گر سکی زائد سے تا امکان احتراز کریں اور جو چیزیں کہ اس کے استعمال سے مادہ سرخین پیدا ہوتا ہے سب کو چھوڑ دین اور خنہ حرکات ایسی ہیں کہ انکو سبب سی سرکیزف میلان ہو جائے ہوتا ہے جیسے سجدہ میں دیر تک سر کو رکھنا خواہ رکوع میں دیر تک سر تھکائے رہنا خواہ بچاکیہ اور بچونا جس سے سر

درمانی و پیشگیری

زمین کے مائل ہوا وہ سپر سر کنڈا ان سب مور سے اخراج کرین خواہ جن افعال سے مواد بہ طرف سر کے منجذب ہوتے ہیں جیسے کلاک
کثیر اور چلانا اور دل تنگ ہونا اونہیں ہی ترک کرین حجامت اصحاب خنازیر کو موافق نہیں ہوتی اور اکثر مفرغہ فی ہوجہ اور سکی ہے
کہ حجامت میں اس قدر قوت نہیں ہے کہ استفراغ مادہ خنازیر کا کرے خواہ جو مادہ مثل خنازیر کے ردی اور قوی ہوا دسکا اخراج کرے بلکہ
مادہ کو جذب کر کے غلیظ کر دیتی ہے اس واسطے کہ خون رفیق کا اخراج بوجہ حجامت کے ہو جانا ہے اور غلیظ باقی رہ جاتا ہے۔ اور
جو خنازیر ذبول اور تحلیل خود بخود پیدا کر چکے ہوں اسکی کیفیت اور حالت اولیٰ پیرا عادہ کرتی ہے علامہ تدبیر خنازیر کی بنظر نفس مفرغہ
مشابہ سفیر دس کے ہے۔ اگر خنازیر بڑے بڑے ہوں اکثر جراثیم اور نکال علاج لوہے کے ذریعہ سے خواہ دواسے حاد سے نہیں کرتی
ہیں بلکہ حتیٰ الوسع ایسے خنازیر کے علاج میں لوہے وغیرہ سے اجتناب کرتے ہیں باین نظر کہ ایسی تدابیر موجب فساد اور تفریح خنازیر
کی ہوتی ہیں۔ پس ضرور ہے کہ ایسی قسم میں خنازیر کے استفراغ اور تنقیہ اور لطیف غذا اور سہل ادویہ مملکہ موصیہ بہ نرمی
کریں۔ ہم نے مرہم رسل جسکا موجد شلخین حکیم ہے اور اسکا نسخہ قرا بادین میں مذکور ہے۔ خنازیر قادم مفرغہ میں بہت موثر
اور نہایت درجہ مفید پایا ہے لیکن اس مرہم کا استعمال برفق اور نرمی کرنا چاہیے۔ جن مرہم سے شلخین خنازیر میں پیدا ہوتی
جیسے مرہم داخلیوں اور کبھی اس مرہم میں ایک اور دوا شریک کرتے ہیں کہ اسکی شرکت سے عمل اس مرہم کا زیادہ ہوتا ہو جیسو
بج سوسن خصوصاً بنظر اس خاصیت کہ جو بخ مذکور میں ہے خواہ بکری کی میگنی خواہ بھڑکی میگنی خواہ حوت بائی اور کر سٹے کی جڑ اور
زبیک ہی اور جو انجیر قبل خشکی کے ٹوٹ کر گر پڑے اور سپید اور خشک ہو جائے اور آرد باقلا اور بادام تلخ اور مقل یہ دوائیں اس
مرہم پر اضافہ کرنے کے لائق ہیں۔ ایک اور مرہم بہت ہی عمدہ اسکی صفت یہ ہے۔ آرد باقلا آرد جو بط کی چربی مکہ کچھ و بھج و بھج
شب یامانی اصل السونف فطرطہ نصف جزر مجموعہ اجزا کو زیت کنہ میں بطریقہ معلوم حق کریں اور چربی اور زیت کو زیت میں گدھا
کر لیں۔ ایک اور مرہم ہے۔ جو خنازیر سخت کو ایکفہ خواہ ہفتہ سے کم تین دن میں تحلیل کر دیتا ہے اس مرہم کا موجد چالغیو
ہے کہ اسنے قاطا حانس میں بخوڑ کیا ہے۔ رائی اور تخم اوٹنگن کربت اور سمندر پین زراوند مقل اشوق زیت کنہ مجموعہ اور بھج
مرہم درست کریں منجملہ ادویہ کے جو خنازیر پر رکھی جاتی ہیں یہ سب کہ زیت کو آرد جو خواہ فضل میں آمینختہ کر کے استعمال کریں خواہ
بج کرنب سو حق اور بخ کبر مرہم مقل اور ترمس ہمراہ سرکہ اور شہد کے خواہ ہمراہ سکنجبین کے خواہ سرگین گا ویکجا یہ سب اجزا اگر کے خواہ سرکہ
میں جوش دیکر ان سب اجزا پر شحم خنزیر خواہ زیت کو اضافہ کر کے استعمال کریں۔ یہ دوا ہی بہت عمدہ ہے طبع چارہ بخوڑ پورہ نظر میں
ایک جزو شہد میں کچا کر کے استعمال کریں ایضاً بخ کر لیا ورق خار ہمراہ علق البطم کے کوٹ کر خون دونوں کے خاکستر لیکر استعمال
کریں ایضاً آرد کر سنہ اور بکری کی میگنی اور بھڑکی خصوصاً بہاری لڑکے کیشاب میں پسکیر لٹوخ طیار کریں۔ ایضاً یہ دوا ہے
مرکی دس جزو اشوق سات جزو دقیق بلوط پانچ جزو قندہ جسکو بارزدہی کہتے ہیں اور شہد کھی کے ہتھو کا فضلہ ہر ایک ایک جزو سبک
کوٹ کر استعمال کریں۔ ایضاً کسی ہاون وغیرہ میں دہن مضموع یا مضموع اور بیتاب بخ ہر واحد ایک قطر قندہ تین او قندہ سب کو کچا کر کے
استعمال کریں یہ لٹوخ بہت نافع اور جید ہے۔ منجملہ ادویہ جیدہ کے صمغ صندوبر شحم خنزیر جبین نمک کی آمیزش نہو فراسیون زنجار
سب جزاں وزن لیکر لٹوخ کریں ایضاً رائیج ایک جزو فشنور نحاس دو جزو شب یامانی اور پنج ہر واحد چار جزو ان ادویہ سے
فطخ طیار کریں۔ منجملہ ادویہ جیدہ کے دوا قطر ان اور دوا قشار الحمار اور دوا کندش اور وہ دوا ہے جسکا نام اسندوس ہے

ہو دو احیاء یعنی سانپ سے بنائی جاتی ہو اوہین سے سادہ یہ دوا ہے کہ مرا ہو اسانپ لیکر کسی دیگ کو گل حکمت کر کے اوہین لکھ کر
شد و صل کر کے تنور وغیرہ میں رکھیں جب خاکستر ہو جائے سر کر اور نصف وزن اوہین کے شہد ملا کر استعمال کریں۔ زنجفر اور یہ جہیزہ کے
وہ دوا ہے جو قرومانا سے اور حرف اور پچال کو تر ہوا زیت کی بنائی جاتی ہے۔ ز اور یہ سب ادویہ جدا جدا ہی نافع ہوتی ہیں اس طرح
آرد کر سنہ ہمراہ ان ادویہ کے اور ہننا دقتن کر سنہ ہمراہ سر کر اور شہد کے اور ہمراہ زفت اور موم کے ایضاً زسیب حبلی اور نظرون اور
راتیخ اور دقتن کر سنہ شہد اور سر کر مین آمیختہ کر کے استعمال کریں۔ بانیخ سو سن اور تخم کتان کو شراب مین جو شہن دین اور بوجہ جوش
کے پچال کو تر بحسب حال اور مناسب وقت اور مرض کے ملا کر استعمال کرنا چاہیے کہ اس سے بطور ضما د کے بنائیں عجیب النفع ہے
پیشاب اوتی کا اور اسکو بستہ کر کے لگانا ہی اس مرض کے علاج مین مجرب ہو چکا ہے خواہ بطور مرہم کے اسی پیشاب مین سور کی پٹی
وغیرہ ملا کر استعمال کریں۔ سفات یعنی میدہ لکڑی ہی ضما و عجیب النفع خنزیر کی چربی وغیرہ کو مکمل ہو۔ حکیم گندی کا قول ہے کہ سبند
کے سینک کو نرم نرم ٹکڑے جو انکے سرے پر ہوتے ہیں وہ بھی اسطرح چر سفید مین کہ او کو سوختہ کر کے پختہ تک ہر روز درہم
پلا تین غالباً خازیر پنج وزن سے جاتا رہے گا۔ واجب ہو کہ ہر مین مین ایک ہفتہ پلا تین۔ تا انیکہ زائل ہو جائے۔ یہ بھی
جائنا ضرور ہے کہ بعض خنازیر ایسے ہوتے ہیں کہ اون مین سرطانت ہی ہوتی ہو ایسی ہی سرطان کے علاج مین واجب
ہے کہ ادویہ حارہ مذکوہ بالا روغن گل مین ملا کر چند روز تامل کر کے استعمال کریں تاکہ حدت ادویہ حارہ کی گھٹ جائے اور جو خنازیر
زیادہ گرم مزاج ہیں اونکے علاج مین بافراط استعمال ادویہ حارہ کا نہ کریں۔ بلکہ فقط آرد گندم ہمراہ آب کشنیر کے اور اس سے
قوی تر یہ ہے کہ مرکی ہمراہ دو چند وزن اوہین کے حضض جو آب کشنیر مین ترکی ہو اسکا استعمال کریں۔ اور آب کشنیر جزو غلاب
سے خواہ کوئی اور جو بحسب مشاہدہ حال کے زیادہ رہے یعنی ایسی دوا جو بظہر التهاب خواہ قلت التهاب اسکی کمی بیشی مناسب ہو
اسکا لحاظ رکھیں خستہ شفتا کو سوختہ کاروغن ہی ایسے وقت نافع ہے۔ اگر خنازیر کے علاج مین احتیاج عمل حراجی کے بذریعہ
لوہے کے ہو چاہیے کہ جو خنازیر قریب قریب بڑی رگون کے مین اون مین پہلے با احتیاط تمام چاک کریں خواہ جو خنازیر قریب اعصاب
کے مین او کو نہایت ہوشیاری سے درست کریں اور حتی الوسع اگر اوہین کے چاک وغیرہ سے کسی طرح کا صدمہ عروق شریفہ اور اعصاب کے
پہونچتا ہو چاک چاک کریں۔ ایک جراح نے بعض خنازیر متصل عصب کو چاک کیا اور براہ خطا اگر جدید عصب راجع یعنی جو پٹہ گردن مین
بنام راجع باب نشر مین موسوم ہو چکا ہے اس پر چاڑا مریض کی آواز باطل ہوگی۔ کبھی باوجودیکہ احتیاط کامل کی وجہ سے عصب
جراحت نہیں پہونچتی لیکن پٹہ کی قدر نمایاں اور ظاہر ہو جاتا ہے بوجہ برودت کے اور اسی جہت سے اسکا فراج نادرست ہو کر فعل ظاہر
عصب کے باطل کر دیتا ہے تا انیکہ ہر جب اسکی تسخین کما فیغی کرتے ہیں اور اپنے فراج اصلی پر عود کرتا ہے جب اسکا فعل پورا
اور درست ہوتا ہے۔ کبھی جراح کی خطا سے نشر و جاج پر پہونچ جاتا ہے اور زیادہ برائی جب ہوتی ہے کہ دواج غائر تک نشر کا صدمہ
پہونچا ہو اسکو اسطرح ضرور ہے کہ جب ارادہ کسٹا اور چیلنے کا جانب منہج سے کریں چاہے کہ جو مقدار متصل خنزیر کے رہے اسی کو چیلے اور
باقی کو بذریعہ وہی حادثہ کے ساقط کر دے اور جانب ما ووف کے چیلنے پر متوجہ نہ ہو مگر حجم کے مجربا بست مین سے ایک نبات
مہندی سے جسے چیمپو کہتے ہیں اور وہ پتی اکثر ٹکڑا اور اونچی زمین پر ہوتی ہے اور جس کو چونا پالی کہتے ہیں اس کے سوا ہے اس
مرض کے واسطے حکم اکسیر کار کتی ہے ہذا کہ اگر خنازیر مین سرطانت ہی اور نامور کی نوبت پہونچے اور تا کل پیدا ہوا ہو جب بھی

اسکا فائدہ کم نہیں ہوتا بارہا تحریر کیا ہے اور کتب مفردات میں اسکا ذکر نہیں ہے اور ام صلیب کا بیان درم صلیب ہی جیسا
 سقروس نام ہے سقروس خالص وہ ہے جسکے ہمراہ جن اور الم نہوا در اگر نوڑی سی ہی جس باقی رہ جائے اسکو سقروس خالص کہنا
 چاہیے اور سقروس غیر خالص اس درم کو کہتے ہیں جسکے ہمراہ جس نہ ہو پر در میں اسکو جس نہ ہو گا پھر درم سقروس کہی سودا و اگر اللہ
 سے پیدا ہوتا ہے یا سودا و اصلی سے پیدا ہوتا ہے اور اسکا رنگ آباری یعنی بشکل سرب سوختہ کے ہوتا ہے اور کہی سقروس کا حد
 سودا و مخلوط بلغم سے ہوتا ہے اسکا رنگ بدن کے رنگ کی طرف مائل ہوتا ہے اور کہی بلغم سے سقروس پیدا ہوتا ہے یعنی
 جس بلغم میں کیسٹر کی صلابت عارض نہ ہو سقروس خالص کا رنگ اکثر مثل اسرب کو ہوتا ہے اور اس میں تند و شدید اور مثلاً
 زیادہ ہوتی ہے۔ اور کہی اوسمین جفتے سے پڑتے ہیں اور کھڑکھرا ہوتا ہے اور ایسے درم سقروس سے نجات اور صحت ممکن نہیں
 ہے کہی وہ سقروس جسکا رنگ مثل لون بدن کے ہے منتقل ایک عضو سے دوسرے عضو کی طرف ہوتا ہے اسکا نام فووس
 رکھا جاتا ہے اور کہی جس کے ہمزگ سخت اور عظیم ہوتا ہے نہ اوسمین بلندی ہوتی ہے اور نہ کسی طرف منتقل ہوتا ہے۔ جو فووس
 ہے یا بلندی ہوتا ہے یا تسخیل سقروس بندی نہوا تھوڑا ظاہر ہوتا ہے اور بڑھتا جاتا ہے اور سقروس تسخیل فلوئی موحمرہ سے
 پیدا ہوتا ہے خواہ کسی خالی مقام کے پوڑے سے پیدا ہوتا ہے اکثر اعضاء میں جو صلابت عارض ہوتی ہے بعد درم حار کے
 ہوتی ہے اور اگر سقروس کا علاج مبررات یا لزوجت سے کوہن سرطان کی طرف منتقل ہو جاتا ہے سقروس اور سرطان کا قرب و بعد
 بہوجب کثرت اور قلت التهاب اور قلت طور ضربان اور خفا و ضربان کے اور ظہور رگوں کا اور درم کپا کو گنگا ظاہر نہوا اس سے
 دریافت ہوتا ہے علاج جو درم سقروس ایسا ہو کہ اوسمین جس ہو اسکا علاج کرنا چاہیے بعد از انکہ پہلے بدن کا نقیہ اوسن غلط
 جس کو مرض پیدا ہوا ہو کر لیں اور اکثر یہ تنقید بذریعہ قصد کے کرتے ہیں اگر خون میں کثرت سودا کی ہو اس کے علاج میں اعتماد ایسی
 دواؤں پر کرنا چاہیے جو تحلیل اور تلین ساتھ ہی پیدا کوہن اور جو دوا تحلیل اور تخفیف پیدا کرے اوس سے اسکا علاج نہ کرنا چاہیے
 کہ اس سے شدت نچ پیدا ہوتا ہے اسلئے کہ مادہ غلیظ میں تخفیف پیدا ہوتی ہے اور لطیف کی تحلیل ہو جاتی ہے۔ اور وجہ
 ہے کہ اس کے علاج کی دو دورے کیے جاتے ہیں ایک دورہ میں تحلیل ایسی دوا سے جس میں زیادہ تخفیف کی قوت نہوا اسواسلئے
 کہ دوا کی تحلیل اکثر تخفیف ہی ہوتی ہے اور جس دوا میں ترطیب کا اثر ہو اوس کی تحلیل کمتر پیدا ہوتی ہے اور دوا کی تحلیل کا درجہ چار
 دوسرے درجے سے لیکر تیسرے درجہ تک ہو اور تخفیف کا درجہ اول سے زیادہ نہ ہو اور دوسرا دورہ محالو کپا تلین کا کرنا چاہیے
 اور یہ دورے دونوں متعاقب ہوں اور ایک کی اعانت دوسرا دورہ کرتا ہے اور تحلیل کے دورہ میں عضو متورم کو اسکی غذا
 خاص سے باز رکھنا چاہیے اور اوسے عضو کی جانب مقابل کی طرف جذب غذا کرنا چاہیے اسطرح کہ عضو مقابل میں حرکت پیدا کرے
 اور اوسمین ریاضت ایسی پیدا کریں کہ اپنی غذا کی خاص سے زیادہ غذا کا طالب ہو اور عضو مقابل جو متورم ہے اسکی غذا کو بھی
 جذب کر لے اور جب دورہ تلین کا آئے غذا سے عضو متورم کو پرکریں اور اسکی تدبیر یہ ہے کہ عضو متورم کو دلک غیر سو قابل
 جذب غذا کا کوہن اور زفت کا طلا کریں اور یہ محلکہ اور لمینہ کی قوت اور ضعف بمقدار تحلیل اور نکالت تجویز کرنی چاہیے ایضاً
 شدت صلابت اور ضعف صلابت کا بھی قوت ادویہ میں لحاظ رہے اور ترکیب ادویہ کی ایسی ہو کہ اوسمین دونوں قوتیں مجتمع
 ہوں حمام میں بکثرت ٹھہرا ایسے بیمار و کمونہ چاہیے اسلئے کہ مادہ لطیف کی تحلیل ہوئی ہے اور مادہ کثیف مجتمع اور فراہم ہو کر سختی

اسکو سقروس سے نجات حاصل ہو

زیادہ پیدا کرتا ہے اور اتنی قوت حمام میں نہیں ہے کہ مادہ کثیف کی تحلیل پیدا کرے۔ جن محلات میں کثیف تحلیل پیدا ہوتا ہے وہ یہی ہیں جیسے شحم دجاجی اور مرغابی اور بٹ کی چربی اور بچہ گاؤں اور نر گاؤں اور اباہیل خصوصاً بچہ بچہ اباہیل کی چربی اور بکرے کی چربی اور گدے کی چربی بھی بہت عمدہ ہے اور چربی درندہ جانوروں کی جیسے شیر اور بٹیر یا اور بچہ وغیرہ کی از قسم لومری اور سوسمار کی خواہ چربی شکاری طائروں کی جیسے باز اور باشہ جڑہ۔ واجب ہے کہ ان چربیوں میں مثل شحمینو اسق اور مصال و سورہ اور میوہ اور مصطکی کی بروقت آمادگی تحلیل کے ملائق اور تنہا یہ دو اہم بر وقت آمادگی تین کے مستعمل ہوں چہ یوں نہ بہتر شحم مذکورہ بالا میں شیر کی چربی اور ریچھ کی چربی اور لعاب حلبہ اور کتان ہے کہ انہیں تحلیل اور تین دونوں کی قوت ہی واجب ہے کہ ان چربیوں میں اور بھی دیگر لینیات میں نمک کی شرکت نہ واسیلے کہ نمک سے تخفیف پیدا ہوتی ہے اور صلابت زیادہ بڑھتی ہے بلکہ ان ادویہ کا اثر مثل آفتاب کو اور دھوپ کو جو کہ جسطرح دھوپ میں موم گھل بھی جاتا ہے اور نرم ہی ہوتا ہے اسی طرح ان دواؤں میں بھی قوت ہو کہ تین اور تندیب دونوں پیدا کرے اور درجہ تخفیف تک نہ پہنچیں۔

منجملہ اول ادویہ محلا کے جنہیں تین ہی ہے مقل صلبی اور زیت کمنہ اور روغن حنا اور روغن سوسن اور شورہ ہے اور لاؤن اور میوہ سائلہ اور زرد فایر طبعی اور بہتر یہ ہے کہ کنگلی میں زیادہ نہوا اور رطوبت میں اشد مصلحتی بھی قریب قریب ادویہ مذکورہ کے اور روغن حنا و روغن سوسن اور انجیر اہلی اور روغن بید انجیر تحلیل اور تین ساتھ ہی اس قدر ہے کہ قدر کفایت سے زیادہ ہے منجملہ لینیات کے تل جنٹ روغن برزادر تل جنٹ روغن کنجد غیر مفسد کے دونوں کو جو ش دیکر اور بعد خوب جو ش دیکر اباہیل ایلو و سپر لینیات اور استعمال کریں دوا می جید جس سے تحلیل وغیرہ حاصل ہو یہ ہے کہ قنار الیمار اور خطمی کی جڑ دونوں کو پیس کر زلطیج بنائیں اور دونوں کے ہر ادویہ بھی شریک ہو بہت عمدہ ہے ایضاً جو قوت ورم میں نرمی طابہ ہو چاہے کہ پراڈ کر میں شحم کو محلول کریں شحم دونوں کے زلطیج کی آمادگی استعمال کریں اور پھر دوبارہ تین کی تدبیر کریں۔ خواہ شورہ اور جاد شیر کو بکھاتیں یا شورہ اور اسق اور تل کو بکھا کر کے پیسین اور روغن بلسان اور روغن سوسن ملا کر اور تھوڑا سا لعاب حلبہ اور لعاب کتان داخل کر کے جب مثل مرہم کے ہو جائے اس وقت استعمال کریں چرک حمام ہی اس بارہ میں زیادہ نافع ہے اگر اور ام صلیبہ کے مرہم کو داخل کریں اور اگر چرک حمام دستیاب نہ ہوا سکے عوض میں خطمی اور نظرون داخل کریں۔ انھیں جیدہ بروقت تحلیل کے وہی مناسب ہیں جو خنازیہ کی تحلیل کے واسطے بیان ہو چکے اور ضماد نار بس اور قویاؤں بھی مفید ہے اگر ورم میں خلاطت زیادہ ہو اس وقت سرکہ کا استعمال ضرور ہے کہ قلع پیدا کر کے قوت میں عضو کے شستی پیدا کرے تاکہ خصوصاً اگر عضو متورم عصبانی ہو کہ ایسا عضو بوجہ استعمال سرکہ کے مادہ کو زیادہ چوڑا دیتا ہے اور زیادہ تخلیہ مادہ کا اس سے ہو جاتا ہے اور جو سبب خارجی مادہ کے تحلیل وغیرہ میں اثر کرنے والا ہے اسکی اطاعت کرنے پر مادہ عضو عصبانی کو زیادہ آمادہ کر دیتا ہے بعد استعمال سرکہ کے لیکن استعمال سرکہ کا اور شرکت اسکی ادویہ مذکور میں آخر زمانہ ورم میں ہونی چاہیے اول زمانہ میں اسکا استعمال مناسب نہیں ہے اور جب وقت تین میں مبالغہ واقع ہونے کا احتمال ہو یا دورات تین میں تحلیل کی فترات ہو چکے ہوں اس وقت بہ نرمی استعمال سرکہ کرنا چاہیے۔ اگر سرکہ کے استعمال میں نرمی کا لحاظ نہ ہے گا ضرور پتہ کو سفر ہو گا اور تجربہ کیا کہ بگنا زیادہ تر جرات طبعی استعمال میں سرکہ کے اس وقت مناسب ہو کہ ورم مذکور کسی عضو لحمی میں پیدا ہوا ہو مثلاً جیسے طحال وغیرہ میں ورم سفروس ہو ہی

اولین نسخہ شحمینو اسق اور تین کے زلطیج کی آمادگی استعمال کریں اور پھر دوبارہ تین کی تدبیر کریں۔ خواہ شورہ اور جاد شیر کو بکھاتیں یا شورہ اور اسق اور تل کو بکھا کر کے پیسین اور روغن بلسان اور روغن سوسن ملا کر اور تھوڑا سا لعاب حلبہ اور لعاب کتان داخل کر کے جب مثل مرہم کے ہو جائے اس وقت استعمال کریں چرک حمام ہی اس بارہ میں زیادہ نافع ہے اگر اور ام صلیبہ کے مرہم کو داخل کریں اور اگر چرک حمام دستیاب نہ ہوا سکے عوض میں خطمی اور نظرون داخل کریں۔ انھیں جیدہ بروقت تحلیل کے وہی مناسب ہیں جو خنازیہ کی تحلیل کے واسطے بیان ہو چکے اور ضماد نار بس اور قویاؤں بھی مفید ہے اگر ورم میں خلاطت زیادہ ہو اس وقت سرکہ کا استعمال ضرور ہے کہ قلع پیدا کر کے قوت میں عضو کے شستی پیدا کرے تاکہ خصوصاً اگر عضو متورم عصبانی ہو کہ ایسا عضو بوجہ استعمال سرکہ کے مادہ کو زیادہ چوڑا دیتا ہے اور زیادہ تخلیہ مادہ کا اس سے ہو جاتا ہے اور جو سبب خارجی مادہ کے تحلیل وغیرہ میں اثر کرنے والا ہے اسکی اطاعت کرنے پر مادہ عضو عصبانی کو زیادہ آمادہ کر دیتا ہے بعد استعمال سرکہ کے لیکن استعمال سرکہ کا اور شرکت اسکی ادویہ مذکور میں آخر زمانہ ورم میں ہونی چاہیے اول زمانہ میں اسکا استعمال مناسب نہیں ہے اور جب وقت تین میں مبالغہ واقع ہونے کا احتمال ہو یا دورات تین میں تحلیل کی فترات ہو چکے ہوں اس وقت بہ نرمی استعمال سرکہ کرنا چاہیے۔ اگر سرکہ کے استعمال میں نرمی کا لحاظ نہ ہے گا ضرور پتہ کو سفر ہو گا اور تجربہ کیا کہ بگنا زیادہ تر جرات طبعی استعمال میں سرکہ کے اس وقت مناسب ہو کہ ورم مذکور کسی عضو لحمی میں پیدا ہوا ہو مثلاً جیسے طحال وغیرہ میں ورم سفروس ہو ہی

اس لیے کہ ہر روز ایسے ورم کو مفسر ہے اگر ایسے ورم میں ابتدا سے درد بھی حاض ہو موضع ورم پر وہ درد بھی تحمل ہو نہ چھین سکیں
وجہ کی قوت ہو اور اسے ابتدائی کو منع فساد اور اجتماع سے بھی کرتے ہیں جیسے رخنہ بنفشہ اور رخنہ گل جہین کہ سیدر رخنہ
بھی شریک ہو جب کہ سیدر خفت پیدا ہو دو امین مملات زیادہ شریک کریں جیسے نظرون اور سرکہ اور سکہ بعد مارا لرا داسکے بعد
مہم مملہ جیسے اوپر مذکور ہو چکے عرق مدنی کا بیان ہندی زبان میں اسکو نارو کہتے ہیں اسکی ابتدا اسطرح سے ہوتی ہے کہ بدن
کے کسی مقام پر پہلے ایک دانہ سا پیدا ہو کہ پھول جانا ہے اس کے بعد آگے ہو جاتا ہے پھر ایک ٹوٹ کر ایک سوراخ پڑتا ہے اس سوراخ
سے ایک چیز سرخ مائل بہ سیاہی نکل کر وقتاً فوقتاً بڑھتی جاتی ہے اور کبھی وہی شے مثل کپڑے کے متحرک بھی ہوتی ہے جس طرح
کے نیچے جیسے کوئی زندہ چیز حرکت کرے گویا کیرا ہے کہ حرکت کر رہا ہے اور شاید کہ بارود در حقیقت کیرا ہی پیدا ہوتا ہے تاہم
بعض طبائے گمان کیا ہے کہ نارو ایک جوان ہے جو بدن انسان میں پیدا ہوتا ہے اور بعض کا قول ہے کہ لیف کا شہید
جو فاسد ہو کر غلیظ اور سخت ہو گیا ہے اکثر نارو کے نکلنے کا مقام دونوں ساق پر دیکھا گیا ہے اور میں نے دونوں ہاتھ اور ہاتھوں
بھی نکلنے ہوئے دیکھا ہے اور صبیان کے بدن میں اکثر جہین پر نارو نکلتا ہے جب نارو کو اس قدر چھین کہ فوراً نہ نکلے اور ٹوٹ کر بچاؤ
بڑی مصیبت پیدا ہوتی ہے اور درد بھی زیادہ پیدا ہوتا ہے بلکہ فقط اسکا کھینچنا درد پیدا کرتا ہے گو ٹوٹ نہ جائے۔ جالینوس
کہتا ہے کہ مجھے اب تک اسکی کوئی بات صحیح معلوم نہیں ہوئی اور نہ اسکی حقیقت پوری دریافت ہوئی اور کوئی ایسی واضح
چیز دریافت کہ اس پر اعتماد کروں اور وجہ یہ ہے کہ جالینوس بھی نارو نکلنے ہوئے اکٹھے سے نہیں دیکھا۔ میں کہتا ہوں کہ سب
نارو کے حدوث کا خون گرم اور ردی اور سوداوی خواہ بلغم محرق غیر جدید مع شدت میں مزاج کے ہوتا ہے اور کبھی بعض
شہروں کے پانی میں ایک خاصیت ایسی ہوتی ہے کہ اور فاسد نارو پیدا ہوتا ہے اور اسی طرح بعض اقسام بقل اور تیز کار ہون کی
بہرہ خاصیت نارو پیدا کرتی ہیں اکثر جن غذاؤں سے نارو پیدا ہوتا ہے وہ گرم خشک ہوتی ہیں اور حسب قدر زیادہ مولدہ نارو
اور تیز ہوتا ہے اور سیدر درد کی شدت ہوتی ہے اور کبھی ایک ہی شخص کے بدن میں جالینوس اور پیاس نارو مختلف مقامات پر
پیدا ہوتے ہیں اور بائیںہ مرض کو صحت ہو جاتی ہے اور اس مرض سے نجات پاتا ہے جو بدن مرطوب ہیں اور نہیں تولد نارو کا
بہت کم ہوتا ہے اسی طرح جو لوگ استہام اور اخذ یہ رطب کا استعمال کرتے ہیں خواہ جو لوگ استعمال شراب کا بمقدار مناسب کرتے
ہیں اور کچھ ابدان میں بھی نارو کم نکلتا ہے اور اکثر نارو مدینہ منورہ زادہ شرفا کے باشندوں کے ابدان میں زیادہ نکلتا
اسی وجہ سے اسکا نام عرق مدنی منسوب بطرف مدینہ کے رکھا گیا ہے اور بلاد فارس میں بھی نارو نکلتا ہے اور بلاد
مصر وغیرہ دیگر بلاد میں بھی پیدا ہوتا ہے مگر حجم کم ہوتا ہے ہندوستان میں زیادہ کثرت اس مرض کی پڑدہ گجرات اور گواہاٹ
جو وہ پور ملک نارو اور جو ایسے بلاد ہیں کہ قرب سمندر کے آباد ہیں ان کو کوئین کہتی جاتی ہے علاج اول تو نارو کو
نکلنے سے حفاظت اور حواس کی تدبیر کرنی چاہیے اور بلاد میں جہاں کثرت نکلتا ہے اور تیز ہوتا ہے اسی بات میں کہ
سب ازادہ کے گہاڑے مثلاً خون فاسد کا استفراغ مدیہ نصیب اسلیق یا صافن کے جہاں کی نصیب مناسب ہو کریں
اور تنقیہ اور تصفیہ خون کا شربت بلبلہ زرد اور سیاہ سیاہ اور طبع اقبیوں خواہ استعمال حب قویا سے بالخصوص اور استعمال
اطریشل کا جو سنا اور شاتھرو سے مرکب ہو کیا جائے اور ترطبیل بدن کی اعتدال مرطب سے اور استہام شہر خواہ اور تیز

جو مقامات گذشتہ میں مفصل مذکور ہو چکی ہیں ان کا استعمال کریں۔ جب اثر نار و کا یہ پہلے ظاہر ہو تو تدبیر صائب یہ ہو کہ اس عضو کی تدریجاً و تدریجاً مبرہہ مطلب سے جیسے عصارات بارہ معروف مع صندلین اور کافور کے بعد تنقیہ بدن کے۔ ایضاً خاص مومع ماوف پر چونک انگا کر بھی یہ استخراج مادہ پر بدولین۔ منجملہ طلاہای جدیدہ کے یہ طلاہ صبر اور صندل اور کافور اور مروارید و زیتون و شیر تازہ میں ہیں اگر لپ این اگر مادہ پلٹ نہ جای اور داند خواہ آبلہ نمودار ہونے لگے ایسے وقت اکثر مانع ظہور اور زیادتی مرض اور پھیرنی والی مادہ کو بطرف دوسری جہت کو اور موچیت ایذا اور تکلیف کو یہ تدبیر ہوتی ہے کہ مریض پہلے درپے تین روز برابر ایک درہم شرب و ممبر کو استعمال کرے خواہ ایک وز نصف درہم اور دوسرے روز پورا درہم اور تیسرے روز دیرہ درہم استعمال کرے اور خاص مقام بر صبر کو طلاہ بھی کرے خواہ نار و کے موندہ پر لٹکیو ار کے لعاب اور لڑ جہت کو لگائے اور اس بطرح ابتدائی ظہور میں نار و کی یہی تدبیر درکار ہے اگر کارگر نہ ہو اور نار و نکل آئے اس وقت تدبیر صائب یہ ہو کہ اس کی بند اور پیچیدہ کرنے کی درپے ہو اور کسی چیز سے ہر رفت اور نرمی او سے بخور اماندے اور بیان تک صبر کرے کہ تمام و کمال نار و اندر سے باہر نکل آئے اور ٹوٹ کر نہ جائے بہت اچھی تدبیر یہ ہے کہ ایک گھرا خاص کا ایسی طرح سو لپٹا جائے کہ اوس کی بوجہ پر اقتصاد کریں اور وہی وزن او سکواند سے باہر کی طرف جذب کرنے میں کافی ہوگا اور باسانی جذب کرے گا ٹوٹ رہنے کا احتمال اس تدبیر میں نہیں ہے اور باسانی نکل آنے میں نار و کے زیادہ کوشش کرنی چاہیے۔ اس طرح کہ ہمیشہ عضو ماوف کی تسخیف اور او سکواند ہلکا کرنا بذریعہ طلاہ آب گرم کے اور لعابات مبرہہ کے اور اوبان کے جو بارہ مومن اور حرارت لطیف بھی او نہیں ہو خواہ اور تدبیرات جو ازین قبل ہوں کہ اوس کے ذریعہ سے نار و کا اخراج باسانی ہو جائے کرنی چاہیے کچھ ایسی تدبیرات سے خروج نار و کا باسانی نہیں ہوتا بلکہ احتیاج اس کی ہوتی کہ روغن خیر خواہ روغن زیتون ملکہ روغن بان کی تلخ کوین اگر کسی مریض خواہ زفت کا استعمال کرنا پڑے بیٹے اگر چہ اس قدر زیادہ فہمی نہ پیدا ہو کہ مریض غصہ و لگانے کی ضرورت ہو۔ اگر جس طبیب مقتضی اسکا نہ ہو کہ چاک کرنے سے تمام و کمال نار و کا اخراج ہو جائے اور کوئی اور مانع چاک کرنے سے نہ ہو بلکہ تردد چاک کرنا چاہیے اور چاک کر کے نار و کو نکال دالین۔ اور اگر اخراج نار و کا نہ ہو تو جذب کر آسان ہو اور نہ چاک کرنے سے بھی پورا نکلنا او سکواند آسان نظر آئے اس وقت نار و کے تغصین اور ٹرانے کی تدبیر بذریعہ مومن یعنی روغن زیتون کرنی چاہیے جیسے او پر بعض اور ام کی باب میں مندرج ہو چکی کہ ٹرنے کے بعد تمام اور کمال نکل آئیگا۔ ہمیشہ طبیب کو احتیاط کرنی چاہیے کہ استعمال ادویہ حادہ کا ہرگز نہ کرے لے لے کہ ایسے ادویہ کمال کارا کر بطرف اکلا کر ہوتا ہے۔ اگر اداخر میں اس کے تھوڑی تھوڑی نمک کی بجائے خلف کی مالش کوین اور ہمیشہ بلطف اور نرمی اس بطرح ملا کوین تمام و کمال نکل آئے گا خصوصاً اگر بجانب پشت کے تھوڑی دور او سکواند چاک کوین اور ایک سلانی کو اوس مقام پر داخل کوین اور اوٹھاتین لینے اوٹھا کرین اور ہمیشہ ملے رہیں اور نمک لگا کر تھوڑا تھوڑا نکالیں کہ اس طرح اگر تدبیر کرتے رہیں پورا نار و نکل آئیگا اگر ٹوٹ کر نار و اندر کی طرف رجحان اور پوشیدہ ہو پھر بدون چاک کرنے کے کوئی چارہ نہ ہوگا چاک کر کے او سکواند چاہے لگ جائے اور پھر از سر نو او سکواند نظر آئے پھر وہی تدبیر کریں گے اور اس بطرح نکالیں اور ہر موضع چاک شدہ کا علاج مثل علاج جراحات کے کیا جائے فقط تیسہرے مقالہ جذاکام کے بیان میں ماہیت جذاکام کا بیان اور اس کے سبب کا جذاکام ایک مرض رومی اسکا حدوث بوجہ انتشار مرہ سودا کے تمام بدن میں ہوتا ہے یعنی مرہ سودا تمام بدن میں پھیل کر تمام اعضا کے مزاج کو فاسد کر دیتا ہے اور بہت اور شکل اعضا کی بھی گہر جاتی ہے اور بیشتر اسکا فساد و اس قدر زیادہ ہوتا ہے کہ اعضا کا اتصال جو اسلوب خاص ہے وہ بھی باطل کر دیتا ہے تاہم اکثر شریک کے اعضا گہرے لگتے ہیں اور قریب ہوتا ہے

جذام کے مثال ایسی ہے گویا سرطان عام تمام بدن میں پیدا ہوا ہے یعنی کبھی متفرق ہوتا ہے اور کبھی تفرق نہیں بھی ہوتا ہے۔ کبھی جذام کی کوئی قسم ایسی ہوتی ہے کہ مجذوم زمانہ دراز تک زندہ رہتا ہے۔ خلط سودا کبھی ایک ہی عضو خاص کی طرف دفع ہوتی ہے اور اس وقت صلابت خواہ سقود میں یا سرطان مجبب حوالہ مذکورہ بالا پیدا ہوتا ہے۔ اور اگر خلط مذکور رقیق ہوتی ہے آگہ پیدا ہوتا ہے اور اگر لپٹ جلد کے دفع ہوتی برش پیدا ہوتا ہے خواہ ہنق اسود اور قوبا یعنی داد وغیرہ پیدا ہوتا ہے۔ کبھی خلط سودا دی تمام بدن میں منتشر ہوتی ہے اگر اس وقت عفونت بھی اس خلط میں پیدا ہو جی سوداوی عارض ہو کی اور اگر منتشر ہو کر ٹھہر جائے اور متعفن نہ ہو جذام پیدا ہوتا ہے۔ جذام کا سبب فاعلی جو مقدمہ مرض پر ہو سو مفرج کبد کا لینے جگر کا مفرج مائل بہ حرارت اور یوسست ہوتا ہے اور جو نہیں احتراق پیدا ہو کر سودا بن جاتا ہے۔ خواہ سبب فاعلی جذام کا تمام بدن کا سو مفرج خواہ دونوں ملکر سبب جذام کے ہوتے ہیں سطح پر کہ خون بسبب ن دونوں سو مفرج کے کثیف اور برودت پیدا کرتا ہے۔ سبب مادی جذام کا استعمال ایسی غذاؤں کا جو مولد سودا ہیں اور جن اغذیہ سے بلغم پیدا ہوتا ہے وہ بھی سبب حدوث جذام اس وقت ہوتی ہیں جب پودے پچھے بعد استعمال اون افتد کے پیدا ہوں اور حرارت اون نہیں عمل کر کے لطیف کی تحلیل کرے اور کثیف باقی ماندہ کو سودا بنا دے۔ اس طرح باوجود شکم سیر ہونے کے کھانے سے اخراج نہ کرے اور بید حرکت بھوک ہو یا نہ ہو مثل بہائم کے کھانا رہے یا مثلاً اور غورش بیجا بھی سبب مادی جذام کی ہوتی ہے۔ اسباب معین اور حدوث جذام کے یہ ہیں کہ مسامات کا انسداد ہو جائے اور بوجہ انسداد مسام کے حرارت غریزی اندرون جسم کے متعفن ہوتی ہے اسوجہ سے خون میں برودت پیدا ہو کر غلیظ ہوتا ہے خصوصاً اگر طحال لینے مرض طحال کا بوجہ سدے کے عارض ہو ا ہو اور خاص طحال میں ضعف پیدا ہو کہ جذب سودا بخوبی نہ کر سکے اور نہ خون کا تنقیہ خلط سوداوی سے اچھی طرح ہو سکے خواہ قوت دفعہ احتشامین ضعیف ہو اور اس وجہ ضعیف ہو کہ جو کہ خلط سوداوی کو طحال نے جدا کر دیا ہو اسکا دفع عروق مقعدہ اور رحم کی طرف نہ کر سکے خواہ مسامات راہ اندفاع کی بند ہوں۔ کبھی ان سبب معینوں کی اعانت فساد ہو جی کرتا ہے اور مجذومین کے قریب اور متصل رہنا اور ان سے احتلا کرنا بھی معین ہوتا ہے اس لیے کہ یہ مرض بھی منجملہ امراض متواترہ کر ہے اور کبھی بوجہ دراشت اور خرابی مفرج نطفہ کے جن سے مولود پیدا ہوا ہے خواہ بوجہ فساد اس رحم کے جہاں اس نطفہ نے قرار پایا ہے ہی جذام پیدا ہوتا ہے اور وہ فساد اس رحم کا یہ ہے کہ مثلاً انعقاد نطفہ کا ہلکا یا مہض میں ہو جس وقت حرارت ہوا غذا کی رطوبت کے ہمراہ جمع ہو جائے مثلاً غذا از قسم مچلی اور گوشت بریان اور خشک کے خواہ اور طوم غلیظ یا گوشت خجرا ہو خواہ سو رس غذا اختیار کی ہو لائق یہی ہے کہ جذام پیدا ہو گا جس طرح کہ اسکندر یہ مین چونکہ اجتمع ایسے امور کا زیادہ ہوتا ہے جذام بھی زیادہ پیدا ہوتا ہے۔ خلط سوداوی جب خون سے ملتی ہے اگر تھوڑی سی ہوتی زیادہ سودا پیدا کرتی ہے اس لیے کہ خون میں اسکے ملنے سے دو وجہ سے غلاظت پیدا ہوتی ہے اولیٰ تو جو کہ خلط سوداوی کا غلیظ ہے دوسری قوت نجسہ کی اس خلط میں بوجہ برودت مفرج کے ہے اور جب خون کی تغلیظ ہوتی ہے اسکی رطوبت کم ہو جاتی ہے پھر حرارت بدنی سے اس خون کی تخفیف آسانی ہو سکتی ہے۔ کبھی مجذومین کی خون کی غلاظت اس قدر بڑھ جاتی ہے کہ اگر فصد او کی کھولی جائے خون کی عوض ایک شے مثل زیت اور بالو کے سیاہ سیاہ نکلتی ہے۔ جذام کو دابر الاسد بھی کہتے ہیں وجہ اسکی بعض اطباء یہ بیان کرتے ہیں کہ اکثر یہ مرض شیر کو عارض ہوتا ہے بعض کا یہ قول کہ چونکہ مجذوم کا چہرہ اور نگاہ مثل شیب کے چہرے کے ہوتا ہے اور

بوجہ حرارت بدنی سے اس خون کی تغلیظ ہوتی ہے اسکی رطوبت کم ہو جاتی ہے پھر حرارت بدنی سے اس خون کی تخفیف آسانی ہو سکتی ہے۔ کبھی مجذومین کی خون کی غلاظت اس قدر بڑھ جاتی ہے کہ اگر فصد او کی کھولی جائے خون کی عوض ایک شے مثل زیت اور بالو کے سیاہ سیاہ نکلتی ہے۔ جذام کو دابر الاسد بھی کہتے ہیں وجہ اسکی بعض اطباء یہ بیان کرتے ہیں کہ اکثر یہ مرض شیر کو عارض ہوتا ہے بعض کا یہ قول کہ چونکہ مجذوم کا چہرہ اور نگاہ مثل شیب کے چہرے کے ہوتا ہے اور

تھوڑے چہرے کا مشابہت اس کے ہوتا ہے اس جوتہ سے دارالاسد کہتے ہیں اور بعض لوگ یہ سبب بیان کرتے ہیں کہ
 چونکہ جوتہ میں جو ششیں پکڑے اور پھر ششیں درندہ کے اندر ہوتا ہے اسوجہ سے اس کا نام دارالاسد رکھا گیا ہے۔ اگر جدام نہ
 ششیں اور جوتہ ہوتا تو اس سے اور قوی جدام کا علاج بالقرینہ اور تہارۃ قلبہ کے حکم نہیں۔ نسیب پر مرض ششیں
 اور زائد اجڑا ہوا اور سو وقت زیادہ قبول علاج اور تہارۃ قلبہ کے حکم پر گزرا ہوا علاج نہیں، تہا ہے جو جیم
 جدام کی سودا و صفراوی سے پیدا ہوا وہ سہین ہوا اور زیادہ اور اعراض اور کئی نہایت شست اور سوزش میں
 اور تقریر بہت پیدا ہوتا ہے لیکن علاج کے قابل ہوتا ہے۔ اور میں جدام کا مادہ سودا نقل خون ہے وہ نہایت اسلم
 اور اس کے اعراض میں سکون زیادہ ہوتا ہے اور تقریر نہیں ہوتا ہے جو قسم جدام کی سودا سے تخرقہ سے پیدا ہوتا ہے سودا
 صفراوی کے اعراض میں ہوتی ہے لیکن قبول علاج دیر میں ماکتی ہے۔ اس مرض کا خاصہ یہ ہے کہ ہمیشہ اعضا کے علاج
 کو فائدہ پہنچاتا ہے اس لیے کہ اس مرض کی کیفیت یعنی بروقت اور پیوست خلاف کیفیت مابہ الحیوة یعنی روح کی ہے کہ وہ
 رطاب ہے تاکہ اس کے جب اس مادہ کا اثر اعضا پر نہ ہو نہ کہ پہنچتا ہو نہ ہلاکت واقع ہوتی ہے۔ جدام کی ابتدا اطراف اور
 اعضا پر ہوتی ہے کہ اس مقام کے بال پر لگندہ ہو کر انوکھا اور ادھ مقامات کا رنگ متغیر ہو جاتا ہے اور بیشتر وقت
 تقریر کی بجائے پوچھتا ہے۔ پھر رطاب تھوڑا تمام ہوتا ہے اور اگر تک کہ اگرچہ اول تول اس مادہ کا
 احتشام میں ہو جب بھی اول اثر اس کا اطراف ہی میں ظاہر ہوتا ہے کیونکہ اطراف زیادہ متعجب ہیں اور مادہ کو اثر قبول کرنے پر
 زیادہ مستعد ہیں بلکہ جدام اکثر مر جاتا ہے اور اثر مرض کا احتشام پہنچتی بھی نہیں پاتا ہے بلکہ جو کہ ظاہر مرض اور زیادتی کا
 درجہ یہاں تک ہوتا ہے اور پھر احتشام محفوظ ہوتے ہیں اور اس طرح اعضا پر بیٹھنے بھی سالم ہونے ہیں مگر اطراف سبب خداد
 اکثر اوتھ ہوتی ہیں اور اس طرح کی بوجہ جدام اور سودا مزاج کے واقع ہوتی ہے۔ اور چونکہ سرطان ایک عضو خاص
 جدام کو کہتے ہیں اور جس عضو میں سرطان پیدا ہوا وہ اسکی موت اور اس کا خود نکلتا اصلی پر ترقب نہیں ہوتا پھر جدام کے طرز
 عام ہے اور تمام بدن کو فاسد کر دیتا ہے اس سے نجات کی امید کیونکر ہوگی۔ مان اٹھا فرق ضرور ہے کہ جدام میں ایک ہی
 چیز عام بدن میں ہوتی ہے یعنی مرض ظاہر ہوتا ہے اگر استعمال علاج قوی کا کرن اشتغال دفع مرض میں ہوگا اور جو اعضا
 ساوجب میں بیٹھنے سوداوی خاطر سے سالم ہیں اور نہیں بار نہ دالین سے گئے اور سرطان میں یہ بات نہیں ہوتی ہے علامات جدام
 جب ہوتا ہے رنگ کی سرخی مایل بہ سیاہی ابتدا کرتی ہے مادہ لکھ میں تیرگی مائل بہ سرخی پیدا ہوتی ہے سانس میں تنگی آواز
 بیٹھتی جاتی ہے اس لیے کہ یہ اور قصبہ یہ کو ایذا پہنچتی ہے۔ اور چھینکین زیادہ آتی ہیں۔ آواز میں غٹہ پیدا ہوتا ہے جسے حوام
 کو کہنا کہ میں بولنا کہتے ہیں بلکہ بیشتر ناک میں سدہ پڑ جاتا ہے اور ششم یعنی فقدان قوت شامہ پیدا ہوتا ہے اور بالوں میں کمی اور وقت
 یعنی باریکی پیدا ہوتی ہے سینہ اور چہرے کے اطراف میں پسینا زیادہ نکلتا ہے ہوی بدن خصوصاً پسینا اور سانس کی ہوا
 مستن یعنی بدبو ہوتی ہے اور جو اخلاق اور عادات افراط غلط سوداوی کے ہیں سب نمودار ہوتے ہیں مثلاً نیت فاسد اور
 حق دینے کی گنجائش نہ ہونے وقت بکثرت ایسے خیال دیکھنا ہے جو سوداوی مادہ پر دلیل ہوں اور سوتے وقت اسے ایسا سلوک
 ہوتا ہے جیسے تمام بدن پر باغظیم پڑا ہوا ہے اس کے بالوں میں انتشار شمرع ہوتا ہے اور سیدھی ہو جاتے ہیں خصوصاً جو بال

توان خلط کا پیرا نہ کرے مطبوخ بخار میں کیواسطے لبلبہ زرد و لبلبہ سیاہ مکدوس درہم نسخہ پانچ درہم میراہینگ نصف درہم زنجبیل
خستہ برادرہ نصف درہم تین ابرق پانی میں جوش دین اور جب ثلث باتی رہ جائی بخور کے صاف کریں اور آٹھ درہم شہدہ اصل داخل
کر کے استعمال کریں۔ بدن پر مجذوم کی تھریج روغن زرد کی کرنی چاہیے اور بعد الماش کے دھوپ میں پیچھا کر روغن بھیل جالی خواہ ستر
قدم ٹھیلے اور دابہ بنے بائیں اور لٹے پٹے اور پیٹ اور پیٹھ کے بھیل لیٹر اور روٹی شہد کے ساتھ کھائے اور یہ دوا جو ابھی مذکور ہوئی سات
روز پانی چاہیے اور ہر روز پنجہ جدید درکار ہے۔ جن لوگوں کا مرض مستحکم نہیں ہوا ہے فقط ایک ہی استفراغ اولو کافی نہیں ہے
بلکہ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ ایک مہینہ میں دو مرتبہ خواہ مہینے میں ایک ہی مرتبہ استفراغ کی ضرورت ہوتی ہے جیسا مشاہدہ جال
مرغین حکم کرے اور استفراغ بذریعہ ادویہ معتدل کے کرنا چاہیے۔ کبھی ایسی ایک دوا ہر روز پلانے میں کہ ایک ست خواہ دو تریج
آجایا کریں وہ دوا اسی قسم کی ہے کہ جالبین ن تک مقدار تریج میں کم کر کے دیکھائی ہے اور یہی ادویہ سہلہ جو ادویہ مذکور ہو چکی ہیں
انہیں میں سے کوئی نہ کوئی دوا اس کام کے واسطے تجویز کی جانی ہے۔ جو دوا زیادہ قوی ہے جیسے خربق وغیرہ خواہ دوا سے
غیر قوی بہت زیادہ کثیر اسکا استعمال سال بھر میں ایک مرتبہ فصل ربیع میں اور دوبارہ فصل خریف خواہ اس سے بھی زیادہ اور دو مرتبہ
استعمال کرتے ہیں۔ مجذوم کے دماغ کا تنقیہ بھی بذریعہ اون غرغرون کے جو امراض سر کے ابواب میں مذکور ہو چکے ہیں ضرور
ہے اسطرح جو سوط امراض سر کے ابواب میں مذکور ہو چکے ہیں اونکا بھی استعمال کرنا چاہیے نسخہ سحوط و اطفال امیران شیطج جو
ہر پنج مکہ الکیدریم عصارہ چنگست تین قطل پانچین جوش دین تاکہ سب پانی جل جائے اور کسی ظرف آگینہ میں بھناطت رکھیں اور
جب تک کافی ہو دونوں تھنوں میں ناس لیا کریں اور جب بکثرت ایسی ناس کا استعمال ہو چکے جسے نشکی پیدا ہوتی ہے اسکی
سوطا مطلب ایسا استعمال کریں جو سوطا سابق کی تبدیل کہے۔ یہ بھی واجب ہو کہ مجذومین استعمال سے ایسی دوا کی جو محض
اور محض رطوبت غریزی ہو یا زہریں اور تعب اور غم سے بھی اولو کھانا چاہیے۔ اور ایک ہوا سے دوسری ہوا کی طرف جو مخالف اثر ہوا
اول کے ہوا اولو کھانا چاہیے اور ہر ایک تنقیہ کے بعد ادیان کا استعمال شراب کرنا چاہیے جیسے روغن بادام مہراہ و ثواب انگور لیکن یہ
نذیرا و سوفت درکار ہے کہ چند مرتبہ تنقیہ ہو چکا ہو اور پس کے پیدا ہو جانے کا خوف ہو۔ اور صبح کو بعد قضاء حاجت اور دفع فضول
امعانی ریاضت اونسے کرانی چاہیے اور آوارہ بلتہ سے پڑھنا خواہ کوئی اور مشق آوازی کرنا انہیں ضرور ہے اور انکا اگر اسی طرح
رہنا چاہیے اور کوہچاند کی مشق کریں اور کشتی لڑیں۔ اور بعد کشتی لڑنے کے مالش اور دلک اونکے بدن کا کیا جائے جب پستیا
نکلے پوچھ ڈالیں اونسے بعد گرمیوں ادیان معتدل سے تہین کریں اور جاتو غنم ادیان مطلب سے اور اکثر اوقات مقویات ادیان
کا استعمال مناسب ہے اسلئے کہ اوایل میں انکو مقویات کی حاجت زیادہ ہوتی ہے جیسے لبلبہ اور مانو مہراہ سرکہ کراؤ منبہر تریج روغن
کے مہراہ عورت کو دودھ کے مناسب ہوتی ہے اور اسیواسطے جب پس زیادہ بڑھ جائے اسی کا سوط بھی کرایا جاتا ہے۔
اگر تھلی کا ہیجان ہوتے کرانی چاہیے۔ بہتر یہ ہے کہ پہلے استہام کریں اونسے بعد تریج کھائے جب استہام کریں اونسے بعد تریج روغن
آس اور روغن صطکی اور روغن ففاح گرم یعنی شگوفہ انگور سے اور روغن دارشیشعلان اور روغن قسط سے اطراف پر کرنی چاہیے
اوسکے بعد معالج کو چاہیے کہ آدھے گھنٹے تک انہیں راحت دے اور پھر زہریہ پودہ وغیرہ کے تھے کرائے بعد انان کسیت ز
خسینوں پلانے اور اکثر انکے بدن کی تھریج میں حاجت لطاف کے حین نظر و ن اور کہ بیت پڑتی ہے۔ جب انظار

دوا جمع قوتوں ایک
نادرہ مقدار ایک
قوتوں کی دوا دیکھنے
اور شفا

اگر ہوا اندام سہلہ سے خفیفہ اس غرض کو پورا کر سکتے ہیں اور تاج بدن سے دودھ استعمال کجا نگلی جو انکاش اور خلل پیدا کرے
 - مشروبات صالحہ میں سے اونکے واسطے ایک یہ دوا ہے - سرکہ دیرہ اوقیہ قطران دیرہ اوقیہ عصارہ کربہ بری تین اوقیہ سب
 ملا کر صبحکو استعمال کریں اور شام کو بھی یا برآہ دندان فیل دس قیراط ہر اہ تین اوقیہ شراب اور روغن زرد کے استعمال کریں خواہ
 بقدر ایک ہوزہ کے ہر اہ شہد کے خواہ غصیل بوزن دس قیراط ہر اہ شراب غسل کے جسکا قوام مثل لعون کے ہو خواہ موخچہ یا پانچ
 درہم ہر اہ شہد بقدر کفایت کو مثل لعون کے استعمال کریں - عصارہ فودج تین قوانوس سے چھ قوانوس تک انکے واسطے مفید
 ہے اور تخمین مچلی کا بھی کبھی کبھی بطور دوا کے استعمال کریں اور کل حریف اور تیر خیزوں سے اجتناب کریں مگر واسطے قے کرنے
 اگر اونکا استعمال جائز ہے خواہ بطور بازار کے تھوڑی مقدار کا کچھ مضائقہ نہیں مگر دہنی چیزیں جو مصالحہ گرم میں پڑتی ہیں اور تیز بھی
 ہیں جیسے فلفل سیاہ وغیرہ - کبھی بذریعہ کی اور داغ دینے اعضا و مخصوصہ پر بھی اونکا علاج کیا جاتا ہے جیسے بافوخ اور درز بن
 سر کے اوبیخ بنجرہ صد بخن اور قفا اور دونوں ہاتھ کے مفصل اور پاؤں کے جوڑ بندھن اطباء کہتے ہیں - کہ ابتدا روغن جدا
 میں مقدم سر جو بافوخ سے اوپر ہے ایک داغ لگانا چاہیے اور دوسرا داغ اس سے نیچے قصاص کے نزدیک یعنی جہاں بال سر کے
 بطرف پیشانی نہیں آسکتے ہیں ابرو کے اوپر اور ایک داغ سر کے داہنی اور ایک بائیں طرف اور ایک سر کے نیچے فقرہ یعنی گریباکو
 اوپر اور دو داغ نزدیک دو درزوں کے جیکا فشر تین نام ہے اور ایک داغ طحال پر اور یہ سب داغ ایک آکہ سبک و ربار یک
 سے لگائے جائیں اور سر پر اگر داغ لگایا جائے چاہیے کہ بڑی تک پہنچنا کہ بڑی ٹھکراے گو یہ بات چند بار میں پیدا ہوگا اسکا
 خیال بھی ضرور ہے کہ صدمہ داغ لگائے کا داغ تک نہ پہنچے کہ اس کے مزاج کو فاسد کر دے اسلیئے کہ اکثر ہال جنکا ہاتھ سبک نہ
 ہوتا اکثر و نکو ہلاک کر داتے ہر کب دو یہ جو مجذوم کو نافع ہیں بزر جلی اور بنشی جو فاقہ مقام لحم افامی کے ہے اس مرض
 میں اور منجملہ انہیں ادویہ کے دوا السلاخہ ہے بزر جلی کے آئینہ بہت سی ایسی ہیں کہ انکو حکماء ہند نے ذکر کیا ہے اور تخریر
 اونکا فائدہ پورا پایا ہے ایک مشہور نسخہ یہ ہے - بلبلہ سیاہ شیطرح ہندی مکد دس درہم دار فلفل پانچ درہم پیش سپید اڈائی دھم
 کو کر روغن گاومین لت کر کے بزر اہ شہد کے معجون کریں مقدار شربت ایک مثقال سے دو درہم تک بعد متقبہ بدن کے اگر اس کے
 ہر اہ ہوزن دوا المسک بھی شریک کریں اسکی سفت کا خوف بالکل جاتا ہے کہ دوا المسک بزر جلی کے واسطے بمنزلہ فادز ہر کے
 ہے صفت ایک معجون کی جسکا نام بزر جلی اکبر جو اور اسکو جو اندران دارو کہتے ہیں جو نافع ہے ہذا م کو اور برص اور تیز
 اور قریا اور مارا صفر اور حکم اور جرب کہنے کو بھی نفع ہے اور عقل میں ثبات پیدا کر کے نسیان کو دور کرتی ہے اور حافظہ کو واسطے
 بھی مفید ہے اور خش کو نافع ہو اور یہ دوا ہے جسکی حکماء ہند و سنان نے اپنے بادشاہوں کے واسطے ایجاد کیا ہے اخلاط اور
 بلبلہ بلبلہ آٹھ شیطرح ہندی ہر ایک چودہ درہم جزو باقشور کنڈرا اور منورقو - اور فلفل دار فلفل و فلفلہ یہ تار قیصر یعنی ناگسرا اور
 مارشک اور کنڈش اور عصارہ اسفیل سا فنج ہندی ہر واحد آٹھ مثقال پیش کہو بہت عمدہ چار مثقال یہ سب دوا تین
 کوٹ پیسکر چھائی جائیں اور پیش کو جد لگانا پسینا چاہیے اور پیسے والے کو ضرور ہے کہ ایسا مونہہ اور ناک کے تنھے بند کر کے
 اور فیل بند کرنے کے روغن گاومین سے ان مقامات کو چکے کرے اور پھر اسکو پیسے اس کے بعد خد جراثیمی بہت عمدہ خواہ قند خری
 بوزن آٹھائی من بعد اومی لیکر لکڑے ٹکڑے کر کے ایک نئی دیگ میں رکھے اور اسقند پانی واسے جبین قند گچیل جایا کر سقند

قوام بھی پیدا ہوا۔ اور وہ اس وقت تک کہ اس کا سر پہنچے اور اس کے سارے جسم پر خون بہا جائے۔ اور اگر کوئی شخص
بوزن ایک مثقال کے لیٹا رہے اور شاہ نہ ایک گولی ہمراہ آب گرم خواہ بند کھانول کر صفت مچھوڑ دے اور اس کے ساتھ
بند کی ہے از قسیم شربت جلی کی اور یہ دو ابھی نافع ہے کہ بالوں کی پراگندہ ہونے کو اور بال کے پیسہ بوجھنے کو اور
بھرینے دمہ کو اور خفقان کو کش کرنے سے اور خواہش طعام میں اگر تندرید پیدا ہو خواہ اسہال مفراط و استسقا اور برقان عارض ہو یا
نزح اور ناسور کو مفید ہے اور یہ لطف جوانی پیدا کرتی ہے اور رات اور قرقر کو بھی سودمند ہے صفت اوقطی سلامہ
بول ہیز کو ہی ہو پاکیزہ اور مغسول ہو در سو ساٹھ مثقال اس دوا کا نام سلاح اسواسطے رکھا گیا ہے کہ بیماری کو اجتناف و قوت
ہوتا ہے ایک چمیرا پس پہانہ کے پیشاب کرتا ہے جس کا سلاح نام ہے اس کے پیشاب کی تاثیر سے وہ پھر سیاہ ہو جاتا ہے اور مثل فلک
چلنا اور رفیق ہو جاتا ہے الغرض در سو ساٹھ مثقال سلاح اور بلبلہ بلبلہ آملہ اور ہمشت یعنی غارا اور قرقر جو لبالب اسباب اور عود اور مالہ
اور رنگار اور طبا شیر اور کرغوخہ اور نیخ اور قیس ان زنا قیسر ط یعنی ناگہ سرکہ چار مثقال اور متعل یعنی گوگل در سو ساٹھ مثقال شکر طبرز
ایک سو چالیس خواہ ۴۴ مثقال زر سرخ چاندی خالص نجاس اترا ہا ایسیسا اور فولاد ہر واحد آٹھ مثقال اجساد فلزات کو جلا کر شتہ
کو بن اور کوٹ چکان کر ہمارا ادویہ کے پھر دوبارہ چھانیں اور سبب دواؤ کو شہد کے فریب سے بلا تین اور کسی سنہ رنگ کی برتن میں
رکھیں اور ایک مثقال اسکے مقدار شربت ہو شیر کو سپند کر ساتہ خواہ ہمراہ آب گرم کے اگر او سمین شہد کف گرفتہ جھاٹھ مثقال اور
روغن زرد و خوش مثقال داخل کو بن بہتر ہے اور اگر بعد ملا تین شہد وغیرہ بقدر پنج بھی دکھا دیں نہایت عمدہ ہوگا اس لیے کہ بکا
سے کچھ مقدار بھی بڑھے گی اور اکسین میں بوجہ اعانت حرارت خارجی کے مزاج کٹر لائے گی صفت احراق فولاد کی اور چونکہ
پیشاب تین اور بعد از ان بلبلہ بلبلہ آملہ پانی میں جوش دین اور بعد جوش دینے کے پانی کو صاف کریں اور تانبہ کی دیگ میں رکھیں اور اس کو
نرم آنج کریں اور فولاد کے تپر کو او سمین گرم کو بن جب سرخ ہو جائیں اوس پانی میں بجھائیں پھر دوبارہ آگ میں سرخ کریں اور پھر بجھائیں سطح
اکسین مرتبہ بجھا کر اس پانی کو نتھارین جو کچھ نفل اس میں نشیج رہی فولاد کا کاشہ ہے۔ بعد از ان اوس دیگ کو پھر آگ پر پیاب بادہ گا و پھر
چڑھائیں اور فولاد کے ٹکڑے گرم کر کے او سمین بجھائیں اکسین مرتبہ اور اس کا بھی نفل جو کچھ ہو جدا کریں تاکہ آٹھ مثقال اس کا نفل وراثہ
مثقال فولاد کا جو پانی میں اندھا بیج شوالہ مثقال ہو جاو اس طرح نجاس کو بھی بجھائیں کہ اس کا نفل بھی آٹھ مثقال کو ہو بخوار اور چاندی کی احرق
کی تدبیر سے کہ پہلے بدبو سو من کے ایسا باریک برادرہ کو بن جیسے مٹی بسی ہوئی ہوئی ہو بعد اوسکے مار المالح خواہ نمک محلول میں کسی
لوہے کے برتن میں پکائیں تاکہ بخوبی جل جائے اور فقط نمک کی پانی میں پکانے سے احراق نہ ہو سیقدر زد کند پکانے میں شرکاء نہ
کہ اب ضرور سوختہ ہو جائیگی اور آٹھ مثقال اس میں سے بھی لینا چاہیے اور سونا بھی اسی طرح پہلے برادرہ کر کے ایک مثقال سیسائی
سو من سے برادرہ کو بن اوسکے بعد کسی ظرف آہنی میں دونوں کو رکھ کر مار المالح ڈال کر جوش دین تاکہ سب پانی جلا جائے اور سونا اور
سیسائی رہ جاو اوسکے بعد باون دستہ میں اس قدر پیسین خوب باریک ہو جاو اور بعد از ان اوہ میں آمختہ کرن تصفیہ
سلاح کی تدبیر ہے کہ آب خشک اور بول بفر ذرات کو سلاح پر سی ایسی جدید ترین میں رکھ کر والین کہ سلاح کی اونچائی
آجاو اور دھوپ میں نمازت کر رکھیں پھر ایک گھنٹہ تک بعد از ان خوب ساطین اور پانی اوس سے جدا کر کے کسی نئے برتن
میں رکھیں اور تین دن تک اس پانی کو دھوپ میں رہنے دیو اور جو کچھ نفل اس پانی میں ٹھہر جائے اوس کو الگ کر لیں پھر بار دیگر

اسی طرح آب خشک اور بول بقر اور سپر والین اور وہی تدبیر جو ہر گزرمی کہ نہی کہ تین مرتبہ اس طرح تدبیر کریں اور بعد ازان الکین و
دھوپ میں رکھیں تاکہ غلیظ ہو جائے اور مشابہ شہد کے ہو جائے تو ام میں اور سبب پیش قار کو جو صفت سلامہ صغریٰ اور اسکے
منافع بھی مثل منافع الہاتہ کرس کے ہیں۔ سلامہ صغریٰ ایک جزا کو جو پتھر کی چار ہر ہر لیکر دونوں کے ہمزون شہد خالص اور سب کے
برابر شکر اور نصف وزن شہد کے روغن گاؤں کو کسی شیشہ کے برتن میں بچھ کر دین اور ایک مثقال شیر مادہ گاؤں بگم کے ہمراہ
استعمال کریں صفت دوا کے جو نافع ہے جذام کو بلیا یا خستہ برابرہ بلیا یا الیٹا خستہ برابرہ روغن زنجبیل مکدوس درہم ناغوا
۵ درہم ہیر اپنیگ تین درہم زہب خستہ برابرہ روغن صندل کو کہ بارہ رطل بوزاؤن تین جو ہمزون تین دوا رقی کے ہے جو ش دین اور
ببب و ملت بنو آٹھ رطل پانی جلیا اور چار رطل باقی رہ جائے و بالین صاف کریں پتھر کی چار ہر ہر لیکر صاف کر کے شہد بقدر ضرورت والین اور شہد
ایک رطل کے مقدار شربت ہو۔ اور جس طرح مریض بیٹھا ہے بدن تحرک اور اسکے بدن کی مالش روغن گاؤں کر کے اور سے دھوپ
میں بٹھائیں اور اتنی دیر تک بٹھائیں کہ پسینا برآمد ہو اور اگر طاقت و فاکرست متروک نہ ہونے کی تکلیف اور سکودین اور نھوڑی دیر تک
اور سے دھوپ کروٹ اور نھوڑی دیر تک بائیں کوٹ لٹائیں اور کب بندر پیٹ کو بھل اور سب طرح پیٹھ کے بھل لٹائیں اور روٹی
اور شہد بقدر میانہ اور معتدل ایک ہفتہ غذا دیتے رہیں اور ہر روز دوا کو خوشبو کر کے استعمال کریں صفت طلا کی و اس طرح
جذام کے کالا سانپ جو کینچل گر اچکا ہو لیکر ذبح کریں اور کسی دیگ میں اور سے رکھ کر اوس پر پراں کر کے آٹھ اوقیہ اور پانی اب
اوقیہ اور شیطی ہندی تر و تازہ اور سچ خوف مکدوس اوقیہ سب کو آتش نرم میں بچھ کر دین تاکہ سانپ بالکل مہر ہو جائے بعد ازان الکین
وغیرہ سے ایسا صاف کریں کہ ہڈی اور پسلی وغیرہ جدا ہو جائیں اور بعد ازان الکین کو کسی شیشہ کی ظرف میں رکھ دیں جب ارادہ
استعمال ہو کیا سگی دونوں ابرو اور سر کے بال بنوا کر اسی دوا کو تین دن تک طلا کریں دوسرا طلا مونچ اور لہلیہ اور آنکھ ہر واحد
ہمزون لیکر زیت افلاق میں بچھ کر دین۔ اور مقام مناسب پر لگائیں۔ لیکن اس دوا کے لگانے سے پہلے جو شانہ صمغ
اور گنار سے اوس مقام کو دھو لینے کی ضرورت ہے غذا مجذومین کی وہی چیز ہے جو سر یح الفم حید الکیموس ہو جیسے
گوشت اون طائر و نکا جو معروف اور مشہور ہیں اور اونکا شور باطیار کر کے استعمال کریں اور پھلی تر و تازہ جو خشک ہوئی ہو
اور اوسکا گوشت سبک ہو اور اوس میں ابزرہ کی بھی شرکت کریں جو ضروری ہیں جیسے اوپر اونکا بیان ہو چکا ہے تر و تازہ غذا مجذوم کی
جو ہوشیاری روٹی اور خضر و نس منو چار کی وٹی اور حیدری جوان دونوں سے بنائے جائیں اور قبول رطب اور کبھی حاجت اسکی بھی
ہوتی ہے کہ اوس غذا میں جقدر خواہ مولی اور گند با بھی ملائیں۔ مقطعات کے استعمال سے غفلت کرنی نہ چاہیے خصوصاً مثل
تقیہ کے جیسے کہ اوپر زانباخ اور کرکٹ وغیرہ اسلئے کہ ان دواؤں سے اونکی غذا کا امر خوب درست ہوتا ہے اور فضول غذا
تقیہ ہو جاتا ہے اور فضول کو مادگی اندفاع پر بخوبی ہوتی ہے اور جب ادویہ محمودہ کا استعمال ہو جیسے بھی اس تدبیر کا استعمال
کرنا چاہیے پھلی نکین اس ص میں غذا حید ہے اور ہم مریض کو زیادہ مادہ کرنے میں محلی کے استعمال پر جسوقت اوس سے تے
کرانے کی حاجت ہوتی ہے خواہ جسوقت اوسے مسلسل دینے کا ارادہ ہوتا ہے کہ نب کا استعمال بھی مریض جذام کے واسطے
نہایت درجہ مفید ہے اوزیہ فائدہ بخش براہ خاصیت کے ہے۔ اور روٹی ہمراہ دودھ اور شہد کے بھی نافع ہے اور انجو اور
انگور تازہ خشک اور باوام بریان اور قلم اور حب صنوبر اور جو چیز ان ادویہ سے بنائی جاسے وہ بھی نافع ہے۔ اگر ہم جو چاہیں

دن بھر میں دو مرتبہ غذا دینی چاہیے اسلئے ایک کے بعد ایک غذا کو مضر ہے۔ اور شراب کا استعمال بروقت سہان مرض کے مناسب نہیں ان تھوڑی سی شراب کا مضائقہ نہیں ہے۔ جب سہان مرض میں سکون ہو اور سوقت اگر شراب دقیق سے بہت کم نہ ہو مقدار قند شامل کر دینا ضرور ہے جو بال بھون اور ملکون وغیرہ کے گڑے پین اور نکاح علاج دار الشعلب یعنی بال خوردہ کا کرنا چاہیے اور جلد وہ چیزیں جو باب زینت میں ہم پیاں کو نکال دینے کے واسطے مفید ہیں فن چوتھا تفرق اتصال کا بیان سوای اون چیزوں کے جو متعلق جبر اور کسر کے ہیں اس فن میں چار مقالہ ہیں مقالہ پہلا جراحات اور زخموں کا بیان بیان عام تفرق اتصال کلیم نے کتاب اول فن کلیات میں بیان تفرق اتصال کا جس قدر اس مقام کے مناسب تھا کر دیا اور باقی ماندہ کا حوالہ اس مقام پر کیا تھا اور اب پہلے ہم محلاً چند احوال ایسے بیان کرتے ہیں جن کا معلوم ہونا قبل از بیان تفرق کے ضرور ہے سب ہم کہتے ہیں کہ ہیکو اکثر بعض ایسے اعضا جن کا اتصال جاتا رہا ہے اور ان میں تفرق اتصال پیدا ہوا ہے ان میں اس امر کی خواہش ہوتی ہے کہ پھر از سر نو ان کا اتصال بر طرف شدہ عود کرے اور جیسا حال اتصال کا پہلے تھا او سطح پر ہو جائے اور یہ بات لحم زاید میں مقصود ہوتی ہے اور بعض مقامات کی تفرق اتصال میں اس امر کا خیال ہوتا ہے کہ ان اعضا ایک دوسرے سے تناسل اور کثیر نش بدستور محفوظ رہے گو اتصال اور وصل سابق عود نہ کرے اور یہ بات ہڈی کے تفرق اتصال میں مقصود ہوتی ہے ان کو کوئی ہڈیاں چونکہ بدرجہ نرم ہوتی ہیں ان میں کبھی حالت سابقہ پر عود کرنا کا خیال اور اصلاح کامل کی آسپہ ہوتی ہے۔ پٹھو اور گوشت کا یہ حال ہے کہ بعض اطباء ان کا بھی دوبارہ جوڑنا اور مثل سابق کے ہونا محال جانتے ہیں بلکہ وہ کہتے ہیں کہ او کی اصلاح اس قدر ہو سکتی ہے کہ تناسل تصاقی محفوظ رہے یعنی دونوں گڑے آپس میں متصل ہو کر لمبا تین اور چھین کو فاصلہ باقی نہ رہے یہ نہیں کہ جوڑ کر شے واحد مثل حالت سابقہ کے ہو جائیں۔ اور ایک قوم کی یہ رائے ہے کہ دوبارہ جوڑ کر ایک ذات ہونا فقط شریعت میں ناممکن ہے پٹھے میں چند ان دشوار نہیں ہے۔ جالینوس نے براہ تجربہ اور قیاس اس رائے کو باطل سمجھا کہ انکار کیا ہے اور کہا ہے کہ شریعت کا التمام اور ایک ذات ہونا مشاہدہ اور تجویز عقلی دونوں کی مخالفت نہیں ہو رہا مشاہدہ کی یہ کیفیت ہو کہ باسلیق کو شے جو شریان ہے اور کپٹی کی شریان اور ساق کو خود جالینوس نے جوڑ کر دیکھا ہے اور قیاس یہ ہے کہ ہڈی البتہ بوجہ زیادتی صلابت کی ایسا عضو ہے کہ بدن میں اس سے زیادہ کوئی عضو سخت مخلوق نہیں ہوا ہے گو باخبر درجہ صلابت پر واقع ہے کہ سوا اسے اتصال کے وہ بھی ثقل التمام نہیں قبول کرتی ہے اور گوشت آخر درجہ نرمی میں واقع ہے کہ زیادہ ملتئم ہوتا ہے اور جیسا ہڈی کا اتصال محال خواہ نادر ہے او سطح گوشت کا عدم التمام بعد از قیاس ہے اور عروق اور شریان نرمی اور سختی میں ہڈی اور گوشت کو درمیانی ہیں قیاس منطقی اس کا ہو کہ اس صفت میں بھی بین بین رہیں یعنی بہ نسبت گوشت کو قبول التمام میں کم ہو اور نسبت ہڈی کے انکا التمام سہل اور آسان ہو پس مناسب یہ ہو کہ اگر مقدار قلیل کا شق عروق اور شریان میں ہو اور بدن بھی نرم اور تر ہو جوڑنا اور اگر ایسا نہ ہو التمام نہ ہو سکے۔ مگر قیاس جالینوس کا بڑا ہانی نہیں ہے بلکہ خطابی کی ایک قسم معلوم ہوتی ہے لہذا چند ان اعتماد کے قابل نہیں ہے اعتماد اس مقام پر فقط اس تجربہ پر ہے جو کہ مشاہدہ جالینوس میں آچکا ہے محلی بیان جراحات کا بعض اعضا ایسے ہیں کہ ان میں اگر جراحت واقع ہو ضرر عظیم پیدا ہوتا ہے اور اکثر لوگ بہت بلاکت کی پہونچتی ہے اور نازناور کوئی پٹھ بھی جاتا ہے جیسے مشاہدہ اور گردہ اور دماغ اور امعاء وفاق اور جگر اگرچہ سلامت موت سے بھی

ممکن ہے بشرطیکہ زخم خفیف ہو مگر قلب میں کسی ہی خفیف جراحت کیوں نہ ہو پوچھو اسکے بعد جانبر ہونے کی امید نہیں ہونی اکثر زخم
 شخص کو جراحت بطن کی پہنچتی ہے جب اسکو اوکھائی اور چکی یا روانی شکم عارض ہو مریا لگا اگر جراحت چند مقام پر پہنچی وچ
 اور ورم کی شدت ضرور پہنچی جیسے رو دس عضل خواہ عضلات اُن تمامی کے مقامات جو عصبانی ہیں اور جب تک ورم پیدا نہ ہو
 یہی معلوم کیا جاسیے کہ زخم اندرونی جانب میں ہے کہ انصراف مواد کا بطرف اوکھنے ہوا پس جراحت کے واسطے کیسقدر زیادہ
 نہیں پہنچتا ہے جو ورم پیدا کرے۔ جو احکام اور قواعد باب قرح میں مذکور ہیں انکنا نامل بھی جراحت کی تدبیر میں درکار ہے
 اسلئے کہ اکثر امور قرح اور قرح کے مشترک ہیں اور وہاں تک اون احکام مشترک کا ذکر ہم نے فقط باین غرض کیا کہ مناسب
 اور موافقت دونوں میں تھی بیان عام جراحتات لحمیہ کا گوشت کا لحم یا سیدھی شکل پر اور ببطع ہوتا ہے یا گول اور
 فواضلاع ہوتا ہے خواہ اس زخم ہو کہ مقدار گوشت کیسقدر گھٹ گتی ہو اور کبھی زخم ایسا کہ اموناس ہے کہ اندر کی طرف زیادہ
 اور باہر سے کم نظر آتا ہے اور کبھی کھلا ہو کہ بخوبی باہر سے نظر آتا ہے یہ جملہ اقسام جراحتات کو خون کے بند کرنے میں یکساں ہیں اور
 یہ تدبیر سبکو واسطے مشترک ہے اور اس خاص تدبیر کے بیان کیواسطے ہم نے ایک باب جدا گانہ تجویز کیا ہے۔ کبھی سیلان خون
 کا بقدر معتدل ہوتا ہے کہ اتنی مقدار پر خون کا نکلنا زخم کے واسطے مفید ہے کہ ورم کو نافع ہوتا ہے اور تشریع نے بعضی جگہ
 ہونا اور تب بھی ہونے نہیں پائی اسلئے کہ عمدہ تدبیرات جراحتات کی یہی ہیں کہ زخم میں ورم پیدا نہ ہونے پائے اور جب ورم پیدا
 نہ ہو گا ہر طرح کا علاج اور ہر ایک طرح کی تدبیر ہو سکے گی۔ پھر اگر زخم کی جگہ میں ورم ہو خواہ رض اور فسخ جارض ہو یا ہونے لگے اور زخم
 کیسقدر خراب یا جامع ہو گا ہے اُن کی ورم پیدا کرنے کی خواہش بن جانے کی ہوگی اسلئے زخم کا علاج بدون اصلاح اور تدبیر اس
 خون کی ممکن نہ ہو گا پھر اسکا علاج بطور ورم کے کرنا چاہیے۔ اگر مقام رض میں کیسقدر خون متجمع ہوا ہو اور مقدار اوسکی مضرب
 بھی ہو بہت جلد اوسکے تحلیل کی تدبیر کرنی واجب ہے اسطرح کر کہ اوسکا احاطہ کیطرف ہو جائے اور تحلیل بھی اوسکی کرنی
 چاہیے اور یہ غرض ہر ایک شوہار اور زخم سے پوری ہونی ہے اور ان اشیا کا بیان اوپر ہو چکا ہے اور اسواسطے واجب ہے
 کہ سیلان خون کی اعانت کریں اگر نکلنے میں خون کے کیسقدر نقصان پیدا ہوا ہو۔ پھر اگر زخم ببطع اور مستقیم ہو یا کیسقدر
 گوشت ساقط ہوا ہو اوسکی تدبیر فقط بندش سے ہو سکتی ہے اور چکنائی اور رطوبت کو استعمال سے بچنا چاہیے اور حفاظت اس
 امر کی ضرور ہے کہ دونوں باڑھوں کے چھین کوئی شے از قسم خیار اور بال وغیرہ کے نہ پہنچ جائے جو مانع التئام کی ہو اور فراج اور
 عضو کا جو زخم رسیدہ ہے بھی بخوبی درست کرنا چاہیے اور خوب کوشش کرنی چاہیے کہ سوائے خون طبعی کے کہ بطرح کا خون غیر
 طبعی کا جذب اوس مقام تک نہ ہونے پاوے۔ اگر زخم کی مقدار بڑی ہو اور گہرا ہے آپس میں نہ مل سکیں اسوجہ سے کہ وہ مستحضر
 ہے اور دور دور پوج بچھلنے کے ہو گئے ہیں یا اوسکی شکل مختلف ہے خواہ کیسقدر جو ہر لحاظ کا اوس جگہ سے کم ہو گیا ہے اوسکا
 علاج ٹانگے لگانے سے کرنا چاہیے اور بچھٹانے لگانے کے ایسی تدبیر چاہیے کہ اوس میں کسی کی رطوبت جمع نہ ہونے پائے
 استعمال راوقات مختلفہ کا اور استعمال بلغمات کا جو آئندہ مذکور ہوتے ہیں اس غرض کو لو کہ اگر لگا۔ اگر زخم گہرا ہو اوسکی
 بندش کبھی کافی ہوتی ہے اوسکے الصاق میں اور چھب کھونکی کی ضرورت نہیں ہوتی ہے اور کبھی شہط امکان ہوتی ہے اور بہ
 ضرورت اوسوقت ہوتی ہے جب بندش باستواری ہی کچھ زخم کو فائدہ نہ دینا چاہیے ہم تفصیل بیان کریں کہ خصوصاً جانبر درست بندش اصل طور پر

فنے خاص مقام پر گرسے کی درست بندش نہ ہو سکے پس بوجہ نگی پسیدہ نہ ہونے کی انصباب مواد کا اوسکی طرف ہوتا ہے اور
 نہ تو مین انصباب مواد پر ہوتا ہے خواہ وجہ اور رد کی وجہ سے جذب مواد ہوتا ہے خواہ اور وجہ جذب مواد کے ہوتے ہیں جنکا
 ذکر ہم باب قروح میں کرینگے۔ جب کسی زخم کو کھولنے کی ضرورت ہو اور سوقت روئی وغیرہ اوسکے موندہ پر واسطے ملے موت
 زراہ زخم پونچھنے کی ضرورت رکھنی چاہیے خصوصاً اگر بندش ٹھیک مقام غور پر درست نہ ہوئی ہو جیسا ابھی مذکور ہو چکا خواہ زخم کی جگہ
 ہو کہ بارہ ردی کا خارج ہونا اوس زخم سے بدون بوجھنے اور صاف کرنے کی ممکن نہ ہو خواہ زخم میں کوئی بڑی واقع ہو خواہ زخم جھٹکے
 ناصور ہو گیا ہو خواہ اوسین رطوبت ردی بہت زیادہ ہو پونچھنے کا وقت وہ زخم قروح کے حکم میں ہے جراحات کے اقسام سے نکل گیا
 عالم فن جالینوس نے کہا ہے کہ زخم محتاج ایسی بندش کا جس سے دونوں سرے یکجا ہو جائیں اوسی وقت ہوتا ہے
 جب ارادہ الصاق اور التھام کا کیا جائے لیکن اگر ارادہ یہ ہو کہ اوسین از سر نو گشت پیدا ہو اور سوقت کچہ بندش کی ضرورت نہیں ہے
 مگر ایک مرتبہ محتاج بندش کا ہوتا ہے تاکہ جو چرک وغیرہ اوسکے موندہ پر سے نکل جائے اور پھر ایک مرتبہ حاجت بندش کی اس واسطے ہوتی
 ہے تاکہ دوا و لیم اوس مقام پر پھری رہے اوسے حکیم کا قول ہے کہ اگر کسی زخم کا چرک وغیرہ دفع ہونے کے واسطے جو مکان دیا جائے
 کہ اوہ حر سے گمان چرک دفع ہو سکے گا ہے اوسے کس قدر چاک کر دیں اگرچہ چاک ٹھیک دسی جگہ پر واقع ہو جو مکان بہت
 خروج و سخ اور یریم کی رکھتا ہے سبحان اللہ اس سے بہتر کیا ہے ورنہ اوسکو اس شکل پر چاک کر دیں کہ باسانی اور حر سے
 مادہ نکل کر اوسے مکان تک پہنچ جائے وہی حکیم کہتا ہے میں نے بہت سے زخم ایسے اچھ کر دیے ہیں کہ اوندکا گرازا نو میں تھا اور موندہ بظرف
 ران خواہ ران میں اوندکا موندہ ایسے زخم کے علاج میں کچھ بچھے اسکی حاجت نہ ہوئی کہ اوندکے واسطے کوئی اور موندہ پیدا کرنا جو زانو سے
 پنجو ہوتا بلکہ میں نے ران کو اسطور پر نصب کیا کہ گرازا زخم کا اوپر ہو گیا اور موندہ زخم کا نیچے ہوا اور بندش کی کچھ ضرورت نہ ہوئی۔ اسی طرح
 کبھی ساعد اور کف کو میں نے اسطور پر لٹکا دیا ہے کہ زخم کا موندہ ہمیشہ نیچے رہا اور یریم وغیرہ سب اوسے موندہ کی طرف سے نکل جاتا ہے
 یہ قول جالینوس کا تھا میں کہتا ہوں کبھی جراحات ایسے مقام پر واقع ہوتی ہیں کہ بدون بالکل کاٹ ڈالنے کے اور عضو مروج کو جدا
 کرنے کے کچھ جان نہیں ہوتا ہے۔ اگر زخم سے بہت سا گوشت لٹکے نکل گیا ہو اور سوقت حاجت ایسی اودیہ کی ہوتی ہے جو نیا گوشت
 پیدا کریں اور فقط وہی دراجہ مجفف رطوبات اور رافع جذب مواد ہو کافی نہیں ہوتی بلکہ اکثر ایسی دوا مضر بھی ہوتی ہے جو مجفف
 اور رافع ہو اس واسطے کہ جس دہ سے انبات لحم ہوتا ہے اوسکو روج کرتی ہے۔ کبھی غورا و نقصان بڑی کا ہوتا ہے کہ وہ گرازا تمامہ
 بچھ نہیں سکتا ہے بلکہ وہ گرازا باقی رہ جاتا ہے جیسے کبھی یہ بھی اتفاق ہوتا ہے کہ دوا کے استعمال سے گوشت زیادہ از مقدار مطلوب پیدا
 ہوتا ہے۔ جس مریض کے زخم میں گوشت جدید پیدا کرنا منظور ہو واجب ہے کہ غذا و محمود حید الکیموس اوسکے واسطے تجویز کریں۔ کبھی
 دوا جو بہت لحم ہوتی ہے اوسین یہ طاقت نہیں ہوتی کہ نئی جلد بھی پیدا کر دے بشرطیکہ جلد بالکل کٹ گئی ہو بلکہ اوس جلد کی جگہ سخت
 گوشت ایسا پیدا کرتی ہے کہ اوس پر بال نہیں آوے۔ رکون کا حال یہ ہے کہ اکثر اوندکے شے جدید پیدا ہوتے ہیں اور مثل گوشت کے
 اوسین انبات از سر نو ہوتا ہے۔ بعض اقسام جراحات کی ایسے ہیں کہ اوسین خطرہ زیادہ ہوتا ہے جیسے وہ زخم جو اعصاب اور اطرا
 عضل میں واقع ہوں اور کانیاں ہم احوال عصب کو ہمارے کرینگے اور اکثر ایسے جراحات کو تابع اعراض جلد اور ردی ہوتے ہیں جس طرح
 کہ اکثر زخم کنارہ عضل کا بغیر لون اور سقوط غضب پیدا کرتا ہے اور سقوط غضب بعد تو اترا و صغیر کے عارض ہوتا ہے اور ثبوت فحشی کی

جو بخوبی ہے اور قوت ساقط ہو جاتی ہے اور کبھی ایسے زخم کے بعد نہ بھی پیدا ہوتا ہے اور اس وقت زخم پر زانو کو کسے نزدیک سے صفائی دے
 اور اس بڑی کے جو بطور دھکائی کے واقع ہوں جو کہ اس کے بعد ہی اعراض ہوا و منکب پیدا ہوتے ہیں اور رداعض ہوا کہ اس میں کمزور
 جان بری جاتی ہے اگر ایسے جراثیم میں جو فصل پر واقع ہوں تشنج واقع ہوا و قبول علاج کا نہ ہو سکے اور اس عضلہ کو عرض میں قطع
 کر دینا چاہیے اور اس کے فعل کے بطلان پر راضی ہونا چاہیے لیکن جب تک اصلاح تشنج کی ہو سکے اس تدبیر میں تاخیر کرنی چاہیے خواہ اگر
 اختلاط عقل کی تدبیر کسی اور ذریعہ سے ممکن ہو عضلہ کو قطع کر نیلے۔ یہی حال رکبہ یعنی زانو کی جراحت کا ہے اور یہی ضرر اکثر
 بھی متوقع ہوتا ہے اور کبھی احتیاج تشنج جلیبی کی ہوتی ہے یعنی اس شکل کٹنا + چاک اور احتیاط متعنی اسکی ہوتی ہے کہ اور اس کے اور ام
 اور قرح میں فصدا اور اسہال سے مدد چاہیے اور التھام کو منع کوں تا انیکہ دونوں سرے بخوبی مل جائیں اور پھر تدبیر التھام کی کرن
 اور یہ نسبت لحم اور اوہ خاتمہ اور اگالہ کا بیان دو اہست لحم دی ہے جو خون صحیح کو بستہ کر کے گوشت بنا دے اگر ایسی
 دوا میں تجفیف زیادہ ہو خون کے درد کو موضع جراحت میں روکے پس مادہ گوشت بنے گا پیدا ہوگا اور اگر دوا میں قوت جلائی زیادہ
 ہوگی خون کو رفیق اور سائل کر کے جو مادہ موجد لحم ہے اسے مفقود کر دے گی لہذا واجب ہے کہ اس دوا میں نہ جلائی شدید ہو اور نہ
 زیادہ تجفیف ہو بلکہ ایک حد میں پختیف بھی ہو اور کبھی قدر جلا بھی کہ بریم وغیرہ کو پاک کر دے اور زیادہ قبض معتد بہ کی ضرورت نہیں ہے
 اور حرارت اور برودت میں یہ دوا بقدر احتیاج جراحت اور قرح کی محتاج ہے اگر حرارت زائل ہونے والی ہو علاج بالفصد کریں کہ زوال
 ہو جائے اور اگر جراحت غیر زائل ہو لینے اور سکا زوال بقدر معتد بہ ہونا ہو بلکہ کبھی قدر باقی رہی ہو اور سکا علاج بالمثل اور بالمشاغل کرنا
 چاہیے کہ مار کا حار سے اور بارد کا بارد سے اور تاثیر واکا مراعات بھی واجب ہو یعنی جس مقام پر اور جس موضع پر دوا لگانی چاہیے اسکی
 حال بھی مروت ملحوظ رہے اسلیے کہ اگر بافراط استعمال ہو گا خرابی مزاج عضوی زیادہ ہو جائے گی۔ اور یہ لمحہ وہی ہے جو زخم کی دوا
 باڑ خون کو اگر جلیبی ہوں ملا دین اور اس دوا کو زیادہ احتیاج صرف اور عمل کی زخم میں نہیں ہوتی فقط زخم کے سطح میں اثر کر
 بوجہ اوسے نداوت اور تری کے جو کہ جوہر سطح میں اور دونوں سروں میں زخم کے ہے وصل پیدا کرتی ہے اور اگر کبھی قدر خون
 موجود ہو یہ دوا اسے لحم خون کی تجفیف کر کے اس قدر خون جو الصان زخم کے واسطے کافی چھوڑ دیتی ہے اور تجفیف خون کی انہی
 جلد کرتی ہے کہ قبح نہیں پڑنے پاتی اور یہ بات اس دوا سے جب ہی ممکن ہوتی ہے کہ قوت تجفیف کی اوسمیں زیادہ ہو لیکن
 ضرور ہے کہ اوسمیں قوت جلائی نہ ہو اسلیے کہ جلا اور التھام میں ضد ہے وجہ یہ ہے کہ غرض اس دوا کی استعمال سے یہ ہے کہ جو
 خون موجود اور حاصل ہے اوسمیں لس اور چپک پیدا کرے اور جالی دوا سے یہ خون رفیق ہو کر بہہ جا گیا اور جس مادہ کی
 پیدا ہوتی ہے امید پیدگی کی ہے وہ مادہ کم ہو جائیگا اور وہ خون جس سے وہ مادہ پیدا ہوتا ہے بھی کم ہو جائیگا یہ دوا ہی زخم
 کی نقصان کے محتاج نہیں ہے یہی کہ نسبت لحم کو اسکی حاجت جو اسلیے کہ نسبت لحم کو حاجت یہ ہے کہ مادہ سیلان کر کے اسکی
 طرف آئے اور تجفیف اس سیلان کو منع کرتی ہے اور دوا لمحہ محتاج مادہ کی نہیں ہے بلکہ جو مادہ موجود ہے اوسے میں اثر کرتی
 ہے لہذا اسکو تجفیف قوی اور قبض اندک کی حاجت ہے۔ جو دوا مدلل اور خاتم ہے یعنی زخم میں پیری پڑنے کی غرض سے
 مستعمل ہوتی ہے اوسے احتیاج قبض کی ان دونوں سے بھی زیادہ ہے اسلیے کہ اس دوا کو حاجت خشک کرتے اور اس سے
 کی جو بطبع خشک ہو لینے جلد میں جو رطوبت زخم کی ہے اس کے خشک کرنے کے بعد جلد میں بھی جب خشکی پیدا ہو اور قوت

ہمک میں دو اکتو فعل تخفیف کرنا پڑتا ہے اور رطوبت غریبہ اور رطوبت اصلیدہ دونوں کو قنا کرنا اس کا کو لازم ہوتا ہے اور وہ تین
 اقسام فقط رطوبت غریبہ کو خشک کرتے ہیں اور رطوبت اصلی میں اسبقدر خشکی پیدا کرنے کی اور کم ضرورت ہو کہ چسبیدگی پیدا
 ہو اور قوام غلیظ ہو جائے اور جو بر اصلی رطوبت میں کمی نہ ہونے پائے۔ جو دو اکال سبب اور گوشت گردانی کے واسطے خواہ
 کم کرنے کی غرض سے مشتمل ہوتی ہے اوس میں جلای زیادہ ضرورت ہو زخم وغیرہ کا چاک کرنا کھولن کی واسطے
 جالینوس کا قول یہ ہے کہ زخم کا جو مقام زیادہ بلند ہو اسی جگہ سے چاک کرنا چاہیے اور جو مقام ریک خواہ رفیق اور پتلا ہو وہاں
 چاک کرنا چاہیے اور شکاف کا موندہ اوسط ہو جو ہر دو فیج وغیرہ جاری ہو کر نکل جائے اور اوسکی نکاس اسفل کی طرف ہونی
 چاہیے جیسا اوپر بیان بھی ہو چکا ہے اور چاک کرنا میں استرہ کا خیال رہے کہ جو شکن اور چین اوس عضو میں میں اونکو چاک کرنا اور
 اوسیدہ کو تیریب کا بچا جیسا اوپر تفصیل بیان کر دیا ہے سب جی طرح بخود میں اور ذرا جات اور بھڑی چاک کرنے میں جو نہ
 اور قواعد لکھے گئے اور کو دوبارہ لکھنے کی کیا ضرورت ہو سو اوی اون مقامات کے جگہ ہینے مستثنیٰ کر دیا ہے کہ وہاں ضرورت اس حقت
 کی نہیں ہے اور سب جگہ ضرور ہے کہ ان قواعد کا لحاظ رکھیں۔ بان البتہ ارنہ سینگے کش ران اور زیر بغل میں چاک اسطر
 کوین کہ جلد کو سہرا کہ سیتقد اندہ وار بھی چاک کا اثر ہو بخ جائے اعدازان اوسر محفقات ایسے رکھیں جنہیں لذع نہوا اور وہ محفقات
 بعد ول او دیہ مفودہ میں بخوبی اور تفصیل تمام ہینے لکھ دی ہیں۔ دفاق کندر ایسے وقت کندر سے افضل ہے ایسے کہ دفاق کندہ
 میں قبض بہت زیادہ ہے۔ جراحات اور زخم کا علاج اگر چاک کرنے کے ذریعہ۔ تہہ کہ یں افضل یہ ہے کہ بانی اوس مقام
 نہ لگنے پائے اور اگر مرض کو بے استقامت ہوئے چارہ نہو جیسے ہنود وغیرہ پس واجب ہو کہ زخم کو مرہم وغیرہ سے چھپالین تاکہ
 اثر بانی کا زخم تک نہ ہو بخ خواہ تہل میں کپڑا ڈکڑ زخم کے اوپر رکھ لیں جو اب حمام اور بطوبات حمام میں اور پانی میں حائل ہو
 خواہ کوئی اور جیلہ اور تدبیر بشرط ممکن ہو اوسے کہ یں تدبیر اوان زخموں کی جنہیں ورم اور درد ہو ایسے جگہ
 اور زخم محتاج نرمی اور رفیق کے ہوتے ہیں اور اسکا اعتقاد بالخرم کرنا چاہیے کہ اندمال جراحات کا بدولن تسکین ورم کو نہیں
 ہو کہ گنا ہے اور ورم کی تسکین اوسی چیز سے ہوگی جس میں اول تبرید اور توقف ہو اور اس اثر کے بعد دوسرا اثر خا کا بھی اوس
 روز میں موجود ہو۔ اور یہ بھی جاننا چاہیے کہ ایسے جراحات کا علاج مہلک نہی ہے کہ اور ام کا علاج جس طرح ہونا ہے۔ اور
 اس علاج ایسے زخموں کا از سر نو یا ایسا جسکا نفع عام ہے اور جملہ اعضا میں فائدہ اوسکا تسکین سے یہ ہے کہ ایک انار شربین
 لیکر شراب بنفس میں اور پختہ کوین اور موضع موضع کے اور ضاد کوین واجب ہو کہ حال ورم کا بغوا رتا مل دیکھیں کہ انجام کار
 اسکا کس طرف ہونے والا ہے مثلاً اگر مرہم سیاہ کا استعمال کوین اور اس کے استعمال سے سرخی اوسکی برہتی جائے اور جھالے
 پیدا ہونے لگیں اوسوقت مبررات کی طرف زیادہ مائل ہو چاہیے اور مرہم ابض کا استعمال مناسب ہوگا اور اگر پہلے خواہ
 استعمال مرہم اسود کے استعمال مرہم ابض کا کیا ہو اور تہل خواہ صلابت زخم کی ٹرہتی ہو پھر استعمال مرہم اسود کا کہ یں
 جراحات احتشا ظاہری اور باطنی کی تدبیر کی کا بیان باطن میں کسی عضو کے شق ہونے کا خواہ بھٹ جانے کا
 اگر احتمال ہو اوسکے علاج کی غرض یہ ہے کہ پھر سے التھام ہو جائے اور اندہ کی طرف لون منجمد ہونے نہ پائے اور طرف خون
 لظرف خارج کے بھی نہ ہونے پائے پہلی دو غرض کے پورا کرنے کے واسطے اگر بالابس یعنی خشکاش زیدی کو سرکہ میں پختہ

کر کے استعمال کریں براد کار ہو جائیگا یا قنطور یون کبیر ایک رسم خوراک اختیار کریں جب بھی مراد حاصل ہوگی اور گل مختوم ایسی شے ہے کہ اس کے استعمال کے بعد پھر دوسری دوا کی احتیاج باقی نہیں رہتی۔ اور تیسری غرض یعنی منع نزف الدم کے واسطے دیرہ دلیگ بزر البیج مار العسل کے ہمراہ استعمال کریں خواہ جلد اوویہ بواب نزف الدم میں مذکور ہو چکیں اور غرض سے جسے چاہیں اختیار کریں جو زخم اور شکاف ظاہر میں ہو اور سکی واسطے قول بقراط عالم یہ ہے اگر مرق بطن کو بھار کے پھر امعا باہر نکل آئی ہو اور سوقت پہلے اس بات کو جاننا چاہیے کہ امعا کیونکر البیسین ملائی جاتیں گی اور اس کے انفعالم کی کیا تدبیر ہے اور اس کے اندر لیجانے کی کیا صورت اچھی پیدا ہو سکتی ہے اور اگر تریب یعنی پردہ خاص باہر نکل آئی ہے اور سوقت اس کی تدبیر میں خیال واجب یہ ہے کہ بین کہ استوار بندش سے اس کی بندش مناسب ہی یا نہیں اور اس بندش سے جو راحت میں انفعالم ہوگا یا نہ ہوگا اور ٹاسکے لگانے کی گنجائش ہے یا نہیں جالبینوس نے تشریح مرق کو ذکر کیا ہے اور ہم نے بھی تشریح میں اس کا بیان کر دیا ہے جالبینوس کا قول تو یہ ہے کہ بموجب بیان مذکور تشریح کو مناسب یہی ہے کہ اگر موضع بہرہ بہرہ یا بدن میں خرق اور شکاف عارض ہو اسے موضع خضرین کہنے لگانا خواہ اور تدبیر کرنا کہ خطرناک ہے اور خضران دونو جانب واسطے اور باقی طرف میں بمقدار چار انگشت کو بہرہ یعنی درمیان جسم سے واقع ہیں۔ جالبینوس کہتا ہے اگر شدت موخت میں درد واقع ہوگا ضرور امعا بھی نکل آئیں گی اور امعا کا پھر اندر کی طرف پھر ضرور دشوار ہوگا اس لیے کہ امعا کو جو چیز پردہ کے ہو رہے تھی وہی وہ عظیم تھی جو طول بدن میں اور تری میں سینہ میں استخوان عانہ اور سپوجہ کی جب ایک عضلہ بھی ان دونوں میں سی منفرد اور کچھ بعض امعا بطرف خارج کے ضرور نکل آئیں گے اور امعا کے باہر نکل آنے سے شکاف اور زخم میں تیرا اور پندہ پیدا ہوگی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ جو عضلہ خضرین میں ہے اس کی تنگ گیری سے یہ رکی ہوئی تھی اور وہ مدین کوئی اور عضلہ تھی الیہ ایہہ جو اسے روک رکھتا تھا اگر ایسے اسباب آئندہ اور جیسا ہوں کہ جراحت عظیم ہو جائے چند امعا باہر نکل آئیں گے اور وقت اندک کا داخل کر اور اپنی اصلی جگہ پر واپس کرنا بہت دشوار کام ہے۔ اور جو پٹے چھوٹے زخم میں بھی اگر ادخال امعا کا بہت جلد کیا جائے ہو لکہ غلیظ ہو جائے میں اس کی وجہ یہ ہے کہ جلد ریح پیدا ہوتی ہے اور یہی کہ پیدا ہونے کی غرض سے اور اس پر خرق اور شکاف اندر داخل نہیں ہوتا۔ اسی وجہ سے اسلم جراحات وہی ہے کہ باوجودیکہ مرق کو اس نے پھاڑا لاہو گر شدت اس کی عظیم اور خضرین معتدل ہو۔ پھر جالبینوس نے کہا ہے کہ ایسے زخم کا علاج محتاج چند اشیا کا ہے پہلے تو امعا کو اندر کی طرف پھر لیجانا اور جو آنت باہر کی طرف نکل آئی ہے اسے اپنی خاص جگہ پر پہونچا دینا چاہیے۔ دوسرے یہ کہ بعد اس کے کہ اس کے اپنے اصلی مقام پر پہونچا دیں تاکہ لگا دیں۔ تیسرے یہ کہ بعد اس کے لگانے کے اوپر دوائے موافق اور مناسب لگا جو خواہ اس امر کا خیال رہے کہ پوری کوشش کی جائے کہ اعضا و شریف کو ان تدبیرات کی وجہ سے کسی طرح کا ضرر خواہ اندازہ ہو یا نہ ہو۔ اب میں کہتا ہوں کہ اگر زخم بوجہ چھوٹے ہونے کے ایسا ہو کہ جو آنت باہر نکل آئی ہے وہ اندر پیٹھ نہ سکے اور سوقت معالج پر واجب ہے کہ تحلیل اس ریح کی کرے جس سے انتفاع پیدا ہوا ہے یا اس شکاف کو بڑھا دی اور ریح کا تحلیل کر دینا زخم کے بڑھانے سے بہتر ہے اگر قدرت تحلیل پر ہو۔ آنت کو بھول جانے کا سبب برودت ہوا کی ہے اس وجہ سے واجب ہے کہ اس سطح کا ہنگر آب گرم میں نہ لوتن اور پھر کر سینک کر زن۔ شراب خالص کے ذریعہ سے اگر نکمید کر نیکی لیے موضع پر وہ بھی نفع

پہلی سوا سے کہ شراب میں نسجین پانی کی نسجین سے زیادہ ہے اور اس کا قوت بھی دیتی ہے۔ پھر اگر مستعمل بنو اور بہ علاج کچھ اثر کرے
 اور وقت زخم سے کہ بڑھ جائے کی تدبیر کرنی چاہیے اور بہت مناسب اس سے زخم کو بچھائیں وہ آگہ ہے جو بامیٹ نواصیر و صفت
 اور وہ خبر بایں اور چالو چاکا کر کے واسطے جرح لوگ بہت تیز بناتے ہیں اور کہہ بیٹھ جگہ دونوں سر سے بہت تیز ہوتے ہیں اور اسے
 سذر کیا چاہیے۔ بہت مناسب شکل مریض کی کھڑی کرنے کی بشرطیکہ جراحت بچر کے دھڑلے سے یہ شکل ہے کہ اسے اولٹا کر کے اور
 اگر زخم اوپر کے دھڑلے سے اس کے ٹھرنے کی شکل سیدھا کھڑا رہنا اور دونوں صورتوں میں عرض اصلی مریض کو بچھرنے کی یہ ہے
 کہ جو آنت باہر نکل آئی ہے اسے اور اس کا بوجھ نہ پڑنے پائے جب اس عرض پر اطلاع حاصل ہوئی واضح ہو کہ اگر زخم داسنی جانب ہوگا
 مریض کو بائیں جانب میلان ضرور کرنا چاہیے اور اگر زخم بائیں جانب ہو دھینے شق کی میلان ضرور چاہیے یعنی جانب زخم کے اوپر
 اور خلاف چھ مرکز نقل میں ہونی چاہیے اور یہ قاعدہ جمیع اقسام جراحات میں عام ہے اور عظیم المنفعہ ہے۔ اور آنت کا اسی مقام پر
 مقرر کیا رہنا ہے اس موضع سے خاص وصیت ہو بعد از انکہ وہ اند کی طرف داخل کر دی جائے بشرطیکہ جراحت عظیم ہو اس بات کو
 بچھرنے کے واسطے ایک چٹری رسن خواہ قسم چڑے کا ورکا ہوگا اور اس سے عرض یہ ہے کہ مقام اس جراحت کا باہر سے ہاتھ
 میں گرفت کر کے دونوں سر سے زخم کے ملا دینے چاہیے اور دونوں کو یکجا کر کے جس قدر ضرورت ہو پھوڑا پھوڑا کھولتی جائیں اور آنت کو
 اندر داخل کر دینا۔ بائیں خواہ ٹانگے لگاتے ہیں اور جہاں ٹانگے لگا چکے ہیں اسے بھی زرد سے گرفت کر کے رہن ایسا نہو کہ ٹانگا ٹوٹ
 جائے خواہ ڈھیا ہو جائے تا انیکہ تمام زخم کے ٹانگے لگ جائیں اور باستواری خیالیت فراخ حاصل ہو اگر قسم وغیرہ سے بندش نہ ہوگی
 یہ صفائی اور کھستی نہ حاصل ہوگی سب میں اندر کے ٹانگے لگانے کی ترکیب حمد بیان کرتا ہوں کہ اوسط سے زخم اندر کی
 کاسینا اور ٹانگے لگانا بہت عمدہ اور بے خطر ہے۔ پس کتا ہوں کہ جو کہ عرض اصلی خیالیت اور ٹانگے لگانے سے یہی ہے کہ ہاتھ
 صفاق اور مراق کے وصل پیدا ہو لہذا واجب ہے کہ ابتدا ددخت اور ٹانگے لگانے کی اسطرح کرنی چاہیے کہ باہر سے سوئی اندر کی طرف
 دباؤ میں اور ہر ایک ڈوب کی ابتدا باہر کی طرف ہو کہ میں جب سوئی ڈوب جائے اور اس عضلہ تک پہنچے جو طول بدین سیدھا ہو چکا
 اور وقت کر بردہ کا دھرا جو اسی بارہ کی طرف واقع ہے اوس میں سوئی کو زیادہ نافذ نہ کریں بلکہ اوس سے نکال کر دوسرے صفاق کا اندر
 سے لیکر سوئی کو اوس میں پیوست کریں کہ اندر ہی پھر دوسری بارہ میں مراق کی سوئی کی نوک داخل ہو اور باہر نکل آئے اور جس طرف
 زخم ہے اور چلوں اور ڈوب لگانا ضرور ہے یعنی جہر زخم مائل ہے اور دھرا اور پار ٹانگے میں داخل ہو جائے ایسا نہو کہ او دھرا چپا
 ڈوب رہے کہ اس کے کھل جانے کا زیادہ خوف ہے اور پورا ڈوب صفاق کے اوس جانب میں لگا کہ باہر کی طرف جلد کے سوئی کو نکال
 لائیں اور دونوں سر سے کو مع اوس جلد بیرونی کے وصل کر دیں جہر زخم کا میلان ہے پھر سوئی کو اندر کی طرف لجا لائیں اور دوسرے صفاق
 کا جو جانب مخالف میلان زخم کے ہے اسے ددخت کریں اور اس طرح ہر ایک ٹانگے کو پورا کریں کہ جس طرف زخم مائل ہے اور دھرا
 ہر صفاق کا اور جلد بہ نسبت دوسری جانب کو زیادہ ملاتے رہیں اور اسکی ددخت میں استوکام زیادہ ملحوظ رہے اور ٹانگے لگانے والی
 اس ترکیب کو اپنی محاورہ میں کہتے کہ ایک طرف زیادہ دباؤ لگا کر لگے اور دوسری طرف اوچھا نکالنا چاہیے۔ دوا کے کے
 درمیان میں فاصلہ میں دوری کی تدابیر ہے کہ زیادہ فاصلہ نہ ہونا چاہیے بلکہ جس قدر گھنے اور قریب قریب ٹانگے بطور بچہ کے ہوں
 وہی بہتر ہے پھر زیادہ اتصال میں یہ ضرر ہے کہ چونکہ سوزن سوزن کے متصل ہونگے۔ احتمال ہے کہ سب روزن ملکر ایک ہی

اور چاک سا پیدا ہو کر فائدہ دخت کا بر طرف ہو جائے یعنی سب ٹانگے کھل جائیں اور دونوں ہاتھیں الگ الگ ہو جائیں جیسے بہت دور ٹانگے لگانے میں خوف یہ ہو کہ بخوبی وصل پیدا ہو گا لہذا واجب ہے کہ فاصلہ مناسب چھوڑ کر ٹانگے لگائیں۔ جس دو ٹانگے سے ٹانگے لگاتے ہیں اگر سخت اور مفتولی ہو گا ثقل اور دغرائے دخت کے بھاڑ ڈالنے پر معین ہو گا اور اگر کم زور مثل کچے ٹانگے کے ہو گا خود ہی ٹوٹ جائیگا لہذا ایسا دوا اختیار کرنا چاہیے کہ درمیان بٹے ہوئے اور بدون بٹے ہوئے کے ہو یعنی کس قدر بڑا ہو کہ اوسمین است حکام بھی پیدا ہو اور محض کچا دھاگا بھی نہ واسطی طرح اگر پوری جلد میں سوئی کو داخل کر نیلے اگر چہ چھپی جانے سے امن ہوگی لیکن زخم کے اندر خواہ باہر بہت سے اجزاء ایسی رہ جائیں گی کہ ان کا انجم درست نہ ہو گا اور بہت سے اجزاء چھپ جائیگا کہ اوہیں وصل پیدا ہو گا لہذا اوسمین بھی جانب اعتدال بخوار ہے۔ جالینوس نے یہ بھی کہا ہے کہ زخم شکم کے ٹانگے لگانے میں غرض یہ ہے کہ صفاق مرق سے پیوند ہو جائے اسلئے کہ اسکے التصاق اور پیوند ہونے میں دشواری ہوتی ہے اور وجہ اسکی یہ ہے کہ صفاق عضو عصبانی ہے۔ بعض لوگ اس طرح ٹانگے لگاتے ہیں کہ جو بائہ مرق کے خارج کی طرف ہے اوسمین سوئی گرو کے اندر دینی پائے میں اوسے داخل کرتے ہیں اور دونوں کنارے صفاق کو چھوڑتے ہیں اور پھر جب ڈوب پورا ہو گیا دوا دھار لگا لگاتے ہیں اور کسی ٹانگے میں صفاق کا کس قدر جز شامل نہیں رکھتے اور بعد ازاں دوسری طرف سے صفاق میں بھی ایک ٹانگا جدا گا نہ اس طرح لگاتی ہیں یعنی مرق کے ٹانگے الگ اور صفاق کے الگ ہتے ہیں البتہ انہیں کہتے کہ چاروں طرف سے صفاق اور مرق کی کچا کر کے کچی ٹانگے میں داخل کرتے ہوں اور اس طرح کی خیاطت اگر چہ ایک قسم کی ابتدا پیدا کرتی ہے اور جب تک خیاطت سے فرخ نہیں ہوتا تو زخمی کو تکلیف زیادہ اٹھانی پڑتی ہے لیکن نہایت درجہ کا استحکام پیدا ہوتا ہے اور عوام جرح جو کہ چاروں طرف کو کچا کر کے کچی ٹانگا لگاتے ہیں گو وہ جلد لگا دیتے ہیں مگر اس طرح کی خیاطت میں وہی ضرر تقرر اور چھپی جانے کا جو بھنے بہت متصل بخیمہ کا حال بیان کیا ہے اوسمین بھی منطون ہے جیسے بعض درزی کپڑا چونکہ ایک ہی ڈوب میں سی دیتے ہیں کہ اوس دخت کا بھی وہی حال خراب نظر آتا ہے اور صفاق اور مرق کے الگ الگ سنبھلنے میں کسی یہ فائدہ ہوتا ہے کہ صفاق مرق کے پیچھے چھپ کر اتصال محکم پیدا کرتی ہے۔ پھر اوسکی حکیم نے کہا ہے کہ بعد ٹانگے لگانے کے اودہ بھمہ کا استعمال کرنا چاہیے۔ بندش کی حاجت ایسے جراحات میں زیادہ ہے اور صوف کو کشش اور روغن زیت میں بھگو کر الطین اور جالین پر اس طرح پینٹیں کہ چاروں طرف سے سو لپٹ جائیں اور بعض اودہ پلینہ سے (جیسے ادیان اور لعابات زخمی کو حفظہ دینے کی بھی ضرورت ہو۔ اگر جرح امتعاک ہو چوگی اور آنت نکل کر باہر پہنچ گئی ہو اوسکی بھی تدبیر وہی ہے جو ہم نے اوپر بیان کی ہے۔ مگر اس وقت حقہ شراب اسود اور قلعہ سے کرنا چاہیے جو نیگرم ہو خصوصاً اگر جرح نافذ ہو کر معارضہ تک پہنچی ہو اوسکے اچھے ہو جانے کا یقین نہیں ہو سکتا اسلئے کہ جرم اوسکا رقیق ہے اور رگوں کی اوس معائن کثرت ہے اور طبیعت معارضہ صائم کی قریب طبیعت عصب کے ہے اور بکثرت انقباض مرار کا اوس پر ہوتا ہے اور حرارت اوسکی شدید ہے اسلئے کہ معارضہ صائم بہ نسبت اور امح کے بھکر سے زیادہ قریب ہے اسکا زخم کیونکر اچھا ہو سکتا ہو۔ اور اسافل بطن کی جرحات میں ہکودا کرنے اور تدبیرات کی جرات اس جہت سے ہوتی ہے کہ ان مقامات کی طبیعت لحمی ہے اور لحم کا الصاق اور پیوند زیادہ ممکن ہے بہ نسبت عصب کے جالینوس نے کتاب حیلہ البرقہ کہا ہے کہ غرض معالج کے بروقت چھٹ جانے مرق لطنی مع صفاق کر یہ ہونی چاہیے کہ اوسمین ایسے ٹانگے لگائے جائیں تاکہ

مفاق اور مراق میں باجم اتصال پیدا ہو جائے اسلیے کہ عینو عصبانی ہے اور التھام دیر میں قبول کرتا ہے اور یہ غرض اس سے
 طرح کی ٹانگے سے پوری ہو سکتی ہے کہ ویسے ٹانگے درست اور مضبوط لگائے جائیں جو سینے بیان کر ویسے ہیں کہ اون ٹانگوں
 جمع اور چپیدگی پیدا ہوتی ہے اور ہر ایک ڈوب میں واجب ہر مراق کے ساتھ مفاق کی بھی دوخت ہوتی رہدہ کتنا
 کہ جب کوئی آنت باہر نکل آئے شرب اسود قوی لاکر گرم کوہن اور اوہمین صوف کو ڈبو کے آنت پر کہیں تاکہ اوسکا
 انتفاخ کم ہو جائے اور سمٹ جائے اور اگر شرب مذکور دستیاب نہ ہو بعض اور میاہ قلعہ جو بقوت قبض پیدا کرتے ہیں انہیں استعمال
 کریں اگر وہ بھی نہ ملین فقط آب گرم سے نمید کرنی چاہیے تاکہ انتفاخ امعا کا بر طرف ہو جائے اگر اس قدر نہ سمٹے کہ اندر داخل ہو سکے
 زخم کو زیادہ چاک کر دینا چاہیے بقرا طنے کہا ہے کہ اگر سرب لیٹن بوجہ کسی جراحت کے باہر نکل آئے اگرچہ تھوڑی سی
 باہر بیگی مگر عفونت ضرور پیدا ہوگی اور سرب میں یہ بات بہ نسبت اور امعا کی زیادہ ہے اور نیز بہ نسبت جگر کے اسلیے کہ امعا
 اور اطراف کبد اگر دیر تک خارج میں ٹھہریں گے تا نیکہ برودت خارج بھی انہیں اثر کر کے انہیں سرد کر دے پھر بھی جب انہیں
 اندر کی طرف داخل کرینگے اور زخم پور جا بگا امعا اور اطراف جگر اپنی طبیعت اصلی کی طرف خود کو ٹوکی اور سرب کا حال ایسا نہیں
 ہے اگر تھوڑی دیر بھی خارج میں ٹھہرے گی اور پھر جب اس سے اندر رد کرینگے جو مقدار باہر آئی ہے وہ ضرور متعفن ہو جائے گی سو اگر
 اطبانے یہ تجویز کیا کہ جب قدر باہر نکلتی ہے اسے فوراً کاٹ ڈالتو ہیں اور جو مقدار باہر نکل آئی ہو اسکو ہرگز اندر کی طرف واپس
 نہیں لیجاؤ اگر کسی کے سرب میں اس خاصیت کو خلاف عدم نقصان اعدا فعال اندرون کے پایا جائے بہت قلیل اور نادر ہوگا اور
 غالب یہی ہے کہ ایسی خاصیت نہ پائی جائے اگر سرب سو کوئی مقدار باہر نکل آئے اسوقت معلوم کرنا چاہیے کہ قابل کاٹنے
 کے ہے یا نہیں اور اسکا زخم قابل ٹانگے لگانے کے ہے یا نہیں اور اگر سیا جائے تو کینڈر دوخت کریں پھر اگر زخم بھر میں نیو
 وسط لیٹن میں ہو وہ زیادہ خطرناک ہے اسواسطے کہ اسی جگہ اطراف ادون عضلات کے ہیں جو شکم پر پوشیدہ پیر ہے ہیں اور شکم
 سے منڈھا ہوا ہے اور اگر زخم خطر میں ہو اور خیرین دونوں جانب میں وسط بدن کے واسطے اور بائیں بقدر چار انگشت
 کے واقع ہیں یہ زخم اسلم ہے کہ اس مقام میں اطراف عضل عصبیہ میں کوئی شے نہیں ہوتی ہے۔ لیکن موضع بھر کے ٹانگے
 لگانے بھی نہایت دشوار ہیں اسلیے کہ اکثر ماراؤنچ ہو جاتی ہے یا باہر نکل آتی ہے اس مقام کے پھٹ جانے سے اور
 اندر کی طرف رد کرنا دشوار ہوتا ہے وجہ دشواری کی یہ ہے کہ ماکو جو چیز ملائے اور گرفتے ہوئی تھی وہ بھی وہ عضلہ تھے جو طول بطور
 میں دراز ہو رہے ہیں اور خود ملی ہیں اور سب سے سرک پٹک یعنی استخوان عاتر تک اونترتے ہیں سو اسطے جب اس مقام میں
 جراحت واقع ہوتی ہے ان عضلات کو قطع کر دینی ہے اور اونچا ہونا ماکا کا اشد ہوتا ہے اسلیے کہ جو عضلہ خیر میں اسی ماکو
 کرتا ہے وہ یہی ہے اور جب یہ کٹ کیا پھر کوئی عضلہ جو بقوت اسکا عضلہ کو کسے باقی نہیں رہتا پھر اگر باوجود کٹ جانے
 اس عضلہ کے جراحت بھی عظیم ہو ضرور ہے کہ چند امعا باہر نکل آئیں اور اونچو بھی ہو جائیں ادون کا اندر کی طرف داخل کرنا
 بہت ہی دشوار ہوگا کیفیت جراحت کی بندش کی اب زخم ظاہری اور شکاف کی بندش کا بیان ہم کرتے ہیں اگر اگر
 یہ ہو کہ زخم اور شکاف میں التھام پیدا ہو وہ ترکیب کرنی چاہیے جو ایک عالم نے اس صنعت کی بیان کی ہے اس علم کا یہ قول
 ہے کہ اگر کسی کو خواہش ہو کہ ایسا زخم اور شکاف متمم ہو جائے بشرطیکہ زخم بڑا نہ ہو اور شکاف بھی زیادہ واقع نہ ہو ایک پی اوکو

کر داکر دلیسٹ دینی چاہیے اور اگر زخم اور شکاف عظیم ہو اسکی بندش کے واسطے رفادہ مثلث درکار ہے پھر اگر مقام زخم کا ممتلی ہو اور خالی جگہ نہ ہو باوجود بندش مثلثی کے خیاطت اور ٹانگے لگانا بھی ضرور ہے۔ اور بندش بطور مثلث کے نہایت عمدہ و نسبت زیادہ مربع کے تمام اقسام میں جراحت اور شکاف کے اسلیہ کہ بندش بطور مثلث کی فقط چاک اور شکاف کو سمیٹتی ہے اور ایسی بندش اس صورت پر ہوتی ہے  اور  اور بندش بطور مربع فقط شکاف اور چاک کو یکجا کرتی ہے پھر چاک کا خط مستقیم درمیان دونوں مثلثوں کو ہواوردونوں رفادہ شکل مثلث کو انہیں سے فرض کر دایک ب ہے اور دوسرا ج ہے اور یہ دونوں درست بانڈے جاتے ہیں اسی شکل پر جو اوپر لکھی جوتی ہے۔ پھر جبوقت بندش اس موضع کی درست ہو جائے اور دونوں سروں سے رابطہ کی استواری ہو اور اس صورت میں گرفت رابطہ کے موضع شکاف نہ کی بہت مستحکم ہوگی نسبت اسکے کہ بندش مربع ہوتی اسواسطے زخم کے ملانے کے واسطے سولے دوسرے واسطے رابطہ کے اکثر اجازت نہیں ہے اور انہیں رفادہ مثلثہ کہتے ہیں اور شکل بندش کی یہ ہے جالینوس نے کتاب جلد البروین لکھا ہے کہ ایک شخص کے ایسا زخم کاری لگا تھا کہ اسکا غار قریب ارنہ کے ہونچا تھا اور زخم کا مونہ ترسیب رکبہ کے تھا جالینوس کہتا ہے کہ مجھے اوس زخم کو بدون چاک کرنے کے اچھا کیا ہے اس تدبیر سے کہ اوس کے رکبہ کے نیچے مخا لینے آ لہ انہی کہ جس زمین کو بھاڑتے ہیں جیسے قلعہ خواہ بھاڑ وار کھڑ رکبہ کو اونچا کر دیا اور تھاسیدھا کیا کہ اوس زخم کا مونہ اونچا ہو گیا اور سہولت یہ تدبیر واقع ہوئی اسطرح ہم نے بہت سو زخم جو ساق اور ساعد میں تھے اونکو بھی آسانی اچھا کر دیا پھر جالینوس کہتا ہے جو تجربہ اور مشاہدہ کر گیا اوسے بیشک معلوم ہوا گیا کہ جو زخم ایسے لگتے ہیں کہ اونکا خون مدہ ہو چکا محتاج ہوتا ہے لینے اونکی صحت موقوف اس بات پر ہے کہ مدہ پڑے تب صحت پیدا ہوگی پس اوس خون کا اندر زخم کے ٹھہرا رہتا تا کہ کل رطوبت حسب قدر اوس مقام پر ہے بطرف مدہ متغیر ہو جائے بہت عمدہ ہے اور بغیر حالت زخم کی واسطے کسر صحت موقوف ہے اور جو زخم زیادہ پھیلے ہوئے اور کثیف ہوئے ہوں پہلے اونکی ایسی بندش کرنی چاہیے کہ دونوں سروں آپس میں مل جائیں ہاں اگر سروں کے ملاسنے سے وجع شدید پیدا ہوا تو البتہ یہ تدبیر مناسب نہیں ہوتی خواہ اگر زخم میں درم پیدا ہوا ہو کہ وہ بھی بندش سے بہت وجع پیدا کرے اگرچہ بندش نرمی سے بھی کی جائے پھر بھی وجع ضرور پیدا ہوگی یا کوئی عضلہ عرض میں ٹوٹ پھٹ گیا ہو کہ وہ بھی جمع ہونے کے کا بلکہ اوس کے اندر ایک فیصلہ رکھیں گے اس خوف سے کہ ایسا نو قیل زخم کے بھرنے کے جلد میں اتھام اور وصل پیدا ہو لینے عضلہ کا زخم ہنوز بھرنے نہ پائے اور جلد مندمل ہو جائے اور اندر جو رہ جائے پھر جالینوس کہتا ہے کہ یہی حال ہے کہ جبوقت ہم جلد سر کو چاک کریں اور پچھین دونوں سروں کے کوئی شے ایسی رکھیں جو اوس چاک بھردی کہیں زخم کو دونوں سروں کی جلد بطرف اندر واقع ہو سکے شق ہوتی ہے اور سوقت ایسی بندش کی حاجت ہوتی ہے جو اسکو باس کی طرف منجھ لائے۔ اگر جراحت طول میں واقع ہو اور سوقت اگر ہی بندش کافی ہوتی ہے اور زخم کو بہت استحکام کے ساتھ جمع کر دیتی ہے اور اگر جراحت عرض میں ہو احتیاج مانگے لگانے کی اور سینے کی ہوگی اور جوقت زخم گہرا و تناسلی مانگا کر لگانا چاہیے اور ٹانگے کا اگر لگانا بہت زخم کی شدت کی بہت اچھا ہے۔ پھر جالینوس کہتا ہے کہ ہم کبھی باضطر زخم کے بڑھانے کی طرف محتاج ہوتے ہیں جبکہ وہ جراحت پنجو کی طرف ہوا ورنہ کو خون نہ لگا کر اوسکو کھل بند کیے تو اوپر کی جانب اس حسیں کی بھر جائے گی اور اندر کی طرف چور باقی رہ جائے گا خواہ

بر وقت زخم رسیدہ ہونے کے عضو مروج کو ایسی شکل ہو کہ اگر اپنی اصلی ہیئت پر عود کرے گا اور اس سے نکلنا اور روان ہونا مدد کا ممکن نہ ہوگا اور نہ اس کے اندر کوئی دوا داخل ہو سکے گی اور اگر اس شکل پر اسکو رد کرین جس شکل پر زخمی ہوا ہے وہ درد کا ہیجان ہوگا بایں لحاظ ہم مضطر اس کے چاک کرنے کی طرف ہوتے ہیں اور بطور مناسب زیادہ چاک کرتے ہیں مگر بھلا استقدر ضرور یاد رہے کہ جو زخم عضلہ کی عرض میں واقع ہوا اسکی دونوں بازو ہون میں بقدر اور فاصلہ زیادہ ہوتا ہے اور اسی وجہ سے دونوں سروں کے ملانے اور وصل کرنے کی حاجت زیادہ ہوتی ہے اور اہتمام شدید درکار ہے ایسے زخم کی تدبیر میں اور بیشتر بدن خیاطت اور تاکہ لگانے چارہ نہیں ہوتا ہے اور بدن استعمال رفادہ مثلث کو جو اوپر مذکور ہو چکا اسکی درستی ممکن نہیں ہوتی ہے۔ خصوصاً اگر ایسے زخم کا وقوع موجب نقصان لحم کے ہو اور جو زخم طول میں واقع ہو اسی قدر حاجت شدید بطرف اہتمام کے نہیں ہوتی ہے اور یہ لمحہ خراج کے ایسی دواؤں کا بیان سینے بخوبی کر دیا ہے اور انکی قوت اور موزع اتصال کو بھی بیان کر دیا ہے اس میں کچھ شک نہیں ہے کہ جو دوا ای لحم خشک چھڑکی جاتی ہے بطور ضرور کے اسکا زیادہ قوی ہونا درکار نہیں ہے بلکہ بہت ادا مان اور قیروطی کے اور ادا مان قیروطی کی طرف حاجت اس بہت ہے کہ خشک و اتین خصوصاً جیسے مردار سنگ خواہ اور ادویہ قندل و قعر زخم میں در نہیں آتی ہیں یہ مسامات میں در آتی ہیں جب انہیں ادویہ سے قیروطی بناتین اب دیکھا اثر یا سانی اندر تک پہنچ جائیگا اور سیلان دین کا جہان نکالے گا دوا کو پہنچا کر رہے وہاں تک پہنچا دیکھا۔ یہ ادویہ لمحہ بھی از قسم معدنیات کہ ہوتی ہیں اور کبھی نباتات کے قسم سے ہوتی ہیں اور کبھی از قسم حیوانات کہ ہوتی ہیں اور ہر قسم میں سے ہر طرح کی دوا ہوتی ہے ایسے نباتات میں شاخ اور برگ اور بیج اور تخم اور حیوانات میں زہر ہر خواہ تمام اعضاء علیٰ ہذا القیاس معدنیات میں سے جیسے سفیدہ کو روغن آسین اور موم میں داخل کو بن اور نباتات میں اور اوراق پتوں پر بلوط الیٰ ذکر کا ضاد کو بن خواہ ورق بید سادہ کو اور ورق کرنب اور برگ صنوبر بزر اور پوست ریشہ ہا یا باریک اور برگ سرو اور اسکی شاخیں اور برگ قنطاریون خواہ شہد کے مجموع میں عکال البطم بالخصیص جب زخم قریب اعصاب کہ ہوشمات اور جوب میں جو زمانہ پائے پیکر اور نمک یا تراب کو برگ حاضل در برگ چھندریا کا جو کی تہی خواہ امرود جنگلی کی تہی میں جوش دین اور اس میں اتنا فائدہ زیادہ ہوگا کہ نزلہ بھی ہے اور جو زہر اور ثوم جلا کر اور خیار آسبا اور بوی سوختہ خصوصاً منشاخ کے واسطے ہمراہ موم اور روغن گل کے بھونہیں جو بندھی ہوئی کھلی زہر اور گہاہ ذنب الخیل خصوصاً اگر قریب ہر عضو کے جراحت واقع ہو خواہ نزدیک لحم کے ہو یا عضلات کے سروں کے قریب زخم پر گیا ہو حیوانات میں جسکا دودھ ترش ہے الصاق زخم اور جراحت عظیمہ کا کہ ہے مرکبات میں دوا مارش اور دوا زہری اور دوا سفولاوس اور دوا اختلاف ہمراہ مشکط المشیع کے اور مریم کنان ادویہ مدللہ اور خاتمہ ہر حاجت وغیرہ کے ان دواؤں کے طبع اور اوصاف کا بیان بخوبی ہو چکا ہے اور یہ بھی معلوم ہو چکا ہے کہ زہر میں اتنی قوت درکار نہیں ہے جسقدر مریم میں ہوتی ہے اب اتنا اور جانا چاہیے کہ اسطرح کی دوا تین اوسوقت استعمال نہ کیا تین جب سطح گوشت سخت کی جلد بخوبی برابر ہو جائے۔ جو گوشت نرم ہے کبھی برابر ہوتا ہے اور کبھی زیادہ بھی ہوتا ہے لیکن جب زمین خشکی پیدا ہوتی ہے پھر زخم کی طرف اور جاتا ہے اور جلد کو جوڑ دیتا ہے۔ بلکہ ایسی ادویہ کو اس گوشت میں استعمال کرنا چاہیے جسکی نسبت گمان غالب اور لطیفان ایسا کہ اگر خشکی پکڑ لائیگا جلد کے برابر ہو جائیگا اور اس بات کی شناخت بذریعہ حدس اور تجربہ کے ہوتی ہے اور خراج کامل کو زیادہ وقت اسکی شناخت میں نہیں ہوتی۔ لہذا واجب ہے کہ دوا مدلل کا استعمال قبل ایسے وقت کی کریں کہ زخم میں گوشت ناپیدا نہ ہو اور اتنا پیدا نہ ہو کہ

کہ اندال زخم کا خود بخود ہو جائے۔ اس واسطے کہ دوا بدل گئی ہو اثر ہے کہ لحم کے حجم میں زیادتی پیدا کرتی ہے تاہم اندال ہو جائے اور توت
طبعیہ میں بھی زیادتی کرتی ہے اور اسی زیادتی کے ذریعہ سے درجہ اندال تک گوشت کو پہنچاتی ہے۔ بلکہ اس واسطے استعمال میں ہے
شرط ملحوظ رہے اور ایسے وقت اتنی قوت کی استعمال کی جائے کہ جب یہ دوا خشکی پیدا کر کے اپنا فعل خاص کرنے لگے اور وقت طبیعت اس
گوشت پیدا کرے جو مقدار ضروری ہو اور خشکی پیدا ہوتی ہے دوا بدل اپنی انتہائی فعل کو پہنچ جائے تاکہ جلد اور گوشت دونوں ساتھ ہی
اس کیفیت پر درست ہوں کہ دونوں برابر اور ساتھ ہی سطح عضو مخرج کو درست کر دیں اور تاہم مقدار مناسب پر پڑ کر لجاہتیں اور کھولتی
جرح اس وقت اور صفت کی رعایت نہ کریں بلکہ یقین ہے کہ اثر زخم کا اور نشان قرص کا جلد کے اوپر پیدا ہو جائیگا دوا کا نام استعمال پہلے تری
اور رطوبت کو سانس کرنا چاہیے اس کے بعد خشک و واجب زمانہ پڑی ہو چکا قریب ہو چکا مناسب اور ایسے وقت اس دوا کو سلائی وغیرہ کی توت
سوزنم پہنچانا چاہیے۔ اور یہ خاتمہ جیسے ریشہ باریک اور تنگ خستہ ہو گا کہ اس کی قیروطی روغن گل اور روغن آس میں بنائی جائے اور شام
یا بس میسوم بریان قسور خاس دفاق کند مرد اسخ فسطوریون صغیر اور عروق لینے ہلدی خصوصاً آئنا ہلدی بہت عمدہ ہے اسی طرح
استخوان سوختہ اور زراوند سوختہ میں قوت لادمال کی زیادہ ہے اور بھکاری ماندی خام اور برگ انجیر بھی اسی طرح ہے بقراط نے
اس دوا کو کتا پیر جل عقیق کر کے کثیر کی ہو جیسا بعض شرح کلام بقراط نے سمجھا ہے اور میرا خیال ہے کہ مراد بقراط کی رجل عقیق سے
وہ گھاس ہے جس کو رجل الغراب کہتے ہیں اور جو کتا بیدان کھاتا ہوا اس کی پلیدی اور سوسمار کی سیکنی کے واسطے بہت کثرت کے پلیدی
قوت جلا زیادہ ہے پس ضرور ہے کہ اس کا انکسار شکریت ادویہ قابضہ اور اصل السوس آئنا گونی اور پوست باریک اصل جاویر
اور توتیا سے کیا جائے۔ قروح پاک کرنی والی دوا جس کا فعل عجیب ہو بشرطیکہ قروح کا مزاج حار ہو اور گرم بھی اور نہیں پیدا ہو بھلا
اوسے دوا کے صندل درنیلو فراو صبر ہے خصوصاً اطراف مقعد اور نہ اگر مین اور کبھی ادویہ میں زاج اور قططار بھی داخل کی جاتی ہے اگر
چہ یہ دونوں از قسم ادویہ اکالہ کی ہیں اور مقدار گوشت کی کم کر دینے میں لیکن اگر زخم میں طوبت خدی ہوا دل ہی کرتے ہیں خصوصاً
اگر بھکاری کو جلا کر استعمال کریں اور سوختہ قوت مدللہ قوت اکالہ سے کم نہ ہونی اور کبھی جلاسنے کے دھوا لیں پھر قوت ادوال کی
زیادہ ہو جاتی ہے۔ زنگار اور جو دوا میں قوت اکل کی زیادہ رکھتی ہیں اور کھا استعمال کے بعد بدن اصلاح اور تہیہ قوی بعض اندال کرنے
نہیں اور اگر بعد ایسی تدبیر کامل کے استعمال جائے تو انہیں جراحات میں جائز ہے جن میں رطوبت زیادہ ہو خاص محرق اگر بعد جلا
سکے دھو دیا جائے اور ال کیواسطے بہت عمدہ ہے قططار سوختہ اور مرنگے سفید بھی مفید ہے ان دواؤں کی ساخت کی کیفیت یہاں
کہ مر داسنگ اور سفیدہ سرکہ میں گھول کر استعمال کیا جائے اور اظہیا کو پس کر اور عمدہ یہ ہے کہ اظہیا کو جلا کر اوسمین داخل کر دینے
اور قططار بھی شریک کریں اور روغن آس اور سرکہ اور شراب قابض میں ترکیب کہ جذب ہو جائے اور بیشتر زاج سوختہ بھی و سیر
زیادہ کرنے ہیں اور گھنار اور رازو بھی شریک کرنے ہیں اگر جراثیم اور قرح میں رطوبت زیادہ ہو مرہم کتان اور اسکا نفع عجیب
ہے بارچ کتان دھو یا ہوا اور پاکیزہ لیکو پہلے اوسے کوٹیں اور ایسا باریک کر دیں کہ شل غبار اور سرکہ کے ہو جائے اس کے بعد زیت
چروقی القسبض یا روغن آس کو لیکر اوسمین تھوڑا سا شورہ ڈال کر کھلا تین اور کھلاسنے کے بعد کتان سائبہ اور سہمی لیں اور مرہم
اظہیا کر دیں اور استعمال کریں۔ یہ مرہم عجیب النفع ہے اور مرہم اسود بھی کچھ انبات لحم کرتا ہے اور اگر مرہم اسود کی قوت انبات کا
زیادہ کرنا منظور ہو اوسمین تھوڑی سی کندرا اور جاد شیر کہ سب کا وزن برابر وزن ادویہ اور مرہم اسود کے ملو مضافہ کر دیں۔

فروخفیف سپیدہ اور مردانہ سنگ مکہ ایک حصہ خبث رصاص اور مردانہ ہر واحد نصف جینٹ پیس کر زور کرین فرو ر
 ووسر اس وقت سوختہ بارہ عدد انار کو چک بود رفت ہو سو کہ کر خود بہ خود گر پڑیں سٹولہ عدد دفاقد لیس ہموزن انار کے بارہ سنگھا
 جلا ہوا قیسور اقلیمیا رایتانج پنج سوس ہر واحد چار و جزو دفاق کن بر پوست باریک درخت صنوبر کا ہر واحد چھ حصہ پوست انار سپید
 شب بانی ہر واحد آٹھ جزو دافیکد رحم دو سر افرو رفوہ استخوان سوختہ مردانہ سنگ ہر واحد دو دریم کندر صبر ہر واحد تین دریم زور
 مائیک ایک دریم زور کی صفت در سفید رصاص تمام گل شب بانی ہموزن پیکر الضا اصل السوس جاوشیر
 ہموزن زراوند و شفال دفاق کندر ایک شفال صفت مرہم کے جو مشائخ کے واسطہ مفید ہی چکو جلا کر روغن گل اور عطر
 آس اور سپیدہ فلمی بین مخلوط کر کے قیروطی بناتین ادویہ بیکٹ لیم خراج اور فروح کے اوپر کے ابواب بین صفت اور
 غبت لحم کی مفصل بیان ہو چکی اور یہ بھی مذکور ہو چکا ہے کہ ادویہ منبت لحم کا علاج کیسا ہونا چاہیے۔ یہاں پر یہ بھی جانشا چاہیے کہ ادویہ
 منبت لحم کا استعمال اس وقت کرنا مناسب ہو کہ موضع جراحت چرک وغیرہ سے اچھی طرح پاک اور صاف ہو چکا ہو اور قاعدہ جراثیم
 استخوان واقع ہو لینے زخم کا مقام انتہائی ہی ہو اور کوئی چیز فروح نہ ہوئی ہو لازم ہے کہ اس ہڈی کو خوب پاک کرین اور کوسٹرا
 کی کموت خواہ کسی طرح کا فساد ہی بین سوا کر چون کے اور سوا سے رطوبت خاص کی چوڑی بین ہوتی ہے اور کچھ باقی رہتی
 تادیہ کہ اسکی تخفیف کر کے ہون خصوصاً اگر یہ ہڈی سہ بین ہو اس کے صاف کرنے کا اہتمام زیادہ کرین اس واسطے کہ ہڈی
 ملاست اور اسکی رطوبت منجمادون اسباب کو ہے جو مانع انبات لحم کی ہڈی پر ہوتی ہیں اور جب ہڈی کو چھلین اور ختم
 اوسین پیدا کرین جو مادہ اسکی طرف ایسا آئینکا کہ نازہ گوشت پیدا کرے بوجہ خشونت کے زیادہ ثابت رہو اور یہ چکنے نہ ہون
 بسمل کر یہ جایگا یہ بھی جانشا ضرور ہے کہ بعض دوائیں یہ حاجت ہوتی ہے کہ کسی بدن خاص بین انبات لحم کرتی ہے
 اور دوسری بدن نہیں کہتی اسکی وجہ یہ کہ کسی بدن میں زیادہ تخفیف پیدا ہوتی ہے اسوجہ انبات لحم نہیں کرتی ہے اور یہ بات موافق مزاج دونوں بدن پیدا
 ہوتی ہے خواہ اور وجود جو بخوبی مذکور ہو چکا ہے اور قوی سن واک قوت انبات فی ہوتی ہیں اور بھی کوئی دوا بعض ابدان بین بافراط پیدا کرتی ہے اور کسی
 بدن میں افراط جلا نہیں پیدا کرتی ہے خواہ مطلق جلا کا اثر اس سے ظاہر نہیں ہوتا۔ سچا گلاس دوا حاجت کستیدر تخفیف کی ہوتی
 ہے خواہ ایک مقدار میں جلا کی حاجت ہوتی ہے اور دونوں تخفیف اور جلا محتاج الیہا کا اندازہ بحسب مزاج بدن کے ہوتا ہے
 نہ کہ علی الاطلاق بہ نسبت ہر بدن کے ایک ہی درجہ کی احتیاج تخفیف اور جلا کے اس دوا کو ہو پھر چونکہ جو چیز ایسی ہو کہ اسکی مقدار
 بہ نسبت بعض امور کو مختلف ہو بالفرواد کی تاثیر بھی ایسی چیز نہیں کیساں نہوگی جنہیں قوت افعال کی مختلف ہو لینے یہ دوا بھی
 اثر مختلف و مختلف بدن میں پیدا کرے گی۔ اور جو دوا تخفیف ایسی ہو کہ اسکا اجتناب نسبت اس بدن کی خشکی کے کم ہو جس
 بدن کا علاج اوسنی دوا سے کرنا منظور ہے بیشک بدن مذکور کے انبات لحم میں یہ دوا قاصد ہے گی بلکہ ضرور ہے کہ دوا سے
 نسبت لحم کا پیس زیادہ ہو بہ نسبت خشکی اوس بدن کے جسکا معالجہ اس دوا سے کیا کرنا ضرور ہے اور اسی وجہ سے کندر انبات
 لحم نہیں کرتی جسکی پوست درجہ اعتدال سے بڑھی ہوئی ہے۔ تجربہ ایسی شے ہے جسکے ذریعہ سے جفاف اور خشکی کم ہو جاتا
 یا انبات لحم کا مستمر رہنا خواہ چرک اور وسیع کا پڑنا دریافت ہو سکتا ہے۔ اگر دریافت ہو کہ اثر تخفیف کا اس قدر پیدا ہوتا ہے کہ
 اوتنی تخفیف میں انبات لحم کا ہونا دشوار ہے اسوقت کستیدر ترطیب ضرور کرنی چاہیے اور اگر چرک زیادہ پیدا ہوتا ہو تو

یالیں کی زیادتی درکار ہے اور جس زخم میں انبات لحم بالاستمرار ہوتا ہے اس کی بحال خود اور بر قوت خود چھوڑ دینا چاہیے کبھی بعض ابدان کو مناسبت بعض ادویہ خاص ہو جاتی ہے کہ اس کی علت بخوبی بیان نہیں ہو سکتی اندازاً واجب ہو کہ دو امین چند سم کی ادویہ ضعیف اور قوی شامل کر کے استعمال کریں مرہم کا بنانا اور جو حاجت مرہم کی استعمال کی ہے اس کا بیان بخوبی ہو چکا ہے کسی دو امین فقط ترطبیب پر اختصار کرنا جائز نہیں ہے اور نہ فقط تخفیف پر کمی کرنی چاہیے بلکہ دونوں فاعلی کیفیوں کی رعایت ضرور ہے جس طرح پہلے ہم ذکر کر چکے ہیں اور نہ ترطبیب اور تخفیف پر اکتفا کرنا بعد لحاظ دونوں فاعلی کیفیوں کی ضرور ہے بلکہ بالانہم رعایت حال قرحہ اور حالت مزاج کی بھی ضرور ہے اس لیے کہ بدن کبھی رطب اور تر ہو جاتا ہے اور قرحہ میں پوست ہوتی ہے اور کبھی بدن اور قرحہ دونوں میں رطوبت ہوتی ہے اور کبھی دونوں یالیں میں پہلی صورت میں واجب ہو کہ دو امین ضعیف کا استعمال کریں جیسے دقیق کنڈرا و آرڈا فلا اور آرڈو وغیرہ۔ اور اگر بدن یالیں ہو اور قرحہ میں رطوبت ہو اور سوقت احتیاج ایسی ہو کہ جس میں قوت تخفیف کی زیادہ ہو بہ نسبت ان ادویہ کے جو نسبت لحم میں لینے حسب قدر تخفیف ادویہ مہنتہ کرتی ہیں اس سے زیادہ قوت تخفیف کی اس دو امین ہونی چاہیے جیسے زراوند اور اصل جاوشیر و زراچ سوختہ اور باقی جو صورت منجملہ صور مذکورہ بالا کے رہی اس میں متوسط درجہ کی دوا کا استعمال کرنا لازم ہے جیسے ایرسا یعنی بیج سوسن اور دقیق ترمس کبھی بعض دفعہ میں ایسے اوصاف ہوتے ہیں کہ ان اوصاف کی حاجت ادویہ مہنتہ لحم کو ہوتی ہے جیسے تخفیف اور جلا وغیرہ لیکن چونکہ یہ اوصاف ان ادویہ میں بافراط ہوتے ہیں اسی جهت سے یہی ادویہ بنظر شدت تخفیف کو اس حرکت کو جس کرتی ہیں جو زخم میں پڑتا ہے اور اس مادہ کو جو سیلان بیشانہ منع ہوتی ہیں اور بوجہ زیادہ جلا کو نسبت اس کی ہو بخوبی ہے کہ وہ دوا اکال ہو جاتی ہے جب یہ دوا کسی دوسری دوا سے آمیزش کے بعد عمل ہو۔ اور دوسری دوا جو مضاد کیفیت میں اس دوا کی ہو اس کی قوت مضرت کو توڑ دیتی ہے اور تعدیل پیدا ہوتی ہے اس وقت اسی مجموع مرکب میں خاصیت ادال کی پیدا ہوتی ہے وہ حاجت کہ زنگار جس قبرطی خواہ مرہم میں شریک کیا جائے بقدر سوسن حصہ مجموع افزان ادویہ مرہم کے ہو اور یہ وزن زنگار کا اس وقت درکار ہے جب ایسی ابدان کے علاج میں مشتمل ہو چکی ہو بہ نسبت زیادہ ہے اور بار ہواں حصہ کل کا زنگار اس سے واسطے مفید ہے جو رطب ہو اور جو طلقہ امتحان کا صفحہ گذشتہ میں بیان ہو چکا ہے اس کی بھی رعایت کرنی ضرور ہے شہاب کو حاجت ایسے ادویہ کی ہوتی ہے جنہیں حرارت قوی ہو اور جذب کی قوت زیادہ ہو جیسے زفت اور کنڈرا و آرڈو جلا وغیرہ لینے شکر کا آٹا اصل السوس زراوند اعلیٰ ہاچوب جاوشیر اور جس وقت کوئی دوا اپنے فائدہ سے متمنع ہو جائے یعنی کبھی طر حکا فاعلیوں سے ظاہر نہ ہو دوسری دوا بخوبی کرنی چاہیے اور جب اس سے بھی کچھ فائدہ ظاہر نہ ہو جو خاص علاج قرحہ کا ہو اس کا استعمال کرنا چاہیے جہرحت سحاج کا بیان بڑی کثرت کی تدبیر اور جو اعراض اس سے پیدا ہوتے ہیں اور خفناک ہونے اور کچھ تفصیل اور اصلاح کو طے ہے باب شخوان میں مذکور ہیں میان دیکھنا چاہیے اور جو قرحہ بڑی سے خارج ہوں ان کے النحام کیوں سے حفظ وہی چیز کافی ہے جس میں تصویر ایسی تخفیف ہو فقط دواسے اسی کا چھڑکنا کافی ہے اور دوا راسی کی ترکیب صبر اور درادر کنڈرا ورم الاخرین سے ہوتی ہے واسطے دیگر ادویہ خفیفہ جو چھڑکنا علاج میں مذکور ہو چکیں اگر اس ختم و خفناک سیلان ہو یا سو ادویہ مذکور در باب نرف الدم سے خون کو بند کر دیں۔ خدا میں ایسے شخص کو مانع مریغ بریان کر کے استعمال کرنا چاہیے اور اگر امکان اس کی استعمال ضرور ہے کہ بنا بر مشاہدہ اور تجربہ بہ ایک قوم کے مریغ کا

بھیجا جھٹھا ہوا سفوی دماغ بھی ہے اور عاقل نرف الدم کا ہے اگرچہ بعض لوگ اسکی نسبت بڑائی بھی تجویز کرتے ہیں اسطرح آب نارنج کا استعمال غذا میں کرنا چاہیے اور ضار ہی الرعی کا لگانا چاہیے ایک دوا چید کہ جراثیم اور نرف الدم دونوں کو مفید ہو یہ ہے کہ خیریش اور خشک کو پسیر زخم پر چھڑکین اور اس سے ترکین۔ اور دم پیدا ہونے کی تدبیر ہو کہ آرد جو سیدہ زرد فای ترین ملا استعمال کریں خواہ آرد جو اور فیتج کے ہمراہ استعمال کیجیں اسکا مرض کو مفید ہے اور باقی ماندہ تدبیر اب غظام میں بقضیل مذکور ہے دوسرا مقالہ سچ او رض اور فسخ اور وئی اور سقطہ اور حرق اور صدمہ اور نرف الدم وغیرہ کے بیان میں کتاب اول میں مذکور ہو چکا ہے کہ فسخ اور ہتک کو کیا معنی ہیں اور وئی کے معنی یہ ہیں کہ کوئی عضو اپنے مفصل سے کس قدر ہٹ جائے لیکن ہمارے جدا ہوا اور اسکا اور ترنا خواہ زایل ہو جائے بخوبی ظاہر ہو درنخلع کا اطلاق اوسپر ہوگا اور وہیں بنسبت وئی کو بھی کوشنی کو کہتے ہیں شاید ہن اوس اذیت کو کہتے ہیں کہ رابطات مفصلیہ میں کس قدر تند ویدامونے سے ایذا ہو بخوبی اور اگر یہی تند ویدامونے کے جو لحم ہو وہیں پیدا ہو جو اذیت زوال مفصل میں ہوتی ہے اوتنی ایذا پیدا ہوا سکام نام وئی ہے بعض اطباء ہن کو اور اس کو جس سے پہنچے وئی مراد لی ہے باسم عام موسوم کرتے ہیں اور بعض لوگ وئی کو بمعنی زوال ایک جانب مفصل کے اطلاق کرتے ہیں جیسے ایک جانب کعب کی رہا ہو جائے خواہ رشح یعنی باریکی ہوید و سنت و پاک کے کوئی جانب مفصل ہو اگر یہ یہ انفصال بخوبی ظاہر ہو اب ہم جس چیز کو پہلے بیان کرنا فرما جاتے ہیں اور اوہیں کلام کیا جاتے ہیں وہ فسخ ہے جو عضل کے وسط میں عارض ہو خواہ ہتک جو اطراف میں عضل کے عارض ہو فسخ اور ہتک کا بیان حسب وقت کسی عضل میں فسخ عارض ہوتا ہے اور اسکے اجزاء میں چند طرح کا فرق اتصال پیدا ہوتا ہے اور خون کا انصباب چونکہ اوسکی طرف بکثرت ہوتا ہے لہذا دم بھی بالضرور پیدا ہوتا ہے اور کتر ضرر اسکے احوال میں ہے کہ خون ممتنع ہو کر متعفن ہو جائے اسلئے کہ اگر انیداد و سکر خلل کی مناسبت سے ہوتی ہے اور خصوصاً وہ راہیں جو صدمہ فاسخ سے تنگ ہو کچھ ہن خواہ وہ تنگی علو جو حدوث دم کے داخل کی طرف پیدا ہوئی ہے اور یہی وجہ ہے کہ اگر اوسکا تدارک بخوبی نہ کیا جائے فساد اس عضو کا پیدا ہوتا ہے اور مشیر لوبہ فسخ اور سقطہ اور صدمہ یعنی کوفت کو چند امور پیدا ہوتے ہیں پاسیہ کہ اوسکے علاج میں مبادرت کریں ایسا نہ ہو کہ بطرف سرطان کے مائل ہو جائے اور ہتک کو علاج میں دوبارہ اتصال اوس لیف کا جو قطع ہو گئی ہے کرنا اور اوسکے درپے ہونا کچھ ضرور مہین ہے بلکہ فقط تسکین وجع کی تدبیر کرنی چاہیے علاج کبھی اس مرض میں بلوی فصد کوئی اور چارہ نہیں ہوتا بلکہ اصحاب صناعہ بطرف فصد کے مبادرت کرتے ہیں اور اگر یہ بدن کا تنقیہ بھی ہو ابھو لیکن پھر فصد ضرور کھول دیتے ہیں اگر فصد کے بعد فوراً استعمال اضمہ مانہ اور مشدہہ کا کیا جائے پھر وہ خرابی پیدا ہونگی جو محتاج علاج نرف اور گردائیدہ کے ہو اور منع مادی کی تدبیر بذریعہ تبرید اور قبض کے کیجاتی ہے خواہ فقط تبرید سے یا فقط قبض سے اور اگر اس تدبیر میں تاخیر ہوئی اور خون کی آمد فرق کی شکاف اور خلل میں شروع ہو جائے اور آفت مذکورہ بالا کے عود کا خوف پیدا ہو پھر اوسکے علاج میں اس خون کا اخراج پہلے پر ضرور ہے تاکہ یہ خون نفع عود اتصال کا اپنے حال اصلی پر نہ ہو اگر ممکن ہو تو یہ خون بذریعہ نطو میاہ عارہ کے تحلیل کر دیا جائے بشرطیکہ مسامات میں تسخف پیدا ہو جائے یا خود ہی قبل از تدبیر مذکورہ کے تسخف ہوں جوٹ کو مقام پر جو سینین لگائی جاتی ہیں اونکا یہاں بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ الفضا جو ادویہ خون مردہ کے نشاف ہیں اور اس خون کو فنا کرتے ہیں اونکا بھی استعمال کرنا چاہیے اور جو ادویان محلا اعیار اور ماندگی کے زوال میں بکار آمد ہیں وہ بھی مفید ہیں بلائی

دوا بھی جو اندرون جسم سے موثر ہو اور تحلیل پر مبین ہو اور سنا بھی استعمال فرور ہے اور اس پر اقتضای بھی ہو سکتا ہے۔ جو شرب وغیرہ
 مبین تحلیل پر مبین جیسے فسنہ الیہ واد فسط اور فسطویون غلیظہ ہر اسکینجین کے اور سکنجین کی ضرورت اس نظر سے ہے تاکہ بذر
 تقطیع کے تحلیل پر مبین ہو جو ادویہ مردار خون کو لشف کرتی ہیں جیسے آرد جو اور زوفا و رطب اور سیدہ پانچین گوئہ کر اور اس سے
 زیادہ قوی جیسے فودج کو بھی ہر آرد جو کے خصوصاً اگر صدر سرین واقع ہوا ہے اور خلاصہ یہ ہے کہ جس چیز میں ارغا اور حرارت لطیف
 ہو وہ بکار آمد ہے کہ تحلیل لطیف کرتی ہے اور تخفیف لطیف بھی اس سے پیدا ہوگی اس لیے کہ جس چیز میں تحلیل اور تخفیف شدید
 ہو اس کی تاثیر عجلت ہوتی ہے اور لطیف کی تحلیل کر کے کثیف کا جس کرتی ہے اور مسامات کو بند کر دیتی ہے جو بوجہ تخفیف کے
 پس مضر ہوگی۔ لہذا وہی سبک دوا اس مقام پر اکثر کافی ہو جاتی ہے جہاں نفق اتصال قریب جلد کے عارض ہو اور اندر
 کی طرف خارج نہ ہو اور اگر نفق اتصال قریب جلد کے نہ ہو خواہ چند طرح کا نفق اتصال پیدا ہوا ہو اور اندر کی طرف خارج ہو اور ظاہر جلد سے
 دور ہو اور بدون شرط کے چارہ نہ ہو اور حال مرخص کا ایسا ہو جیسا کہ اور ام اور قروح ردی میں ہوتا ہے اور چوٹ لگنے کیسی ہوگی
 کیفیت نہ ہو اس لیے کہ مقروب کا مادہ کبھی بطرف جلد کے جذب پاتا ہے اور جلد میں تفرج پڑنے کی نوبت پہنچتی ہے اور یہ نفق اتصال
 جس سے ہم بحث کر رہے ہیں غایض اور خارج ہوتا ہے اسی وجہ سے مطیع ادویہ خفیفہ کا نہیں ہوتا ایسے وقت میں استعمال غذا
 فوٹی فرور ہے کہ محض باشرط لگاتین اور کبھی اس سے بھی زیادہ شوری اور زلالی پیدا ہوتی ہے اور عضو ماکون متورم ہو جاتا ہے اور خارج
 دم نمایان ہو جاتا ہے ایسے وقت میں واجب ہے کہ بہت جلد تدبیر ایسی کریں کہ دم متفجج ہو جائے اور دم بڑ جائے اور جب قدر مادہ مجمع
 ہو جاتا ہے اور سکا نہ بن جائے تاکہ درمیں بعد مدہ پیدا ہونے کے سکون پیدا ہوگا اور تحلیل مادہ کا بوجہ تفسخ کے ہو جائیگا ایسے کہ یہ دم ہر حال
 کبھی نہ کبھی متفجج ضرور ہوتا پھر اگر بعد از علاج اور اختیار طیب کو متفجج ہو بہت اچھا ہے نسبت اسکے کہ خود بخود بعد از امتداد زمانہ متفجج
 کبھی تحلیل درم کی ادویہ مفتوحہ سے بدون تفسخ کے بھی ہو جاتی ہے خصوصاً اگر ان ادویہ مفتوحہ کی اعانت حرارت غریبی بھی کرے اور
 مسامات میں وسعت پیدا ہو بعد اس تدبیر کے ادویہ سقط اور صحتہ میں سے جو دوا مناسب وقت ہو اختیار کرنی پڑتی ہے اور
 جو بندش اور ٹھیک فسخ کیواسطے درکار میں اونکی نسبت اسطرح بیان کیا ہے کہ اگر رض یا فسخ پیدا ہوا ہو اس کی بندش کرنی چاہیے
 کہ باطن نفس موضع فسخ اور رض پر ہتھ اور حکم ہوا اور پی وغیرہ کا سر اوپر کی طرف و در تک پہنچانا چاہیے اور پی کی طرف بہت کثیف
 مناسب ہے اور زیادہ چیرہ اور زیادہ کی بیان کچھ حاجت نہیں ہے اور نہ اس پر زیادہ گرم چپہ ملا کرنے کی ضرورت ہے اس لیے کہ بہتر
 محتاج اسکا ہے کہ خون مردار کی تحلیل ہو جائے اور اوپر کی طرف رابطہ کا زیادہ لیجائے کا محتاج اس واسطے ہے تاکہ اس کی طرف انصباب کسی
 رطوبت کا نہ ہو اور جو سر اوپر کی طرف پٹی کا لیجائے لازم ہے کہ اس سے ڈھیلا رہنے دین اور چاہیے کہ وہ کڑا باریکہ نہ رہتا خواہ
 مضبوط ہو تاکہ بندش سے بچٹ نہ جائے اور بہت جلد اتصال بطول کا اوس ہو جائیگا کہ اس کا عضو ماکون کو اوپر کی طرف اونکا کور
 تاکہ انصباب رطوبت ہو اماں حاصل ہو جسطرح نرف الدم میں بھی یہی تدبیر کرتے ہیں اور اس علاج یعنی بندش کا دلالت قبل
 درم کی ہی اس لیے کہ جب عضو میں درم پیدا ہوا پھر سوای بندش متحمل کی کسی طرح کی سخت بندش کا تحمل نہیں کر سکتا ہے چہ جائے اسی
 بندہ بندش کے دوا میں کہ اس وقت زیادہ ضرر پیدا ہوگا اس واسطے ایسے وقت میں بذریعہ ضادات اور گرم پانی پونچانے کے
 علاج کرتے ہیں۔ جو بعد از فسخ کے ہوں اور انکا علاج بذریعہ آیتان کرنے اسرب کے کرتے ہیں اور سبب کو اس پر ہوتی

ہیں ناکہ غدو میں زیادتی پیدا نہو اور اس تدبیر کو بندوستان میں زیادہ استعمال کرتے اور چٹا کر کے سیدہ کو دور و نسو باز دھتی ہیں (کبھی یہ غدو سے بڑھ جاتے ہیں اور اونہیں فسخ پیدا ہو جاتا ہے پتھر لگنے خواہ دیوار کرنے کا صدمہ سقطہ اور کوفت کا الم اور اونگی ایذا بوجہ فسخ اور رض کے پہنچتی ہے اور او میں خطرہ اور اندیشہ بسبب تفرق اتصال استخوان کے ہوتا ہے خواہ اس تفرق اتصال کا اندیشہ ہوتا ہے جو احشائی جھتلی یا عصب یا عروق کبار میں واقع ہو ایضا اس میں خطرہ شدت الم کا بھی ہوتا ہے اور جسد رختہ آدمی کا بڑا ہو کا اندیشہ اس سببہ کا زیادہ ہو گا اسبواسطے اطفال اگر چہ دن بھر تین بار یا گرتے ہیں مگر اونہیں زیادہ اذیت نہیں پہنچتی جس کہ جوان اور سن آدمی کو گرنے سے ایذا پہنچتی ہے۔ اور گرنے اور کوفت اور ضرب پہنچنے سے غد بھی پیدا ہوتے ہیں اور اونکے تدارک میں بھی احتیاج اونہیں تدبیرات کی ہوتی ہے جو سمجھنے اور پر بیان کیے ہیں کبھی صدر اور سقط سے آفات عظیم پیدا ہوتے ہیں کہ قلب کی کوئی جانب منقطع ہو جاتی ہے خواہ معدہ کو کوئی شے قطع ہو جاتی اور آدمی فی الفور مر جاتا ہے مہلت تدارک اور علاج کی بھی نہیں ملتی ہے کبھی ایسا صدمہ ہو چکا ہے کہ بول و براز بند ہو جاتا ہے خواہ بلا ارادہ بول یا براز جاری ہو جاتا ہے اور کبھی تے الدم اور رعاۃ شدید بسبب انقطاع کسی رگ کے جو سر میں عارض ہوتا ہے خواہ جو رگ جگر میں اور طحال میں ہے اسکی انقطاع سے رعاۃ شدید بھی عارض ہوتا ہے اور کبھی نفخ شکم اور سدہ نفس اور انقطاع صوت اور بند ہو جانا کلام کا پیدا ہوتا ہے جس شخص کو کوئی صدمہ یا سقط ہو چکا اور کلام کرنا بند ہو جائے اور اسکا سترخی جھکنا یا اور سانس اوکھڑا یا اور پیشانی کی رنگین پھول جاتین خواہ گوشت پیشانی کا بڑی سے جدا ہو جاو اور سر زرد خواہ سبز ہو جاو ایسا شخص گویا مردہ شکل زندہ ہو اور نہ ٹوڑی دیر میں مرا چاہتا ہے۔ لکڑی کی چوٹ جیسے لگی ہو خواہ اور کسی شے کی ضرب اور صدمہ کلاما ہو جسے پہنچے اور فوراً تے الدم خواہ اسہال عارض ہو وہ بھی مرا چکا اسلم حال اس شخص کا جو جسے تے خون کی ہو اور خون کے ہمراہ غذا بھی برابر ہو خصوصاً اگر ظاہر جسم میں ورم بھی پیدا ہو یا ہو چکا رہی ورم باطن میں بھی ہو چکا جاو اور ٹھہر جاو اور بد سکون کے تے میں اس کے مدہ برباد ہو وہ بھی اسی جگہ مر چکا جہاں تے کی پہنچنے والی جگہ سے مہلت اوکھڑ کی نہ پائیگا جس شخص کے سوراخ گوشت یا توکان میں چوٹ کا صدمہ ہو چکا اور خون کثیر جاری ہو لایہ بہ ہو کہ ورم پیدا ہو اور بد ورم کے ہلاک ہو چکا جس شخص کے سر سقطہ کا صدمہ ہو چکا اگر اسکا کلام کرنا بند ہو جاتا ہے اگر تیسرے روز تک اسکا سہمی حال رہا اور کسی طرح کی پیشی نہوئی لازم ہے کہ تیسرے روز سے اسکی احتقان کی تدبیر کریں اور ساتویں روز تک انتظار کریں یعنی کسی قسم کی تحریک دوائی وغیرہ نہ کریں جس شخص کو صدمہ سقطہ کا پہنچا ہو اور موضع سقطہ سترخ نہ ہو جاو معلوم کرنا چاہیے کہ وہ عضو عصبی ہے علاج اگر کردر قطع عارض نہ ہو او ورنہ ترف الدم پیدا ہو واجب ہو کہ عضو مصدوم لینے کو فتنہ کی خواہ جس عضو صدمہ سقطہ کا پہنچا ہے اسکی تدبیر بھلیت کریں اور کوئی ایسی چیز او سپر رکھیں جو عضو کو مضبوط کرے اور با اینہم نہ چال کو ضرور ہے کہ بخوبی شناخت کرے اور ثبات جانش اور باطمینان خاطر پہلے اور اک اسٹن مرکا کرے کہ اندر جسم کے کوئی سبب ایسا تو نہیں ہے جس سے اتلاف اور ضیاع فوری پیدا ہو گا چھبہ اگر احتیاط زیادہ مطلوب ہو او ورنہ مقتضای حال کے نظر سے قصد واجب ہے لازم ہے کہ قصد مکمل لینے میں جلدی کرے۔ اور ذقنہ لینیہ رقیقہ کا استعمال کریں اور اسکے بعد اگر ممکن ہو کہ استواری مہلت کی کرے اور بند میں بھی چھوکر شاید کہ شفا حاصل ہو جاو بشرطیکہ اس طور سے تدبیر واقع ہو جو ہم آگے بیان کیے ہیں۔

بہت جلد ایسی تدابیر کا استعمال کرے۔ جو ادویہ ایسی جگہ اورنگی حاجت ہوتی ہے وہ ہیں کہ مشدہ ہون اور مشدہ اور مفری بھی ہون اور تحلیل مادہ کی نرمی اور رخا سے کہ بن جسے کہ نسخ میں درکار ہوتی ہیں اور دوائی لحمہ اور الصاق پیدا کرنے والی فایم ہیں اور دھل میں بھی درکار ہیں جو دوائیں پینے اور کھانے کی لائق اور اس شخص کے میں جسے نسخ خواہ کوفت یا سقطہ ہو چاہے اول میں عمدہ مویبائی خالص ہمراہ شراب کر اور اس روغن کے جو نام رسق کے مشہور ہے غذا مونگ اور چنے سے بہتر کوئی چیز نہیں کیسی مویبائی کا استعمال بعد استعمال حقنہ کے خواہ پانے زراوند چینی کے مع ایک مثقال فوہ الصغیر جسے مجیدہ کہتے ہیں شراب اور گل مختوم کے ہمراہ کیا جاتا ہے اس کے بعد لائی جو خاص مٹی ہو اور ارٹنی اور سماق اور خرزوت زیادہ نافع ہوتا ہے کہ التمام پیدا کرتا ہے شب یامانی بھی بوجہ تشدید کے نافع ہے اور نفع اس کا زیادہ ہے۔ زرنج میں قوت عجیب ہے کہ جفا نوالہ درکار میں سب کہ بتھا کافی ہے کہ التمام بھی پیدا کرتی ہے اور تحلیل خون مردار اور منع ورم اور منع آفت آئندہ سب کو مفید ہوتی ہے بشرطیکہ اکلا استعمال کیجای۔ عصارہ قطور یون کبیر اور ربوند اور قسط اور مثل جیب ہمراہ سلیمین کے یہ سب جزا مستعمل ہوں نافع ہوتے ہیں۔ اطلاق طبیعت کی واسطے المتاس اور روغن بادام کو استعمال کرنے میں قرص جیدہ ربوند چینی تین جزو لک مغسول فوہ چار جزو سگل مختوم تین جزا ان سب کی قرص طیار کرین۔ ادویہ موضعہ میں سے زیرہ اور مرہی اور مصطکی اور منفات سے جو قوت شہاد کرین خواہ پلا تین اس کی بھی خاصیت عجیب ہو اور خلع اور کبیر اور وئی اور نسخ اور خور اور سقطہ اور صدمہ کے معالجہ میں مفید ہے اور صحت کامل پیدا ہوتی ہے اور التمام سبعت اور دروین لکین حاصل ہوتی ہے اور اگر بوجہ آفت کسر اور ٹوٹنے کے کوئی جزو کمزور اور نرم ہوگی بھوسخت اور قوی کر دیتی ہے ادویہ سردہ سے کھانا بھی عجیب الشفہ ہے اور وئی الجند بہت عمدہ ہے اور صبر اور گل ارٹنی اور لائی اور گل مختوم اور مونگ اور سماق اور کچ اور اور چوباجھا اور گندم سا تیدہ بھی مفید ہے ملصقات سے انزروت ہو اور کمادات سے برگ سروانی میں پختہ کر کے اور پنچر کر زینن ملا کر اسطرح برگ اٹل لینے جھاڑ اور یہی فائدہ ہے اور اوسمین شب یامانی داخل کرین صفت دوائی مرکب منفات تین جزو خطمی ابض خبزوت ایک ایک جزو زعفران نھوڑی سی سب کو ملا کر صناد کرین یہ ضاد عجیب النفع ہے کہ اسکی قوت اندنگ ہو چتی ہے۔ پھر اگر چوٹ لگنو سے سوای درد شدید کے اور کوئی ضرر پیدا نہوا ہو اور خوف ایسی ورم عظیم پیدا ہونے کا نہ ہو جسکی اصلاح کی واسطے تنقیہ بدن کا عجلت ضرور ہوتا ہے اور نہ خوف فقرج کا ہو اور نہ اس چوٹ کے مقام پر کوئی عضو مخوف اور تہی شکم ہو اور سوخت واجب ہو کہ بہت جلد تدبیر اخاکی بندر یوہ زیت گرم وغیرہ کے کرین اور اگر کسی کے لائق وہ مریض ہے جسکے پشت پر خواہ جسکے ماتھ یا ران پر چوٹ لگی ہو کہ پندیر ایسے شخص کی نسبت لکین ۵۵ اور پندیر غایت مفید ہوتی ہے بیان صدمہ اور ضربہ کا جو شکم اور احشائیں پہنچو کچ بہت سے امور اور اقسام اسکے کتاب سوم میں اہم اسقدر بیان کر چکے ہیں کہ اب یہاں کہ بیان کر نیکی حاجت نہیں ہے بلکہ اوسپر عمل کرنا چاہیے اور غذا ایسی بخور کیجای جو ملین اور مبرہ ہو جیسو لہلاک رسق فوسلمہ اور خبازنی اور مغزیات سے بارنگ بفر ہے اور ایذا میں عصا و مبرہ وغیرہ کوئی جزو میں بھی داخل ہو جیسو فشرہ خنب الثعلب خواہ بارنگ اور کاسنی ہمراہ المتاس کے استعمال کرین عوارث سے اس مقام پر یہ بھی ہے کہ برگ اسفول ایک جزو لک کر تین اور لک اور کہ بار واحد نصف جزو اور زنجبیر جزو و عفران

روانین جب

ساتواں حصہ ایک جزر کا مقدار شربت اس مجموع سے دودرہم ہمراہ آب گرم کے استعمال کریں خواہ اجزاء مذکورہ ذیل کی ہوں
ترکیب قرص طیار کریں نسخہ کبر بادس جزر گل سرخ پانچ جزر اتا قیاق مغسول ایک اوقیہ سنبل ہندی چھ جزر اکلیل الملک سب جزری
چار جزر قشور کنڈر چار جزر گل ارنی سات جزر زعفران سات جزر جوز السرو آٹھ جزر ان سب جزا سے آب بارتنگ بین قرص طیار کریں اگر
یہ قرص بالخصوص بعد تجماد مرض کے زمانہ ابتدا سے مفید ہوتا ہے اور ضما داس قسم کا مفید ہوتا ہے دیگر تفریح شامی کو طبوخ ریحانی میں
جو شرب دین تاکہ پانی جذب کر کے نرم ہو جائے اور باسانی پس سکے اور اوسمین سے بمقدار ایک درہم کے لین اور لاذن کو میں جزر گل سرخ
سولہ جزر سنبل مصطلی اتا قیاق مغسول ہر واحد سے چودہ جزر سب کو آب سرد افشردہ اور آب بارتنگ (اور آب کبرہہ) مجھو پسند زیادہ ہو گا دین
کوندہ کر ضما کریں اور یہ بھی جائز ہے کہ روغن سوسن ملا کر ضما کریں بیان حال و س شخص کا جو کوری اور زریں دسی مارا جا
جو کوئی شخص کوٹھے اور رسن وغیرہ سے مارا جائے اوس پانی کے عوض آب بخود پلانا چاہیے اس طرح کہ چنے بھگو دین اور اوس کا پانی تھما کر
پلائیں اور جو ادویہ صدمہ اور ساقط کو تجویز کی جائے خصوصاً گل ارنی بہت مفید ہے۔ ایضاً یونڈینی زنجبیل اس مجموعہ درہم
ہمراہ آب گرم کے پلائیں چوٹ کو مقام پر لگانے کی عمدہ دوا ہے کہ پوست کو پسند کہ بعد زنج کے فوراً اودھیری ہو اور منہ زواہلی کرے
اور رطوبت کم نہوئی ہو دسی زخم پر لگائیں تاکہ چسپیدہ ہو جائے اور اوس سے جدا نہو سکے کہ اکثر ایک ہی دین چھا کر دیتی ہے اور دوسرے
روز نشان زخم کا باقی نہیں رہتا اور درم کی بھی تحلیل ہو جاتی ہے اور عفونت موضع سے بھی مانع ہوتی ہے خصوصاً اگر اوس پوست
کے نیچے تھوڑا سا نمک پسیر کر اور بہت بار یک کر کے چھڑکین۔ کبھی وہ مٹی جو بھٹی اور چوہو سے زرد ہو کر چھوڑائی جاتی ہے
اور اوسمین بھی کی مقدار شربت ہوتی ہے اس کھال پر چھڑکتے ہیں نسخہ مرد اسخ اور سفیدہ ہمزون لیکر و دنوں سے ضما طیار کریں
افیر طلی بندو روغن گل اور موم کے بنائیں ایضاً کثیر اور زعفران برابر لیکر طیار کریں اور بعد استعمال ان ادویہ کو کچھ نشان باقی رہا
زنج کے لگانے سے اوس کا بطلان ماز زوال ہو سکتا ہے کہ ہزال کو ہمراہ حجر فلفل کے استعمال کریں بعض لوگ اس مقام خیز
مردار کا علاج بھی بیان کرتے ہیں ہم نے اوس کا بیان کتاب زینت میں کیا ہے ولی کا بیان بہتر علاج ولی کا جو مفصل
میں واقع ہو رہا ہے کہ الیہ اور نمر کو اوس پر بطور ضما دے استعمال کریں اور لگا رہنے دین کہ وہ درست اور صحیح ہو جائے۔ ہم نے
یون کے ٹوٹنے کے بیان میں اور وہ چند ایسی کہی ہیں کہ وہ سب ولی کو علاج ہیں بکا آمد میں ناظر کتاب ہذا و ان ملاحظہ کریں
لکھ اس مقام پرورد بانی ریجی بعد دستی ولی کے اوسکی رحابت بندو بندش کے کہنی چاہیے ورنہ کچھ پروا نہ کرنی چاہیے موزی
وغیرہ کی رگڑ لگنے کا بیان سچ کے معنی خواش جلد کے ہیں اور سطح جلد میں انفشار اور جھل جانا کسی درشت شے کے چھو
سوا کر ہا میں ہوا ویکو اصطلاح میں سچ کہتے ہیں کہ سچ کے ہمراہ درم پیدا ہوتا ہے اور کبھی بدون درم کے بھی سچ عارض ہوتا ہے کبھی تمام
جلد میں سچ پیدا ہوتا ہے اور زکڑ سے جھل جاتی ہے اور جھلکہ شتقطع ہوتی ہے خواہ لکھ جاتی ہے اور اوسکے الصاق اور لکھ
کی حاجت پڑتی ہے اوس کا علاج ایسی چیزوں سے کرنا لازم ہے جو اب جراحت میں مذکور ہو چکی ہیں اور ناامکان واجب
کہ جلد کو قطع نہ کریں بلکہ جلد بھیلانے میں گو چند مرتبہ کے پھیلانے سے یہ فائدہ حاصل ہو کہ آخر میں الصاق پیدا ہوگا اور اگر اس پر
سے الصاق پیدا نہ ہو گا بندو درم کو لٹائی جاوے گی یعنی جو درم خاص اسی غرض کے واسطے بنائے جاتے ہیں۔ کھلی نہوئی جلد
میں اگر سچ کھلا ہوا واقع ہو اوس پر الصاق دوا کا بدون بندش کے دیکار ہے ان اگر بدون بندش کے ممکن نہ ہو اوسکی تحفیف

بذر یوہ اوہ بہ محبوبیت، ہوا کے کرنی چاہیے اور بہتر ہی ہے کہ ہوا کی اعانتہ ہو اور مخففت کا اثر اور سپر ہو چکی لینے کھلی ہوئی رہو۔ خفیف
 سچ جیسے موزہ وغیرہ خواہ کفش پاکی وجہ سے جن سچ پیدا ہوا ہو اسکا علاج یہ ہے کہ ریشہ پیرا کسی حیوان کا خصوصاً بچہ بڑا بھینسا
 لیکر اور سپر لگا دین وہی اچھا کر دیکھا اور اگر درم پیدا ہو پورا پیڑ کو چمک کر جلا کر خواہ روغ کھل اور تیزال سرخ کا استعمال کریں اور کدو کو شوق
 عجیب القع ہے اور قابل اعتماد ہے موزہ کی رگڑ کے واسطے مینچلہ اور وہ خاتمہ اور لمحہ و ردلہ کے کل اور داتین ہیں جنہیں مٹھوڑا سا قبض
 ہو جیسے آقا یا اور بازو خصوصاً ازو سوختہ کہ اگر اسکا استعمال خفیف سو رگڑ میں کریں شاید یہی کافی ہو گا خواہ سچ شہیہ لینے جو رگڑ بوجہ
 شمع کے عارض ہوئی ہو اور سین بھی ہو اور کافی مفید ہے اور اکثر اوقات میں فقط مرہم امیض کا استعمال کافی ہوتا ہے ایک قوی
 یہ ہے کہ سپیدہ اور اشق اور روغن گل اور روغن آس روغن بید انجیر اور روغن سوسن کو لیکر اشق کو پانی خواہ شراب میں محلول
 کریں اور ان دونوں سے مرہم تیار کریں اور کبھی تنہا مرہم سنگ شراب اور سمان کے ساتھ مخففت ہوتا ہو اور سچ اور سچ خفیف کو درم کو منع
 کرنا تو سبب نطولات کو خصوصاً اگر شفاق بوجہ شمع کے پیدا ہوا ہو یہی کہ آب عدس کو اور طبع کشن لینے اور آب دریا یا نمک استعمال کریں
 اور تفصیل در وہی خشک کر کریں لیکن تمام جلد اور کٹی ہوا و سوختہ منع ورم کی نظر ہو یہی واک کی حاجت ہوگی جس میں خفیف قوی اور خفیف
 فوت ہو اور اسکا علاج بھی صوبت سے خالی نہیں ہے بیان فحرا و خرق اور کاشے کا کرنا خواہ پیکان اور رھڑی کو
 کرج چھبنا ذخریہ تیرہ وغیرہ سے جلد کا بھٹنا اور خرق مطلق شکاف کا پیدا ہونا بہ دونوں قریب قریب ہیں اسلیے کہ دونوں
 صورتوں میں ایک جسم تیز اور نوک دار سخت اندر جلد کے نفوذ کرتا ہے اور اسی وجہ سے شکاف اور جلد کا بھٹنا پیدا ہونا ہر فرق انسانی
 کہ کوئی شے باریک چھوگی اور سوختہ شکاف باریک پیدا ہوتا ہے اور کبھی کوئی چیز موٹی جھنٹی ہو اور سوختہ شکاف موٹا پیدا
 ہوتا ہے پس درخراہ اصطلاح اطباء وہی صدمہ ہے جو باریک شکاف پیدا ہوا اور چھوٹا ہوا درخرق بڑا و مجروحہ ہے جو عظیم ہوا اور چھوٹا
 حجم بڑا ہوا اور شاید ذخراہ وجود تنگی اور چھوٹے ہونے چھیننے والی شے کی مقدار طول میں چھوٹے ہونے پر بھی دلالت کرتا ہے نیز
 چھوٹا اس قدر ہو کہ شاید جلد بڑہ کر گوشت تک نہ پہنچے اور ایسا ذخراہ کم رکھتا ہو اگر اس کے دہنے نہ ہوں اور چھوٹے چھوٹے بڑا تین کی اگر
 اوپر خال خود چھوڑ دین کے خود بخود درست ہو جائیگا اگر چہ گوشت فاسد میں واقع ہو یا ان اگر وہ گوشت شدید الزاوت ہو گا تو
 البتہ ورم اس مقام پر پیدا ہوتا ہو اور ضیاع بھی عارض ہوتا ہو خصوصاً اگر غرزد اور ذخراہ بد ہوں اور بطور چھوٹے ایسی واقع ہو
 کہ اسکا وصول گوشت تک ہو اور ایسی صورت میں بڑا علاج ازو دی فائدہ کے یہ ہے کہ پہلے تسکین ورم اور وجع کی کپاس سے
 اور تدبیر جراثیم کی خندان حاجت نہیں ہوتی خرق کا حال یہ ہے کہ وہ محتاج تدبیر جراثیم کا ہونا ہو اور جراثیم کی تدبیر کے
 مجراہ تدبیر وجع اور ورم کی بھی ضرور ہوتی ہے اور جراثیم کی تدبیر مناسب جو تھی وہ اپنے مقام پر بخوبی مذکور ہو چکی اور مستعد
 کافی تدبیر ہے سبب کا ذکر باب جراثیم میں تفصیلاً ہو چکا ہے اب اس مقام پر جسکا ذکر فرم رہے تدبیر خراہ و خرق سے وہ یہی
 بات ہے کہ بدن میں جو چیز چھوٹے کھنس ہی ہے کاٹنا ہو خواہ نوک کسی چاکو یا سوئی وغیرہ کے اسکا پھلے اخراج فرم رہے اس کو
 کاٹنا کبھی بذر یوہ آلات کے ہوتا ہے وہ آلات کسی ایسے چیز کے ہوں جو ان نوک وغیرہ کو باہر پہنچانے کے لیے اخراج نصیب
 کا لینے تیر وغیرہ کی گانسی کا بذر یوہ کھنس کے ہوتا ہو جسکے سرے پر دو کاشے ہوئے ہیں تاکہ اچھی طرح گر جائے اور قاعدہ عام یہ
 جس آسے نوک وغیرہ کو نکالیں اور اسکی نوک ٹوٹ کر سچاے ٹکٹوٹ نہو اور جس چیز کا ٹکٹا ہو کو زہر فطر ہے وہاں تک کہ اس

اگر کسی پہنچنے کی وسیع ہو گا اسکے بخوبی ٹھہرنے اور گرفت کرنے کی جگہ ہوا چاہیے کہ اگر کسی کی طرف سے قوت میں کچھ اختیار کریں اور اگر دونوں طرف سے قوت ہوئی ہے اور اس جانب کی توسیع کرنی چاہیے تب ہر سے اس کا ٹکنا اولیٰ ہے اور بقدر حاجت اس کو بچیلانا چاہیے اس
 اگر کا خواہ موچو کا ٹوٹ کر نہ جانا اس کا جیل یہ کہ دفعۃً اس کو حرکت قویٰ مذہبی چاہیے بلکہ پھانس اور نوک وغیرہ کو کر کے جب قدر اس نوک کا
 چھنا اندر کی طرف ثابت ہوا سی قدر بلانے کی تدبیر کرنی چاہیے تاکہ وہ نوک اپنی جگہ چھوڑ دی اور جنبش میں اگر سیدھی نکل آئے۔ اور اگر تیریدہ
 بھی مناسب معلوم ہوتی ہے کہ چند روز تک اس کو نہ چھوڑیں تاکہ خود اپنے مقام میں جنبش پیدا کرے اور بعد ازاں نکل آئے اس صناعۃ کے
 بعض علمائے اس بارہ میں جو کچھ کہتا ہے۔ ہم اس کو بعینہ بیان کرتے ہیں وہ یہ ہے کہ تیرہ وغیرہ کی نوک کا نکالنا محتاج اس کا
 کہ پہلے اقسام سہام کو دریافت کریں اس لیے کہ بعض اقسام کی ساخت لکڑی سے ہوتی ہے اور بعض کی ساخت ز اور بانس وغیرہ سے ہوتی
 ہے اور گانسی تیر کی خواہ نیزہ کی انی لوہے اور تانبے اور طبعی اور شاخ کی خواہ اور بڑھوین کی خواہ کسی قسم کے پتھر کی خواہ لکڑی اور نہ وغیرہ
 کی ہوتی ہے بعض کی انی خواہ گانسی گول ہوتی ہے اور کسی کی سہ پہلو خواہ چار پہلو کی ہوتی ہے اور کسی میں ایک ہی انی خواہ دو تار
 ہوتی ہیں اور کسی میں ایک ہی انی لوک اور ہوتی ہے اور کسی کی انی میں نوک نہیں ہوتی اور نہ گانسی میں نوک ہوتی جیسے تعلیم تیر اندازی
 خواہ تعلیم تیر بازی میں خواہ ہلکے سبکی کی۔ کہ اس کی نوک خچر کی طرف مائل ہوتی ہے اور بعض کی نوک خمدار ایسی ہوتی ہے کہ اگر
 بعد ورائے کے جسم میں اس سے پیچیدگی چربی تک نکل آوے اور بعض کی نوک اگر کی طرف مائل ہوتی ہے تاکہ بخوبی اندفاع اس کا ہو سکے اور بعض کی
 انی مشابہ لولب کی ہوتی ہے جب اس کو باہر کی طرف کھینچیں انساں پیدا ہوگا اور تیر کا ٹکنا دشوار ہوگا بعض کی انی بہت بڑی ہوتی ہے اور اس کا
 کنارہ بقدر تین اوٹنگل کے ہوتا ہے جیسے وہ تیر جو دستی کھلتے ہیں اور بعض کی بقدر ایک اوٹنگل کے ہوتی ہے اور اس کا نام ذنا یہ ہے
 دنا اور جو بعض کی انی خواہ گانسی اکہری ہوتی ہے اور کسی انی پر چند نوکین باریک باریک بنائی جاتی ہیں کہ اگر تیر کے سر سے خواہ نیزہ
 ڈانڈ نکال لیں یہ گنجا لوہے کا اندر جسم کے رہتا ہے جیسے کوئین میں گہری ہو تو تیرن اور ڈول وغیرہ کے نکالنے کے واسطے کاٹنا ہوتا ہے
 میں اس شکل کی یہ گانسی وغیرہ بھی ہوتی ہے بعض تیر کی گانسی خواہ نیزہ کی انی میں سری خواہ ڈانڈ پیوست کھاتی ہے اور بعض کی انی
 خواہ گانسی سری اور ڈانڈ میں پیوست ہوتی ہے بعض کی ساخت میں استواری اور مضبوطی کھاتی ہے اور بعض کی انی وغیرہ میں استواری
 نہیں ہوتی اس سے غرض یہ ہوتی ہے کہ جب بدھن لگ جائے اور بائیں میں سری اور ڈانڈ نکل آئے اور انی وغیرہ پیوست رہ جائے بعض انی اور
 گانسی کو زہر میں کھاتے ہیں اور بعض مسموم نہیں ہوتا اگرچہ جیب اختلاف ساخت نیزہ و تیر کا اس قدر تفاوت ہے کہ ہوا بھلا اس کو نکالنے
 کے دو طریقہ مقرر ہیں ایک یہ کہ جذب کشش کو دوسرا یہ کہ دفعہ سے اس لیے کہ اگر تیر وغیرہ خارج میں ہندو چھو اس کا نکالنا بند ہو جذب کے
 ہوتا ہے اس طرح جذب کا استعمال کیا جاتا ہے جب تیر میں جسم میں در آئے اور جس موضع میں تیر کی پیکان ہو اگر نکالی جائے نیزہ الام
 سہلکے میں ہوگا خواہ ازبیت شدیدا ایسی لاحق ہوگی کہ تحمل دشوار ہوگا۔ دفعہ کے ذریعہ سے تیر وغیرہ اس وقت نکالتے ہیں جیسے کہ شت
 میں پیوست ہو اور جن اجسام میں اس کی گمانی پیدا ہو و مضرار میں کم ہوں اور اس جگہ جاک کہنے سے کوئی مانع مثل عصا اور تنخوا
 وغیرہ کے نہ ہو پھر اگر ٹیپی مروج ہوئی ہو اس وقت ہم جذب کا استعمال کریں گے اور ہم ظاہر میں نظر آتا ہو جب بھی جذب کا استعمال کریں گے
 اور اگر پوشیدہ ہو اس طرح آتا ہو اس وقت وہ طریقہ اختیار کریں گے جو قدر ادا ہے تو یہ کہ اس کے کوئی شکل سپاہی رہنا دشوار نہیں ہوگا
 زخمی ہوا تھا اور اسی صورت پر ہر کے جس وقت انی خواہ گانسی وغیرہ نکالنے کی لینے بروقت نکالنے کے بعد شدت ازبیت اور درد کی بات ہے

پانوں میں اور تیرپنا وغیرہ اس سے صادر نہیں مناسب کے تیر کے موضع سے اسکی تحقیق کریں اگر صبر کرنا مجموعہ کا دشوار معلوم ہو چاہیے کہ اگر کسی
جست کریں اور زبان تک ممکن ہو اسکی شکل ایسی درست لکھیں کہ نکالنے میں ہرج اور وقت نہ ہو بلکہ اسے کانٹے نکالنے کی ترکیب خواہ با
اور جوڑنے کی تدبیر کریں اور اگر گوشت میں پیوست ہوگئی ہو چاہیے کہ باغیوں سے خواہ لکڑی سے جذب کریں بشرطیکہ وہ لکڑی پیوست ہو
دائید انگٹ ہو گئی ہو خصوصاً اگر دائید اور سری کی گلی ہو پھر اگر لکڑی کر پڑے چاہیے کہ بذریعہ موپنے یا ہنسی خواہ کسی اور آدے کے جس سے انی
اور گانسی نکالنے میں کمال لیں اور بعض مقامات گوشت کو پھاڑنا بھی درکار ہوتا ہے اور وہاں زیادہ چاک لگانا چاہیے اگر ایک مرتبہ چاک کر کے
سے نکلتا ممکن نہ ہو اور اگر پیکان تیر عضو مجروح اگر کھل گیا ہو اور جدھر سے پیوست ہو اس طرف سے نکلتا ممکن نہ ہو واجب ہے کہ وہ
مقامات چاک کریں جدھر کو توڑ کر نکلا ہے اور اسی طرف سے نکالیں بذریعہ جذب کہ خواہ بذریعہ دفع کے اگر لکڑی سمیت پیکان رہ گئی ہو
اور اگر لکڑی الگ ہو گئی ہو پس کسی اور چیز سے دفع کرنا چاہیے اور پیکان وغیرہ کو بطن خارج کے نکالیں اور مناسب یہ ہو کہ اس کے دفع کر
میں کسی عصب خواہ شریان کو قطع نہ کریں اگر پیکان دوسرا ہو اور ٹوٹنے سے اسکا پتہ لگ جاتا ہے ایسی پیکان کو اس آدے کے انہو میں
داخل کریں جس سے کرنا مر کوڑ ہے اسلئے کہ اگر پیکان نکلے اور ہم اسے دیکھیں کہ اس میں چند مواضع محفوظ ہیں یعنی گڑھی گڑھے پڑنے میں
اس سے زیادہ عار اور نوکین اس میں دھاریک ہوں جو ٹھنڈی ہوں اس وقت زیادہ تفتیش کرنی چاہیے اور خوب تلاشی
کر کے اسے نکالنا چاہیے۔ اگر ان لوگوں میں سے کوئی اور نوک خواہ کاٹھا خواہ گڑھا نظر آئے اسے بھی نکالنا چاہیے اور انہیں جلون اور بیل
سے جو اوپر مذکور ہو چکے ہیں۔ پھر اگر پیکان وغیرہ کے چند نوکین ہوں اور نکلتا ہو اسکا سخت دشوار ہو لازم ہے کہ چاک زیادہ تیر جانیں
بشرطیکہ قریب اس کے کوئی ایسا عضو نہ ہو جس سے سیلان خون کا خوف ہو نا کہ جب خوب منہ کھانجا جائے کسی جسم اسے نکال لیں
بعض آدمی اس چاک کو ایک نل میں داخل کر دیں میں نا کہ گوشت اس کے ہمراہ نکل نہ آئے۔ پھر اگر زخم میں سکون اور ترمیم نہ ہو
ہو اور دم گرم نہ ہو پھلے ٹانگے لگانا چاہیے پھر ایسا علاج کرنا چاہیے کہ گوشت کو اوگادی اور اگر جراحت میں دم گرم عارض ہو
مناسب ہے کہ اسکا علاج نطری اور ضادات سے کریں زہر میں بچھاتے ہوئے تیر کو نلی اندر برافری بیجے کہ جہاں تک گوشت
میں اثر زہر کا ہو چکا ہے اور جدھر سے تیر گذر کر اندر گیا ہے سب کو جدا کر ڈالیں اور کاٹ ڈالیں اور شناخت اسکی یہ ہے کہ گوشت
کا رنگ چم گوشت کو رنگ سے متغیر ہوتا ہے اور تیر و گون ہوتا ہے جیسے مردہ کا گوشت پھر اگر تیر زہر کا بچھا ہو کسی تیری رنگ پتہ
گیا ہو اسکو کسی آدے ذریعہ سے ہم نکال لیں گے اور اگر اس تیر کے نکالنے سے کوئی خیر از قسم گوشت وغیرہ کے مافع ہو اس تیر کو
لین اور شق کر کے کسی آدے ذریعہ سے نکالیں اور شناخت اس بات کی کہ وہ تیر بڑی تک پہنچ گیا ہے یہ ہے کہ وہ تیر بندھا
ہو ہے اور جنبش نہیں کرنا ہو اور جب ہم اسے ملائیں کہ بطن کو نہیں جھپکتا ہے لہذا ہم واجب ہو کہ پہلے ہم اوتی تیری ذریعہ سے
جہاں تک تیر وغیرہ پیوست ہو گیا ہے بعد اس کے گرد اس کے کسی برہم وغیرہ سے ایسا سو یاخ کریں کہ تیر کا نکلتا دشوار ہو اور تیر
اوسی تیری میں کرنی پڑتی ہے جو تیری خنیں اور گندہ ہو۔ اگر پیکان تیر کا کسی عضو میں رہے اسے حسبے واقع خواہ قلعے رہے
یا امعا اور رحم یا جگر میں پیوست ہو اسکو اور علامات موت (نمودار ہوں لازم ہے کہ جذب پیکان سے منع کریں اسلئے کہ اسے
وقت جذب پیکان سے قلعہ کثیر اور اضطراب زیادہ پیدا ہوتا ہے اور ہم محل علامت جہاں کی ہوں اور یا انہیں کہ قلعہ پڑا ہے
بشرطیکہ بھی جذب پیکان کا ایسے وقت علامت نہیں ہوتا اور اگر علامات روی علامت ہوں ایسی تدبیر اختیار کریں گے کہ جس سے خوف کا ہم

از قسم سیلان خون وغیرہ کے خوف سے اس سے الگ ہو اور پہلے ہم اوسکا ذکر گذشتہ سطور میں کر چکے ہیں اور جو امور مملک اور ایذا و بندہ عارض ہوتے ہیں اور ان سب کا بیان مفصلاً ہم کر چکے ہیں اوسکے بعد ہم علاج شروع کرتے ہیں اور اگرچہ زخم عضو رئیس میں ہو لیکن اکثر لوگ ایسی زخم کھا کر اچھو بھی ہو جاتی ہیں اور جان بڑھوتے ہیں اگرچہ یہ سلامتی نہیں ہوتی ہے اور نہایت تعجب ہوتا ہے اور اکثر اوقات کوئی ٹکرا جاکر کانکل آتا ہے اور کبھی بھاق اور پردہ بھی باہر نکل آتا ہے جو شکر پرا ر شرب اور رحم پر دہش ہو اور اوسکی وجہ سے موت واقع نہیں ہوتی ہے علاوہ یہ ہے کہ اگر ہم پیکان کو ان اعضا میں بچھو تو دین نقطہ اوسکی باقی رہے گی پر موت بہر حال طاری ہوتی ہے اور اگر نکالنے کی تدبیر کرتے ہیں عوام اور جمال برحمی سے منسوب کرتے ہیں اور اگر اسکا خیال کرتے اور پیکان کو جس طرح ہوسکے نکال لیں اکثر بار صبح اور سالم رہتا ہے او وہ جاؤ یہ واجب ہے کہ جس مقام پر تیر چھ گیا ہے وہاں جگہ پر اشیق کو رکھیں کہ وہ جاؤب قوی ہو خواہ سر کشدگی جڑ میں کھنڈا کریں اور کبھی رونی اور شہد میں گوندہ استعمال کریں۔ ایضاً برگ خشخاش سیاہ اور برگ درخت انجیر ہراہ آرد جو اور بزر النفع خصوصاً ہراہ فلدیس کے اور ہر طرح رنگ کا پھل مسلم اور ہر طرح خیری کے جمیع اصناف اور زراوند اور لصل لرس او وہ حیوانیہ بہت سی ہیں مثلاً اسڈک کہ اوسکی گھال اوتار لی ہو بدی میں چھو ہو پیکان کو ایسے عجیب النفع ہو اسطرح دائرہ کے او کھڑنے میں نہایت سود مند ہے اسطرح سرطان کو میسر استعمال کریں اور دونوں قسم کے ارب اور صمغ حیوانات کی انفعول بعض کی راویہ بنے عصایہ جو ایک جانور مشہور ہے اور شہد بدش بھی چھی ہوئی چیز کی جذب میں بہت موثر ہے او وہ مرکبہ میں عصایہ کا سر اور زراوند طویل اور سر کشدگی جڑ لصل نیز ایس میں ترکیب ہے کہ استعمال کریں اور خاص فاسد ہڈیوں کے نکالنے والی دوا قروح مندک کے نیچے سے جھقند میں اونکا ذکر ہڈیوں کے بیان میں آتا ہے (قائداً) علاج آگ کو جلنے کا آگ کو جلنے کے علاج میں دو غرضیں متعلق ہوتی ہیں اول تو یہ ہے کہ آبلہ اور چھالانہ پڑنے پائے دوسرے جہت در جل گیا ہے اوسکی اصلاح ہوتی رہے آبلہ پڑنے کے مانع دوا وہی ہے جو تیرید کر اور لذع پیدا کرے اور خاص پہلے ہوتے مقام کا علاج ایسی ادویہ سے ہونا ہے جنہیں جلا بھی کبھد ہو اور اوسکے ہراہ تخفیف بھی لکھو نہادہ تخفیف کو ہر دہ نہیں ہے اور نہ اوس دوا میں لذع کبھد ہوئی چاہیے اور با انیمہ حرارت اور برودت میں معتدل ہونا ضرور ہے اور جب احتیاج دونوں قسم کے علاج کی ہو یعنی چھالانہ پڑنے پائے اور جلنے کا بھی علاج ہو جائے پہلے مبروات سے تدبیر کریں بعد ازاں اگر دوسرے قسم کی دوا کی حاجت باقی رہے اوسے بھی استعمال کریں ورنہ کچھ حاجت نہیں۔ لیکن اگر جلا نہ ہو اسقام پختہ ہو جائے اور چھالانہ پڑ جائے اوسوقت دوسرے قسم کے علاج کا استعمال واجب ہو اور اوسکے واسطے ادویہ یہ ہیں کہ فیمولیا اور جو مٹی کہ اوسکا حجم سبک ہو جیسے چوٹھ کی مٹی اور عدس مطبوخ اور سیاہی بنو روشانی جو ہندوستان میں طیار ہوتی ہے اور پین قیل اور ویک استعمال کریں اور کندر خواہ ملک لبطم وغیرہ اس غرض کو واسطے صلاحیت نہیں رکھتے لیسے کہ بعض ان ادویہ میں سے نہا گرم ہیں اور قوت لذع سے خالی نہیں ہیں اور بعض میں رطوبت حد مناسب سے زیادہ ہے او وہ حر قیہ بحسب غرض اول کے صندل اور فوفل اور خشک سپید جدید خواہ ٹھیکری کو پیکر آب برگ غلب الثعلب در گلاب میں مخلوط کر کے ضا د کریں یا زردی بیضہ اور روغن گل سے مرجم طیار کریں ایضاً کاسنی اور آرد جنسول اور زردہ بیضہ اور روغن گل ایضاً عدس مسلوک ہراہ روغن گل کے ایضاً گل ارمنی اور سرکہ ایضاً روغن گل اور موم بقید مناسب اوسکے بعد چھوٹے کو خوب سادہ ہو کر سپیدہ اور

افیون اور سپیدی انڈی کی اور کب قدر دودھ بھی شریک کریں ایسا برگ خبازی لیکر پیچھے پانی میں اوبالیں اوسکے بعد جو پتہ
اوسمین از قسم دروتہ نشین ہیں اونسے پاک کریں اوسکے بعد مردانگ پر درودہ اور سپیدہ قلعی مکڈاڑ حانی خیز اور روغن گل چار
خز آب برگ کو اور آب برگ کشنیر ایک خیز داخل کر کے استعمال کریں ادویہ حرقیہ موافق غرض دوم کے عمدہ
اس غرض کے واسطے مرہم چونے کا ہے اوسکے بناؤ کی ترکیب یہ ہے کہ چونہ کو لیکر سات مرتبہ دھوئیں تاکہ اوسکی تیزی اور حدت
دور ہو جائے اوسکے بعد روغن گل اور زیت میں کھینچیں اور تھوڑا سا سوم بھی ملا دیں اگر اوسکی حاجت ہو اور کبھی طین قیو لیا بھی ان خیز
پر اضافہ کرتے ہیں اور سپیدی برفہ اور تھوڑا سا سرکہ شراب بھی داخل کرتے ہیں دوسرا نسخہ مرہم نورہ کا چونے کو بہ ستور
مذکور خوب ہو اوبالیں اور آب برگ چند روز اور آب برگ کرب اور روغن گل اور سوم ملا کر تیار کریں اس مقام کے مناسب ہے جہاں
جلد اور نقطہ کا خوف نہ ہو ایک دوا یہ بھی ہے کہ جھاؤ کی پتی اور حسد نوب جلا کر پتھر کین اور گوہر سوکھا ہوا اور پوست درخت
مشکط ایشع مکدس درہم مردانگ تین درہم خبث رصاص چار درہم خبث قصبہ چار درہم ایک مفسول آب سرسہ چند بار پانچ
درہم قیو لیا پانچ درہم طین قبر علی اور رومی اور رومی اور سپیدہ قلعی مکدسات درہم حصا لالہ راعی کو فندہ دس درہم مدافارسی خواہ مداف
چینی چھ درہم تویتا و نیرسات درہم بھیر کی مکیانی دانہ لبالب خواہ برگ لبالب دس درہم خبث الحدید عصارہ برگ خطمی اور خبازی ہوا
دس درہم سوسن آنا دوا و صبل سوسن اساکوئی زعفران مکد پانچ درہم کا فور چار درہم روغن گل اور حرام مغز بارہ سنگھا اور اوسکی چربی بقدر
حاجت ملا کر مرہم تیار کریں ایک اور نسخہ جو زیادہ قوی ہے اور قلیل التواتر میں اوسکا استعمال کرنا چاہیے یہ ہے کہ برادہ بخار
اور برادہ آہن کو طین فر خواہ طین اتر سے گل حکمت کر کے کسی تنور خواہ بھٹی میں جلاتین اور قرص بنا کر کچھ چھوڑیں اور جبوت
تخفیف کی حاجت ہو بطور ذرورہ کے پتھر کین خواہ روغن گل ملا کر ملا کر تین۔ انہیں قبل یہ دوا ہے پچال کہو تر بارہ کتان میں
لپیٹ کر جلاتین تاکہ جل کر خاک ہو جائے اور روغن گل ملا کر ملا کر تین عجیب النفع ہے جن مقامات میں بعد جل جانے کے فرہم ہو جائے
اور نیرکرات بنو گندنا اور مالابو خواہ بظلمہ لہمقا ہر سوین اور ورق آس کو پیس کر دندر کرنا بہت نافع ہوتا ہے اگر اسکا قطع ظاہر ہو
جھاؤ کی پتی خواہ خربوب بنطی کی پتی جلا کر استعمال کریں ورنہ اس سے کچھ فائدہ ظاہر ہو۔ ادویہ مذکورہ خبثہ کا استعمال کرنا
واجب ہے پانی سے جل جانا کبھی کھولتے ہوئے پانی کے دیک خواہ اور کوئی برتن کسی آدمی کے عضو پر گر پڑتا ہے
اور وہی اثر پیدا کرتا ہے جو آگ سے پیدا ہوتا ہے۔ تدبیر مناسب یہ ہے کہ اسکے علاج میں عجلت کریں قبل ازاں کہ وہ میں ابلہ ہو گیا
اور صندیل اور گلاب اور کا فور کو ملا کریں اور دوا کو خشک نہ ہونے دیں بلکہ ہر لحظہ دوا پر ایک کپڑا آب سرد اور برف
میں مچکوائے ہوئے کو پھرتے رہیں کہ یہ تدبیر ابلہ پڑنے سے منع ہوگی سبب بعض اطباء مبادرت کر کے اوس مقام پر آب زیتون
خواہ آب راد کو پھرتے ہیں اور بہتر یہ ہے کہ ملن دولون پانی میں سے کسی ایک کو آدھو میں پیسکر استعمال کریں اور مرہم نورہ
بھی مفید ہے۔ اور جو دوا پچال کہو تر سے بنائی جاتی ہے اور نسخہ اوسکا انجلی بھی منکوب ہو چکا ہے عجیب النفع ہے اور ایسے جگہ سے جو
پڑ جاتے ہیں انکا علاج کرات مسلوں خواہ کرات مجفک سے کرتے ہیں اور یہ سبب سے بہتر دوا ہے اور اسطرح جتنی ادویہ آگ سے
جلتے ہیں اوپر کے باب میں بیان ہوئے ہیں وہ سب بکار آمد ہیں نرف الدم اور حبس دم کا بیان فن کلیات میں بیان
ہو چکا ہے کہ خون کا نکلتا عروق سے ہوتا ہے خواہ کسی رگ کا منہ کھل جائے سبب ضعف اوس رگ کے خواہ اوس رگ میں

امتلاہ خون زیادہ عین سے ہو جائے خواہ کوئی حرکت قوی سے کہ چھینا او جلا نا اور کو دیا پھا نڈا اگر اس سے جی رگ کا موندہ گھل جائے اور خون نکل آتا ہے خواہ کوئی چیز گرم خارج سے ایسی متصل ہو جو بردت اندرونی کو جذب کرے۔ خواہ رگ کسی صدر کی و س سے چھٹ جائے اور وہ سب بادی قاطع ہو یا قساح خواہ کسی طرح کی شریان اندرونی خواہ بیرونی یا عین میں ہو یا کوئی حرکت شدید بہرہ امتلا کے حادث ہو یا رگ سے خون بطور تشبیہ کو چمکے ہو یا اسکے حرم اوس رگ کا ڈھیلا ہو یا واد و صفات برائے رگ پر اوسمین شامل پیدا ہو نہایت اولیٰ اور اقدم کا سیلان بخوبی مشہور ہے راہ کی رگون میں سوشریان ہو کہ اوس سے خون کا سیلان بہت جلد ہوتا ہے اسوجہ سے کہ اوس کا حرم حرکت ہو اور جو کہ شریان میں سے کسی سمٹا ہے اور کبھی منتشر ہوتا ہے اور جب مکان بین شریان کی ٹکی واقع ہو بعد تفرق اتصال کے اور غلا پیدا ہوا تمام کاربو سما کی طرف ہوتا ہے جس کا نام ام الدم ہے اور شریان اگر یہ اوس قسم میں سے جو ملتحم ہوتی ہے لیکن بہت دشواری سے اوس کا التھام ہوتا ہو اور اکثر یہ ہے کہ شریان تمام نہیں ہوتی اور جو تیز گرد شریان کہ ہے اوسمین التھام پیدا ہوتا ہو اور جب گرد کو چیز میں بوجہ التھام کے ٹکی پیدا ہوتی ہے اسی بہت سوشریان میں نکلے پیدا کر کے جریان خون کو مانے ہوتی ہے اور زیادہ اور قدرت سیلان خون کا نہیں ہونے پاتا ہے بلکہ بطور تشبیہ کے خواہ نہایت پہلی جہاں جس قدر سانس باقی رہ جاتی ہے اور ملتحم نہیں ہوتی ہے اور بعد راستہ آہستہ خون نکلتا ہو جیسے سکی ہو یا بنہری بندریہ غمز اور دباؤ کی کہیں پھر خون کا سیلان رگ جاتا ہے اور جہاں کا تھان ٹھہر جاتا ہے جیسے عنق کا اکثر یہی حال ہوتا ہو اور بیشتر وہ رگ تھما زبردتہ تحریاتی ہے اور بندریہ پھس کے اور پیش کے معلوم ہوتا ہو اور اکثر یہ ہے کہ شریان کو اندر کی طرف سیویات پیدا ہوتی ہے کہ اندر ہی اندر چھٹ جاتی ہے اور جلد بدستور مسلم ہتی ہے اور سوقت جلد کے پور سما پیدا ہوتا ہے اور ورم لین کا حادث ہو جو خون اور رگ کے ہوتا ہو اور اوس ورم کا سکون بوجہ عمر اور دبانے کے ہوتا ہے اور یہ کیفیت اکثر عنق اور رانہ یعنی کش ران میں عارض ہوتی ہو اور رابض میں بھی خود بخود بھی کیفیت ہوتی ہے اور اکثر اس کا عارض بنسب کسی اور خارج کو ہوتا ہے اور قصد یہ بھی ہی صورت پیدا ہوتی ہے اکثر اطباء نے گمان کیا ہے کہ برابر ایک فنق شریان سے ام الدم پیدا ہوتا ہے اسلئے کہ شریان کا تشکاف کبھی ملتحم نہیں ہوتا بلکہ جو عضو شریان کو گرد ہے اوسمین التھام پیدا ہوتا ہے اور ورم مشہور ہو اور سما پیدا ہو جاتا ہے اور خود شریان بوجہ شق ہونے کے کبھی نہیں جوڑتی ہے حالانکہ ایسا واقع میں نہیں ہے کہ شریان کبھی ملتحم ہو بلکہ جوڑ سکتی ہے۔ جو لوگ شریان کے جوڑنے سے مانع ہیں اونکی دلیل قیاسی ہی ہے اور تجربہ سے استدلال کرتے ہیں قیاسی دلیل یہ ہے کہ شریان کا ایک طبقہ منجھاد و طباقون کو عقرونی ہے اور عضو دست کا التھام نہیں ہوتا ہے پس بحکم ضرب ورم شکل اول کے نتیجہ یہ ہو کہ پوری شریان ملتحم نہیں ہو سکتی۔ اور تجربہ کا بیان اس طرح پر کرتے ہیں کہ ہم نے کبھی کسی شریان کو جوڑتے نہیں دیکھا چالیٹوس نے ان لوگوں کا مذہب قیاس اور تجربہ سے کیا ہے قیاس جو اس مقام پر چالیٹوس نے کیا ہے خطا ہے یعنی اوس کا صغریٰ ارجح منطوقات خواہ مشہور است کہ یہ صورت اوس قیاس کی یہ ہے کہ شریان میں میں میں سے گوشتا در بڑی کے اور گوشت ملتحم ہوتا ہو اور بڑی مطلق نہیں جوڑتی ہے پس چاہیے کہ شریان جوڑنے اور نہ جوڑنے میں میں میں کی کیفیت حاصل کرے وہ کیفیت یہی ہے کہ بہت دشواری سے ملتحم ہوا و تجربہ اپنا چالیٹوس نے یہ نقل کیا ہے کہ اکثر لوگوں کا علاج کیا کہ اونکی شریان کا التھام ہو گیا اور شاید یہ بحث ایسی ہے کہ ہم اسکے بیان سے خارج ہو چکے اور اوپر کے ابواب میں اسکو ذکر کر چکے ہیں لیکن پھر ہم کہتے ہیں کہ اعضا کا حال بروقت اسعات و کے مختلف ہوتا ہے کسی عضو سے خون بکثرت نکلتا ہو اور جب عضو تشکاف ہو جائے خون بکثرت جاری ہو جیسے جگر اور ریا اور بعض اعضا آئینو

میں کہ اونسے کم نکلتا ہے اور ان دونوں نسیوان میں لبس سے خون نکلتا پر خطہ مرہ ہے اور لبس عضو سے ایسا پر خطہ مرہ نہیں ہے جیسے پھپھڑے سے خون کا نکلتا بہت کثرت سے ہوتا ہے خواہ ناک سے بھی خون بکثرت برآمد ہوتا ہے۔ پھپھڑے کا خون نکلتا پر خطہ مرہ اور ناک کے بقدر خون برآمد ایسا ہر خطہ ناک نہیں ہے اور جیسے برآمد ہونا خون کا مشابہ اور رقم اور گزہ سے کہ بہت ہی قلیل برآمد ہوتا ہے بلکہ بیشتر تھوڑا تھوڑا خون نکلتے نکلتے انجام بد کی طرف پہنچتا ہے رکون سے بھی خون کے نکلنے کی خیرات صورت میں کسی شریان کے خون برآمد ہونے کی صورت زیادہ ہوتی ہے اور خطرہ بھی زیادہ ہے جیسے ہاتھ اور پاؤں کے ٹپہ بڑے شریان کہ ان سے اگر خون جاری ہو اکثر نوبت بہ ہلاکت پہنچتی ہے اور ہند میں ہوتا ہے اور بعض شریان کا خون ایسا پر خطہ مرہ ہے جیسے شریان قحف یعنی جو ستخوان سر کے پاس ہے کہ اس کے خون کا بند کرنا سہل ہے اور فقط باندھ دینا اس کا کافی ہے اور اکثر پھر چھوٹے شریان سے خون جاری ہوتا ہے اور خود بخود بند ہو جاتا ہے کبھی درمیان شریان کے خون اور غیر شریان کے یہ فرق بیان کرتے ہیں کہ شریان کا خون نرمی اور رفیق اور اچھا اور خونی بہ نسبت غیر شریان کے ہوتا ہے اور مائل بہ سوا و مثل خون نہیں ہوتا ہے اور ناقص ہوتا ہے۔ یہ کبھی جاننا ضرور ہے کہ جس شخص کو استفراغ دوسری مخصوصا استفراغ دوسری تہی اور استفراغ حد افراط کو پہنچ جائے اور نوبت تشنج کی پہنچ نہایت رومی ہے ایسی طرح اگر پہلی آنے لگے ایسا استفراغ ہلاکت ہوتا ہے اور پہلی کے ہمراہ بوجہ استفراغ مذکور کے غشی بھی پیدا ہو بہت جلد موت واقع ہوگی اور نڈیان اور اخلاط عقل اتیہ استفراغ خون کے ہلاکت رومی ہے اور اگر نڈیان اور اخلاط عقل کے قریب تشنج پیدا ہو اکثر قاتل ہوتا ہے **قانون علاج نزف الدم کا نرف** کے علاج میں ابتدا تجس خون کی تدبیر کرنی چاہیے بعد ازاں اگر تہیر پڑ گیا ہے اس کا علاج کوہن اور جس نزف الدم کا سبب برقرار ہوگا بند کرنا ممکن نہیں ہے جیسے کوئی مادہ نکال وغیرہ باعث اجراء خون کا ہے کہ جب تک ازالہ اس سبب کا نہ کریں گے کیونکہ بند ہوگا پھر اگر بوجہ ضعف مفراط خواہ کسی اور وجہ کے اتنی ہلاکت نہ ہو کہ پہلے ازالہ سبب کریں بعد ازاں جس خون کوہن جو نہیں خون کو ذریعہ سحر ناچار اس سے بند کرینگے اور جالسات خون کا بیان تفصیلی اگرچہ کتاب اول میں ہو چکا ہے تاہم اس مقام پر بطور مدد کے کہنے ذکر کریں گے۔ واضح ہو کہ اسباب جس خون کے بعض وہ ہیں کہ بہت خرچ کو بدل دیتے ہیں خواہ ایسے ہیں کہ جسطرف سے خون جاری ہو اسی طرف آنے کو روکتے ہیں اور مقام جریان تک پہنچنے نہیں دیتے اور بعض جالسات ایسے ہیں کہ خاص مقام جریان خون سے اس کو ٹکھنہ نہیں دیتے اور بعض حوائس کا اثر مرکب دونوں اثروں سے ہوتا ہے کہ مانع وصول بطرف منج کے بھی ہوتا ہے اور خود موضع جریان سے بھی روک دیتے ہیں خواہ یتنوں فائدہ دن کو جامع ہوتے ہیں پہلی صورت یعنی جو چپہ خون نکلتے کی جہت بدل دی اور خلاف جہت کی طرف مائل کرے اس کی بھی یہ کیفیت ہے کہ فقط جذب بہ طرف خلاف جہت کرے اور کوئی دوسرا راہ برآمد خون کی جہت مخالف میں جدید پیدا کرے جیسے جگر پر وضع معاجم اگر واسطے جس نزف الدم کے کہ ن داپنے تھنے سے رطاف پیدا ہوگا اور یہ کوئی نیا سوراخ بوجہ اس ترکیب کہ پیدا نہیں ہوتا اور کبھی ایک نیا خرچ بذریعہ جذب خلاف کو پیدا ہوتا ہے جیسے صاحب رطاف کی اوس ہاتھ کی قصد کھولی جائے جو محاذی اس کے تھنے کی موثر طریقہ قصد ضیق ہوا اور زیادہ کشادہ نہ ہو دوسری قسم یعنی روکنے والی شے ایسی کہ بڑی نزف تک آگئے وہی ہوگی جو مانع حرکت خون کی اور اس کے نفوذ کی ہو اور یہ صفت اوہن یاہ سبب خرق کے ہوتی ہے یا بوجہ خود پر کے ہوتی ہے اور محدود ہونا ہے خواہ کیفیت اور حالت خاص کسی بدن کی جیسے

غشی کا واقع ہونا کہ اکثر بوجہ غشی واقع ہونے کے جس نرف الدم کم پیدا ہوتا ہو پتیری قسم یعنی جو خاص موضع نرف دم پر خون کو روکنے وہ ایسی ہی پتیر ہوگی جو نرف کو بند کر دے خواہ بند یہ بندش سخت کی جائے یہ رخنہ بندی اور کوئی چیز سورخ میں بھر دینے کی جیسے کوئی دوا خواہ گہرا وغیرہ بھر دین یا فقط رخنہ بندی کریں اور سورخ میں کچھ نہ ہرین خواہ موضع نرف الدم خشک کر دے پیدا کریں داغ دینے سے یا کوئی دوا ایسی لگائیں جس سے پتیری پڑ جائے خواہ جھوڑا اور بتکی ایسی پیدا کریں کہ خون رک جائے خواہ کوئی دوا معرقی اور پسندہ لگائیں خواہ تجفیف پیدا کریں خواہ ادویہ لچر کا استعمال کریں خواہ اوس گوشت کو جو درک کے پتیر اور سین تنگی پیدا کریں تاکہ اوسے بند کر کے تہ بہ تہ مسدود کر دی ضروری یہ بات جاننے کے قابل ہے کہ اگر جراحت کو ہمراہ دم بھی ہو اکثر یہ تدبیرات اور اعمال جو اوپر بیان ہو چکے ہیں ان کا کرنا دشوار ہوگا اس لیے کہ اس وقت نہ بندش بذریعہ ڈور و نکلے ممکن ہوگی اور نہ فیتلہ وغیرہ کا داخل کرنا یا پتیر لگانا اور فوٹو سٹواری سے بندش ہو سکے گی یا ان اس وقت استعمال ادویہ مغزیہ کا ضرور ہو سکے گا اور قبض اور تخدیر کا پیدا کرنا اور خون کا قوام کسی قدر غلیظ اور خاثر کرنا اور اگر علاج بذریعہ بندش کے خواہ بذریعہ چاک کرنے کے خواہ کسی دوا کے لگانے سے بشرطیکہ زخم میں درد زیادہ ہو کیا جاوے وہ نہایت ردی ہے اور چوشست پر خاست ایسی واقع کر جسکی جیسے درد پیدا ہو وہ بھی ردی ہے اور ٹھکانا عضو محروم کا لازم ہے کہ جامع دو باتوں کا ہو اول تو درد نہ ہونے پائے و دوسرے بسطرف خون کا میلان ہے اوسکی جہت مخالف میں لہذا کریں پس اعانت خروج دم کی بذریعہ تدلیہ اور تخلیق کے نہ کرنی چاہیے یعنی ایسی طرح اوس عضو کو تھکانا اور لٹکانا درست نہیں ہے کہ اخراج خون کا آسانی ہو جائے کہ اسے اگر ان دونوں غرض کو حاصل ہو جائے ضد ہو یعنی درد کی زیادتی کا موقوف ہونا اوسی شکل پر اوٹھانے میں منحصر ہو کہ جس شکل میں خون آسانی نکلیں گا گمان ہے خواہ برعکس اس وقت مشاہدہ حال مریض کے جو غرض زیادہ مناسب ہو اوسے اختیار کریں اور جس کا تحمل مریض پر آسان ہو اور سرگ دست جو مفید زیادہ ہو اوسے کا لحاظ زیادہ کریں سب اس وقت ہمو احتیاج ایک اور بات بیان کرنے کی ہے بعد ازاں کہ ناظر کتاب مذکور اس امر کا لحاظ بخوبی کرے کہ جس رگ سے خون جاری ہے شریان ہے یا شریان نہیں ہے بلکہ ورید ہے اور وہی شریان جو اوپر جہنگی خون اور رنگت وغیرہ کے بیان ہو چکی اوسکے ذریعہ سے اطمینان کرے تاکہ اگر شریان سے اجزاء خون کا احتمال خواہ یقین ہو اوسکی تدبیر میں توجہ زیادہ رکاربے اور ورید کی نرف الدم میں چند ان اہتمام نہ کرنا نہیں ہے بعد اسکے ہم کہتے ہیں کہ جذب بطرف خلاف جو بطرف خراج دم نہواو سکی تدبیرات مختلفہ میں سے ایک تدبیر یہ بھی ہے کہ عضو خروج کو الم اور انڈا بذریعہ لک اور بندش کے پہونچانی چاہیے خواہ بذریعہ مجامع کے انڈا وینی چاہیے اور جس عضو کی طرف جذب کرنا چاہیے واجب ہے کہ وہ عضو عضو موقوف کا مشارک اور دونوں ایک ہی خط مستقیم طو لا خواہ عرضا واقع ہوں اور دونوں جہت عرض اور طول میں جو دور تر ہو بہ نسبت عضو موقوف کو اوسکی طرف جذب کرنا چاہیے اور قریب کی طرف مناسب نہیں ہے جیسے اگر جذب لک سر کے دونوں طرف کا کسی ایک جانب سر کے خواہ ہاتھ کے جانب مخالف کا جذب اوسے ہاتھ کے دوسری جانب میں کہ دونوں جذب قریب میں انکا چند ان فائدہ ظاہر ہوگا اور پورا انفراد اور جذب ہوگا اور یہ قواعد ایسے ہیں کہ بروقت انکو سمجھنے کے ناظر کتاب مذکورہ اصول یاد کرنے کی ضرورت ہے جنہیں ہم نے کتاب اول فن کلیات میں ذکر کیا ہے جہاں پر قوانین استخراج کے بیان کیے ہیں۔ بندش خواہ دلکٹ وغیرہ جو کہ کریں واجب کہ اوس عضو کے قریب سے واقع ہو جس

خون کی روانی سہو رہی ہے پھر اس سے اوتر کر دوسرے مقام پر پہنچا اور پھر اتین کے شکافہ ہونے میں ان تدابیر سے اسکی امید قطعی نہ رکھنی چاہیے کہ بس یہی تدبیرات کافی ہیں اور جس خون فقط انہیں تدبیرات ہی ہو جائیگا بلکہ ان تدبیرات کو جسٹھ ٹھہرا کر استعمال کریں اور یہی حال فصد جانب مخالفت کا ہے جو بعد فطرت میں کھولی جاوے دوسری قسم کی ایک صورت یعنی خون کے غلیظ اور جائز کرنے کی صورتوں میں ایک پھررت یہ ہے کہ مثلاً اگر کسی شخص کو رعاف وغیرہ بکثرت جاری ہو اور وہی اخذیہ غلیظہ الکیہوس کھلاتی ہو خون کو خاترا و ز غلیظہ کر دین جیسے عدس اور عناب وغیرہ اور دوسری صورت یہ ہے کہ مخدرات اور اب سرد کا استعمال کریں اور بدن پر ادویہ سرد رکھیں اور کبھی غشی خود بخود واقع ہو خواہ کسی تدبیر سے پیدا کیا جائے ایسی مفید ہوتی ہے کہ نرف الدم کو بند کر دیتی ہے۔ قسم اخیر کی صورت یہ ہے کہ اوسمین فقط ایک ہی قاعدہ کی رعایت درکار ہے یعنی مثلاً کبھی کوئی شیرین متصل قلب کو ایک ہی جانب سے ہوتی ہو اور دونوں جانب اسکی متصل نہیں ہوتی اگر اسکی بندش فقط ایک ہی جانب کر دین روانی خون سے امان اور اطمینان ہو جائے بلکہ بیشتر دوسری جانب سے ایک شعبہ متصل ہوتا ہے دوسرے شریان کا کیا سبب و دوب جاتا ہے اور خون اسکی طرف پہنچتا ہے اور جس اہ کو بند کیا ہے اسکی دوسری جانب سے خون اوسمین پہنچتا ہو اور موت دوسری بندش کرنی پڑے گی اور تیل انہدش اوس جانب کی شناخت کرنا چاہیے پھر ہر اس رگ کا سیدھا ہو اور جان سے بر رگ پیدا ہوتی ہے بعض مواضع میں مبداء اسکا اسفل کی طرف ہوتا ہے جیسے خلق میں اور بعض مقامات میں مبداء انہدش کا اور کی طرف ہوتا ہے جیسے ران اور بانوں میں جب یہ مقام اچھی طرح معلوم ہو جائے اور وقت خندا اور رابطہ کا استعمال کرنا چاہیے ایک تدبیر اسکی یہ بھی ہے کہ سوچنے وغیرہ سے رگ کو باہر نکالیں اگر چہ اسکا نکالنا بدون چاک کرنے محوٹے سے کوشت ممکن نہ ہو اور گوشت سے مراد وہ گوشت ہے جو محیط اوس رگ سے ہے اور اس رگ کو چھپائے ہوئے ہے۔ اور سکے بعد اون ادویہ کو چکا ذکر ہم کرتے ہیں استعمال کرو۔ اگر یہ رگ ضارب ہو یعنی مثل نبض کو چلتی ہو اور خوب اسکی حرکت محسوس ہو مناسب ہے یہ کہ خرقرقن سے اسکی بندش کریں اسطرح اگر ضارب نہ ہو لیکن اتنی بڑی ہو کہ اوسمین سے خون بکثرت نکلتا ہو اور بند ہوتا ہے جب تدبیر کے فراغت حاصل ہو بعد ازاں استعمال وادھا کریں تین تین پٹی نہ کھولیں خواہ چار روز تک اور اس اثناء میں اگر دوا سری کو دیکھیں کہ خوب چسپان ہو گئی اور اچھی طرح گرفت کر لی ہے پھر اس سے ہرگز چھوٹا مناسب نہیں ہو بلکہ اور زیادہ انتہا کر کے اور سکر دوا سے قسم کی دوا لگا دیں جو کس قدر پہلے دوا کے خشکی بوجہ اپنی رطوبت کو کم کر دے ساوا کر دوا کے اوپر پٹی خواہ کپڑے اور کاغذ وغیرہ کی چھوڑانے سے وہ دوا بھی اوکھڑا ہے موضع دوا کو ادھکی کے نیچے دبا کر ایسی تدبیر کریں کہ خون کا اوچھلنا نکھارک جائے اور جب قدر دوا چھوٹ کر لگتے لگتے ہو باقی ماندہ بھی جو الگ ہو چکی ہے اس سے جدا کر دیں اور ادویہ چاکر اوس دوا کو دگر دگر کر کے کر دیں اور دوسری دوا اسکی جگہ پر بد لکر رکھیں اور ہر وقت دوا چھوڑانے کے عضو مجروح کو اس طرح اوٹھاتین جیسا اسکی نسبت مناسب ہو اور وہی شرط رہیں جسکا اوپر بیان ہو چکا ہے اور عمدہ طریقہ اوسکا یہ ہے کہ زخم کا مٹو موندہ مبداء کو دوا چھوٹا کر کے اس میں ہو خواہ رجم میں ہو ایسا فرسٹ بچلایا جائے کہ اوپر کو اعضا کو اوٹھا کر دے اور اوپر کے اعضا چھت کر دی اور با انہدش شکل کو پیدا کرنے سے درو پیدا ہو جیسا ایسا عنوان اسکی لیتے خواہ بیٹھے کا درست ہو جائے پھر تین روز تک مریض کو اوسی انداز پر رہنے دے تا کہ خون بند ہو جائے۔ گوڑ وغیرہ بھوکے خواہ اور کوئی چیز زخم کے اندر

داخل کر کے جو تدبیر ہو اسی وقت جلگی جبکہ شران عظیم ہو اوسکی ترکیب یہ ہے کہ پشتم ارنب خواہ کڑی کا جالایا باریک وئی یا پورنا کپڑا کتان کا لیکر اوسپر ادویہ مغیرہ اور ادویہ مانع خروج کو چھڑکین اور فیتلہ یعنی بتی سی بنا کر شران کے اندر داخل کریں اور اوسکے اوپر بتی باندھیں اور کبھی فقط پشتم خروگوش کی بتی تنہا کام دیتی ہے اور کسی اور چیز کے ملائے کی ضرورت نہیں رہتی لیکن بندش ایسی درست اور صفائی کے ساتھ کرنی چاہیے کہ جبکہ التمام پیدا نہ ہو کھل نہ جاوے اور جو فیتلہ رک کر اندر داخل کیا گیا ہے اوسکے خارج کرنے کی تدبیر طبیعت آپ ہی خود کر لیتی ہے اور جتنا جتنا زخم پورتا جاتا ہے بتی باہر نکلتی آتی ہے خواہ اندر ہی اندر وہ بتی سمٹتی جاتی ہے اور پتلی ہوتی جاتی ہے اور دب دب کر ایسی باریک ہوتی جاتی ہے کہ بعض کے زخم سے مثل رشتہ بازیک کو نکلتی ہے۔ روم بلا التمام یعنی زخم کا موندہ بند کرنا اور اوسکے اندر کوئی بتی وغیرہ نہ رکھنا اوسکی صورت یہ ہے کہ بتی کی شکل کی کوئی شے زخم کے موندہ پر رکھیں اور اندر رکھ کر داخل نہ کریں اوسکو اوپر گدی رکھ کر باندھیں خصوصاً اسفنج کی گدی اور پتلی ایسی درست باندھیں اور خوب کس کر کہ احتمال کھل جائے اور وہ چوبنے کا نہ ہو۔ اور جبکہ واسطے بندش برخلاف اس بندش کے ڈھیلے اور نادرست ہونی چاہیے اسلئے کہ پہلی بندش سے غرض یہ ہوتی ہے کہ زخم کا موندہ ہم لمبائے اور پتلانچ پتی کا خوب تنگ رکھا ہوا اور دوسرا تیسرا چ بلبست پہلو کے اور ہر ایک چ بلبست اپنی ما قبل کے ڈھیلے ہونا مناسب ہے اور یہاں پر یعنی جذب کی واسطے برعکس اس کے بندش چاہیے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ بہت سی گدی اور پتلی کا باندھنا بشرطیکہ ضعیف ہون اکثر اونسے خورشید یعنی جذب کا پیدا ہونا ہے اور منفعت سد کی لئے مہمل در روم کی حاصل نہیں ہوتی اور شد خواہ بند کرنا اوس سے غرض اصلی یہی ہوتی ہے کہ خون کی آمد بند ہو جائے نہ اینکه اللحم اور اندر ہونے والی اگلی ضرورت، اہلکام کی ہو کہ مضافتہ نہیں ہے کہ سختی سے بندش کریں بعد ازان تھوڑا تھوڑا ڈھیلہ کر سنے جائیں۔ اکثر احتیاج اسکی ہوتی کہ گوشت کو ٹانگے وغیرہ سے سیمل و دونوں باہیں کھینچ کر کے اوسکے بعد پتی وغیرہ باندھیں اور پشتم فقط دونوں باہوں کا موندنا اور ایسی ہاؤک اور پتی وغیرہ جو زخم کے لئے رہنے کی حافظ ہوں جسکا ذکر اوپر ہو چکا ہے کافی ہوتا ہے۔ بعد اوسکے ایسی ادویہ کو چھڑکنا چاہیے جو لحمہ میں اگر کوئی رگ مثل دواج کے پھٹ جائے واجب ہے کہ اسے ابتدا میں ایک ہاتھ کی اوگلیوں سے ملا کر ادویہ اور پتی وغیرہ اوسپر دوسری ہاتھ سے چڑھائیں اور لگائیں۔ روم مذکورہ حلقہ کے کبھی بوجہ استواری حلقہ یعنی شکنے والی چیز کے جو موندہ پر شکاف کو نکلی ہو اور ہر دو اوس موندہ کو سمیٹ کر رہے حاصل ہوتا ہے کہ وہی حلقہ اسقدر سمیٹا ہے کہ آخر کار میں خون کو پسینہ کر دیتا ہو اور فائدہ روم کا پیدا ہوتا ہے خواہ کوئی شے زیادہ تیرید پیدا کرے اور خون کو مسجد کر دے اوس مقام میں گوشت پیدا کر کہ شکاف میں تنگی پیدا کر کہ شکاف ایک ہی ہے کہ مثلاً رگ کو عرض میں قطع کریں پس دونوں طرف سے وہ سمیٹ کر پہلے ہی مرتبہ اسقدر تنگی پیدا کر تنگی کہ اوپر گوشت دوڑ جائے گا اوس طرف جہر سے سیلان خون کا ہوتا ہے اور یہ تدبیر اوس مقام میں درست پڑیگی جو موضع لحمی ہو اکثر حاجت قطع ایک شعبہ رگ کو کنارہ سے ہوتی ہے تاکہ داخل اوسکا اندر کی طرف یا استواری ہو بعد ازان اوپر دو انگلی جاتی ہے۔ اکثر التمام مجرر کا بدون ام الدم کے ہونا پیری پیرے کیوجہ استواری زخم کی فقط رگ کے ذریعہ سے بھی ہو سکتی ہے اگر سیلان خون کے وجہ سے کوئی ضرر عظیم پیدا ہوا ہے اور زیادہ مہلت استعمال ادویہ کی نہواور کبھی بذریعہ استعمال ادویہ کا ویشل چونہ وغیرہ کی بھی ہوتی ہے خواہ رنگار اور پھلکری کو اقسام اور اقسام نریج کے اور کمون وغیرہ کی جو ضعیف العمل ہیں کہ ان ادویہ کو مقام شکاف پر چھڑکتے ہیں اسطرح زید البحر سے بھی فائدہ حاصل ہوتا ہے اکثر یہ دوا میں چھڑک کر موضع حادث کی بندش کر دیتے ہیں۔ پس خون بند ہو جاتا ہے مگر اس میں خطرہ یہ

کہ اس تدبیر سے خوشکیشہ پیدا ہوتا ہے یا سانی الگ ہو جاتا ہے اور فقط پانی لگنے سے خواہ اس نے تفاوت کسی جسم کی پیری
 اوڑھ جاتی ہے۔ بلکہ اندر کا خون جس وقت روانی برآ کر پیری کی مدافعت کرتا ہے فقط اسی خون کی روانی کے صدر سے یہ پیری
 ہو جاتی ہے اور تھوڑی تھوڑی سبب سے بھی اس خوشکیشہ کا زوال ہو جاتا ہے اور اسکے گرجانے کی بعد پیری و دشواری پیدا ہوتی
 ہے اس واسطے اطباء نے تجویز کی ہے کہ اگر کسی نے جو پیری ڈالنی مطلوب ہو چاہے کسی دوسرے کے گریے سے بلی گری بہت
 زیادہ ہو اس سے رافع دی و دیگر سنگین تاکہ خشک شہا پس پیدا ہو کر اس کو زور نہ دے۔ یا سانی گرنے سے اور بہت دنوں
 گرے اور ایسا مستحکم ہو جائے گوشت اوپر ثابت ہو گیا ہے اس لیے کہ اگر داغ ضعیف لگاتے ہیں اس سے خوشکیشہ پیدا ہوتا ہے اول
 توضیف کرانے سبب کو گزرتا ہے اور باقیماندہ کثیر کو جذب کرتا ہے اور تھینک دیکر پیدا کرتا ہے۔ اور جو داغ بقوت لگاتے ہیں اس کا دم
 اور رخنہ بندی خوشکیشہ قوی ہوتی ہے اور شگاف کو زائل کر دیتی ہے اور اگر شگاف صبح ہو گیا ہو چھوٹا کرتی ہے اور سمیٹ دیتی ہے
 منجلہ داغ لگانے کے تدابیر سے ایک عمدہ اور مفید تدبیر ہے کہ سپیدی بھڑکی ایک کب کا بھڑکا سیدھا سی ملا کر شیم خمر گیش وغیرہ
 آلودہ کریں اور مقام شگاف پر لکھیں اور باندھ دیں اس تدبیر سے بہتر یہ تدبیر ہے۔ کہ زیرہ اور چونا میں کدھام شگاف پر لکھیں اور
 دونوں قلعہ طار بھی اضافہ کرتے ہیں زاحیات یعنی جلد اقسام پیکاروں کی بھی ازین قبیل ہیں کہ اوہین قبض اور کی دونوں کی قوت
 ہے اور چونہ میں فقط کی قوت ہے اور قبض کی قوت چونہ میں بہت کم اور معذبہ نہیں ہے۔ خوشکیشہ ایسی دایہ کاوی خواہ
 محض گئی ذریعہ سے پیدا ہو اور اس دامن قبض بھی ہو ایسا خوشکیشہ بہت دیر تک ٹھہرتا ہے اور عین بھی ہوتا ہے کہ اگر
 کے غلیظ کا عرق پھوڑا ہو اور خود وہی غلیظ باوجود کی جدت کو غریہ کی بھی قوت رکھتا ہے۔ سورخ کے بند کرنے والی دوا
 جیسے مین مفسول اور عکاک مطبوخ اور نشاستہ اور گرد آسبا اور صمغ اور کندرا اور تیناچ ایضا زریب عنب و رصفہ
 میڈک بھی انسی قبیل سے ہے جیسے کہ تین ایضا کو کب اس موس بھی یہی خاصیت رکھتا ہے جو دوائیں بذریعہ تخفیف اور احکام کے
 جس خن پیدا کرتے جیسے صبر اور قشار کندرا و خستہ زریب جو خوب باریک پسما ہو اور مارو ہمراہ روغن کے کہ دوسری جلا تین اور
 شعلہ دینا منقوت ہو جائے پچھا دالین سطح بردی سوخنہ اور تیناچ اور الدمد بریان یعنی کدھام آہن اور گھوڑے کی لید اور گدے
 کی لید دونوں جلی ہوئی خواہ بدون جلی ہوئی اور پلوں کی راکھ اور سپی کی راکھ بشرطیکہ دھو کر انکا نک جہا نہ کیا ہو اس لیے کہ
 دھونی کے بعد یہ خاکسترا قسم مغزی ادویہ کے ہو جاتی ہے اس سطح تازہ اسفنج صبر کو زفت خواہ شراب میں ڈبو دیا ہو اور ڈبو کر
 بعد اسے جلا دالین سطح یا تو کو جلا کر استعمال کرنا بیان اوویہ لسیطہ اور مرکبہ کا جو بقوت جس نرف الدم
 کرتی ہیں اور جالینوس نے اوہین ذکر کیا ہے اور بہت مبالغہ آونکے وصف میں کیا ہے اور جالینوس کو بعد اور لوگوں
 انوکا تجربہ کیا حقیقت انکا نفع زیادہ پایا ہے منجلہ اون ادویہ کے ایک نسخہ ہے قلعہ طار میں جزر کندر سول جزر صبر نکالطہ خشک
 اور نفل اور عکاک آہن کدھام جزر زرخ جار جزر جین۔ یک پیسکر چنانہ اور میں جزر داخل کریں اور کل ادویہ سے ذرہ در طیار
 کر کے فیتلہ پر چھڑک کر استعمال کریں خواہ موضع نرف پر چھڑکین عجیب النفع ہے۔ یا عذروت اور صبر اور مصطکی اور دم الاون کو
 پیسکر فیتلہ پر چھڑکین اور یا ستواری باندھیں۔ یا صبر اور کندر فقط ہمراہ شیم ارنہ وغیرہ کے جیسا اوپر مذکور ہو چکا ہے استعمال
 کریں۔ خواہ اسفنج کو جلا کر جیسا اوپر بیان ہو چکا ہے استعمال کریں۔ اور خشک سوخنہ سائیدہ اور چرک قلعی اور توتیا اور غبر

خواہ صبر اور کبریت یا کندر اور کبریت سے ضرور طیار کریں۔ یا استعمال فیتلہ کا سپیدی ہضہ کے ذریعہ سے کریں۔ خواہ قلعہ طاق
اور کندر اور قاق کندر آٹھ جز اور پانچ آٹھ جز جنس میں محرق آٹھ جز خواہ قلعہ طاق اور نحاس محرق اور قلعہ طاق اور پھگری ہریان ہوز
استعمال کریں۔ عمدہ علاج نرف دسوی کا خصوصاً اگر سر سے خون جاری ہوتا ہو یہ سب کہ صبر ایک جز اور اس بد نہیں جو رطوبت
کو زیادہ جذب کرتا ہو اور نصف جز صبر کا اس شخص کے واسطے جس کا بدن نرم ہو اور رطوبت کو کم جذب کرتا ہو اور قشاکر کند
خشک میں ایک جز اور خود کندر چرب بدن لیٹ میں ایک جز اور انہیں دونوں پر اقتصار کیا جاوے خواہ انکو ہر دم والا خون اور انر
بھی شریک کریں اور سب کو سپید ہضہ میں گوندہ کرشمہ ارب کر ہوا خواہ موضع نرف پر بطور ضرور کے استعمال کریں۔ مرقا
نسہ اقروح کے بیان میں حاکم قروح کا قرعہ جسے ہنڈی میں لپٹا خواہ زخم گراکتے ہیں اسکی پیدائش زخم سے ہوتی
ہے اور پھوڑوں کے پھوٹنے سے خواہ شور اور پھنسیوں کے پھوٹنے سے اسلئے کہ تفرق اتصال گوشت کا جب دیر تک ٹھہر
خواہ زیادہ بڑھ جاوے اور اس میں قح پیدا ہو اور سوقت اسکا نام قرعہ رکھتے ہیں۔ قح پڑنے کی وجہ یہ ہے کہ جو غذا اس مقام تک
پہنچتی ہے فاسد ہو جاتی ہے وہ فساد کی یہ ہوتی ہے کہ عضو اؤف ضعیف ہو جاتا ہے اور اسکی ضعف کی وجہ سے جو غذا اوپر
پہنچتی ہے فاسد ہو جاتی ہے اور پھر چونکہ وہ عضو ضعیف قطع نظر افساد غذا کے اسکی طرف فضول اعضا و مجا رہ یعنی قرح
کو جذب ہوتی ہیں اور متخلل ہو کر اس عضو کی طرف آتے ہیں۔ خواہ علاج اسکی تفرق اتصال کا ایسے مرمہوں سے کیا گیا
کہ اون مراحم نے عضو کو ڈھیلا اور بتلک کر دیا ہے اور اون مرمہوں کی رطوبت اور چکنائی نے اس قدر اثر کیا کہ قوت عضوی اؤف
کی ضعیف ہو گئی ہے اسوجہ سے قرعہ پیدا ہو گیا ہے۔ قح کی جو قسم رقیق ہو اور سکو صدید کہتے ہیں اور جو قسم غلیظ اور سکو
کہتے ہیں اور مسخ ایک چیز خاثر یعنی نرم مثل میدہ کے اور خشک سپید رنگ خواہ مائل بہ سواد ہوتی ہے یا مثل دوسری کہ جوتی
صدید کی پیدائش رقیق غلاطی ہوتی ہے اور غلاطی کا سبب ہو اور غلاطی حادہ سے اور مسخ کی پیدائش اخلاط غلیظہ سے
ہوتی ہے۔ صدید کی زیادتی تولید خون سے ہے اور محتاج محض کا ہونا ہو اور مسخ کو حاجت لطافت دوائی جالی کے ہوتی ہے۔
قروح کبھی ظاہر ہیں زیادہ اور بھری ہوتی ہیں اور اندر کی طرف زیادہ نہیں خاثر ہوتی ہیں اور کبھی اندر تک گڑا پڑ جاتا ہے۔ جو
قروح خاثر ہوتے ہیں اگر اونکے گرد کا گوشت سخت ہو گیا ہے اور کانام ناصور ہے اور ناصور کی شکل یہ ہے کہ جیسے چھوٹے ٹل عضو
کو اندر سما گئی ہے اور اگر اونکے گرد کا گوشت سخت نہ ہو اور اسکا نام مجلی و رکف کہتے ہیں غار رکھا جاتا ہے اور بعض اطباء اسکا نام
مجن اسواسطے رکھتے ہیں کہ زیر جلد اونکا نفوذ ہو گیا ہے اور جلد اس سے جدا ہو گئی ہے اور رکف اسواسطے کہتے ہیں کہ بدن کی ہڈی
کے نیچے خواہ زیر لحم وہ قرعہ پھیرا ہو گیا ہے اور اسکی وسعت بڑھ گئی ہے۔ اور بعض اطباء نے کہا ہے کہ قرعہ واسع کو رکف
کہتے ہیں اور جو قرعہ تنگ اور عمیق ہو اور اسکا نام ناصور ہے اور نام رکھنے میں کچھ تفرق نہیں ہے خصوصاً صلابت اور سختی گوشت
وغیرہ کے قرعہ ظاہری میں ہو اور اسکا نام قرعہ خرقہ ہے۔ ناصور بڑا وہی ہے جو نظر نہ آئے اور جس قدر جس بصر سے دور ہے اور اسکو
جو کہتے ہیں اور شاید زیادہ بڑا ہے۔ ناصور کی بعض قسم مستوی اور مسیدھی ہوتی ہے اور بعض قسم ناصور کی ترجمی ہوتی ہے
۔ اور جو ناصور عصب تک پہنچ جاتا ہے وہ زیادہ پیدا کرنا ہے خصوصاً اگر جانب اسفل اور اس ناصور کے سلائی وغیرہ سے
چھوٹیں اور سوقت درد بہت زیادہ پیدا ہو گا کبھی جس عضو میں ایسا ناصور درد پیدا کرنا پڑتا ہے اس عضو کے فعل میں

پیدا ہوتی ہے اور اسکی رطوبت رقیق اور لطیف ہوتی ہے جسے اوس ناصور کی رطوبت جو بڑی تک پہونچا ہو یا کہ بڑی بین پیدا
ہو اس سے جب ناصور کسی رباط تک پہونچتا ہے اوس سے بھی جو رطوبت نکلتی ہے ایسی ہی رطوبت ہوتی ہے رقیق اور لطیف
مگر بڑی اور رباط کے ناصور میں دروز یا وہ بین ہوتا ہے۔ جو رطوبت اوس ناصور سے نکلتی ہے کہ بڑی تک پہونچتا ہے رقیق اور
مائل بہ زردی ہوتی ہے۔ اور بونا سور و رید اور شراب تک پہونچتا ہے اکثر اسکی رطوبت زردی ہوتی ہے اور کبھی جو ناصور
ورید تک پہونچا ہو اس سے خون اکثر اور صاف بھی نکلتا ہے اور جو ناصور شراب تک پہونچتا ہے اوس سے خون اشقر بطور
نزوت۔ کے برآمد ہوتا ہے خواہ بطور نر اور ورنے کے لینے اور جھلٹا ہوا۔ اور جو ناصور گوشت تک پہونچتا ہے اوس سے رطوبت
چسپندہ اور غلیظہ یا کدورت اور خام برآمد ہوتی ہے۔ کبھی ایک ناصور کی بہت موئہ پیدا ہوتے ہیں اوسکے علاج میں شواہی
زیادہ پیدا ہوتی ہے اور نین در یافت کہ یہ ایک ناصور ہے یا چند ناصور یکجا ہو گئے ہیں اور کسی موئہ سے اوس ناصور کی
رطوبت رنگین برآمد ہوتی ہے۔ اسکی شناخت انسی طرح کرنی چاہیے کہ اگر ناصور واحد ہے سب سودا خون سے ایک ہی
رنگ کی رطوبت نکلتی گی اور اگر چند ناصور مجتمع ہیں رطوبت بھی چند اقسام کی نکلتی گی مستزجم کہتا ہے اگر ناصور مختلف ہو
رطوبت واحد نکلے اوسکا ذکر شیخ نے اسلیے ترک کیا کہ تدریر واحد اون سب کیواسطی کافی ہے اسن ناصور کا رنگ بھی مختلف
ہوتا ہے کوئی مسیبہ رنگہ اور کوئی تیرہ گوانہ اور کوئی سرخ اور کوئی ناصور اور رنگ ہوتا ہے۔ فروع کے بھی اقسام بہت ہیں
بعض قرعہ میں درد ہوتا ہے اور بعض قرعہ میں درد مطلق نہیں ہوتا ہے کسی میں درد ہوتا ہے اور کسی میں درد نہیں ہوتا ہے
کوئی قرعہ آلائش سے پاک رہتا ہے اور کوئی گندہ اور چرک آلودہ ہوتا ہے اور غیر قرعہ کی وہی قسم ہے جو ڈھیلی اور پیلی ہوا اور کدورت
خلط اکثر اور رطوبت زیادہ ہو اگرچہ وہ رطوبت زردی ہو۔ بعض قرعہ میں دسج ہوتا ہے اور بعض میں صدد بعض قرعہ متعفن ہوتا
ہے اور ایسے قرعہ حشفہ کو یاد جنوب سے زیادہ کوئی چیز متعفن نہیں ہے اور رطوبت ہوا کی بشرطیکہ وہ ہو اگر م مزاج ہو بھی نہایت
مضر ہے جیسے ہمارے بلاد ہندوستان میں پورٹا چلنے سے کس قدر زخم اور قرعہ میں خرابی پیدا ہوتی ہے اور فراجون کو کس قدر
اوسوقت عارض ہوتی ہے بعض قرعہ متناکل ہوتے ہیں لینے نہ جاتے ہیں اور بعض نرم اور ڈھیلے ہوتے ہیں سرد ہوں
خواہ گرم ایسے نرم قرعہ میں جو بال اوکے متصل ہوتے ہیں اوکے انقطاع اور چن لینے کی ضرورت ہوتی ہے۔ کبھی بعض قرعہ
رشاح ہوتے ہیں لینے اونسے صدد زرد گرم گرم ٹپکتا رہتا ہے اور کبھی اسے قرعہ سے آب گرم کی شکل پر ایک طوبت بکتی ہے
اور اسقدر گرمی اوس رطوبت میں ہوتی ہے کہ اوس قرعہ کے گرد کے گوشت اور کھالی وغیرہ جل جاتی ہے۔ یہ قرعہ مہلک اور
زیدی ہے۔ بعض قرعہ کا انداز دشاوار ہوتا ہے جو قرعہ متعفن ہے متناکل نہیں ہوتا اگرچہ دونوں پھلتے ہیں اور اس جگہ
کو خواب کرتی ہیں اور کبھی کوئی قرعہ ایسا اکال ہوتا ہے کہ اپنے متصل اعضا کو جوہر حدت کے سزا دیتا ہے اور عفونت اوس میں
نہیں ہوتی اور نہ گرمی اوس میں یقیناً ظاہر ہوتی ہے۔ لیکن جو قرعہ متعفن اور پھلتا ہوا ہوا اسکے ہمراہ گرمی خواہ تب ہوتے
ہے اور بہ حرارت اوس سے جدا نہیں ہوتی جالینوس مثل قرعہ فارسی اور غلہ ساحیہ کو فروع متناکا نام لکھا ہے اور
قرعہ متعفن کو مرکب قرعہ اور مرض عفن سے جو بزرگ کتاب ہے اور ہر ایک ان فروع مذکورہ کے واسطے ایک حال خاص ہے جسکا بیان
کرینگے۔ جو قرعہ صلب و سخت ہوں اور بطرف سپیدی کے اونکی رنگت مائل ہو خواہ سیاہی نال ہوں اور اسطرح

[illegible]

اور وقت اور صحت کی امید ہو سکتی ہے جو اسباب ایسے ہیں کہ اونگے عودش سے قروح میں اساد پیدا ہوتا ہے اور نہایت اسباب ہیں
 ایک تو ضعف عضو متفرج کا ہے دوسرے بڑا ہونا اس خون کا جو اس عضو کی طرف بطور غذا کے آتا ہے اور برائی اس خون کی
 باکیفیت میں ہو یا کمیت اور مقدار میں کیفیت میں خون کی رداوت بہت خراب ہو یا مزاج کہ اس کے لیے ہے اور اس میں قوت خون
 کا رنگ سبیدی مائل یا صافی خواہ زردی مائل ہوتا ہے۔ خواہ رداوت کیفیت خون کی اور بڑا ہونا یا برائی نہایت احوال ہے کہ ہوتا ہے
 اور وقت رنگ خون کا سیاسی مائل یا کہیں پیدا ہو کہیں سیاہ ہوتا ہے یعنی لفظہ اور سبب اور ان قیامات اور ان میں ہر دور ہوتا ہے
 ہیں اور ایسے وقت میں خرابی تمام اخلاط بدنی کے پیدا ہوتی ہے۔ اور ایسا خون ردی کہ جس سے گشت نہیں ہوتا اس کا سبب
 اور اس کا استعمال بطرف لحم کے نہیں ہو سکتا ہے اس کے علاوہ کبھی ایک ایسے قسم کا ذریعہ بھی اوس سے پیدا ہوتا ہے کہ اوسکی وجہ سے
 جگر زیادہ پیدا ہوتا ہے کیفیت خون کی رداوت یہ ہے کہ مقدار مختلف الہیہ کی کم یا زیادہ ہو۔ کم ہو تو پھر اس وقت اور اس وقت کہ زیادہ پیدا
 نہ ہوگی جس سے قرح میں گوشت پیدا ہو اور قرح اس قدر صاف اور پاک رہے گا کہ قبل از وقت نہایت مناسب ہو ایسی چیزیں پڑے گی
 اوس سے شکاری حاصل نہوگی اور جب تک کہ خم ہو یا بھر نہ جائے خشک نشہ ٹھہر نہ سکے گا بلکہ اوکھڑ جائے گا اور یہ قرح اور وقت پیدا ہو
 جب ان میں مواد ردی کی زیادتی نہ ہو اور خون بھی اوس میں بہت قلت پیدا ہو یا جو۔ تیسرا سبب تیسرا قرح و فساد قرح و تحریف ہر قسم
 قرح کے کنارے اور گرد کی جلد اور گوشت وغیرہ میں عارض ہو۔ چوتھا سبب اداں رگوں کا انقباض اور پھیلا ہونا یا اس میں واقع ہونے
 اور منتشر ہونے اور بد ہونے کا ہے جو متصل قرح کے واقع ہیں خواہ فساد قرح کا اس طور پر کہ اداں کا رنگ تیرکی یا سنہری مائل ہو
 یا زردی مائل ہو یا۔ خواہ کوئی عضو جو قریب اس قرح کے ہے اوس کا مزاج فاسد ہو۔ ایسے قرح بنکا علاج دشوار ہے اور
 اوسکی صحت میں دشواری ہوتی ہے جیسے قرح مستدیرہ خواہ اور قسم کے قرح جو اوپر مذکور ہو چکی اگر لڑکوں کے بدن میں پیدا ہو
 قاتل ہوتے ہیں اس لیے کہ لڑکے بوجہ نزاکت مزاج کے متحمل شدت وجع کی نہیں ہوتے اور نہ علاج دشوار کا تحمل کر سکتے اور نہ موت
 قرح کی انہیں برداشت ہو سکتی ہے قانون علاج قرح کا پہلے یہ جاننا چاہیے کہ جمیع قروح تخفیف کے معنی میں
 سوائے اوس قرح کے جو مرض عضلہ سے خواہ عضلہ کے فسخ سے پیدا ہو اہو کہ ایسا قرح پہلے محتاج ارغا اور تطہیب کا ہوتا ہے
 اور باد جو دیکر قرح اولیٰ محتاج تخفیف کہ اکثر احوال میں ہوتے ہیں پھر بھی کبھی اور احوال کی طرف بھی اونکو حاجت ہوتی ہے جیسے
 خواہ جلاب اور ان احوال کی ضرورت ایسی وجہ سے ہوتی ہے جو قرح کو لاحق اور عارض ہو جائے اور بیرونی عوارض کی وجہ سے
 یہ سبب پیدا ہوتی ہے نفس قرح کو ان احوال کا محتاج نہیں ہوتا ہے۔ بس قدر قرح بڑا ہو کر اسوگا حاجت تخفیف کی اوس میں
 زیادہ ہوگی اور اوس کے اجزاء آتش نئے کا جمع کرنا زیادہ درکار ہوگا اور پورا جفا اور نہایت درجہ تخفیف دوا میں ہوگی اوس سے
 جراہ کا منصوبہ۔ طے اور اس کے لگانے کی بھی ضرورت ہوگی مگر مقدار حاجت کا لحاظ کر کے سبب تخفیف اور جمع اجزاء کی نہایت
 کوشش کرنا چاہیے اور انہیں قواعد کی رعایت جواب جراحات میں بیان ہو چکے ہیں یہاں ہی کرنی چاہیے۔ یہ بھی
 جاننا ضرور ہے کہ قرح اپنے علاج میں کبھی محتاج ادویہ سبب نافذہ کے ہوتے ہیں جو بذریعہ قرح پکاری کے ہونگے
 جاتی ہیں اور مگر راستہ بھی ہوں ایسے وقت میں ان ادویہ کو شکل مرہم اور قہرطی کے ہونا ضروری ہے۔ پھر چاہیے کہ غلات
 وہ دوائیں جو تخفیف کامل ہوں یعنی اثر خشکی کا پیدا کر کے مخصوصا جو دوا قرح ناصورہ کے علاج میں متعمل ہوں

کہ وہ سب قرحہ کو مائل برادر متا کرتے ہیں اس لیے کہ اگر ان اسباب کی اصلاح نہ کرے تو شکم خاصہ میں قرحہ کا حکم علاج نہ ہوگا اور اگر اگر قرحہ
 اکثر جو غیر مزاج عضو کی مصلح ہوتی ہو وہی اصلاح نرہ کی بھی کر دینی ہے اور اکثر جب قرحہ مضمحل ہو اور قرحہ مہلک ہو جائے ہے اور سپر گوشت رزق
 پیدا ہوتا ہے اور وہ گوشت مائل بہ سخی اور زخمت پیدا ہو اور اس کا علاج اور بہرہ و لحم سے جو کہ قرحہ کے سبب کرنا ہوتا ہے بہت آہستہ بہرہ و لحم سے
 کھول کر اڑنی اور سرکہ اور ملاوی مندل خواہ وہ ملاویں بین فور کی ترکیب سے ہو اور بہت زرخشاں کر کے استعمال کرنا چاہیے کہ قرحہ نہ بڑھے اور نہ
 جاری اور چھوٹا ہوتا ہے۔ جو قرحہ ایسے ہوں کہ ان میں درد شدید ہو اور اس کے علاج پر پہلے اشتعال اور قرحہ کے کھینچ ورنہ قرحہ بڑھ کر قرحہ
 اور درد کی تسکین اور تین او ویسے کرنی چاہیے جنکو بخوبی ہم بیان کر چکے ہیں اگرچہ وہ اور نفیس قرحہ کی اصلاح کی ابتدا بھی ہوں
 اس واسطے کہ اگر ہم تسکین درد کی پیدا کر نیکی علاج قرحہ کے اسباب چارہ پاس جمع نہ کر لیں گے اور جب درد میں سکون پیدا ہو جائے
 تدارک اس ضرر کا بھی کر لین کہ جو ان او ویسے کہ استعمال ہو چکا ہو اور چھوٹا ہو چکا ہو اور قرحہ درج بہرہ و لحم کرنے کے بہرہ و لحم سے
 وہی قرحہ بن جنہیں رطوبت زیادہ ہوتی ہے اور بہا کرتی ہے اور اکثر یہ اسباب رطوبت کا انہیں بہت ہوتا ہے۔ کبھی شہد کے ذریعہ
 ایسی قرحہ کی صفائی پیدا ہو جاتی ہو اور کبھی ذرورات کو استعمال سے زیادہ مرہم کے استعمال سے جب تک قرحہ چرک ہو یا کھنکھار
 کوئی دوا ان کی خاص جو ہم تک پہنچ نہ سکے گی خصوصاً جو او ویسے بطور درجہ استعمال ہوئے ہوں۔ آہستہ آہستہ رسانی بہت آہستہ آہستہ
 ہو کہ پہلے تنقیہ اور صفائی ان کی کرنی چاہیے پھر انہیں لحم یعنی گوشت باؤگہ سے کہی دوا کا استعمال کیا جائے۔ جو دوا صفائی ہے۔ یعنی رطوبت
 کو پاک کرتی ہے اور تین جلا زیادہ ہوتی ہے اور جو دوا گوشت پیدا کرتی ہے۔ بہرہ و لحم اور تین جلا زیادہ ہوتی ہے اور کبھی گوشت خراب
 اور دی بھی پیدا کرتی ہو لہذا واجب ہو کہ کھانہ کی دوا اور تین جلا زیادہ ہو اور طما کی دوا خارج بدن میں بہرہ و لحم اور تین جلا زیادہ ہو
 پھر اس طما کو انہیں تدبیروں سے چھوڑ دین جن سے خشکیشہ اور تیری کر چھوڑ دین تین بعد ازان علاج مناسب کرین اور تیری
 بہا نوا صیر کے علاج کا بھی ہے اس لیے کہ ہم کو احتیاج پہلے اس کے مداف کرنے کی ہوتی ہے اور بعد ازان علاج خاص کو اختیار کر دین
 ایک ہی دوا بہ نسبت بعض بدن کو بہ نسبت لحم ہوتی ہے اور بہ نسبت دوسرے بدن کے اکال اور شدید الجھا ہوتی ہے بشرطیکہ وہ
 بدن نرم اور زیادہ دھیلہ ہو اور بہ نسبت تیسرے بدن کو وہی دوا نہ چالی ہوتی ہے اور بہ نسبت لحم اس واسطے دوا کی قوت کا دوا
 خواہ زیادہ کرنا اور بڑھانا خواہ اس کا وزن کم و بیش کرنا خواہ کسی اور ترکیب کو ذریعہ سے اس کی قوت کم اور بیش کجای خواہ کسی دوا کی مقدار
 گھٹائیں خواہ اوپر کوئی دوا زیادہ کرین کہ او میں بحیف یا جلا زیادہ پیدا ہو اور کسی اور بدن کی نسبت یہی دوا کمال ہو جائے یہاں تک
 کہ اس کا وزن کم ہو جائے خواہ اس کی ذہنیت زیادہ ہو جائے خواہ اور بعض او ویسے قاصد کا اسی دوا پر اضافہ کرین۔ زیادہ تر لائق دوا قوی
 کی وہی قرحہ بن جنکا انداز متعسر ہو واجب ہو کہ دوا کو تین دن تک قرحہ پر لگی رہے ورنہ بعد ازان اس کو چھوڑ ڈالین اس لیے کہ اب اگر
 یہ دوا پھر استعمال کر نیکی کہ اثر نہ کرے۔ روغن کو قرحہ سے متصل نہ کرین اور اگر بدن استعمال روغن کو کچھ چارہ نہ ہو روغن پیدا ہو اور غرض
 اس روغن مصطلک کو اختیار کرین اگر قرحہ میں اور کسی طرحی خرابی نہ ہو لازم ہے کہ جو عضو زیادہ حس رکھتا ہے اور او میں قرحہ ہو گیا ہو
 بہرہ و لحم اور نرمی علاج اس کا کرنا چاہیے اور دوا قوی سے اس کو اتارنا ہو چاہیے۔ اور جس عضو کی حس بلند ہو اس کے ساحل میں جو
 واجب ہو درگزر نہ کرنا چاہیے۔ جو قرحہ کسی عضو طنی میں پڑی خواہ کسی عضو شریف میں واقع ہو جسکی وجہ سے خطرہ جدید پیدا ہو خواہ
 وہ عضو کثیر القی ہو یا کہ قبول آفات کو جلد کرتا ہو۔ سب قسمیں عضو کی الحس کے علم میں داخل ہیں اور ان کے اخدا کا حکم ملید الحس میں

داخل ہے خواہ ضعیف الحسن بن اور اس وجہ سے قروح باطنی تھیں وای سخت کو نہیں جوتے جیسے رنگار وغیرہ خصوصاً جوہ وائے زیادہ جذب ہو جاتی ہیں اور بدن کی اندر دھب جاتے ہیں۔ اور یہ قروح باطنہ سفرائے ادویہ کے زیادہ محتاج ہیں جیسے کثیر اور ضعیف عربی وہ دوائیں جو اندر مختص زیادہ ہوتی ہیں خواہ جنگلی خامیہ۔ ت وریانی سبب۔ مواب علاج قروح میں یہ ہے کہ اعضا و متفرق سالنہ میں اور حرکت نہ ہونے پائے اور حرکت دے بائیں اگر پہلے زمانہ میں حرکت ملائم اور خفیف و بجا و اسکی مشرت بہت کم ہے بہ نسبت اگر کہ بعد زمانہ ابتداء کے حرکات قوی کا قتل و قوت کی ایا جاسے خصوصاً اس بدن میں جسکے اخلاط ردی ہوں۔ واجب ہے کہ علاج قروح میں اسکا خیال ہے کہ قریب کو اعضا میں التمام پیدا نہ ہو جائے جیسے لفظ جو ایک قسم کے قردنی زائد درمیان آنکھ اور لپک کو پیدا ہو جائے خواہ دوا دھلیو کئی مہینے گوشت یا کھال پیدا ہو کر اوٹنگا بڑھ کر متصل کر دیتی ہے۔ گھٹنے اپنے خار کا قرعہ اور چور قرعہ بطرف نامور کے زیادہ مستحیل ہونا ہو اور جو قروح سفرائے اور اور وہ سے تباد کر گئے ہیں انکی جہت سے قریب کو گوشت نرم وغیرہ میں درم پیدا ہو جائے جیسے کش ران میں درم اسی وجہ سے پید ہوتا ہے اور پس گوشتیں بھی جیسے خارش کا اثر وہاں تک پہنچ جاتا ہے اور جوینہ میں علت اسکی موجب ہوتی ہے خصوصاً اگر بدن میں رداوت ہو اور فضول سے بھرا ہوا ہو کہ اسوقت درم میں شد ہوتی ہے۔ اور قوت قرعہ کی پہنچتی ہے۔ لہذا واجب ہے کہ علاج بد نکا بند ریجہ تنقیہ کے کریں اور جو نہ بیر اپنے مقام خاص میں مذکور ہو چکی ہو اسکا استعمال کریں اور جب تک درم کا تنقیہ نہ ہو گا اس کے محتاج کی امید نہیں ہو سکتی ہے اور اس علاج اسکی بھی حاجت ہے کہ باسلبقون وغیرہ کے استعمال سے قرعہ کی کلیف کو دور کرتے رہیں اگر تنقیہ بدن کا ہو چکا ہو اور تنقیہ کر کے وقت بھی ایسی تدبیر کریں کہ ایذا قرعہ کو نہ پہنچنے پائے ایک قسم صحت جامع الفوائد کا سنا بھی ضرور ہے وہ یہ ہے کہ اگر دوا وغیرہ سے علاج قرعہ کا کیا جاتا ہے یا تو موافق ہو کر یا بغیر موافق اور دوا موافق اگر فی الحال اس سے کوئی فائدہ ظاہر نہ ہو لازم ہے کہ اس کو کس طرح کی مشرت بھی پیدا نہ ہو اور غیر موافق یا اس وجہ سے کہ دوا کا عمل ضعیف ہو اسکی پہچان اس طرح سے کرتے ہیں کہ اگر غرض سے استعمال دوا کا ہوا ہے اثر اس کے ضد کا ظاہر نہ ہوتا اگر بغیر تنقیہ یا تنقیہ کے استعمال کیا ہے افزونی مانہ کی اور زیادہ زیادہ ہوتی جاوے خواہ کوئی اور فساد ہوا یا ان دو فساد مذکور کے پیدا ہو لہذا واجب ہے کہ اس دوا کی قوت بڑھائی جائے۔ یا مضاف اس دوا کو اور وجہ سے ہو مثلاً اس سے گرمی زیادہ از حد محتاج الیہ پیدا ہوتی ہے اسکی جہت سے حرمت اور التباب پیدا ہو جائے اور سوقت احتیاج اسکی ہوگی کہ اس دوا کی قوت کم کی جائے اور اس کے التباب کو فوراً بجھا دینا چاہیے کسی مریم سبز کو دینے سے خواہ اس دوا کو موافق کی استعمال سے زائد قرعہ کا بلوت سیاہی خواہ کموت کوائل ہو جاتا ہے اور سوقت معلوم ہوگا کہ دوا قرعہ میں تیرید پیدا کرتی ہے اور بقدر محتاج الیہ اس دوا سے تسخین پیدا نہیں ہوتی پس لازم ہے کہ اسکی تسخین کی قوت زیادہ کی جائے۔ خواہ وہ دوا موافق ترہیل اور ڈھیلا پن قرعہ کا زیادہ کرتی ہو اور سوقت واجب ہوگا کہ اسکی قوت قابضہ زیادہ کی جائے جیسے کلانا راد و دوا وغیرہ خواہ اس دوا سے تنقیف بیش از حد پیدا ہوتی ہو لازم ہے کہ اسکا تارک ایسی دوا کریں جو ہم آ ذکر کریں خواہ دوا موافق قرعہ میں ناکل پیدا کرتی ہے اور میں اس قرعہ کا زیادہ کرتی ہے جیسے آئندہ سطور میں اسکا ذکر آتا ہے لازم ہے کہ ایسی دوا کی قوت پلا تو ر دالی جائے اگر دوا سوجہ سے ناموافق ہوتی ہے کہ مزاج عضو متفرق کا کسی کیفیت خاص میں حد افراط کو پہنچا ہو ہے اور سوقت لازم ہوتا ہے کہ جو دوا مقام پر مشتمل ہو اس کی کیفیت کی ضد متقابل ہو تاکہ مزاج اسکا متعادل

جو شاذہ آواز درخت اور برگ سدر کا بھی اس عرض کو بخوبی پورا کرنا ہے علاج قروح و سخم کا دسرخ کے سینے اور پردہ کو روک کر
ایسے قروح کے علاج میں ادویہ جالیکہ کو استعمال کرنا چاہیے اور ابتدا علاج کی ایسی دوا سے کریں جو قوی زیادہ ہو اور لہجہ صحتی پایہ
بیدار کرے بطرح قانون عام میں پہلے بیان کیا ہے بعد ازاں رفتہ رفتہ قوت گھٹاتی چاہیے مثلاً شیطرح مندی اور زراوند ہر اشد
کے اور تمور اساس کر ایضاً ملک لبطم اور اس کے مثل روغن گل خواہ روغن گاو ایضاً اصل السوس سمراہ شمد کے ایضاً آرد کر سند
اور گیاه جادو شبر حرکیات میں سے مرہم مندی اور سبز رنگ کو مرہم خواہ فقط رنگار سے بنے ہوں یا اوہین اشق وغیرہ خل
کیجاو اور مرہم قیسوریہ اور جو مرہم دقیق کر سند سے خواہ مرہم نمک رقرص اسود اور قرح اخضر یعنی سبز جو بنام قرح حلس مشہور
ہے خفیف ادویہ میں سے ایک یہ دوا ہے دردی زیت اور شمد اور پھلگری برابر ہون لیکر استعمال کریں خواہ سپید اور جلد یعنی
عنبہ بید ہون اور جب سخم زیادہ پڑنے لگے اسوقت فرامیون سمراہ شمد کے مفید ہوتی ہے منجرا ادویہ حبیدہ کے زیتون علم
یعنی نمک ملا ہوا اوسی ترکیب خاص سے جو ادویہ مفردہ میں مذکور ہے مفید ہے کبھی اس مقام پر حاجت استعمال ایسے
دوا می سیال کی پڑتی ہے جو سخم کو دھو دالے جیسا قرح غائرہ کے مقام پر ہم بیان کر چکے اور یہ سب دوا میں بروقت دوم
قرح کے مضرین علاج قروح غائرہ اور کھوف اور مخالی کا قرح غائرہ سے مراد گہرے قروح اور کھوف بھی
غار کے ہے اور مخالی یعنی چور زخم جو نظر نہ آئے یہ تینوں اقسام محتاج گوشت بھرنے کے ہیں اور گوشت بھرنا بدون زیادتی
غذا کی ممکن نہیں ہے اور بدون زیادہ پیدا ہونے خون کے دشوار ہے اور اسکے بعد احتیاج اون دوا کو ہوتی ہے جہین
تجفیف زیادہ ہو اور تھقیہ بھی کریں اور رکھنا ان ادویہ کا اس طرز سے چاہیے کہ ریم اور چرک وغیرہ رک نہ جائے بلکہ بپتہ جاری
رہے اگر ایسا مقام بہ حسب اتفاق ہم ہو پھر اور قرح کی بجز عضو کے اور کھوف ہو اور ہوندہ قرح کا سخم کی جانب میں بھی مطابقت
اور اگر اسکے برعکس اور اولٹا ہو اور بعض کو تبدیل وضع بہ تکلف ممکن ہو کہ زخم کو اونچا بنانا کہنے سے وہی صورت پیدا ہو جائے
جب بھی وہی فائدہ حاصل ہو گا گوا و ٹھانا اور ٹھانا خلاف وضع طبعی کے ہو اور اگر اس ترکیب کے بعد بھی وہ صورت پیدا ہو
اسوقت قرح کو چاک کرنا ضروری ہو گا اسطرح کہ اسکی جڑ تک چاک کریں چاک پورا کریں تاکہ کف یا غار پھر بقدا ایسا باقی نہ رہا
کہ اسکی رطوبت کا تکلف دشوار ہو یا کوئی سراہ اور بھری چرک اور ریم کا دوسرا پیدا کریں اسکی جڑ میں اور جو ہوندہ اسکا پہلے
سے ہے اس کے علاوہ دوسرا ہوندہ پیدا کریں محل جراحی اور دشکاری کے اور اس جدید ہوندہ کے پیدا کرتے وقت حال
میں عضو کے تامل کریں کہ اسلئے ہوندہ کے پیدا کرنے سے کوئی خطرہ جدید تو پیدا نہیں ہوتا ہے جب یہ ہوندہ بنا چکیں قرح کی
بند میں پٹی وغیرہ سے اسطرح کریں کہ ہوندہ کی طرف سے شروع کریں اور جڑ کی طرف سے پونچھیں یعنی وہ مقام جو ناکھولا ہے
اور پہلے صورت کی قرح کی بند میں اسکے برعکس ہے یعنی جو قرح دوسرے چاک کا محتاج نہیں ہے اسکی بند میں جڑ کی طرف سے
شروع کر کے ہوندہ تک باندھتے جاتیں اور زیادہ اتاری بند میں کی دونوں صورتوں میں اور کھوف و کھار ہے اور اتنے
زور سے بھی نہ باندھیں کہ صدمہ پیدا ہو اور بعض عاجز ہو جائے اور شکوہ کریں اور اگر چاک کرنا اور دوسرا ہوندہ نکالنا ممکن نہ ہو تو
قرح کا ریم وغیرہ دیا کریں اور وہ فیصلہ جو نسبت لحم میں اونکو اندر و باہر داخل کیا کریں اور جو فیصلہ باوجود قوت انبات کو حرکت
وغیرہ کو بھی پاک کر دیتے ہیں اونکا استعمال کرنے میں ناکہ بہر زیادہ اجتماع چرک وغیرہ کے اونکی قوت انبات باطل نہ ہو جائے

اسی لیے کہ دونوں قوتوں کا اجتماع اوکی قوت کو روکے رہے گا ہم نے خود تجربہ کیا ہے کہ مریم رسل ایسے موقع پر خوب کام دیتا ہے اور بہ نرمی اور آہستگی قرحہ کو اچھا کرتا ہے اور قحطوریوں اگر قرحہ میں بھردی جاوے جیتب النفع ہے اگر اس کے بعد سو قوطون بجاوے اس کے ایسا اس کے بعد آرد کر سہ ساگر بجائی کا تنقیہ کامل اور اچھی طرح دفع چرک وغیرہ کیا جاوے کبھی اوکی جلد میں التصاق پیدا نہیں ہوتا لیکن اتنا ہو سکتا ہے کہ جلد میں خشکی پیدا کر کے اس حالت پر کر دیں کہ وہ مثل صمغ جلد کے باہم چسپیدہ ہو جاوے گہرے قروح اور چور زخم اور کیش کا تنقیہ کامل و اوان سو نہیں ہو سکتا ہے اور نہ او میں گوشت پیدا ہو سکتا ہے ہاں اگر تیز زون کے ذریعہ سے بچکاری وغیرہ میں بھرا دیا کریں خواہ او میں بروقت قحط اور تہی رکھی رہے خصوصاً اگر انکی شکل ایسی نہ ہو کہ فقط اونچا کرنے سے اوکی چرک اور ریم وغیرہ نکل جاوے خواہ پنجوڑنے سے وہ ریم اور چرک پھوڑ جاوے خواہ وہ جوئے کی وجہ سے او میں صفائی پیدا ہو کر و خصوصاً جب او میں شراب ملائیں خاکستر پانی بھی بہت فائدہ دیتا ہے کہ وہ جو تباہ ہو کر چرک بہت کم کرے۔ اہم و متحمل سکا نہیں ہو سکتا جو آب دریا بھی اسی کے قریب ہو کہ چرک کو بھی دھوئے اور تحفیت بھی پیدا کرتا ہے پشگری کا پانی غسل بھی ہے اور باہمیہ جو مادہ فاسد بطرف عضو سے آتا ہو اسکا نفع بھی ہے۔ اگر ورم ہو گا انکے کوئی چیز قابل استعمال کے نہیں ہے اور شراب بھی ایسے وقت کہ مفید نہ ہوگی بلکہ ضرر پیدا کرے گی۔ ان سب قروح کی دو کو مناسب یہ ہے کہ پی کے اوپر بچا ہے ڈبو کر رکھی جائیں ایسی دواؤں جو جسکی طرف عضو متفرج اپنی فراج کی اصلاح میں محتاج ہو اور اوان مریمون کی قوت کی مقاومت کر سکے جو اندر کی طرف سے استعمال کیے جاتے ہیں تاکہ موہ پر قرحہ کے وہ بچا مار کھا جاوے جن دواؤں ضروری الاستعمال لگی ہوئی ہو قرحہ کے مل جانے پر دلیل یہ ہے کہ رطوبت او میں سے کم ہر اہم و متحمل ہو اس کے بعد نصفان او میں آبرام اور سکون پیدا ہو کر اکثر قرحہ سے بذریعہ پھوڑنے کے جو بند سن کے زور سے واقع ہوتا ہے اور قوت سے دواس کے پھوڑتا ہو دفع رطوبات کثیرہ برآمد ہوتے ہیں بعد ازاں خشک ہو جاتا ہے اور خشکی کے بعد زخم بھر آتا ہے قروح کے کیرون کا علاج عصارہ فوج نہری قروح کے کیرون کو بہت ہی نافع ہے اور جو دوا میں کان کے کیرون کے واسطے کتاب سوم میں مذکور ہو چکیں انکو اسی مقام پر ملاحظہ کرو قروح میں گوشت پیدا کرنے کی تدبیر جب تک تنقیہ قروح کا نہ ہو کر ایک شت اوگانے والی دوا کا استعمال جائز نہیں ہے اور جب تک بطرف قرحہ غذا جید کا جذب نہ ہوے اور اگر غذا قرحہ کی مقدار تحلیل ہو اوس نکتہ پر پہنچی جے چرک کثیر سے پاک ہو جائے پھر کوئی دوا لہذا اور رجالی دوا لگائی۔ درست نہیں ہے کیسے ہی قروح کیوں نہ ہوں اور کسی مقام پر کیوں نہ ہوں واجب ہو کہ استعمال او یہ غنہ لحم میں وہ صفتیں جو ہتے اور بیان کی ہیں سب کا لحاظ رکھیں کہ زیادہ رطوبت پیدا ہونے پائے اور نہ زیادہ خشکی پیدا ہو اور جو تدبیریں قروح جدیدہ کے باب میں مذکور ہو چکی ہیں او میں پر عمل کریں مگر وہ تدبیر فقط اسی غرض سے نہیں ہے کہ تنقیہ رطوبت قروح کا ہو جاوے اور او میں خشکی پیدا ہو و پس بلکہ علاوہ ان دونوں باتوں کے یہ بھی غرض ہو کہ او میں گوشت پیدا ہو اور اگر رطوبت زیادہ اور خشکی نہ ہوگی گوشت کیونکہ پیدا ہو گا سبب اوان چیزوں کے جو قرحہ میں خشکی زیادہ نہ کریں اول تو یہ ہے کہ اسے ہنسی دیا کریں اور رغن اور موم زیادہ کریں اگر دوا بطور مریم کے مستعمل ہو اور اگر قلیظ مادہ کی کریں خواہ اس کے خاثر کرنے کی تدبیرات کریں اور پکٹائی دوا کی کم کر ڈالیں اور مقدار دوا زیادہ کر دیں ان تدبیرات سے خشکی زیادہ پیدا ہوتی ہے اور شہد بھی ان او یہ محققہ میں زیادہ کیا جاتا ہے۔ گوشت پیدا کرنے کی غرض سے مریم کا استعمال بہت عمدہ ہے اور دیر میں پیدا کرتا ہے اور ضرور کے استعمال سے اگر چہ پیدا ہو گا گوشت کا دشوار ہے مگر جلد پیدا ہوتا ہے تاہم کبھی ضرور کے استعمال سے سخت گوشت پیدا ہوتا ہے لہذا مناسب یہ ہے کہ دونوں تدبیر یکجا کر دیں پہلے ضرور پھوڑنے

[illegible]

اور اقسام قروح کے سبب میں یہی قاعدہ ضروری ہے کہ بعد استعمال دوا کے چند روز بحال خود چھوڑ دین تاکہ فائدہ دوا کا دریافت ہو اور
 بار بار اسکا کھولنا اور باز نہ کرنا چاہیے جو دوا یہ خاص قروح متعفنہ کی ہیں جیسے دقیق کر سنہ یعنی سرکار آنا و سمین کسیدہ پچکری با گوشت
 مچلی نمکین کا جو مقدہ ہو یعنی نمک سود اور خشک کی ہوئی اور کسیدہ تلب خزاور زراوند اور بنج کرنب بنج چقندر بنج قنار المار تخم کتان
 جو ہر اہ قلعہ لیس یعنی سنہ پچکری اور عاشاکر پیسی جابو خواہ زریب یا انجیر یا برگ انجیر یا فطرون اور زریہ اور آرد جو ہر اہ شہد کے اور ضاد
 بصل ایضاً یعنی پیاز کی جڑ شہد میں اور کرنب تنہا شہد میں خواہ کہ منہ خشک اور برگ زیتون تازہ دوا ہے یعنی کرنب زراوند عصا
 شفا لہ ایک ایک جزو رنگار نصف درہم ان دواؤں سے لطیف پانی کے ذریعہ سے مثل قوام شہد کے طیار کرین کی بھی احتیاج اسکی
 تقویت کی عصارہ قنار المار اور سودی یعنی سرخ پچکری سے ہوتی ہے اور خشک دوا سپر ڈالتے ہیں ایضاً زراوند اور مانو اور زیت برابر
 لیکر لطیف اسطر طیار کرین کہ او سکولور انی سرکہ میں ہون نصف تو طوی کے پختہ کرین تاکہ تمام سرکہ حل جابو خواہ اسکے او سکی سلائی سے بنا کر قروح
 پر لگانا ایضاً قنار اور زنج ہر ایک سے بیس جزو افیون جدید سٹولہ جزو مانو جبین سوراج نہ کیا ہو آٹھ جزو خواہ نمک حرشف یعنی کھنکھ
 سوختہ کا نمک ایک جزو پچکری بھی ہوئی اور برادہ نحاس اور قیسور سوختہ نصف جزو ہر اہم جید انزروت اور بنج اور مانو اور زنگار
 اور زراوند کسیدہ ملک البعظم کے ہوا ملا کر یا تین تاکہ او سمین از وجہ اور پیک پیدا ہو اور بعد پاک کرنے قروح کے استعمال کرین
 یہ دوا نہایت مجرب ہے زنج بنج چوبیس جزو نودہ جیہ یعنی ایک آب تار سیدہ سٹولہ جزو پچکری سٹولہ جزو پوست انار سٹولہ جزو
 کندر اور مانو ایک سے تین جزو موم ایک سو بیس جزو ایک طوی زیت کمند و دوسری دوا یہ بھی بہت عمدہ ہے قلعی سوختہ جسکو گند
 کے ذریعہ سے خاک کیا ہو تانبا جلا ہو اسپید قلعی کندر و درانگ مرکی اقلیمہ اشق جاد شیر مصطکی ہر واحد دو درہم کردہ گاد کی چربی
 ریٹاج ملک بنا طر وغن اس ہر واحد تین درہم پھلنی والی چھ جزو مکہ ادرنا سب کرین کھلا کے اور چھیننے والی دوائیں میں او زمین مسک
 طیار کرین جالینوس غیرہ نے اس دوائی مفید کے اجزاء جمع کیے ہیں تو بال نحاس ایک و قنار کا چھوٹا
 ایک اوقیہ موم نصف رطل صمغ لارکس ڈیڑھ اوقیہ بطور مر سوم مرہم طیار کرین یعنی چھیننے والی چھ جزو مکہ اسپیکر اور پھلنی
 والی چھ جزو کھلا کر اور موم کی زیادتی اور کمی جیسا مناسب ہو اور جیسا وقت ہو اسی طرح کرین۔ اس جگہ اطباء نے پسند کیا ہے کہ روغن
 دعاتس کو مخلوط کرین اور جالینوس نے اس پر اپنے کلام طولانی سے اعتراض کیا ہے۔ اگر یہ قروح مثلاً مقام
 ذکر واقع ہوں اونپر دوا کا فائدہ سوختہ اور دوا اندرون اور کردی خشک جلا کر اور صوف مرخ جلا کر یا صنادیرک سے
 خواہ برگ و لب بنو چار سوختہ کا استعمال کرین علاج قروح عسیرۃ الاندال اور قروح حر و نسیہ کا پہلے واضح ہو کہ عمدہ
 جو قروح شوری مندل ہو تو میں ہی قروح میں کہ متاکل و متعفن ہوں جیسا کہ علام چند دن خاص کہ تصور ہوئی تو اسلئے کہ قروح متاکل و متعفن پہلے تر ہیں
 یہ قروح عسیرۃ الاندال پہلے نہیں ہیں اور ایک ہی حال پر نہ نکلتے ہیں اسلئے کہ قروح نواصیر بھی ایک ہی لیکن یہ قروح ضرور کیسے ہوئی ہوئی ہوں خلاصہ یہ کہ
 جو قروح متعفن خواہ متاکل خواہ بطور ماصور کے ہو عسیرۃ الاندال ضرور ہو گا اور کچھ ضرور نہیں ہے کہ جو عسیرۃ الاندال ہو وہ متعفن نہ ہو
 بھی ہو قروح حر و نسیہ ہی قروح میں جکا فساد درجہ غایت کو پہنچ جائے اور جکا اندال بہت بعد از قیاس ہو اسلئے کہ قروح کے علاج کا قاعدہ یہ
 کہ اگر سبب قروح کا رداست مزاج کی ہو پہلے اصلاح مزاج کی کرنی چاہیے اور اگر فساد خون کی وجہ سے یہ قروح پیدا ہوئے ہیں پس ایسی
 تجویز کرنی چاہیے جو خون صالح پیدا کرے اور اس خرابی کے مخالف ہو کیفیت میں اور اگر علت خون کی وجہ سے ان قروح کے ہونے کا

کثرت کرنی چاہیے اور غذا سے جیدین کو کرنا چاہیے۔ پھر اگر سب قرحہ کا ترہل اور ڈھیلا پن ہو خواہ زیادہ چرک پیدا ہو نیکی و جیدین قروح پیدا ہو سکے ہوں جو علاج خاص ترہل اور دستک کا وہی کرنا چاہیے اور اگر سبب پیوست زائدہ کے قرحہ پیدا ہو اسے اور ابھی تک ناصور کہ نہیں ہو چکا ہے بذریعہ تربط معتدل کے علاج کرنا چاہیے اور تربط کا عمدہ طریقہ یہ ہے کہ آب گرم کے بخارات عضو متفرج میں پسینا پیدا کریں اور اسکی تحریک اور سرخ رنگ کرنا اور اتفاح لینے پھلا دینا عضو کا پیدا کرنا چاہیے اور اسکے بعد پھر اور کوئی تدبیر نہ کرنی چاہیے اور اس سے زیادہ کسی تدبیر کی ضرورت نہیں ہے اور نہ مناسب ہو کہ اگر اس سے زیادہ تدبیر کریں گے تو مادہ کو کثیر لطف عضو کے کچھ اٹکا اور آفت عظیم پیدا ہوگی اور بعد اس تریکی دوا ایسی لگاتیں جس میں تخفیف کم ہو کبھی فقط نیگروم یا نہیں ترکیا ہو اگر کھٹا کافی ہو تاہی اور کبھی احتیاج قرحہ کی کھلانے کی ہوتی ہے اور خون نکالنا اس عضو سے اور اسی عضو کی مالش اور استعمال مراسم جاذبہ جسمین زفت نیو رال پڑی ہو اور اگر سب قرحہ کا خرابی کسی گرد پیش کے گوشت وغیرہ کی اور اسکا علاج بذریعہ بھینچہ وغیرہ کے جیسا کہ معلوم ہو اور خون فاساد میں مقام کا سب نکال ڈالیں اور بذریعہ محققات کے تدارک کریں اور اگر تدرہ پڑنے کا از قسم دوائی کی ہو اور اس قرحہ کو قطع کر ڈالیں اور خون اس سے روان کریں اور طول میں چاک کریں کہ اکثر اسی تدبیر سے راحت پیدا ہوتی ہے اور امتلا ویدنی ہو ابتدا قصد سے کریں اور خلط سوداوی کا استفراغ کریں اگر خلط سوداوی موجود ہو بعد ازاں لطف دوائی کے متوجہ ہوں اور اگر قرحہ سے بھی خون بقدر امکان نکالیں تاکہ ایسا نہ ہو کہ دالیہ سے تعرض کرنے میں قبل تدبیر مذکور کو وہ ضرر پیدا ہو جو تدرہ سے بہت زیادہ ہے بعد اسکے جراحت کا علاج کریں جو دالیہ کی وجہ سے عارض ہوئی ہے اور اسکے بعد علاج قرحہ شیشہ الاندال کا کرنا چاہیے اگر سب اس قرحہ کا ضعف عضو متفرج واقع ہو اسے اور یہ ضعف بوجہ سرد مزاج کو پیدا ہوتا ہے لیکن ہر قسم کا سودا راج اسکا باعث نہیں ہو سکتا بلکہ وہی سودا راج جو بعد از اطہار اور اس اعتدال سے بہت بعید ہو جو مناسب اس عضو کے ہے حرارت خواہ برودت سے جو چیزیں تابع مزاج کر ہوتی ہیں مختل مفر یا کثافت زائد از حد اور پہلی صورت لینے مختل اکثر تابع حرارت اور رطوبت یا فقط رطوبت کے ہوتا ہے اور کثافت بیشیہ تابع برودت اور پیوست خواہ فقط پیوست کے ہوتا ہے لہذا واجب ہے کہ موجب اور سبب کا علاج کیا جائے اور ضد موجب خواہ جو چیز ضد موجب کو پیدا کرے اور اسکا استعمال کریں اکثر سب قرحہ کا وہ حرارت ہوتی ہے جو مادہ کو جذب کرے خواہ مادہ کو کسی طرف روانہ ہونے کی محین ہو ایسی حرارت کو علاج میں احتیاج مبررات فالفہ کی ہوتی ہے اور اگر قرحہ کا ناصور ہو اور سوخت خاص ناصور کا علاج کرنا لازم ہے اور اگر سب قرحہ کا اس بڈی کا فساد ہو جو متصل قرحہ کے ہو بڈی کو کھول دے اور نمودار کرے دیکھیں اگر کوئی چیز قابل دور کرنے اور الگ کرنے کی بڈی ہو لگی ہے اور وہی باعث دھارت قرحہ کا ہو اور سوچیں الگ کرنا چاہیے اور پوری مقدار اسکی الگ کر دیں گے اور اگر کوئی شے جدا گانہ اسکا سبب موجب خود بڈی کو کاٹ ڈالیں گے اور اور وہی تدبیر کریں جو باب استخوان میں بیان ہوگی جالینوس نے ایک حکایت عجیب نقل کی ہے کہ تپا ہے ایک لڑکے کے سینے میں ناصور پڑ گیا تھا اور وہ ناصور بڑھتے بڑھتے استخوان قندہ تک پہنچو بڈی جو وسط میں واقع ہے پہنچ گیا تھا میں نے استخوان سرسینے کو کھولا اور جمیع اشیا از قسم جلد و عروق وغیرہ جدا کر دے اور اسکے میں سب کو چاک کر کے دیکھا تو اس بڈی میں فساد گیا تھا اب ضرورت ہوئی کہ اس بڈی کو کاٹ ڈالنا چاہیے اور جو مقام اس بڈی کے فساد پر شامل تھا وہ وہی جگہ تھی کہ علاقہ قلب اور ہپتہ قرقہ اس بات کو دیکھتے سے نہایت درجہ زلفت قلت عارض ہوئی اور اس فاسد بڈی کے دور کرنے اور کاٹ ڈالنے کو

کو بہ نظر قلب کے مرکز جی نہ چایا اور درد اس نے باز نہ دی اور جو جلی اوس بی کی کو ڈھلنے ہوئے تھی اندر کی طرف مچھو اور اس کے بھی باقی رکھنے کا خیال زیادہ بھی تھا اور بکونکر کوڑھ طرہ سے جس طرح ٹکڑے ہوئے جملی خفرو اور بچاق خود سلامت رکھی جائے حالانکہ جو پھر اس بڑی سے بطور استخوان سرسینے کے ملی تھی وہ بھی سرگرمی تھی پھر جالینوس کہتے ہیں کہ جب میں قلب کی طرف دیکھتا تھا اس کا بطن اس کی یہی تھا جو نظر ظاہری استخوان سرسینہ کا دیکھا گیا تھا آخر یہ بیماری میں نے اوس بڑی کے مع متغیر ہونے کے باعث کہہ کر ڈالا جی اوس سے اگرچہ گمان غالب بھی ہوا تھا کہ وہ لڑکا زندہ نہ رہیگا لیکن وہ بچ گیا اور جس مقام سے استخوان مذکور کو کاٹ ڈالا تھا وہ اپنی تھوڑی سا گوشت صحیح پیدا ہوا اور ایک دوسرے متصل ہو کر قلب کو بھی اوستے ڈھانپ لیا اور جب میں پوچھتا تھا کہ قلب کا دل کے جھپانے اور پوشیدہ کرنے میں کام دیتا تھا اسی کو شستہ وہ سب کام دیا پھر جالینوس نے بعد بیان اس نکاتیت کو یہ بھی کہا کہ ناصور اور زخم کے اون جراحات بڑا اور خوفناک زیادہ تھا جن زخموں سے سینے میں سوراخ پڑ جاتا ہے اور اوس کی شاد یہ ہوگی کہ اون زخموں کے بیمار بھی اکثر بچ جاتے ہیں اور میں کہتا ہوں کہ جب قروح منتھن ہو جائیں اور کتبہ ہو جائیں راسی نہایت ہی ہے کہ یہ بچنے کے ذریعہ سے خون اونکا بہا دیا جائے جس قدر مناسب اور لائق اس کے ہو جو دوائیں مختص واسطیہ عندئہ احوال کے ہیں اور اکثر حالات میں بکار آمد ہوتے ہیں وہ یہ ہیں تو بال نحاس اور زنگار سوختہ یا غیر سوختہ اور تو بال سابر قان اور تو بال سائر الحدید یعنی لہجن اور لصابق ذہب یعنی سونے کا مریم جو زخم کے اچھے ہونے تک نہ چھوٹے کہ ان ادویہ سے قیروطی بنائیں اور قلعہ قار اور زاج اور چیزیں اسکے مشابہ ہیں مع اون چیزوں کے جوافع کچھ زیادہ کے طرف عضو متفرج کے ہیں اگر ادویہ کچھ گیا ہو جیسے پھنگری اور زواک جو دوا ایسی ہے کہ اوس سے قروح حسیۃ الاندال کا علاج کرتے ہیں اقلیمیا اور لراق ذہب یعنی سونے کا مریم جو زخم کو اچھے کر کے چھوٹے اور شب بانی ہر ایک سے آٹھ جزو زنگار شور نحاس ہر واحد ایک ایک جزو صمغ سرور جزو دموم اور دھن جتنا مناسب حال اور وقت کہو ایضا قلعہ قار اور اقلیمیا کو آب دریا و شور میں پروردہ کر کے خواہ آب انگور میں یا جس پانی میں سچی اور چونا جوش یا جو کہ خفیف جوش دیا ہو بحسب مزاج عضو متفرج کے اور بعد جوش دینے کے قلعہ قار اور اقلیمیا کو اس پانی میں دالیں اور دھوپ میں رکھیں کہ میوں کے دنوں میں اور خفیف روز کے بعد صاف کر کے جدا کریں مگر اس کا خیال ہے کہ آب دریا وغیرہ کے بانی کا ٹکڑا پرچم نہ جائے ورنہ شوریت سب جدا ہو جائیگی ایضا نحاس محرق اور ریناج اور طح اندرانی ہر ایک سے دو اوقیہ دموم اور زنگار بختہ کفایت کران قروح کو ادویہ ناصورہ بھی مفید ہوتی ہیں جس وقت وہ لوہہ خشک ہو کر میں دالی جائیں از انجملہ شکر کا آٹا اور زراوند سوختہ اور نحاس محرق اور کندر کی مٹی اور ان مختلف جیسا ہر ایک بد نہیں جس وزن کے لائق ہو و اس کی جدید برادہ میں اور برادہ آہن پھنگری کے پانی میں دالیں اور صمغ مٹی جیسے کہ وہ وغیرہ کے گل حکمت کر کے توری میں جلایں اور بعد جلانے نکال کر خوب ساپسین اور بطور فمور کے استعمال کریں یا مر داسنک ملا کر مریم طیار کریں صفت مریم مٹی اور یہ مریم بھی جدید ہے۔ مر داسنک بھی ایک منہ اور صوم اور بیچ نادر ہون چھینٹ شقال زنگار سولہ شقال اور برواتی چالیس شقال برادہ سولہ کا دوا ہے رائیہ مراد اسنک کر چالیس شقال روکیو مفردات اور قریبا دین کو اوس میں رائیہ کے منی مفصل بیان ہو چکے ہیں (روغن کہتے ہیں بطل پہلے مر داسنک اور ذہب و زنگار کو دالیں بعد ازاں بقیہ ادویہ کو داخل کریں۔ ایضا تھور کی ٹھیکری اور خاکستر شہ پنے روئی کی خاک اور قلعی سوختہ مغسول اس سے مریم طیار کریں روغن آس ملا کر اور ضرور اس مریم کو مر داسنک سے قوام دینا چاہیے۔

اوسکا طریقہ یہ ہے کہ مرد اسنگ مثلاً ایک اے قید اور سرکہ تندین اوقہ اور زیت اور روغن آس خواہ کوئی اور روغن دواوقہ بہ نرمی ملا کر استقدر حرکت دیں کہ مرد اسنگ اسہیں آئینہ ہو جاوے اور گارٹا ہو کر لمبا سے اور سوختہ خواہ اور قروح جہر و نیر کے واسطے یہ دوا ہے قشور بخاس رنگارنگ مغل بواجبی طرح دھو یا گلاب ہوان سب سے زور در طیار کرین خواہ شب یا نئی سے پس کز زور طیار کرین باز دوا چار جزو زعفران و دو جزو اس سے زور بنایا کریں اور پہلے زخم میں شہد اودہ کوہن اوسکے بعد اس زور کو چھو کرین قشور بخاس دوا و شب یا نئی دوا جزو قریطی و دس جزو زعفران و شہد اودہ مراد ہو جسے زبان رومی میں بھی سیر کہتے ہیں اور دھوپ میں مالش کریں اور بعد ازاں استعمال کریں یا سپیدہ بھکاری آٹھ جزو قشور بخاس مع اندھ کندر رنگار پوست اندر ہر ایک سے دو جزو زور ایک جزو رموم دس جزو اور دو ملت روغن آس بقدر کفایت کے ایضا مرد اسنگ بیت ایک ایک اے قید زور اندازہ سوراخ کیا ہوا ایک ایک اے قید اسیج ایک و قید دفاق کندر دواوقہ آگ پر چڑھا کر نطف طیار کرین اور سرکہ کڈھ کی طرح سے ہلاتے جائیں علاج نواصیر کا اور اون جلد و فکا جو سپیدہ نہوں نواصیر کی مابیت اور اوسکے احکام جو مقام حدود میں بتا تجوہ سب بیان ہو چکا ہے جزو زور و سکر علاج میں درکار ہو اور کمرید اور نیم کالہ کی تدبیر کرنی چاہیے اور جزو طبوبات فاسدہ نواصیر سے نکلتے ہیں اور نہیں بطور قضیہ لہذا اونکا کر نیکیہ خواہ چاک کر کے اور سبطر باسانی اونکا اخراج ہو سکے اور سکا ذکر بھی کسقدر اور پر کے بیانات میں کیا گیا ہے۔ اب علاج خاص فی صیر کاسیان کرتے ہیں نواصیر کا علاج بھی مختلف طور سے کیا جاتا ہے اسلئے کہ نواصیر کے بعض اقسام تازہ اور نیم ہوتے ہیں اور بعض کدہ اور سخت ایسے ہوتے ہیں کہ اوسکے دار اور شکاف کوشت تک پہنچ جاتے ہیں اور زیادہ تر اونکا فساد و گوشت تک اثر کرتا ہے یا اقسام نواصیر کے بشواری قبول علاج کرتے ہیں ایسے نواصیر کا ضروری علاج یہی ہے کہ جب قدر غار اور بوسیدہ گی انکی جہت سے واقع ہوئے ہیں پہلے اوسکو بذریعہ قطع بڑیکے اطراف اور جانب سے در کر دالین چھری وغیرہ سے خواہ آگ میں جلا کر اور داغ دی کر خواہ کسی دوا یا تیز کے ذریعہ سے اور یہ طریقہ سخت دشوار ہے خصوصاً اگر انا صورت قریب پیچھے کے واقع ہو خواہ کسی اور عضو شریف کے قریب ہو اور بیشتر مریض کامیلان خاطر اسی طرف ہوتا ہے تاں کہ یہ علاج کیا جاوے اور جب قدر اندا اور قریب پہنچتی ہے اوسکی برداشت کو نامہ اور کبھی یہ بھی ممکن ہوتا ہے کہ تخفیف کریں اور جب قدر چربی بڑے گوشت کی ہے اوسکی کو ازہر کیطرت دور کر دیں اور گوشت کو باقی رکھیں اور خشکی اوس مردار کو گوشت میں پیدا کر کے اندمال کی تدبیر کریں اور تھوڑی دیر تک اے سو بحال خود ساکن رہنے دیں اور اس زمانہ میں اگرچہ اندمال تمام ظاہر نہ ہو لیکن کوئی اور قسم کی تدبیر نہ کریں جس شخص کا ارادہ ایسی تدبیر کرنے کا ہو چاہیے کہ پہلے نواصیر کو گوشت فاسد سے پاک کریں اور جو جزو اسہیں بطور چھڑ کے فاسد نظر آتی ہو اوسے الگ کر کے اوسکے اندر خشک دواؤں کو بھر دے اور تھوڑے دنوں تک وسطیہ چھوڑ دو کہ وہ زخم بحال خشکی باقی رہے گا بشرطیکہ بھرو کوئی سو و تدبیر اور خطا از قسم امتلا اور رطوبت فراج خواہ مطلوبت پانی کی خارج سے اوس تکٹ پہنچو خواہ کھینکری شکل ایسی بڑی نہ پیدا ہو جو الم اور صدمہ پہنچاؤ خواہ کوئی اصدہ اور چوٹ وغیرہ ایسی نہ لگے جسکی وجہ سے جذب طوبت بطرف زخم ہو جاوے خواہ کھانسی بھکاری کے طور پر دھتے یا جنبش میں بین ایسی پیدا ہو کہ مفرت پہنچائے۔ نواصیر کے قلع اور استیصال کا علاج یہ ہے کہ اگر نواصیر کدہ اور جہیت ہو اوسکی دوا سوا و قطع بد گوشت و خبہرہ کے خواہ داغ دینے کے آگ کے ذریعہ سے اور کچھ نہیں ہے چنانچہ ہم آئندہ بیان کرتے ہیں اور جزو نواصیر تر چھی اور سکی سوراخ اور منافذ پیچیدہ اور کچھ میں اوسے چاک کر دینا چاہیے اور داغ لگانے میں شناخت اسکی بھی ضرور ہے کہ یہ داغ کہاں تک پہنچو گا اور اس میں احتیاط اور خد ر بھی ضرور ہے اور اسکا خیال واجب ہے کہ لہا داغ لگایا جاوے کہ چڑ سے یہ نواصیر جاتی رہے اور داغ لگانا بذریعہ اودہ عادیہ کے جیسے نورہ اور نوشادر اور زرنج اور کربت اور زنجار

کشتہ بارہ ہلی نہیں اور بہ من داخل ہے اور انہیں ادا دینے میں داخل کہ اجاتا ہے اور تیرا آئین اور نصف وزن اور سکتی اور اس کو نصف
چونا لیکر اندال میں تھیکہ کرتے ہیں اور اس تصدیق سے بارہ اور تیرہ تیرہ لڑاؤں میں دیکھ کر چاند و محل کر کے اگر چہ چھوٹی پانی
سے مختص ہو جاتا ہے اور بارہ رنج خواہ یا رہ تصدیق و تین جب ادویہ مختلفہ نہ کورہ لیکر تصدیق کرین خاک ہو جاتا ہے جیسے ارباب اسیر کرتے
میں مفصلاً اسکا بیان ہے اور تشریح میں بارہ تجربہ کیا ہے خصوصاً از اسیر کے علاج میں کشتہ سیما کو مریم الکسیر جو خاص نسخہ تشریح
ہے داخل کر کے ایسے فوائد و منافع دیکھے ہیں کہ اونکا ذکر مبالغہ سے خالی نہیں بہر حال اجزای مذکورہ بالا میں یہ خاک سیما کی بھی داخل
کر کے جیبا استعمال کرتے ہیں لیکر التہاب سا پیدا ہوتا ہے اور گوشت فاسد کو بریان کر کے خصوصاً وہ چیز جو مثل چینی کے ٹری اور کاسہ
گرد گوشت کی ہوتی ہے اسے جلادیتا ہے اور گوشت سے جدا کر دیتا ہے پھر اس فاسد چیز کو کلتین کے ذریعہ سے بکڑ کر نکال ڈالیں اور
ہمیشہ اسی دوا کو زخم پر چھڑکتے رہیں جب تک کہ سب فاسد چیز نکلا جائے اور فقط گوشت مردار بانی رہ جائے اور ہمیشہ روغن زرد
عضو پر چھڑکتے رہیں تاکہ درین لیسکین پیدا ہوا اور بعد از ان قروح کا ایسا علاج کریں جو ناصور تر و تازہ ہو جائے کہ پہلے اونکو ادویہ قویہ سے دھو
ڈالیں اور قحطان سے بہتر کوئی دوا دھونے میں مستعمل نہیں ہے اور اب خاکستر اور آب دریا یا شور آب و آب مالون جس میں زرنج اور نوشاد
ملا ہوا اور جو پانی سوختج اور نوشاد سے بذریعہ تصدیق کیا جاوے بوقت خشک ہونے دونوں کے خواہ دونوں کو فٹہ اور تیرہ کے ہون مگر نہ استہ
کہ سیلان میں آجائیں اور روان ہونے کی نوبت پہنچی اس طرح جسمیں سچی اور چونہ پوست ہیفہ کا اور نورہ لینے چوٹا لاس یہ بھی تنقیہ
ناصور کا کیا جاتا ہے جب دھونے کے بعد چمک وغیرہ سے ناصور پاک ہو جاوے اور سپرد وای خودعی لینے جسمیں سفیر اند شریک ہوا و مریم
زرنج مور و غوب لینے ناصور چشم کو بہت نافع ہے اور دوا و جالینوس جسمیں کا غلط ہوتا ہے اور جو ادویہ مرکب آج اور قلعہ لیس اور بخار
محق سوختہ اور زنگار اور سوا اسکے قنطاریون اور رفیق کر سنہ اور ایریا اور سو مو سفوطون۔ تجربہ میں اسقو قنطاریون کی جو بھی
سفید ہوتی ہے کہ جب ناصور کو اس سے بھر دیں فوراً بھر جاتا ہے اس طرح اگر زرنج سے ناصور کو بھر دیں اچھا کرتی ہے بشرطیکہ تیرہ
روز تک دوا کو اس طرح پھری رہیں اس طرح سوری اور اس طرح عصا رہ قنار الحار ہمراہ حاکم البطم یا عصا رہ بنج عودت یعنی بنج الہند
اور زنگار اور اشق ہمراہ خل خواہ اشج اور قلعہ لیس کے اور زرنج اور قنطار اور صمغ ہمراہ سرکہ کے خواہ اگر کو نکالوں جس میں بھی نہ ہو چھوٹی پانی
یا سن طفولیت کو پہنچے ہیں اور ایک کھل میں پیستے پیستے قلعی کے دستہ تا ایک کھار حانہ کو کہہ دیکھ جاوے ایک کھل اسکلنا رہ
استعمال کرنے میں بنج جاوے شیر مگر کی بریان اور قنطار اور زنگار اور شب بانی ہر ایک سے ایک جزو ذرا چ نصف جزو اس سے
ذروہ طیار کرین خواہ مریم بناتین یا ہمراہ خل لینے کر کے جسمیں ذرا ریح کو لگایا ہوا اور بعض نسخوں سے ذرا ریح کو حذف کر دیا ہے اور ذرا
نہیں کرتے اور کبھی اس کے ہمراہ شہد ملائے ہیں ایضا صبر اور مردانگے زنگار اور ہیفہ اگر اسکو ملا کر خاکستر کر لیا ہو وہ زیادہ قوی ہو
اور آئین مخلوط کر کے استعمال کریں ایضا اور یہی ادویہ قوی ہیں جنکو پختہ قروح حمیرہ الاندال کے باب میں ذکر کیا ہے جب گوشت پہ
اور اچھا نمودار ہو جاوے وہ ادویہ مستعمل ہو گئی جو سپیدگی پیدا کریں اور گوشت نیا اوگاتین اور اگر اس کے قریب ہی ہوا اور فائدہ
ہو گئی ہو واجب ہو کہ اسکی اصلاح کر کے علاج کریں اور جب طو بات سدیدہ کم ہو جائیں اور بطور مدہ کے رطوبت برآمد ہونے لگے
شاید کہ علاج کا فائدہ ظاہر ہوگا جراثیمات پر گوشت زائد کا بیان جو گوشت زخون پر زائد ہوتا ہے اسکا علاج محتاج ادویہ
خالصہ مختلفہ کا ہوتا ہے اور بقدر ان دواؤں میں لذیع کم ہوگا اور سیستہ خوب ہی واجب ہے کہ اس گوشت کم کرتے ہیں طبیعت

بدنی سے معاونت طلب کی جاوے جس قدر نئے گوشت کو پیدا کرنے میں طبیعت کو اعانت درکار ہوتی ہے اس لیے کہ نیا گوشت پیدا کرنا خود فعل طبعی ہے اور اس کا گھٹنا اور گرانا ایک فعل خلاف طبیعت ہے فقط دوا کا ل سے یہ فعل پیدا ہوتا ہے خواہ بدون ہتھ دوا کے مخالف فعل طبیعت کو ضار ہو یا اس واسطے واجب ہو کہ ایسے وقت زیادہ اعانت پر محمد علیہ فعل دوا کا رہے۔ یہ بھی جانتا ضرور ہے کہ جو قرص اس غرض سے طیار کیڑے جاتی ہیں جب تک پورانی ہون اور تازہ رہیں جب ہی تک اون کا اثر باقی رہتا ہو اور اگر ایسی ہی ضرورت ہو اور تازہ نہ سکین چاہیے کہ اون کی حفاظت بذریعہ تسخیر لیس اور بزرگ و دھن کے کسی موضع محفوظ کر کے کی جائے۔ اکثر اطباء اس حفاظت کی واسطے سرکہ کا ڈالنا ممدوح اور پسندیدہ جانتے ہیں اور میرے نزدیک کچھ خدا ان ممدوح نہیں ہے اور نہ میں اس رائے کو صحیح جانتا ہوں بلکہ اس دوا کو بطور قرص کے بنانا خواہ گولیاں اور اسکی طیار کر کے حفظ قوت کی واسطے کافی اور کافی ہے۔ اور جو بعض آدمی کہتے ہیں کہ بقاء قوت کے واسطے حاجت چھڑکنے تیزاب زرنج خواہ اس کے پانی یا عرق سرکہ کی ہوتی ہے یہ بوجہ زائد ہے کہ اسکی وجہ سے دوا کی قوت منحل ہو جاتی ہے اور ہوا میں مفسد اور یہ کو انسان قوت پر حسین ہوتی ہے۔ جو دوا زیادہ غلیظ ہے اور زیادہ ثابت اور برقرار رہتی ہے اور اپنے حال کو ایک ہی طرح پرانی رکھتی ہے۔ وہی دوا اس کام میں زیادہ مفید ہو اور یہ فائدہ کہ بنظر قوت اس دوا کے نہیں ہے بلکہ اس لیے کہ قوت میں کبھی دوا کی لطیف زیادہ ہوتی ہے کہ دوا کی غلیظ چمک ہو اور اخلاص مزاج کو منقطع کر دیتی ہے اور اس میں تغیر کم پیدا ہوتا ہے اس وجہ سے اس کا اثر زیادہ باقی رہتا ہے یہ اور یہ جیسے قشور نحاس اور صند سوختہ اور دونوں قسمیں قفط لینے خارشست کی جلی ہوئی مع گوشت کے کر قفط کی کیفیت یہ ہے کہ باقی کم رہتی ہے اور گوشت کو مقدار مناسب سے سبب سے زیادہ ہے ہنڈا اور یہ معدودہ کی ہر قدر اس طرح بھی بہ اسباب اور اس سے زیادہ قوی سرخ چمک جی اور غر لیت اور قفط اور زنج اور جلانے سے دوا کی قوت اور لذت دونوں کم ہو جاتی ہیں اور لطافت زیادہ ہو جاتی ہے اور زہرہ نحاس بھی اس عمل میں قوی ہے لیکن پھر بھی اسکی قوت زنگار سے کم سے خصوصاً جو زنگار قشور نحاس سے بنایا جائے سبھی بھی گوشت زائد کو بخوبی فنا کر دیتی ہے اور زنگار کا بھی حال ایسا ہے کہ اوقات آب دریا میں شور میں کپڑے کو ڈبو کر گوشت زائد پر رکھ کر سو گویا زائد کٹ جاتا ہے اور جس پانی میں کڑواں گھولا ہو وہ بھی اس قدر سفید ہے کبھی سبھی اور آگ آب نارسیدہ کو سات کو ناپانی لانا کر دھوپ میں سات دن برابر رکھتی ہیں اور ہر روز کسی وقت خاص میں اس کو ہلاتے ہیں تا ایک غلیظ ہو جائے اور مثل کپڑے کے گارھا ہو پھر اسکی قرص طیار کر کے رکھ چھڑتے ہیں اور بروقت حاجت اور نہیں باقرص کو استعمال کرتے ہیں اس طرح سے قرص قفط قوی اور مریم سبز عجیب النفع ہو اور سبز مریم جو بلخ اندرانی کی شرکت سے بنا ہوا جس مریم کا نام اسقریطاطی ہے وہ جی گوشت زائد کو بڑا کر اور گزند کے آٹا دیتا ہے اور دوا در دیا اور جو دوا پوست نحاس سے بنائی جاتی ہے اور دوا قفاق گندہ اور اس گوشت کی اصلاح کرتی ہے جو زیادہ بڑھ گیا ہو اور مثل دھنی ہوئی روئی کے پھول گیا ہو۔ اس طرح وہ سب اور یہ جو دونوں پڑہ بینی کے پھول جانے اور ہر حال کی اصلاح میں مستعمل ہیں وہ بھی اس غرض کو پورا کرتی ہیں تدریجاً اور قروح کی جو بعد اندمال کے پھول جاتے ہیں جو قروح بعد اندمال کے پھول جاتے ہیں اون کا علاج یہ ہے کہ جند گوشت بڑی اور جند بڑی بڑی مریم حاصل دلیج کو پچھا دے اور زرنج اور کوبہ مریم خشک کرنے کے تدریک کرین جیسی اوپر بیان ہو چکی ہے یہی نکالنے والی چیزیں کبھی اور یہ جادہ ہوتی ہیں جیسے برگ خشکاش سیاہ کو جس وقت ورق سرور اور سولہ بزرگ النفع کے ہمراہ خلو کرین اور ہمزون ہر دوا کے قفط لیس بھی داخل صفا و نہ کر کرین بعد شروع

[illegible]

عصب کے بدن میں پھیلنے اور گرم ہونا ویرین سے ہوتا ہے اور یہ عصب درمیان میں کٹا کر علاج کا بھی دیرینہ تجربہ ہے اور کسی قویٰ عصب کے
انجام اور قیام ویرین قبول کرتے ہیں جو زخم ٹھنڈے یا بخار شش کے بہرہ گاہ یا بارشست کے اوڑھتے ہوئے ہوتا ہے یا سطر پر ہوتا ہے کہ ٹھیکہ کی طرح
اور نکلنے کے اور بھی ٹھیکہ نہیں بلکہ ہر اور سبب نے بطور لی غصب میں دلالت ملتی ہے یا رض میں جو زخم ٹھیکہ کے طول میں واقع ہو وہ زیادہ سالم
ہے نسبت اس کے جو عرض میں لگے اس لیے کہ زخم حوائج کی اذیت یعنی بیخ میں بھر چکر لوج اتصال غصب کو انداختی ہے اور یہ اندھا خان تک پہنچتی ہے
اور داغ میں پہنچتا ہے ذرا تھوڑے اور امراض عطیہ کا ہوتا ہے بہ نظر اضطراب کے غصب مجروح خواہ منحوس یعنی جو ریزہ ریزہ ہو گیا ہے اس کے کانٹے انہی
کی ضرورت ہوتی ہے اور کانٹے دار نہ کے بعد پھر اس کی ایذا سے راحت حاصل ہوتی ہے اور جتنے اعراض روی ہوتے ہیں خواہ جنگ پیدا ہوں
کی امید جو سب در ہو جاتے ہیں جھلی کے زخم بہت خفیف ہیں نسبت اوتار کے زخم کے سپھر ٹھپے کی جراحت سی اغشیہ کے زخم کو کیا نسبت
ہے یعنی نہایت خفیف یعنی جھلی کا زخم ایک شخص آنکھ سے دیکھ سکتا ہے اور باب نشریح میں جو امور متعلق جھلی کے بیان ہوئے ان سے بھی جھلی
کا حال بخوبی عیاں ہے اور چونکہ جھلی طبعی ہوتی ہے اور اوسمین طولا مسالک لیف کو دکھائی نہیں دیتے ہیں اس سے اور بھی جھلی کے
زخم میں چند ان ضرر نہیں ہے اور ترغشائی میں مسالک لیف کو طولا نظر آتے ہیں اور ترغشائی سختی میں زیادہ ہے اور جھلی استقر
سخت نہیں جھلی کو تحمل خیاطت اور ناگہ لگانے کا ہے لہذا اس کی جراحت اور بھی آسان ہے جو زخم خواہ بجٹ جانا اون رابطات کو ہو جو
جو ایک ہڈی سے دوسری ہڈی تک پہنچتے ہیں اوسمین جذبان قباحہ نہیں ہے اور سخت سی سخت علاج کا تحمل وس جراحت کو
ہو سکتا ہے۔ جو تفرق اتصال غصب کا باہر تبرکے یعنی عرض کا تفرق اتصال نسبت تنوع یعنی طولی تفرق اتصال کے اوسمین زیادہ
خوف نہیں ہے اور اس طرح یہ انقطاع بعض عناصر کے بعض سی جو عرض میں واقع ہوا سکے نسبت بھی تیز بن خوف کم ہے اگر چه عضو موجب
بوجہ تبرکے انکار رفتہ ہو جاتا ہے مگر اور اعراض ہلکے پیدا نہیں ہوتے قانون علاج تفرق اتصال غصب کا دو اشعار کو زخم
کی گرم خشک ہونی چاہیے کہ لطیف الاجزا اور معتدل حرارت میں استقر ہو چکر لذت پیدا نہ کرے اور بیشدت زیادہ پیدا کرے اور اوسمین
جذب ہو اور قبض کی قوت برگز نہ ہو جس چیز میں حرارت لطیف اور تخفیف شدید بوجہ لطافت جو ہر کے ہوتی ہے وہ شے قوت جذب
سے خالی نہوگی اور قبض کے اثر سے جراحت غصب کے علاج میں پر حذر رہنا چاہیے خصوصاً ابتدا کے زمانہ میں بان اگر قبض ہمراہ علاج کے پایا جا
جیسے رو سنتھ اور تو بال خاص وغیرہ میں ہے اس کی تلطیف بذریعہ پیسنے کے لیے سرکہ میں جو زیادہ قابض نہ ہو پیدا کر کے استعمال کرنا کہ پرتھین
ہو اور کسی بوجہ سرکہ کے اور اس کی تلطیف خاص کسی دوائی کشیف حرارت کاملہ کا اظہار مترقب ہو جانا ہو اگر کسی دوائی قوی الحارث کی
حاجت علاج غصب میں ہوتی ہو اس وقت سرکہ کا ملا یا جانا بوجہ غائض کرنے دوائی کے ضرر ہو نہ ہے مگر کہ چونکہ حرارت کو توڑ دالتا ہو اس کا نام
ایسی چیز کے لانے سے کرنا چاہیے جو معتدل کردی پس سخونت بڑھانی نظیر مقدار کے اور تخفیف پیدا کرے بہتر قوت کو اگر غصب مجروح مل
گیا ہو اسے احتمال اور برداشت ایسی دوائی منوگی جو حدت پیدا کرے اس واسطے وا کا ضرا وین سے زیادہ پونچھ گا اور سطح جو درد
لگی رہتی ہے وہ بھی مضر ہوگی جو کرے اور پی وغیرہ پھچکی جراحت پر استعمال کیے جاتے ہیں اور باید بالفعل ہوتی ہیں اور کا ضرر بھی غصب
زیادہ ہو چکا ہے۔ جب زخمی کو ٹھپے میں کسی قسم کی جراحت پیدا ہو جائے اس کے الحمام البیام میں جلد ہی مناسب نہیں ہے مگر ابتدائی سنگین
مرجع میں البتہ کرنی چاہیے لینے گرم کپڑوں سے سینک کرنی چاہیے خواہ روغنما کریم سے یا زیت اتفاق سے تمکید کریں کہ اوسمین کسی قدر
قبض بھی ہے اور قبض کے ہمراہ سخونت بھی بلکہ اس کی سخونت ٹھیکہ کی سخونت سے زیادہ ہے اس لیے کہ آب ٹھیکہ قسم بار دین داخل ہی

اس طرح کہ نہ لے کر اور نہ رس تلخ اور سولین شیعہ وغیرہ بلکہ یہ دوائیں بھی قبل ازاں کہ درم پیدا ہو استعمال کرنی چاہئیں اور کبھی کہ استعمال دوا کی خفیت کو بھی فائدہ اور نفع پیدا ہوتا ہے جب یہ تدبیر چارحت عصب کی ہو چکی اور نیز انصاف فضول کی طرف سے بوجہ کھولنے فضا اور کرنے استفرغ کو اطمینان حاصل ہو جائے اور سوقت تدبیر الحام کی کرنی چاہیے۔ ان زخموں کے درد کی تسکین کسی گرم دوا سے قطعاً جائز نہیں ہے بلکہ ایسے روغن کے استعمال سے تسکین درد کی پیدا کرین جو لطیف الاجز ہو اور اس میں کسی قدر قفس نہ ہو اور وہ روغن گرم سجد افراط نہ ہو اس لیے کہ جو چیز افراط گرم ہے خواہ بارہ بعد افراط یہ دونوں ٹچھ کو مضرت اکثر ختم ٹچھ کا قریب بصورت ہوتا ہے اور سیرج ہر کی مضرت اور پونچتی ہے پس اس میں درد پیدا ہوتا ہے اور پھر از سر نو وہی انداز جو پہلے بھی عود کرتی ہے اور سوقت فی الفور محتاج سکا ہوتا ہے کہ تدارک اس لذت کا بہت حبلہ کوہن اور تسکین درد کی تدبیر نہ کورہ بالا کوہن اور بذریعہ اویان گرم تھیل کرین۔ پھر یہ ٹچھ لگایا ہو اور قطع جانب طول میں واقع ہوا ہو اس کے چھپانے کی تدبیر گشت کے ذریعہ کرین اور وہی دوائیں اور سپرکھین جنکو ہم اوپر بیان کر چکے اور چوڑی ہٹی سے اسکو خوب سٹھک باندھیں کہ دونوں سر زخم کے مل جائیں اور بندش کے وقت کہ قید صبح موضع جو غریب مجروح کے ہے اور یہ بھی بقدر ضرورت شامل کر لیں کہ زخم نہ کور عرض میں اس میں لگانے لگانے کی بہت ضرورت ہوگی اور ٹانگے وغیرہ میں درد و ضرر پیدا ہوتا ہے جب امر عظم اور کار و دشوار واقع ہو اور عرض میں عفونت پیدا ہونے کا خوف ہو اور سوقت اس کی دالنا عرض میں ضرور ہے اور جہات شک ہو سکے درم سے اسکو بچانا چاہیے اور عفونت سے بھی اسکا محفوظ رکھنا ضرور ہے اس لیے کہ درم اور برودت کا ہونچنا تشنج پیدا کرتا ہے اور عفونت پیدا ہونے سے عضو بیکار ہو جاتا ہے اور اس لیے واجب ہے کہ زخم کا سر پہلے پھل جڑنا اور درست کر دینا اچھا نہیں ہوتا ہے جب تک کہ اندر سے زخم بالکل چھا ہو کہ پھر نہ جائے اگر زخم میں تنگی ہو اور اسکا کشادہ نہ ہو پھیل دینا چاہیے اور کشادہ کر دینا ضرور ہے اس واسطے کہ زخم کا کشادہ نہ ہونا موجب عفونت چارحت کا ہوتا ہے چونکہ اس میں اجتماع صدد ہوا ہو کہ ایک مقدار زخم لگا دیا ہو جاتی ہے لہذا متعفن ہو جاتا ہے اور باوجود متعفن ہو جانے کے درد بھی اس میں شدت پیدا ہوتا ہے کہ وہ متعفن جذبے اور لطیف زخم کو جو کہ نقصن زیادہ پیدا کرتا ہے پس چاہیے کہ تدبیر الحام کی بدون کسی قدر سٹھک خشکی پیدا ہونے کی نہ کوہن کہ اس خشکی کی وجہ سے اطمینان درم اور عفونت دونوں سے ہو جائے باین نظر بھی کہ دوا کے اوپر سے بہت جلد کھول دیا کرین کہ وہ دوا جگہ کی ہٹی اس قدر جلد کھولنا کہ ضرور نہیں اور رات و دن میں دو مرتبہ خواہ تین مرتبہ ہٹی کو دوا کے اوپر سے کھولنا ضرور ہے اور کہ حاجت اس کی بھی ہوتی ہے کہ اسی دن کی رات میں خواہ اسی رات کو زمین ہٹی کھول دین جسوقت بخار روزی میں ہٹی بند گئی ہے بشرطیکہ بارہ گھنٹے سے شب و روز زیادہ ہوں مراد یہ ہے کہ بارہ گھنٹے کے اندر ہٹی کا کھولنا ضرور ہے۔ خصوصاً اگر اس مقام پر نفع بھی ہو اور اگر حاجت ہٹی کھولنے کی جو بیان ہوئی وہیں نہ ہو پھر اس کی جذبات ضرور نہیں ہے اور فقط دو مرتبہ صبح اور شام ہٹی کا کھولنا کافی ہو گا واجب ہے کہ اس کی رعایت اس کی رکھیں کہ نہ حاجت سے زیادہ تسکین کرنے پائے اور نہ تسکین میں اس کی کمی درج ضرورت سے ہو اور اس طرح جلا اور تخفیف اور ان دونوں کی ضد میں اعتدال ملے بقدر حاجت کا لحاظ رہے۔ اگر کسی دوا کے استعمال سے حرارت زیادہ پیدا ہو جائے فوراً تدبیر سے اس کی اصلاح کر دینی چاہیے اس قدر کہ زیادتی تسکین کی گھٹ جائے اور بقدر ضرورت باقی رہی۔ کبھی فیروطیات فیروطی کا تجربہ سابق انسان پر لگا کر کرتے ہیں بشرطیکہ وہ آدمی صبح ہو اور اسکا اور مریض خرم مزاج یکساں ہو اور سمجھ بدن بھی قریب قریب ہو پھر اگر فیروطی اچھے بھلے آدمی کے سابق پر لگائے سے زیادہ تسکین پیدا کرے

یا مطلق گرمی پیدا نہ کرے خواہ نسیجین معتدل پیدا کرے اسی اثر کو خیال کر کے اور ایک اندازہ مناسب ہر مرض کے بدن میں استعمار کرنا چاہیے۔ اور پھر دوبارہ مرض کے بدن پر لگا کے تجربہ کریں۔ مگر ہتھیری ہے کہ پہلے صحیح آدمی جو ہم مزاج مرض کے ہوا و سپر تجربہ کر کے انہر دوا کا ایک تمذینہ سا حاصل کریں اور اسکے بعد مرض پر تجربہ کریں اسلئے کہ صحیح آدمی پر تجربہ کر کے پھر استعمال مرض پر کرنے میں زیادہ تجربہ اور اصلاح کی حاجت باقی نہ رہے گی۔ با اینہم پھر بھی اگر ٹچہ کھل گیا ہو اور زخم جوڑا اور سوچ ہو اشیاء حارہ قویہ مثل افروہون وغیرہ کے متخل ہو گا بلکہ مثل توتیا وغیرہ کے ایسی ادویہ کا محتاج ہو گا۔ اس طرح جو ایک مفسول سے فوراً طیار کچا ہو اور درمیں چونا دھونا نہ کیا ہو اسلئے کہ دیر کے دھونے صحت زیادہ بڑھتی ہے اور اچھی طرح خوب سا دھویا ہو۔ واجب ہے کہ جو روغن قروطیات میں عصب کے خواہ لطفیات میں شعل متوئل روغن اور روغن آس کو ہوا اور نمک کا لگاؤ اس میں نہ ہو اہو اور علک یعنی گوند وغیرہ چسپندہ اشیاء کا اس میں استعمال کیا کر وہ بھی مسخول ہوں اور توتیا کو مفسول کر کے استعمال کریں اور سبط حکالذیع اور سقندر حدت باقی نہ ہو اور کھلے ٹچے کے علاج میں اگر سقندر قبض ہو اس کا مضائقہ نہیں ہے بشرطیکہ اسکے ہرہ قوت مطلق بھی ہو اور لذیع نہ خصوصاً اگر مرض ضعیف المزاج ہو۔ سر و جزا اور پانی وغیرہ کی تری اور چکنائی وغیرہ سے زیادہ اسی ٹچہ کو چکانا واجب ہے جو کھل گیا ہو اسلئے کہ ان اشیاء کی نصرت اوس ٹچے میں بہت کم ہے جب انہر ان اشیاء کا بواسطہ پہنچے۔ بخلاف اوس عصب کو جس پر بلا واسطہ یہ اشیاء پہنچ جائیں اور گرد و پیش کی چیزوں کے ذریعہ کو کچھ ان ہضرات کے پہنچنے میں دخل نہ ہو لیکن اگر ایسے کھلے ہوئے ٹچے پر مدون ہو چکا ہو ورنہ دت وغیرہ کے کچھ چارہ نہ ہو پھر وہی تدبیرات جو اوپر مذکور ہو چکی ہیں کرنی چاہیے۔ اور اگر کسی شخص کی اعصاب خلعت اصلی میں قوی ہوں بے خطر اقراص بولید اسل وراقراص قلفطاف اور اقراص اندرون اور اقراص فراسیدین براہ مہجیح خواہ کسی روغن کے استعمال کرنی چاہیں جابر و منین تو ہر اوزیت لطیف کو اور گریو منین روغن گل اور کندر اور علک البطم اور بارزولین مقدار میں بہ نسبت کھلے ٹچوں کی دوا کے بہت کم اختیار کرنا چاہیے۔ کسی قسم کی جراحات کیوں نہ ہو تدبیر صائب بھی ہے کہ پیلہ دوا لگائیں اور اسکے اوپر نرم سریش زیت میں ڈبو کر تعمیر دین جس طرح سے کھلا ہوا بیچھا لائق بحال اوسکے بھی ہے کہ دوا میں نرمی کچا کر اور سخت قسم کی دوا و سپر نہ پہنچو۔ اس طرح رابطات جو ہڈیوں کے درمیان میں اوگتے ہیں لائق بہ حال اوسکے بھی ہے کہ اوپر دوا قوی کا تحمل کر لیا جائے اور جو رابطات متصل بہ عضل ہیں اوکا حال میں میں ہے اس طرح پانی سے بچانے کے لائق زیادہ وہی جراحات ہیں جو عصب میں پہنچو اور سبط طرح سردی اور گوہت کم سردی کیوں نہ ہو ٹچہ کی جراحات کو بہت مضر ہوتی ہے اور زیت بھی نہایت درجہ مضر ہے اور اسکے استعمال کی کچھ ضرورت بھی نہیں ہے لیکن در داکہ اوستو گرم کر کے لگانا جائز ہے۔ ٹچہ کے زخم کو پانی خواہ روغن سرد دھونا بھی ضرور نہیں ہے بلکہ اکثر کسی قسم کی رطوبت خواہ چرک وغیرہ ہوا ہو کپڑے پوچھ والے کافی ہے خواہ صوف ہو جو نہایت درجہ نرم ہو صاف کر دالین اور مہجیح سے بھی روغن خم کو دھونا ضرور نہیں ہے ہاں اگر طبیب کے ضرر ہو اطمینان ہو جائے اور سوقت کیا مضائقہ۔ اگر کوئی سبب قوی مقضی زخم پر روغن لگانے کا ہو خصوصاً کھلا ہوا زخم ٹچہ کے اوپر پہلے مہجیح لگا کر پھر زیت کا استعمال کریں جالینوس نے حکایت کی ہے کہ ایک شخص کو صدر مرض اور کوفت کا ایک لوہے کے ٹکڑے سے جبکہ اس بار یک تھا پھونچا اور جلد چھٹ کر کسی قدر ٹچہ نکلا ہاں کہ گزند پہنچا اور ایک طبیب نے اس کا دم مجرب جس سے چند زخموں کا الحام اور پورنا زخم کا مشاہدہ کر چکا تھا او سپر رکھا اور بڑے بڑے زخم گوشت کو اس مرہم سے درست کر چکا تھا پس اس مرہم کے رکھنے ہی مقام زخم میں درم پیدا ہوا پھر اس طبیب نے اوپر خضہ جیسے آرد گندم اور پانی اور زیت وغیرہ

استعمال شروع کیا اس واسطے انجام کار فیض کا یہ ہوا اور اسکا پائہ گر گیا اور مر گیا یہ تجربہ قابل یاد کیا کہ یہ سنگ ہے۔ اگر یہ تجربہ کسی کے پیش میں ہو بشرطیکہ جلد میں ششکاف ہو گیا ہو اسے زیادہ کھول دینا چاہیے اور جو دوا دن قروح کو بالخصوص میں نافع ہوں کہ ان میں کینٹ پیدا کر دینا اور لطافت زیادہ رکھو ہوں ان میں استعمال کرنا چاہیے اور نا اسکان بھی کوشش ہو کہ اثر دوا کا اندر تک پہنچ جائے اور اگر جراحت بطور چھیننے نیزہ وغیرہ کے ہو اور اس میں نخس بھی پیدا ہو اور دم نہ ہو اس وقت عمدہ علاج یہی ہے کہ موصی علاج کرین اور حرارت اور خفیت میں قوی ہونا چاہیے نسبت اس رخم کو جو بلور شق اور چھٹ جانے کے ہوا سیلے کہ ایسی جراحت اندر کی طرف آسانی ہوست ہونی ہے۔ واجب ہو کہ تدریج عصب بحروح کی لطیف اور درجہ غایت پر لطافت کی ہو۔ اور اگر دم یا در و پیدا ہو پھر طعام وغیرہ اقسام غلبہ سے تدریج ایسے وقت کوئی چیز نہیں ہے خصوصاً اگر جراحت عرض میں ہو کہ اس وقت فصد رگ کی بلا خوف اور بدون توقف قروح ہوتی ہے۔ اگر چہ غشی کی نوبت پہنچے۔ اور واجب ہو کہ بستر خواب اور سکائیں کی کھال ہو اور جو اعضا قریب جراحت کو ہوں ان کی نگہ ندامتیں وغیرہ سے ضرور کرنی چاہیے۔ اس طرح سرگردن اور زیر بغل کی بھی تدبیر کرنی چاہیے خصوصاً اگر زخم اوپر کے دھڑلے ہو۔ اس طرح پیرو اور کش ران کی تدبیر واجب ہو خصوصاً اگر جراحت پنج کے دھڑلے ہو اور اطراف ساق میں واقع ہو اور وجہ علاج عصب اور قروح عصب کو علک البطم نہایت اچھی دوا ہے چھ کے جراحت کو واسطے لڑکے اور عورتیں خواہ جبکہ فراج مطلوب ہو اور شدت رطوبت فراج کو ان میں موجود ہو ایسے لوگوں کو فقط علک البطم کا زور کافی ہوتا ہے کہ اس میں تھوڑا سا زیت اور تھوڑا ملائیں جو اس سے نرم کر دیں اور کب قدر چسپیدگی اجزا و دامن پیدا کر دیں اگر ششکاف زیادہ ہو اور یہ اس دوا کے راتینج بھی بکارا دیں لیکن جس شخص کا فراج سبک ہو اور اسکا گوشت زیادہ سخت ہو اس کے علاج میں تھوڑی سی فریون بھی سپراہ راتینج کے داخل کرنی ضرور ہے خواہ مثل فریون کوئی اور دوا کہ نہ ہو یا تازہ تھوڑی ہو خواہ زیادہ حبیب فراج بدنگا ہو اور جب قدر لائی ہو نہ ہو اور قوی دوا جو تازہ ہو اسکی مقدار بارہواں حصہ قیروطی کا ڈالنی چاہیے لیکن اگر ۲ اجزو قیروطی ہو ایک جزو یہ دوا قوی تازہ اوس قیروطی میں ڈالی جائے جسکا استعمال کرنا مکرور ہے خواہ علک البطم وغیرہ اور کوئی دوا اور یہ مقدار کمی کی انتہا کی ہے اور زیادہ سے زیادہ بمقدار ثلث قیروطی کے جائز ہے خواہ اور مریم وغیرہ صمیں دوا منڈ کوئی آمیزش کرین۔ کبھی ایسی قیروطی یا مریم میں آ فریون کے اور شیردار اور وہ سمیہ بناتیہ بھی شریک کرتے ہیں اور سکافانہ بھی زیادہ ہوتا ہو اور عطیت اور کینج اور جوشیر بھی مفید ہوتی ہو۔ صغیف الاثر دوا ایسے وقت میں جیسے بورہ ارمنی اور اسکا کف اور کبریت زیت میں گرم کیا ہو اور چمک حمام اور زہرہ جوڑا ہو اور جو چیز جذبات طو بات ہو کہ لطف خارج کو جذب کر لائے اور اس طرح زاج اور خاکستر جس سے تابناک کر کے پین اور اس میں بخار و لصاب و زہب اور کبھی ابتدائی جراحت میں سوا و خمیر کے اور کچھ اختیار نہیں کرتے ہیں اور اسکا استعمال نافع ہوتا ہو اور اگر سے بہت اچھی طرح جذب کر کے باہر کی طرف لاتا ہے۔ اور اکثر شہد کمی کے جیتو کی بیٹ بشرطیکہ فریون ہم نہ پہنچو استعمال کرتے ہیں اور مفید ہوتا ہے۔ خواہ شلیم جیسے پیچ جو کہ ہوں میں برابر ہوتا ہے اور سیکا استعمال بکارا دیتا ہے اس طرح کہ راکھ کے پانچیں مسیکر خدا کرتے ہیں۔ استعمال علک البطم کا علاج اولی ہے کہ اسی سے ابتدا علاج کی کرتے ہیں اور اسکے بعد مریم باسلیقون کو اور وہ محتاج الیہا قوی کر کے خواہ اوسی سے اوپر کی دواؤں کو قوی کر کے استعمال کرتے ہیں۔ اور کبھی قیروطی وغیرہ میں بغرض خمیر کے چونہ بھی ملا دیتے ہیں۔ لیکن واجب ہو کہ چونا دھوا یا دھوا ہو اور چہرہ سے کہ آب دیا ہو اور خوب گرم اور تیز دھوا ہو

وہ کہ خشک کیا جیو، یہ قدر زیادہ دھندلے ہوئے اسی قدر تھک اور بڑھ چکا ہوگا۔ بخلاف یہ سببہ کے ایک یہ وہاں سببہ جس کے جالینوس نے
 ذکر کیا کہ وہ مرکب درمیان میں رہتا ہے اور رفت لغو والی اور زینت کے ہر ایک اور یہ کہ وہ دیکھ کر دیکھ کر نصف جزو اور زینت ایک جزو
 روغن بلبلان باوجودیکہ بلبلان بڑھ کر زیادہ گرمی پیدا نہیں کرتا ہے مین کہتا ہے کہ اس کی یہ سببہ کہ روغن بلبلان چونکہ سیرت
 متخلل ہو جاتا ہے اس لئے جس سے زیادہ اسخان پیدا نہیں کرتا ہے۔ اگر ختم نظر چھنے اور گرنے کے پیدا ہو اسے اور اس میں درمیان عفویت نہیں
 اس وقت مریم انزبوان اور پخال کبوتر کا استعمال کرنا چاہیے۔ اور جو بدن لطیف ہو اس کے واسطے فریبون اور کثیف بدن کے واسطے پخال
 کو اختیار کیا جائے۔ اور زیادتی اور کمی کی سبب حال بدن کو مہولی اور مہولی اور مزاج کی تغیرات میں اختیار ہے اور یہ انہیں ختم
 کرتے اور چھینے کا موندہ بند ہونے نہ پائے اور پر گوشت ہونا موندہ کا قبل صحت اندرون زخم کے ہرگز نہ موندے پائے اور اگر موندہ تنگ
 بڑھا دیا جائے۔ یہ بھی جائنا ضرور ہے کہ ایسے زخم کی دوا میں حاجت قوی ہونے کی زیادہ سے بہ نسبت اس زخم کے جو بڑھوت
 جانی کے پیدا ہوا ہے اور اگر زخون میں عفویت پیدا ہوا اس وقت سکینج اور آرد کر سنہ کا استعمال کرنا چاہیے اور اگر درم پیدا ہوا
 آرد جو کا استعمال لازم ہے اور آرد باطلا اور آرد کر سنہ کو انکو کچا کر کے استعمال کرین اور جبوقت درم پیدا ہوا آرد جو اور آرد کر سنہ اور
 آرد باطلا بھی آب انکسٹرین بختہ کر کے خواہ آب خالص میں جس میں بخوری سی سکینج ملی ہو اور جب زخم رو بصحت ہو پھر استعمال سفینج کا اور سفینج
 کرنا چاہیے اور دوا کو ایسی میں بھگو کر گرم کر کے ایک نرم کپڑے میں لگا کر زخم کے اوپر رکھیں بیان اون اور ام کا جو عصب کو
 سہاگت جراثیمت علاج میں ہوتے ہیں اور بڑھلاؤ ہو چکا ہے کہ قاعدہ جراحت عصب کو علاج کا کیا ہے اور اگر ان میں درم پیدا ہو
 اس کا بھی علاج کس قدر بیان ہو چکا ہے لیکن اب بھگو منظور ہے کہ شرح و بسط اس معاملہ کو بیان کرین اور جو طریقہ جالینوس نے
 کتاب فاطا جالس میں لکھا ہے اس سے ہم ذکر کرین جالینوس کہتا ہے کہ اگر جراحت عصب میں ہوں خواہ اعضا عصب میں درم ظہور
 پیدا ہو اور اس میں التهاب زیادہ ہو سنا سبب ہو کہ اس کے علاج میں وہ ادویہ استعمال کرین جن میں سرکہ اور اجاز معدنی داخل ہوں
 اور وہ اجاز اوپ کے ابواب میں مذکور ہو چکے ہیں اور اکثر یہ ادویہ مقالہ دوم میں اسی کتاب کو مذکور میں لکھنے کتاب فاطا جالس کے
 دوسرے مقالہ میں انہیں ادویہ میں سے ایک دوا یہ بھی ہے۔ تلفد لیس الیکٹریم اور ربع دریم زاج پوسنے دس ریم تو بالی خا
 دوا وقبہ اور اڈائی دریم قشار کندر دیرہ اوقیہ بارزداک و قیہ موم سات اوقیہ سرکہ کہنہ سوادہ و طل خشک دوا میں بیسکر سرکہ میں
 دس دن تک بھگو تین اور گھلاسنے والی چیز ونگو گھلا کے سر کرین اور کسی دیگر فیہ میں سب کو ملا کر ملا تین اور خوب ہلا کر حسب
 اجزا کیزات ہو جائیں اور تار لیں رصفو مجروح اور متورم بدن بھر میں دوسرے خواہ تین مرتبہ زیت کو پکا تین اور جبوقت یہ دوا مذکور
 اوپر لگانے کا قصد ہو چاہیے کہ خارج سے صوف کو کر کے اور زیت میں تر کر کے گرا کر رکھیں بشرطیکہ اس کی گرمی معتدل ہو اور زیادہ
 سخت نہ ہو اسلئے کہ ٹھیکے کے حتمین خصوصاً جو ٹھیکہ مجروح اور غلیل ہو پر دت سے بڑھ کر کوئی چیز مفر نہیں ہے۔ پھر اگر کسی حال میں
 ایسے اعضا پر خفا و لگانے کی حاجت ہو کہ اس میں سرکہ اور شہد اور خاکستر داخل ہو پس مناسب ہو کہ لیب کو پکا کر استعمال کرین
 اور آنا اس میں سرکہ داخل کرین اور اگر آرد کر سنہ میں نہ ہو آرد باطلا اس کی جگہ داخل کرین خواہ آرد جو کو ملا تین ٹھیکہ کا کوفتہ ہو
 اوپر کچ جانا اور بیکار ہو جانا کوفتہ ہونا عصب کا اگر بدن جراحت کو ہو اور درم بھی پیدا نہ ہو اس کا علاج شکین جع سے
 کرنا چاہیے اور اس طرح اگر درم پیدا ہو گیا ایسی دوا سے جو تنگ فتنہ کرتی ہے اس سے علاج نہ کرنا چاہیے بلکہ مسکنات وجع سے دوا

بھی ملتا ہے کہ اسی طرح واجبہ کہ تھیل کرین اوس عضو پر روغن گرم کی اور پیہم نطول کرتے رہیں اور جس وقت سے نطول کر لیا جاسیے کہ اوسمین قوت ارخا و تحلیل کی ہو بہت عمدہ روغن اس کام کے واسطے روغن شبت اور روغن اتھوان اور روغن سداب سے۔ اسی طرح جو ضادات اس عضو کے موافق ہوں۔ اور عظمی کا فائدہ عجیب ہے اگر کوٹ کر عصب کو فیتہ پر رکھیں اور صدف کا گوشت بھی عجیب النفع ہے اکثر بلوس مہر سے بھی اسکا علاج کرتے ہیں۔ پھر اگر درم پیدا ہو گیا ہے اوسکے تسکین درد کی آسان تدبیر یہ ہے کہ شیرہ الگور ہر شراب کی خواہ تھوڑا سرکہ اور زیت بمقدار میانہ استعمال کریں اور معتدل گرمی بھی اوس عضو کو پہنچائیں اور میلاد صوف اسی دوا میں ڈبو کر خصوصاً صوف زوفا کا اوس پر رکھیں اور اگر یہ صدمہ اور الم مواضع مفاصل میں پہنچا ہو وہاں کے درد کی تسکین نہایت بہتر ہے اور دوا قوی تر ہونی چاہیے اور ایسے اجزاء سے مرکب ہونی چاہیے جنہیں قوت تحلیل اور نفع دینے کی ہو لیکن اس قدر قبض بھی اوسمین ضرور ہو کہ مقابلہ درم کا کر سکے اور درم کو زیادہ نہ ہونے دی۔ پھر درد کا بھی ملاحظہ چاہیے اور درم خیال کرنا ضرور ہے ان دونوں میں جس کا دفع کرنا پہلے ضرور ہو اوس کی تدبیر مقدم کرنی چاہیے۔ اور اگر درد مطلق نہ ہو بلکہ شاد و پشیمان استعمال اور یہ قوی کا کرنا چاہیے آب خاکستر اور سرکہ اور شراب ایضا اگر درم میں طول ہو اوس دوا قوی کا علاج کریں اور قوت تحلیل کی دوا میں زیادہ ہلور ایسی دوا گرگزینہ لگائیں کہ اوسمین قبض کی قوت ہو جیسے وہ دوا جو آب رمادہ سے بنائی جاتی ہے۔ خواہ جو دوا چرک کبوتر صحرائی سے بنتی ہے۔ اور اگر جلد میں زخم بھی ہو اوس وقت ایسے دوا کی حاجت زیادہ ہے جس میں قوت تخفیف اور جمع اجزاء متفرق کے اوس ہوا کرنا اور ملانا اجزائی کو فیتہ کا بھی ہو اور جراحت کو بھی فائدہ بخشنے۔ پھر اگر جلد تک کچھ صدمہ رض اور کو فیتہ کا نہ پہنچا ہو زخم کا بھی اثر جلد میں نہ ہو اوس وقت وہی ضادات جو آر دبا قلا اور سرکہ اور شہد سے بنائے جاتیں اونکا استعمال کرنا لازم ہے اور یہی دوا ایسے ضما و ایسے وقت بہت اچھی ہے۔ اور اگر ارادہ یہ ہو کہ قوت تخفیف کی زیادہ ہو آر دکر سنہ اوسمین زیادہ داخل کرنا چاہیے اور اگر اس سے بھی زیادہ تخفیف پیدا کرنا ارادہ ہو تو سو سن کو بڑھا دیں اور اگر ایسا خفیف ہو کہ اوسکی طرف التفات کی کچھ ضرورت ہی بلکہ وہ خود بخود اچھا ہو جائے گا فقط پیٹھ کا علاج ایسی قسم کا کر دو جو اوسکے درم کو نافع ہو اور جسم کو علاج کی طرف ہرگز التفات نہ کرنا چاہیے۔ اس فائدہ کو واسطے گوشت صدف کا عجیب النفع ہے۔ اور اگر کثر علاج ایسے وقت اوس قیرطی سے کہ تھیں جن میں کی شرکت ہو اور کندر اور درم کا ضما و بھی دونوں حالت میں عموماً نفع کرتے ہیں اور اگر ان دونوں صورتوں کے ہمراہ درد شدید بھی ہو واجب ہے کہ دوا کو زفت سے ملا کر ضما و کریں اور گرم ضما و کرنا چاہیے واجب ہے کہ پیٹھ کے جمیع اقسام و قی میں پانچا کا سفید لگا دینے وین گرم پانی سے زیادہ سرد بلکہ اومان قویہ کا استعمال کریں جنہیں پھول خوشبو اور لطیف اور قابض پڑے ہوں اور جبکہ مزاج میں سخت ہو یا وہ دوا میں گرم اور خوشبو جنہیں گرم مصالحہ کہتے ہیں کہ اونکا یہی حال ہے حکم عصب فاسد کا کبھی عصب کی نوک میں ایک قسم کا فساد عارض ہوتا ہے اور اس فساد کی وجہ سے حاجت اس بات کی ہوتی ہے کہ اوس نوک کو نکال ڈالیں جیسے بازو کو نکال دالنے میں عصب کا سخت ہونا اور پیچیدہ ہو جانا یہ فزاکش چوٹ لگنے سے خواہ گہرے سے پیدا ہوتا ہے اور اگر زور سے دبا میں نشن سا معلوم ہو گا علاج صلابت عصب کا قریب ہی علاج اور ام سخت کی با و کشیدات کی ہم جدول اور یہ مفردہ میں اور قزبا وین میں خاص اور یہ مفردہ اور مرکبہ اسکی یہ تفصیل لگائی ہیں اور اس مقام پر جعفر دوا میں ہم مذکور کرتے ہیں وہ سبب موجب اور خفیف الموت ہیں جیسے مثل الیہ و بوزن و س دریم کے پانچین گھوڑا خواہ گھول کر استعمال

کمرین یا گوندہ کہ استعمال کر بن مثل اسی کے حطمی کی جڑیں کیخدا کرین یہ بھی بہت خوب ہر اس طرح پنج موسن کو دو شاہ کو پڑھیں
مجموع کر کے اور اس طرح اسٹینج اور شورہ اور فریون اس سب کو رزی زیت کو ہر او جمع کرین ایسا گنم مرہ مزہ منجج کے خدا کرین ایسا
و انیلون اج کو نصف وزن بکڑی مینگنی یہ دو انہایت درجہ مفید ہے ریح شوکہ اور فساد استخوان کا بیان ریح شوکہ کا سبب
حادثہ ہوتے ہیں جو بد بو بخین نفوذ کرتے ہیں اور بڈی کو سڑا دیتے ہیں کیفیت ریح شوکہ کی مثل وجع مفاصل کے بہ فرق یہ ہے کہ
ادہ وجع مفاصل کا گوشت میں ہوتا ہے اور ریح شوکہ کا مادہ استخوان میں پیوست ہو جاتا ہے اور اسکے پیوست ہونے
سے بڈی ٹھوڑی فاسد ہو کر مٹتی جاتی ہے بعض لوگ ایسا گمان کرتے ہیں کہ شوکہ تمام بدن میں تشنج پیدا کرتا ہے بسبب اس کے
اور اس قول کی کچھ اصل نہیں ہے علامات فساد استخوان کے جسوقت کسی بڈی میں فساد عارض ہوتا ہے اس کے اوپر کی
بڈی میں ترہل اور پودا بن پیدا ہوتا ہے اور سرخی ہو جاتی ہے اور بد بو آنے لگی ہے اور صدید پیدا ہو جاتی ہے اور نفوذ اس میں
تاسانی ہونے لگتا ہے اور اکثر اس کی بندش بھی اس کے فساد پر دلالت کرتی ہے اس طرح اگر ایک سلامی ڈاکٹر اس کی گرد پھیریں
دریافت ہوگا کہ کوئی چیز ایسی باقی نہیں ہے جو کھانی ہو کہ اس سے پھلنا ممکن ہو بلکہ اس سے کسب قدر چھٹ جاتی ہے اور گویا ایک خبر
غیر ثابت سے معلوم ہوتی ہے کہ دانہ سا بڑ گیا ہے اور متعفن ہو گیا ہے اور کبھی کل دی اور نرم ہو جاتی ہے خصوصاً اگر فساد کا زمانہ ابتدا
نہ ہو اس لیے کہ ابتدا میں بذریعہ مویچے وغیرہ کے بخوبی ظاہر نہیں ہوتا ہے بلکہ بیشتر افراط ریق سے اس کا فساد دریافت کیا جاتا ہے اس طرح
کہ سلامی ہر طرف سے پھسلتی ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ جھلی اوپر سے الگ ہو گئی ہے اور یہ بات فقط ابتدائی فساد کی حالت سے عارض
ہوتی ہے خواہ اوپر کا گوشت جب فاسد ہونے لگتا ہے اس وقت یہ بات پیدا ہوتی ہے اور اس کو کھول دین اور اس کا رنگ صلی رنگ
سے متغیر نظر آئے گا اور اکثر اس سے پہلے ورم اور فساد گوشت بھی پیدا ہوتا ہے اور فساد عضو اور موت اس کی پہلے سے ہو جاتی ہے
بعد ازاں بڈی کا فساد ورنہ اسے علاج بڈی کے فساد کا علاج یہی ہے کہ اسے کچھلاتین اور پھیل ڈالیں اور جب قدر فاسد ہو چکی
ہے اس کو دور کر دین اور کاٹ ڈالیں اور پراگندہ کر دین ماحور پر گیا ہو خواہ نہ پڑا ہو اس لیے کہ پھلنا اس کا خواہ نہ اٹھا اور داغ دینا اس طرح
کہ مقدار فاسد پوست ہو کر گڑبے ضرور ہے اور صحیح غیر فاسد بانی رہ جائے اور کبھی بڈیوں کے پوست بذریعہ چند اویہ کے بھی گرائی
جاتی ہے جیسے سر کی بڈیوں کے پوست گرانے میں خواہ اور مقامات کی بڈیوں کی یہی تدبیر ہے اور وہ دوا یہ ہے زرا وندایر سا
مرصہ ریشہ برگ جاوشیر قلیل سوختہ تو بال نحاس قشور صنوبران سب اجزا کو یکجا کر کے استعمال کرین عجیب النفع ہے کہ پوست
بڈیوں کا گرائی ہے اور اچھا گوشت بڈی پر پیدا کرتی ہے اور اگر فساد بڈی کا اس سے زیادہ اندر کی طرف سرایت کر گیا ہو پھر اس کا
کاٹ ڈالنا ضرور ہے اور اگر حرام مغز تک فساد پہنچ گیا ہو اسے بھی بذریعہ کسی آلہ کے نکال ڈالنا چاہیے اور اگر فساد کو سوا
قطع اور نشر کے تمام بڈی خواہ بعض استخوان عضو مذکور کے زائل ہونے کے اس وقت موضع اور اس مقام کو پہلے پہچان لینا چاہیے
جہاں تک فساد کا رواج اور اس کی شناخت اس طرح کرین کہ جا کو وغیرہ کو اندر ہی اندر پھیریں تا انکہ جہاں پر بڈی گوشت سولی ہو
وہاں پہنچو جس ہی حد انتہا فساد کی ہے اور اسی جگہ تک کاٹنا چاہیے پھر اگر بڈی سران خواہ راس رک کی خواہ مہرہ
پشت کی ہو اس کے علاج سے مستغنی اور دست کش ہونا بہتر ہے اس لیے کہ نخاع کی وجہ سے علاج پر جرات نہیں ہو سکتی ہے اور اگر
بڈی کو فساد ہو اس گوشت کا فساد منظر اس مرکا ہو کہ نایع اس گوشت کو فساد کی ہے جہاں یہ بڈی واقع ہے اس کو

جد اگر دبا پس ہیں اور سکا علاج ہے۔ واجب ہے کہ تدریجاً عضو کو جو تھل سنبھال فاسد کے ہے اور نہیں طلاؤن سر جو اوپر نکور ہو چکے ہیں کر۔ تہہ میں جہاں فساد استخوان کا بیان ہوا ہے اور سطح جو گوشت کھلا ہوا ہے اسکی تدریجاً برابری چاہیے صفت لشتر عظم فاسد کی حکیم نے کہا کہ ہڈی کو اونچی کین اور گوشت سے اوپر اور تھاتین اسطرح کہ ہڈی کے کنارے ایک ڈرا بانڈھ کر اوپر کی طرف اور کچھ چین اور ایک پٹی کے ذریعہ سے اس عضو کو کچھ چین تھو کہ طرف تاکہ آری وغیرہ کے دانستہ اور عضو میں نہ لگیں بعد ازاں زراشتا شروع کریں اور اگر احتیاج کسی ایسی ہڈی خواہ ہڈی کے تراشتے کے ہو جسکے نیچے کوئی پردہ خواہ عضو شریف ہی جیسے صفاق اصلاح خواہ نخاع او سو قبت آری کے ایک پٹری وغیرہ ایسی رکھ لیں تاکہ دندان اثرہ کا گزند اس شریف تک کسی طرح نہ ہو پھر اگر گوشت اپنی پوری شکل مستند رکھلا ہوا ہو اسے بھی سب کا سب کاٹ ڈالیں اس واسطے کہ ہڈی تمام جوانب سے کھل جاتی ہے پھر اوپر گوشت نیا نہیں اؤگتا پھر اگر اجزاء گوشت فاسد کسی مفصل اور جوڑے کے قریب ہوں مفصل سے اونگو نکال ڈالتا چاہیے اور دماغ کی ساری پٹی سیاق کی ہڈی ساری فاسد ہو گئی ہو پوری نکال ڈالنی چاہیے اور ران کے سر کی ہڈی اور مہرہ پشت کی ہڈی اگر فاسد ہو جائے اور سکا علاج نہیں ہو سکتا ہے بلحاظ نخاع کے ہڈی کی کڑھن اور پو جو قروح مند ملہ میں رہ جاتی ہیں بہتر ہے کہ انکے اخراج میں عجلت نہ کریں بلکہ طبیعت پر حوالہ کریں اور طبیعت کی اعانت تھوڑی سی جذب کر دے کہ میں جو بہت جلد اخراج نہ کر دی اور بذریعہ ادویہ خواہ عمل جراحی کو اس کرج کی تحریک نہ کریں اسلیے کہ کرج با سکہ طبیعت اور جلد نکالی جاتی ہے ضرور اسکے نکلنے سے قرحہ ناصوری پڑ جاتا ہے اور جب طبیعت او سکو خود بخود بطرف جلد کے متحرک کرے اور جلد تک پہونچا دی اور نکلتا او سکا شروع ہوا اور کس قدر جدا ہونی معلوم ہوا سو وقت گوشت کس قدر جدا کر دیں اور جب سب نکل چکے پھر گوشت کو زخم کا التھام کریں اور یہی قاعدہ ہڈی کے ٹوک وغیرہ کا ہے خواہ جلتی ہڈی کی جو قرحہ میں رہ جائے کہ اسکے بھی ایسی تدبیر ہے اور تاخیر کرنا اس قدر کہ خود بخود نکل آئے بہتر ہے نسبت تعمیل اخراج اگر جلدی با سکہ طبیعت نکالیں گے خطرہ شنج کار ہے گا اور اختلاہ عقل اور حیات پیدا ہونے کا بھی اندیشہ رہے گا اور اگر خود ہی پھٹ کر نکل آئیگی او میں چنداں مضرت نہیں ہے ایسی با قیامانہ حیون کی نکالنے والی ذوا کو او سکا استعمال عجلت منہج ہے اگر او سکا بیان ہم کرتے ہیں کہ شاید بوقت ضرورت بکار آئے ہو۔ زیت گندہ موسم زرد دھات ڈھالنے کی گھریو کا میل اور چرک اور یہ دونوں برابر زیت کے وزن میں ہوں اور پھر سب کو گھلا کر ایک جز فی ہون اور ایک جز فی متوجع اور تین حصہ ذرا دندان سب جزا سے مثل قیروطی کے طیار کریں۔ ایضاً اشق اور متقل کے دو قبلان ہمراہ روغن سوسن کے لیکر سب کو پس کر مریم درست کریں اور اسی جگہ پر رکھیں جان کرج وغیرہ لگتی ہے کہ اسکے رکھنے سے نکل آتی ہے اور بہت طویل آجاتی ہے ہڈی کا ٹوٹ جانا بذریعہ عمل جراحی کے جو علاج اسکا ہے اسے ہم آئینہ سطور میں لکھیں گے اور اور دو ذریعہ سے جو علاج ہوا وہی ہم بیان کریں کہ وہ دوا ہڈی کے ٹوٹنے اور بیکار ہو جانے کے واسطے مفید ہے طلا جو ہڈی کے ٹوٹنے اور بیکار ہونے کو مفید ہے مخات یعنی مینڈک مونگ مقشر ہر واحد دس جز صبر خلمی سپید افاقا قیابہر واحد پانچ جز کل از مینی میں رسم سپیدہ بیضہ کے ذریعہ سے طلا کریں اگر ورم گرم ہو۔ ایضاً برگ طرا یعنی جھاو کی پتی اور برگ سدر برگ آئیں برگ بیدست تازی اور ہری ہوں اور سب کو کوٹ کر عرق پھورین اور مشک اور ورد اور بصل نرس اور مر

اور باقیوں اور ضدی سرخ گل ارنی لافن اور فوئل برادو چوب طراف خطمی مونگ تاقیا کلپال لکاک زرخوش اور وادو سمین زیادہ کرن اور اگر حاجت تشنہ کی ہر زرخوش اور اس اور سر کو اضافہ کرن اگر چہ کسر اور دنی کے درم حار ہو یہ دوا ہے۔ مونگ بیس درہم معاث جلدنار تاقیا انہیں کا اضافہ کرن کہ یہ زیادہ قوی ہے۔ منجلہ ادوبہ کے ایسے وقت میں برگ اس اور لافن اور سنگل دسے زعفران او طین ارنی ہے ایضا وٹا اور رزن دونوں کے واسطے حید ہے اور رزن لینے سستی کو بھی مفید ہے اور کسر اور دنی کو رافع ہے اور خلع لینے ہڈی اور تاجانے کو مفید ہے۔ مفاث اش افاقیا خطمی گل ارنی صبر مرآب اس کے ذریعہ سے طلا کرن میں یا سچو ان جبر کے بیان میں اور اس میں تین مقالہ ہیں مقالہ پہلا خلع کا بیان بیان حام خلع کا خلع کے معنی یہ ہیں کہ ہڈی اپنے مقام سے نکل آئے خواہ وضع اصلی الگ ہو جاوے اور خیزوں سے جو ہڈی کے قریب اور گرد پیش کی چیزیں ہیں اور نکلتا اس ہڈی کا پورا ہو لینے کس قدر اپنی اصلی موضع اور وضع طبعی پر باقی نہ رہے اور اگر تمام دمکال نہ نکلے گی اور سے زوال مفصل لینے جوڑ کا سرک جانا خواہ ٹل جانا کہیں گے خواہ اندکی طرف ہو یا باہر کطرف اور بغیر حص کے یہ زوال دریافت ہوگا اور زوال پورا نہ ہوگا اور بعض لوگ اس کیفیت کا نام دنی کہتے ہیں اور دنی کے معنی بیکار ہو جانے کے ہیں اور اگر فقط ایذا ہو اور ہڈی نکل آئی ہو لیکن اس کے گرد کی چیزیں کو مفید ہو جائیں اور سستی حرکات میں پیدا ہو اور سکنا نام ہیں اور وہیں قسم میں وٹی کے داخل نہیں ہے کبھی مفصل میں ایک تیسری قسم کی بات پیدا ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ طول او سکنا زیادہ ہو جانا جو اور ابھی تک خلع کے درجہ تک نہیں پہنچتا لیکن اس کا انخلاع آسان ہو جاتا ہے اور اکثر یہ کیفیت عضد اور فخذ میں پیدا ہوتی ہے بعض آدمی براہ خلقت کے خلع مفصل کے مستعد ہوتے ہیں ایسے کہ گڑھے اونکے ہڈیوں کے خوب گہرے نہیں ہوتے بلکہ اونکے ہڈیوں کے بعض اور گرفت جوڑوں کی بخوبی اونکے مفصل میں نہیں ہوتی اور جو تقیم لینے جوڑوں کے پاس کے خدو دار اور باطات وغیرہ جگہ اند جانے سے دل اور جوڑ کی بنا ہے وہ بخوبی اندر نہیں جاسکتے اور نہ گنجائش دے سکتے ہیں۔ اس طرح رہا وغیرہ کی بندش اونکی مستحکم نہیں ہوتی بلکہ خلقت اصلی میں ضعیف اور نارسا ہوتی ہے اور باریک اور رطب قابل تعدد اور کشش کے ہوتی ہے اور انہیں مقامات کی طرف رطوبات لزم فریقہ کر کرتے ہیں اور نوکین گوڑہوں کی ٹوٹ ٹوٹ جاتی ہیں اور کمزور ہونے کی وجہ سے جو مقام نہیں کے پیوست ہونے اور گرفت کا ہر دمان پر بخوبی گرفت پیدا نہیں ہوتی اور وہ مقام روزن دار اور سوراخ دار ہو جاتے ہیں اور جو چیزیں مانع اور تراجانے مفصل کے ہیں اونکے جوڑوں میں نہیں ہوتے ہیں اس وجہ سے اکثر اوسکے جوڑا تراجا کرتے ہیں مفصل کا اپنی اصلی خلقت میں حال میں طرح طرح ایک تو ابھی بیان ہو چکا کہ اونکا انخلاع اور تراجانا آسان ہوتا ہے دوسری قسم مفصل کی اسکو عکس کرتی ہے کہ اونکا اور نارسا و دشوار ہوتا ہے اور تیسری قسم درمیان ہے جو مفصل باسانی اور تراجانے میں اونکی مثال ایسی ہے جیسے زالو کا مفصل کہ اس کے رہا چونکہ نرم پیدا کیے ہیں اور نرم ہونے کے منافع وہی پہنچ کر باب تشریح فن کلیات میں بیان ہو چکے اس وجہ سے زالو کا مفصل باسانی اور تراجانا ہے اور اسی سبب سے معین فلک کا ہوا اور جسطح کو یہ جوڑ باسانی اور تراجانا ہے پھر ویسی ہی آسانی سے اپنی اصلی شکل پر پلٹ بھی آتا ہے۔ ایسے کہ باسانی اپنی جگہ پر آ جانا مثل باسانی اور تراجانے کے ہے لینے جوڑ سے ایک کو قبول کرے دوسرے کو بھی باسانی قبول کرے گی اور جب قدر دشواری ایذا دیتی ہوگی اور جس شکل اصلی سبکے والپس آنے میں پڑے گی اور دنی ہی اصلی ہیئت سے پھر جاتے ہیں ہوتی ہے مفصل موڑ مگر کبھی مثل زالو کو جوڑ کے لئے لازم میں ہوتا ہے اور جو لوگ فرہ اور طیار میں اونکے موڑے کا جوڑ ایک نرم اور نازک نہیں ہوتا ہے جو مفصل دشواری سے اور تیرے ہیں اونکی مثال ایسی ہے جیسے اونگیوں کے جوڑ کہ یہ اور تیرے ہیں

بلکہ ٹوٹ جاتے ہیں اور ترنے کے بعد اور سب طرح مفصل مرفق کا حال ہے اور یہی وجہ ہے کہ بعد از ترنے کے بچہ اور نکاحا اصلی حالت پر واپس لانا نہایت دشوار ہوتا ہے۔ جو بفصل تخلع اور اتر جانے میں متوسط ہیں اونکی مثال ایسی ہے جیسے مفصل درک کبھی جو مفصل آسانی سے نہیں اترتا ہے کسی مرفاج کیوجہ سے اوسمیں یہ بات پیدا ہوتی ہے کہ آسانی اتر جانا ہے اور درست بھی آسانی سے ہو جانا ہی جس طرح حق الورک یعنی ڈھکنی درک کی رطوبت رائدہ سے بھر جاتی ہے اور سیوچہ سے اونکا اتر جانا آسان ہو جاتا ہے اور بھر چڑھ جانا بھی اوسکا آسان ہوتا ہے اور مرض عن النساء میں اس عضو کا یہی حال ہو جاتا ہے کہ ہر وقت اوسکا درک اترتا اور چڑھتا رہتا ہے اور تھوڑی سی حرکت خواہ دوڑنے سے یہی کیفیت اور سہ طاری ہوتی ہے اور یہ مفصل فقط داغ لگائے کا محتاج ہے کہ بعد اس ترکیب کی بھر۔ کیفیت زائل ہو جاتی ہے بہت دشوار خلع کی وہی قسم ہے جس میں کونے پٹھے کے متصل ہڈی کے ہیں اور اوسکے سر سے منقطع ہو جاتیں اور ایسے خلع کے بعد مفصل بھر اپنی حالت اصلی پر نہیں آتا ہے اور اکثر یہ قسم اس درک میں پیدا ہوتی ہے اوسکے بعد اس عضد میں اور دونوں پائون کے گٹھنیں کچھیں کے نزدیک اتر جانا ٹوٹ جانے کی نسبت زیادہ برا ہے کہ اترنے کے بعد بھر اصل پر خود نہ کرے اور شکستہ کا جرنہو سے علامات خلع کلی کے جو مفصل اپنی جگہ سے اتر جائے اوس جگہ پستی اور گڑھا سا پڑتا ہے اور وہ گڑھا جگر مہرود ہوتا ہے جیسے کہ شانہ کی ہڈی اترنے سے ظاہر ہیں یہ بات نمودار ہوتی ہے خواہ پائون کے جوڑ میں یہی صورت نظر آتی ہے اور اس سب سے زیادہ مفصل مرفق کے اترنے میں یہ بات ظاہر ہوتی ہے اور قیاس اور مقابلہ سے اس طرح ہوتا ہے کہ جو مفصل درک مقابل ہوا ہے اور اس قدر تری ہو کر کو ایک ہی حالت پر رکھ کر کچھیں تب فرق صحیح اور علیل کا بخوبی دریافت ہوگا اگر کسی جوڑ کی حرکت موقوف ہو جائے اور حرکت نہ کر سکے اوسوقت ضرور نہیں کہنی چاہیے کہ یہ جوڑ اتر گیا ہے جیسے اگر پوری حرکت جمیع جات میں جیسی ہمیشہ کرنا ہوا اسی طرح کہی اور کسی طرف حرکت میں کسی قسم کا زیادہ زور وغیرہ کرنے سے کمی نہ کرے بغین کامل ہوگا کہ زور اور اتر جانے کا مرض نہیں علامات میل بچنے چھلک جانی کو علامات وہ یہ ہے کہ تقیر اور گڑھا ہرہ کسی قدر بلندی کے دوسری جانب میں نظر آئے اور جس لامبہ سے چوبندی انداز مثل اس بیرونی بلندی کے پہلے سے موجود تھی اب مفقود ہوا اور بعض حرکت بھی عضو زائل سے صادر ہو سکتا ہے مفصل کا طول زیادہ ہو جانا بدون خلع کے اوسکی علامت یہ ہے کہ عضو مفصلی لٹکا ہوا سا معلوم ہو جب اوس مقام طبعی کی طرف دبائیں بلاتکلف اپنی اصلی جگہ پر چلا جائے پھر جب دباؤ کے زور کو برطرف کرنا اوس طرح نادرست ہو جائے اور جو شکل بالعرض حاصل ہوئی ہے وہی پھر پلٹ آئی اور ایک گڑھا سا پید ہو جائے کبھی اوسمیں اونگلی سما جاتی ہے جہاں گوشت زیادہ سخت نہ ہو جیسے موندھے کا یہی حال ہے علاج مسل اور خلع کا خلع کبھی مفرد ہوتا ہے اور کبھی اوسکو ہمراہ دوسرا مرض بھی ہوتا ہے مثل قرعہ اور جراثیم اور دم کے اگر خلع کے ہمراہ کوئی اور مرض بھی ہے اوسوقت خیال کر دو کہ خلع اتنا خفیف ہو کہ تھوڑی سے دبائے سے اترتا ہو مفصل اپنی اصلی شکل کی طرف پلٹ جاتا ہے اور قرعہ وغیرہ میں درد بوجہ خلع کے درست کرنے کے نہیں ہوتا اور اگر ہوتا ہے اتنا زیادہ نہیں ہوتا کہ حرم غیر تحمل اسکی وجہ سے پیدا ہوا اوسوقت خلع کی در پہلے سے کہ یعنی چاہیے اور اگر زیادہ درد جو مٹنی ورم تک ہو درستی سے خلع کے پیدا ہونے کا خوف ہو واجب ہے کہ پہلے علاج قرعہ اور زخم کا کریں اور بعد اسکے درستی خلع کی کریں خصوصاً اگر بعض مفاصل میں پیدا ہوا ہو یعنی جوڑے ہونے جوڑ میں اوسمیں یہ مرض لاحق ہو کہ اگر مہدون علاج قرعہ وغیرہ کے ہم پہلے ارادہ اصلاح خلع کا کریں پیشتر تشنج عظیم تک نوبت پہنچتی ہے خصوصاً اگر ایسے اعضا

کے مفصل میں موجود قریب اعضا و شریک کے واقع ہیں اور یہی حال اور ام کا ہے اگر کمرہ خلع کے جمع ہوں۔ انحصار تدبیر وقت
 اسی میں ہے کہ ہم تجربہ کریں اگر آسان ہو یا اس سے درود و غیرہ کا بیجاں نہوتا ہو اور بدشواری رکھنا خلع کا نہ ہو یا موجب درد اور
 رستی خلع کی ہم پہلے کر نیک اور کچھ تدبیر دوسرے مرض کی نگرانی کریں اور اگر درد پیدا ہوتا ہے پھر اصلاح خلع کی اور اگر درد نہ ہو تو اور اگر کمرہ خلع
 کر چھین ابطال رکھنا بیشہ طیکہ موجب ہو اور درد پیدا کرتا ہو تو رکھنا اور اگر بانی داخل ہوتا ہو ورم کا بھی علاج ساتھی دیکھنا اور اگر درد
 بھی اور اگر کمرہ خلع ساتھی عارض ہوں اور کوشش ایک ہی جہت میں ہو اور دونوں کی تدبیر ساتھی ہو سکے دونوں تدبیر ساتھی کرنا
 حال صحت نے حکایت کی ہے کہ ایک پتھر کمی و کم نیک پر ایسا لگا کہ جلد اور گوشت دونوں جدا ہو کر کنارہ عضد کا
 جدا ہو کر گوشت اور جلد سے نظر آئے لگا اور اسکے نیچے سے چنبر گردن کا سراو تر گیا اور بعض جہاں سے جو کہ سبھی اور یہاں
 زیادہ تھا ہڈی کو درست اور برابر کر کے گوشت اور جلد و زرد اور پیچ ہو کر نیک اور ملا کر بندش کر دی اور ساتھی تو کچھ معلوم ہوا
 آخر اس کا حال یہ ہوا کہ گوشت میں شراہیدہ پیدا ہوئی اور خاریدہ ہو گیا اور نوک قریب کی ۷ جہت سے ہڈی بھی ناسد ہو گئی اور زلفت
 ہڈی کی سینہ ہو گئی اور اس جاہل و تمیز کو یہ بات دریافت ہوئی کہ ایسا گوشت جس پر اس قسم کا نہ ہو چکا و سکا کاٹ ڈالنا ضروری تھا
 مقام اوت کو زیت کہتے سے دلخ دینا چاہیے تھا۔ اسے پیٹھ اگر کمرہ خلع کو ورم عظیم ہو پہلے ورم کا علاج کر لیں اور کمرہ خلع کی کرنا
 اگر خلع مفرد اور شریک یعنی کھلا ہوا ہو اسکی تدبیر یہ ہے کہ جس طرف اوتر گیا ہے اور جہر سے زایل ہوا ہے اس کے برعکس دوسری جانب
 کھینچیں تاکہ برابر دوسرے کنارے ہڈی کے آجائے بعد ازاں اس مقام تک پھیریں جہاں سے نکل گیا ہے اس سے تدبیر سے
 چرم جائیگا اور اصلی حالت پر عود کرے گا اگر چہ چرم جائے بعد ایک آواز جو پیدا ہوتی ہے اسکو بھی دلالت ہوتی ہے اور جب چڑھا جائے
 پھر بندش رہا دے کرین اسلیے کہ ٹی کی بندش سے ورم سے امان حاصل ہوتی ہے خواہ ورم کے پیدا ہونے پر چھین ہوتی ہے
 اور احتیاج منع ورم غلیف اور درشت کی زیادہ ہے اسلیے کہ رستی اور تری ہوئی چنبر گردن کی خواہ اور کسی عضو کی اپنی
 صورت پر بدوان علاج ورم اور تسکین ورم ورم کی ممکن نہیں ہے۔ خشک کچھ قریب ابتر سے ہوئے عضد کے لیجانا مکروہ اور
 ناپسند ہے اسلیے کہ تسخین پیدا کرتا ہے اور ورم کو برانگیختہ کرتا ہے بلکہ جو کچھ اسکی اصلاح اور رستی میں مستعمل ہو واجب ہو کہ قریبی سرد
 کر گیا ہو اور خواہ شراب نازو سے بھگ لیا ہو۔ علاوہ یہ ہے کہ فقرات کی وصیت میں یہ امر ہو کہ اور تری ہوئے عضد کا چھینا اور کھینچنا
 تین دن خواہ چار دن تک جائز نہیں ہے مگر نپیدا اعضا میں کہ انہیں جتنی تشنگی کرتا ہے۔ میل اور تھکنا بھی مثل خلع کو ہوتا ہے لیکن آئین
 بھی تاخیر اس قدر درکار ہے اس کے بعد پھر ٹی کی بندش کرنی چاہیے۔ جب کوئی عضو ہر ایک حرکت میں اوتر جاتا ہو اور جب دوسرے
 چڑھاتین اور درست کرین پھر نہ ٹھہرے اور اوتر جائے یہ بات بوجہ استرخا اور رطوبت کہ پیدا ہوتی ہے نہ ہر سے کہ دلخ لگانا کی تدبیر
 کریں۔ اگر چڑھانے اور درست کرنے کے بعد کس قدر صلابت اور سختی باقی رہ جائے اور شل ورم کو محسوس ہو جائے کہ ضاوا و نطول وغیرہ
 استعمال کریں جو میں ہوں اور ابتدا میں حاجت ضاوا و نطول قوی کی ہوتی ہے۔ اور بہتر یہی ہے کہ بندش پر نطول ضرور کریں اور
 عورات کو علاج میں روغن گرم کی مالش جو مقوی ہوں اور مارا غسل ہمراہ آب سرد کے کرنی چاہیے۔ غذا مخلوع کی ایسی چیز سے
 ہو جو مقوی ہے اور یہ وہی دوا ہے جو مفصل کو قوی کرتی ہے اور جس طرح جوڑ کو پیوستہ اور ٹھنڈا یا جب سے اسے ہی مقوت
 بوجہ تقویت کے کہ دیتی ہے علاج طول مفصل کا واجب ہو کہ استخوان سترخی کو اندر کی طرف پھیریں اور جس جگہ سے سترخی

ہو کر طولانی ہو گئی ہے اور سیٹھ پٹ پھر لچا تین اور ایسی دوائیں جنہاں کہیں نہیں قوت قابضہ کے ہر وقت مسخہ بھی ہو نہ لانا زور و رگلا اور قوت
 وغیرہ کو ملا کر استعمال کریں کہ انہیں کہیں نہ رہے اور قوت قابضہ بھی داخل ہو ایضا زور و رگلا اور اہل پر اقصا کر کے سیٹھ وہ سب
 جو ضماؤ حق میں پڑتی ہیں بعد اس کے بندش ایسی کریں جیسے سر کی بندش ہوتی ہے جبر و کاد و ترخانہ بھی نیچے کا جڑہ اپنے رقبہ سے
 اوتر جائے اور سوت موندہ کلا ہو رہا ہے اور اگر یہ معورت بہت کم دانت ہوتی ہے اور اگر زیادہ واقع بھی ہوتی ہے پوری
 واقع نہیں ہوتی ہے لیکن اوتر جاتے وقت آگے کی طرف تھک جاتا ہے بخلاف اوس انترخانہ کے بد انترجائی لینے سے عارض ہوتا ہے
 اور نیچے کا جڑہ اوتر جانے کے بعد اوپر کے جڑے سے بدشواری ملتا ہے پھر بھی جو حرکت جڑے کی بوجہ اون عضلات کے ہے جو پیچ
 سے جڑے میں آئے ہیں وہ حرکت معدوم نہیں ہوتی اور کبھی جڑہ ایک ہی طرف سے اوتر جاتا ہے اور سوت اوسکی شکل اور ہیئت اس پر ولالت
 کرتی ہے یا جھکاؤ جڑے کا آگے کی طرف ترچھا ہوتا ہے علاج سب قسم کا ایک ہی لینے اور سے اپنی حالت اصلی کی طرف بہت جلد پھیر لانا چاہی
 ورنہ بہت سے امراض اور آفات پیدا ہونگے اور دیر کرنے میں ایک یہ بھی دشواری ہوتی ہے کہ پھر اپنی شکل کی طرف بدشواری عموماً کرتا ہے
 اگر انسانی اپنی شکل کی طرف واپس آجائے یہی تدبیر جلد کرنی چاہیے اور نائے تاجین اور پوری تدبیر نہ کریں سخت ہو جائیگا اور ورم بھی پیدا ہوگا
 اور عضلات کچھ جائیں گے اور حمایت لازم اور صداع مشکم پیدا ہوگا اسلیے کہ شدت تمد و عضل کے سمراہ یہ سب عوارض ضرور حادث
 ہوتے ہیں اور بیشتر ایسی دشواری پیدا ہوتی ہے کہ دسویں روز موت واقع ہوتی ہے اور کبھی ایسے ہی شخص کو اس سال بھی عارض ہوا
 اور محض فضول صفراوی دستوں میں دفع ہوتے ہیں اور قے صفراوی بھی عارض ہوتی ہے اسید واسطے علاج میں مبادرت واجب
 ہے اسکے چڑھانے کی تدبیر یہ ہے کہ ایک شخص مریض کے سر کو تھامے اور درست کرنے والا اپنا انگوٹھا اوسکے موندہ میں ڈالے
 اور مریض سے کہے کہ وہ اپنے جڑے کو ہر طرف ڈھیلا رکھے اور کسی طرف سخت نہ کرے اسلیے کہ اس جگہ بہت ہی عضلات واقع ہیں
 کہ اگر جڑہ اوتر گیا ہے جب بھی انہیں تعرض بہ شدت باقی رہتا ہے بہر حال جب سب طرف سے جڑے کو مریض ڈھیلا کر دیا ہوگا تو
 موندہ کو اپنے بائیں حرکت دین پھر دفعہ اوسکے موندہ کو کھینچیں بعد ازاں جڑے کو اصلی ٹھکانے پر کر دیں یہ جڑہ جس مقام سے جدا ہو گیا
 اور اوتر گیا ہے اوس مقام پر دوبارہ پیچھو کی طرف سے داخل ہوتا ہے لہذا اسکے چڑھانے والے کو خیال رکھنا چاہیے کہ بروقت درست کرنی
 کے ایسی طرح اوسے اونچا کرے کہ جب ٹھکانے لگیں پیچھو کی طرف اگوشیہ جائے جڑے کے چڑھ جانے خواہ درست ہونے کی نشانی اور
 شناخت یہ ہے کہ رباعیات لینے چار دانت جسمیں چار چار جوڑ نظر آتے ہیں وہ برابر اور سیدھے ہو جائیں اور موندہ بھی سیدھا ہو کر بند ہو جا
 اسکے بعد ٹی سے بندش کر دیں اور قیروطی موم اور روغن گل لگائیں پھر بہت جلد درست ہو جائے گا اگر کھینچ تفاق جلد اسکے چڑھانے
 کی تدبیر نہ کی ہو اور سختی پیدا ہو جائے اب اس وقت واجب ہے کہ پہلے اوسکے نرم کرنے کی تدبیر کریں اور طولات لینے سے جیسے آب گرم
 اور روغن سے نطول حمام میں کریں اور نطول بھی بہت زیادہ کریں تا انکہ نرمی پیدا ہو جائے پھر چڑھانے والا مریض کی پشت پر بیٹھے اور
 جڑے کو پیچھو کی طرف کھینچو تاکہ درست ہو کر چڑھ جائے اور اوسکے بعد مریض کو چپٹ لٹا تین کسی لیے
 پچھونے پر جو نرم روئی سے بھرا ہو اور کوئی آدمی اوسکا سر تھامے رہے تاکہ سر پٹنے نہ پائے کہ پٹنے سے پھر وہی
 خرابی پیدا ہوگی اور یہ تدبیر اس وقت تک کرنی چاہیے کہ کافیت اور تندرستی پوری حاصل ہو جائے اور کبھی طرح
 کا نقصان اور فتور باقی نہ رہے چمن برگردن کے اوتر جانے کا بیان اوسی حکیم نے کیا ہے کہ ترقوہ

اندر کی طرف سے جدا نہیں ہو سکتا ہے اس لیے کہ سینہ سے متصل ہے اور اوس سے جدا نہیں ہے اور یہی وجہ ہے کہ اوس طرف اوسکو حرکت بھی نہیں ہوتی ہے اور اگر باہر کی طرف سے ترقوہ کو چوٹ لگے اور کچھ جو کچھ پھونچے اور ناک سے ہو جائے اوسکی درستی ہو سکتی ہے اور وہی علاج اوسکا کرنا چاہیے جو بروقت ٹوٹ جانے کے کیا جاتا ہے ہاں وہ کنارہ ترقوہ کا جو منکب پر قریب ہے اور اوس سے جدا بھی ہوتا ہے وہ زیادہ تر نہیں اوترتا ہے اس لیے کہ جو عضلہ کہ اوسکے دوسرے بین اوسکو اوترتا ہے سے منع کرتا ہے اور اس کتف بھی اوسے اوترنے سے منع کرتا ہے۔ ترقوہ کو حرکت شدید بھی ہوتی نہیں ہوتی ہے اس لیے کہ ترقوہ کی خلقت فقط اسی واسطے ہے تاکہ سینہ میں تفریق اضلاع پیدا ہو اور سینہ کشادہ ہو جائے اور اسی واسطے سوائے انسان کے اور کسی حیوان میں ترقوہ پیدا نہیں کیا گیا اور اگر ترقوہ کو خلع عارض ہو تو جو شگافہ ہونے کے خواہ اور کسی طرح سے پھر اوسے درست کر دینا اور اپنی اصلی موضع پر رو کر دینا کچھ دشوار نہیں ہوتا اور ہاتھ کے ذریعہ سے درستی ہو جاتی ہے خواہ گدی اور ٹی سے بندش کر کے درست کرتے ہیں اور جیسی بندش اوسکے واسطے لائق ہے اوسی بندش سے باندھتے ہیں یہی علاج اطراف منکب کے بھی لائق ہے اگر اپنی جگہ سے زائل ہو اور اسی طرح سے اپنے اصلی موضع کی طرف پھیر لایا جاتا ہے جس چیز سے ترقوہ اور منکب میں ربط پیدا ہوتا ہے وہ ایک برہمی غضروفی ہے کہ دبلے بدن میں موٹی ہوتی ہے اور جب وہ تھپ جاتی ہے نا تجربہ کار کو گمان ہوتا ہے کہ سر بازو کا جدا ہو گیا اور اپنی جگہ سے الگ ہو گیا اس لیے کہ سر اشانہ کا اوسوقت بہت باریک نظر آتا ہے اور جس جگہ سے انتقال اوسکا واقع ہوتا ہے وہاں کہ او سا نظر آتا ہے مگر واقف کار ہوشیار کو چاہیے کہ بطرف علامات کے رجوع کرے منحلہ علامات کے ایک علامت یہ بھی ہے کہ ہاتھ متحرک نہیں ہو جاتا ہے اور سب طرح منکب کا بھی حال ہے منکب کے اوترتا جانے کا بیان کبھی ہونڈھا اوترتا ہے اور شانے کے اوترنے میں لپٹے کیس قدر شک ہے اور بظاہر ایک امر عظیم اور دشوار سا معلوم ہوتا ہے کہ شانہ اوترتا ہے ہاں کبھی عضل منکب کو یہ بات عارض ہوتی ہے کہ بسہولت اوترتا ہے بین اس لیے کہ فقرہ اور مناک ان عضل کا زیادہ گہرائیں ہے اور رباط اوسکے غیر موثر ہیں بلکہ سلس اور نرم مخلوق ہونے ہیں اور ایسی خلقت نرم اونکی فقط بغرض آسانی حرکات کے ہوتی ہے اور اس عضل کا اوترتا جانا جس قدر کہ معلوم ہوتا ہے فقط ایک ہی جہت میں دریافت ہوتا ہے اور اوسی طرف خروج بظاہر زیادہ نظر آتا ہے اس لیے کہ اوپر کی طرف انحراف انحراف نہیں ہوتا ہے اس لیے کہ لبندی بارہ منکب کی اوسے مانع ہوتی ہے اور نہ کچھ کی طرف خلع عارض ہوتا ہے اس لیے کہ اوپر کتف اور شانہ اوپر روکتا ہے اور نہ بطرف جانب بطن کے اس لیے کہ عضلہ دوسری والا اگر کی طرف سے اوسے مانع ہوتا ہے اوسی طرح سے جیسے راس منکب نے ہاں تہ عضو فقط بطرف جانب اندرونی اور بیرونی کو زائل ہوتا ہے اور تھوڑا سا زوال دیکھو عارض ہوتا ہے اور جانب سفلی میں خروج کثیر خصوصاً جو لوگ سبب لاغر اور نحیف ہیں کہ ان لوگوں کو عضل میں خلع بھی آسانی پیدا ہوتا ہے اور اپنی جگہ پر چڑھتی آسانی سے پیدا ہو جاتا ہے اور موٹے آدمیوں میں دونوں طرف سے ہوتی ہیں اگر عضل میں انحراف عارض ہو بروقت ولادت کو یعنی جو ولادت دشواری سے ہوتی ہے جو یہ کہ معلوم ہے خواہ بروقت چاک کر دینا کہ ان میں کو اور جب پٹ درخت چاک پھر اس صدمہ کو نشو و نما اس عضل کا طول میں نہیں ہوتا اور رفت تہا اور رفت باقی رہ جاتا ہے اگر یہ صلاح بھلی دیکھ کر دینے کو نہیں بلکہ صلاح بھی نہیں کہ اگر یہ فیصلہ اور رفت باقی رہ جاتا ہے اور عضلہ دوسرا دھڑا لیک بچاؤ میں اور اکثر دیکھ کر یہ نہیں بلکہ صلاح کر لیا ہے اور اچھا خوشامبو جاتا ہے لیکن ایک صدمہ کو تھوڑا سا تھوڑا سا اس میں نہیں دیکھ کر ہوتا ہے ان کی کیفیت ہے کہ سب طرح کے نہیں خالی از نقصان نہیں ہوتی ہے اور جس وقت عضل میں

بجانب عرض کے کس پیدا ہوا ہو سکے۔ ہر درست کیا جاوے پھر بطرف خلقت اصلی سے رو کر نامہ بدن ٹوٹ جانے کے نمو میکا عظام
عضد کے اوتر جانے کی یہ ہے کہ موٹہ سے کے سرے کے پاس ایک گڑھا سا نڈا آتا ہے اور تجو لیت مہربانی ہے اور ایک
گہرا و سا واقع ہوتا ہے۔ علاوہ یہ ہے کہ یہ بات کچھ عضد کے اوتر جانے سے بھی خاص نہیں ہے بلکہ سبب بدل جانے اور لیٹ جانے
اوس کتف کو بھی کیفیت پیدا ہوتی ہے اور دوسرا کنارہ مسلک اس کنارہ سے تھلا نظر آتا ہے بشرطیکہ اوس کنارہ کو ذوال کسی
طرف کا عارض نہوا ہو بلکہ وہ اپنی اصلی جگہ پر باقی ہو خواہ جو پڑی اسکے سرے پر ہے اوسے صدر کہ کسی طرح کا نہ ہو چاہے وہ در جب
تہرہ علاج کے اوس صدر میں سکون پیدا ہوتا ہے پس گمان کیا جاتا ہے کہ جب کچھ خوف باقی نہیں رہا اور جو عضد اوتر گیا ہے او
بربطور کرہ کے بلند ہو جاتا ہے ہر طرف رابطہ کے اور عضد کا الصاق بھی خیر نہیں ہوتا اور اوترنے پر ہر ایک باقی نہیں رہتا
ہے جیسے کہ صحیح اور درست ہاتھ میں الصاق پیدا ہوتا ہے اور نہ اوس کے قریب مہربانی بدن کے گردن کے سہارے کے اور بدن
وجہ شدید کے اور اگر ہاتھ اوٹھانے کا قصد کریں اور کبھی طرف خواہ کان کے دایہ طرف یا بائیں طرف یہ بات اوسے تیز نہیں ہوتی اور اس طرح
قسم کی حرکات بھی ہم اوسکی واسطے تجویز کر کے ایک اندازہ شناخت کا مندر کرتے ہیں یہ سب سبب لا تہا کہ کسی بوجہ مٹتی یعنی بچا ہونے پر
اور ورم کے یا بوجہ کھل جانے کے بھی پیدا ہوتے ہیں علاج اگر کون سے کہ بدن خواہ اور جو لوگ نرم بدن رکھتے ہیں پر کیا کہ کا سہارا
ہے فقط ہاتھ سے کھینچ کر اور زبردست قریب راس عضد کے ہاتھ کشا در دستہ ان پر پادشاه لکھتے اوس مقام پر کہ گیت کو کہ خواہ
قریب پکڑ کے بجانب فوق کے ہاتھ کو دفع کرنا چاہیے اور دوسرے ہاتھ سے زبردست کھینچنا چاہیے اور بہت تیز دھنواں
کے لیے ضرورت ہوتی ہے کہ راس عضد کو پیچ کی اونگلی سے برابر کر کے اس سے تھلا لکھتے ہیں پس فقط اسی طریقت سے
ہو جاتا ہے اور جو بدن سخت ہیں اور خلع شدید بدن میں پیدا ہوتا ہے۔ بعد از ان کے ہاتھ کے ہر جانے کا یہ ہے کہ وہ
کرنے والا اپنا پاؤں پہلو میں علیل کے داخل کرے اور قریب راس عضد کے ہاتھ سے زبردست کھینچنا چاہیے اور بہت تیز دھنواں
کیا ہوا بٹہ وغیرہ قریب راس عضد کے رکھے بشرطیکہ نہ پڑا ہو اور ہاتھ کو نہ تھلا کر کہ اپنی طرف اس طرح کھینچ کر گویا او
اوٹھانا چاہتا ہے کہ شانے پر سے اوٹھ کر جاوے اور ہاتھ کو تھوڑا سا اندر کی طرف کھینچ کر ہاتھ سے یہ طریقہ سب طریقوں پر
اصوب اور عمدہ ہے۔ ایضا ایک ایسا آدمی جو نسبت علیل کے قدریر ہو اور الباقی رکھتا ہو اسے ہاتھ سے علیل کے داخل کو نیچے
رکھ کر اوسکو زمین سے اونچا کرے اور اوٹھانے اس طرح کہ اسکے موٹہ سے پر تمام بدن کا نہ لٹنے کے بوجہ پڑے اور اسے لٹکانے سے
گہرا و سا ہاتھ پیٹ تک کھینچ لیا ہے اگر علیل کا بدن سبب سے ہکا نہ بہت اوس اوٹھانے والے کے بدن کے ہے۔ اسکے ہاتھ پر زیادہ بوجہ
اور نقل اوس کے بدن کا نہ پڑے اور ناگوار نہ ہو گا اور علیل اسکے ہاتھ کے سہارے پر لٹکا رہے گا اور کبھی اس آدمی طویل القامت کے
قائم مقام ایک ستون اور بچا تجویز کرتے ہیں اور اوس کے سرے پر بہت سے کپڑے اور کھال وغیرہ پیٹ دیتے ہیں اور اسی جگہ
جو آدمی کے موٹہ سے کے نرم اور گول بن جاتی ہے علیل کی نقل کو رکھ کر لٹکا دیتے ہیں اس وقت مجھنے جراح وغیرہ اپنی ہاتھ کو
دوسری طرف سے کھینچتا ہے اور پانوں کو ٹیک لگاتا ہے اگر وہ ہتھ بھالنے کی ضرورت ہو یا خود بھی لٹک جاتا ہو اور جب عضد کا چھ
دشوار ہو خواہ اوترے ہوئے زمانہ دراز ہو چکا ہو اوس وقت تدبیرات قوی کی ضرورت ہوتی ہے اور پہلے نطوال در تمام وغیرہ
بجوبی کہ کے ایک نڈا مثل براہ کے بناتے ہیں جسکا طول برابر طول عضد کے خواہ کم یا زیادہ ہوتا ہے اور اوس کے سرے پر گول گول

بناتے ہیں اس شکل — پر اور اسان یہ ہے کہ یہ گول موئذہ کپڑوں وغیرہ سے بناتین کہ اوسمین نرمی بھی ہوگی اور اسی آلہ کو فلیوہ بھی
 اور اس گول شے کو پنجو بغل کے رکھ کر اس اوترے پچھے کو چڑھاتے ہیں جب اس آلہ کے زینہ سے عضد کا درست کرنا مطلوب ہے
 چاہیے کہ ایک آدمی قوی ہر اوہ کو کپڑے کے اوپر کی طرف پچھو خواہ اسے اوپر کی طرف کچھتا ہو خواہ وہ آدمی چھری یعنی درست کرنے والا
 زور سے معادہ مست کرین جسوقت کہ وہ ہاتھ کو کچھ رہا ہو اور ایک آدمی اوسکے دوسرے موئذے کو کپڑے رہے تاکہ وہ فلیوہ اوٹھ کر اترے ہو
 خواہ اس دوسرے موئذے کو چھری سے درست کرنے والا اوٹھ کر اسے اس طرح کہ اوسکے ہاتھ کو اسطور پر کھینچے جیسے کسی کا ارادہ ہو کہ شانہ سے
 ہاتھ کو دوہرا کر دے خواہ دوہرا کر کے اوٹھار دے اور اندر کی طرف تھوڑا سا مائل رہے جب یہ فعل کرے اوسوقت عضد اپنے چوڑے
 آجائیکا پھر اوسوقت اوسے گول موئذہ کو ڈنڈے کے بغل سے خوب چسپان کرے اور اوپر کی طرف اوسے دبایا ہو یعنی اس سے
 عضد کی طرف یہ بھی واجب ہے کہ اعتماد خواہ ٹیک ڈنڈے کی اور گرہ مذکور کے متصل راس عضد کے ہو اوٹھو کی طرف نووڑنے عضد
 ٹوٹ جانے کا خوف ہے پھر بعد چر اور درستی کے اوسکا اعادہ اپنے موضع خاص پر ممکن نہیں ہوتا جیسا معلوم ہو چکا کبھی تسلیم کو زینہ
 تدبیر کرتے ہیں اور تسلیم کی صورت یہ ہے کہ راس عضد کو عتبہ تسلیم یعنی چوکھٹ پر رکھتے ہیں اور اوس چوکھٹ کو کپڑے وغیرہ سے خوب
 گدگدی اور نرم کر لیتے ہیں اور بندریہ لفافہ وغیرہ کے اوسکی صورت الٹی متکثر ہیں جو قابل کام کے ہو جائے اور آدمی دوسری جانب
 سے اوس سے لٹکتا ہے اور ہاتھ اپنا دراز کر کے راس عضد کو اپنے خاص موضع میں داخل کرتا ہے لیکن واجب ہو لٹکنا اور عتبہ
 یعنی سوراخ بازوی تسلیم یعنی چوکھٹ کے بازو کا سوراخ کا قریب راس عضد کی جگہ تاکہ ٹوٹ نہ جائے۔ اور کبھی بدلہ عتبہ اور کبھی کرکے
 ایک سی جو یہی کام دی تجویز کرتے ہیں اور اسی مقام خاص سے اوسکا بھی استعمال کرتے ہیں اور اس مقام سے اوترے دوسری
 جگہ سے علاوہ نہیں رکھتے ہیں کہ اس سے زینہ سے عضد کے ٹوٹ جانے کا ہے۔ اور بھی اور وجوہ سے بھی اسکی دست کیجاتی ہے لیکن ان
 طریقوں میں تعجب اور شدت زیادہ ہو انہیں طرق سے ایک طریقہ بھی ایسا سمل اور آسان نہیں ہے جیسا کہ یہ طریقہ اوپر بیان کیا
 گیا ہے۔ جب عضد اوترے ہوا اپنی جگہ پر پہنچ جائے اور اچھی طرح بیٹھ جائے اوسوقت عمدہ بندن کا طریقہ یہ ہے کہ گولاند کو موئذے
 کے ہمراہ باندھیں اور چوڑی چوڑی پٹیاں الٹی باندھیں جس سے بیٹھا اور درست کیا ہوا عضو پھر اپنی جگہ سے زائل نہ ہو جائے
 اور واجب ہو کہ ایک چوڑی پٹی خواہ وہی چوڑی ہوئی ہے خواہ دوسری بار پار کر کے دوسرے شانہ تک پہنچاتین اور خوب
 سخت اوٹھتی ہوئی رکھیں اور اوسکی سختی خواہ گرہ اوس موئذے پر جو پہلے ماؤف تھا اور اب درست ہوا ہو بعد از ان عضد کو پہلو
 کے ہمراہ چوکھٹ کس میں اور جگر بند کرین اور فرق کو اور ہاتھ کے کنارے کو اوپر کی طرف بہ جانب گردن کو خوب کھینچ کر باندھیں اور
 ایک ہفتہ تک اس بندن کو نہ کھولیں اور غذائی مریض کی وہی تجویز کرین جو بیان ہو چکی ہے۔ اگر باوجود چڑھانے اور درست
 کرنے کے بار بار اوٹھ جاتا ہو اور اپنی جگہ کو باستواری گرفت نہ کر سکے پھر ضرور داغ دینا چاہیے شانہ کا اوتر جانا اور اسکا بیان
 ہو چکا ہے کہ نامکن ہے اور جالینوس اور بقراط اسکے ذکر سے تعجب کرتے ہیں چھوٹی ہڈی کا موئذے سے اوتر جانا بھی
 وہ چھوٹی ہڈی جو اس منکب پر ہو اپنی جگہ سے اوتر جاتی ہے پس ایک گڑھا سا بڑھاتا ہے جیسے خلع میں اسی طرح کی تعمیر
 ہوتی ہے علاج ہر یک پر مقدار کچھ توڑے ہوئے کے اسے کھینچنا چاہیے کہ رنگ کرے اور انگلیوں سے مضبوط پکڑے اپنی جگہ
 اسے لانا چاہیے اور جسطرح سے ترقوہ یعنی چتر گردن پٹی اور گرہ سے باندھا اور درست کیا جاتا ہے اسی طرح اسے بھی

یہ فقرہ اپنی جگہ پر پہنچو چو گا اور ان ٹھوکروں کے صدمہ سے سانس وغیرہ ٹوٹ جائیں گے اور کبھی یہ فقرہ دونوں طرف سے اوٹھتا ہوا اور یہ امر عارض الیسا ہے جسکا بیان شاید ہم نے حدیبیہ میں اچھی طرح کر دیا ہے اسی مقام سے اسکی تفصیل دینا کرنی چاہیے اور اسکا حکم تنگی عصب اور بدشواری رد کر دینا ویسا ہی ہے جیسا اس مقام پر مذکور ہو چکا علامت فقرات کے خلع کی یہ ہے کہ یا تو فقرہ اوٹھتا ہے اور اس جگہ کی قدر بلندی ظاہر ہوتی ہے خواہ تصفیع لینے بطور پیار کے گڑھا سا پڑتا ہے اور یا معلوم ہوتا ہو جیسے سنہ کوئی ٹوٹ گیا ہے اسکے ٹوٹ جانے میں اتنا خوف نہیں ہے مگر فقرہ کے اوتر جانے میں خوف ہلاک کا ہو علاج اگر تشیت کا فقرہ لگے گی طرف اوتر جائے اور سوقت امید صحت بہت کم ہوتی ہے اور کمتر علاج اور تدبیر کارگر ہوتی ہے اور اگر پشت کی طرف اوتر جائے اور اسکی تدبیر یہ ہے کہ دونوں گھٹنے جاکر اور خوب طاقت اور قوت کو کام میں لا کر درست کریں جس طرح حامی مشیت مال کرتے وقت زور کرتا ہے اور سطح اسکے بٹھانے اور درست کرنے والے جراح وغیرہ کو کرنا چاہیے خواہ علیل کو پیچھے بھل چکا ہو اسکے اوپر چڑھیں اور مالش کریں سوزی سے جس طرح نان پڑائے کو زور زور سے گوندھتا ہو اور مشیت زنی کرتا ہو اور اس تدبیر سے کشود کار کی امید نہ ہو اور اشکال زیادہ ہو لہذا طرک تہا پر ایک تختہ لکڑی کا جو بکا طول اور عرض طویل کو جسم کے برابر ہو تلاش کریں خواہ دو کا پنجہ الیسا ہی تلاش کریں جو قریب کسی دیوار کے واقع ہو اور عرض اور طول میں اوسط قدر ہو کہ علیل کے جسم سے نہ گھٹے نہ بڑھے اور طول اور سکا دیوار کی جانب ہو اور دیوار ایک قدم سے زیادہ بلند نہ ہو اس ایک پر پہنچو یا برابر علیل کے قدم کے بھجائیں اور علیل کو حمام کر کے اسی تختہ خواہ دو کا پنجہ پر پاؤں پھیلا کر موہنے کے بھل لٹائیں اور سینہ پر اس کے ایک ہنا لچر وغیرہ لپیٹیں اور اسکا اطراف کو دونوں بغل کے نیچے سے باہر نکال دیں اور دونوں قدم کو دونوں کتف سے باندھیں اور اطراف ہنا لچر ایک لکڑی سے جسکی شکل مستطیل ہو اور مشابہ دستہ ہاون کے ہو یا نہ ہوں اور اس لکڑی کو سیدھی زمین پر کھڑی کریں بطور عمود کے اور تختہ کے کنارے جس پر علیل کو لٹایا ہے خواہ اسی دو کا پنجہ کے کنارہ پر کھڑا کریں جو اسکے لیٹنے کا مقام ہے اور ایک دم جو سر کے علیل کے کھڑا ہو اسے بکرا دین کہ مضبوطی سے اسکو تھامے رہے اور خوب گرفت کرے اور ایسی ہوشیاری سے وہ خادم کھڑا ہو اسے لیکر کہ اسکا پنجہ والا کنارہ کسی ایسی ٹیک سے مستند ہو اور اوپر کا کنارہ جو نزدیک علیل کے سر کے ہے اسکو وہ خادم کھینچ رہے ہو سوقت ضرورت اور حاجت ہو اور جو وقت اسکے کھینچنے کا آتا ہے اسوقت فوراً اسے کھینچ لے اور دونوں پانوں علیل کے ساتھ ہی اور پورے پورے ایک ہنا لچر سے باندھے جائیں اور اوپر رکبہ کے اور اوپر کچھین بعد اسی طرح جو موضع بلند ہے اس مقام پر جہاں آگاہ اجتماع ہوتا ہے کسی اور چیز سے اس موضع کو باندھیں اور ان سب رابطات اور بندش کی چیزوں کے اطراف یکجا کر کے کسی اور لکڑی سے باندھ دیو مشابہ دستہ ہاون کے ہو لینے جیسا دستہ ابھی مذکور ہو چکا اور نزدیک کنارہ اس لکڑی کے جو قریب علیل کے پانوں کے ہے اس دستہ دوسری کو اوسط طرح کھڑا کریں جس طرح پہلے لکڑی قریب سر کے کھڑی کی تھی اسکے احوال اور انصار کو حکم کریں کہ اس لکڑی سے برخلاف سمت اوترنے فقرے کے کھینچیں اور خوب زور لگائیں بعض آدمی اس کھینچنے اور قسم کے آلات جو نیر کرتے ہیں اور یہ آلات بطور سهام کے اسی لکڑی پر چڑھتے ہیں جو اس لکڑی کے قریب کھڑی ہے خواہ اس دو کا پنجہ کے قریب لینے وہ دونوں کنارے جو متصل اور دونوں پانوں کے ہیں جیب یہ سهام اور نوکین گھومتی ہوئی حرکت کرتی ہیں اسی سمت رابطات بھی پیچیدہ ہو کر جمع جاتے ہیں۔ اور سر اور اس کے کشش اس درجہ پر پہنچو چو کہ بدیا کا پیچہ

کو بر کاؤ بنیہ اصل کفین سے دفع کیا جائے اور اگر احتیاج اسی کو بر اور مقام متحد بنیہ کی وجہ سے اس فعل کو کرین کہ اور کچھ خون اور شکر
 سے کرینگے پھر اگر فقرے درست ہو کر اپنی جگہ پر ٹھہریں اور یہ تدبیرات مذکورہ بالا کچھ کارگر نہ ہوں اور طویل کو عمل تنگ گیری اور غنٹہ کا بھی ہو
 رہا ہے کہ ایک کڑا کو دین کسی دیوار میں جس کا طول شبیہ پر لالہ کے ہوسانے اسی کو لپٹ کر اور طول اوس گڑھے کا بقدر ایکٹ رہا ہے
 ہوا و نہ پڑا اور پناہ فقرات طویل سے نہ ہوا و نہ فقرات سے زیادہ پناہ لپٹ ہو بلکہ چاہیے کہ اگر ایسا ہو اور پناہ کی جگہ لیا ہی ہوا و نہ پناہ
 سے اور پناہ کی جگہ کہ جو گاری دیوار کے قریب رکھی جاتی ہے وہ دیوار سے متصل ہو بعد ازاں ایک لوح تراش کر جس کا طول و عرض متساوی
 ایک ایک کڑا ہوا اس کا اسی گڑھے میں داخل کرین جو دیوار میں بنایا گیا ہے اور اوس کے درمیان رکھیں خواہ جس مقام کی رسائی ہو
 کو لپٹ تک پہنچی ہے اور دوسرا اسی لکڑی کا بچو کیطرت رکھیں تاہنکہ فقرات سے یہ برابر ہرگز معلوم ہو جائے کہ درست ہوگی اور غنٹہ
 ہو گئے ہیں بقراط نے ذکر کیا ہے فقط کھینچنا بدون لوح اور تختہ وغیرہ کے اس نامہواری کو درست کر دینا ہے اور بھی اور کا مقولہ جو
 کہ تختہ کی بندش سے فقرہ اپنے ٹھکانے پر آتا ہے۔ اگر یہ قول بقراط کا صحیح ہے اور بدون رحمت اور زیادہ کلفت کو درست ہو سکتی ہے پھر کیا
 ہو کہ ہم کسی شش حسب بیان کر چکے ہیں ابتدا میں اوس قسم کی استعمال کرین جس کا نام زوال نقار ہے اور اس قدر استعمال اوس کشش کا
 تختہ بندی کی نہ ہو چو کرین۔ اور بعد درست اور برابر کرنے کے ایک تختی لکڑی کی جس کا عرض میں انگشت کا ہوا و طول اوس کا
 ہو کہ کو لپٹ پر برابر ٹھیکہ جائے اور صبح فقرات کو محیط ہو جائے بنائیں اور اوس پر ایک کڑا کتان کا لپیٹ کر فواہ کو کچھ شفا اور صافی کیطرت
 لپیٹ کر یا مذہین کا لکڑی کی رگڑ جلد میں خراش پیدا نہ کرے اور گریون پر اوسی تختی کو رکھ کر وہی وغیرہ سوزنا مذہین اور طویل کو غنٹا
 لطیف کھلائیں اور اگر اس ترکیب کو بعد بھی بقیہ باقی رجاء اور کسی قدر حد یعنی کو بڑا بانی رہے نہ اور ایسی ہے کہ استعمال علاج کا الیہ
 نہ کرین جو مری اور طین ہون اور وہ تختی بھی باندھیں زمین جس کا ذکر ابھی ہو چکا ہے کبھی بعض آدمی ایک تختہ شیشہ کا بھی استعمال کرتے
 ہیں بجا اوس لکڑی کے تختہ کے اور اگر خلع ایک ہی جانب میں بندھ لیں جو گڑھے کے درست اور برابر کیجائیگی ایک جہاں ہوا کہ دو ہواں اور
 جبارہ اوس جیرہ کو کہتے ہیں جو دو لکڑی بڈیوں کی درست اور پیدھا کرنے کے واسطے بنائی جاتی ہیں اور اوسے بندش کی جاتی ہے۔ خلع
 فقرہ کا غنٹہ میں اطراف مختلف کو ہوا و یہی قسم ایسی ہے جس کا علاج ممکن ہے۔ پس واجب ہو کہ مریض کو مستحق کرین اور اسکے بعد سر کو
 اور کیطرت کھینچیں اور ہر مری فقرہ متعلق کو برابر اور درست کو دین و باکر اور مالش کر کے جب برابر ٹھیکہ جائے اور سر خدا و تقوی رکھیں اور پناہ
 حوقون کے اونچا کر کے اوس جبارہ مذکور باندھیں اور مقدار جبارہ کے بقدر گردن کو ہوا و طول میں بھی گردن کے برابر ہو چکا ہو
 بعد سر اور سینہ تک بندش کرین کہ خلق کو بندش ہو چا دین اور سینہ دونوں بعد اس بندش کو کھولیں اور جن دور و فسا اسکی بندش ہو
 مناسب ہو کہ وہ کپڑے کے کنارے اور ماشیہ سے نکالے ہوں جو کندی اور استری کرنے سے چپے ہو جاتے ہیں اسلئے کہ گول دور اذیت
 زیادہ پیدا کرتا ہے عصص کے اوتر جانے کا بیان عصص استخوان ہرین کو کہتے ہیں جس پر زور دی کر آدمی بیٹھا یہ پڑی
 جب اوتر جاتی ہے بذریعہ جس کے اسکا اوتر جانا دریافت ہوتا ہے اور پڑی کا اوتر جانا کبھی بذریعہ حس کر دریافت ہوتا ہے اور اس طرح بھی
 دریافت ہوتا ہے کہ طیل اپنا پاؤں پھیلا نہیں سکتا ہے نہ موضع خلع میں اور نہ قریب رکھتے بلکہ وہ ہرانا زانو کا اوس پر ہٹ پر شاق
 اور اگر ان ہوتا ہے مذہر اسکے چڑھانے اور درست کرنے کی یہ ہے کہ بیچ کی اونگلی مفید میں داخل کر کے اس قدر درست اور ہوا و
 کہ سانس مقام خلع کے اونگلی پہنچ جائے اور بعد ازاں بقوت تمام اوپر کیطرت اونگلی کو دبا دین اور دوسرے ہاتھ سے عصص کو کھینچنا

رہن اور دبا تے جاتین تاکہ بڑی عصمت کی برابر ہو جائے۔ خواہ اوپر ضناد لگاتین اور بندش کریں اور غذا می علیل بین تفلیل کریں تاکہ برا بھی کم برابر ہو کر پھر بھی ایسی غذا ضرور کھلائین جس سے تلتین طبیعت میں بنی رہے ورک کا اوتر جانا کبھی ران میں بھی وہی نہ رہے ہو پختا ہے جو صدر میں عضد کو پہونچتا ہے کہ نیچے کی طرف اوتر کر مثل مسترخ کی ڈھیلا ہو جاتا ہے اور حریب ران اوتر جاتی ہے پاؤں کا دراز ہونا اور بخوبی پھیلنا دشوار ہوتا ہے نہ اس مقام کے قریب سے جہاں خلع حاض ہوا ہے اور نہ زانو کے قریب سے بلکہ زانو کے قریب سے زیادہ دشوار ہوتا ہے اور ران اندر کی طرف بھی اوتر جاتی ہے اور باہر کی طرف بھی لیکن اکثر اسکا اختلاج باہر کی طرف ہوتا ہے اور اندر کی طرف کمتر واقع ہوتا ہے اور کبھی آگے اور کچھ کی طرف بھی اوتر جاتی ہے اور اسباب وہی بعینہ ہوتے ہیں جو اور اعضا کے خلع میں بیان ہو چکے ہیں اگر ران بروقت ولادت مولود کے خواہ جنین کے چاک کر کے نکالتے وقت اوتر جائے اس پاؤں کی خلقت کو تاہ ہو جاتی ہے اور اگر لینے پٹلی باریک ہو کر بدن کے بوجھ اور ٹھانے سے عاجز اور ضعیف ہوتی ہے اور قادر برداشت قوایم جسم کی اور خرابک پر نہیں ہوتی۔

علامات ورک کے اندر کی طرف خلع سے کبھی وہ پاؤں جسکا ورک اوتر کیا ہے نسبت دوسرے پاؤں کے طولانی نظر آتا ہے اور زانو نرم ہو جاتا ہے کہ قادر دوبرا ہونے کے نزدیک کش ران کی نہیں ہوتا ہے اور اگر یہ لینے کش ران منتفخ اور پھولا ہو منظورم نظر آتا ہے اسلیے کہ سر اور کلا اوسمین دہسا ہوا ہوتا ہے اور اگر ورک بطرف خارج کو اوتر جائے پاؤں چوٹا اور فصیر ہو جاتا ہے اور کش ران میں عمق اور سکے مقابل کچھ کی طرف ایک بلندی اور انتفاخ سا نظر آتا ہے اور زانو کا حال یہ ہوتا ہے جیسے گڑا ہوا ہے اندر کی طرف اور اگر آگے کی طرف اوتر جائے پاؤں اطول ہو جائیگا اور علیل کو یہ امر ممکن ہوتا ہے کہ ایک مسافت میں تک پاؤں کو دراز کر سکتا ہے مگر دوبرا کرنا پاؤں کا بدون الم شدید کو وہ ممکن نہیں ہوتا اور چلنا البتہ کی قدر اس سے نہیں ہو سکتا ہے اور اگر نہ بکلفت چلے پھر کی طرف پاؤں پر مچو ہو جاتا ہے اور کبھی اسی وجہ سے کش ران میں درد بھی عارض ہوتا ہے اور بول میں احتباس پیدا ہوتا ہے اور اگر کچھ کی طرف اوتر جائے پاؤں اسکا فصیر ہو جائے گا اور پھیلنا اور سینٹا دونوں متعذر اور دشوار ہوتے ہیں لیکن کبھی ساق کا دوبرا کرنا ہر اہ ذہن سے کرنے کش ران کے ممکن ہوتا ہے مگر حجم کہتا ہے مراد شیخ کی دوبرا کرنے پر یہ سے موجب تفسیر شیخ اسی مقام کے حاشیہ پر ہے کہ کہ ساق کا دوبرا کرنا بدون دوبرے کرنے ران کے ممکن نہیں ہوتا بطرف کش ران کے ایک ہتین ممکن ہے جس طرح شیخ لوگ خواہ جو لوگ ران کو آگے کی طرف دوبرا لیتے ہیں جیسے سوتے وقت آدمی ران کو دوبرا کر لیتا ہے اور یہ نقصان اس مریض کو لاحق ہوتا ہے اگر یہ صحیح اور اصلی خلقت پر ہوتا ساق کو بدون دوبرا کرنے ران کے دوبرا لیتا اور اب اسوقت اسو قدرت نہیں ہے کہ ساق کو بدون دوبرا نے ران کے دوبرا کرے تین ران کی جڑ میں ایک قسم کا استرخا پیدا ہوتا ہے اور سرافخ کا کب قدر کچھ ہو علاج بہت جلد اسکی تدبیر کرنی چاہیے اسلیے کہ اگر جلدی سے درست نہ کریں گے اور ڈھانچی اصلی جگہ پر درست نہ بھیجیں تو اکثر اسکی رطوبات کا انصباب ہوتا ہے اور وہ رطوبات متعفن ہو کر فساد عضوت تک نہایت پہونچاتے ہیں اور تمام عضو کو فاسد کر دیتے ہیں اور اسکے قریب جو خطرہ ہے وہ کسی پر مخفی نہیں ہے ران کے کچھ کی طرف اوتر جانیکی درستی اس طرح کرنی چاہیے کہ پاؤں کو کھینچ کر اسے اپنی جگہ پر رد کرنا چاہیے اور اس سے بھلا پاؤں کو داسنے اور بائیں اسقند لہاتین اور حرکت دین تاکہ سامنے اس مقام کے آجائے جہاں پر اس کا بیٹھنا مطلوب ہو اور تنگ سب کی طرح ایک شمشیر خواہ دور تک کی ٹپی یا ناز و غیرہ لیکر مثل رکاب کر ایک چیر بنائی جائے اور ساق کے اوپر ہوتا یا نہ ہی جائے اور پھر ران پر مضبوط کر کے بندش کریں اور چند پیرے اس طرح باستواری لگائین

اوستہ کھینچیں انہیں دونوں پشتیان کو درمیان میں جو پچھو اوس لکڑی کے تین جزو شاہ پشیمان سلم کے ستہ اور جوران علیل ہوا سی شیتیا
 کے پیر سے کی تاکہ سران کا پشتیان کے اوپر سر اور سر لیکن پہلے پشیمان پر ایک کپڑا لپیٹا ہوا اور خوب پیچیدہ کر کے بچا دین تاکہ
 لکڑی کی رگڑ اور سختی سے گزند علیل کو نہ پہنچے اور ان کو چھپنے خواہ رگڑنے کا نہ دے۔ اس کے بعد ایک اور لکڑی جس کا عرض معتدل ہو اور
 طویل ہو اس کا استقد کہ ران کے سر سے کعب تک پہنچ جائے طیار کے ساق کے پنجو طول میں رکھیں تاکہ سران کا کعب تک اس
 دھڑی کی گرفت میں آجائے اور خوب طرح اس سے پاؤں کو باندھ دین اوس کے بعد ران کو کھینچنا شروع کریں خواہ اوس لکڑی سے جو شاہ
 دستہ ہاوان کے ہے جس کا استعمال کوڑا اور دھبے کے مقام میں لکھا گیا ہے خواہ اوسط کھینچیں جو سب سے خاص اپنی ترکیب کشش کی بیان کی ہے
 لیکن بیان پر مناسب ہے کہ ساق کو پچھو کی طرف مع اوس دھڑی کے جوران کو کعب تک بندھا دے اور کھینچیں تاکہ سران کا پنجو
 اصلی پر اس حد شدیدی وجہ سے آجائی ایک اور بھی قسم درستی کی ہے کہ جس سے راس فخذ اپنی جگہ پر درست ہو کر بیٹھ جائے اور لکڑی
 علیل کو کھینچنے کی کچھ حاجت نہیں ہوتی اور وہ قسم تدبیر کی ایسی ہے جس کی مدح بقدر حکیم بھی کرنا ہے وہ یہ ہے کہ بقدر اکتسابہ کہ علیل کے دونوں
 ہاتھ کسی نہالچو وغیرہ سے باندھیں اور دونوں پاؤں بھی اوس کے خوب مشہور طوسی قضاطینے نہالچو وغیرہ سے باندھیں مگر یہ کپڑا کھینچیں اور
 رکھیں پر یہ پہنچو اور ہر ایک کو بعد نسبت دوسری ہاتھ یا پاؤں کے چار انگلی سے زیادہ نہو اور جو ساق اوتری ہوئی ران سے ملی ہے بوقت
 دوسری پاؤں کی ساق سے پھیلی ہوئی ہو لینے چار انگلی اس کا پھیلا زیادہ ہو اور اس کا کم ہو اور زمین سے بوقتہ روز راح کو اونچی ہو اوس کے بعد
 ایک شخص اس پر اور تجربہ کار جو ان قوی علیل کو گود میں لا اور زور دے پچائے اوتری ہوئی ران میں اوس مقام پر جو نہایت موافق ہے اور زمین
 ران کا سر بھی ہے اور علیل کو دفعۃً لٹکا دے کہ اگر یہ حرکت بیمار کو کرنا بہت آسانی سے ران اپنے اصلی موضع میں درست ہو کر بیٹھ جائیگی اور
 داخل ہو جائیگی اور یہ ترکیب اور سب ترکیبوں سے اچھی اور آسان ہے اس لیے کہ اس میں اور اعمال کی ضرورت نہیں ہے جو جو باتیں اوپر کی
 ترکیب میں درکار ہوتی تھیں اس صورت میں کسی کی حاجت نہیں ہے بھر بھی اکثر علاج کرنے والے اس ترکیب کو اچھا نہیں کر سکتے اور
 خوب مشافی سے اس کا عمل درست اوس نہیں ہو سکتا ہے اس لیے کہ وہ سستی اور تھاون کی راہ سے اس ترکیب کو آسان سمجھ کر اس سے باز رہتے
 رہتے لیکن اگر ران کی جدائی بطرف خارج کے واقع ہوئی ہو اور باہر کی طرف جدا ہوئی ہو پس مناسب ہے کہ ران اوت کو جس طرح کہ ہم نے کہا ہے
 دراز کر کے اس کے طبیب کو چاہیے کہ ہر دو ہریم کے خارج سے بطرف داخل کے دفع کرے کہ پہلے ہریم کو سر کے کسی گڑھے وغیرہ میں رکھ دین
 تاکہ نگاہ اوس جگہ نہ ہو سکے اور بعض لوگ مددگار صیح اور درست ران کی طرف سے ہوں کہ اوپر سے بھی رفع کیا جائے اور تھوڑا تھوڑا ٹالین تاکہ زیادہ
 دفع نہ ہو جائے اور اگر غلغ بظرف تمام کے ہو لازم ہے کہ جوران او کھڑ گئی ہے اوس کو کھینچیں اور بعد ازاں ایک مرد قوی زور اور پندار ہے ہاتھ
 کی پھیلی کی جڑ کش ران علیل پر رکھ کر اوسے خوب تنگی سے گرفت کرے دوسرے ہاتھ سے اوپر یا جو اس گرفت کو اسفل کی طرف بجا نہٹے اوت
 کے دراز کرے اور اگر غلغ بطرف خلف کی ہو اوس وقت بیمار کی ران کو پچھو کی طرف دراز نہ کرے بشرطیکہ وہ ران زمین سے مرتفع اور بلند ہو بلکہ
 اوس وقت چاہیے کہ وہ ران کسی سخت چیز پر رکھی ہوئی ہو جیسا کہ اگر وہ یک بطرف خارج کے اوکھڑ ہو اوس وقت بھی اسی طرح سستی سخت چیز
 رکھ کر دراز کر دے جیسے ہم نے مدد اور کوشش کو دفع کرنے میں بیان کیا ہے پس لازم ہے کہ عضو علیل کو کسی لکڑی کے تختہ خواہ دو کا تختہ خواہ
 رکھ کر کھینچیں اور زرباطات خواہ دوسری وغیرہ جس سے بندش کرنی منظور نہو اوت میں درک پر باندھیں بلکہ ساق پر باندھیں جیسے ابھی ہم نے بیان کیا ہے اور
 مناسب ہے کہ استعمال کس لینے خاک آلودہ ہونے اور کوٹنے کا اوسی تختہ متصل برودون کے ہو اور متصل اوس مقام کے ہو جس پر

کل گیا ہے پس جھکوا سبقت اقسام خلع میں ورک کر بیان کرنا تھا جسے جتنے ذکر کیا اور یہ خلع وہ ہے جو ورک کو کسی ایسی علت سے عارض ہوتا ہے جو
 اوسمیں ہو اور پہلے سے ہے لیکن کبھی بوجہ کثرت ریلوٹ کو بھی ورک اور جاتا ہے جیسے کثرت بھی اسی وجہ سے اور جاتا ہے ایسے وقت میں لازم ہے کہ دماغ
 دین کا استعمال کریں جس طرح ہمیں مقام خاص میں بیان کیا ہے خلع رکبہ کا رکبہ یعنی زانو بہت جلد اور جاتا ہے اور کبھی بدون سبب ہی
 کے بھی اور جاتا ہے اور کبھی جلد چلنے سے بھی خواہ تھوڑے سے چھپنے سے بھی اور جاتا ہے جیسے لمبی بھی اکثر بلا سبب اور جاتا ہے بدون انگڑائی
 لینے کے اور کبھی زانو ہر طرف سے اور جاتا ہے سوا آگے کی جانب کی بسبب فلکہ یعنی چرہ کے اور اوسکی سداوق ہونے کی علاج یہ ہے
 کہ بیمار کو کسی کرسی وغیرہ پر بٹھا کر قریب زمین کو دونوں پانوں اور اسکے تھوڑے سے اوٹھا مٹین اور بلند کریں بعد ازاں اوسکو دونوں ہاتھوں
 کی طرف اور نیچے کی طرف اوٹھائیں اور دراز کریں اور خوب قوت سے پیچیں اور درست کریں اور انہیں رکبہ کو اپنی اصلی حالت کی طرف اور سے پھیر دیں
 اور اقسام کے خلع میں حکم کلی بیان کیا ہے اور بعد ازاں اوس پر بندش کر دین رفقہ کا خلع اور یہی زانو کا وہ ہے جسے اس میں غلغلہ
 عارض ہوتا ہے واجب ہے کہ پانوں کو دراز کر کے فلکہ کو اپنی جگہ پر پھیر لائیں اور اسکے بعد زانو کے شکم کو زانو وغیرہ سے بھر دین جو دوسرے
 ہونے سے منع کریں اور اوس پر چیرے اور لکڑیاں جو خلع میلان کو جہت میل میں درست کر کے باندھ دین جس سے بے ست اور تھوڑے
 سے اپنی جگہ پر پھیر جائے اور اپنی جگہ کو خوب گرفت کر کے پھر زانو کو تلبہ دی دوسرا نہ چاہیے بلکہ تھوڑا تھوڑا بہت دنوں بعد اس میں خم دینا لازم
 ہے تاکہ ناگوار نہ ہو اور ایسا نہ ہو کہ دوسرے سے پھر اوکھڑ جائے یا شند یا کا جو رکبہ کو نزدیک کا اور جاتا ہے کبھی کبھی پھر زانو کا
 بھی اوکھڑ جاتا ہے اور وقت بقوت کھینچنے کی حاجت ہوتی ہے اور علاج شدید اور سخت کی حاجت ہوتی ہے اور بقوت ٹالنے پڑتا ہے تب جا کر
 وہ اپنی جگہ پر عود کرتا ہے پھر جب عود کر آئے چلنے پھرنے کو بالکل ترک کر دینا چاہیے اور چالیس روز تک صاحب اس ہو کر بیٹھنا چاہیے
 تاکہ پھر دوبارہ اوکھڑ نہ جائے اور اگر تھوڑا سا زائل ہوا ہے اوسکے واسطے تھوڑی کشش کافی ہوتی ہے اور اوسکے بعد اپنی جگہ پر رو کرنا چاہیے
 اور اگر تمام کمال جدا ہو جائے اور اوکھڑ جائے پس واجب ہے کہ اگر شدت ہو اور حرکت کو قبول نہ کرنا ہو اور سطح بخوبی نہ ہو کہ اپنی جگہ پر
 والپس آئے جیسے حکماء و اہل نے کہا ہے اوسی طرح تدبیر کریں اور کئی تدبیر یہ ہے کہ تھوڑا سا پھیلا کر ٹیکہ کے بجل زمین پر دراز ہو جائیں
 اور ٹیکہ لگائیں اور سر چور میان دونوں ران کے اور رودون کے ہے اور وہ ٹیکہ بہت طولانی ہو اور زیادہ گڑھا ہو تاکہ اوسکے ہاتھ
 بروقت آڑ لگانے کے حرکت اور جنبش نہ ہو اور جب وقت اوسکا پانوں کھینچا جائے یہ ٹیکہ جسم کو پہلے سے رو کر اور چاہیے کہ اس ٹیکہ پر
 اعتماد قبل از استقامت علیل کے کریں اور کوئی بڑی لکڑی جیسی اور پر بیان ہو چکی ہے موجود ہو یعنی جسکے وسط میں دوسری لکڑی لٹائی ہو
 ہوتی ہے پھر اوس پر بطور ٹیک اور ٹیکہ کے لگی ہوتی ہے پس چاہیے کہ اسی لکڑی پر کشش واقع ہو اور مناسب ہے کہ اوکھڑی ہو تاکہ
 جوان کو مضبوطی سے گرفت کرے اور کھینچے اور تیسرا اور ایک مددگار ہو جو پانوں کو اپنے دونوں ہاتھوں سے پکڑے تاکہ کسی تسے وغیرہ میں ہلکے
 بخلاف وہ گار اول کے جہت کھینچے اور طبیب اپنے ہاتھ سے اوس اوکھڑے ہوئے مقام کو برابر کرے اور ایک مٹین اور موجود دوسری پانوں
 کو تیسرے سے گرفت کرے رہے اور بعد درست کرنے اور بٹھانے کے بہت مستحکم ٹی وغیرہ سے بندش کریں اور بعض مٹینوں کی رسیاں پشت
 قدم کی ہڈیوں تک ہونی چاہیے اور بعض کی کعب تک اور انہیں دونوں مقام پر ان کی بندش کر دینی لازم ہے اور جو ٹیکہ پائے یا واقع
 ہو بندش کی وقت اوس پر پانا چاہیے ایسا نہ ہو کہ اوس پر سخت بندش ہو اور کسی ٹی کے نیچے وہ ٹیکہ آجائے ورنہ ضرر عظیم پیدا ہوگا اور
 چالیس دن تک بیمار کو چلنے سے منع کرنا ضرور ہے اور اس زمانہ میں شب کو بھی چلنے پھرنے سے ممانعت ضرور ہے اسلئے کہ اگر

یہ لوگ قبل صحت تام کے ملین پھرن گے اچھی طرح سے عضو درست نہ ہوگا اور علاج میں پائنا و پیدا ہوگا اگر بڑی پائشہ کی وجہ سے کہ وہ خواہ
 اوچکے کے زائل ہو اور یہ بات اکثر عارض ہوتی ہے اور اس بڑی کے اوتر جانے سے وہ جسم گرم عارض ہو لازماً ہے کہ اس عضو کو اس طرح
 درست کریں کہ مریض کو موتہ کے بھل لگا کر اور عضو اوٹ کو کھینچیں اور برابر کریں اور جو نطولات اور ام میں کہ مین پیدا کرنے میں، اور نکاح استعمال
 کریں اور استواء اور مضبوطیوں سے بندش کریں اور آرام اور سکون مریض کر زیادہ دین اور جب تک کہ مریض ایل پڑی و درست نہ ہو جا
 کسی قسم کی حرکت جسم پر مریض کے واقع نہ ہونے پائے اور کعب کو خوب طرح سے باندھ دین اور اوٹنگیوں تک پہنچنے میں کہ مریض نگہ پائشہ
 کھلا ہے کہ مریض کی ہڈیوں کا اوتر جانا اسکی تدبیر بھی قریب شانہ کی ہڈیوں کے اوتر جانے کے سہجہ اور کھینچنے کی ہوتی ہے مین فترت
 اسیند تدبیر کافی ہوتی ہے کہ طبیعت اہ جراح اپنے قدم سے اوٹکو روندے اور زمین گڑا کر رکھنے سے اس طرح پائال کرتی تا درست ہو جا
 میں بعد درست کرنے کے فساد کریں اور بندش باستواری کریں جیسا کہ اوپر مذکور ہو چکا ہے ورنہ اعضاء اور مریض فساد کر کے رہ جاتا ہے
 یعنی ٹوٹ جانے اعضا کے بیان میں بیان عام لوٹ جانے کا کہ اوٹ فترت و فساد ہوتا ہے کہ مریض کو کھینچنے سے اور کھینچنے سے
 ہوا و کبھی شکست استخوان کی مقامات میں جدا جدا واقع ہوتی ہے اگرچہ چوٹی چھوٹی کہ مریض کو کھینچنے سے اور کھینچنے سے اور کھینچنے سے
 اور سے رخن کہتے ہیں اور کبھی متفرق نہیں واقع ہوتا اور جو کس متفرق واقع نہیں ہوتا اسکی بھی رخن کہتے ہیں مین برابر ہوتا ہے اور بھی
 مشعب اور مختلف ہوتا ہے اور کس مشبوع بھی عرض میں واقع ہوتا ہے اور کبھی طویل میں، اور عرض میں جو واقع ہوتا ہے وہ بھی بھی
 کھلا ہوا ہوتا ہے اور کبھی کھلا ہوا نہیں ہوتا ہے طول میں جو کس واقع ہوا و سکود صدم کہتے ہیں اور ہم اس کس کو کہتے ہیں جو بخوبی ظاہر
 نہ ہو ایک قسم نے اصناف کسر کے بہت سی نام جدا گانہ تجویز کیے ہیں پس جو کس عظیم ہو اور عرض اور عمق میں دو رنگ ہو یا چھو
 او سے کھلی اور مٹی کہتے ہیں اور جو طول میں فقط دو رنگ ہو یا چھو اسی مشبوع کہتے ہیں اور جو کس طول میں پیدا ہوا اور اس میں استخوان
 بھی کس قدر ہو اسے بالائی اور قصوی کہتے ہیں اور جس کس میں ہڈی کے اجزا چھوٹے چھوٹے ہو جائیں اسے سولتی اور جراثیمی اور جراثیمی
 کہتے ہیں جب کسی ہڈی میں ٹکسار پورا پیدا ہو پھر دونوں ہڈیوں میں و لیے محاذات جو اتصال طبعی کو باقی رکھی نہیں رہ سکتی بلکہ وہ دونوں
 ہڈیاں بالضرورت جدا اور ایک ہو جائیگی اور ان میں محاذات مذکورہ باقی نہ رہنے کی اور اسی زوال اور جدائی کی وجہ سے جو گوشت اور چھاب
 اس ہڈی کو محیط ہیں ان میں لبیک کی خشونت ضرور پیدا ہوتی ہے اس بخش کی وجہ سے در پیدا ہوتا ہے اور تابع اس درد کو درم ہوتا ہے
 پھر اگر جدائی اور فصل در ہو اور اس میں کوئی تشلیق یعنی ٹوک وغیرہ پیدا نہ ہو اس وقت عضو کا پلٹ جانا اپنی وضع طبعی پر چندان دشوار
 نہیں ہوتا بلکہ آسان ہوتا ہے اگر کوئی عضو ٹوٹ جانے کے بعد بطرف ظاہر اور خارج جسم کے جبکہ باقی بہت اچھا ہو یا نہ ہو
 کہ اندر کی طرف مائل ہو چنانچہ تقریباً کا یہی قول ہے اور وجہ خیریت کی پہلی صورت میں ہے کہ اندر کی طرف میلان کرتے سے عصب کو ٹوٹ
 متصل ہوتا ہے اور اس وجہ سے اندر اور الہم اندوار کے میلان میں زیادہ ہوتی ہے اگر کسی قسم کا کسری جوڑ کے قریب واقع ہوتا ہے جو جوڑا
 یعنی روک کی خیریت اور حروف یعنی بارہ کی اور بارہ فقرہ عظام کے ہوتے ہیں جن میں جوڑ کے سرے در آتے ہیں اور جوڑ کے ہڈی پر ہوتے ہیں
 جن میں ہر جوڑا اور گریان جوڑ کی نہائی ہوتی ہوتی ہیں وہ سب پس جاتے ہیں اور سب میں کس واقع ہوتا ہے اور جوڑ مستعد علاج اور
 اوتر جانے کو ہوتا ہے اور جب کس کسی جوڑ کے قریب واقع ہو اور پھر درست ہو جائے اور جوڑا باقی نام دشواری حرکت بر طرف نہیں
 ہو جاتا ہے اور اصل صلابت اور سختی کی وجہ سے کس کی پیدا ہوتی ہے اور سبب اس کجی کے جو بعد وصل کے پیدا ہوتی ہے پھر اس کجی کو

نہ کوئی عضو شکستہ اگر باطن کی طرف داخل ہو یہ امر متبر ہے نسبت اسکے کہ بظرف پشت کے داخل ہو اور ٹھنکا و اوسکا تفصیل جانب میں ہو
 ہو اسباب ایسے ہیں کہ ان کی جہت سے استخوان شکستہ درست نہیں ہوتے منجملہ اوسکے ایک نتیجہ یہ کہ بہ کثرت نطولات کا استعمال کیا
 جائے یا بہ کثرت پٹی وغیرہ کھولا کریں اور پھر بار بار باندھا کریں۔ خواہ قبل بخوبی جوڑنے سے حرکت کرے یا خون بہت کم پیدا ہو یا
 خون لریج اور پسندہ پیدا نہ ہو اور اسی جہت سے صفاوی مزاج اور ناقصین کی ہڈی دیر میں جوڑتی ہو۔ جوڑ جانے پر پائل ایک یہی ہو
 کہ خون ایسا برآمد ہو اور اس قدر کم برآمد ہو جیسے طبیعت نے کوئی فضلہ دفع کیا ہو کہ کثرت اوس چیز کے جسے کسر اور ٹوٹ جانا مستلزم ہے
 قواعد کلیہ حر اور ربط کے جبر کا قاعدہ کلیہ یہی ہے کہ عضو شکستہ کو بمقدار مناسب کھینچیں اور دراز کریں اسلیئے کہ اگر زیادہ مقدار مناسب
 سے کھینچیں گے نتیجہ پیدا ہوگا اور اسی وجہ سے حمایت پیدا ہوتے ہیں اور کبھی اسی وجہ سے استرخا بھی پیدا ہوتا ہے اور یہ بات لینے
 زیادہ کشش اور ان ایدان میں جو ربط میں ضرر بہت کم پیدا کرتی ہے اسلیئے کہ جو ایدان مطوب ہیں کشش کی قوت کی استعداد ان میں زیادہ
 اور اگر زیادہ کھینچیں بلکہ مقدار مناسب سے کم کھینچیں اس سے جو خرابی پیدا ہوگی کہ بخوبی درست نہ ہوگا اور اچھی طرح نظم اور سلسلہ درست ہوگا یہ ضرر
 کم کھینچنے کا خلع اور کسر میں برابر ہے اور جب وجہ مناسب پر بقدر ضرورت کشش کریں دونوں بدلیوں کے برابر اور سیدھی ہو جاتی ہے تب
 کر ٹیکے اور پٹی اور گدی اور بندش کی چیزیں جیسے چاہیں اسی اسلوب پر سب درست کھینچیں گے اور رفادہ وغیرہ بذریعہ جبار کے اور
 جبار کو بذریعہ رباطات کو اوچا اور بلند کریں۔ واجب ہو کہ ٹوٹے عضو کی تسکین بقدر امکان کریں لینے اور سے اپنی جگہ سے جنبش نہونے
 پائے ہاں اگر کبھی کبھی بقدر تحمل کے کسی قسم کی حرکت پیدا ہو جائے اور کوئی آفت خواہ ورم موجود نہ ہو اسکا مضائقہ نہیں ہے بلکہ بہت
 مناسب ہے کہ تھوڑی تھوڑی حرکت بھی دیتے رہیں تاکہ طبیعت عضو کی باطل نہ ہو جائے اور واجب ہو کہ بروقت کھینچنے اور باندھنے
 کے دو شدید پیدا کیا جائے خواہ کسر یا سطلے بندش ہو یا خلع کی درستی کیوا سطلے ہو اور اکثر زیادہ سخت بندش اور دیر میں کھولنے اور
 اوسکی نگاہداشت میں کمی کرنے سے یہ ضرر پیدا ہوتا ہے کہ اس عضو مشد کی قوت باطل ہو جاتی ہے اور گویا اوسکی حیات خالی
 ہو جاتی ہے اور متعفن ہو جاتا ہے اور احتیاج اسکی ہوتی ہے کہ اوس عضو کو کاٹ ڈالیں۔ غرض جبر سے اکثر یہی ہوتی ہے کہ شدید
 حاصل ہو جس میں یہ وصف نہیں ہو جیسے سر کی ہڈیاں کہ ان میں نہیں پیدا ہوتا ہے واجب ہو ایسی تدبیر کریں کہ خشک اور متعفن اور مقدار
 پیدا نہ ہو اور زیادہ غلطی بھی نہ ہو لینے جس قدر غلط محتاج الیہ اور ضروری ہو اوس سے زیادہ غلطی بھی نہ ہونا چاہیے اور یہ بات معلوم ہے
 کہ بڑا ہونا اوسکا محجب عضو کو سوراخ کے مختلف ہوتا ہے اور جتنے مقدار ٹوٹے ہوئے عضو کی بزرگی اور کوئلگی کی سو آئینہ جو تفصیل لکھی جاتی ہے
 اوس سے بھی اکثر جزئیات اسکے دریافت ہو جاتیں اور معلوم ہو جائیگا کہ کس جگہ کیا کرنا چاہیے اور یہ بات اوس جگہ دریافت ہوگی جہاں
 خدا دینے کا ہم ذکر کرینگے اور جہاں پر بندش کا ذکر ہم کرینگے وہاں سے بھی دریافت ہو جائیگا نہ جس وقت محاب پیدا ہونے لگے وہاں
 کہ حرکات تعجب انگیز قطعاً ترک کر دیں اور حجاج اور غضب اور عریان رہو کو بھی ترک کریں اوس سے خون قیق ہو جاتا ہے اور مقام گرم
 میں نہ ٹھوڑے اور سرد مقام میں ٹھنکا اختیار کرے اور ضادات قوی جو زیادہ قابض ہیں اور ان میں حرارت بھی کس قدر ہو اور تھوڑی
 ہے اور نے اعانت کرے پس ضادات میں اہل اور جواز السرو اور تھوڑا اور اوپر قابضہ داخل کریں کہ کسی کوئی ہوئی ہڈی میں نہ پڑے
 پیدا ہو کہ وہ کسی طرح نہ جوڑ سکے اور جبر معتد بہ اوس میں پیدا نہ ہو اسکی اصلاح میں وہی تدبیر چھلنے کی کرنی چاہیے جو قروح میں بیان کیا
 ہے لینے وہ قروح جو بدن چھلنے کا چھ نہیں ہوتے ہیں اور اوسکا طریقہ یہ ہے کہ دونوں ہاتھ سوائف مالش کریں کہ چوڑ جت بڑی اور

ہوتی ہے اور وہ ضعیف تھی وہ دور ہو جائے گی یا وہ رطوبت اور ایسی ہوتی ہے کہ معلوم نہیں ہوتی اور جب یہ لزجت دفع ہو جائے
اور کچھ ٹوٹی ہوئی پاک صاف ہوگی خون جدید اور اچھا اوس مقام سے آئیگا اور اوس پر ثواب سا پیدا ہوگا و شدید زکوریہ ہوگی اور
گرفت قوی ہوگی اور اکثر ٹھنڈی کارنگ اور اوس سو پست پست کی شکل پر چھلکوں کا دفع ہونا پسینے کی حرکت کا محتاج ہوتا ہے
ایسی قوی ہوئی جہاں کا استعمال ہرگز خارج نہیں ہے اور اگر ضرور ہو اور بدن جبار کے چارہ نو نقطہ آداب ریا کا جدید پر اقتصاد کر کے
اگر چہ اس کے جراحت بھی مجتمع ہو اگر سیلہ جراحت کو اچھا کر کے پھر جری تدبیر کریں یہ بات بھی نہیں ہے اس لیے کہ طبی سخت
ہو جاتی ہے اور بعد سختی کے پھر بہت دشواری سے جوڑتی ہے اور زیادہ چھینچو اور دراز کرنے کی ضرورت ہوگی اور بہت سی احوال عظیم
اور کیفیات خطر انگیز پیدا ہوتے۔ اور باہمہ حسب وقت ہر اہ زخم کے درد اور درم پیدا ہوگا اوس میں اور بھی خطر عظیم کا احتمال ہے اگر
ترجما ہو جائے وہ بہتر ہے نسبت اسکے کہ خطر عظیم پیدا ہو لہذا واجب ہے کہ ایسی شکست کی درستی میں زیادہ مبالغہ نہ کیا جائے اور
اگر مزہ کسر کے رض بھی ہو اس میں اور بھی خطو ہے عضو کے ٹھکانے کا لہذا واجب ہے کہ مقام درم شکست میں کچھ نگاہ تین تاکہ
جو خون مقام موقوف پر سے سب نکلا جائے اور اگر خون باقی رہے گا عضو کی فوت واقع ہو چکا خوف ہوگا اور اگر خون جاری ہو
بعد ٹوٹ جائے فوراً جس کرنا چاہیے اور اکثر خوف درم اور افت جراحت کی محتاج اسکی طرف کرتی ہے کہ علاج واجب کر کے
توفساد واقع ہوگا پس سال اور لطیف غذا کو دین بھی بندش کر سبب و ایک قسم کی مجلی پیدا ہوتی ہے کہ احتیاج بندش کی
کھول ڈالنے کی ہوتی ہے خواہ اسکی حاجت ہوتی ہے کہ آب گرم سے نطول کریں تاکہ رطوبات کی تحلیل ہو جائے اور بقراط کی رائے
یہ ہے کہ علیل بروقت اس کام کرنے کے تھوڑی سی خرب جو س لیا کرے اور عرض اسکی یہ ہے کہ جس شخص کے بدن کا ٹھکانا
عضو درست کیا جاتا ہے اگر بروقت چہرے کے فریق کو چس لیا جذب ہو اور اندر کی طرف ہوگا اور جالینوس خرب کے استعمال کو
جائز نہیں رکھتا ہے بلکہ فالقیون سپنے کو تجویز کرتا ہے اور کہتا ہے کہ ایسی ہی ضرورت شدید ہو تو سکنجبین جس میں کثیر اثر خرب
کا داخل کیا گیا ہو لانی چاہیے میں کہتا ہوں اگر جواز استعمال خرب کی مخصوص زمانہ بقراط تھا اور جالینوس کا زمانہ میں کیفیت
قوی اور فرج کی بدل گئی اور اس جہت سے جالینوس نا جائز کرتا ہے تو ایسا کس قدر فاصلہ زمانہ بقراط اور جالینوس میں تھا بلکہ مقام
تجربہ کر لے قریب زمانہ میں قدر اختلاف کیونکہ پیدا ہوا متہرجم کہتا ہے غرض شیخ کی یہ ہے دونوں تجویزوں میں ایک کی
تجویز ضرور غلط ہے خواہ بقراط کی رائے غلط ہے یا جالینوس کی اگر لوگ دونوں تجویزوں کو بلحاظ اختلاف زمانہ کے صحیح تجویز کرتے ہیں
اولن شیخ کا یہ اعتراض قوی ہے کہ ایسا کس قدر فاصلہ زمانہ بقراط اور جالینوس میں تجویز اختلاف جائز ہوا ملن جب کسی طبی
درست کریں اور اسکے بعد دراز و قوت پیدا ہو اور سوقت رائے صائب یہ ہے کہ اسکی شکست کی تدبیر کو ترک کریں اور حسب قدر درست
کر چکے ہوں اور سے بھی مللگ کر والین کہ اکثر مدین سے نجات اور آرام پاتا ہے فقط اسی تدبیر اور بر قسم کے اوجاع سے اوسے تسکین
مل جاتی ہے طول میں جو کسر ہے اور اسکے واسطے فقط یہی تدبیر کافی ہے کہ خوب مضبوط بندش کریں اور بہت سخت اور شدید بندش
نسبت اور اقسام کسر کے اس میں درکار ہے اور عضو شکست کو اندر کی طرف دباننا چاہیے اور جو شکست عرض میں واقع ہوئی ہے اور
درستی میں لازم ہے کہ دونوں ہڈیاں بہت سیدھی کی جائیں اور جہاں تک ممکن ہے رعایت وضع اجزاء سلیم کے کرنی چاہیے
یعنی جو اعضا اپنی اپنی جگہ پر درست ٹھہرے ہوئے ہیں جسطرح کی وضع اولی ہے اوسی طرح اس ٹوٹے ہوئے ٹری کو بھی اور

کے رکھنا چاہئے اور یہ بھی دیکھیں کہ یہ کسٹخوان شکستہ کسی اور بڑی کے محاذی اور سامنے واقع ہے یا نہیں اگر ہو تو اوس کی دفعہ اور
 نزات پر سے بھی دیکھیں اور درست کریں اور اسکے درمیان میں اور بھی بہت سی چیزیں نظر کرنی چاہئیں از انجملہ شطایا یعنی نوکین اور سر
 پڑیوں کے اور زواید یعنی زیادتی جو ایک بڑی کو دوسری کی نسبت ہوتی ہے اور از انجملہ کم یعنی سوراخ جوڑے کے بھی من شطایا کا حال یہ ہے
 کہ اگر بخوبی درست اپنی جگہ پر ٹھہرنے کے درمیان بڑی کے اور اوسکی درستی کے مانع ہوگی اور اگر یہی نوکین ٹوٹ جائیں گی دونوں بانہ سرخ
 کے ٹھہرنے کی بجائے عین دونوں سروں کے آجائیں گے اور اس وجہ سے ایک سر اور دوسرے سر سے بخوبی مل نہیں سکے گا اور اگر شطایا
 جگہ سے ہٹ جائیں گے ایک گڑبا یا سپرنگا جس میں ہمیشہ صمدید جمع ہوتا رہے گا اور اس صمدید اور یم سے بہ قیاحت پیدا ہوگی کہ خود شطایا
 بھی متعفن ہو گئے اور عضواؤں میں عفونت پیدا ہو جائیگی پھر چسپیدہ ہونا بڑی کا بھی مضبوط اور استوار ہوگا اسلیئے کہ استواری اور سفت
 پیدا ہوتی ہے جب نوکین اور زوائد سب کو سب اپنے مقام خاص میں درست ٹھہریں اور وہ مقامات وہی ہیں جو ان کے سامنے
 دوسرے استخوان میں جو ہوئے ہیں اور جب اپنے اپنے گھر وغیرہ میں یہ چیزیں درست ہو کر نہ ٹھہریں گی ضرور سے کہ وصل اور جوڑ میں استواری
 نہ پیدا ہوگی لہذا واجب ہے کہ وقت چار اور درستی کو خوب دیکھو یا تیسروں خواہ بندہ اور آلات کے ٹھہرنے اور جہاں تک عضو شکستہ ٹھہرنے سے
 ہو سکے اور سقدرا سے کچھ کر پھر ایک نوک اور زیادتی کو اپنے گھر وغیرہ میں درست ٹھہرائیں جب یہ تدبیر پوری اترے گی دونوں
 جھٹے بڑی کے جوڑی ہوئی ہیں وہ اپنی اپنی سیدہ میں آجائیں گی اور زوائد وغیرہ بھی اپنی جگہ میں پیوست ہو جائیں گے اور جو مقامات
 محاذی ہر ایک نوک اور زوائد کو تھو وہ بھی ہر ایک سامنے آجائیں گے تب جا کر چہرہ اچھی طرح ہوگا جب اس قدر ٹھہرے ہر ایک کو اوسکو محاذی
 کر چکیں اور خوب لکھیں جو جگہ کو اب ہر ایک شری محاذی ہو چکی ہے آہستہ آہستہ اس کشت کو ڈھیلا کرتے جائیں اور جس وضع میں سنا
 ہوا ہے اوسکی محافظت رکھیں ایسا نہ ہو کہ دلہنے باتیں آکے کچھ ترچا کر فی محاذات اور سامنا باطل ہو جائے اور از سر نو چھوڑی زحمت کرنی
 پڑے گی ایسی ہنگامی اور ہوشیاری سے ہر ایک چیز اپنی جگہ میں سما جائے اور ٹھہر جائے اور نہ حال ہر ایک درست ٹھہری ہوئی چیز کا ہاتھ سے دریافت کرنا چاہیے
 اگر کسی جگہ بندی خواہ اونچا یا خاف حالت صحت کو نظر آئے اوسے از سر نو ہاتھ سے درست کر دینا چاہیے پھر بعد جب کہ کچھ ایسی ضروریات ہیں
 چاہیے جو عضو بخیر کی حفاظت سکون پر کرے اور یہ بھی سخت نہ ہو ورنہ زیادہ درد پیدا ہوگا اور نہ زیادہ دھیلی اور نرم ورنہ حرکت سے اور
 زوال و عضو شکستہ درست شدہ کو کیا روک سکی وغیرہ امور اور مسلمان بہتر یہی ہے کہ سخت اور نرم اور تنگ اور ڈھیلا کے درمیان میں
 ہو۔ واجب ہے کہ بندش اوس جگہ ہو جہاں پیریل اور جھکاؤ زیادہ ہو پھر اگر کمر تمام ہو یعنی پورے دو ٹکڑے ہو گئے ہوں ضرور ہے کہ
 جھکات جھکا دینے اور سب طرف برابر کر دینا اور اگر شکست کسی طرف زیادہ ہو اور کسی طرف کم جہد ہر زیادہ ہو اور ہر بند میں بھی زیادہ
 ہوئی چاہیے۔ اور ٹوٹی ہوئی جگہ میں کوئی شعلہ یعنی نوک خواہ چھوٹی بڑی بھی ہو اور اسکے سب سے درد پیدا ہوتا ہو یا سب سے
 اصلاح ضرور ہے جس طرح پر ہو سکا اگر اس کیرج وغیرہ سے کچھ ایذا اور درد نہیں ہوتا ہو پھر اس سے چھڑنا کہ ضرور نہیں اور اگر اوسکو کھڑکھڑ
 جھلنے کی آواز سنا دی امید ہے کہ اوس پر تیلی چھلی خواہ لعاب وغیرہ جم جائیگی اور درست ٹھہر جائیگی اور اگر کسی طرح کی آواز اس سے
 اور تک کی سنائی نہ دے اور اوسکی درستی سے بظور اسی قریب کے خواہ کسی اور قریب کے پاس ہو اور سوقت اوسکو بحال خود چھوڑ دینا چاہیے
 نہیں ہے بلکہ قریب مناسب بحال ہو اوس سے درگزر نہ کرنا چاہیے اگر کو جو نوک یا کیرج وغیرہ کے گوشت میں فرق اور شکاف
 پیدا ہوا ہو مناسب نہیں ہے کہ بطور بحال کے اوس شکاف کو زیادہ بڑھائیں مگر واجب ہے کہ دونوں سر سے بڑی کے اس قدر درست

کھینچنے پر دونوں طرف تاکہ سطلوں کسی جانب کچی نہ ہو اس واسطے کہ اگر کسی طرف ٹھوڑی سی بھی کچی ہوگی تو اس عظیم سپرہا ہوگا جب دونوں طرف سے کچی ہو جائے تو اس کی شیطیہ غیر نوک خواہ کرج کی طرف توجہ کرنا چاہیے کہ اسے اپنی اصل جگہ پر پھیر لاکر اس کے بعد بندش کرنی چاہیے پھر اگر اس تدبیر سے بھی وہ نوک وغیرہ اپنی جگہ پر درست نہ بیٹھو جب بھی جس قدر گوشت بیٹھ گیا ہے اب زیادہ شکاف بڑھانا جائز نہیں ہے بلکہ ایک ٹکڑا آئندہ کا لیکر اوسمیں اتنا بڑا سوراخ کریں کہ شیطیہ اوسمیں چھنس جائے اور اس ٹکڑے پر ایک ٹکڑا کھال کا چسپیدہ کر دیں بشرطیکہ وہ چترانم ہو اور اس چترے میں بھی سوراخ ویسی ہی کریں جیسے اندر کے ٹکڑے میں سوراخ بنائے میں جیسے وہ اور چتر اور درست ہو چکا ہو میں اس نوک کو پھنسا کر آئندہ اوپر چترے دونوں کو اس قدر دبائیں کہ بڑی کھل جائے اور وہ نوک خواہ کرج بڑی کھلی اس سوراخ میں بخوبی بیٹھ کر چھنس جائے اور بندش نہ کر سکے اور کچا پارک آری سے اسی نوک کو تراش ڈالیں اور یہ آری ایسی باریک اور نازک ہوتی ہے جیسے گنگھی بنانے والے چھوٹی چھوٹی آری بناتے ہیں ویسی ہی یہ بھی ہوتی ہے اور کبھی اصل اسی شمشیر میں سوراخ پے در پے بند فرمادیں اور وغیرہ کے کرتے ہیں جس کا نکالنا منظور ہوتا ہے لیکن شیطیہ خواہ کرج میں بڑی کے سوراخ کر کے جب اس کے چند ٹکڑے ریزہ ریزہ ہو جائے ہیں پھر اسے نکال ڈالتے ہیں لیکن یہ تدبیر خطرہ اور اندیشہ سے خالی نہیں ہے کیلئے کہ شاید اس نوک خواہ کرج کے بچو کوئی عضو کرم اور شریف ہو اگر اس کو صدمہ بہا کا پہونچا اور اوسمیں سوراخ ہو گیا پھر کیسی خرابی پر پہونچی تاہم یہ تدبیر سوراخ کر ڈالنا بہت سلیم ہے بہ نسبت اس تدبیر کے جو ہلانے والے آلات سے کرتے ہیں اور بلالاکر اسے نوک خواہ کرج وغیرہ چتر لیتے ہیں یا قطع کرتے ہیں کہ اس کی تکلیف اور ایذا کی کچھ حد نہیں ہے کبھی بھی سوراخ کر نہیں بھیجیں ایک ایسی عمدہ تدبیر کرنے ہیں کہ اسی برس سے جس قدر سوراخ ہونا ہی زائد بقدر حاجت نہیں ہوتا ہے لیکن اوسمیں ایک آڑ اور روک ایسی بنی ہوتی ہے کہ مقدار حجم اور وزن اس کرج کے سوراخ ہو کر پھر وہ بریانیچے نہیں اورتا ہے یہ تدبیر زیادہ لطیف ہے بہ نسبت آلات ہزارہ لیکن ہلانے اور حرکت دینے والے آلات کو اگر پہلی تدبیر اندر سے کھڑکے کی لطافت اس سے زیادہ ہے لہذا واجب ہے کہ جو لوگ پیشہ جبر کا کرتے ہیں اور جنہیں اس کام میں دستگاہ اچھی ہے ان کے پاس چند اقسام کی برمی وغیرہ طیار اور درست موجود رہیں اور یہ بھی نوک وغیرہ نوک پرست ہوئے اور صاف اور رنگ اکودہ نمونہ۔ کبھی ٹٹولنے کے ذریعہ سے نوک خواہ کرج وغیرہ ظاہر ہوتی ہیں لیکن ریم اور صمدیدہ و ریتی ریتی ہے اسی وجہ سے استدلال کیا جاتا ہے کہ شیطیہ خواہ نوک ضرور ہے اور علاج اس صمدیدہ اور ریم کا بندہ یہ ہے کہ کھینچ کر لیا جاتا ہو اور اوسمیں دواؤں سے خشک و بند کر دیا جاتا ہے اور اسکے بعد جو تدبیر مناسب وقت ہوتی ہے وہی کرتے ہیں اگر شیطیہ خواہ کرج بڑی کا تہیز ہو اس طرح کہ عضل میں گرنا ہو اور وہ جوہر گھٹنے کو در پید کرے اس وقت شکاف زیادہ کر کے تدبیر لٹکی نکالنے کی جس قدر شکل کے خواہ آری سورتاشی کی جس قدر تراشا واجب ہے کرنی چاہیے اور اگر ٹوٹی ہوئی بڑی زیادہ پارہ پارہ ہوئی ہو خواہ زیادہ مقام سے ٹوٹ گئی ہو اور ریزہ ریزہ ہو گئی ہو اس وقت سب ٹکڑوں کا نکال ڈالنا ضرور ہے اور اگر ٹوٹی ہوئی بڑی پارہ پارہ نہ ہو اور اس کے کاٹنے خواہ پھاڑنے سے زیادہ جگہ پر صدمہ پہونچا ہو ایسے وقت جو مقام زیادہ مخدوش اور زیادہ مہوف ہو گیا ہے اتنی ہی جگہ کی بڑی کاٹ ڈالی جائے اور باقی ماندہ کو چھوڑ دیں کہ اوسمیں کچھ زیادہ مغرت نہیں ہے بلکہ سب بڑی کے کاٹنے میں اللہ ہے مغرت زیادہ ہے چند وصیتیں مجھ پر کیو اسطے پھر وہ شخص ہے جو شکست وغیرہ کو بندش کر کے درست کرے ہندوستان میں یہ پیشہ اکثر زمانہ کرتے ہیں۔ الغرض واجب ہے کہ پھر پہلے نظر کرے کہ بڑی ٹوٹ گئی اور کھانسیاں اور جھکاؤ کس طرف ہو اور

یعنی بعض ارباب ریاضت کہتے ہیں کہ اگر بدن پر رکھ کر اس قدر شاق ہو جائے کہ نہ خون پاؤں گزرنے پر چپہا کے ہاتھوں کے بھل زمین پر پڑنا اور نہیں ہوتا ہے اسی کو سیکڑا سٹے پاؤں کو دراز کرنے سے جو نصیب اور اٹھانا پیدا ہو سکتا ہے وہ کبھی مفید نہ ہوگا اور جس طرح کسی علیل میں نہ کامیاب اور شکل مستوی واجب ہوتا ہے اسی طرح جس عضوی حالت مقتضی اسکی بہت زیادہ سے نہ لگائیں لگاتار ہے کہ اسے تکیہ گاہ اور ٹیک کی جگہ کسی برابر سے پیچیدہ اور پیچیدہ ہوئی ہے تاکہ بعض اوس عضو کا معلق اور بعض کو ٹیک نہ لگے یعنی جو عضو شکستہ قابل ٹیک کے نہیں ہے اسے ایسی ٹیک اور اور وغیرہ لگانی چاہیے جس میں خوب دبا ہوا اور سست ہوا ایسا دھیلنا تکیہ خواہ ایسی ٹیک نہ لگائیں کہ وہ عضو بخوبی نہ ٹیکے جو شکستہ کا حق میں لگانا برا ہے جیسے ہر ایک آگے ہوئے عضو کو واسطے اٹھانا اچھا ہے اور مناسب حال ہے جب تک کوئی مانع نہ ہو اگر کسی عضو کو حد واجب سے زیادہ اور پکارین تاکہ سیدھا معلق رہے خواہ کسی عضو کو حد واجب سے کم اور پکارین دونوں صورتیں عضو کو پیچیدہ ہو جائیگا اور اوس میں کہ پڑ جائیگی اور کبھی اوس میں اوسے تپا ہوگی جس قدر اٹھانے اور پکارنے میں خطا ہوئی ہو اور جس قدر خفاہ یعنی دہشت اور پنی وغیرہ بن گئے درپور سے وہ تپا اور ڈھیل گیا اور اوس کے سہارے پر ٹھہرے۔ یہ بات اور روائد کا بیان رابطات پیمان جن سے بندش پائی ہے اور زوائد و حیاں جو بندش میں متحمل ہیں خواہ ڈھکے اور تانت اور رسی وغیرہ ٹپکی کے ٹپکے صاف اور پاکیزہ ہونی ضرور ہیں اس لیے کہ میلے کپڑے میں سختی ہوتی ہے اور در بھی پیدا کرتا ہے اور باریک ریتلا کر ہونا بہت خوب ہے بہ نسبت گارے اور موٹے کپڑے کے اور فائدہ اسکا یہ ہے کہ جو چیز اور بطور ضاد و لگائی جائے خواہ بطور طلاک مستعمل ہو اسکا نفوذ باریک ہی خواہ لگائیں بخوبی ہو جاتا ہے اور موٹے کپڑے سے یہ بات حاصل نہیں ہوگی دوسری یہ ہے کہ باریک کپڑا لگا اور سبک بھی ہوتا ہے اور اسکا جو ہر موضع موافق پر زیادہ نہیں پڑتا ہے اور اسکی نرمی سے خشونت بھی پیدا نہیں ہوتی اور بندش کی جگہ موضع صحیح سے کس قدر تجویز کرنی چاہیے یعنی خاص مقام اوفہ پر فقط بندش زور سے کیونکہ سوسکتی ہے پس لامحالہ بطرف صحیح اور درست مقام کے بہت کم بندش میں داخل کر لیں کہ اسطور سے بندش کرنی مجبور یعنی عضو شکستہ کے حق میں زیادہ مفید ہے اور اسے زوال اور ہٹ جانے سے باز رکھتی ہے اور مضبوطی بھی زیادہ رہتی ہے پھر ایسی بندش میں اوقات اور زیادتی بھی مناسب نہیں ہے اس لیے کہ اوس عضو کو تنگ ہونہ بکری دگی اور قابل تخریب کی نہ رکھنے کی مراد یہ ہے کہ اگر عضو صحیح زیادہ بندش میں نہ لگ جائیگا جو کہ خفا اوسے طرف سواتی ہے اس کے آمد کی راہ بند ہو جائیگی لہذا بافراط سختی بندش میں نہ کرنی چاہیے۔ پھر بھی ایسی بندش کی جس میں کس قدر عضو صحیح بھی داخل رہے۔ عضو طویل کی طرف جو رطوبت گرتی ہے اسے بھی بخوبی ڈالنا ہے اور کس قدر مفید بھی ہے۔ چوڑی ٹپی بہتر ہے بہ نسبت تپلی ٹپی کے اس لیے کہ چوڑی ٹپی میں گرفت زیادہ ہے اور جس قدر ضرورت ہو اسے پھیلانے میں اور چٹنا چاہیں سمیٹ لیں۔ لیکن چوڑائی اوسکی قدر مناسب ہے جس قدر عضو شکستہ میں گنجائش ہو مثلاً اسپندہ میں جبکہ چوڑی ٹپی کی گنجائش زیادتی نہ کی بندش میں گمان ہے اور جو عضو زیادہ چوڑا نہیں ہے اوس میں چوڑی ٹپی کیونکہ درست بندسے کی بلکہ ایسے عضو میں اگر چوڑی ٹپی کا استعمال کرینگے اچھی طرح کا انتظام درست نہ ہوگا اور نہ گرفت بخوبی ہو سکے گی اور جو خوبصورتی بعد بندش کے عضو مذکور میں آنی چاہیے ہرگز چوڑی ٹپی سے نہ آئی گی بلکہ ایک شکل قبیح اور بد نما پیدا ہوگی اسی واسطے واجب ہے کہ ایسے اعضا کے واسطے تین اونگل سے زیادہ چوڑی ٹپی اور عدد سے زیادہ چار اونگل کی نہوار یہ حکم نہ لینے کہ نہ کلامی کا جو متصل کفایت کی ہے اور نہ فوہ لینے چہرہ گردن وغیرہ میں جاری ہے۔ کہ اگر ان اعضا میں بندش بہرے نہ ہوگی ممکن نہ ہوگا کہ بندش

کون اس لیے کہ ترقوہ میں گنجائش عریض باہا کی نہیں لیکن ایسے احصائیں باطو عریض کی گنجائش نہ دینیں بیٹے بیچ اور بہت سی چیزیں درکار ہیں اور زیادہ پیشینہ قائم مقام جوڑی پٹی کے ہو جائیگا اور وہی مطلب حاصل ہوگا اور جو فائدہ پیشینہ میں بیکار آمد ہو اسے اس کا عرض فقط تین اونگل کافی ہو خواہ پار اونگل کا اور طول و کثرتیں ہاتھ کا ہونا چاہیے۔ رفائڈیو گدیوں جو پٹی کے نیچے رکھی جاتی ہیں کبھی اونکے رکھنے سے عرض یہ ہوتی ہے کہ پٹی کی گرفت پر عین ہوں اور خود پٹی کو سرک جانے سے منع کریں بلکہ رفادہ پیٹنے گدی کی دو قسم ہیں ایک قسم سے عرض یہ ہوتی ہے کہ عضو ماؤف میں جو گڑباز گیا ہو وہ بھر جائے اور ایسی گدی کے رکھنے میں کوشش اتنی ضرور ہے کہ دونوں سروں کو ٹوٹے ہوئے ہڈی کے بچھین خواہ پٹی اور گدی کے بچھین قرعہ اور ڈھیلا پن نہ رہے اور نہ زیادہ استقدر نہ رہے نہ ہو جائے کہ مثل تھوڑے سخت اور درست ہو جائے اور جب قدر قرعہ بڑا ہو وہ پٹی کی بندش سے درست کر دیا جائے اور دوسری قسم گدی کی اس عرض سے ہوتی ہے کہ بندش پٹی کی درستی اور سہواری اور استحکام اس کو ذریعہ سے ہوتی ہے اور کبھی گدی پر دوسری گدی ایسی درستی کو خیال سے رکھتے ہیں تاکہ پٹی کا دوران اور پھیرے اچھی طرح سے بن پڑیں اور برابر ہر جگہ سے گرفت کرے اور کسی جگہ پر سخت اور تنگ اور کسی جگہ ڈھیلی نہ ہو اور چرین جو اوپر رکھی جاتی ہیں اونکا لازم اور اونکی گرفت بھی عمدہ طور پر ہوتی ہے۔ اول قسم کو رباطات اور عصا کہتے ہیں اور دوسری کو جبرہ اور گڑباز کے رباط کا فائدہ یہ ہے کہ مواد کو نافع ہوتی ہے اور دوسری پیچیدہ ہونے کو منع کرتی ہے۔ سوا جب ہو کہ بیچ اور پھیرے خواہ پرت اور تہ گدی کی اسی جگہ ہوں جہاں پر بندش پٹی کی قوی تر ہوتی ہے اور اگر جس طرح کا عضو مستدیر ہے اور جب قدر سخت اور عین میں ہے اور سقدہ سخت داری پر گدی بھی چھوڑی جائے بہتر ہے اور سقدہ عدد زوائد کے درکار ہیں جہاں وہ شکل پیدا ہو جائے جس سے عضو کے استدارت کے مطابق ہو کبھی ضرورت ایسی گدی کی ہوتی ہے جو پرت پرت ہو اور پٹی اور سے بند کیے رہے اور طول و عرض یہ گدی اتنی بڑی ہو جتنی پٹی موضع ماؤف پر واقع ہے۔ جو پٹی کے او سے دوسری اور دو موند کی کہتے ہیں اس کا استعمال اس طرح ہوتا ہے کہ وہ حد بہ اور کوز جس سے مقام مرض کے سہواری کی حفاظت کی جاتی ہے بچھین اور ٹھیک نصف میں پٹی کے فرقہ کی رکھ کر دونوں آویں اور دونوں حصہ بطرف مخالف ہر ایک کی پٹی جاتی ہیں اور دونوں ہاتھ سے اسے پیٹتے ہیں جس طرح مشہور ہے اور زیادہ محتاج تفسیر کی نہیں ہے کہ ہر شخص اسے جانتا ہے بندش کی کیفیت کی تفسیر اور تفصیل دونوں بندش مقام شکستہ کے شروع کریں اور اسی مقام میں جہاں پر ہڈی جھکی ہوئی اور ناکل ہے اور اسی جگہ سب مقام سے زیادہ بندش میں استوار ہو درکار ہے اور جہاں زیادہ شکست کا صدمہ ہو چکا ہے وہاں پر بندش بھی قوی تر ہونی چاہیے۔ خلاصہ یہ ہے کہ مقام شکست اور جس مقام سے مواد کے پٹا دینے کی حاجت ہو وہاں بندش کا استوار ہو نا ضرور ہے اور جو اسکی وضع ہو اسکی فطرت بالظور کرنی چاہیے کہ اسی وجہ سے درم کی حادثہ ہونے سے اطمینان حاصل ہوتا ہے اور درم کی تحلیل بھی ہو جاتی ہے اور باوجود درم اور نقص استخوان سے امان ہوتی ہے پھر بھی اطمینان اس صدمہ کے پیدا ہونے سے نہیں ہوتا جو خاص بڑی میں پیدا ہو کہ سفر استخوان تک پہنچ کر کچ کو فاسد کر دیتا ہے لہذا احتیاج کسٹرومنٹس کے بھی ہوتی ہے اور ایک راہ کے کھلے رکھنے کی تاکہ وہ جرم اور صدمہ نہ نکلتا رہے سب سے زیادہ تر لائق بچانے اور نگاہداشت کی وہ چیز ہے جو کسی اوپر کے عضو وغیرہ سے موضع ماؤف پر وارد ہوتی ہو یا وہ یہ ہے کبھی نیچے کا عضو بھی بطرف عضو بجائی کے ایک قسم کا فیصلہ دفع کرنا ہے جس وقت عضو جالے نسبت عضو سافل کے ضعیف ہو پٹی اور گدی کی بندش میں اس قدر سختی مناسب نہیں ہے کہ غذا و عضو کو آنے سے منع کرے۔

یہ خون کی آند کو مانع ہو کر اس وجہ سے اس پر بار اور درست ہونی تو منع ہو جائے اور اس کا دستور ہے کہ جب کسی ورم کے دفع کرنے پر بار ہو تو اسے قیروطیات اور عصبوں پر بندش لگائی جائے اور قیروطیات کا بھی استعمال کرنا ہے ہمارا مذہب اتفاق اور موافق کر کے یہی رابطات کی ترقی و ترقی کی ضرورت سمجھتی ہے کہ ہونا خواہ بانی سے اور کو سر دیکھیں تاکہ ورم جاری نہ ہو اور کبھی تسکین ورم کی روغن بالونہ اور شراب قابض سر کر کے دین کہ اس سے ورم میں تحلیل پیدا ہوتی ہے اور عصب و عروق کی تقویت بھی ہوتی ہے۔ اگر بندش کے مقام پر قیروطیات کا استعمال جائز نہیں ہے۔ اور کبھی احتیاج ایسی قوی دوا کی ہوتی ہے جس میں تحلیل بھی جیسے زیت اور مصطکی اور اشوس حاصل یہ ہے کہ جب بندش کا استعمال ہو اور چوتھا نازہ سے اور ٹوٹ جانے کا زمانہ دراز نہیں گذرے ورم پیدا نہ ہوگا اور سوقت مناسب ہو کہ رابطات کتان کے ہوں اور کوئی چیز سرد اور روع بھی اور سپر لگائی جائے اور کبھی فقط سر کر اور پانی سے بھی کو تھپڑ لگائی ہوتا ہے اور کبھی ضرورت قیروطیات کی ہوتی ہے وہی قیروطیات جسکو مجھے ذکر کیا ہے اور اگر وہی کی بندش بعد ورم کے ہوا تو یہ ہے کہ اون اور پٹھنہ کی پٹی وغیرہ مستعمل ہوں اور کسی روغن محل میں دلو کر جس میں مہین ورم کی بھی خاصیت ہو یا نہ ہو اور ہر وقت اسکا خیال رہے کہ جس پٹی میں قیروطیات وغیرہ لگائیں وہ سب نیچے کی تہ اور پرت میں لگائی جائے کہ اس سے دھجکی ہیجان کا امان حاصل ہوتا ہو اور اگر اس مقام پر قیروطیات کا استعمال جائز نہیں کہ البس و قیروطیات کا استعمال قیروطیات کا کرین اکثر کسی قسم کی عفونت بطرف عضو کے کھینچ لاتی ہے بلکہ عوص قیروطیات کے شراب سیاہ لگا کر تیز اور چمک لکڑی شکرہ عصبونانی قیروطیات سے نہیں ہوتا ہے اسید واسطے واجب ہے کہ قیروطیات کا استعمال نہ کریں اور اس کے عوص شراب مذکور استعمال میں لائیں اور وہ لاجبی جٹ گدی کے نیچے والی شراب سے تر کر دیں سبکو ایسا پسند معلوم ہوتا ہے کہ جو جو طلا وغیرہ لگا کر عضو پر لگانے میں ان کو ایک جدا گانہ فصل میں قرار دیں کہ ذکر کریں جب بندش کی ابتدا کریں چاہئے کہ مقام واجب اور موضع مناسب و شروع کریں زیادتی اور کمی پٹھنہ کی بقدر استخوان شکستہ کو خواہ بقدر ورم کے ہونی چاہیے بشرطیکہ ورم بطور محسوس ہو پھر اسی لحاظ کو اسی مقام پر دوسرے چھین بندش کریں اور اس طرح بندش کرتے ہوئے موضع بھیج ٹنگ ہو چھین یہ پہلی بندش ہے پہلی پٹی سے بعد ازان دوسری سے کو مقام کسر پر دو خواہ میں پھر اولیٰ پٹی کر کے کی طرف تھوڑا تھوڑا دھیل کرتے ہوئے اوپر تین اور اس کے بعد پٹی کو اوپر کی طرف اسی طرح اوپر کی طرف دھیل کرتے ہوئے پٹھنہ اب پر دونوں پٹیاں دفع فضول پر عضو کسور کے ایک دوسری کر معین ہوئے اور اس کے قوام اصلی کے درست کرنے اور جو عرض اس شکل بندش کی ہے اس کے پورے کرنے پر دونوں پٹھنہ میں ہونے اور اوپر نیچے دونوں جانب اور تنگ بھی بندش کرنی مناسب نہیں ہے ورنہ قبل ورم کے اور نہ بعد ورم کے اسلئے کہ ورننگ کی بندش پر عضو کی لگین بند ہو جائیں گی اور عضو کسور کو غذا اور سکی نہ ملے گی اور بیشتر ایسی بندش مفروضہ عفونت بھی اس عضو میں پیدا ہوتی ہے کبھی ایسی بندش جس جاد پر لکھی گئی ہو نہیں کرتے ہیں بلکہ اوپر کو چڑھتے ہوئے پٹی سے بندش کو شروع کرتے ہیں پھر دوسری پٹی کو نیچے اترتے ہوئے باندھتے ہیں اور پھر تیسری پٹی کو نیچے اترنے والی پٹی کو نیچے سے باندھنا شروع کر کے اوپر چڑھنے والے کو اوپر تنگ ہو چکاتے ہیں گویا یہ تیسری پٹی دونوں رابطہ اعدا ورنال کے محافظ قرار دجائی ہے اور زیادہ سختی اور تنگی موضع اوف پر بندش میں کرتے ہیں ان دونوں رابطہ اعدا ورنال میں دو غرض مختلف ملحقہ ہیں اور جس پٹی سے جذب مادہ کا بطرف عضو کو مطلوب ہوتا ہے اسکی بندش میں سختی اس مقام سے بعد کی پٹی کی طرف رکھی جاتی ہے اور جب قدر قریب عضو اوف کر ہو چکی ہے وہی لکڑی

بانتے ہیں اس کو رباط مخالف بھی کہتے ہیں یہ وہ رباطات ہیں کہ جہاں تک اوپر بھی ہو تو زمین اور سب سے اوپر والی ٹی کی بندش ایسی ہوتی ہے کہ چاہے کہ عضو علیل کو سمیٹ کر اس قدر کچا کرے جیسے قطعہ واحد ہے جس حرکت ہو جاتا ہے ایسا ہو جائے اور اسی عضو کو پیچیدہ ہونے اور خم کرنے سے منع کریں اور اگر شکست جہت عرض میں ہو اور پوری ہو اور سوقت جو ٹی باندھی جائے چاہے کہ اس کا احاطہ ہو تو اس سے بندش اور سختی ہر جگہ سے برابر اور کیساں ہو اور اگر شکست کسی جانب میں زیادہ ہو اور ایسی کسر کو ہوں کہ تین واجب ہو کہ اعتماد بندش کا اسی طرف زیادہ ہے جب کہ کسر زیادہ ہو اور بندش گونا گون بدل بدل کر اور پرنہ کرنی چاہیے اور ایک شکل سے دوسری شکل بندش کی تبدیل مناسب نہیں ہے اس لیے کہ اس فعل سے جو پر شکست کو درست کرتی ہے فاسد ہو جاتی ہے یعنی وہ لعاب اور رشید جس کا اوپر ذکر ہو چکا ہے اور ایک قسم کا دایا پیدا ہوتا ہے جس سے پیچیدگی اور المتواسے عضو پیدا ہوتا ہے بہت بڑی بندش وہی ہے جس سے تشنج پیدا ہوا ہے لیکن زیادہ تنگ و سخت بندش کچا کی در پیدا ہو گا اور اگر ڈھیلی رہے گی کچی پیدا ہوگی اور تقریبات کو نزدیک تر صائب یہ ہے کہ ایک ن ٹی کھولیں اور ایک دن کھولیں پس یہ تدبیر اولیٰ اور انسب ہے اس میں فریض کو دل تنگی بھی نہیں ہوتی اور نہ اسے عبت اور بکا کھلانے کی مشقت کرنی پڑتی ہے اور کھولنے کی ضرورت اس نظر سے ہے کہ یا ضرور بطرف عضو کے ایک طرف رقیق موزی ہو جاتی کہ اس کو صدید اور یم بنجانے کا خوف ہو اگر ٹی کھول کر اس کا اخراج نکلیا جائے بندش کی درستی اور اس کی محافظت شرائط ضروری ہوں کہ نکاسب یادہ زمانہ ہے جو بعد اس دن کے ہو اور قریب میں دن کے اس لیے کہ اسی زمانہ میں رشید اور جوڑ کے لمانے والی رطوبت پیدا ہوتی ہے پھر ٹی ہو جوڑ ایک دوسرے کو گرفت کر لے بعد اس کے سخت بندش نہ کرنی چاہیے اور یہ تمام بندش کی سانس رہنے میں ناکہ تنگ ہو کر رشید کی پیدائش اور اس کے فعل الحام کو مانع نہ ہو اور سوای مادہ رقیق کے مادہ مقدار اور بکار آمدنی کو جذب نگری اس لیے کہ سخت بندش کا یہی دستور ہے تاں جسوقت رشید پیدا ہو کر اس قدر بڑھنے لگے کہ اس کی کی ضرورت نہیں ہے اور افراط اس کی زیادہ حد سے ہو البتہ اسوقت زیادتی کی روکنے کی ایک یہ بھی تدبیر ہے کہ بندش سخت کریں اور قوابض کا استعمال بھی مانع اس کی زیادتی کا ہے اس لیے کہ قوابض کا اثر یہ ہے کہ غذای ضروری کو مانع ہوتے ہیں اور رشید کو مضبوط کرتے ہیں کہ پھر اس میں نفوذ غذا کا نہیں ہوتا ہے یہ بھی ضرور ہے کہ راحت اور آرام بندش کے کھولنے سے غیروقت مناسب میں نہ دیا جائے اور ان قواعد کو خوب خور سے سمجھا دے اور کھنا چاہیے کیفیت بندش کا بیان واجب ہو کہ جس چیز سے جیائے کی ساخت کرنی منظور ہے ایسے جو سر سے موجب سختی اور نرمی دونوں ہوں اور لازم ہے کہ قے لینے خوشنمزا اور چوب دھلی اور چوب اندر غور کو تامل کریں انہیں سے جو لکڑی نرم ہو اور سی کو کھپا چیں یعنی جہاں تین متحرک کہتا ہے ہندوستان میں چیر کی اور کٹھ اور تن اور لوہان کی لکڑی اس کام میں بکار آمد ہیں تن بہ جہاں خواہ کھپا چیں زیادہ تر گندہ اور موٹی اسی جگہ پر ہونی چاہیے چھان پر عضو میں شکست واقع ہوئی ہے خواہ جس جگہ سے شکست کو زیادہ استواری ہو اور کٹھناری اور پہلو جیائے کی پٹی اور باریک ہونی چاہیے اور اطراف ایسی چکنی اور نرم ہوں کہ اس کے چھونے میں کسی طرح کی دشواری اور خرابی پیدا نہ ہو بلکہ بوجہ خوب بند ہونے کی گدی اور ٹی کو خوب دبائے اور کسی طرح سانس وغیرہ باقی نہ رہے اگر جیائے کھپا چیں چاروں طرف سے رکھی جائیں اس سے احتیاط زیادہ ہے اور کوئی مقدار اونکی گدی اور پی سے زیادہ ہو اس میں کہ خوف نہیں ہے اور نہ کچھ اس میں مضرت ہے کہ جوڑ کے قریب سے تمام مقام فصل اور جدا ہونے کے سبب کاسب جہاں کے کچھ داخل کر لیں اور خاص جوڑ کو پوشیدہ نہ کریں

اسکے قبل از استغنا کو کھول دیں پس جلدی کرنی نہ چاہیے اور تاخیر کرنے میں کچھ فریق نہیں ہے کسر کے ہمراہ جراحت کی تدبیر جب کسی عضو کی ٹوٹ جانے کے ہمراہ زخم بھی پیدا ہو جائے لازم ہے کہ مجرب یعنی درست کرنے والا جراح خواہ کمان گربندش اور درست کرنے میں نرمی کرے اور جبار یعنی کھپا چون کو مقام زخم سے دور رکھے اور زخم پر جو ہم مناسب ہو خصوصاً جس میں فستق خورال شربک ہو اور کچھ ایک گروہ کی یہ رائی ہے کہ بندش کو دونوں جانب سے زخم کے شروع کرنا چاہیے اور زخم کو کھلا رکھنا چاہیے اور یہ تدبیر اس وقت اچھی معلوم ہوتی ہے جب کہ زخم خاص مقام کسر پر واقع ہو یعنی جہاں سے ٹوٹ گیا ہو وہیں پر زخم بھی اس وقت ایک حیلہ بندش کی بجائے اور پوشیدہ رکھو۔ اور اگر زخم خاص مقام کسر پر واقع ہو یعنی جہاں سے ٹوٹ گیا ہو وہیں پر زخم بھی اس وقت ایک حیلہ بندش کی تشبیک یعنی باجھا دھیلہ بونیکا ایسا کرنا چاہیے کہ ہر جگہ سے مضبوط اور کچھ جھنجھکی ہو جی بندش ہو اور مقام زخم میں کس قدر ڈھیلی رہے اور ایسی ڈھیلی اوس مقام پر ہو جیسا اسکے لائق ہے اور گدی وغیرہ کو شرب سیاہ کھٹی میں نہ کر کے رکھنا چاہیے اور ایسی بندش کا طریقہ یہ ہے کہ سرابی کا زخم کی بارہ پر رکھ کر پچھو کی طرف تو ریب کرنی چاہیے اور زخم چھپ کر کرنی چاہیے اور پھر دوسری ہپی دوسری ہاٹھ پر زخم کے جو پچھو کی طرف تمام بندش کو ختم کرنا چاہیے اور جیسی بندش درست اور مناسب ہو اسی طور سے پوری کر دینی چاہیے اور پھر ایسی تو ریب پیدا کرنی چاہیے کہ خاص مقام زخم کا کھلا رہے اور سوائے محل زخم کے سب جگہ استوار اور مستحکم بندش پاجا جائے اور اوس مقام سے پٹیان اور زخم کو خوب جکڑی ہوئی ہوں اور موضع شکستہ خوب مستحکم بندش پاجاے اور مقام زخم ایسا کھلا ہوا ہو کہ اگر کسی عضو سے اسے کھول کر دیکھنا منظور ہو بدون سرکنے پٹی اور بندش کے فقط کٹی کے سر کاٹنے سے کھل سکے اور جو کھپا چہن اور جبار مستعمل ہوئے ہیں ان میں چھوٹے چھوٹے سوراخ بھی کر دینی چاہئیں ایسے زخم کے سامنے تاکہ دوا زخم کے انہیں سوراخوں کی راہ سے زخم تک پہنچے اور صدید اور زخم وغیرہ انہیں کی طرف نکلا کر دے اور پچھو سوراخ اور ڈھیلی بندش ایسی ہو کہ بعد دستی اور اچھو ہو جانے زخم کے اگر چاہئیں سب کو بند کر دیں اور پوشیدہ کر دیں خواہ اثنای علاج میں جب بند کرنا مناسب ہو بند کر دیں اور جب کھولنے کی ضرورت ہو کھولیں اسلئے کہ بروقت زخم کا کھلا رہنا بھی زبون ہو خصوصاً سردی کے وقت نہایت درجہ مضرب اس واسطے واجب ہو کہ زیادہ تنگ بندش نہ ہو اور رات کی وقت اوس جھپا دیا کرین جب زخم اچھا ہو جائے اور کچھ اوسکی صحت میں کسر باقی نہ رہے اگر استعمال جبار کا بوجہ عدم امکان کی حالت جراحت میں نہ ہو اب کرنا چاہیے اور کھپا چڑھا دینی اسی مقام پر اگر گنہائش نہ ہو مثلاً مقام بندش کا قابل جبار کر کے نہ ہو اس وقت رہی دین اور ایسی تدبیر کریں کہ صبح اور شام جس وقت زخم کا کھولنا اسکے علاج خاص کے واسطے ضرور ہو کھولو وقت بندش سے کچھ علاقہ باقی نہ رہے اور بے لگا و بندش کو کھل جایا کر دیں۔ بقراط کہتا ہے کہ زخم کی بندش پٹی کے وسط سے کرنی چاہیے اگر زخم تازہ ہو اور اگر زخم توڑا ہو کر پیب دیتا ہو اور یہ پیب بعد نضج کی پیدا ہوئی ہو اس وقت اوپر سے باندھنا چاہیے تاکہ وسط تک پہنچے عمدہ یہ ہے جو مقدار پٹی کی متصل جرح کے ہو خصوصاً وہ پٹی جو اوپر کی طرف ہو زیادہ مستحکم اور سخت ہونا کہ روانی ریم کی اور سیلان میں کچھ کمی نہ ہو اور اچھی طرح سے جاری رہے پچھو بھی سختی بندش بقدر تحمل اور برداشت کی ہوئی چاہیے اور جس قدر بندش زخم سے ہو اور جتنے پچھو پٹی کے زخم سے الگ ہوں بہ ترتیب ان میں نرمی بڑھتی جائے اور ڈھیلی ہوئی جائیں اور اگر زخم میں گڑبا بڑا پیدا ہو اسے مقام غور پر بندش زیادہ سخت ہوئی چاہیے اگر ایسے گڑھے پر سخت بندش کرنے سے مقام شکستہ کی بھی بندش سخت حاصل ہو جائے فہو المطلوب ورنہ زخم سے نوہی معاملہ کرینگے جو ہم اوپر بیان کر چکے اور اگر یہ گڑبا زخم کا مقام شکستہ تک

پہنچ گیا ہو اور سوقت بندش زیادہ سخت کرنی چاہیے عضو مجروح اور شکستہ اونچا اور بلند کرنا اس شکل سے جو حسین برآمد کرنا چھوٹا وغیرہ
کا آسان رہے جو ریم کہ زخم میں تھمے ہو یا ہر اور گمبوں میں اوس ٹی کا سر کرنا ضرور ہے جو متصل اور گرد زخم کے ہے تاکہ ورم کو منع پر معین ہو
اور اوس مقام پر قیروٹی بر گزرنہ لگایا چاہیے بلکہ اسکے پاس قیروٹی کو نہ لیجانا چاہیے خصوصاً اگر میوین کہ خیر عضو با وقت متعین ہو جاتا ہے اگر
اعتیاج کسی راول کے استعمال کی ہو فقط شراب فالض جو مذکور ہوئی ہے کافی ہے۔ اگر میراہ کسر کے رض سے کوئی بھی ہو اور عضو شکستہ
حیات باقی رہے تو کاخوف ہو اور سوقت پچھو لگاؤ چاہئیں۔ یہ بھی جائنا ضرور ہے کہ زخم حسب قدر کم مضبوط اور ہتھوار بند ہو گا اوس
بندش سے نوازل بطرف زخم کے کھنچیں گے اور اگر بندش میں خطا واقع ہوگی ضرور ورم پیدا ہو گا خصوصاً اگر دھیلار ہنگا اور مقام زخم میں بند
بجوبی ہوگی اور اوس کے سوا اور مقام میں سخت ہوگی۔ اور اگر ایسی بندش زخم پر ہوگی کہ راہ جریان اور برآمد ریم وغیرہ کی بند ہو جائے صدیک
اخراج ہوگا اور نہ دوا زخم کی اوس تک پہنچو گی اور اگر بالکل کھلا ہو اچھوڑ دین گے غنوت پیدا ہوگی اور مروی زیادہ ہو چو گی اس سے موت اوس عضو
کی واقع ہوگی اور لوہت ایسے در دوا وحمیات کی پہنچو گی جس سے ضرر پیدا ہو چو گین۔ لہذا طبیب کو لازم ہے کہ بین میں تدبیر بندش کی کرے
اور لحاظ رکھے کہ بندش کیا ضرر پیدا ہوگا اوسکی تلافی پہلے سو کہے کہ ایسی ضرر مستحکم نہ ہونے پائے اور تدارک ہو جائے کسر عظم کلbian ہدی کے ہو کر تو
جانا اور ترجیحاً جانا اسلئے کہ بالکل ابھی ٹوٹ نہیں گئی ہو ایسا صد مہڈی پر اکثر پونچتا ہے کہ بجوبی ٹوٹ نہیں جاتی اگر تھچی ہو کر رہ جاتی ہے
اور سوقت دوبارہ ٹوٹنے کی حاجت ہوتی ہے۔ ایسی وقت مجتہد کو حال وشد کا ملاحظہ کرنا ضرور ہے یعنی جو رطوبت خواہ لعاب تر چھی ہڈی میں
پڑتا ہو اگر زیادہ اور عظیم ہو اور قوی بھی ہو پھر دوبارہ ٹوٹنے کی کمر ضرورت نہیں ہے اسلئے کہ دوبارہ ٹوٹنے میں اکثر خرابی یہی ہوتی ہے
کہ جہان سے جھک گئی ہو وہاں سے نہیں ٹوٹی ہو بلکہ اوس سے ہٹ کر ٹوٹی ہو جو بدشرت گرفت اوسی پوشیدہ جو پیدا ہو رہا ہو اور اگر وہاں دوبارہ
ٹوٹنے کے چارہ نہ ہو پہلے اوسکی نرمی کی تدبیر کرے تاکہ دشد مذکور سترخی ہو جائے اور نرمی پیدا کرے والی وہی ادویہ میں جواب صلاحیت میں
مذکور ہو چکین اوس مقام پر جسی جلد الیہ والیہ اور نماور دور و رخن کو اور بالائے ہڈی جو ایک خاص قسم کا شور باہر اور جوار لوہب القطن وغیرہ وجیم ہو جائے
تب توڑنا چاہیے اور بالانہمہ ہر وقت نطول آب گرم کے اور دخول آئین کی ایک دن میں چند مرتبہ دوا و صحت رہی اور اگر یہ تدبیرات نافع نہ ہوں
اور تجربہ اور پلانا اسی پر دلالت کرے کہ زیادہ مضبوط ہے پس لازم ہو کہ اوسنے مقام کا گوشت چاک کر کے کھول دین جتنی دیر تک شید خواہ جلی
اور لعاب دار و سخت پیدا ہوتی ہو چھیلنے کی ضرورت ہو اور جتنی دور وہ گرا حسین بر رطوبت لزجہ جمع ہوتی ہے اوسکے نکالنے کی ضرورت
ہو بعد گوشت کو کھولنے اور چاک کرنے اور دشد کے چھیلنے کی ہڈی کو دوبارہ ٹوڑ دین اور پھر درست کر دین اور زخم کا علاج کریں اگر ایسی تر چھی
ہڈی کا علاج بدون ٹوڑنے کے اس طرح بھی ہو سکتا ہو کہ پہلے دشد کی نرمی کی تدبیر کریں بعد ازاں بذریعہ کبیاج اور جیو کے ایسی بندش اولی کرے
جس سے ہڈی کی کچی جاتی رہے اور سیدی ہو جائے جب سیدی ہو جائے اور جب سیدی ہوئی ہو وہ بھی درست اور سیدی ہو جائے
اور جو بدن نرم میں جیسے لڑکے وغیرہ اوشن فقط توڑنا دوبارہ کافی ہوتا ہے کسر کے واسطے طلا وغیرہ کون کون سے مسفیڈ ہیں
یہ بیان ہو جو بہت عہدہ سابقہ کے کیا جاتا ہے بعض اقسام کے طلا فقط واسطے منع ورم کے ہوتے ہیں اور جو خارش مقام کسر میں پیدا ہو
ہو اوسکے دفع کے واسطے اور بعض قسم کی طلا کا فائدہ یہ ہے کہ جو سختی مفاصل میں واقع ہوئی ہے اوسکو مفع کر دین طلا مانع ورم اور
واقع خارش منہ باب بظا اور بندش میں چند اشارات بھی اس بارہ میں مذکور ہیں کہ روٹی میں اور چند اقسام کی قیروٹی اور رطوبات
ہمراہ شراب بعض کے مذکور ہوتے ہیں اب ہم پھر اوشن چیزوں کے بیان کی طرف عود کرتے ہیں اور کہتے ہیں واجب ہو قیروٹی و

ایسی وقت متعل ہو او سہین کسی طرح کی خشونت نہ ہو بلکہ جانشک ممکن ہو نرم اور چکنی ہو اور اگر خیال عفونت کا کسی وقت ہو برگز قیروطی کا استعمال جائز نہیں ہو اور نیز اگر جزا کسر کے چند ہوں جب بھی قیروطی کا استعمال نہ کرنا چاہیے اسلیو کہ اسطرح کی نکت اسے مواد پیدا کرتی ہے جو موثر عفونت کے زور سے نہیں اسلیو کہ اگر ایسی نکتگی ہمارے قروح کو ہوتی ہے۔ اور الباب ہمارے لینے گوشت پستان او سکی کیفیت تو ہم نے بیان کی ہے اور اسکی صفت بھی درج کی ہے کہ او کا فائدہ تکمیل اول مواد کا ہے جو خارش اور کھلی پیدا کرتے ہیں اور اس غذا کو جذب کرتے ہیں جو اس عضو کو واسطے اتنی کچھ بھی انکی احتیاج اسوقت ہوتی ہے جسوقت عضو کی بندش و او سہین خشکی پیدا کی ہو اور تخفیف ظاہر ہوں اور مقدار اسکا معلوم ہے او پنے بیان سے بیان اولن طلما و نکا جو شید میں صلابت پیدا کریں اس بارہ میں جو چیزیں نافع ہیں وہ نطولات ہیں جو فالض و لطیف ہوں اور وہ ضاد جو اسی خاصیت کو ہوں جیسے طبع آس اور روغن اس بشرطیکہ احتیاج روغن کی ہو اور روغن حنا اور طلما ہر گاہ آس کی اور صلا لاس کی اور طبع لینے جو شاندر و رخت قوط کا ہے ہندی میں کیکر لینے ہول کہتے ہیں۔ اور جو شاندر و رخت و در دار اور اسکے برگ کا جو شاندر کہ یہ ادویہ پر گوشت اور سخت کرتے ہیں اور جو ضاد مونگ کو پیس کر نہایتن خصوصاً جب او سہین زعفران اور مرداغل کر کے شراب پانی سو او سہین عمدہ قسم کو داخل کریں اور پوست بہار خور لینے جو شکوفہ ایام بہار میں ابتدا ہو تا ہے وہ بھی بہت عمدہ ہے بیان مدیر تغذیل و شید کا زمانہ ابتدائیں جب تک تازہ ہو تو بعض مذکور کے ذریعہ سو اسکی تغذیل کرنی چاہیے کہ یہ قوالض و اسکے اجزا کو جمع کر کے مضبوط کریں اور اسکے حجم کو چھوٹا کر دیں گے اور اس زمانہ کو بعد خصوصاً جب زیادہ پیدا ہوئے انخصوص جو شید قریب مفصل کو مچھوچو اسکو چاک کرنا اور چھلنا ضرور ہے کہ اسی تدبیر سو او سہین تغذیل پیدا ہوگی اور یہ سب تدبیرات او سہین ادویہ کے ذریعہ سے کرنی چاہئیں جو طبعین صلابت ہوں اور او سکی ساخت لغاب اور مجموع سو اور چھوٹوں اور اومان سموا اور اگر او سہین سر کر تازہ اور نیا داخل کریں زیادہ پیوست ہو گئے اور اسکی قریب استعمال تیار اور الیہ کا ہی اور شرح بھی اسقدر مفید ہے کہ یہ سب ملا کر ضاد نہایتن بہت عمدہ اور سکتے گے گا ایضاً تخم ازہ کو پیس کر نصف او روغن زرد اور چارم حصہ شہد ملا کر استعمال کریں اور بیشتر قیروطی روغن سوسن کی تنہا مفید ہوتی ہے اور کبھی ہمراہ انکو ہمارے جمع وہ طبعیات جو با سفیر و س میں مذکور ہوئے ہیں وہ بھی داخل کیو جائی اور جو وقت مزاج میں کسقدر برودت محسوس ہو وہا میں چند بیدستر اور کسببج اور باد شیر کو ٹوٹانا چاہیے اور یہ دوا بھی مجرب ہے۔ در و روغن کنان اور در و سبرج کا اور بھی کو بچا کر دودھ میں اور مال الیہ ملا کر استعمال کریں۔ دوسرا نسخہ یہ ہے کہ بچہ خطمی و رنج قمار الہار اور مغل و راشق اور باد شیر پرائی سر کر مین محلول کر کے طلا کریں مرہم حاجی بھی اسی وقت بہت عمدہ ہے لغاب طبلہ اور لغاب زیر کتان اور لغاب قمار الہار اور راشق اور لاؤن زوفا و زطب روغن سوسن بطریقی چربی مقل لین تیز و خالص منجھل لینے کو گا و کسی روغن محلول کر کے استعمال کریں صفت مرہم جدید کی جو طبعین صلابت اسی مفاصل کی کرے۔ نسخہ اسکا یہ ہے اشق ایک گز مقل البود و نصف جز لاؤن نصف جز روغن حنا چربی بطریقی ہر ایک سو ریع جز صمغ میہ سا کہ ریع جز روم زر و نصف طل سبب صمغ کو کچلا کے اجٹا کیا کریں اور ملا دیں مرہم مجرب اشق ۳۷ موم ۷۷ صمغ بطم مقل فتنہ ہر ایک شہ آشقا و قیر روغن حنا چار او قیر صمغ کو پیس کر کر مین ترکیب پھر ایک گز ہاون مین جز روغن سوسن سو طبعی کر لی ہو اور طرح اسکا و ستر ہی ہوئی روغن کو بچا کر لین مین ملکیں بعد از ان ہم نہایتن ساد و چھوٹکی مثل غند کو پیدا ہوتی ہے کہیں کیوں نہ پیدا در بیان وہ خاص خاص مرہم جو اسکے واسطے درکار ہیں ہم نے بیان کر دیے ہیں اور اور اگر اس سے فائدہ نہ ہو چند بیدستر اور قسطا و پرچمال کہو ترا و خردل کا ضاد کریں کہ یہ دوا غایت درجہ کی فائدہ مین ہے طبعین جدید تل چنبٹ روغن سوسن کی ایک گز قہ عکرا البرز ایک قہ میہ سا طلا و رفته اور باد شیر اور اشق ہر واحد و نصف او قیر مقل لین ایک قہ بچہ کی چربی

خواہ بطن کی خواہ مرغی کی یا خنزیری اوسکے واسطے جسکے لیے شریعہ میں ریچھ اور سور حلال ہے نہ تو ایک فقہار اسلام کے بنظر ضرورت و دانی کی سہرا ایک ن چرمیون میں ہو دو اوقیہ اس سے گرم طیار کرین مگر چھم کہتا ہے لگانا ایسے گرم کا ناجائز اسی غرض سے ہوگا کہ شہا بروقت بن برہن کے خصوصاً شہوم وغیرہ ہفت کی چیزین پھر نکالیں کہ نہ گھڑا اور حلال ہونا ان اشیاء کا جو ہم اسکا ہے کہ اکل استعمال ہو اور اسکا فاعل اہل اسلام بشرط اعتدال علاج کو فاسد و اسی حرام میں آئے ہیں لیکن بشرط زیادہ مشکل ہے اور مطلب شہج کا یہی ہو جو لکھا گیا ہے بیان ایسی چیزوں کا جو استرخا زور کرین اعتدال کے ساتھ ہیں نہ البعض بلکہ فیہ پر کرنا چاہیے جیسے اہل اور سرد وغیرہ اور قویہ کثیفہ کا استعمال و سوقت چاہیے کہ اوسمین مثل زعفران اور دارچینی اور کرکولادین اور راشن بھی بہت عمدہ ہے خصوصاً جب او کو سانسہ و ریح کو جوش دیا ہو اور خاکستری وخت آنگو میراہ چربی کمنہ اور پوست بہار خرا اور سب چیزین جو شدید کے سخت کہ زمین مذکور ہو چکی ہیں یہاں بن بن استعمال آب گرم اور روغن کا یہ بات معلوم ہو کہ آب گرم اور روغن یہ دونوں بروقت حر کے قابل استعمال کے نہیں ہیں اسلیے کہ یہ حر اور دستی کو مانع ہوتے ہیں ان قبل از خبر کے صلاحیت استعمال کی رکھتے ہیں اسلیے کہ یہ دونوں ایجاد پر مادہ کرتے ہیں اور پختہ کے بھی انکا استعمال جائز ہے اسواسطے کہ بقیہ ورم کی تحلیل کرتے ہیں اور جو صلابت پیدا ہوئی ہو اس سے دور کر دیتے ہیں اور جس شہید کو رابطات پیدا کرتے ہیں جو اعصاب میں بن پس حرکت سہراہ اوسکے آسان ہو اس سے بھی مفید ہیں جو اور اگر استعمال آب گرم اور روغن اور چرمیون کا اور نیز استعمال مح کا مہکان آفات سے محفوظ بھی رکھو گا اور انکا تدارک بھی کریگا اور درمیان زمانہ ابتدا اور بعد جبر کے پیدا ہونے کے جسقدر زمانہ ہے اوسمین آب گرم اور روغن التھام اور جبر کا زیادہ مانع ہے کبھی طفلال کے بدن میں انکا استعمال کیا جاتا ہے خواہ جو لوگ نرم اندام میں ہوں اور جبر طفلال کو ہیں انکو ابدان میں استعمال کیا جاتا ہے مگر استعمال اسوقت کرتے ہیں کہ ضاد او کے بدن پر خشک ہو جاتی ہوں اور جسوقت ضاد میں خشکی آجائے پھر ضرورت مقام اٹوٹ پشترطیکہ درو بھی ہو روغن لگانے کی ضرورت ہوتی ہے اور کبھی بھی باہر جاتی ہے اور درست کیا جاتا ہے اور اگر درو میں سکون پیدا ہو اسوقت پھر روغن اور آب گرم کے استعمال کی اجازت نہیں ہے اور اطباء کبھی بروقت کھولنی پہلی بندش کے جو ایک ہفتہ کے بعد کھلتی ہے آب گرم کا نطول کرتے ہیں اور اس نطول سے او کی بردا ایک نفع خاص ہوتی ہے اور وہ غرض یہ ہے کہ مقام ناف کی طرف مادہ کو جذب کرتے ہیں لیکن اس نطول کو یا قدر ایسا ہونا چاہیے کہ سیل کو غرق وہ حرارت میں معتدل ہو اور اسکی برداشت کر سکے اسلیے کہ زیادہ گرم پانی کا نطول بہ نسبت جذب مادہ کے تحلیل زیادہ کرتا ہے اس بدن میں جو مواد سے پاک ہو اور خصوصاً اگر نطول کا زمانہ زیادہ ہو اور دیر تک نطول کیا کرین اور جو بدن مادہ سے بھر ہوا ہو اس سے جذب مادہ پیش از حد واجب کرتا ہے خصوصاً اگر زمانہ نطول کا قصیر ہو لہذا واجب ہے کہ پانی کی حرارت میں اعتدال ہو اور تریرا بھی اتنی دیر تک نہ کہ عضو پھول کر اونچا ہو جائے اور جب پھول کر مٹنے لگے پھر نطول کرنے کا وقت باقی نہیں رہتا ہے۔ نطول کرنے کے احکام ہم نے باطلع میں مفصل بیان کر دیے ہیں ان احکام کا خیال اس مقام پر کرنا چاہیے اور مجھ تو اس مقام پر پسند ہے کہ اگر درو نہ ہو مگر روغن نہ ہو نہ لائین اور نہ گرم پانی کا استعمال کرین سوائے اسقدر کی جسکی عادت واقع ہوئی ہے ابتدا کی سترین بنظر احتیاط کے اور جو مفصل بعد جبر اور درست ہونے کے سخت ہو جائیں خواہ انمین صدمہ دنی کا ہو چاہے یا مرض کا اور نہ ضاد و تملہ الیہ کا کیا بہت مفید ہے مجبور کے تغیر کا بیان اور لقیہہ کا بچنے کھانے پینے کی چیزین جو مجبور کے واسطے استعمال کرنی چاہئیں انکا طریقہ یہ ہے کہ جس شخص کو کسی عضو کے انجبار کی تدبیر کرنی ہے اسکی غذا ایسی ہو جس سے خون خلیط پیدا ہو اور اسخ نہیں لزوجت بھی ہو تاکہ اس سے وشد بنرم پیدا ہو اور

ضعیف اور لود اکثر زہر مویجیہ پائے اور ہر سید اور وجہ اور کھار اور پکی کھال اور پچکا جو بختہ کیا جائے اور ارین قبل اور چیزین جو خون غلیظ پیدا کرتے ہیں اور شروبات میں شراب غلیظ فالض بنی چاہیے اور نقل میں شاپیلو اور دہ روبروب جنین حدت نہوا و جتنی چیزین خون رفیق پیدا کرتی ہیں سب سے احتراز کرنا چاہیے اسطرح جن چیزین سے خون میں گرمی پیدا ہوتی ہے خواہ ایسی چیزین جو خون کے بستہ ہونے کو منع کرتی ہیں جیسے سراب رفیق اور جو چیزین کہ انہیں مصالح گرم پڑی ہوں اور خلاصہ یہ ہے کہ انکی غذا اور شراب کی وہی تدبیر کرنی چاہیے جس سے خون غلیظ پیدا ہو جائے اگر اوس مقام پر کوئی مانع از قسم جراحت وغیرہ ہو کہ اوسکا اقتضا تلطیف غذا کا ہے جسقدر اوسکے پڑے اور چھوٹے ہونے کا رصف ہے اور جسقدر خون اوسکی ایندھا کا ہے اوسی کے موافق غذا میں تلطیف بھی جائز ہوگی اور جب اس جراحت وغیرہ کی اصلاح ہو جائے اور اوسکے ضرر سے امان اور اطمینان حاصل ہو چھوڑی غذا جو مولد خون غلیظ پڑی چاہیے اور شروبات میں بھی ایسی ہی چیزین اختیار کرنی چاہئیں۔ جو شخص تدبیر میں احتیاط کا پابند ہے اوسکو لازم ہے کہ تدبیر لطیف سے شروع کرے تاکہ تدبیر غلیظ کو ضرر سے محفوظ رہے اور اسکی صورت یہ ہے کہ جیسے کبھی حاجت فصد اور اسہال کے ہوتی ہے بعد چند روز کے پس استعمال اوسکا ضرر ہے اور کبھی حاجت اسکی ہوتی کہ تدبیر غلیظ کو ترک کرے جسوقت و شدید زیادہ پیدا ہو جائے پھر اوسوقت غذا غلیظ نہواہ تدبیر غلیظ کے منع کی ضرورت ہوتی ہے صفت غذای موافق کی جسکا استعمال بوقت الفجار کے کیا جاتا ہے میدہ کی روٹی اور چاول کا آٹا جڑی گاؤ کی اور دودھ ان سب کو لیکر ہر سید ایسا طیار کرین جو قسم عمدہ کام ہو اور جو دوا کی قسم ایسی قریب ہے کہ اوسکا فائدہ بعد اس غذا کے ہے جہاں درست کرنے میں وہ دوا مویائی ہے کہ ایسے لوگوں کو واسطے عجیب المنفع ہے اور جہاں نافع کسر اور جہر کے ہے اور ان سب کا تدارک ضرور ہے ایسی فوائد مویائی میں موجود ہیں کبھی بوجہ کسر کے گوشت اسقدر جدا ہو جاتا ہے کہ پھر اوسکا لہذا دشوار ہوتا ہے اور اگر اسے کاٹ نہ والین خود بھی معین ہوتا ہے اور اپنی گرد کی چیزین کو بھی متعفن کر دیتا ہے شل بڑی وغیرہ کو لہذا اوسکی عفوئت روکونی تدبیر ضرور کرنی چاہیے کبھی کسر کے ہمراہ فسخ اور رض بھی عارض ہوتا ہے اور بقوت رض شدید گوشت میں عارض ہوتا ہے کہ شل قہیہ کے لہجہ نامی اوسکا علاج بچہ وغیرہ سے کرنا پڑتا ہے خواہ اولن دوا و نس جو عفوئت کو مانع ہوں اگر اس عفوئت کی تدبیر نہ کی جائے انجام کار لاکھ اور سترنے کی نوبت پہنچ چکی۔ لہذا اسکی بھی رعایت واجب ہے کبھی ورم گرم ایسا پیدا ہوتا ہے کہ اوسکی تدبیر بھی ضروری ہوتی ہے اور کبھی جراحات عارض ہوں تو میں اونی تدبیر سے بیان ہو چکا کہ فی چاہیے کبھی و شدید زیادہ جدا صناع سے پیدا ہوتا ہے کہ انجبار کسر میں اتنی مقدار کی ضرورت نہیں اوسوقت تغلیظ غذا کی ضرورت ہوتی ہے تاکہ اب زیادہ مقدار و شدید پیدا نہوا و تہیش اوسپر کرنے میں اوسی قسم کی جو ذکر ہو چکے تاکہ مقدار متولد کم ہو جائے۔ کبھی بوجہ کھینچے اور درست کرنے کی استرخای مفاسل عارض ہوتا ہے اور کبھی سیلان ریم اور صدید کا مغز استخوان نکالے عارض ہوتا ہے اوسوقت حاجت اسکی ہوتی ہے کہ بڑی کو نکال کر راہ صدید کی سیلان کی بند کر دین تدبیر مقالہ عضو کے ٹوٹ جانے کے بیان میں بیان عام تحف کو ٹوٹ جانے کا کاسہ کبھی اسطرح ٹوٹ جاتا ہے کہ ملبہ نہیں بچنے پاتی ہاں ورم جلد میں ضرور پیدا ہوتا ہے اور جب ورم کو علاج میں مشغول ہوں اور کھوپڑی کے ٹوٹنے کا کچھ علاج نہ کرے اکثر بیاں پیدا ہوتی ہے کہ بڑی ناسمجھی ہو جاتی ہے اور قبل زلف خواہ بعد اوسکے چند امراض دی ایسی پیدا ہوتی ہیں جیہات اور حشہ وال عقل اور ہوا اگر اور چند امراض کی اوسوقت جلد چاک کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اکثر جس مقام سے استخوان شکرستہ ہوتی ہے اوسکی شناخت یہ ہے کہ مریض اوسے بار بار چھو کر رہے اور اوسے پر ہاتھ پھیرا کرتا ہے اوسوقت کچھ اسکی حاجت نہیں ہے کہ پہلے بڑی کو اپنی حالت پر پھر لانا کچھ ضرورت نہیں ہے بلکہ جلد کو چاک کر دینا چاہیے تاکہ اوس میں احتباس صدید کا نہ ہونے پائے نہ امن بڑی میں اور نہ کسی اور مقام میں اسلیے کہ پہلے تدبیر ایسی کی ضروری ہے کہ کیم

اور صدمہ کا انحصار اندر نہ ہونے پائے ہاں اگر اطمینان زیادتی درم ہو جائے اور دم کم ہو نہ لگے اور سوقت چند ان اہتمام نہ کرنا چاہیے
چاک کرنا جلد کا ضرور ہے اگرچہ بہت تھوڑی مقدار بھی چاک کی کیون نہ ہو اور فقط ایک ہی مقام کسر کے مجازی ہو یعنی استخوان مخف اگرچہ
متعدد مقامات سے ٹوٹی ہوئی ہے ایک ہی مقام کا چاک کرنا کافی ہے چند شکاف کی کچھ ضرورت نہیں یا اینکه درم شکاف نہ ہو کسی ایک مقام
کسر کو ظاہر کر دے کہ ایسے وقت میں زیادہ غلطی پیدا ہوتی ہے گمان یہ ہوتا ہے کہ بس سی جگہ پر بڑی ٹوٹ گئی ہے اور کسی مقام پر صدمہ کسر
نہیں ہو چکا ہے۔ اس بات کو خوب سوچ سمجھ کر دیکھنا چاہیے اور مقام شکست کو بخوبی نظر کرنا چاہیے۔ بعض تدبیرات جو حدس طبیب کو کامل
بہ طور صواب کو کرتی ہیں اور میں سے ایک تدبیر بھی یہ کہ سب ٹوٹ جانے کا دریافت کرین یعنی کس سبب سے ٹوٹ گئی ہے اور کہاں تک
اور کس قدر ٹوٹی ہے اور ٹوٹنے والی چیز کی قوت کس قدر تھی اور وہ شے کتنی بڑی ہے اور کس قدر قوت رکھتی ہے اس کی خیال کرنی ہے اس کی کیفیت کس کی
اور مقدار اور اس کی دریافت ہو جانی ہے کہ ایسی ٹوٹنے والی چیز سے کتنی مقدار کسر کی ہوئی چاہیے۔ اس طرح جو اعراض بعد کسر کے پیدا ہوتے ہیں
وہ بھی مقدار کسر پر دلالت کرتی ہیں مثلاً سکنہ اور سدر اور بطمان موت وغیرہ اور کبھی جلد کے پھٹ جانے سے زیادتی مقدار کسر اور اس کے پھٹ
پر دلیل ہوتی ہے کہ ایک ہی جانب کسر واقع ہے یا چند جانب میں ہے اگرچہ چند مقام سے پھٹ گئی ہے معلوم ہو گا کہ بڑی بھی شاید چند
مقام سے ٹوٹ گئی ہوگی اگرچہ دلیل کامل اور علامت یقینی نہیں ہے اس لیے کہ اکثر جلد شق نہیں ہوتی اور اگر ہوتی ہے تو بہت کم مگر ٹھنڈی
کی طرف زیادہ ٹوٹ جاتی ہے اور جلد پر کسی طرح زیادہ شکاف پیدا نہیں ہوتا خواہ تھوڑا سا شکاف پیدا ہوتا ہے اور سوقت بالضرورت احتیاج
شناخت حال کی ہوتی ہے اور ایسے علامات کی تلاش ہوتی ہے کہ اگر سے مقام کسر خواہ عضو کس قدر نظر آجائے اور ایسے احوال میں جلد کے
کھولنے کی ضرورت ہوتی ہے اور شکل صلیب میں شکاف پیدا کیا جاتا ہے اور بعد شکاف کو جلد کو تحصیل کر ڈھکی کو ظاہر کر کے دیکھیں کہ لینے
جو بڑی ریزہ ریزہ ہو گئی ہے اس کا حال مفصل دیکھیں اور اگر جلد میں شکاف پیدا ہونے سے خون جاری ہو فوراً شکاف کو برکھ دین کے
سو کھو ہونے پر ڈون سے اس کے بعد رفا و پٹیاں باندھیں گے اگر و نکو شراب میں ڈبو کر اور دوسرے دن تک لو نہیں بندھی ہنودین اور
نہ کھولیں۔ جو شے لینے چوٹ حد موضع تک پہنچو اور اندونی عضو کو کھول دے اور نمودار کر دے اس کا علاج باغیج میں تر کور ہو چکا اور اس کے
پہلے بھی اس کا ذکر ہو چکا ہے اور ہاشمہ اور منقلہ اور سبب قسام کی جو میں جھکا بیان اور پکے البواب میں ہو چکا ہے اور یہاں بھی اس کے علاج کا
طریقہ مذکور ہو گا کہ تیرہ حال بڑی کے ٹوٹنے کا یہ ہے کہ جلد پھٹ جائے اور شکاف ہو جائے اور دوسری جانب جلد کے بطرف اندرون کے نافذ ہو
بلکہ بعض ارباب تجربہ کی رائے یہ ہے کہ اوپر کے بطرف جلد مسک کر چھائی اور ایسی قسم شکست کی آنکھ سے پوشیدہ رہ نہیں سکے بلکہ آنکھ سے خارج نظر
آتی ہے اور اس کی مثال ایسی ہی جیسے بال سائے جڑی ایسی چوٹ خواہ صدمہ کی تدبیر بھی ہے کہ اس سے اس قدر چھیلین کہ جہاں تک حد مہرچو
پہنچ کر جھیل گیا ہے وہ اثر اور نشان مٹ جائے اور اگر اس کا خیال ہو کہ کوئی ٹوٹ سوداوی اور مقام پر کوئی اور مقام نگہ کا مضبوط اور
مستحکم ہو کر سیاہ پڑ جائے گا اور سوقت اس قدر چھیلنا چاہیے کہ بالکل اثر اور نشان باقی نہ رہے۔ اور چھیلنے کے واسطے مختلف اقسام کی انجن گر وغیرہ
موجود ہوتی چاہئیں اور مقدار جو بڑی ہو کہ سب سے پہلے چوڑی اور اس کے بعد اس سے کم عرض اور سطح تا اینکه بقدر مطلوب چھیل جائے
اور چھیلنے وقت دوا اور اسی لینے چھپانے واسطے استعمال کرنا چاہیے اور یہی کافی نہ ہو گا دوا یہ راسیہ بہ میں جیسے ایرسا اور شرکا آنا اور دوا
کندر زر اور دوا پوست جی جاوشیر اور مر اور انزروت دم والاخوین اور جو مخفف ہو اور اوسمیں لزوج نہوا و سکا علاج مثل فروح کے کرنا چاہیے لیکن
اگر دریافت ہو کہ شکاف خواہ صدمہ جلد کو اندونی جانب تک پہنچ گیا ہے اور چھیلنے کی جہت سے کچھ فائدہ معذب نہ ہو گا جب تک اس کی جلد

نہ جاوگی اور سوقت ہرگز جرات تمام جلد کی رگوں ڈالنے پر بدن خوب سمجھنے نہ کرے نہ کسی چا سیے بلکہ کھڑکریاں کر دے کہ ان تک صدمہ پہونچا ہے اور حال حجاب کا دریافت کر دے کہ وہ حجاب محفوظ ہے یا نہیں اور اپنی وضع اسلی پر باقی رہے یا کہ اس سے کچھ تغیر ہوا ہے اگر تغیر نہیں ہے اس وقت آفت کم ہوگی اور بخوبی اور اس میں ظاہر ہوگا اور ورم بھی کم عارض ہوگا اور سلامت والے تلبیس زیادہ ہوگی اور کمر سے بھی مقدار میں چھوٹی ہوگی اور غلو قحیض کا بہت جلد اور اکمل ہوگا اور جدا کرنا صدمہ کا استخوان میں بہت زیادہ ہوگا اور ظہور ارجاع اور حسیات بھی کم ہوگا اسلی طرح اور اعراض جو ایسی صدمات کو عارض ہوتے ہیں وہ بھی کمتر پیدا ہونگے اور بڑی کاغیوں کی کم ہوگا یعنی عارضی بڑی بغیر یوں کو قبول نہ کرے گی اور سیلان قحیض صمدی رفیق کا اوہمیں زیادہ ہوگا اور حمیات وغیرہ اور تھکاوڑ غشی اور زوال عقل کا نسبت شامل ہونے علاج کے آؤں زیادہ ہوگا اور دارقین زیادہ ہوگی اور ہمیں اور بھی زیادہ ہوگا۔ جو اوج ایسے اوقات میں عارض ہوتے ہیں بلکہ جو ہر وقت عارض ہوتے ہیں ان سے کچھ بدورت سی پامان واجب ہے اگرچہ گرمیوں میں بھی صدمہ پہونچو جب بھی سردی سے ہوا وغیرہ کے محفوظ رکھنا واجب ہے ایسے کہ سردی کے صدمہ پہونچنے سے خطر عظیم پیدا ہوتا ہے۔ جو کہ صدمہ سے لینے اسکا صدمہ فقط اسبقدر ہے کہ جلد پھٹ گئی ہے اور کچھ نہیں لیکن اکثر اس قسم کے چوٹ میں سحاق یعنی تیلی جلی سر کی کھل جاتی ہے۔ پس اکثر ایسے صدمے میں فقط بندش کافی ہوتی ہے اور صدمات مبروات کا اور دیگر صائب یہ ہے کہ پہلے روٹھ گھل کو مقام شگاف پر چکا بنیں اور اسکو نیگرم کر لیں اور کے بعد در زون کسار و زخم کے ملا کر ناگوین اگر احتیاج دخت کے ہوا اور ناگوین لگانے کے بعد جو در راسی لینے چھپا ہوا اس پر پھر کہیں اور اس کے اوپر کتان کا کپڑا سپیدی سفیدہ مرغ تین ترکہ کے رکھیں اور اس کے اوپر گدی جو سرب فالض میں ترکردی ہے اور شراب فالض میں زہت بھی ملا ہوا ہے رکھیں اور اس کے اوپر پٹیوں سے بند کر دیں اور سکین اور خوشوقتی اور آرام رہی علیل کی تدبیر زیادہ کریں اور اسکو سولانے کی فکر زیادہ رہے۔ اور اگر حاجت قحیض صدمہ بھی گھسے ہوئے ہوئے ہر ایک صدمہ اور کمر میں اسکی ضرورت نہیں ہے کہ سب ہڈی پر بندش کی جائے ایسے کہ بات ہر جگہ پر کمانہیں ہے لیکن وہ وضیت جس میں ہنہ باب جبر اور کمر میں لگھا ہے اسے بیان بھی ذکر کرتے ہیں علاوہ یہ ہے کہ اگر آدمی بڈیوں کو سروین سے کاٹ ڈالتے ہیں اور اونپر گوشت اور کھال بھی نہیں اوگتی ہے اور پھر زندہ رہتے ہیں ہاشمہ اور اس کے بعد جسکا درجہ ہے پس یہ بات جانی جائے کہ سر کی ہڈی تمام جسم کی بڈیوں سے مخالف ہے ہر وقت ٹوٹ جائے کے پس یہ ہڈی سر کی اگر ٹوٹ جائے پھر درست نہیں ہوتی ہے بظہر اپنی طبیعت کہ جو اس پر غالب ہے اور در اس پر شدید قوی پیدا ہوتی ہے جیسے کہ اور بڈیوں کو ٹوٹنے سے پیدا ہوتی ہے اور اوگتی ہے۔ بلکہ ایک ضعیف اور کمزور ایسی پیدا ہوتی ہے کہ اوہمیں چڑنے اور گرفت کرنے کی قوت نہیں ہوتی ہے لیکن یم کا انصبا ب ندر کی طرف ہونا نہ چاہیے بلکہ اسے باہر کی طرف نکالنا ضرور ہے اگرچہ نامہ ہو خواہ قطع کرنا چاہیے اگر نامہ ہوا اور ہڈی کے جبر کے درجہ ہو یا کچھ ضرور نہیں۔ گرمیوں میں سارون سے زیادہ اسکی تدبیر میں تاخیر جائز نہیں ہے اور جابر و زمین دس سے زیادہ درست نہیں۔ اور جب قدر جلد تدبیر کریں اور ناہی بہتر ہے اور اور اسبقدر آفات کو عرض سے دور رہی گی اس اہتمام اور سرعت درجہ علاج کے ہونے کے اسباب میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اور بڈیوں سے اسکی خاصیت نرالی ہے اور سر کی ہڈی اور شے ہے بہ نسبت تمام بدن کے بڈیوں کے اس لیے کہ اور مقامات کی بڈیوں مواد قطع بندش سے دور ہو جاتی ہیں اور پھٹ جاتی ہیں اور سر کی ہڈی پر بندش اس قسم کی ممکن نہیں ہے اسبواسطے جو شکست ایک طرف سے معتد بہر ہوا اوہمیں ہڈی کو اسطرح لینو کی ضرورت ہے کہ صمد بعد حاجت نکلتا ہے یہ بھی ایک خیر ہے کہ اگر صمد باندہ استخوان شکستہ پیدا ہوگا جس پر بندش بطور رابطہ عاجز کے ہوتی ہے۔ لینے وہ بندش ایسی ہے کہ باہر کو خوڑ کر رفع کرتی ہے پس اس مقام سے

ریم پیدا ہو کر مغز استخوان تک پہنچنا چاہیے اور اس وقت ہلکے ہلکے کی ضرورت ہوگی کہ اس کے صدید کو کھول کر صاف اور پاک کرین پھر جب خاص ہی عضو میں صدید پیدا ہوا ہو اس کا کیا حال ہوگا لہذا اس بڑی کو جن ڈالنا خواہ قطع کرنا ضرور ہوتا ہے اور اس کے الحام اور لمبانے کو روکنا ضرور ہوتا ہے تاکہ اس خور سے امان حاصل ہو۔ اور اگر خوف سیلان صدید کا اندر کی طرف نہ ہو ہم بھی بڑی کو قطع نہ کریں گے۔ لیکن واجب ہے کہ قطع استخوان ایک مقام مناسب سے کریں اور مناسب مقام وہی ہے جہاں سے محاذات اور سامنا پیدا ہو صدید کے برابر ہونے کا اور گمان غالب ہو کہ ایسی جگہ سے ریم کا برابر ہونا بخوبی ہوگا اور قطع کرنا بھی سہولت ہوگی اور جہاں درستی کی حاجت بھی کم ہوگی اور لالہ کھلنے اور ہلکے کرنے کی بھی حاجت نہ ہوگی اور نیز وہ مقام ایسا ہو جاسکے کہ مقام عصب سے بعید ہو جیسے بافوخ اس لیے کہ اس کا وسط منبت اعصاب سے ملاتی نہیں ہو اور کوشش کرنی اس بات کی بھی ضرور ہے کہ جاب کو کس قدر بردوت نہ پہنچنے پائے کہ بہت رومی ہے اور خطرہ اس میں زیادہ ہے اور لطیف تدبیر کرنی چاہیے۔ اور ہمیشہ نیکو رخ نکھانا چاہیے۔ اور اگر جاب پر کسی طرح کی سیاہی پیدا ہو ایسی سیاہی کبھی فقط ظاہر جاب میں ہوتی ہے اور اس میں چنداں ضرر نہیں ہے اور کبھی فقط بوجہ دواؤں کو سیاہی پیدا ہوتی ہے اس کی تدبیر کرنی چاہیے اس طرح کہ شہد میں سے چنداں اس کا رخ نکھال لیا کر اس سیاہی کو دھو تین تا ایک سواد بر طرف ہو جائے اور بعد دھونے کو اسی مقام پر دوا کر اسی جو مہر مذکور ہو چکی ہے کھین اور اگر وہ سیاہی جاب کے خوب جم گئی ہو اور چھوڑنے خواہ دھونے سے نہ چھوٹی ہو اس سے ڈرنا چاہیے۔ جس وقت حاجت کسی چیز کی پریشان اور پرا کرنے کی ہو خواہ اس کے کاٹ ڈالنے کی ہو اور یہ امر کہ مضر نہ خواہ کاٹ کر نکال ڈالنے کی حاجت ہو پس بہت جلد کرنا چاہیے۔ اور اچھی طرح قلع اور ریم کے پیدا ہونے کا انتظار نہ کرنا چاہیے اس لیے کہ یہ انتظار اسی مقام پر اچھا معلوم ہوتا ہے اور اس وقت پسندیدہ ہے جہاں کہیں وہ جھلی پر سام آئے و سوسم سے اس میں نکلی خواہ غلطہ پیدا نہ ہو یا اس میں کچھ گرتا نہ ہو اس لیے کہ اگر اس جھلی میں نخس پیدا ہوگا فی الحال درم اجا ہوگا اور تشنج بھی پیدا ہوگا اور کبھی بکھیر سکتے ہوگا لہذا اس بڑی کافی الحال اخراج کر دین کہ سکتے سے بنات لیا اور سکتے کی جیسی زائل ہو کر صحت حال خود لپٹ آئے اور اگر بڑی میں سوراخ پڑ گئے ہوں اس وقت عجلت کا زیادہ موقع ہے۔ اور اگر قوت یعنی سر کی کھڑی شگستہ ہوئی ہو اور جاب نمایاں ہو اور درم پیدا ہو اس کا نام قطرہ ہے اس میں بھی استعد عجلت کرنی چاہیے جو ابھی مذکور ہوئی ہے اور اگر انتظار کرنا ضرور ہو دو دن خواہ تین دن تک مضائقہ نہیں ہے لیکن اگر اس کا علاج دوسری دن سے کرتے ہیں کا ٹھانڈی کا بار کٹ جی سے ہوتا ہے جھکاؤ کرنا ہو چکا ہے اور کبھی چھوٹے چھوٹے سوراخ کر کے قریب قریب بڑی کو ٹوٹنے میں اور سوراخ ایسے متصل اور قریب ہو تو میں کہ بڑی کو گھر ٹوٹ کر جاتے ہیں اگر یہ سوراخ بڑی کو ٹوٹنا خالی از ضرر نہیں ہے۔ اس لیے کہ کبھی اگر ٹوٹری سی غفلت ہوئی سوراخ کا اثر غشا کو پھینچ جاتا ہے یعنی وہ جھلی جیسا نام آتا ہے۔ ہاں اگر وہ جیلہ جو پو پہنچے ذکر کیا ہے کہ لین پھر غشا کی خور سے امان ہوگی۔ اس علاج کی کیفیت یہ ہے کہ پہلے جو دواؤں اطباء نے ذکر کیا ہے اس سے ہم بیان کریں پھر اس کے بعد خاص تدبیر کا ذکر کریں۔ قدامتے کہتا ہے کہ پہلے سر کے بال تراش ڈالیں اور بعد دو چاک سر میں متقاطع دیا جائے پھر کین اور ایک چاک شکل چلیا یعنی صلیب کے کریں اور اس چاک کو زمین ایک چاک نو دہی جو ضربت اور شج سے ہو پنا ہے بعد ازاں چاک کو پتہ کی جلد الگ کر دی تاکہ بڑی کھلی ہو یعنی وہ بڑی جس کا خالی کرنا منظور ہے۔ پھر اگر اس چاک کرنے سے خون جاری ہو چاہے کسی خرقہ وغیرہ سے اس کو پھیر دیا اور بند کر دی اور وہ کپڑا سر کے اور پانی میں ڈوبا ہوا ہو۔ اور اس سے بھی پانی بند ہو خشک پڑے سو پھر دین اور اس پر ایک گدی شرباب میں ڈوبی ہوئی اور بہت میں رکھیں اور گدی کے اوپر پٹی جو اس جگہ کے مناسب ہونا تاکہ دوسرے روز تک گر کوئی امرازہ خاوت نہوار قسم اعراض رویہ کے پس مناسب ہے کہ استخوان شکستہ کی تصویر کی

کرین اور تقویر اس طرح پر کریں کہ علیل کو بٹھاتیں خواہ اور سے لیٹ کر کا حکم میں جس طرح لائق بحال دے سکے ہو اور اسکے بعد دونوں کان اور اسکے کسی صوف خواہ روئی کسی بند کریں تاکہ چوٹ لگائے اور توڑنے کی آواز کان تک نہ پہنچے اور زخم کی بندش کو کوکولین اور حبیب چھڑے اور گدی وغیرہ جو بندھے ہیں اور کو الگ کریں اور مقام ماؤف کو پونچھیں اور اسکے دو خاد کو حکم کریں کہ چابک پڑھنے مضبوط اور سکو تھامیں اور وہ کپڑے باریک اور نازک ہوں اور جو جلد چاک ہو چکی ہو یا یا قائمہ پڑا دے اور کپڑے پونچھیں اور ہماری اوس جلد سے ہر جو ٹوٹی ہوئی بڈی پر واقع ہو اگر یہ بڈی رفیق اور ضعیف ہو اور براہ طبیعت اور خلقت کی بودی اور کمتر در سے خواہ بوجہ ٹوٹنے کے ضعف اوس میں پیدا ہوا ہے اور اسکے لیے مناسب بھی ہے کہ آلات قطع سے نکال ڈالی جائے اس طرح کہ بعض آلات سامنی بعض کے رکھیں اور جو آلہ سب سے زیادہ چوڑا ہے اوس سے شروع کریں اور اسکے بعد باریک آلات کا استعمال کریں اور اسکے بعد وہ مویضے باریک جنکو ہم نے شعر یہ نام رکھا ہے اونسے کام لیں اور بڈی اور بھادہ نے اور چٹن لینے میں نہایت نرمی اور سبکی کو کام فرمائیں تاکہ سر میں کوئی اندا اور گزند نہ پہنچے اور اگر بڈی قوی ہو لائق جال اور سکے ہیں کہ پہلے برصہ وغیرہ سے سوراخ کریں بشرطیکہ وہ بران زیادہ لانا نہ جو اندر کی تھلی تک پہنچے اور یہ برصہ ایسے بنے ہوتے ہیں کہ انہیں کسی مقام میں مناسب ایک ہندی اور گرہ سے بنی ہوئی ہر گز اوس مقدار میں تک سوراخ کر کے خود بخود ٹھہرتے ہیں اور وہی فرونی صفاق اور پردہ تک پہنچنے کو مانع ہوتی ہے۔ پس ایسے ہی برصے سے استخوان شکستہ میں گڑ با پیدا کریں اور اوسے اوکھاڑ لیں اور ایک ہی مرتبہ نہ اوکھاڑیں بلکہ تھوڑا تھوڑا بچا کر کھلوں کہ وہ کہ اوکھاڑ لیں اور اوس بڈی کو اوکھاڑ لیں اس سے ہتر کیا ہے اور اگر میں پھر مویضے سے اور چھڑے سے خواہ اور کسی اور سے اوکھاڑیں۔ مناسب یہی ہے کہ سوراخ بہت قریب قریب ہوں اور انہیں فاصلہ بقدر سلائی جانی کے ہوتا کہ تھوڑا استخوان داخلی سطح کو ہوا دیر بھی مناسب ہے کہ سوراخ کو پتھر کی قدر جگہ ایسی باقی نہ رہے جو پردہ سے ملی ہو اور اوس میں سوراخ نہ ہونے پائی اور اس سوراخ سے واجب در ضرورت ہے کہ اثر برے کا قیقد صفاق تک پہنچ جائے اور یہ بات بدول اسکے نہیں ہو سکتی ہے کہ مقدار برصے کی بقدر حجم استخوان شکستہ کے ہو اور یہ بھی مناسب ہے کہ سوراخ کرنے میں چند قسم کے برصے کا استعمال کریں جہاں جیسا موقع ہو اور اگر شکستہ او نہیں مقامات میں ہو جو اثاثے استخوان ہیں لینے جو مقامات بڈی کو درمیانی مقامات کے ہیں اور سوخت یہی مناسب ہے کہ سوراخ اٹھائی استخوان میں ہوں فقط تاکہ جس وقت بڈی کو پونچھیں مناسب ہے کہ خشونت استخوان سر کو برابر کریں مراد یہ ہے کہ جو خشونت بوجہ قطع اور تقویر کے پیدا ہوتی ہے اوسے درست کر دینا اور یہ کہ اپن بند لیز ہونے کے دور کریں خواہ کسی اور راپی وغیرہ آلات آہن سے جو اس کام میں مدد دیتے ہیں لیکن اوسے آلہ کے نیچے پہلے کوئی ایسی چیز رکھ لیں جو حجاب اور صفاق کو چھادے اور اسکا اثر چھیلنے میں اوس پردہ وغیرہ تک پہنچنے نہ پائے اور اس کے فر سے پردہ وغیرہ محفوظ رہے اگر بھری ہوئی لگاؤ خواہ کچ بڈی کی باقی رہ جائے خواہ کیا اور شرط یہ اوسکا نکل نہ سکے لازم ہے کہ اوسے نرمی سے نکالیں بعد ازاں علاج بذریعہ فیتل لینے تہی اور مرجم کے کریں کہ یہ تدبیر سہل اور آسان اور مصلح تمام علاج سے اسکی آسانی زیادہ ہے۔ بالینوس نے کہا ہے جب کوئی شخص کسی سر کی بڈی کو قیقد رکھو اور کوئی بھری استخوان سر کو کشوف کر دیا ہے کہ اوس بڈی کے نیچے وہ آدھ جسمین گھڑی خواہ دانہ مثل سور کے ہوتا ہے اور وہ چکنا چکنا اور نرم ہوتا ہے اور تیر جانب اوسکو بطرف طول کے ہوتی ہے اور چوڑائی اوسکی جو شکل دانہ سور کے گول ہے صفاق پڑا دے سکا زور ڈال کر چاک کرنا مناسب ہے اور اوسے گول مقام کے اوپر تھوڑی وغیرہ سے مارنا چاہیے لیکن تھوڑی ایسی مویضے سے کاہم یا سانی براد ہو اور اوپر سے بڈی کے اس تھوڑی وغیرہ سے ٹھوگ لیں اور سر کی بڈی کو قطع کریں جب ہم یہ تدبیر کرنا

چیزیں ضروری بیماری کرنے والی ہیں سب سے پہلو فراغ حاصل ہوگا اور جو احتیاطیں مقرر ہو رہی ہیں سب کا حصول ہو جائیگا اور یہ اطمینان اسوجہ سے ہوگا کہ پردہ اسوقت مجروح نہ ہوگا اور نہ معالج کو پائیگی اور اگر نگہ آئے گی۔ اس لیے کہ پردہ بطرف چوڑی جانب آگے کے جسے ہم بشکل مسور کے کہہ چکے ہیں سامنے پڑیگا۔ پھر اگر یہ آلات برطرف استخوان سر کے پیرین سبب پنا فعل کرینگے اور کسی طرح کی ایندھن پیدا ہوگی اسکی وجہ یہ ہے کہ آخر شکل مستدیر حد ہی کے ناخن گیر خواہ رکھانی وغیرہ سے پیچ کر کیطرت ہوگی پس سر کی بڑی کٹ جائیگی اور اس آلہ کے سوا اور قسم کا آلہ ایسا ممکن نہیں ہو کہ جس سے آسانی یہ بڑی کٹ جائے اور اگر کھیر کے الگ ہو جائے اور نہ کوئی آلہ اس سے زیادہ جلد اس کام کو کر سکتا ہے جو علاج بذریعہ آری اور جو تنقید و س کی متا بہتہ نازہ اور حال کے اطباء اسکی مذمت کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ وہ روی ہو اور قول اور رای ہمارے استخوان سر کی بڑی مین جو صوقت کردہ بڑی شق ہو جائے اور یہی علاج جمیع انواع کسرتیں پسندیدہ ہے جو استخوان سر کو عارض ہو اگر کھیر اس علاج کو ذکر کر کے خیر شق کو واسطی و سکندر کیا گیا ہے حکیم بولس اور جالینوس نے یہی کہا ہے اور جالینی نے اس میں خاص میں کہ ہوا و بیان کیا ہے کہ کھیر کی کسیتور ٹوڑنی مناسب ہی یہ ہے جسقدر بڑی کی قطع کرنے کی مقدار مناسب ہو اس کے تعین یا اس طرح سے ہوتی ہے کہ جتنی بڑی شق تھیں اور ریزہ ہو گئی ہو اور سکا نکالنا ضرر ہو تا ہے۔ خواہ جتنی مقدار میں تھوڑا پیدا ہوتا ہو کہ یہ بھی اکثر عارض ہوتا ہے کہ وضع شقوق میں متبادہ کثیر ہوتا ہو اسوقت مناسب نہیں ہے کہ شقوق کو آخر تک نکال ڈالیں اور دور کریں اور یہ بھی معلوم کرنا چاہیے کہ اسکے سبب سے کچھ خیر نہیں ہو سکتا اگر اور سبب فعال اپنے اپنے موقع پر درست اور مناسب آف ہوں پھر بعد علاج جدید اور استعمال آلات قطع اور زرع وغیرہ کے ایک بڑا کتان کا اور مقدار مساوی مقدار زخم کی ہو شراب اور غنٹل مین بھلو کر زخم کو چیر کر زخم پر رکھیں اور زخم کا موند اس کیڑے سے بند کر دیں۔ پھر ایک کپڑا دو تہ کا خواہ تین پرت کا نہایت درجہ سبک اور ہلکا اور سپر رکھیں تاکہ صفائی اور پردہ دماغ پر کسی طرح کا ثقل اور بوجھ نہ پڑے اور اس دوسرے خواہ تھوڑے کپڑے چوڑی پٹی کو ذریعہ بندھن کریں لیکن بندش اور سقدہ رکھیں جسقدر گرفت کرے اور جو زخم زخم پر رکھا ہے اس سے ہلنے اور ہٹ جانے سے روکے اس کے بعد جو تدبیر خارجی منسکن التهاب ہو اور صفائی پر ضرور اور دیر یا لیسہ کا جنکو اور دیر یا کہتے ہیں استعمال کریں تاکہ انبات لحم جلد نہ کرے اور نہ پ کو دور کر دے اور حجاب کی ترتیب پیدا کرے اسکا استعمال کریں بشلار و غنٹل ہر وقت اوپر سے بٹکا یا کریں اور تیسری روز اس بندش کو کھولیں اور مقام ٹاؤٹ کو پونچھیں اور جو علاج گوشت کو ادا گانے مین جلد ہو شراب ہو اسکا استعمال کریں اور بعض اوقات مین بڑی پھیلتے بھی ہیں اگر اسکی احتیاج ہو جیسوقت کوئی بڑی اونچی ہوتی نظر آئے خواہ گوشت جلد پیدا ہونے کی نظر سے حک استخوان کہتے ہیں اور جسقدر اوپر جراحت کو علاج مین مذکور ہوئی ہیں اول سب سے علاج کر سکتے ہیں حکیم بولس نے یہ بھی کہا ہے کہ اکثر صفائی سر میں بعد علاج جدید کے ورم جار بھی عارض ہوتا ہے تاہنگہ شق استخوان سر کا بلند ہو جاتا ہے اور شق جلد کا بھی اور باوجود اس ضرر کے ایک قسم کی ماندگی بھی پیدا ہوتی ہے جو حرکت طبعی کو مانع ہوتی ہے۔ اور اکثر ایسے لوگوں کو امتداد اور اعراض اور قسم کے بڑے بڑے عارض ہونے میں اور یہ اعراض آخر کو لوہیت بزرگ مریض ہو پونچا دیتی ہیں ورم گرم کا پیدا ہونا صفائی سر میں یا بوجہ اونچے ہو جانے بڑی کے ایک قسم کی چھین پیدا ہوتی ہے یا بوجہ ثقل اور گرانی قبائل لینے آگے کیطرت زیادہ بوجھ اور گرانی کا صدر مہ ہو پونچے سے خواہ بوجہ بردوت اور کثرت طعام خواہ کثرت شراب کی وجہ سے خواہ اور کسی وجہ سے جو خفیف ہو اور اگر ورم گرم بخوبی ظاہر ہو اور اسکا سبب بھی واضح ہو اسوقت اس مرض کو قطع کرنا چاہیے اور جلد اسکی تدبیر سے فارغ ہونا چاہیے اور اگر سبب اسکا پوشیدہ ہو اس کے ازالہ مین کوشش کر کرنی چاہیے اور اگر کوئی چیز

بالغ نہ ہو فصد کسی رگ کی رگھار سر سے کرینگے اور طعام اور شراب میں کمی خواہ وہ تدریجاً جو اور ام حارہ کے لائق اور مناسب ہیں جیسے تسطیل و خشک سے خواہ ایسی پانی سے جس میں خٹمی اور طبلہ اور تخم کتان اور بالونہ وغیرہ جو شرب دیا ہو اور فساد جو دقیق شجر اور آب گرم اور خشک اور تخم کتان وغیرہ اور کسی صوف میں چربی مرغ کی لگا کر طیب سر کی اوس سوکریں اور گردن اور فقرات پشت کی ترطیب بھی اوس سے کرنی چاہیے۔ اور کانوں میں کس قدر ایسی روغن جو تسکین حرارت کریں بچکانی چاہئیں اور تلیل کو آب گرم میں کسی محفوظ جگہ میں بٹھاتیں اور بالمش کوین سا گرم کویت من گذر جائیں اور دوا مسهل کے پلانے سے کوئی بالغ نموسل کی تدریج بھی کرنی چاہیے کہ بقرط نے اسکی اجازت دی ہے۔ حکیم فوسل جو احتیاطی مشہور ہے اسنے کہا ہے کہ اگر صفان میں سیاہی پیدا ہو اور وہ سیاہی فقط صفان کے سطح میں ہو اور کسی دوا کی وجہ سے یہ سیاہی پیدا ہوئی ہو اور اسے چھوڑا والین خواہ کوئی اور جلد اور تدریج کرین اسلیے کہ سیاہ رنگ کی دوا اکثر یہ اثر پیدا کرتی ہے۔ اوسکے واسطے فقط ایسی کافی ہے کہ شہد ایک جزر اور روغن گل تین جزر و دونوں کو ایک کپڑے میں لگا کر صفان پر رکھیں اور اگر سیاہی صفان بذات خود لینے آپ ہی آپ پیدا ہو اور اندر تک پہنچ گئی ہو خصوصاً اگر اوسکے ہمارا اور علامات عی بھی ہوں اور سوقت سلامت مریض سزایں کرنی چاہیے۔ اسلیے کہ ایسی سیاہی فنا و حرارت خوبی پر دلیل ہوتی ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ اب حرارت اصلی باقی نہیں ہے۔ میں نے بعض ایسے لوگ دیکھوین جنکے سر ٹوٹ گئے تھے اور سال بھر کے بعد انکے سر کی بڑی ٹوٹی ہوئی نکالی گئی اور پھر صحت رہے اور ہلاک نہ ہوئے اور اوسکی وجہ یہ تھی کہ صدمہ کسر کا یا فوخ میں چٹ لگنے سے ہو چکا تھا اور رطوبت شدید و غیرہ کے نکاس بھی بطرف خارج کے ایسی کہ اندر کی طرف ریم وغیرہ کا انصباب نہیں ہوتا تھا اور نہ صفان پر کچھ گزند ہو چکا تھا بلکہ وہ فساد سے صحیح اور سالم رہے تھے۔ جالینوس بیان کرتا ہے کہ ایک شخص کی سر کی بڑی ٹوٹ گئی اور کنپٹی کی بڑی بھی ٹوٹ گئی اور شکست بھی شہدا ہو زیادہ تھی۔ میں نے اوس ٹوٹے ہوئی بڑی کو بحال خود چھوڑ دیا مگر کس قدر استخوان یا فوخ کو البتہ کاٹ ڈالا تھا اوسی غرض سے جو اوپر کے سیانات سے معلوم ہو چکی ہے۔ بس یہی تدریج کا فی موئی اور وہ شخص صبح اور نذر درست ہو گیا لمحی کا ٹوٹ جانا لمحی جمع لمحی کی ہے اور مراد اوس سے وہ بڑی ہے جس پر دارھی کے بال آگتے ہیں۔ عالم فوج جالینوس کہتا ہے اگر اندر کی طرف نہیں ٹوٹی ہے اور دیکھوین ہونے میں اور سوقت اگر دوا ہونے کی طرف استخوان لمحی ٹوٹ گئی ہے باقیں ہانہ کی سیابہ اور وسطی ہونہ میں طلیل کے داخل کر کے اور اگر اندر کی طرف کی لمحی ٹوٹ گئی ہو دوا ہونے ہانہ کی دونوں اونگلیاں داخل کر کے خمی اور تھکب کسر اور کی طرف اونگھائیں۔ اور دوسرے ہاتھ سے اوس سیدھا کر دیں اور برابر کریں اور برابر ہونے کے بعد شناخت اوسکی ہمواری کی یوں ہوتی ہے کہ جو دانت اوس بڑی پر واقع ہیں وہ سب درست اور برابر ہو جاتی ہیں اور اگر لمحی کے دو کسے ہو جائیں اوسکو درست کرنے کے واسطے دوا دوا درکار ہیں ایک تو کچھنچاؤ ایک گرفت کیے رہے اور طبیب لہتی ویزیک صبر کرے کہ دونوں بایان درست ہو کر بجائیں اور اپنی اپنی جگہ بیچ جائیں اور چھنے دانت نہ چھنچے ہیں خواہ اپنی جگہ سے ہٹ گئے ہیں انہیں بانڈہ و بنا لازم ہے۔ پھر اگر ہمارا کسر کے زخم بھی بڑ گیا ہو خواہ بڑی کا کونا اور نوک گزرتی ہو چھنچتی ہو اور سوقت چاک کر کے اور جگہ اوس نوک کو کمال کے بنا کر کچ وغیرہ کو نکال لیں گے اور انکے وغیرہ سے پھر اوسے چاک کو درست کر کے سہی دین کے اور گزرتی ہو چھنچتی ہو بانڈہ جس اور جو دوا تین لمحی اور جو درست کرنے والی ہیں بعد بڈیوں کے اپنی اپنی جگہ پر درست بیچھ جانی کے استعمال کریں۔ اوسی حکیم نے کہا ہے کہ اس مقام کی بندش اسطوریے کرنی چاہیے کہ ٹی کا بیج فقرہ لمحی پر رکھ دو دن کنارے ٹی کے دونوں کانوں پر لاکر لمحی کے کنارہ پر لپٹا جاوے اور لمحی کے کنارہ سے لاکر پھر فقرہ تک واپس لائیں اور پھر دواں ہونے

لمی کے نیچے رخساروں پر لاتی ہوئی پانچ خنک پہونچائیں پھر اسی نفورہ کے نیچے لیچائیں اور ایک دوسری مٹی پیشانی اور سر کے نیچے رکھیں تاکہ
پھر سے بندش کے خوب لیچے ہوں اور کھسکنے نہ پائیں اور ایک سبک جبرہ بھی اوپر رکھنا چاہیے اور اگر دونوں طرف کی لمبی سبک گوت
جائیں چاہیے کہ انہوں پر تھوون سے خوب چھینیں اور جب دونوں برابر ہو کر اپنی اپنی جگہ بیٹھ جائیں اور باہم مل جائیں اور دانت بھی نہ لیچیں
کہ اپنی جگہ پر درست بیٹھ گئے ہوں یا نہیں بیٹھے اور نہ لایا لیچے جو دوسرے دانت ہوں انکو سونے کے تاروں سے باندھ دیں تاکہ جس قدر کی سہ
بندش کی ہے اور جس طرح درست بیٹھا چاہیے اسی میں لغزش نہ ہونے پائے اور کوئی چیز اپنی جگہ سے ہٹ نہ جائے اور وسط برابر کا قضا پر
رکھو اور سکارا کٹارہ لمبی پر لائیں اور علی کو آرام اور سکون کا حکم دیں اور بولنے اور کلام کرنے سے اسے باز رکھیں اور غذا اور کسی حریر نہ لیچیں
کرین اور اگر اس بندش کی وجہ سے شکل میں کسی طرح کا تفریق ہو یا بندش کو کھول دالین ہاں اگر نرم گرم عارض ہو اور سوقت نطول
اور ضما سے غافل نہ ہونا چاہیے وہی ضما دات جو صلاحیت اسکی رکھیں کہ اونسے تسکین اور تحلیل باعدال پیدا ہو استخوان کا نیچے لمی
اکثر یہی ہے کہ قبل تین ہفتہ کے درست اور مضبوط ہو جاتی ہے اسلیے کہ بہ بڑی نرم ہے اور اوسمیں مخ اور مغز استخوان زیادہ ہے
اسی وجہ سے پھر جاتی ہے کسرافت یعنی ناک کا ٹوٹ جانا ناک کو اوپر کی طرف ہٹا دی ہے اور نیچے کی طرف غرق ہو اور اس غرق
میں کسرافت نہیں ہوتی ہے بلکہ اسی رض یعنی کوفہ ہو جاتا اور چھٹا ہونا جیسے مقراطس کی ناک بیٹھی ہوئی ہوتی ہے عارض ہو جائے
اور ایک جانب سے دوسری جانب کو مٹ جاتا ہے۔ اور اوپر کی طرف کی بڑی بھی کبھی ٹوٹ جاتی ہے ناک میں اگر صدمہ کسرافت
پہونچے اور کچھ اسکی اصلاح نہ کی جائے آخر کو کبھی خشم یعنی بظلال فوت شامل ہو جاتا ہے اور کبھی ترجیح ہو کر سخت ہو جاتی ہے اور اوسکی کچی اور
سختی پر پانی نہ پڑتی ہے پھر درست بھی نہیں ہو سکتی ہے لہذا واجب ہو کہ روز اول اسکے علاج اور درستی میں کوشش کریں اور دوش
اوسے محل نہ چھوڑیں۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ شکست یعنی اگر ناک کے اوپر کے مقامات تک پہونچ جائے خواہ انہیں مقامات
میں پہلے سے کسرافت ہوئی ہو اسکی عمدہ تدبیر یہ ہے کہ ایک میل یعنی سلانی درست اور خوش اسلوب چٹکی لیکر ہنرمی اور اسکی
ناک میں داخل کریں اور مقام انتہا میں خیا شیم ٹک دے پہونچائیں اور بائیں ہاتھ کو تھام کر مین اور دوسرے ہاتھ سے ناک برابر اور درست
کرین تاکہ اپنی جگہ پر پہوار ہو کر بیٹھ جائے بعد ازاں فتلہ کے داخل کو نہیں بھی لطافت اور نرمی کو کام فرمائیں اور جہ فتلہ ایسا ہو
جو شکل پہوار اور درست کرنے کے بعد کو محافظ ہو اور بہتر ہے کہ وہ فتلہ کتان کا ہو اور احتیاط یہ ہے کہ دونوں ہتھوون میں
داخل کریں گو آفت اور صدمہ کسرافت ایک ہی طرف پہونچا ہو اور کبھی فتلہ کے اندر پر کی جڑ بھی رکھ دیتے ہیں تاکہ خوب سیٹا
اور درست ہو اسکے بعد ضما کریں ضما کا پچھا با اچھی طرح چپکا دیں اور فتلہ کو جب تک ب درست نہ آجائے یا نہ نکالیں اور جب
استحکام اور انجبا اچھی طرح پیدا نہ ہو کرین۔ ناک پر مٹی وغیرہ کی بندش کرنی نہ چاہیے ورنہ بیٹھ جاتی ہے ہاں اگر اس مقام پر
ایک قسم کا کوزہ اور کوڑھل آیا ہو خواہ کسی جگہ کچھ پھوڑی سی اور اونچائی ایسی پیدا ہوئی ہو کہ اسکو بٹھا دینے سے شکل کی درستی پیدا
ہوتی ہے اور سوقت بندش کرنی ضرور ہوتی ہے۔ اور اگر شکست ناک کی جزا زیرین میں عارض ہوئی ہو وہاں انگلیوں سے اسکا
درست کر دینا ممکن ہے مثلاً دونوں ہاتھ کے سبابہ سے خواہ دونوں کی خضر سے اور اگر ایسے وقت میں ورم عارض ہو
مریم و اعلیوں کا استعمال بہت مفید ہے کہ اس سے ورم میں تسکین بھی پیدا ہوتی ہے اور شکل کی برآمدگی بھی محفوظ رہتی ہے
اور نقوت درستی پر قائم رہتی ہے۔ اسیلح جو دوا سرکلا و رزیت اور فیدہ اور دقان گذرے بنا کر اوپر چھڑکین خواہ بطور ضما کے

اوپر لگاتین اور اگر کسر بطور رض کے عارض ہوئی ہو اور باس پاس کر دیا ہو اور سکے بعد ممکن نہیں ہے کہ ناک پھر اپنی حال عود کرے ورنہ اس کے جب قدر بڑی مثل بھوسے کے ہو گئی ہے اس کو نکال ڈالیں اور پراگندہ کر دیں اور بعد اخراج کے ذرور کا استعمال کریں اور اگر عروق میں زوال خواہ کچھ پیدا ہوئی ہو پھر اس کو برابری دینا چاہیے اور بعد از ان پٹی وغیرہ سے باز نہ کر دے کہ وہ اپنی اصلی شکل پر درست ہو جائے اور پٹی باندھنے کا طریقہ یہ ہے کہ بندش منفرہ گردن سے اوپر طرف جدھر پٹی ہے باندھیں آسانی بندش کی اور عمدگی اس طور سے بھی ہوتی ہے کہ حاشیہ کا پٹا جو مضبوط ہو خواہ مودال جو ایک انگلی چوڑی ہو لیکر اور اس کے دونوں کنارے سرشیم یا سی خواہ مشیم گاوسی یا گوند خواہ اوسبہ پندہ چیر دیں سو آلودہ کر کے ناک کو اس کنارے پر چسپان کریں جدھر جھکی ہوئی ہے اور جب لگ کر خشک ہو جائے ناک کو چھڑا کر اپنی اصلی وضع کی طرف پھیریں اور سیدھی کریں اس کی اسی دوال خواہ نوڑ وغیرہ کھینچ کر ایسی طرح اس کا دوسرا سر اچھا کریں کہ وہ کچھ سب جاتی رہے اور گردن تک اس کو کھینچ لائیں اور ایسی بندش کریں جو ناک کو اپنی اصلی صورت کی طرف لا کر ٹھارے پھر اس منہ وغیرہ کو لگاتین چنبر گردن کا ٹوٹ جانا چنبر کی شکستہ کبھی بوجہ کے اٹھانے سے ہوتی ہے اور کبھی کوئی نقطہ عظیم خواہ ضربت شدید ہو چوڑی اس سے ترقوہ ٹوٹ جاتی ہے یا انہما پھر درستی اور چتر ترقوہ کا نہایت مشکل اور صعب ہوتا ہے اور نہایت تدبیر لطیف کی حاجت ہوتی ہے۔ ترقوہ کی جبر اور درستی کی تدبیر میں قول اطباء کا یہ ہے کہ اگر ترقوہ استخوان سرسینہ کی کوفتہ ہو اور اس کی شناخت یہ نہ ہو کہ اس عضد پر کی طرف کم اور تریکا اور ترقوہ فتح سے آدھا ہو جائے یا تحلیل کو ایک کسے سے بٹھا کر ایک شخص اس بازو کو لکڑی سے جس طرف ٹوٹا ہو احصہ ترقوہ کا ہے اور اسی لطیف خارج کے کھینچو اور اوپر کی طرف بھی کھینچو اور دوسرا آدمی گردن اور موٹھ کو جانب مقابل کے کھینچو بقدر حاجت کر اور طبیب اپنی انگلیوں سے درست کرتا رہے جہاں جہاں او بچا ہو اسے دبا دے اور جہاں بچا ہو گیا ہے اس کو اوٹھا دے اگر ایسی درستی میں احتیاج زیادہ کھینچنے کی ہو غل کے نیچے ایک ہڈی یا جو چھینچوں وغیرہ کا بنا ہو رکھ کر فریق کو اس سے دفع کرے تا ایک پلیٹوں تک اس سے گولہ کو لائے کہ ایسی تدبیر بقدر کھینچنی مطلوب ہے حاصل ہو گا اور اگر ترقوہ کا اندر کی طرف زیادہ جاتا رہا ہو اور طبیب کو کھینچنے سے اپنی جگہ پر نہ آئے اور نہ درست ہو اس لیے کہ وہ اندر زیادہ گھس گیا ہے۔ اس وقت بیمار کو برچٹ لٹا کر اس کے موٹھے کو نیچے کی طرف ڈالیں اور دواتیں تا ایک استخوان ترقوہ اوچی ہو جا پھر اس کو برابری کریں اور اوٹھکی سے اس کو درست کریں پھر اگر بات پھرنے سے کوئی شے جابر کو چھتی ہوئی نظر آئے صاف ظاہر ہو گا کہ ترقوہ کی دونوں نوکین اس جگہ جھٹی ہیں واجب ہے کہ اس مقام کو چاک کر کے نوک خواہ کچھ کو نکال ڈالیں لیکن اس کام میں نرمی زیادہ ملحوظ رہے اگر وہ کچھ خواہ نوک نیچے زیادہ اوتر گئی ہو تا کہ سینہ کی جھلی بھٹ نہ جائے اور پہلے وہ آگے جو صفاق صدر کا حافظ ہو پٹی کے نیچے رکھ دینا چاہیے بعد از ان پٹی کو دبا کر خواہ ڈالنا چاہیے۔ پھر اگر گرم گرم عارض نہ ہو چاک کو مقام پر پائے لگانے اور اس کا الحام اور ملا دینا درکار ہے اور اگر گرم عارض ہو گئی ہو تو روغن میں تر کرنا چاہیے اور اگر سر باز و کا بر وقت ٹوٹے کے ہمراہ ایک ٹکڑے ترقوہ کے نیچے کی طرف اوترایا ہو لازم ہے کہ بازو کو کسی چوڑی پٹی سے لٹکائیں اور لطیف ہتھ کے اوپر کھینچیں اور اگر نقطہ ترقوہ کا اوپر کی طرف مایل ہو اور یہ بات کمتر واقع ہوتی ہے اس وقت بازو کی تخلیق نہ کریں جس کے ترقوہ میں صدمہ کس کا ہو پھر اس سے چت لیتا چاہیے بلکہ ٹیٹھ کے لٹیا کرے ایک مہینہ میں خواہ مہینہ پھر سے کم میں ترقوہ درست ہو کر استواری پاتا ہو۔ جو پیشان بندش کی مقرر میں اونکے بیان میں اطباء نے کہا ہے کہ چونکہ ترقوہ اندر کی طرف سے جدا نہیں ہوتا ہے اس لیے کہ وہ سینہ سے

متصل ہے اور سینہ سے جدا نہیں ہے اور اسیوج سے اسکو اسطرف سے حرکت نہیں ہے اگرچہ باہر سے ضربت شدید ہو پونچھ اور جدا ہو جائے پھر فوراً اسی طرف برابر ہو جانا ہے اور جو علاج ٹوٹ جانے کے وقت کیا جاتا ہے وہی علاج اسوقت مفید ہوتا ہے۔ لیکن جو کنارہ اسکا بہ طرف شانہ کے ہے اور اس سے جدا ہو جاتا ہے وہ کنارہ زیادہ نہیں اوترتا ہے اسلیے کہ وہ عضل جیسے دوسرے ہیں اس کنارہ کو اوترنے سے منع کرنا ہے۔ ایضاً سرشانہ کا بھی اوترنے سے روکنا ہے۔ ایضاً ترقوہ حرکت شدید نہیں کرنا ہے اسلیے کہ اسکی ساخت اسی واسطے ہوتی ہے تاکہ سینہ کو جدا کرے اور اسکو پھیلا دے اور اسیواسطے تمام حیوانات میں ترقوہ فقط انسان کے واسطے بنایا گیا ہے اور اگر ترقوہ اوتر جائے بوجہ شگافہ ہونے خواہ کسی اور وجہ سے جو اپنی قبیل ہو اسکو برابر کر کے اپنی جگہ داخل کرتے ہیں اور پٹی ہاتھ سے اور گدی بہت سی جو اسپر باندھتے ہیں وہی ہوتی ہیں جو منکب کو علاج میں بھی مفید ہوں کہ جسوقت کنارہ منکب کا اپنی جگہ سے ٹل جائے اور اس سے پچھٹا منظور ہو اس مراد کو بھی وہی بندش پوری کر دی اور جس چیز سے ترقوہ کی بندش ہوا منکب کی کرنے ہیں۔ چونکہ وہ استخوان عرقونی اور لاغز اندام گندہ اور غلیظ ہو جاتی ہے اور جب اپنی مقام سے اوتر جاتی ہے یا تجربہ کار کو ایسا گمان ہوتا ہے کہ سر اعضد کا جدا ہو گیا ہے اور اپنے مقام سے نکل گیا ہے اور وجہ اسکی غلطی کی یہی ہوتی ہے کہ سرشانہ کا اسوقت بہت باریک اور تیز نظر آتا ہے اور جس جگہ سے منتقل ہوا ہو اور ہٹ گیا ہے وہ مقام مقرر نظر آتا ہے کہ اوسمیں گڑھا پڑ گیا ہے۔ گو طبیب ہوشیار کو چاہیے وہ نہیں علامات اور دلائل پر بنا کرے جو آئندہ مذکور ہوتے ہیں کتف کا ٹوٹ جانا شانہ میں جو مقام عرض اور چوڑا ہے وہ تو بہت کم ٹوٹتا ہے بیشتر وہی باریک نوکین اور کنارے اور کونے جو کمزور اور نازک ہیں مورد آفت کسیر کے رہتے ہیں اور جب کوئی شے انہیں سے ٹوٹ جاتی ہے بذریعہ کس کے اسطرح دریافت ہوتی ہے کہ ہاتھ کے چھونے سے اس جگہ کوئی شے گرتی ہوئی معلوم ہوتی ہے مگر اکثر ان چیزوں میں شکست البیہ قسم کی پیدا ہوتی ہے کہ بوجہ اس کے خشونت اور کھڑا پن پیدا ہوتا ہے وہ خشونت بذریعہ سر کے دریافت ہوتی ہے اور خاص جگہ کا درد اور چھنا اور گڑھا کسی شے کا اگر بیان تک نہ ہو پچھ بھی پیدا ہوتا ہے اور کبھی یہ کوئی علامت نہیں ہوتی ہے کبھی یہی چیزیں ٹوٹ کر اندر کی طرف مائل ہو جاتی ہیں اسکی علامت نقص ہے کہ اس جگہ شکل پیالہ کی پیدا ہوتی ہے اور حقیقت سے کھلی آواز بھی پیدا ہوتی ہے لیکن وہ کھٹکا اتنا کم ہوتا ہے جب خوب کان لگا کر سنیں اور اسی مقام خاص کو متصل کان کے لیجا تین جب سماعت کارگرم ہوتی ہے اور جو ہاتھ اس عضو میں داخل ہے یعنی جس ہاتھ کا وہ شانہ ہے اوسمیں حذر پیدا ہوتا ہے اور درد بھی حاض ہوتا ہے علاج اسکا تلطیف بدیہ اور درنگ اور تامل کرنا اس بات میں کہ آگے سے اسکو جلدی نہ ہٹاتیں اور برابر کرنے میں جلدی نہ کریں۔ اور کبھی محاجم یعنی پچھنوں کے بھی حاجت ہوتی ہے میرے گمان میں یہ احتیاج اس نظر سے ہو تاکہ پچھ کی طرف جذب کر کے برابر کر دیں اور اسکی احتیاط ضرور یہی ہو جاتی ہے کہ مادہ جمع ہونے پائے اور جو مفرت بوجہ اجتماع مادہ کے مطنون ہے اسکا دفع ہو جانا ہو۔ نوکین شانہ کی اگر ٹوٹ جائیں اور اس کے ٹوٹنے سے قلع اور تحس یعنی پچھنا حاض ہو اور ایذا پونچھ بالضرور اسکا اخراج کر دینا چاہیے اور اگر یہ آئندہ ہو بلکہ اپنی جگہ پر بھری ہوئی ہوں اسوقت انکو برابر کر دینا چاہیے اور برابر کرنے کے بعد ایسے رباطات سے بندش کر دو ترقوہ کی بندش میں بکار آمد ہوتے ہیں لیکن جس شخص کا شانہ ٹوٹ گیا ہو تا زمانہ صحت اس سے دوسری کر دے سونا لازم ہے صہمیں دباؤ ڈالو جو

شانہ پر نہ پڑے راستہ ان سرسبز کا ٹوٹ جانا قص جسکو سرسبز کی بڑی کہتے ہیں وہ بھی لکھی جدا ہو جاتی ہے اور فقط
 ہی جدا ہو جاتی ہے اور کوئی بڑی اور کئی ساتھ نہیں ٹوٹتی ہے۔ اور کبھی ٹوٹ کر اندر کی طرف نکلتی جاتی ہے۔ پہلی صورت یعنی جدا
 ہونے کی شناخت یہ ہے کہ چھوٹے اور ٹوٹے سے ایک لکھا پیدا ہوتا ہے اور دونوں بڑے اور اسکے جدا ہونے کے نیچے محسوس ہوتے
 ہیں اور درمیان بھی امتداد ہوتا ہے اور دوسری صورت یعنی ٹوٹ جانے کی شناخت یہ ہے کہ اوٹلی وجہ سے اعراض دی اور
 مملکت عارض ہوتے ہیں جیسے ضیق العقل و سر و زنجار اور شیزہ ایسا علیل خون بھی تھوکتا ہے اور اکثر بعض حجاب سینہ پر
 تعفن بھی پیدا ہو جاتا ہے۔ ان بیماریوں کا علاج وہی ہے جو شانہ ٹوٹ جانے کا علاج ہے اور اگر یہ بڑی سرسبز کی ٹوٹ کر نیچے کیطرت
 بڑک جاتی اور اسکا علاج وہی ہے جو پوشیدہ اور چھپی ہوئی بڑی کا ہے کہ بوجہ کے چھپ جاتی اور اگر ٹوٹ کر لیلیونین گھس جاتی اور
 وہ بھی مستعمل ہوگی جو صوف سے مستند پر اور گول بنائی ہو اور نیچے اسکے ایک پٹی سیدھی رکھی جاتی اور اسکے بعد دونوں ٹیوں کو
 سرے آپس میں ملائیں گے اسلئے کہ سیدھی پٹی گول پٹی کو کھل جانے سے منع کرتی ہے لیلیون کا ٹوٹ جانا سات لیلیان
 جنگو صادق کہتے ہیں اور اصلی وہی ہے اور نہیں کبھی کسر عارض ہوتا ہے دونوں طرف سے اور اضلاع کا ذہن میں چونکہ ان چھوٹے لیلیوں کے
 اطراف اور کنارہ دوسری جانب کو شراسیف کو غفر دفات واقع ہیں چنانچہ غن تشریح میں بیان ہو چکا ہے لہذا ان اطراف کو
 سوا و رض کے کسو بھی عارض نہ ہوگا۔ لیلیوں کا ٹوٹ جانا بہت آسانی سے دریافت ہو سکتا ہے اور لمس میں پوشیدہ نہیں رہتا
 ہے اسلئے کہ تشونت محسوس ہوتی ہے اور بے موقع حرکت بھی پیدا ہوتی ہے اور کبھی اگر کان لگا کر سنیے خفیف سا کھٹکا بھی سنائی
 پڑتا ہے پھر اگر بعد ٹوٹ جانے کے اندر کی طرف پسلی جھک گئی ہو اور اسکی شناخت عروض سے ذات الجنب اور نفث الدم کی ہوتی
 لازم ہے کہ مجبور اور دست کار اسکے درست کرنے پر جرات نہ کریں اور اس پر مانتہ نہ والین اس خاص طور پر کہ اسے بالکھیر
 کھینچیں اسلئے کہ اور چارہ کار اور تدبیر نہیں بن پڑتی ہے اور تدبیر کو اسی صورت میں منحصر جان کر نہ کرنا چاہیے اسلئے کہ جلد بدون
 محاجم کے استعمال کے بہت دشوار ہے اور بچھنے لگانے سے کبھی خوف اس بات کا ہوتا ہے کہ بہت سا مادہ اس جگہ اندر کی طرف
 کیجا ہو جاتی اور بعد اجتماع مادہ کے جب قدر فساد کا گمان ہے وہ مخفی نہیں ہو پھر اسکے ساتھ نرمی کیجا اور زیادہ دیر تک نہ ٹھہرے
 کہ خوف کی بات نہیں ہے لیکن کبھی علیٰ کو غذای نفاخ جو زیادہ نفخ پیدا کرے کہلاتے ہیں تاکہ اسکا پیٹ پھول کر نفخ اور کسر میں
 مدافعت پیدا ہو اور اسی وجہ سے کسر لطف خارج کے بلٹ آکر اور یہ تدبیر بھی اگرچہ بعض اوقات میں ایسی ضروری ہوتی ہے
 کہ بدون اسکے چارہ نہیں ہوتا ہے لیکن ورم کے پیدا کرنے کا سبب غلیم ہے۔ بعض کاملین قن چیرے کہا ہے کہ موضع شکست کو
 ایسے صوف سے پوشیدہ کرنا چاہیے جو زیت گرم میں ڈبوایا گیا ہو اور اسی کی گدیان لیلیون کے بچھن رکھیں جاتیں تاکہ جگہ پھر
 تاکہ بندش درست ہو سکے اور جب بندش کے پھر سے سینہ پر پھر پھر کر لائے جاتیں کچھ نادرستی پیدا نہو چنانچہ اسکا بیان سنہ کی
 بندش میں ہم نے کیا ہے بعد بندش کے صبر کریں جیسے شوقیہ کے مرض کے علاج میں صبر کرتے ہیں اور اتنا صبر کریں جسکا
 عضو شکستہ کر سکتا ہو اور اگر کوئی ارشد بدھکو درپیش ہو خواہ بڑی ٹوٹی ہو یا چھان جتنی ہو اور اندازہ ہوا و صوقت جلد کو چاک
 کر کے ٹوٹی ہوئی پسلی کو کھولنا چاہیے اور کھول کر اسکو نیچے وہ الہ جس سے پردہ کی حفاظت ہو سکتی ہے رکھیں تاکہ صفاف ہو
 چھینے پٹیوں کے باہر نکل نہ آئے پھر اگر دم گرم عارض نہو جائز ہے کہ جہان جہان چاک کیا ہے سب کو جمع کر کے علاج کوین مریم

اور اگر دم گرم عارض ہو و غن میں دومی مہوئی گدی اور پی سے ورم کو چھاپا دین اور غلیل کو غذا دین اور تسکین ورم کا علاج کریں اور جس کرٹ او سے آرام اور چین ملے او سے کرٹ ادھی لٹیا رہنے دین کسر کی وجہ سے جو جو کرٹ پیدا ہوئے ہیں جو جو خرزات لینے کر پونین بوجہ سکہ پیدا ہوتے ہیں او کی تفصیل یہ ہے کہ حرارت کی اسذارت میں گہمی عارض ہونا ہے اور ریزہ ہیرہ ہو جاتا ہے اور کسردان گروٹین بہت کم عارض ہوتی ہے اور جب عارض ہوتی ہے خاخ کی جھلیان پھوڑ جاتی ہیں اور خود خاخ میں بھی یہی کیفیت ہوتی ہے اور چونکہ خاخ کو صفاف دین اور خود خاخ میں غصہ پیدا ہونا ہے بکھو بھی گزند اور لہم ہو چکا ہے اور تالیع اس لہم کی موت ہوتی ہے خصوصاً جب یہ صدمہ گردن کے گرد ہو چکا ہو پھر لہذا واجب ہے کہ پہلے سے حکم قطعی بالاکت کا دیا جائے اور خون لاکت واقع ہونے والی ہے اور سکی خبر بیان کر دی جاوے اگر گروٹ کی تدبیر ممکن ہو

اور استخوان موزی چاک کر سنے کے ذریعہ سے نکال سکین اس سے بہتر کیا ہے ورنہ وہی تدبیر جس سے تسکین اور لہم حارہ میں حاصل ہوتی ہو کرین اور اگر کسی قدر لقیہ گریا کی اونچی اجزا میں ملے باقی رہ جائے یعنی وہ جز جس کا نام شوک ہے او سکوفندہ نکال ڈالنا چاہیے اور اس کا پتا ٹوٹنے سے اونگینوں کے پچر وقت تفتیش کے مل جاتا ہے اس لیے کہ جو کرا الگ ہو جاتا ہے او حرکت بھی ہوتی ہے اور اپنی جگہ سے ہٹ جاتا ہے پس مناسب ہو کہ اسکو چاک کر کے جلد کو نکال ڈالیں اور سکے بعد ان کے نکال کر درست کر دیں اور وہاں ٹیم کا استعمال کریں اور اگر استخوان کا ہل لینے دو کتف کو بیچ کی بڈی اسفل قطن تک اور عصہ تک کرٹ جائے چاہیے کہ ٹین ہاتھ کی سبابہ مفقود اندر ڈال کر ٹوٹی ہوئی بڈی کو پہلے درست کریں واپس ہاتھ سے تانیکہ اپنی جگہ درست بیٹھ جائے اگر سکہ معلوم اور محسوس ہو کہ استخوان مذکور بالکل جدا ہو گئی ہے او سکوبھی چاک کر کے نکال ڈالیں بعد ازاں چونکہ سن لائق مفقود کے ہے اور جو علاج اسکے موافق ملے استعمال کریں عصبہ کا کرٹ جانا استخوان عصبہ جڑ جاتی ہے اکثر بطرف خارج کے مانع ہوتی ہے استخوان وسطی تدبیر واجب ہو کہ روکسریں کیجانی ہے لینے جس تدبیر سے ٹوٹی ہوئی بڈی اپنی وضع اور شکل اصلی کی طرف پھیری جاتی ہے اسی طرح کی تدبیر بیان بھی چاہیے اور ہاتھ سے ٹاتے ٹاتے خوب برابر کر کے زمین تاکہ بخوبی درست بیٹھ جائے اور بندش اسکی زبابطہ صاعد سے جسکی صورت بیان ہو چکی ہے کریں اگر صر انہما اس بندش کی منکب تک پہنچو اور اسی پٹی سے او سکو مضبوط باندھ کر بندش تمام کریں بشرطیکہ منکب کے قریب نہ کر وافع ہو بعد ازاں ایک پٹی او مڑتی ہوئی باندھیں اگر چہ مرفق تک پہنچو اگر کسر قریب مرفق کے ہو او سکے بعد ایک تیسری پٹی اور باندھیں جو نیچے سے اوپر چڑھتی جائے اور ہاتھ اس طرح لٹکائیں کہ زیادہ اور کچ پیدا ہو اور بالکل جھکا ہوا ہو اور تراشوا نر سے کہ اس میں خرابی زیادہ ہو اور تیرہ ہے کہ عصبہ کو سینہ سے باندھیں بشرطیکہ مرفق سے بھی زیادہ پیدا ہونا کہ مرفق اور عصبہ کو حرکت نہ ہونے پلے کے عصبہ صاحب مرفق کی شکست کا صدمہ ہو چکا ہو اور پٹی پر سکہ اور پانی یا فقط پانی ڈالیں اگر کریں ابھی ورم پیدا ہوا ہو اور یہ پٹی خواہ گدی یا چٹان کے ہونی چاہیے چار اوٹھل کی چوڑی اس سے زیادہ نہیں اور ٹوٹی ہوئی بہت رز ہو سکے ہوں اور ورم بھی پیدا ہو گیا ہو اور جو قوت گدی اور خیر صوف کی بنا کر اور روغن مناسب میں بوز کرکشی اور رزہ پٹی ہو اگر ممکن ہو اور کوئی مانع نہ ہو یا نہ ہو تو تک باندھنے کے بعد کھولنا چاہیے بلکہ دسویں روز تک بھی اگر بندھی رہے بہتر ہے اور انہیں مدت کو کھول کر پھر پھر دسویں بندش کرانی چاہیے اور نہ نظر کسی صبا طے کے اس مدت کو پہلے کھولنا درکار ہو تیرہ دن کے

اور اسی تجربہ کی طرف نظر بھی مائل ہے کہ اس تدبیر سے آفات کا دفع ہو جاتا ہے اگرچہ انجرا اور درست ہونے میں کس قدر تاخیر ہوتی ہے جیرون کے رکھنے کی کیفیت کا بیان وہی کافی ہے جو اوپر کے ابواب میں ہو چکا ہے اور جیرون کی بندش چالیس روز برابر علی جا اور اکثر نظر حسن عاؤ کہ جسمین اچھی طرح ہڈی پھرنی جگہ درست ہو کر عود کرے زیادہ کھینچنے کی ضرورت ہو اور چند ان نعمت نہوار نہ کسی سفین کی اعانت کافی ہو علیٰ حال کوئی کسی پٹھان میں کہ اسکی وضع کھڑی ہونے سے زیادہ قریب ہو بہ نسبت ٹھننے کے اور اسی کا ہنگامہ کسی پٹری وغیرہ پر جو کہ کسی میں بنی ہو کر ناجائز ہے چنانچہ اسکا بیان مقام خلع میں ہو چکا ہے اور جہان پر بغل کا نگاہ ہو اس پر کچھ بچا ہو کہ نرم اور گدگد ہو جائے اور اس کے بعد مرفق میں کوئی تھاری شی لٹکا میں جو مرفق کو بچو کی طرف کھینچ جب متداوطلب تک کھینچ چکے برابر اور درست کریں اور اگر فقط عصابہ یا موقویرہ کی بندش کسر کے اوپر اور بچو کافی ہو اور علیٰ کو چپ لٹا کر جس جگہ عصابہ کی بندش ہے اسے چند قوی اور زور آور دیو لے اور پر خواہ بچو کی طرف کھینچنا کافی ہو پھر یہی تدبیر کافی ہے اور زیادہ وقت نہ کرنی چاہیے اور اگر کسر وسط عضد میں ہو بندش ایسی جگہ کریں جہاں سے مفصل اور جو مرفقوں طرف برابر ہو اور اگر کسی طرف بہت کڑکٹ صدمہ واقع ہو اسکا علاج یہ ہے کہ اس وقت بندش کو زیادہ قریب اس طرف سے کر دوں اور اگر فقط ہڈی کو صدمہ اور پھٹ جائے صدمہ ہو چاہے فقط صدمہ اور شکاف نہ ہو مرنے کا علاج کرنا اور بندش اسکی مضبوط کرنی چاہیے مساعد کا ٹوٹ جانا کبھی دنوں کے ساتھ ہی ٹوٹ جاتے ہیں اور کبھی ایک ہی کٹ ٹوٹ جاتا ہے اور دوسرے نہیں ٹوٹتا ہے مگر بچو کا گنا اگر ٹوٹ جائے بہت برائی نسبت اس کے کہ اوپر کا گنا ٹوٹے اور صورت میں برائی نیچے کے کٹے کے ٹوٹنے میں زیادہ ہوتی ہے نسبت اوپر کے کٹے ٹوٹنے کے اور اسکی وجہ یہ ہے کہ نیچے کا گنا دینی سادہ ہے اور وہی سبب وجہ اوٹھائے ہوئے ہے اسکا ٹوٹ جانا چاہیے اور دوسری وجہ یہ ہے کہ بچو کو کسی پر گشت نہیں ہے اس کے ٹوٹنے سے قبح صورت زیادہ پیدا ہوگی ایضا اوپر کا گنا قبول علاج زیادہ کرتا ہے اور بچو والا اس قدر قابل علاج نہیں ہے خصوصاً اگر دنوں کے ساتھ ہی ٹوٹیں۔ واجب ہے کہ بروقت کٹو بچانے کے جب کھینچنے کی حاجت ہو تب ہی کی خبر لیں کریں اور ٹیک لگاتین اور مقدار بندش کی دریافت کریں کہ کمان تک بندش کرنی چاہیے۔ اس لیے کہ اگر اس صدمہ کی وجہ سے اوٹھانے توڑا ورم پیدا ہوا ہے خواہ تھوڑا سا ورم پیدا ہو اس وقت بندش معتدل اور باغازہ مناسب کرنی چاہیے اور اگر ورم اور دوا بالکل نہ ہو بندش ڈھیلی کرنی چاہیے اور اگر ورم خواہ درو شدیدا اور بافراط ہو اس وقت ڈھیلا رکھنا زیادہ واجب ہے اور جیرون کے رکھنے کی صورت اس مقام پر پوشیدہ نہیں ہے اس لیے کہ جگہ دکھاؤ کی اور کھلی ہوئی نہ لگا دے لیکن کچا چمن اتنی لانی ہوں کہ تمام کھدست کو برابر پہنچ جائیں اور انگلیوں کی جڑوں تک گھیر لیں بلکہ اس سے کس قدر مقدار کھیا چمن کی کم ہونی چاہیے۔ لیکن اس وقت بھی واجب ہے کہ اوٹھانے کو پیوند اور جوڑے سے نہ کریں اور جب کھیا چمن باندھ چکیں اور اس کے اوپر بندش بھی کر چکیں چاہیے کہ گردن سے شکل مڑی لٹکائیں جسکو عوام گل جٹا کہتے ہیں اور اس کے لٹکانے کی شکل میں اسکا خیال رکھیں کہ اگر شکست فقط گٹھ کی تھانی طرف واقع ہوئی ہے اس وقت یہی اس قدر چوڑی ہو کہ تمام مساعد کی طول کو برابر ہو۔ اگر ملاقات اس طرف یا ذیل کی جسمین باندھ لٹک رہا ہے فقط مقام کسر سے ہوتی ہے اور سب تمام اس سے جدا ہے اور اسکا سہارا نہیں پاتا ہے بالفور العوا اور پچیدگی عارض ہوگی اور جگہ کھدست بالطبع مائل اور جھکتی ہے اسے اس طرف جھکے گی۔ بلکہ واجب ہے کہ پٹی لیلی اور اکثر مقدار مساعد کے علاوہ کے اندر ہو اور اگر کسر اوپر کی طرف ہو اس وقت لٹکانے کی

صورت اچھی ہے کہ مقام شکست علاقہ سے جدا ہے اور دونوں کناروں سے گھدرست کی کم ہوا و مرفق سے اس لیے کہ اگر وہاں سے
 اسکا اوس سے الگ ہو گا مہواری اور درستی شکل پر مبن ہو گا اور علاقہ کا کپڑا نرم اور لطیف اور سکی ایسی انجمن جھول رہے
 اور نہ زیادہ کشادگی اور مہواری ہونے کے لیے ساعد کو یہ امر عارض ہوتا ہے کہ قریب اٹھا بیٹھ کر درست ہو جاتا ہے اور شکست
 جوڑ جاتی ہے رسیخ کا ٹوٹ جانا رسیخ باریک بڑی جوڑ کی ہاتھوں اور پانوں میں ہوتی ہیں اور کمر پر بڑیاں ٹوٹی ہیں
 اس لیے کہ سخت ہوتی ہیں اور اگر کوئی صدمہ صریح وغیرہ کا انھیں پہنچتا ہے اپنی جگہ سے ہٹ جاتی ہیں اور ٹوٹ کر جدا
 ہوتی ہیں لہذا ان کا علاج وہی ہے جو غلغلیہ کے ابواب میں مذکور ہو چکا اور نگلیوں کی بڈیوں کا ٹوٹ جانا یہ بڈیاں
 بھی بہت کم ٹوٹی ہیں بلکہ اپنی جگہ سے ہٹ جانا انکو عارض ہوتا ہے۔ اطباء نے کہا ہے کہ اگر یہ بڈیاں ٹوٹ جاتیں طلیل کو اب
 اونچی کرسی پر بٹھا کر حکم دیا جائے کہ اپنی ہتھیلی برابر کی کرسی پر رکھو اور زنی بڈیاں ٹوٹ گئی ہیں انکو ایک خادم خوب زور سے
 کھینچو اور درست اور برابر کرے اور طبیب اونگہ ٹھوسے اپنے اونکو برابر کرے اور سبب کو سمجھو انکو ٹھوسے کام میں لائے اور اگر انکو کھانا
 طلیل کا بچہ کی طرف جھک گیا ہو مناسب ہے کہ استعمال رباط کا اوپر کی طرف سو کرے کہ اکثر ورم گرم عارض ہوتا ہے اور چونکہ یہ بڈیاں
 مسترخ ہوجاتی ہیں اسی وجہ سے بہت سافضل انھیں جمع ہوتا ہے اور بہت جلد منجمد ہو جاتا ہے اور مضبوطی پکڑ لیتا ہے۔ اور اگر
 کسی استخوان سلامی میں عارض ہو خواہ ایک ہی اونگی میں عارض ہو لیکن طیکہ وہ اونگی ابھام ہو مناسب ہے کہ اگر نہ خاص
 بند سن جو اوپر مذکور ہو چکی ہے کون اور ہتھیلی کو اوپر سے سہارا باندھیں تاکہ ثابت اور برقرار رہے اور جنبش اور حرکت سے کچھ ضرر
 نہ ہو بچہ پھر اگر کسی ایک اونگی میں مثل سبب یا خضر کے عارض ہو چاہیے کہ اوپر سے سہارا قریب کی اونگی کے باندھیں اور پچھ
 کی اونگیوں میں کسراف ہو چاہیے کہ دو جانب کی اونگیوں کے سہارا اوپر سے باندھیں اور سب کو پے درپے درست کر کے بند
 کریں کہ یہ طریقہ بہت اچھا ہے اس لیے کہ زیادہ ثابت ہو گا اور یہ حرکت بھی زیادہ نہوگی اور جو بات کھانچو کی بند سن سے پیدا ہوتی
 ہے وہی اس سے بھی حاصل نہوگی یعنی ٹوٹی ہوئی بڈیاں جو آپس میں بندھیں گی بمنزلہ کھانچو کو کام دین کے چوڑی بڈیاں
 اور ورنج کا ٹوٹ جانا کوٹنے کی بڈی کسی شاذ و نادر ٹوٹ جاتی ہے اور بہت قوت سے ٹوٹ جاتی ہے اور کبھی السو
 حالات کے بطور ریزہ ریزہ ہونے اطراف کو ٹوٹ جاتی ہے اور کبھی طویلین پھٹ جاتی ہے اور کبھی اسکا حصہ اندرونی اندر
 کی طرف دھنس جاتا ہے اور کبھی سب احوال کو بعد اوس میں خردا و خشن یعنی چھن پیدا ہوتی ہے اور ساق اور ران میں خرد پیدا
 پیدا ہوتا ہے اور قریب قریب ان میں مور کے عارض ہوتے ہیں جو عضو میں منکب کو ٹھٹھنے سے عارض ہوتے ہیں۔ جب چوڑی
 بڈی جو عضو کو اوپر سے ٹوٹ جائے خواہ کسی عضو میں کو نہ کل آؤ اس کے درست کرنے میں بہت دشواری ہوتی ہے اور ایک دو کو تو
 نقصان عارض ہوتا ہے۔ علاج اسکا یہ ہے کہ طلیل کو اسی شکل پر نیم قدر کھڑا کر کے نہ ٹھٹھا رہے اور نہ کھڑا ہو اور دوسری
 یکساں کی اسکی دونوں رانیں خوب کھینچیں اور ایک شخص ایک ان کو زور سے کھینچو اور ایک شخص اپنے دونوں ہاتھ سے
 گرفت کرے تاکہ جلدی مدافعت اوس شخص کی خوراک کو کھینچ رہا ہو نہ کرے اور نیم کی طرف اونٹا کر نہ پڑے اور دونوں مجر دونوں کو
 کو تشدید اور بہ قوت اتھا دیا میں تاکہ برابر اپنی جگہ پر بیٹھ جائیں بعد ازاں اوسے خمد لگا بین بعد ازاں ایک توشک خواہ ہناو پر
 جو کچھ زور کا ہوا کہ سیدر سخت بھی اوس کو تائیں اور یہی تدبیر قریب بہ صواب ہے شہانہ کی علاج میں اگر کوٹ جائے اگر دیکھ لیں تو

کی جانب سے چوڑی بڈی ٹوٹ جائے اور اس کا علاج قریب شکست کے ٹوٹ جانے کی اور واجب ہو کہ تربیب کا استعمال بندش پر کریں اور گردیان اور پٹیان بہت درست اور برابر رکھیں اور جیسا مناسب بحال اس عضو کے ہے اور سیطرہ بندش کریں اور چاہیے کہ نگیر رض کا خواہ مقام ٹیک و سمنحال گدی وغیرہ کی موضع و طو پر موران کا ٹوٹ جانے پر ان جب ٹوٹ جاتی ہے بقوت کینچنی کی ضرورت ہوتی ہے بعد اس قدر کینچنی کی اپنے بہت طبعی پڑاتی ہے اور اس کی اصلی بہت یہ ہے کہ جانب وحشی میں تحدیب ہو اور جانب اسی میں تقیر ہے جیسے شکل اس کی حالت صحت میں نظر آتی ہے۔ ران کو پیچ کے ٹوٹ جانے کا حال بخوبی ملاحظہ کرنا چاہیے اور اس کے اوپر کا کنارہ بھی خوب طرح ملاحظہ کریں اور بخوبی کا کنارہ بھی بغور دیکھ لیں کہ کونسا ٹوٹا ہے اور کون نہیں ٹوٹا اور درست ہو اور جو احوال عضو کے ٹوٹنے کے باب میں مذکور ہو چکے ان سب کا اچھی طرح استعمال کریں اور بندش اور کبیرف نیچے سے جائے تاکہ جبر کی درست رہنے کی حفاظت ہو اور بجای خود اس طرح جو تربیب جائے کہ بھر جنبش نکرسے۔ اطباء نے کہا ہے جس وقت ران ٹوٹتی ہے آگے کے مقامات اور ظاہریوں کی طرف زیادہ پھرجاتی ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ بڈی چوڑی ہے اس طرح سے اور وہ خلقت کو اور ہاتھوں سے اور ٹیغیوں کے باندھنے سے اور مختلف طور کو کھینچنے سے جو بیکٹیشن پیدا کریں برابر اور درست کیجانی ہو۔ خواہ ایک سر پر بڈی ٹوٹی ہوئی صفت ام کے نیچے اور دوسرا اوپر ٹھک بندش کرتے ہیں اگر شکست وسط استخوان میں واقع ہوئی ہو اور جب وسط سے ہٹ کر قریب ران کے سرے کے ہو چاہیے کہ ایک ہالچہ ایسا بنا تین کہ اوپر سے پھین اوئی شے مثل نمڈے خواہ کمل وغیرہ کے لپٹیں تاکہ اس کی رگڑ سے گوشت نہ کٹ جائے اور وسط اس کا عائد یعنی پیر و پر رکھیں اور اطراف اس کے سر کے طرف پڑا تین اور ایک خایم کو سر کر پادین کہ نیچے ہکا کر تھامے رہے اور اگر کمزرا نو کے قریب ہو اور سو وقت ہم شے کو مقام کسر کو اوپر سے لیجاتے ہیں اور اس کے دونوں سرے کسی ایسے شخص کو جو الہ کرتے ہیں جو اچھی طرح سے کینچو اور اوپر کبیرف کینچتا رہے اور رکیہ کو خوب زور سے پکڑے رہے اس کی گرفت کا طریقہ یہ ہو کہ زانو پر ایک پٹی لپیٹے اور اس عضو کو برابر کرے اور علیل موٹہ بھل لیا ہو اور سابق اس کی ہرازا اوپلی ہوئی ہو اگر کسی بوجہ کسر کو جھنکی اور گرتی ہو اور سے جیسے ہم نے بیان کیا ہے درست کریں اور حسب قدر بڈی کسی مقام پر ران کے اونچی اور بلند ہو گئی ہو اور سکو نکال ڈالیں جس طرح پر ہو سکے اور جملہ تدبیرات بدستور سابق کے عمل میں لائیں یعنی جیسے باب عضد میں ہم نے ذکر کیا ہے ران کی بڈی بعد ٹوٹ جانے کے پچاس دنوں میں مستحکم اور استوار ہوتی ہے۔ اور ہم قریب کے بیانات میں خبر دی ہیں کہ اس بڈی کو پھر ٹھکانا اور درست کرنا کیونکر مناسب ہو بعد ازاں کہ علاج سابق کا پورا ہو چکے اور واجب ہے کہ ایسے وقت میں دونوں رانوں کے پچھن ایک گولہ لکڑی وغیرہ کا ایسے طور سے رکھیں جو اس بہت اور صورت کی حفاظت کریں جس صورت سے اور شکل سے اس کو درست کرنا ہے اور جبر معروف سے جسے ہر ایک گمان کرے اور جراح جانتا ہے اس کی اور کریں مگر ورم اور غارش کے پیدا ہونے کا ہر وقت خیال رکھیں اور جب ان پر ورم پیدا ہوتا ہے وہ ورم قوی ہوتا ہے اور بہت جلد تمام ان سے جاتی ہے اس وقت واجب ہو کہ جھٹ بہت بندش نکھول کر نقیش حال کریں اور بعد کھولنے کے ورم میں خفت پیدا ہوگی اور متفرق ہو جائیگا جو طولات ورم کے دور کرنے کی واسطے مخصوص ہیں اور نکایاں بخوبی ہو چکی ہوں قالب اور بچ چوڑی کی اوچن اس طرح کی بنائی جاتی ہیں کہ ان میں ایک طرف تھوڑی سی تقیر اور گڑھا ہوتا ہے تاکہ جہاں کی

رکھ کر باندھیں درست بیچھ جاتیں اور پاؤں کی جانب طول میں رکھ کر اونچیں دھجی اور پٹی وغیرہ لپیٹتے ہیں اور انکی یہ صورت ہو کہ اگر
جھوٹے ہوں اور ساق پر پوری نہوں بلکہ اس مقدار سے کم قطع کی ہوں ایسے قالب وغیرہ کے استعمال سے فائدہ کیا جاوے
اور قدر حاجت سے بڑے ہوں مریض کو بیفائدہ نوب اور گزند پہونچو گا علاوہ بران اگر جھوٹے ہوں تو تب بھی مریض کو کسی قدر
ضرور پہونچو گا۔ قالب کو لائے ہونے کا فائدہ یہ ہے کہ حسب قدر حصہ پاؤں کا صحیح اور ماؤف نہیں ہے اور کو حرکت سے باز رکھو نسبت
اوس حصہ کی حرکت ٹوٹے ہوئے مقام کو مضر ہو خصوصاً جو وقت غفلت اور نیند کا ہو اور اس بندن کی احتیاج بطرف ان
آلات کی بڑی شکست میں ہوتی ہے اور پھر بھی جب تک اور جگہ اور تدبیرات سے فارغ نہولیں اور کسی طرح کی اور تدبیر کا کرکے
تب یہ قالب چٹھانا چاہیے اور نیز اسکا استعمال قبل از ورم مناسب ہو اور ورم کو تحمل قالب وغیرہ کا نہیں ہے خلا
یہ ہے کہ قالب چٹھانا ایک ملا اور آنت جان سے اور سوا بمقرب اور مشقت کے اور کیا اس میں ملتا ہے اور مناسب ہی ہے
کہ جب تک اور جیلے تدبیریں ہو سکیں اسکا استعمال نہ کریں ٹوٹی ہوئی ران کا اوٹھانا اور اونچا کرنا اور سیدھ چاہیے حسب قدر
صحت میں اور ٹھنکی اور اونچی ہوتی ہے اور سیدھ چھلپاتی اور ٹھنکی ہو بوقت صحت کو اور سیدھ بندن کے بعد بھی قبض اور ضبط
اور اونچی اور نیچی کرنی چاہیے اور زیادہ تر مفید ایسے وقت میں بھی ہے کہ جہاں تک ہو سکے اور سکے پھیلانے کی تدبیر کریں۔
یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ ران اور کولاجس مقام سے ٹوٹ جائے کچھ نہ کچھ عرج اور لنگ لوس جگہ بعد درستی کے ضرور باقی رہتا ہے
اور اگر لوگ ران اور کول سے کے عضل کی منقطع ہو جائیں پہلے جھول پڑے گی اور دوبارہ بعد درستی کے مقدار میں نقصان پہونچے گا
یہ کہ فلک کا ٹوٹ جانا فلک بہت کم ٹوٹتا ہے ران اکثر ٹوٹتا ہے اور جو صدمہ اسے عارض ہو نہ بیلوس کو پہونچا جائے
کہ ٹوٹنے میں خشونت پیدا ہوتی ہے اور چپنی میں جھککا پیدا ہوتا ہے اور قوت لاسہ اس پر آگاہ ہوتی ہے اور کان
سے بھی وہ آواز سننی جاتی ہے اور اس سے بھی شناخت کر سکتے ہیں کہ اگر مثل حالت سابق کے ہو صحیح ہو ورنہ ماؤف ہو
علاج اس کا یہ ہے کہ ساق کھینچیں اس کے بعد فلک کو اپنی جگہ داخل کر دیں اور اگر اجزا اس کے متفرق ہو گئے ہوں پہلے اجزا
کو جمع کر کے پھر اوسے اپنی جگہ داخل کر کے چھاتیں لینے اور بھرا ہوا رے ساق کا ٹوٹ جانا اگر ساق کی چھوٹی ہوتی ہے
ٹوٹ جائے یہ انگسار اسلم ہے نسبت اسکو کہ ٹوٹی ہوتی ٹوٹی اور اگر چھوٹی ٹکٹی اور پروالی ٹوٹنے کی جھکا و بطرف خارج اور قدم
لینے سامنے کے ہو گا مگر چلنا پھرنا ممکن ہو گا۔ اور اگر برسی لی پچروالی ٹوٹ جائے ساق بطرف خلف اور خارج کے جھکے گی ران
اگر دونوں ٹکٹی چھوٹی اور بڑی ساتھ ہی ٹوٹیں گی نہایت زبون حالی پیدا ہوگی اور ایسے وقت کبھی بابت پیدا ہوتی ہے کہ ساق
بسنب طرف جھکتی ہے اور کسی جانب اسکا میلان نہیں ہوتا ہے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ علاج ساق کے ٹوٹنے
برقیاس معالجہ ساعدہ ہو اور مثل اوسے کے ہے۔ مگر ساق کا ترچھا اور کچھ ہو جانا اور ٹوٹنے کی شکل ٹھنکی سے متفرق ہونا
مثل انخواف عضد کے نہیں ہے بلکہ وہ سیدھی ہے لہذا واجب ہو کہ ایک مدت تک اسکا سیدھا ہو جانا خیال کیا جائے۔
اور بہت دنوں تک اسے اپنی جگہ پر رکھا کریں کعب کو ٹوٹ جانے کا سامان ٹوٹنے کے صدمہ سے کعب محفوظ
ہے اسلئے کہ اوس میں ضلالت زیادہ ہے اور اس کے نگہبانی کرنے والی چیزیں اس کے گرد پیش بہت جی میں اکثر صدمہ
کعب پہونچتا ہے یہی ہے کہ اکثر جاتا ہے اور اسکی تدبیر اب غلغ میں مذکور ہو چکی ہے پاشنہ پاؤں کا ٹوٹ جانا

پاشنہ کا ٹوٹ جانے سے شکل سب اور بعد ٹوٹنے کے علاج بھی اوسکا دشوا ہے اگر جنب ٹوٹا ہے اسطرح ٹوٹا ہے کہ آدمی اوپنی جاگہ کر کے اپنے پاؤں پر ٹیک لگا کر اور اوسے کے بھل سنبھل کبھی پاشنہ کے ٹوٹنے سے کوفت غلیم اور سیلان خون کا بطرف بطون عضل کے عارض ہوتا ہے اور بعد سیلان کے وہی خون اونہیں عضلات میں منجمد اور سبہ ہو جاتا ہے اور یہ امر غرض عظیم از قسم حمی اور اختلاط عقل اور ارتعاش مفاسل اور شنج از طرف پاؤں کے پیدا کرتا ہے۔ اور اگر اس میں درم گرم ایسا پیدا ہو کہ بخوبی ظاہر نہوا اور باہر جلد کے اوسکا حجم نکل آئے اور اوس میں تیرگی ایسی پیدا ہو جو پہلے نہ تھی یہ علامت نہایت ردی ہے اور اسکو دلالت اسی پر ہے کہ یہ درم متعفن ہو رہا ہے اور اگر درم پاشنہ پاؤں کا ظاہر ہو جائے وہ نہایت بہتر ہے اور کبھی اوسکا ننگا فٹہ ہونا بھی میسر ہو جاتا ہے۔ اور جب پاشنہ کا انجماد ہو کر اور بخوبی اپنی جگہ بیٹھ جائے چلنا پھرنا اور سر زور دیکر ادیت پیدا کرتا ہے اور درج بھی بروقت چلنے کے پیدا ہوتا ہے اور اگر جیسا چاہے اتنا درست ہو کر مل نہ جائے اور کبھی قدر کمزوری رہے۔ ایسا انجماد کو مفید نہوگا یاؤں کی اونگلیاں اگر ٹوٹ جائیں اور نکلے ٹوٹنے اور اتر جانے کا علاج وہی ہے جو ہاتھ کی اونگلیوں کا ہے اور کبھی بعض ہوشیار مجراؤنگلیوں کو قدم کے زریعہ سے درست کر دیتے ہیں کہ روندنی روندنی اونگلیاں اپنی جگہ پر درست بیٹھ جاتی ہیں فن چھٹا کتاب چہارم سے سموم کا بیان اس فن میں پانچ مقالہ ہیں پہلا مقالہ اصول اور قواعد کلیہ جو ہر سموم مشروب معلوم ہیں اور اوقتیہ فیصلی بیان اون زہر دنگو معالجہ کو جو حیوانی نہیں ہیں بیان عاظم سموم مشروب سے بچنے کا اور علاج انہیں سموم کا عام طریقہ سے۔ جس شخص کو خوف اس بات کا ہو کہ ایسا نہ ہو کوئی اور زہر کھلاؤ خواہ کھلاؤ اور واجب کہ غذائیں بہت کھٹی اور تیز نمک کی خواہ حریف غذا یا بہت شیریں خواہ جنکی بو بہت تیز ہے کبھی استحال نہ کرے اس لیے کہ اکثر زہر دیو والی اسو طریقہ سے زہر کا طعم اور ذائقہ چھپا دیتی ہیں اور جس گھر میں اونکو اشتباہ سموم ہو جانے کا ہو زہر زیادہ کہ سنگی اور شنگی کی برگزدان نہ جائیں اس لیے کہ زیادہ بھوک اور پیاس بھی زہر کے ذائقہ اور بو کو چھپا دیتی ہے علاوہ بران اگر پیٹ بھر آدمی جو طعام اور شراب سو فارغ ہو چکا ہے گو دھوکہ میں اگر زہر پی لے اسوقت زہر کو در عرض اور دو باتیں عارض ہوتی ہیں اول تو جو مقامات طعام اور شراب سو ممتلی ہیں اونہیں زہر مدفون اور پوشیدہ ہو جاتا ہے۔ دوسرے عروق وغیرہ بروقت سیر ہونے کے سب ممتلی ہوتے ہیں لہذا سم کو گہما گہما نش نفوذ کی نہیں ملتی ہوا اور کبھی بعض قسم کی غذا یا شراب جو رگوں میں بھری ہوئی ہے اور میں ایک قسم کی تریاقیت ایسی ہوئی ہے جس سے زہر کا اثر بدون علاج کے ٹوٹ جاتا ہے پھر بھی ایسے شخص پر جسے کھانا سموم ہو جانے کا ہے بظاہر احتیاط کے واجب ہے کہ وقتاً فوقتاً اپنی عادت میں داخل کرے استعمال اون ادویہ کا جو دائم سموم ہیں جیسے مشرودیلوس کہ اوسکی منفعت دفع سموم میں جرب ہو چکی ہے خواہ جھون طین اونی اسطرح انجیر کو ہرہ برگ خشک سداب کو بیس جزہ برگ مذکور اور جزہ دوجہ اور نمک نیم کوفتہ پانچ جزہ دواؤں انجیر خشک پانچ جزہ دواؤں بھی اس بارہ میں عجیب النفع ہے کہ جمیع سموم کی سمیت دفع کرتی ہے اور اون دواؤں کا بھی دفع سموم میں یہی حال ہے لیکن آج تک بخوبی دریافت نہوا کہ در دو باتیں ہیں یا ایک ہو۔ ایضا تخم شلغم کو چاک ڈیڑھ درہم ہرہ مطبوخ سداب کہ ایضا نمک بھی ایسا ہی ہے۔ اسطرح جو شخص اپنے بچاؤ کا خیال زہر سے رکھتا ہے اسے احتیاط ان سب باتوں کی شخص خبر کے کھانے پانی میں فقط نہ ہو بلکہ بروقت کو طعام اور شراب کی اگر اوس میں خیر کی مداخلت نہو دیکھ بھال کر کھایا کرے اس لیے کہ اکثر مہمان جو ایک حیوان بھی ہے خواہ رتیلہ اور غریب وغیرہ کھانے اور شراب میں کچھ اور نہاتے وقت گرتا ہے اور باورچی وغیرہ کو خبر نہیں ہوتی کہ وہ جانور کس وقت گرا اور اکثر ہوا

اور سمی جانہ بعض کھانوں کی بھی حق خواہ ہو شراب کو نہایت درست رکھتی ہیں اور دیکھ کر اس کی طرف جاتے ہیں اور کبھی سمین گر کر مر جاتے کبھی شکر مٹھور مشک وغیرہ میں سو شراب پی جاتے ہیں اور کبھی او سمین تے کرتے ہیں اسی واسطے چھت دارسکان خواہ سایہ درخت کو بھیجے کی چیزیں خواہ جن مقامات پر کھاس وغیرہ زیادہ ادا لیتی ہے وہاں کے اشیاء سے پرہیز کرنا چاہیے بیان عامر سموم مشروب کا زہر کے دو صنف ہیں ایک قسم نقطہ نظر اپنی کیفیت کو اثر کرتی ہے دوسری صنف اپنی صورت اور تمام جو جسمانی سے اثر کرتی ہے۔ پہلی قسم وہی ہے جو عفونت پیدا کرے جیسے اربن بھری اور مثل اس کے خواہ سوزن اور سخت پیدا کرے جیسے فریون خواہ تبرید پیش از حد پیدا کرے اور مخدر ہو جیسے افیون خواہ مالک روح میں سدہ پیدا کرے آمد و شد نفس کی بند کر دی جیسے مردانگت دوسری قسم جو تمام جوہر جسمانی سے موثر ہو مثلاً بیش اور لہلہ جسکو لوگ ایک قسم کھانہ گوند بیان کرتے ہیں خواہ بیش کا گوند ہے یا قرون سنبل کا یا کسی اور خیر کا اس طرح قرون سنبل اور نمونہ بلنگ یعنی جیتا کا پتا اور ازین قبیل اور چرین الیسی ہیں جو تمام اجزای جوہری سے موثر ہوتے ہیں اور ایسے زہر نہایت بد اور زہون ہیں ایضاً بعض اقسام زہر کے کسی ایک ہی عضو خاص یا اوکلی سمیت ہو جتنی ہے جیسے ذرا بچ کر اسکا ضرر خاص مثلاً نہ پرہیز ہوتا ہے اور بعض اقسام زہر کے تمام بدن پر اثر ہوتا ہے جو زہر تبدیل مزاج کر کے خواہ بذریعہ نفیس یا کسی عضو خاص کو مضرت پہونچا کر مملک ہو ممکن ہے کہ اسکا اثر بخوشی دیکھ کر لوڈا ہر ہو اور فوراً اثر نہ کرے خلا وہ یہ ہے کہ جو زہر عفونت پیدا کرتا ہے جس قدر زیادہ دیر تک بدن میں ٹھہرے ردائوت اسکی بڑھتی جاتی اور فعل اسکا زیادہ ہوگا اور ایسے زہر سے نجات اور سلامت مال کی تدبیر یہی ہے کہ تحلیل اس زہر کی خواہ جس کو اس زہر سے عفونت حاض ہوئی ہے بذریعہ تعریق وغیرہ کے کریں خواہ علاج بالصد کر کے اس زہر کے اثر کو توڑ دالین یہ بھی جانتا ضرور ہے کہ ضرر مخدرات کا گرم مزاج میں ایک طرح سے ضعیف ہوتا ہے اور دوسری طرح سے خون ہوتا ہے اور اس جگہ جو غالب جانب ہو اوسی کا حکم بھی غالب ہوگا پس اس حیثیت سے کہ مزاج حار قلب میں ہو اور مخدر کی مقاومت کرنا ہے فعل زہر مخدر کا ضعیف ہوگا اور بایں نظر کہ شے مخدر بدن حار سے اسکی تلخیص ارواح وغیرہ کو فنا کرتی ہے اسلیے کہ جوہر دوائی مخدر کا بار داور ثقیل ہے اور روح خفیف اور گرم ہے اور اسی قوت حرکت شیرانات کو اور اونا کا جذب جو بردقت حرکت انقباض کے ہوتا ہے وہ بھی دوائی مخدر سے زیادہ ہوتا ہے اس نظر سے مضرت دوائی مخدر کا ابدان حارہ میں شدید ہے خصوصاً جب خیال کیا جائے کہ مزاج اصلی مخدر کا معاد مزاج ابدان حارہ کو ہے شاید یہی مضرت سموم حارہ کی بھی نسبت پیدا حارہ کے ثابت ہو جائے اسلیے کہ مزاج گرم قلب سے اثر سموم حارہ کا بقوت دفع کر دینا ہے لہذا اثر زہر کا ضعیف ہوگا اور اسکی قوت کی تحلیل ہو جاتی ہے لیکن شراب میں مزاج گرم میں جذب اثر بقوت کرتے ہیں پس وہی ضرر پیدا ہوگا جو مخدرات میں پیدا ہوا اسلیے واسطے جالینوس نے کہا ہے کہ فونیون اور میرے گمان میں یہ پیش ہے خواہ کوئی اور رسم قاتل کسی آدمی کو ہلاک کر دینا ہے اور زہر ایر ہلاک نہیں کرتی ہے اسلیے کہ زہر کا اثر قلب بعد مدت اور اتنے زیادہ کے پہونچتا ہے جب خوب بدن ہی متقل ہو جاتی ہے اور وہ انفعال ایسا ہوتا ہے کہ اسکی بعد سوا استعمال غذائی کے اور کچھ باقی نہیں رہتا ہے اور آدمی کے بدن میں یہ استعمال قبل از وصول بطرف قلب کو ہو جاتا ہے کیونکہ اس کے مسامات وسیع ہیں اور حرارت اسکی شدید ہے اور زہر ان کے حرکات ذی ہرچ بقوت جذب کرتے ہیں میں کہتا ہوں یہ بھی ایک جہ ہو سکتی مگر مناسبات جو درمیان قوائے فاعل اور

قوامی منفعہ کے ہیں اور انکا بھی لحاظ کرنا ضرور ہے اور کہاں سے معلوم ہوا کہ قوتیوں مذکور اثر سمیت کا نسبت اوس مزاج عریض یعنی مزاج عام کے جو حیوان مطلق کا پیدا کرتی ہے نا اینکه جب یہ دو اثر بہ فادہ ہوا اور کوئی مانع اسکے تاثیر کا نہ ہو تو محض براہ مزاج عام حیوانی کے انسان کی قاتل جو اور قاتل ہنوشل دراریر کے جب اسکی تاثیر کا مانع پیدا ہو سو ای مزاج کے بلکہ یہ بھی محتمل ہے کہ قوتیوں بقاس مزاج رز زور کے سم ہی نہوا اور اگرچہ رز زور کا وصول مستحیل بہ خدا ہو کہ قلب انسان تک مثل قوتیوں کے نہیں پہونچتی ہے اور مملکت نہیں ہوتی ہر پھر بقراط نے ایک جگہ یہ بیان کیا ہے کہ بعض بوڈھی عورتوں کی تھوڑی تھوڑی مقدار بیش کی کھانی بھی شرم کی اور سطح بڑھانے بڑھانے مقدار مملکت تک نوبت پہونچاتی لیکن چونکہ طبیعت عادی ہوگئی کہ سطر کا ضرر نہ پہونچا اور جرات اسکے استعمال پر ہوگئی۔ میں کہتا ہوں کہ روفس حکیم نے بیان کیا ہے کہ ایک لڑکی کم سن کہ نندائین اسقدر زہر کی خوگری کرائی گئی اور ایسا مزاج اوسکا زہر کا اثر دار ہو کہ اوسکے لعاب ہیں کہ کھانی سو حیوان ہلاک ہو جاتا تھا اور مرغی اوسکے لعاب ہیں کے پاس نہیں بچھکنی تھی اور غرض اس سے یہ کہ یہ لونڈی جسٹن شاہ کے پاس شب بائش ہو وہ اسکے زہر سے ہلاک ہو جائے اسقدر لالہ قسم سموم یہ خاص قسم پر زہر کی کبھی نظر اون حالہ کے کیا جاتا ہے جو بدن میں پیدا ہوتے ہیں مثلاً بدن میں ایک قسم کی لذخ اور تقطع اور منوص یعنی پیچ اور مڑور پیدا ہوتا ہے اور جیسے اندرونی کو کوئی شے کھائی جاتی ہے جب یہ اعراض پیدا ہوں دریافت کرو کہ زہر از قسم ادویہ جارہ حلیقہ کے ہے مثلاً زرخ اور سبک یعنی سنگیا اور سیاب کشتہ کا استعمال ہوای۔ اگر التهاب شدید اور درد عروق کا اور بکثرت برآمد ہونا پسینہ کا اور سرخی آنکھ کی اور کرب اور پیاس پیدا ہو معلوم ہوگا کہ زہر میں فقط حرارت کا غلبہ تھا جیسے فرمیون اور اگر سبابت اور حرارت و بردت پیدا ہو دلالت ہوگی کہ یہ زہر از قبیل مخدرات کے ہے اور اگر سوای سقوط قوت اور عرق مارا اور غشی کی اور کوئی اثر ظاہر نہ ہو و زہر ایسا ہوگا جو تمام جسم پر اپنے سے بدن انسان کو مضر ہے اور بھی قسم نہایت بولن ہے کبھی رات کی وجہ سے بھی زہر کی شناخت کیجاتی ہے خواہ تمام بدن کی بوسے جیسے ناگوار بوائیوں کی اوس شخص کے جسم سے جو انیوں کو پتہ خواہ کسی خاص عضو کی بوسے جیسے مونہ کی بدلو او سوقت جب کوئی بدلو زہر پی چای جیسے ارنب بھری اور اوسطس اور وزایج کبھی قے کے دیکھنے سے بھی شناخت زہر کی ہوتی ہے اسلیے کہ زہر خوردہ کی فے اکثر جو زہر کو بذریعہ آنکھ کے بنا دیتی ہے خواہ قے کی بوسے اوسکا پتلا لگ جاتا ہے۔ خواہ قے کے فرمیو سے اگر سموم بیان کرے بھی شناخت کر لیتے ہیں جیسے مردانہ جو رتے کرنے کے آنکھ سے دکھائی پڑتا ہے اور سطح۔ اور خون لبتہ اور شیلبتہ اور سطح ایون بذریعہ کے پہچانی جاتی ہے اور ارنب بھری لبو و صغیر بذریعہ ہولکت علامات روی کا بیان جسوقت سموم پر غشی طاری ہوتی شروع ہوا و دون حدقہ چشم اوٹنے پلٹنے لگیں اور سیاہی آنکھ کی جانب ہو جائے اور اسکے بچنے کی امید نہیں ہے۔ اسطرح اگر لکھیں سرخ ہو جائیں اور زبان باہر نکل آئے اور نبض ساقط ہو جائے اور پسینا ٹھنڈا ہونے لگے علامت زہر ہے اور ایسے وقت میں نسبت کم زہر رہنا ہے قانون علاج زہر خوردہ کا سنتی زہر خوردہ کے علاج میں ظاہر لکھنی چاہیے اور جہاں تک ہو سکے بہت جلد جگر کی کریں جسوقت دریافت ہوا اسوقت مستحیل علاج ہوں اور سمیت زہر کی بدترین پھیلنے سے پہلے اوسکا مذاہر بہت مناسب ہو۔ آب نیلگم اور روغن کینڈا اور روغن زیت پلا کرتے کر ایٹن اور تے پکرنے میں بہا

کونین بسفوف مکرر اور متبرہ بہ ہے کہ او وہ مذکورہ بالا میں کسب شدہ شبت اور بوق بھی داخل ہو اور کبھی زیت میں حفص اور محرم
اور یہی راضل کرتے ہیں اور نہایت بہتر ہے کہ جو چیز خضر نے کرانے کے کھلائی پلائی جائے اسکی مقدار کمتر ہو یعنی بہت سی غذا
اور نہ سا پانی سے کرنے کے واسطے استعمال کرنا چاہیے اسلیہ کہ اگر بالضرر سے نہ بھی ہوگی ضرر کم کا فقط کثرت مقدار اکول
اور مشروب سے اور صاف کر کے گا اور اس نہ پر یہ چیزیں غالب جائیں گی اور جب تو ہو چکا اور جب نہ ممکن ہو اس سے تے کراد چکا
اوسکے اور بہت سا دودھ پلانا چاہیے کہ نہ کبھی ضرر کم کا تو دیتا ہے اور اگر دودھ ملا کر پھر دوبارہ تے کر ایتن۔ ایضا اگر جو شانہ خم
اوسکے ہر اور روغن زرد کے بھی دافع سمیت زہر کا مونا ہے خواہ بندہ پوتے کے یا بندہ پوہ اسہال کے اوسکے بعد دودھ کا استعمال
اجود ہو۔ مسکہ کا استعمال دودھ کے استعمال سے بہتر ہے۔ ایضاً تخم کتان اور اس طرح شراب شیرین اور چربی یکھ سلا کی
ہوئی اس طرح آب خاکستر خوب انکور بھی نہایت مفید ہے واجب ہو کہ بعد تے کے فوراً حقہ کون خصوصاً اگر اعضا و اسفل کثیر
کیہ اذیت زہر کی اور تری ہوئی معلوم ہو اور اگر اضطراب و پرکیرف خواہ نجی کیرف ہو مگر زیادہ ہو لازم ہے کہ او وہ مقرر
اور مسہل کا استعمال کون اور دودھ کے پلانے سے غفلت نہ کریں اور اگر احتیاج تریاق کے پلانے کی ہو مثلاً تریاق طین وغیرہ اسے
بھی استعمال کریں کہ وہ دوا بہت عمدہ ہے اور دفع سمیت پر بخوبی معین ہوئی ہے اور خصوصاً جب ابتدای امر میں اسکا استعمال
کیا جائے کہ زہر کو بخیمہ نکال دالتی ہے نسخہ تریاق طین مختوم کا جب الفار و مشتقال طین مختوم و مشتقال ایر سا یعنی پنج
سوسن و مشتقال اور سب کو زیت بن معجون کریں مقدار شربت کی مقدار ایک بندن کی لینے بقدر ریمہ کے ایضاً جب
بلسان زوفا و خشک تخم لفت بری فلفل ابض فلفل سیاہ و فلفل و ج ترکی انیسون تخم کر فس محسری فطر اسالیون اسکا
زیرہ کرانی بزر البیج ہر واحد سے چار درمیات سنبل الطیب نقاح انوخر ہر ایک سے پانچ درمیات سیلوہ اٹھارہ درمی حماما میں نیم
شہد میں معجون کر کے شراب باطرا و رومی کے ہمراہ استعمال کیے تاکہ تنہا گل مختوم کو ہمراہ خراب کے استعمال کریں جب بھی وہی اثر
پیدا ہوگا ایک قوم نے گمان کیا ہے کہ مرغی کا فضلہ اگر فی الحال بعد کھانے زہر کے پلا دین زہر کو براہ تو نکال دیتا ہے۔ منجملہ مشرق
کے یہ بھی دولہے عصا رہ فراسیون عصا رہ برگ نے مار دین تخم گزرجہ بیدستر بنق انجیر خشک سداب یہ بھی ایک و البسوت
بہت محمود ہے کہ شورہ خواہ لو نابو بقدر چار درم پلا تین اور روغن مروا کیدریم شراب شیرین کے ساتھ اور اگر بعد تے کرنے کے
التاب اور سوزش پیدا ہو آب برف اور روغن گل ہو کر کیا ہو پلا تین اور پھر تے کر ایتن اور اچھی طرح حفاظت کریں کہ مسموم
سوئے نہ پائے اور نہ اسکی سانس ڈھیلی خواہ غلبہ قوم کی وجہ سے ہاتھ پانوں میں شستی نہ آئے پائے اور اسکے گرد شور فل رو
رکھیں مثلاً ہتھیا رکھ کر ایتن خواہ اور چربین کھٹ کھٹائیں جب صورت حال بخوبی کھل جائے اور زہر بخوبی پہچان لیا جائے پھر علاج
اوسی زہر کا کرنا لازم ہے جیسا ہر ایک کو باہین مذکور ہوتا ہے۔ واضح ہو حقیقت حال کا دو صورتوں سے ہوتا ہے پہلی صورت
یہ کہ دریافت ہو جائے کہ یہ زہر کس جنس کا ہے دوسری صورت یہ ہے کہ دریافت ہو کہ یہ زہر کس نوع کا ہے مثال پہلی صورت
کی مثلاً معلوم ہو کہ زہر از قسم مقلحات حادہ کی ہے اسکا علاج دودھ اور گھی اور فالودہ پتلا جو چور اور روغن دام اور روغن زرد بنوایا
کیا ہو خواہ جو چیز حدت کو توڑتی ہے اوس سے بنا کر استعمال کریں۔ خواہ یہ بات دریافت ہو کہ یہ زہر از قسم اسہال کی ہے اسوقت
تبرید زہر کا فوراً اور روغن فلفل اور آب کشنیز وغیرہ کے کہ بن لیکن یہ سب دوا تین برف میں سرور کر کے استعمال کرنی چاہئیں اور

اعضا و رئیسہ پر ضیاع و خلل و غیرہ کا کائنات اور ہر وقت او سکومرد کرتے رہیں نہجہ اون چیزوں کے جو ایسی زہر کو مفید ہوتی ہیں گائے کا دھنیا
سوکھا ہوا اور اگر احتیاج فصد کی ہو فصد کھول دین اور یا معلوم ہو کہ یہ زہر از قسم مخدرات کہ ہے اس وقت تریاق اور دوا و طلیت دینا
مسک اور فاد زہر کا استعمال کرین شراب خالص میں اس طرح تو مفعول لکھن کا بھی استعمال کرنا چاہیے خواہ یہ معلوم ہو کہ یہ زہر جو ہر
روح کو مضر ہے اس کا علاج شرود و لیلوس اور تریاق اور دوا و مسک اور فاد زہر سے کرنا چاہیے اور بار اللحم اور شراب کا استعمال کرین اور
خوشبو و لیلوس کو زیادہ استعمال کرنی چاہیے اور وہ مقام صہین رہتا ہو وہ بھی خوشبو کرنا چاہیے اور کڑے کبھی خوشبو دار بنائے جائیں اور
پھینکین سپدر پے واقع کرین اور نم معدہ کی مالش کیجای اور اسکے موندہ میں ہوا پھونکی جائے اور بالائی کھڑے جائیں۔ لیکن اگر قسم
زہر کی بعضہ دریافت ہو جائے پھر علاج خاص اسی کا کرنا چاہیے چنانچہ تفصیل بیان کرین گے۔ خلاصہ یہ ہے کہ جو دوا سموم کو پلائی جائے
ہو یا اسی سے غرض زہر کی حدت کا ٹوڑنا ہوتا ہے اور جو ہر سم کا منظور ہوتا ہے جیسے دودہ اور فاد زہر وغیرہ کہ انکا استعمال انہیں
اعراض سے کیا جاتا ہے۔ یا مراد اوس دوا سے یہ ہوتی ہے کہ جو ہر سم بعضہ نکل آنے جیسے گل لہنی وغیرہ یا غرض دوا سے مقابلہ کیفیت
زہر کا ہوتا ہے جیسے لکھن شراب میں ملا کر پلانا جسے بچھونے دنگ مارا ہوا دوا یہ مشترکہ تمام سموم کے واسطے یہ دوا تین میں
مقابلہ زہر کا کرتی ہیں اور اوس زہر کو طلب تک نہیں پہنچتی دیتی ہیں جیسے تریاق اور شرود و لیلوس اور سب قسم کے فاد زہر
جرب ہون اور گل مختوم اور تریاق جو اوس سے بنائی جائے اور تریاق راجہ اطبا کہتے ہیں کہ زہر د فلی اور برگ اور نکازہر کے ہر قسم کے
دیتی ہیں یہ بھی کہتے ہیں کہ جب عراس علاج میں عجیب النفع ہے اور دوا و لیلوس ہے۔ انجدران اور بیچ انجدران سموزن ایکدر سم و حاشی
دودہ سم شد میں ملا کر آب سب کو سہراہ استعمال کرین جو دوا اوس سے بنائی جاتی ہے نہایت درجہ پر مفید ہے۔ سیخ ہر مریم اگر
سہراہ شراب کو پلا تین اور قوتج بھی اور تخم سلجم ایضا غار بقون دودہ سم سہراہ شراب کو سہراہ و شان اور خبازی اور تخم خبازی اور
برگ خبازی اور اوسکا شور با گوشت میں پختہ کیا ہوا ایضا دوا چینی مغز استخوان خرگوش سرکہ شراب کو سہراہ جو بوزن دوا و قہ
ہو یا جذبہ ستر ایک شقال اور دوا و قہ زیت اور قصوم۔ ایضا گوگرد کا پانی پھوڑا ہوا تخم گز خضو گز را طلیطی اور طلیت طلیخ مہر
طلیخ ماسالیوس اور تخم درخت سیکنج عجیب النفع ہے ہر کرب سیکنج بری ایک دھنہ جذبہ ستر برگ زہر واحد ایک جزو تخم خطل جسے
وزن جمیع اجزا کا لہر بڑے رستے کے استعمال کرین اور بہت سی دوائیں ایسی ہیں کہ انکی تاثیر زہر سموم میں بالخاصہ مشہور ہے بھل
اوسکے یہ بھی کہتے ہیں کہ بوسے کا گوشت پاک کیا ہوا اور پوست جدا کیا ہوا فوی ترین اور ہر واسطے دفع زہر کے مچلا بیان سموم
حجر بہ معدنیہ وغیرہ کا اوہن سموم میں سے جہر اردین سرخ رنگ کی ہے بعض آدمیوں نے حکایت کی ہے کہ پھر وہن ایک حجر
سمی متشابہ لیس کے ہوتا ہے اور وزن ایک انگ اوسکی قاتل ہے اور اس پھر کو سموم حقیقہ میں شمار کیا ہے جو جمیع جوہر اپنے
متر کرتے ہیں جیسے بیش اور یہ بھی کہتے ہیں کہ اوس پھر کا علاج اور مہین کا لیک ہو اور سب سے زیادہ فاد زہر اوس حجر سخی کے علاج میں
نافع ہے زہر قی زہر پارہ تو اکثر آدمی پی جاتے ہیں اور کہ خوف اوس میں نہیں ہے اس لیے کہ اسفل کی طرف بہستور نکل آتا ہے پان
جسکے کان میں زندہ پارہ ڈالین اوسے الم شدید اور اختلاط عقل عارض ہوتا ہے اور کبھی نوبت تشنج کی بھی پہنچتی اور ایک گرائی
شدید اوسے جانب محسوس ہوتی ہے اور بیشتر نوبت صرع اور سکتہ کی پہنچتی ہے اس لیے کہ جو ہر داغ اوسکی بدوت سے اذیت پہنچتا ہے
اور اوسکا ہلنا اور پھسلنا اور بوجہ پیدا کرنا یہ سب امور موجب ابتلا و داغ ہوتی ہیں اور کشتہ پارہ کا خواہ زہرین بقول البتہ ہر دے ہے

اور مضر ہے کہ لفظ طبع پیدا کرتا ہے اور اس سے اعراض مشابون اعراض شارب مرکب کی پیدا ہوتے ہیں جیسے شخص اور چھید کی امعا کی اور تے الدم اور قتل زبان اور قتل معدہ اور اسکے جسد پر درم پیدا ہوتا ہے اور پیشاب بند ہو جاتا ہے علاج بہت عمدہ علاج بعد تنقیہ کے خواہ جو تدبیر قائم تنقیہ کے ہو یہ ہے کہ ایسی دوائیں پلائیں جیسے مروذن تین درہم شارب میں ڈالکر خواہ مارا غسل وغیرہ کر کے ایضاً مارا غسل سے بوریق ملا کر حفتہ کر لیں بعد ازاں علاج سحج امعا کا کریں اور حفتہ سحجی بر عایت تقویت قلب کو اور یہ مشترک ہو کر چاہیے۔ اگر بارہ کان میں بھر دیا ہو چاہیے کہ ایک پانون پر کھڑا کریں اور اسی طرف کو گزرتے جھکاتیں اور سر بھی اُسکا اسی جانب کج کریں جہاں تک ممکن ہو خصوصاً اگر اسی طرف کے ہاتھ میں کوئی وزنی چیز لیکر جھکے اور سحجی اخراج کا زیادہ ہو گا اس طرح اگر اسی جانب جھولا جھولائیں جب بھی نفع میں ہو گا اور جو بارہ زیادہ اندر کی طرف چلائے گیا ہو اور سیسوی کی سلائی کے ڈالنے سے کیس قدر لپیٹ کر نکلتا ہو پھر وہ لوگوں کو یا سامنے رکھا ہے اور اسکے اخراج میں چند ان دقت نہ چاہیے اسلئے کہ بارہ جب اوتنا قریب ہو اور یا قریب ہو مگر اوس مقام کے قریب ہو جہاں تک سلائی وغیرہ جاسکتی ہے اسی حاجت بطرف گھوڑی اور ایک پاؤں پر کھڑے ہونے کی نہیں ہوتی اور اگر اس سے زیادہ دور ہے پھر اوس وقت سلائی وغیرہ کا داخل کرنا کچھ مفید نہیں ہوتا مرکب اور برادرہ رصاص جو شخص مردانہ کھا جائے اوسکا بدن سحج جاتا ہے اور زبان اوسکی بھاری ہو جاتی ہے پیشاب پاخانہ اوسکا بند ہو جاتا ہے اور کبھی براز بند نہیں ہوتا بلکہ باظراف دست آتے ہیں اور اسکے معدہ میں ایک گرائی پیدا ہوتی ہے اور امعا میں گرائی پیدا ہوتی ہے تاکہ اکثر کثرت معامی تقیم کا باہر نکل آتا ہے اور نوبت سحج امعا کی پہنچتی ہے اور اور اعضا میں نفع اور بھر بھری پیدا ہوتی ہے اور اسکے شکم میں ایک لاساختہ مثل تھیر کے اوٹھتا ہے رنگ اوسکا رصاصی ہو جاتا ہے اور اس میں غلگی پیدا ہوتی ہے اور کبھی خناق کی نوبت پہنچتی ہے اور کبھی اسکے بعد اعراض امعا کے پیدا ہوتے ہیں اور تمام بدن کا رنگ مثل اسرب کو ہو جاتا ہے۔ اور یہی خرابی اور بد حالی برادرہ رصاص کے کھانے سے پیدا ہوتی ہے علاج اوسکا یہ ہے کہ جلد علاج مشترک سے ابتدا کریں مثلاً تنقیہ ایسی دوائوں سے کوہن جو قوت تفتیح کی رکھتی ہوں جیسے طبع اور تخم کرفس اور انجیر اور شبث اور بورہ ارمنی اور واجب ہو کہ مروہ لون تین درہم ہمراہ شراب کے پلائیں خواہ سنبل رومی ہمراہ پنجال جنگلی کوہنر کرسر میں داخل کر کے پلائیں کہ علاج بالغ النفع ہے خواہ افستین رومی اور زونا تخم کرفس اور فلفل خصوصاً لینے تنہا فلفل ہمراہ شراب اور یہ سب دوائیں بھی ہمراہ شراب کو خواہ بوزن ایک درہم مارا نصف درہم فلفل لیکر خوب پلائیں تاکہ خوب بھاری ہو میں سو بوزن چھ قیراط پلائیں خواہ سقمونیا کو مارا غسل میں پلائیں غذا اوسکی جو ہمیشہ کھلانے کی لائق ہے وہی شوربے جو گوشت بچہ کو سفند سے بکائے جائیں۔ علامت اوسکی اچھی ہو جاتی کی یہ ہے کہ طبیعت میں انطلاق پیدا ہو اور قبض جانا رہے اور بول کا اور ارہ ہونے لگے خلاصہ یہ ہے کہ اوپر مذکورہ اور جو دوائیں پسینا لانے والی ہیں خواہ اور اندر کرنے والی ہیں خواہ مسهل میں انہیں کی ضرورت ہے اسفنداج لینے سپیدہ اوسکے پینے سے زبان سپید ہو جاتی ہے اور اعضا میں استرخا پیدا ہوتا ہے اور کھانسی شدت آتی ہے اور پھلکی دم لینے نہیں دینی عقل اوسکی نچھٹ ہو جاتی ہے بدن سرد ہو جاتا ہے اور دماغ بھی سرد ہو جاتا ہے عشی اور سہ طاری ہوتی ہے کبھی اوسکے خلق میں کچھ سا فزہ محسوس ہوتا ہے اور اوسکی لہر لینے کو سے اور زبان میں خشونت پیدا ہوتی ہے اور خشکی آجاتی ہے اور پیٹ میں مڑوڑا معدہ میں نفع موندہ میں درو ستر

بعد از ان طبعی تخم گمان اور طبعی از راز و طبعی جو جبر خواہ مجموع یہ دونوں اور عصارہ ملوکیہ ہمراہ شہد کے پلا تین اور ہمیشہ دودہ اور لچکا
 اور لزوجات اور دسومات اور شور بای خمی یعنی جس شور سے کو چلی سے پکایا ہو خصوصاً خبازی کے ہمراہ پلا تین اور اگر کھائی
 پیدا ہوئی ہو نیز پودہ جیات اور علاج نورہ کے اور سکی تدبیر کربن الفضائے کرانی اور حقنہ کرانا اور کلنا کرنا اعضا اندرونی کا اور
 لیسٹن یعنی نرم رکھنا چاہیے اور اسکا علاج قریب ہی ہرنال کے علاج کے ایک یہ بھی دوا اس بارہ میں اجض الہائی لکھی ہے۔
 بول حار اور تلخ آمو بقدر دوداق کے آب گرم میں پلا تین آب صابون کا حال قریب ہی چونہ اور بریل کے حال سے
 اور علاج بھی کیساں ہے زاج اور شنب یعنی سرخ اور سفید پتھری کے کھانے سے کھانسی شدید کا استقدر میجان ہو
 کہ نوبت سل کی ہو بخوبی ہے علاج اسکا شہادہ خر کا بلانا اور کھن اور شکر کا استعمال کرنا اور شربت زوفا وغیرہ کا استعمال کرنا
 نہار مونہ ٹھنڈا پانی پینا آب سرد نہار مونہ پینے سے خواہ بعد حمام کے یا بعد حمام کے ٹھنڈا پانی پینا خوف مزاج اور عود
 استسفا سے اسن نہیں ہوتا ہے علاج اسکا دوا الکرم اور دوا الملک وغیرہ سے کرنا چاہیے اور کبھی تھنا شراب خاص
 پینا کافی ہوتا ہے بیان مجلی مسموم نباتہ کا جو زہر از قسم نباتات کے ہیں منہلہ اسکے پیش بھی ہے اور یہ زہر بدترین مسموم
 ہے اسکے کھانے والے کے دونوں ہونٹہ سوچ جاتے ہیں اور زبان میں بھی ورم پیدا ہوتا ہے اور اکھیں بند ہوئی جاتی ہیں
 اور پے در پے دوار اور غشی عارض ہوتی ہے اور دونوں ساقین پاؤں کی بیکار ہو جاتی ہیں۔ جب اس حال کو ہو چو نہا
 زبون حالی پر دلیل ہوگی۔ اور کوئی شخص بعد اس حال کچھ بھی جانتا ہے بھروق اور سل میں ضرور گرفتار ہو کر خلاص
 پاتا ہے اور ان دونوں مرض میں ایک نہ ایک اس سے ضرور لاحق ہوتا ہے۔ اور کبھی فقط پیش کی بوسہ گھنٹہ سے صرغ
 عارض ہوتی ہے۔ اور پیش کا عصیر یعنی شیرہ میں ترکو بجھاتے ہیں وہ نیز جس کے زہرین فوراً بوجہ سمیت کو قتل کرنا ہے
 علاج پہلے بہت جلد اس سے تے کرانی چاہیے طبعی تخم سلیم سے بعد از ان عصیر انگور ہمراہ روغن گاؤ کے تھوڑے تھوڑے فاصلہ
 کے بعد پلا تین اس طرح طبعی قشور بلوط ہمراہ شراب کر اس کے بعد اصلی علاج اسکا فادزہر اور دوا المسک اور دوا جابون
 جو کھاس ہمراہ پیش کے پیدا ہوتی ہے اور دہی اور سکی تر یا ق ہے (فتبارک اللہ احسن الخالقین) اور تر یا ق کبیر کا استعمال
 کوں کہ وہ بھی ایک حد میں پر فید ہوتی ہے بہت عمدہ اسکی علاج میں یہ ہے کہ مشک کا استعمال کر بن ہمراہ قراخہ فادزہ
 کے خواہ مفادار ایکد رجم روار المسک اور ایک قراط مسک کی بعض لوگ گمان کرتے ہیں کہ بیج کبراسی پیش کا فادزہ ہے
 اور حقو فادزہر میں سب پیش کے علاج میں بکار آمد ہیں اور عمدہ ہیں خصوصاً وہ فادزہر جو مشابیح پتھری کے ہے اور
 اس پر خطوط اور قور سے مثل خطوط مرکب کو ہوتے ہیں۔ ایک حیوان جس کا نام فارہ البیش ہے اور فارسی میں وہ پیش
 موشن کہتے ہیں وہ بھی اسکے مزاج کی ضد ہے اور پیش کے اثر کو باطل کرنا ہے اگر اس حیوان کے کسی عضو کو خواہ کوئی
 بڑی اوتے کے جسم کی کھلائی جائے فوراً اثر پیش کا باطل ہو جاتا ہے قرون اس قبل اسکی باہت میں اختلاف ہے بعض
 کہتے ہیں کہ سنگیا ہی ہے یعنی پیش کی جڑ جو شخص اس زہر کو کھائے اس پر علامات سرسام کے ظاہر ہونے اور زبان سیاہ
 ہو جانے کی اور اس کے نازہ سے خون قطرہ قطرہ نکلے گا علاج پہلے علاج مشترک تے کا کرنا چاہیے اس طرح کہ آب جو
 روغن گل نیلیم ملا کر اور ازین قبیل یہ بھی دوا مشترک ہے کہ ایک شقال کا ذر ایک اوقیہ گلاب میں گھول کر پلا تین بعد

اور رب انکور بھی مفید ہے اور ان سب دواؤں کے ہمراہ چکنائی کی چیزیں اور لزوجات جنکا ذکر اوپر ہو چکا ہے بھی ضرور استعمال میں لانی چاہئیں اور ان کے بعد حقنہ کا استعمال ضرور ہے بلکہ درجہ بالا دین کو کھتے ہیں اور اسکے استعمال سے شکم اور حلق میں تقطیع اور التهاب اور امراض عاده عارض ہوتے ہیں اور بیشتر بعض اعضا معطل ہو جاتے ہیں اور بعد ازاں کہ پھر درست ہونے خواہ بیکار رہی ہو جاتیں و سواس پیدا ہوتا ہے اسلئے کہ سودی کا احرار ہو جاتا ہے پھیلا دین کی مقدار قائل و معتدرا کا دین ہے اور کبھی بعض آدمی منظر خاصیت کو مضر نہیں ہوتا ہے خصوصاً اگر ہمراہ جوز کے کھایا جائے اور میں نے مجسم خود ایک شخص کو دیکھا ہے کہ وہ ہمراہ خود کی اتنی مقدار پھیلا دین کی ہضم کر جاتا تھا کہ بہت زیادہ ہے اور کچھ اسکو خوف اور پرہیز تھی علاج روغن بادام اور روغن کنجد اور روغن زرد اور شیر تازہ اور دسولات از قسہ شربا کے اور ازین قبیل سب چیزیں بنے انرجین سکون اور مسوڑ حر کے درد اور سوزش اور کھلی میں کمی پیدا ہو اسکے بعد گائے کا دہی برتن میں سرد کر کے اور روغن بنفشہ بھی سرد کیا ہوا اور آب جو اور آبہای فو کہ یہ سب سرد تھی ہوئی استعمال میں لائیں اور برتن سرد کیا ہوا پانی اور مین بٹا تین اور ستر کا جو علاج مضمون ہے وہی اسکا بھی کہہ بن۔ منجھلا وان اور یہ کے جن سے اسکا علاج کیا جاتا ہے حبل لغو اور جونا اسکا فاذر بر سے بیچ جسکو مہدی بن لٹوری کہتے بوبہ تیری اور حدت کے ہلاک کر دیتی ہے علاج اسکا لما اور کے علاج یکسان ہے اور اوبان سے اسکی مضر بخوبی دفع ہو جاتی ہے سداب بری لینے جنگلی تلی جو شخص اسے کھائے اولی آنکھوں میں جو طہ لینے ساری آنکھ کا اپنی جگہ سے ہٹ جانا عارض ہوتا ہے اور سوزش اور التهاب شدید پیدا ہوتا ہے علاج اسکا یہ ہے کہ پہلے تپے کرا تین آب گرم سے اور تربت سے بعد ازاں مثل کنیر کے علاج کریں خواہ اور جو مہوم مثل کنیر کے ہیں اونکا علاج کریں سنا جیسا سداب کو ہی کا گوند ہے کبھی اسکا مفر مثل باذروج کے ہوتا ہے مارج اسکا گرم ہے جو شخص در کھائے اسکے بول و براز دونوں بند ہو جاتے ہیں اور زبان سوچ جاتی ہے اور قراقر اور نفخ اور حلق میں سوزش اور محدہ اور جو طہ عین اور سرخی موندہ کی پیدا ہوتی ہے اور کبھی بوجہ اسکی حدت کو تمام بخین تپی او چلتی ہے۔ اور اکثر لہب غشی اور صغر نفس کی پہونتی ہے علاج یہ ہے کہ پہلے بہت جلد تپے کرائی جائے اور اسکے بعد روغن زرد اور دودہ اور کنہ اور آب پلا تین اور روغن گل اور شیر تازہ سے غوغہ کریں اور سیکنجین اور زلال آستین ایک دوا بھی اطباء کی مثل فاذر بر کے مشہور ہے واسطے سافیا کے تخم۔ اور ملک البطم اور اصل محروت اور طبع شعیب ہے۔ ایضا جندبید سترج سرکہ گرم کے خواہ ہمراہ شہد کے مجھے خیال ہے کہ شاید یہ اثر اس میں بالخاصیت ہو خواہ اسوجہ سے کہ بدن سے اسکے زہر کو بذریعہ تحلیل کے دفع کرتی ہے اور فاس ظاہر تو مقتضی اسی کا ہے کہ تیرہ سے علاج کرنا چاہیے اور تیرہ ہی اولی ہے جنہاں تک اسکے اعراض مثل اعراض کندش اور خریق ابغض اور اسود کے ہیں اور وہی علاج بھی ہے جو خریق کا علاج ہے و مذہبئی سے اسہال خلیع عارض ہوتا ہے علاج یہ ہے کہ تپے کرائیں اور اسہال کے روکنے کی تدبیر کرانے وقت دودہ اور کنہ بار بار پلاتے رہیں اور اسہال کے روکنے میں رعایت بحال سم ضرور ہے اور کبھی اسکی سمیت کو ضرر اور اسہال دونوں کو فقط تریاق کافی ہو جاتا ہے کندش اور خریق سپید اور عطفیا اور حصارہ قنار الحجار اور سوسن کی ایک قسم روی اور غاریقون سیاہ کندش لینے بچکنی سے مثلی بے انداز پیدا ہوتی ہے اور کبھی اسکی وجہ

خناق بھی پیدا ہوتا ہے اور یہی حال عطیش کا ہے اور خرق سے بھی متلی اور تے پیدا ہوتی ہے اور کبھی ایسا مادہ جمع ہو جاتا ہے کہ اس کا دفع ہونا دشوار ہوتا ہے بلکہ اخناق اوس مادہ کی وجہ سے عارض ہوتا ہے اور کبھی اسہال بھی پیدا ہوتا ہے اور یہ سب اعراض آدمی پر غشی پیدا کرتے ہیں اور سقوط قوت اور عرق سرد اور تشنج واقع ہوتا ہے اور خصوصاً خرق سپید اور غالیق سیاہ اور یہ دونوں تاثیر میں یکساں ہیں جالبینوس کہتا ہے بنیض اوس شخص کی جسے خرق کھالی ہو ابتدا میں عریض اور متغاض اور ضعیف ہوتی ہے اور بطور میں بھی زیادتی ہوتی ہے اس لیے کہ حرارت غریبی مادہ کے پنچر گھٹتی ہوئی ہوتی ہے یعنی وہ کثیر جو دوا مذکور سے متاثر ہوا ہے اور دفعہ دوا کا اثر اوس تک پہنچا ہے اور نہما طبیعت اوس کے دفع پر قادر با استقلال نہیں ہے پھر جب خود بخود عارض ہوتی ہے اوس وقت بنیض میں اخناق ایسا پیدا ہوتا ہے کہ اوس کا نظام اور سلسلہ کیسوی کچھ باقی نہیں رہتا ہے اس لیے کہ اندرونی قوت مادہ کی پنچے دبی ہوئی ہے اور جب بنیض میں انتظام اور استواری حال شروع ہوتا ہے اوس وقت مریض کا حال اچھا ہونے لگتا ہے اگر توجہ مریض کا بطرف صلاح حال کے نہ ہو بلکہ محلی آنی شروع ہو جائے اور تشنج واقع نہ ہو میں ضعف اور اختلاف زائد پیدا ہوگا اور اگر اخناق گلوگیر لغات غیر منظم مریض ہوگا اور بطور بھی لاحق ہوگا اس لیے کہ عارضہ بھی بچھا ہوا ہوگا اور کبھی بنیض میں موجیت اور رطوبت کے پیدا ہونے سے خرق کٹو کچھ بھی قتل کرتی ہے علاج واجب ہے کہ بہت جلد خرق کے نکالنے کی تدبیر لیں اور دوسرے طرف اوس کے خرق کو پنچے کی طرف اترنے کی تدبیر کریں مگر یہ حقہ قویہ کو مثل شحم خفیل وغیرہ سے اوس کے بعد اوس کے اخناق کا علاج ولبا کرین جو اب قطر میں کہا گیا ہے اور اگر خود بخود تے کم ہوئی ہو ابتدا میں پھر تے کر این اور بہت سی دوانہ پلا تین بلکہ پہلے اوس کا پیٹ آب نیلگم سے جو دین پلاوسکی دوا می مقلی پلا تین اور بعد دوا تے کر این اور اگر تشنج عارض ہو دودہ اور روغن زرد پلا تین اور اوس کے بدن کے بڑے بندہ بالاش قیروطی ملین کی کرین اور ابتدا معتدل کی مداومت رکھیں اور جو علاج تشنج کا ہے اوس سے علاج کرین خرق سیاہ کے کھانے سے اسہال شدید اور اخناق عارض ہوتا ہے اور دودہم جو شخص اس کا استعمال کرے تشنج پیدا کر کے مہلک ہوگی اور پہلے ہلاکت ہو خفقان اور سوزش زبان اور زبان کو کاٹ کا گز زخمی کرنا اور دودہم کا بہت سی سپے در پے اور نفخ عارض ہوتا ہے اور بعد از ان جلیل مذکور تشنج کے آثار طاری ہو کر رختہ پیدا ہوتا ہے پھر مر جانا اور علاج تدبیر قوت سمیت کی اور یہ معلوم ہے کہ بنیض مثلاً اخناق میں کوثر تشنج کے پلا تین خواہ زریہ اور انیسوان اور چند بیدستر اور مثل ہونہان لیکر پیچ سے قریب دودہم سے کہ استہال کرین پہلے زریہ اور ہنظام نفخ پر پھر سے گرم کر کے رکھیں خواہ اور طرح کی سہیگ جو دہم اور نفخ کو باشران کرے یہ ہے اوس کے بعد مازہ اور تر عمارہ شہد اور روغن زرد دمازہ کے کھلا تین اور روغن زریہ و اشعریہ سے ہنسم کا اور شہد آب شہرہ حیرن پانی کی آمیزش زیادہ ہو اگر اس کے استعمال سے فوہب تشنج کی ہو پھی ہو و سی تدبیر کرین جو دہم نفخ ابیض کے علاج میں مذکور ہوگی اور جب فراط اسہال عارض ہو آب سرد میں بٹھائیں اور رلوب قابضہ اور دودہم جالبہ کا استعمال کرین جو دہم الف معرب گرم دانہ کا ہے اگر دودہم اس میں سے نکائی جائے عارض اور دودہم پیدا ہوتا ہے اور پھر موت واقع ہوئی ہے علاج اوس کا مثل علاج خرق کی ہے واذی ایک دانہ چھوٹا سا ہوتا ہے اگر زیادہ مقدار اوسکی کھائی جائے مہلک ہوتی ہے علاج اوس کا یہ ہے کہ دودہم اور مسلمات ادویہ کا استعمال کرین اور دودہ اور چکنائی کی چیزیں بہوجب بیان بالا کے استعمال کرین فطری رینڈی اور

کرنا چاہیے شربت منفعت بہرہ آب جو کے خواہ اور دو اتین کھانسی کھنکھاہٹ میں تریب کی قسم زبون زرد اور سیاہ
کا استعمال سے وہی اعراض پیدا ہوتی ہیں جو خربق اسود اور غار یقون سیاہ کا استعمال سے پیدا ہوتے ہیں اور علاج
بھی وہی کرنا چاہیے جو انکا علاج ہے اور خاص علاج تریب کا یہ ہے کہ روغن بادام جودہ جودہ ملا جاوے اور مشترک علاج وہی ہے
جو سب کا لکھا گیا اور بعض اطباء نے کہا ہے کہ روغن محل کی مقدار کثیر سے لے کر الی جاوے تو دیرینوں کی طبیعت کو بہت
نہیں بچھپانا اور علاج استہکامت کے سمیات کا علاج کرنا چاہیے اور مجھ گمان ہے کہ یہ ادویہ مادہ تھوہے اور شاید کہ حادہ نہ بھی
ہو بلکہ انتہائی کہ اس دوائے استعمال سے اختلاہ عقل اور خرد و بیان تک حاض ہوتا ہے کہ ہونٹھ میں بھی اس قسم کا
تدوید پیدا ہوتا ہے کہ ایک حالت سننا بہت ہی والیکے ہونٹھ کے ہو جاتی ہے اور اسیدو اسطے زبان یونانی میں خربق المثل ہے کہ اس
شخص کی ہنسی ایسی ہے جیسے تو دیرینوں کھانے والی کی ہوتی ہے علاج اسکا بھی مشترک ہے اور بعض کی رائی یہ ہے کہ
پہلے تے کر اتین اس کے بعد اسے شہد ملائیں اور دودھ کا بنیا اور تمام بدن میں تیل لگانا اور بادمان سنوہ کی مالش کرانی اور
آئرن حار کا استعمال اور دھک اور ادویہ افندہ تشنج نصیث کا استعمال کرنا یہ سب علاج اس کے مفید ہیں طونیوں اس دوا کو
بھی میں نہیں بچا تھا مہون اور اس طرح اسکا علاج بھی میں نہیں جانتا مہون سگر مجھے فرنیہ سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ بھی ادویہ حادہ
میں سے ہے اور یہ بھی احتمال ہے کہ حادہ میں سے نہو بعض اطباء کہتے ہیں کہ اس سے غلغلوئی پیدا ہوتی ہے ہونٹھ اور زبان میں
اور خبوق اور دوسوا اس اور سقوط منض بھی عارض ہوتی ہیں لبوب زنجہ انکے احوال قریب خربق اور نہیں احوال کہ میں جو
عفصل اور ابجزہ میں مذکور ہوئے ہیں اور علاج بھی وہی ہے خصوصاً لبوب فوا کہ یہی رب انکور اور ریاس اور قلع و غیرہ اور
کھلی دوسے سے تلی پیدا ہوتی ہے اور غشی اور کرب بھی عارض ہوتی ہیں اور یہ لبوب مثل جوز کے باخوبانی کی گھٹلی اور ناریل
اور بادام کا میں نہار موندہ خالص شراب کا پینا اکثر نہار موندہ شراب خالص کے پینے سے خاف اور درو چند اقسام کو
اور التھاب پیدا ہوتا ہے خصوصاً اگر بعد ریاضت اور تعب کو اور اس سے زیادہ ایذا اگر شراب غلیظ اور شیرین ہو لائق ہوتی ہے۔
علاج یہ ہے کہ بذریعہ فصد کے استفراغ کرین خصوصاً اگر فصد واجب ہو چکی ہو بنظر علامات و خوب فصد کے اور تے کرانی بہت
عمدہ علاج ہے اگر آب سانی ہو سکے بعد ازاں تریب مزاج کی آب سرد اور فقع بازو اور بار ال رائب ترش سے اور آب فوا کہ اور
افراس کا فور وغیرہ سے کوہن شہد سرائنا خواہ جسمیں سمیت آگتی ہو اور اکثر بلاد اقلیہ کھٹ کو یہ شہد لاتے ہیں اسکی بو
ایسی تیز ہوتی ہے جسکے سونگھنے سے چھینکین آنے لگتی ہیں اس شہد کے کھانے سے بھی اعراض مہلک پیدا ہوتے ہیں جیسے
عفصل کے کھانے سے پیدا ہونے میں خواہ اوٹنگن کے کھانے سے اور سونگھنے سے جلد اور جھٹ پٹ غشی طاری ہوتی
ہے۔ اور تخذ ابزہ برابر ہوتا ہے۔ شہد ایک اور بھی قسم ہے بہت بڑی اسکا حال اعراض اور علاج میں مثل شوکران کو
نہے علاج سداب اور بھی نکلیں کا کھانا اور شراب جسکا نام اومالی ہے بلانا چاہیے اور کھلانی جائیں اور تے کرانی جائیں
جب تک ممکن ہو دلیق موزیک اصلی کو کہتے ہیں جو اسے استعمال کرے اس کے شکم میں فراق اور پچ اور موڑ بدون دست آؤ
کے اور بدون دوار کے پیدا ہوگا علاج پہلے واجب ہے کہ پانی اور شہد ملا کر تے کر اتین اور خفہ لین سے احتقان کرین اور اگر
آستین کو بہرہ شراب کثیر اور خببین کے پلا تین وہ بھی نافع ہے اور خاص ایسی شخص کی دوا ہے کہ طبع جرجر کا استعمال کرتا

ایضاً سنبھل اور جذبیدستر اور فلفل بھی مفید ہے اور سرکہ اور آب گرم سے نمکید کر بن مجلی بیان ادویہ سمیتہ بارودہ جو نباتات کی قسم میں ہیں جو شخص افیون کھانے اور کھن میں خدرا اور برودت پیدا ہوتی ہے اور حکم یعنی مجلی پیدا ہوتی ہے اور بعد کچھانے کے اقبون کی بو اسی جگہ سے آتی ہے اور دوار اور چکی اور ظلمت بھرا درختی طلق اور سانس میں کوٹاہی اور اطراف میں تبرکی اور موٹھ میں زردی اور چہرے پر بھی زردی اور صعبوت ایسی جو انہیں محسوس ہوتی ہے اور نباتات یعنی پنکی اور زبان کی کٹی آنکھوں کا اندر کی طرف فوراً نہ ہونا سب اعراض کو بعد کراڑ کہ جس سے گلوگرنہ ہو جائے اور پینہ سر و نکلتا ہے ٹھنڈی سانس آتی ہے مر جاتا ہے منجملہ اسباب اسکو مقبول ہونے کے خون کا غلیظ ہو جانا کہ پھر خون روان نہیں رہتا ہے اور روح کی تبریک و سہی اور آلات نفس میں تشنج پیدا کرتی ہے مقدار شربت جو مہلک ہو دو درہم کی ہے اور دودن کے اندر مہلک ہوتی ہے بے خطر اگر شراب میں دالکھ لپٹین اثر اور سکا زیادہ ہوتا ہے ہاں اگر مقدار شراب کی اتنی زیادہ ہو کہ مقاومت اور سکو سمیت کی کرے اور فو زیادہ اثر ہوگا اور ابدان حارہ میں بھی اسکی مضرت زیادہ ہوتی ہے اسلیے کہ مضادات اور مخالفت اس زہر کی بدن گرم سے زیادہ ہے اور نفوذ بھی اسی بدن میں زیادہ ہوتا ہے چنانچہ مفصل ہم نے قانون عام میں بیان کر دیا ہے علاج وہی قوانین مشترکہ جو بار بار مذکور ہو چکے اسکے علاج میں مستعمل ہو کر تنقیہ بھی کیا جائیگا اور روغن ملا کرتے بھی کر ایتن گے اور گرم پانی اور نمک اور یورہ ایتنی وغیرہ سے فے کرائی جائے اسکے بعد سکنجبین ملا کر اور پانی اور شہد بھی پلا تین اور قوی حقنہ سے اما کہ کہیں منجملہ ادویہ نافحہ کے سکنجبین اور آستین کا استعمال ہے ایضاً آستین کو شراب میں ملا کر اور طعنت اس زہر کا تریاق ہے اسبطر دار چینی خاص کر اور ہمراہ سرکہ اور پنچ کے بھی اور اسبطر جذبیدستر تھا اور فلفل اور جوز بھی مفید ہے کبھی الیچو مسموم کو اور سکا تریاق مخصوص اس ترکیب سے دیتے ہیں طعنت اور اہل اور جذبیدستر اور فلفل سہوزن لیکر شہد میں ملا کر معجون طیار کر بن۔ مقدار شربت ایک بندہ سے لیکر ایک جزو تک ہے اور اکثر اسکی سمیت سے نجات اسبطر حاصل ہوتی ہے کہ ایک متقال طعنت پچیس درہم شراب ریجانی میں ملا کر استعمال کریں اور شراب کہنے بھی اسکے واسطے عجیب النفع ہے خصوصاً اگر رقیق ریجانی کہنے ہو جائے اور پانی کی آستین کی زیادہ متحمل ہو اور اس میں کسب قدر دار چینی بھی شریک ہو پھر بھی تریاق کہیلاور سوخنا اور شر و دیطوس کو شراب کے ہمراہ استعمال کرنے سے بڑھ کر کوئی دوا نہیں ہے۔ واجب ہے کہ اس مسموم کا دماغ چھنک کے ذریعہ سے ہلایا جائے اور بھجکنی کا ناس خواہ اور ادویہ منجملہ کا استعمال کیا جائے کہ علاج یعنی اسباب سمیت کو دفع کرنے کے واسطے نہایت عمدہ ہے اور بالی مسموم کے چنے وغیرہ سے اوکھڑے جاتین اور کسی وقت مہونے نہ پائے اور بدن میں اسکے روغن ہاؤ گرم کی مالش کی جائے جیسے روغن اور روغن سنوسن اور سوگھانے میں جذبیدستر اور مشک کو اختیار کریں اور آئرن گرم میں بھجائیں تاکہ تشنج سے امان حاصل ہو اور شدت خارش کی نہونے پائے اور غذا میں شوربا و روغن دار اور مغزا استخوان اور اقسام شحوم کے اختیار کریں جو زمار کو ہندی میں دھتورہ کہتے ہیں اسکے کھانے سے دوار اور سرخی دونوں آنکھوں میں اور عشا وہ یعنی آنکھوں میں برودہ سا پڑ جاتا ہے اور شکوہ یعنی مستی اور نباتات یعنی پنکی پیدا ہوتی ہے اور ایک متقال وزن دھتورہ کا مہلک اور قابل ہے کہ ایک ہی دھتورہ کبھی قتل کرتا ہے خصوصاً ہندی دھتورہ کہ اس میں سمیت زیادہ ہوتی ہے اور قتل سنسے پہلے سر و پینہ ٹھنڈی سانس طہر ہوتی ہے اور ایک متقال سے کم مثلاً نصف درہم یا اوس سے بھی کم قطع نباتات اور سرکہ پینا کر ٹپے اور سواری ضعیف اور

نانون او میوین کے اتو یا کو ہا کر ہمارے کرنا ہے تا اس طرح اعظم علاج بھی ہے کہ بذر اور نظرون اور پانی کے تے کر این تریاق و ستورہ
 روغن زرد سے اور شراب بمقدار کثیر مرہ غلغلہ اور حار فرما اور جب الفار اور زارچینی اور جندبہ ستورہ کے بھی اسکی سمیت سمجھا
 دیتی ہے اور اطراف کو آب گرم میں رکھنا اور نام بدن کو بذر لیمہ کرے اور رونی کے سینک کر گرم کرنا اور تدریجاً روغن زرد
 او قسط سے کرنا اور تا اسکان خوب دور آیا جائے اور پوری ریاضت کرانی جائے اور بعد وڑا نے اور ریاضت کو غذا ہا پیو نہ
 اور شراب شیون کا استعمال کرے اور جمیع علاج افیدن کا استعمال کرے جو یہ سر و ج نہی لقاہم کر کہتے ہیں اور یابرج بھی دہی
 ہے اس کے اعراض اور دھتورہ کے یکسان ہیں اور ایک حالت مثل لیمہ ترخس کے اور کھلی کرنا اور صہم لیمہ کرے چہاں ہوتی
 ہے سہیلے اسکی زیادہ سمیت رکھتے ہیں اور دانہ اس کے بھی فزیہ چنکران کے سمیت ہیں اور یہ سمیت اور یہ سمیت اور یہ سمیت اور یہ سمیت
 بھی اثر پیدا کرتا ہے علاج اسکا دھتورہ اور افیون کے علاج ہے اور واجب ہے کہ افستقین کو شراب یا کو شراب یا کو شراب یا کو شراب
 ایضا غلغلہ جندبہ ستورہ خردل کو استعمال کریں اور سرکہ بھی اس کے بھی اثر ہے اور یہ سمیت اور یہ سمیت اور یہ سمیت اور یہ سمیت
 عذرات کرنا ہے اور چھینک پیدا کرنے کی تدبیر بھی ہر روز کرنا ہے اور یہ سمیت اور یہ سمیت اور یہ سمیت اور یہ سمیت
 کئی ہیں اور زفت اور دھوان بھی ہوتی ہے کاناک میں پینچو تین اور اس کے سرورن پر سرکہ شراب اور روغن زرد لگا کر
 اور اتنی مہلت نہ بایتن کہ سو جائیں بلکہ اگر نیند آئے خواہ او گھسے یا ہو یا لہو او کھیرا کھیر کر بیدار اور تہہ کیے جائیں اور چھینک
 لانے کی تدبیر اور انگھون کی جڑوں کو چھانکے ذریعہ سے بیدار کریں اور پھر پانی کے تے میں درویش سورہ یا پیکھو اور ان
 قسم عذرات کو ہے اور طبیعت بھنگ کی رکھتے ہیں اور یہ سمیت اور یہ سمیت اور یہ سمیت اور یہ سمیت اور یہ سمیت اور یہ سمیت
 مڑا پیدا ہوتا ہے اور ایک حالت مثل ایسا دس کے پیرا ہے اور یہ سمیت اور یہ سمیت اور یہ سمیت اور یہ سمیت اور یہ سمیت اور یہ سمیت
 خونی بھی پیدا ہوتا ہے اور انجام کار میں غشی بھی پیدا ہوتی ہے اور یہ سمیت اور یہ سمیت اور یہ سمیت اور یہ سمیت اور یہ سمیت اور یہ سمیت
 چوتھ اور ساتویں دن کے لیکن موت سے پہلے دونوں ہاتھوں میں خدر یعنی سن پیدا ہو کہیں علاج اسکا مشہور ہے
 ہی یعنی اور عذرات کا ایسا اسکا بھی علاج ہے پنج لینے بھنگ جو شخص بھنگ کا استعمال کرے اور اسکی عین میں استرنا اور
 زبان میں درم اور ہونہر سے کف نکلتا ہے انگھیں و لون سرخ ہو جاتی ہیں اور دوار اور پردہ انگھونین پر جاتا ہے اور تہہ
 نفس پیدا ہوتا ہے کان ہرے ہو جاتے ہیں بدن میں کھلی اور سووٹہ میں اور سکر اور اختلاط عقل عارض ہوتا ہے
 کبھی عجیب قسم کی آواز بھی لگاتی ہیں اور گاتے ہیں کبھی کہہ کی بولی بولتے ہیں کبھی گھوڑوں کی طرح ہیں ہناتی ہیں
 کبھی کوٹے اور ترخس کی آواز لگاتے ہیں اور کبھی بکری چرانے والے کی آواز خواہ زراغ اور نات کی سی آواز لگاتے ہیں علاج بہت
 جلد پانی اور شہد اور شیر مارو گا و اور شیر مارو گا و سپند بھی ہمارا شہد کے پلا تین خواہ بدن شہد کے اور روغن زرد اور جب صنوبر
 شراب میں چوش دی کہ ہمارا زیت کے پلا تین اور نو صنوبر کا استعمال کریں۔ ایضا طلیخ انجیر اور طلیخ شراب شیرین بمقدار
 کثیر۔ ایضا بصل مشوی یعنی پیاز جھٹی اور کشم ترب اور خردل اور حرف اور تخم انگن اور جودہ تیز اور حریف ہوا اسکا بھی استعمال
 کریں جس سے نفیج کا فائدہ ہو پیاز اور سن اور موی اور اس کے چکا بھی استعمال مفید ہے۔ پھر بھی شراب لیلوس اور تریاق
 کبیر اور سحرنا وغیرہ اور تریاق افیون یعنی جو تریاق مخصوص ہے افیون خوردہ کے علاج میں مذکور ہو چکا ہے اور اوشیو تریاق

مذکورہ بالا نہیں ہیں اور نئے کرنا علاج حاصل کیا ہے شوکران کے استعمال سے خناق اور بہرہ اطراف اور تمد و شہید
 اور جس سے سانس گھٹتی ہے اور غشاوہ بصریہ کہ مطلق دکھائی نہیں دیتا اور تحصیل بھی باطل ہوتی ہے اور بہرہ اطراف پیدا
 ہوتا ہے اور یکے بعد دیگرے اور خناق پیدا ہو کر قتل کرنا ہے علاج پھلے حقنہ کا استعمال کرنا ہے کہ اگرچہ اس میں اس میں
 اور نہی قوا بعد پر جیسا بیان ہوا تھا آتا ہے شروع معالجہ حقنہ سے کریں اور اگر بعد شراب خالص تمھوڑی تمھوڑی گھٹتے گھٹتے
 بھر کے بعد پائیں کہ یہ علاج نفع عظیم دیتا ہے اور سکھنہ زیادہ گاؤں و نسبتیں کا استعمال اور فلفل ہمارا شراب
 کے بھی اور اس طرح چند میدستر اور شراب اور پودینہ اور نیلے روغن خاں اور حبیب الفار اور رب غنیمت بھی مفید ہے اور
 تریاق افیون جو ابھی مذکور ہو چکا ہے بہت مفید ہے اور تخم انگور اور اسجدان قروانا مبعوہ یہ سب چیزیں ہر اور شراب کے
 اور طبع پوسٹ ہار توت اور روغن بلسان تہراہ درود کے مافع ہے واجب ہے کہ اس کے اطن اور معد پر ضما دار بہرہ اور تریاق
 کا لپ کریں مگھوڑی اور ردی ایک قسم خاص کی مگھوڑی ہے اس کے استعمال سے تیرگی رنگ کی اور خشکی زبان اور
 پھکی اور بخونی ترقی جسمین بہت سا خون برآمد ہوا اور انفش الذم اور اسہال بھی اور مغالطی عام ہوتا ہے اور موندہ کافزہ
 ایسا ہو جاتا ہے جیسے وہ کافزہ علاج اور نکاوہی علاج عام ہے اور شیرازہ خر بھی پلانا پانی ہے ہمارا شہد کے اور شیر گوسپند
 ایضا طنبیت ہمارا انیسون کے اصداف یعنی مسپا این جیسے اقسام کی نافع ہیں اور سینہ مرغ بچتے کر کے کھانا اور بادام
 کا استعمال بھی نافع ہے کشتیر تازہ جب کوئی شخص کشتیر تازہ زیادہ کھا جائے اور قریب نصف رطل کے کھا جائے وہ اس سے
 کشتیر تازہ دفعہ لی جائے اور قریب چار اوقیہ کے قوت ہو پھر اس کے پینے سے سرد اور دوار اور اختلاط عقل اور غلط
 اور سات اور ایک حالت مثل حالت سکڑے اور بد زبانی اور فحش بھی مثل مست کو پیدا ہوتی ہے اور دھنیا کی بو بھی
 اس کے موندہ سے آتی ہے علاج واجب ہے کہ پہلے قے کر ایتن خصوصاً روغن سوسن اور زیت سو خصوصاً روغن شست
 کہ اس میں کسی قدر بورق ملا ہو اور ردی بیضہ نیم شست ہمارا نمک اور فلفل کے اور شوربا می مرغ فرجہ جسمین نمک یادہ پڑا ہو
 اور مرغ سیاہ بھی بڑی ہو اور نسبتیں اور دار چینی اور فلفل شراب میں ملا کر بھی اور کو مفید ہے اور آب شور اور پیچھنچ اس سے
 بڑھ کر کوئی علاج نہیں ہے پھر قوطونا اس بھول کو کہتے ہیں اس کی دو قسمیں ہیں چھوٹی اور بڑی بہت سا اسپول کھانے سے
 بھی سقوط قوت اور سقوط نبض اور برووت ساری بدنہین عارض ہوتی ہے اور غم اور ضیق نفس اور تمد اور قلق اور خذر
 مع ضعف کا اور غشی اس کے بعد پیدا ہوتی ہے علاج اس کا مثل علاج کشتیر خوردہ کے ہے قطر اور کماہ جو زہر وار ہے
 قطر بھی کماہ کی ایک قسم ہے اور کماہ کو ہندی بھی کہتے ہیں یہ دونوں چیزیں بھی سمی ہیں فطر کی مسرت ہر قسم اور
 جنس کے اس طرح ہے کہ بعض اقسام اس کے قتال اور مہلک ہیں اور بعض اقسام قتال نہیں اور بنظر کثرت مقدار
 کی بھی مسرت پیدا ہوتی ہے اور قسم ردی وہی ہے جو کسی ایسے مقام مشہور میں پیدا نہ ہو جہاں کی آب و ہوا
 اور خواص کی خوبی معلوم ہو بلکہ جب وہ پیدا ہو کسی بڑی اور خراب جگہ میں پیدا ہو جیسے ہوام اور گزندہ شہر
 کے سوراخوں کو قریب یا اون اشجار کے پاس جبکی کیفیات ردی غالب ہوں سیاہ قسم خواہ وہ سیاہ جو طاووس کی
 رنگ ہو یہ سب وہی ہیں اس کے استعمال سے ذبح اور ضیق نفس اور نفخ شکم اور مہدہ اور فوان اور مخص اور زردی

یہ موندہ کافزہ
 اور شیر گوسپند

نواہ زرد آب شکم اور صغیر نفخ اور شعیرہ اور غشی اور غرن بار و پیدا ہوتا ہے اور اسکے بعد ہلاکت عارض ہوتی ہے علاج
 اور یہ معادہ سے قے کرائی جائے خصوصاً عصا ربہ ترپ ہمراہ بورق کے اور اسکے بعد خاکستر شاخ انگو ساتھ سنگین کے استعمال کریں
 اور کھتری لینے اور داس زہر کا تریاق ہے خصوصاً برگ کھتری بری کا لینے جنگلی اور دکی تہی اور مری بھی اسکی تریاق ہے
 ایضاً واجب ہے کہ بعد تنقیہ کے مری بنطی نھوڑی پلائی جائے اور بورق اور مقل بھی اسکا تریاق ہے اور پینال کہ بوتہ بھی اگر
 سنگین ملا کر پلائی جائے اور بورق ملا کر اور نمک ہندی اور عصیر فوج ہمراہ سنگین اور بورق کو اور معونہ گرم پیے
 معونہ غلاظی اور معونہ کوئی ڈیرا کہ جو قوی ہو اور زراوند اور پنچ باد شیر اور دردی شراب اور خردل اور حروف ایضاً اسٹینر
 اور صغیر جلی اور دونوں کا طبع اور طبع انہی بھی مفید ہے واجب ہے کہ نگید زیر سر اشیف کو اسی طبع سے ہمیشہ کر آ رہیں
 سموم ہام ارینیہ اسینیہ ایک شہر ہے اقلیم روم میں وہاں کے تیر زہر میں کچھ ہوئے ہوتے ہیں اور اسکے تیر کے زخمی کا
 بھی علاج مناسب ہے کہ اسی جگہ لکھا جائے حکم نے کہا ہے کہ فوراً شورہ پلانا چاہیے پس یہی اور سکا علاج ہے بعض اطباء نے
 لکھا ہے کہ جنگلی نیولا پوست اور اوجہ سے پاک اور صاف کر کے نمک سود کریں اور بریان کر کے ہمراہ دوشقال زہر
 کے استعمال کریں۔ مجھو ایک تجربہ کار یہ معلوم ہوا ہے کہ آدمی کا برا زہر بھی اس زہر کا تریاق ہے مقالہ دوسرا
 سموم حیوانی کے بیان میں حیوانات زہر دار لی ہیں عین میں کسی کا گوشت زہر دار ہے اور تمام بدن اور سکا
 یہ کیون نہوا اور کسی حیوان کا کوئی عضو خاص سم ہے اور کسی حیوان کے بدن کی ایک رطوبت خاص سمیت
 ہوتی ہے پھر ان تینوں کی دو قسمیں ہیں جن کی نظر اپنے جوہر کے سمیت رکھتا ہے جیسے شربے ہوئے گڈھے کے بند
 کا گوشت اور کسی کی سمیت بوجہ عارضے کے ہوتی ہے جیسے سمک بارہ اور شواہ مخموم لینے کباب ابر میں خراب
 ہونا یا ڈھانپ کر رکھا ہو کہ او میں سٹرائن آجائے اور دودھ جو معدہ میں لبتہ ہو جائے جن حیوانات کے تمام
 اعضا سم قائل ہیں اور یہ اثر اونکا جوہری ہو اور عارضی نہیں ہے اور کئی مثال جیسے کھجلی اور ڈلاہج اور بیدک
 اور ارنب بھری اور خردون ایک جانور ہرنگ گرگٹ کر لگین ہوتا ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ مشابہ سوسمار کو سے
 اور دوسری قسم جسکی سمیت عارضی ہوتی ہے جیسے سمک بارہ اور شواہ مخموم ذرا کچ کا بیان تیر اور قتال ہوئے
 انکا استعمال سے مفص اور اوجہ میں درد خلاصہ یہ ہے کہ درد دم معدہ سے پیر و تک پھیلا ہوا ہوتا ہے اور درک اور گرد
 اور شر اسیف کی قریب بھی درد ہوتا ہے اور شانہ میں تقرح ایسا ہوتا ہے کہ درد اور الم اور قضیب میں ورم پیدا کرتا ہے
 اور پیر و اور اسکے گرد کے مقامات بھی سوچ جاتے ہیں اور اس ورم میں التهاب شدید ہوتا ہے پیشاب کا خطرہ معلوم
 ہوتا ہے اور سوقت اوٹھ کھڑا ہوتا ہے اور جب پیشاب کہ نیکا ارادہ کرتا ہے یا تو قادر اور اربول پر نہیں ہوتا اور یا تو خون کا
 پیشاب کرتا ہے اور گوشت کو گڑے چھوٹے چھوٹے پیشاب کی طرف سے کرتے ہیں اور گرتے وقت پارہ ہاؤ گوشت خوا
 خوں کی پیشاب کرتے وقت درد شدید پیدا ہوتا ہے کبھی باوجود اس انداز کے اسہال بھی اور غشی اور اضطراب عقل بھی
 عارض ہوتا ہے اور کھڑے ہونے کو بعد گرتا ہے اور غشی پیدا ہونے کی بعد مر جاتا ہے اکثر انداز اس جانور کی زہر کی شانہ میں
 ہوتی ہے اور مونہ میں ایسے شخص کے قطران اور زفت کا مزہ پیدا ہوتا ہے اور زیادہ سمیت ایسے حیوانات کی اسی زہر

کہ بہانہ چھو وقت بچا جائے اور اسکا علاج آبِ حمام میں چھڑکین جو شخص دل و پانی میں غسل کرے بدن اسکا سبز ہو جاوے گا اور اگر کسی
 شخص باقی رہے گی بعد از ان رفتہ رفتہ اپنی حالت اصلی پر ہو کر بگاڑے اس قول کی تحقیق مجربین ہے علاج وہی علاج مشترک
 ہے اور جس طرح ذرا علاج اور پند کو رمزا اور سیطرہ اسکا علاج بھی کرنا چاہیے حر و ول ایک قسم اس جانور کی سالانہ سندر
 بھی ہے اور از سبب ایک تشابہ بطور طبیعت کہ ہے اور جو اسکے مشابہ ہے وہ قتال ہے جو شخص اسکا گوشت کھاوے اسکی زبان میں
 اور سوزش اور درد اور سوزش اور خشا و خشم عارض ہوتا ہے علاج یہ کہ کنجد اور خرنب بظلی اور شکر ہمراہ روغن گاؤں کو استعمل
 واجب ہے شکر زہ پختہ اور روغن سوختہ کربن اور استعمام کر ایتین سالانہ سندر اس کے کھانے سے کیا ہوتا ہے چو
 جانور قسوتور ان کے زہ کی ہے اسکا کزیم اسی مقام میں کہ ایک گرجان کاشتے کا بیان ہو گا اس سے بھی اوجاع شدیدہ
 عارض ہوتی ہیں مثلاً تشنگی شکم میں اور کراڑا اور احتباس بول عارض ہوتا ہے اور ایک اور شخص نے کہا کہ اسکا نام ایلوگر
 اندھی ہے کہ اسکا سندر اس سے دم زبان اور بطن عقل اور استندہ نامیکار مہینا اوسیا ہونا موضع بدن کا اور سربانہ چند
 اجزایہ بنی کا لاحق ہوتا ہے اور اکثر اعضا شکر گر پڑنے میں اگر علاج کسی شخص کا کرین اور اچھا بھی ہو جائے تب بھی اعضا کا سقوط
 باقی رہتا ہے علاج مشترک سوز اور نیز علاج افہون ہے کہ چاہا ہے اور تریاقات کیمہ و جیبہ پشرو و لیلوس وغیرہ اور اطمین
 وغیرہ کا علاج ہے کہ کیا ہے کہ اسکا علاج مثل علاج ذرا ہے اور خاص اسکا علاج یہ ہے کہ ریتیاخ اور طلک البطم ایک
 انہیں سے خواہ دونوں کو ہمراہ مہو کے استعمال کریں اور آبِ طنج کما فیطوس جسکو گروندہ تو میں اوسمین حسب صنوبر صغار اور در
 رو اور تخم انٹکن جو شکر کزیت کو ساہ پلائین اسطرح در پانی کچھ کر کے اندھے اور منیدک فروج کے ساتھ چمکے کیا ہوا بھی نافع ہے۔
 گڑھون کے سبز منیدک اور دریائی سرخ منیدک جو شخص انکا استعمال کرے اسکا زنگہ تدرہ نال بندہ دی ہو جاتا ہے
 اور بدن پر درم بطور ترل کے پیا ہوتا ہے یعنی ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تمام بدن خون آلودہ ہو کر شمع گیا ہے اور طلق میں اور زہ
 میں سوزش پیدا ہوتی ہے اور سانس بدشوری آمد رفت کرتی ہو آنکھ میں ظلمت اور تاریکی سر میں چکر اور دارنوندہ میں بدلو
 پیدا ہوتی ہے اور کبھی شمع میں کزیتا ہوتے ہیں اور کبھی امتداد اعضا میں اور کبھی پیدا ہوتا ہے اور کبھی اسہال و سہطار یا و شلی
 اور تے اور اخلاط عقل اور غشی عارض ہوتی ہے اور کبھی منی اور فضول اور قسم کے بلا اودہ نکلتی ہیں اور اگر کوئی شخص مالک
 ہونے سے بچ بھی جاتا ہے دانت اس کے ضرور کہ جاتے ہیں علاج زیت اور گرم پانی سے فے کر ایتین یا شراب کثیر المقدار سے فے
 کر ایتین اور ریاضت کر ایتین اور حمام میں لیجا کر عرق اوپسینہ نکالیں اور آبن گرم کربن اور ادیان گرم کے تریخ اور الش کربن
 اور دواؤ گرم بھی نافع ہوتی ہے اور دوا مالک بھی نافع ہوتی ہے اور چودہ استنفا کو مفید ہوتی ہے انہیں بھی نافع ہے چو اودہ
 کثیر المقدار ہمراہ تین دریم خرنے خواہ بالنس کی حسب کے بھی اور اسی طرح سعد اور قصبہ لذیرہ شراب میں حل کر کے
 بھی مفید ہے زرد منیدک کو کھانے سے اشتہا و طعام جاتی رہتی ہے اور دوا کھشی پیدا ہوتی ہے اور دوا دلون اور تلی
 اور تے اور وجع الفوا و درم شکم اور دونوں سا تو نکا پیدا ہوتا ہے علاج اسکا تنقیہ اور تمام علاج فطر کا کربن قسم دوسری
 جکی سمیت عارض ہوتی ہے اور نظر جو ہر اور جسم کے اوسمین سمیت نہیں ہوتی ہے پہلی مچلی سر و خصوصاً اگر مچلی
 کسی ایسی جگہ رکھی جائے جہاں تری اور زہمی ہو کہ اوسمین دہی اعراف غبیثہ پیدا ہونے میں جو فطر میں پیدا ہونے میں مچلی

ایک دن خواہ دو دن تک کچھ اثر سمیت کا ظاہر نہیں ہوتا علاج اس کا تنقیہ اور تمام علاج فطر کا جو کچھ ہے وہی کرنا چاہیے۔
دوسری کیاب گسا ہوا اور گوشت بگڑا ہوا واجب ہے جب گوشت پکایا جائے اس سے بند کرنے کے اور دھانپ کر
نرکھیں بلکہ اشی و تیرک کھلا رہنے دین کہ اس کے بخارات نکل جائیں اور ہوا پونچتی رہے اس لیے کہ اگر بند کر کے رکھیں گے
زہر ہو جائیگا اور علامات ہیضہ کے عارض ہونگے کرب اور روانی شکم وغیرہ اور کبھی اس کا کھانے والا دو دن خواہ ایک دن ناقص
ہو جاتا ہے اور کبھی اس سے سبب عارض ہوتا ہے اور بعد از ان ہلاک ہو جاتا ہے علاج تو کرنا کہیں اور تیز اور نشوون و شراب پانی پلانے پر عصارہ
سفوفل کو اور عصارہ سبکے اور گل مخوم بھی مفید ہے اور بعد سے اس کا استعمال عمدہ ہے اور ہیضہ جو اس کے کھانے سے عارض ہوا اس کا
علاج خاص ہیضہ کو علاج کرنا چاہیے جس دوسری سموم حیوانی کی جس کے بعض اعضا میں سمیت ہر تمام جسم سمی نہیں ہے
از انجملہ مہرات اور نازہ یا حیوات ہیں اور کنا رہنے کو کہ بارہ سنگھ کی دم کی مرارہ افحی۔ ایسا نہ رہے کہ اگر بطریق موثر استعمال
ہو اور جس طرح کے استعمال سے یہ مہلک ہوتا ہے اس طرح استعمال کیا جائے متواتر غشی پیدا ہوگی اور دوبارہ سمیت کم قلع کرے گی
علاج اگر سودمند ہونے کی امید ہو پہلے تے کر ایتن روغن زرد ہلا کر اور کر رنے کر تے رہیں بہت جلد بعد سے کرانے کے تریاق
اور ترو لیطوس کا استعمال کریں اور فاو زرد وای جلیل انسان ہے اس کے واسطے اور مچلی بھی اسکی دوا ہے اور اگر غشی نہ دے
آنے لگے قطرہ شراب اس کے حلق میں ٹپکاتیں اور مارا لہج جو ہر ہا مریخ کا تھوڑی سی مشک خواہ دو ادا مشک
ملا کر ٹپکاتیں مہرات نمہ یعنی چینی کا پتھر جو شخص اسے کھائے مرہ سب دوسکی تے میں برابر ہونا ہی خواہ مرہ زرد کی تے
ہوتی ہے اور ایلوہ کی بو اسکی ناک میں آتی ہے اور بھی ایلوہ کا مرہ اس کے موندہ میں ہوتا ہے اور اگر کھد میں زردی برقان کی پیدا
ہوتی ہو اور ان اعراض کے بعد مر جاتا ہے بچہ کی امید نہیں رہتی ہے پھر اگر تین گھنٹہ ٹھہر جائے اور نہ مرے امید حیات کی ہوگی علاج تے
کر ایتن جس طرح معلوم ہے اور تریاق جو خاص اس کا ہے وہ بھی استعمال کریں وہ تریاق یہ ہے گل مخوم حب فار ہر واحد ایک خرب
پتیر یا آہو چا جہر ختم سداب اور مرکی ہر واحد نصف خرب سب کو شہد میں ملا کر معجون بنائیں مقدار شربت بقدر ایک خربہ کر
اور با انہی تے بھی کر ایتن اور آبن میں اس کے ریاحین اور خوشبو بچول داخل کریں وریانی کتہ کا ٹکڑہ بعض اہل بانی کما
جو شخص تلخ کلب آبی کا استعمال کرے بقدر دانہ مسور کے سات دن کے اندر مر جائے گا علاج روغن گاد و ہرہ جنٹیلاروی کی
اور دار چینی کے استعمال کریں اور پیر یا آہو چا بھی اور خرب روغن خوشبو سے اور تلخیص تدبیر کرنی چاہیے فقط بارہ سنگھا
کی دم کا کنا را جو شخص اسکو استعمال کرے ذرب شدید یعنی اس سال اور غشی عارض ہوتی ہے اور یہ سم قاتل ہے علاج
پہلے تے کرانی چاہیے جیسا مذکور ہوا اور بہتر یہ ہے کہ روغن زرد ہلا کر تے کر ایتن اور روغن زرد میں کبھ اور پچنگری ملی ہو اس کے
بعد ہندق اور پتہ اور یا پیر یا آہو چا ملا کر خواہ معجون یا مینہیج کھلا تین ہر روز بقدر ایک بندہ کبیرہ کے اور اس کا استعمال ایک روز
میں چار مرتبہ کرنا چاہیے جس میں سیری از قسم حیوانات کو یعنی رطوبت کسی حیوان کی بدن کی جو سمی ہوتی ہے خون
نرگا و کتا نازہ جو شخص خون نازہ ہیل کا پی جائے اسکو درد لوزن اور سرخی زبان اور لکڑی خون کے جھے ہونے و انت
اور مسوڑھی پر اور تیلی شدید اور کرب اور اضطراب عارض ہوتا ہے اور کبھی و انتون میں سرہن پیدا ہوتی ہے بعد اس کے خاف
اور کنا را پیدا ہوتا ہے علاج بہت جلد قطع کرانے کی طرف متوجہ ہوں اور اس سال کی تدبیر کریں اور تو کرانے میں ایسے شخص کے

خطرہ ہے کہ بعض اوقات ایسی شہر اندہوتی ہے جسکے دفع کرنے کی طاقت نہیں ہے اسبوجہ سے خناق میں گرفتار ہو کر مر جاتا ہے اور جو دوا جمود خون میں نافع ہے جیسے انجیر خام اور ایسا نرم کہ اوسمین دودھ بھرا ہوا ہو اور تخم کرنب اور بیج انجیر ان اور حلیتیت اور لوبہ اور خاکستر چوبانجیر سرکہ ملا کر اور مریح سیاہ سرکہ میں تالکر اور عصارہ برگ توت سرکہ میں اور پیڑیہ بھی ساتھ سرکہ کو جب ماکو استعمال ہو تو خون قلعہ پیدا ہو جائے اور لنگڑو لنگڑو ہو کر اندر اور بطون میں پھیل جائے سہلات کا استعمال اوسوقت کراہتین اور شکم پر ضماؤ آرد جو کاب قراطن یعنی مار العسل خالص کے ساتھ کرین دوا ب کالپینا اوسکے پینے سے چہرہ زرد ہو جاتا ہے اور دم بھی پیدا ہوتا ہے اور تمام بدن سے بدبو پھیلنا جاری ہوتا اور دونوں بطنوں سے بھی پسینا بدبو نکلتا ہے علاج آب نیکرم سے تے کراہتین اور طلا یعنی آب انگور جبکہ دولت جلا کر ایک حصہ باقی رکھا ہو ہمراہ روغن گل اور نصف درہم زراوند کے اور نصف درہم نمک اندرانی کے استعمال کرین اور تریاق گل مخموم بھی نافع ہے گر گٹ کا انڈا بعض اطباء نے گمان کیا ہے کہ جو شخص اسے پی جائے فوراً الماک ہوگا اور اگر تھوڑی دیر لگے تو تارک میں غفلت کرین پھر کوئی علاج کارگرنوگا علاج بازکی پیٹ طلا میں گھول کر ملا تین اور تے کراہتین اور اچھی طرح سے تے کراہتین تاکہ سازی آلاش نکل جائے اور اوسکے بدنین ترنج روغن گاد کی کرین اور سرکہ کی نمکید نمک سیاہ اور انجیر خشک کی خوش ہر کہیں اور خطیانا کراہتین بگاڑا ہوا دودھ اوسکو تین جین کیقد ررشی آجائے اور ترشی کے ساتھ کیقد ررشی بھی جائے اور استعمال سے دوا اور مثلی اور مٹوڑا نم معدہ میں پیدا ہوتا ہے اور کبھی ہبضہ قاتل بھی اوس سے پیدا ہوتا ہے علاج تے کراہتین مار العسل ملا کر اوسکے بعد شراب خالص ہمراہ حجون فلافل کے اور نمکید معدہ کی روغن نار دین سے کون خون لبستہ جب شکم میں منجد نہ ہو جائے ضرور سمیت پیدا کر لیا اور اوسکی سمیت اوس قسم کی ہوئی جو مزاج خون کا ہے پھر اگر استفادہ سمیت کا کسی امر خارج ہو نہیں کیا ہے بلکہ اندرونی اعضا میں جہاں منجد ہوا ہے اور جس عضو میں لبستہ ہوا ہے اوسکے خواص اور احواض دیگر گون ہوئے مثلاً اگر سینہ میں لبستہ ہوگا رنگ جلد کا جانا ہوگا اور خضض صغیر ہو جائے گی اور ضعیف ہو کر پہلے مودی بطن تواتر کے ہوگی اور ہنرغا مریض کو لاحق ہوگا اور رخشگی کا ثبوت ہو جائے گی اور اگر خون معدہ میں لبستہ ہوگا تمام بدن سرد ہو جائے گا اور خناق اور صغیر بطن اور خشی پور پر عارض ہوگی اور اگر شانہ میں لبستہ ہوگا اور اسی طرح اگر اعضا میں لبستہ ہوگا اوسکو اعراض بھی انھیں اعراض مذکورہ کے قریب قریب ہیں اور یہ عامہ جمود خون کی سبب قسام میں یکساں مفید ہیں اقوان سپید اور اقوان احمر بھی البانی مفید ہے اور مقل اور عاشا اور پیڑیہ حیوانات مذکور بوزن تین الوزجات خصوصاً پیڑیہ خرگوش کا اور انجیر کا دودھ اور تیر سرکہ اور حلیتیت اور آب خاکستر چوبانجیر سوختہ جو کر بنایا جائے یہ ترکیب مذکورہ بالا از انجیر دوا بھی حویب النفع ہے کہ دودھ کو سفند کا بقول اطباء جو تین تمام خون لبستہ کو گھلا دیتا ہے یا انجیر ان اور کبریت ہمزون لیکر سرکہ میں ملا کر ملا تین اور یہ دوا جلیل ہے اور حویب النفع ہے معدہ اور شانہ کے خون لبستہ کا علاج کیقد ررشی اسکا کتاب سوم امراض خربہ میں ہو چکا ہے اور دونوں باب معدہ اور شانہ کے امراض کو مقابلہ کر کے پھر دوبارہ بیان کچھ زیادہ امور بیان کرتے ہیں پہلے اس مریض کو تھامکان تے کرنی لازم ہے اور عصارہ کرفس و رشمد کے ذریعہ سے تے کراہتین جائے اور تریاق طین مخموم بھی اسی مفید ہوتا ہے اور قراطم سا تیدہ جو آب گوم میں گھلائی گئی ہو وہ بھی زیادہ نافع ہے اور یہ دوا بھی نافع ہے مین مخموم اظہر درہم پیڑیہ جو گشت چھینس درہم پیڑیہ ایہوان تین درہم خطیانا چار درہم زراوند درہم تخم سداب تری چار درہم حلیتیت چار درہم شہد مین طیار لکھن قلعہ

شریت بقدر ایک جوزہ کے آب گرم اور سنگین کے ہمراہ استعمال کریں۔ ایضاً خاکستر چوب نجی و درہم ہمراہ مقرر ساق ارنب کے جو مقدار ایک مثقال کے ہوا اور نجی گمان ہے کہ پیر یاہ ارنب سرکہ شراب بن بھگو کر پلاستین اور بلخ اندامانی ہمراہ پیر یاہ جدی کے خواہ ایک مثقال سرگین سگ کا استعمال کریں میں واسطے اس خون لبتہ کو جو مثلاً بن منعقد ہوتا ہے جو نیکرنا ہون کے وقت رزین درخت کا استعمال کیا جاوے کہ اوسمین ایک خاصیت خاص میں اور عجیب النفع ہے اس بارہ میں اور ہمیشہ استعمال کجیجیج اور تریاق اور شرود لپوس اور مدرات فویہ اور برگ برنجاسف اور حلتیت اور عصاہ کرفس اور خشم ترب کہ یہ سب سنگین میں اور سرکہ گھول کر دیا کریں اسلئے کہ سرکہ دواؤں جدیدہ ہے خون لبتہ کو علاج میں اس طرح ایک مثقال فردانا آب گرم کے ساتھ خواہ نصف مثقال حلتیت خواہ ایک مقدار شریت غار لپون سے اور سیسالیوس خواہ کیتقد رنیر یاہ خواہ ایک درہم حب لبسان یا دو درہم اظفار الطیب یا دو درہم حود فاوایا کا استعمال کریں اور اودہ مفتت حصات یعنی جیسے پھری گوٹ کہ ریزہ ہو جاتی ہے اسکا استعمال بھی ضرور ہے خواہ مشروبات میں خواہ حقنہ میں خواہ طلاکے طور سے اور مثلاً ثور وغیرہ میں بقدر ایک نوات یعنی ناچ یا دو دو لگ پلاستین مثقال خواہ بندرم کو نمک پسا ہوا یا پانچین خواہ خاکستر چوب نجی کے پانچین بھر کر استعمال کجیجیج کا کریں اگر یہ تدبیرات کارگر نہ ہوں چاک کر کے خون لبتہ کو شل پھری کو نکال لیں دو دھ کا لبتہ ہونا معدہ میں کسی معدہ میں کسی سبب سے دو دھ لبتہ ہو جاتا ہے خواہ بوجہ استعداد کو جو دو دھ میں ہوتی ہے یا انفخہ ہمراہ دو دھ کے پی جانے کی وجہ سے اور بعد دو دھ کے منجمد ہونے کے پسینا سردا و غشی اور حمی اور لرزہ حارض ہوتا ہے اور اگر یہ انجاء ہو جاوے انفخہ کے حارض ہو اہو نہایت ردی ہے اور بہت جلد خناق پیدا کرتا ہے معدہ میں دو دھ کا لبتہ ہونا ایسا ہی جیسے خون کا معدہ میں لبتہ ہونا اور اس سے بھی احوال ردی پیدا ہوتے ہیں جیسے خون کے لبتہ ہونے سے پیدا ہوتے ہیں اور یہ بھی از قسم سموم کے ہے کہ بر تمام بدن کا اور صغر بنض اور اخصاق جس سے ضیق نفس اور غشی پیدا ہو حارض ہوتا ہے اور کبھی اس شخص کا پیٹ بھول جاتا ہے جو معدہ میں دو دھ لبتہ جای علاج واجب ہے کہ دو دھ کو بھارنے کی چیز دس پر پیز کریں جو معدہ میں دو دھ کو بھار دیتی ہیں جیجیج انکین خیرین اسلئے کہ اس سے خن دو دھ کا زیادہ ہوتا ہے مگر سرکہ تنہا خواہ پانی ملا کر اوس ضرور پلاستین اور فوئج خشک بوزن پانچ درہم کے اوس پلاستین کہ عجیب النفع ہے اور فوراً شیربتہ کو محلول کر دیتی ہے اور چونکہ فوئج تحلیل کی اوسمین زیادہ ہو لبتہ طیب کو جو دوسے باز رہتی ہے اس طرح افخ کا بھی استعمال بوزن ایک مثقال کو کریں کہ یہ بھی شیربتہ کو کھلا دیتی ہیں یا بندر معدہ کے اخراج اوسکا کر دیتی ہیں خواہ اسہال کے ذریعہ اخراج کر دیتی ہیں اور جو دواستین معدہ کے خون لبتہ کو واسطے اور پھی گئی ہیں خصوصاً جو دواؤں مرکب گل مخنوم سے طیار ہوتی ہے اور دواؤں انجذان اور دواؤں کبریت خواہ دوفون برابر پلائی جائز سرکہ میں اور آب خاکستر چوب نجی جب کہ خاکستر وال کر قطیر کریں مقالہ تیسرا تدبیر عام نمش کی یعنی کائے جانورون کو جو زہر پیدا ہوتا ہے اوسکی تدبیر اور حشرات کو بھگانا کی تدبیر اور علاج لنج حیات کا علاج اور اقسام حیات کا بیان ابتدا کی قول نمونہ کے بیان قانون جام اس زہر کے علاج میں تقویت حارغریزی کی اور اوسکو برا نگینہ کرنا مذاقت پر جیسا تریاق بھی فعل کرتی ہے اور لبت پر پیز تاکہ سم کو جلد دواؤں بطرف خارج کر دے اور اخصاق کی تقویت کی مزاحمت بھی ضرور ہے اوسکے بعد دفع سم اور ابطال اس کے فعل کا مشروبات اور اطلیہ سے کریں جن طلاکون میں یہ اثر ہو

خود بنظر اپنی طبیعت کو اوہ میں بہ اثر معروف ہو چنانچہ ہم آئندہ ذکر کریں گے اور بیشتر ان اعراض میں اور قسم کے اعراض بھی پیش ہو جاتے ہیں مثلاً تغلیل بہ طوبات بدنی اس لیے کہ نفوذ سمیت کا اصلی اعضا میں وقت اور دشواری ہوتا ہے بہ سبب اس کے کہ طوبات میں نفوذ کرتی ہے جبوقت طوبات کو پاؤں اور اوپر سوار ہو کر ذیل ہو اور کبھی اسی غرض سے فصد اور اسہال کرتے ہیں۔ بہترین اوقات فصد وہ زمانہ ہے جب سمیت کا انتشار بدن میں محسوس ہو اور جذب اس کا انوشس کے خصوصاً جس کا بدن طوبات اور مواد سے برہو بھی ایک اور غرض بھی پیدا ہوتی ہے کہ اخلاط کو حرکت کسی دوسری جہت میں جو مخالف جہت اعضا و ریشہ کے ہو یعنی پرتی ہے بلانہ کو کہ وہ جو زہر بدن میں پھیلنے کو بعد استعمال کیمیا تی بن یا تریاقات اور فاذ زہرات کلیہ میں یا تریاق اور فاذ زہر خاص ہر ایک سم کا جو ادویہ مضاد اور مخالف سم کے ہیں بنظر مزاج کے جیسے طبیعت جو عرق کی سمیت کا مضاد ہو خواہ بالخاصیت اور مفید ہے یا ایسی دو ایتن جو سمیت کو بطرف خارج کر متوجہ کرین اس طرح کہ اخلاط میں حرکت دین جس طرح سی اور وہ معرقہ یعنی پسینہ نکالنے والی دو ایتن لیکن ایسی دوا کہ جو اخلاط کو دور بہا دین اور بطرف زہر کے متوجہ نہونے دین ایسی ادویہ مرکبات میں مثل ادویہ سہلا اور مفیدہ کے لسوع کو واسطے اور اسی طرح مدرات کا حال ہو یا ادویہ ایسی ہیں جو جو مرکب مواد ہیں کہ اعضا و ریشہ سے دور بہا دیتی ہیں اور جو ادویہ حرکت میں آنا ہو اور دفع کر دیتی ہیں جیسے ہی ادویہ سہلا اور ملینہ اور مفیدہ اور مدرہ اور جو دوا عضو خاص پر بطور مضاد کے لگائی جاتی ہے اوہ میں چند اعراض ہوتے ہیں ایک تو یہ کہ نفوذ سم کو بدن میں منع کری اور یہ بوجہ بندش رہا اور اسہالی بندش اطراف سے اور زہر کے روکنے سے حاصل ہوتی ہے اس لیے کہ ایسی تدبیر کے بعد حرارت غریزی کو باہر کی طرف حرکت پیدا ہوتی ہے اسی وجہ سے مدافعت سمیت کی کرتی ہے۔ اور ازین قبیل عضو لسوع کو ٹاٹ ڈالنا یا اون وراؤن سے جو ٹکڑی ہیں اور دلغہ ہونے میں استعمال کیمیا تی میں اور جو اسباب جذب کو بن اور سہو جہ سے قابض ہونے میں ضرر ہوتی ہیں اس لیے کہ جو دوا زہر کو بطرف خارج کے جذب کرتی ہے اور اندر کی طرف نفوذ کرنے کو منع کرتی ہے اس سے زیادہ کوئی چیز نافع نہیں ہے خصوصاً یہ دوا ای جاؤن او سوقت زیادہ مفید ہوتی ہے کہ ابھی تک زہر کی سمیت منتشر نہونے سے ہوا زہر قبیل مجاہم کا استعمال ہو اور کبھی احتیاج شرط کی بھی ہوتی ہے اگر زہر اندر کی طرف ساری ہو گیا ہو اور اگر ابھی اندر تک نہ ہو چکا ہو تو پختہ کر طریقے میں ہو اور سوقت فقط جو تک استعمال کافی ہوتا ہے اور فقط جو س لینے سے بھی جب تک زہر کاٹنے کا جلد میں سے نکل جاتا ہے اور فقط یہی تدبیر کافی ہو جاتی ہے لیکن جو شخص زہر کو جو سے لازم ہے کہ وہ فاقہ سے نہ ہو بلکہ کس قدر کچھ کھا چکا ہو اور سوقت اپنا دھڑکا ہو اور اسکے دانت میں بٹری ہوئی ہو تو بدہ آتی ہو اور شراب ریحانی سے کلیان کر لے اور کس قدر شراب پی لے اور موندہ میں زہر اور دوا وخن بنفشہ تھوڑا سا بھر لے اور اگر اسکے موندہ میں اور کسی قسم کی آفت خارض ہو تاخیر کری اور پھلے اسکے دفع کی تدبیر کرے اور جب قدر جو شایا و نسا تھوکتا جاوے۔ دو ایتن لسع کیواسطے وہی تجویز ہوتی ہیں جو پسینہ نکالین اور سرخی پیدا کریں اور عاؤب ہوں اگر طلاء استعمال کیمیا تی اور قبول جالینوس جو ادویہ جاذب سم ہوں اور نکا جذب کبھی تو بقوت مسخنہ ہوتا ہو اور کبھی بہت مشکاکت کہ اپنی ہر صورت کو جذب کرتے ہیں جیسے تمساح کی جڑی تمساح کے کاٹنے کو مفید ہوتی ہے اور گوشت سانپ کا زہر دم کاٹ کر یا گزیدہ کو مفید ہوتا ہو اور سمیت کو جذب کرنا ہے تاہم ایکنہ بعض ادویہ سمی دفع سموم کا کر دیتی ہیں لیکن انکا اثر ضعیف ہوتا ہے اور شاید ایسی دوا کا مزاج در میان مزاج سم اور مزاج بدن کے میں میں ہوتا ہے اور اس دھڑ میں خواہ ثبوت میں اثر دھڑ کے حکیم طبعی کو بحث اور فہم کرنی چاہیے اور وہی اسکی ہتواری اور نادرستی دریافت کر سکتا ہو اور طبیب اگر سمیت کو

امور دریافت نہ کر کے کچھ اوسے بہ نظر فن خاص کے مفرنین ہے اکثر فطول جاذب ایسے بھی ہوتے ہیں جسے فرح خواہ آبلہ پڑ جاتا ہو
 پس جب یہ کہ جو چیز اوسمین ایسی ہو وہ گرادی جائی ہی شرط دوا کی طلب کی ہے اور ایک شرط یہ بھی ہے کہ طبیعت سم کو سیطرہ کا احاطہ اور
 تبدیل ضرور حاصل کر دے اور طوطیت کو منجمد کر دے تاکہ اثر زہر کا پھیل نہ سکے جیسے بیرون ج کی یہی خاصیت ہو یا احراق سمیت کر دے جیسے داغ دیکھ
 رگ کی یہی کیفیت پیدا ہوتی ہے اگر زیت اور زفت کو ذریعہ سے خصوصاً زفت لچلایا ہو کہ اوس سے داغ دینا طریقی اہل مہر کا ہے
 خواہ کوئی خاصیت مخالف زہر کی خاصیت کے اس دوا میں ایسی ہو کہ مزاج سم کو متغیر کر دے خواہ کیفیت حرارت اور برودت میں ثقلاً و کثرت
 سے سمیت کو تبدیل پیدا ہو اگر ابتدا میں ادویہ جاذبہ خواہ تراکیب جاذبہ کا استعمال کیا جائے اور کس قدر اثر طابہ ہو کہ نفع بین پیدا ہو اور
 آثار سمیت کو زیادہ ظاہر ہوں اور اعظم ہو کر اگر وہ مقام لسع کے کاٹ ڈالنا چاہیے اور تمام گوشت جس قدر بڑی تک ہو سکا
 نکال ڈالنا چاہیے اور اگر خون سمیت کا اس کو بھی زیادہ ہو پہلے عضو کو کور کاٹ ڈالیں اوسکے بعد داغ دین منجمد کیفیات اور اثر زہر
 کی ادویہ جمیع سموم خصوصاً ادویہ طلا میں ایک یہ اثر ضرور درکار ہے کہ مسکن وجع ہو اور تدارک اولن اعراض کا کرین جو مخفی ہیں اور
 لسوع کو تابع ہوتے ہیں جیسے فلقطار سی غرض سی ان ادویہ میں داخل کرتے ہیں کہ اگر خون بکثرت جاری ہو اوسے بند کر دے منجمد
 و صایا کو جو سموم میں خواہ مخصوص میں قابل حفظ کے ہو یہ ہے کہ اندمال جراحت کا تا وقت صحت اور ضرر سم کا پہونچنا علیل کو زیادہ
 صحت تک بخوبی خیال کیا جائے ادویہ شریہ بعد کاٹنے حیوانات کو منجمد ادویہ حبیدہ کے یہ بھی کہ تخم حند قوتی پانی میں
 چیسکر لپاتین خواہ شراب میں ڈالکر لپاتین اور طبع انواع فوٹیج کا لینے اوسکے تینوں قسم کا اور چند سیدستر عجیب النفع ہے لبن لاجید
 اور میرے گمان میں لبن لاجید سے مراد وہ ترپاق ہے جسے بنام نوشنی اور قراوی مشہور کرتے ہیں یہ جمیع حیوانات کو لسع کو
 مفید ہے خصوصاً مار گزیدہ کو زیادہ نافع ہے اور جدوار اور بوجا اور پیش موش اور آذریوں اور تخم بازو اور حرق اور کون کی بھی
 قسم جو کلونجی کے مشابہ ہے اور کاشم اور ٹوم اور پوست ورق غرہ ہما فلفل کے خواہ تنہا فلفل بھی ایسی ہے جالینوسکی
 قول ہے جس شراب میں سناپ گر جائے لاجع ہو ام کو اوسکا پینا مفید ہوتا ہے پس ترپاق کے فائدہ کا کیا حساب تخم اترج بھی
 تمام سمیات کو مضاد اور مخالف ہے اور قندار شریہ دو مثقال ہے اور بیج انجان جمیع سموم کو نافع ہے اور ترمہ چنگشت اور روغن
 بلسان اور حب بلسان اور چنگشت اور جوز ہماہ انجیر کے اور بندق جنطیانا جاشیر ہماہ زراوند طویل کے زیرہ کنبر کا اور برگہ کنبر اور
 دلب تازہ کا پھل عجیب النفع ہے نوش کو بارہ میں در چینی جو خاص چین سے آتی ہو اور سنگینی بکری کی جلاکہ ضاد کرنا خواہ پلانام اور کما ذریعہ
 اور کاشم ایضا سلطان نمری ہماہ دوم کو اور اجاوس کسینچ اپسینہ ہماہ ترپاق کو اور قوتچ اور طبع اوسکا شراب و ضاد لا در اسن اور قسوم اور قوت
 غار یقون اصل الخشخین در سم اسطیج اندرونی اعضا اس حص کے معده تک جس وقت دھنیا اوسمین بھر دین اور خشک کرین اور برز
 حاجت اوسمین سے بقدر ضرورت لیکر استعمال کرین اور جو شانہ خیازی پستانی کا اور تخم طمی داغ ناکیان خصوصاً ہماہ الفخ کے شویہ
 نیوہ کا جوزندہ ہوا اور شوربا موش دشتی کا جوزندہ ہماہ شراب کو لپاتین اور رن مملع اور سرطلات نمری کا طبع اور خون کچھو کا اور
 عجیب النفع ہے جنطیانا بھی خوب چیز ہے تخم گزبری بھی نافع ہے ادویہ بارہ میں سے جو اسکو نافع ہے بیج بیرونج ضاد کرین ہماہ شہد کو
 کاسی جنگلی بھی عجیب النفع ہے اور پرسیا و شمال بھی اور کسبھی غار یقون کو ایک مثقال زراوند طویل سے مرکب کر کے استعمال کرتے
 ہیں ترپاق عجیب افیون اور مرکی ایک ایک در سم فلفل دیرہ در سم کلونجی پانچ در سم جنطیانا تین در سم سداب در سم شہد

جو چیر سے معجون کریں مقدار شربت ہمراہ مطبوخ جید کے۔ ایضاً دواوا الطین بھی بہت نافع ہے نسخہ اوسکا یہ ہے حسب لفار و مشتقال
گل مقنوم و مشتقال ابووس ہمراہ زیت کی استعمال کریں اور مقدار شربت ایک ہندہ تین اوقیہ بار اصل میں۔ ایضاً ترباق عام
ہو جمیع لسوع کو واسطے اور مشروبات میں سو فلفل دس درہم سہل الطیبے و درہم زراوند طویل پنج خرابہ ایک سو ایک درہم عصہ خرنوب
سو معجون کریں اور دھوپ میں چالیس روز تک رکھیں اور ہر روز پلانے رہیں اور جب خشکی پیدا ہو اوسمیں تری داخل کریں اور
مزاج بکڑے اور طیار ہونے لگے ہمراہ آب گرم کے استعمال کریں۔ بعض لوگ مدعی ہیں کہ دوا مذکور بطور سہرہ کو اگر لگائی جائے تب بھی
نافع ہے اور طین سرطانات نہری کا اور خون کچا کا اور ررق ملوح یہ بھی دوا ہر ایک قسم کی نیش کو نافع ہے کلوئی تخم حرل زیرہ ہر ایک
دو درہم خطیانہ زراوند ہرچ ہر واحد ایک رخی فلفل سپید مکی ہر واحد نصف درہم شہد میں معجون کریں مقدار شربت بقدر اہلک
رومیہ کے شراب میں داخل کر کے۔ ایضاً خطیانہ دو درہم فلفل سداب ہر واحد دو درہم شہد میں معجون کریں اور کل مقدار کا ایک تہی
شربت ہو۔ ایضاً حاماح بلسان ہر واحد تین درہم تخم جیر تخم گندما ہر واحد ایک درہم زراوند بیچ انجذان سیاہ ہر ایک بقدر ایک تہی
کو مکی زعفران ہر ایک ایک درہم طین بجرہ چار درہم شہد کف کر فتر میں معجون کریں اور مقدار شربت بقدر ایک باطلہ کر۔ ایضاً
حب بلسان زوفا و خشک بزرگفت ہری فلفل سپید اور سیاہ و فلفل مرج ترکی انیسون فطراسالیوا اسارون کمون کوانی بزرگ
ہر واحد چار جز سہل قفاح اذخر ہر ایک سو چہ جز شہد میں معجون کریں اور مقدار شربت بقدر ایک باطلہ رومی طلائون کا بیان
جانورون کو کاٹنے کے مقام پر جو دوا تین بطور طلائون لگائی جاتی ہیں اونہیں سو لفظ ابیض اور لفظ ارزق اور ٹوم خام خواہ اوبالا
ہو اور خون زرد میں خواہ جندہ بیدستر ہمراہ زیت کو خواہ آب گندما جس میں پانی کا لگاؤ نہ ہو اور فودج نہری بہت اچھی طرح جذب کرتی ہے
اور کبریت ہمراہ بول کے خواہ دجاج یعنی مرغی اور مرغ جو زندہ پیٹ اونکا چاک کر کے مقام لسع پر ضاؤ کریں اور ساعت لباعت
رہیں۔ ایک قوم کا یہ قول ہے کہ دجاج میں گرمی بہت زیادہ ہوتی ہے اسی وجہ سے تانبہ اگر مرغ مسلم نکل جائے اوسکے پیٹ میں پھل
جاتا ہے اور ریک اور سنگریزہ بھی پانی ہو جائے زمین اور شاید یہ اثر اوسکے پوٹ میں ہو اور شکبہ میں بس اور کمین یہ اثر نہ ہو
بمحلہ ضماوت کو نمک اور سرکہ اور تلخ گادیا نام اور برگ خشتی یعنی وہ گھاس جس کا نام خشتی اور خاکستر اور سرکہ خصوصاً خاکستر چوب
انچر اور چوب انگور اور خصوصاً ابتدا میں اور زفت اور نمک دونوں لپکا کر یہ بھی اطباء کہتے ہیں کہ ضماؤ ٹوم اور ملح اور کبری کی
میکنی ہر ایک جانور کو کاٹنے سے نافع ہے سوای مارگرندہ کے زیر کو اور چونا اور شہد اور زیت کا لیب جمیع اقسام لسع کو مفید ہے
حتی کہ باسکندریہ کو بھی نافع ہے۔ ایضاً۔ خردل اور بوردہ اور سبجی آب صابون خواہ قطران میں پسکے طلائون یا زفت ہمراہ نمک
پکا کر طلائون۔ زیت کو جوش دیکر اگر مقام لسع پر ڈالیں بہت مفید ہے بلکہ سانپ کو کاٹے ہوئے کے زخم پر بھی اسکا
دالنا مفید ہے اور یہ علاج ارباب سفر کے ایجاد سے ہے اور یہ ایک قسم کا داغ لگانا ہے اور بہت عمدہ طریقہ ہے۔ پیاز دشتی
ہمراہ سوئیق کو اور مرہم جو نمک سے بنایا جائے اور مرہم نظرون کا بمثلہ نطولات جیدہ کو آب دریا و شور خواہ تنہا یا سرکہ ملا کر اور طین نموش
دشتی زندہ کا اور طین نیوے کا بھی مفید ہے ایسے طلائون کا بیان جنکے بدن میں لگائے سے ہوا ہم ماسر
نہ اسکیں اس تاثیر کی جتنی دوا تین مذکور ہوئی ہیں اونہیں سے خرگوش کا بھیجا ہمراہ خل خمر اور زیت ہو اور معیہ کو حثقت
میں گھولیں خواہ زیت میں برگ صنوبر تازہ کو فٹہ یا قفاح سر خواہ حب خرخر اور سیطخ برگ پنجگشت زیت میں اور قیسوم پنچان

اور خشی اور دوقویا حب بلسان اور پنج حرف اور بہ سب چیزیں سہراہ زیت کو استعمال کرنی چاہئیں اور چند مرکبات بھی ازین قبیل
ہیں مثلاً بیج اجدان سیاہ اور قلعہ سافخ نامہ اور حب عروہ و واحد ایک جز پنج ہرج نصف جز حب بلسان قند نامہ و واحد تین
جز کو لکڑی زیت میں پختہ کریں اور اس قدر بکاتیں کہ اس کا قوام پیدا ہو جائے اتنا گاڑھا جیسا بچال کبوتر کا ہوتا ہے اور بعد ازان بدن کچھ
طلا کرین۔ ایضا خشی دو درسم حب بلسان ہر واحد نصف درخمی سرکہ اور زیت میں ملا کر طلا کرین۔ ایضا۔ قلعہ صنوبر
ایک جز پنج ہرج دو جز ہر جز ایک تین جز سب کو زیت میں ملا کر طلا کرین اور اس دوا سے دھونی بھی دیکھتی ہیں۔ ایضا۔
حب عروہ و جز مویہ جز واحد سبکو ملا کر روغن میں طلا کرین اور روغن ترب کا طلا کرنا پتہ کہ بگاتا ہے طرد ہوا ام بالکلیہ
مکان کو ایسی چیزوں سے چھڑکیں جن میں ہم آئندہ بیان کریں گے اور بچانے کی بھی وہی چیزیں درکار ہیں اور حجر مکان کو اور
کونے میں وہی چیزیں تڑپڑیں جن میں ہم ذکر کرتے ہیں دھونی کے بیان میں خواہ اور ترکیبات میں اور ان سب تدابیر سے
یہ فائدہ ہو تاکہ ہوام گرد نہ پھٹکے پائین اور اس مکان کی بوسہ دور دور بھاگا کرین دھونی کرنے کی چیزیں جیسے انار کی لکڑی کا
دھوان کہ اس سے بھی ہوام دور بھاگتی ہیں اسی طرح بیخ سنوسن کا دھوان اور شاخ نامہ درخت انار کا دھوان اس فائدہ
میں عجیب لاثر ہے اسی طرح قند اور سنگہ اور اخلاف اور حوافر اور شعر اور مقل اور کینج اور طہیت اور ورق غار اور حب لغار اور
خود بخ اور شیج اور اسی کافرن کرنا اور قطر ان کافرن اور جعدہ کا اور دھونی پنجکشت کی اور اسی کافرن کرنا اسی طرح حرف باطنی کی
دھونی اور فرش اسی طرح خاکستر درخت صنوبر کی خصوصاً سہراہ قند کے اور اگر دھونی اینون اور کلونجی اور قند اور بارہ سنگھا اور
کربت اور کبری کو سم کی بنا کر سنگا تین سانپ اور اقسام ہوام سب کو سب بھاگ جاتیں۔ ایضا مویہ اور بارہ سنگھا اور کلونجی اور
مومبائی خواہ سااجست کی ہر واحد ایک جز مویہ کو سپند اور سم اسکا ایک جز قرص بنا کر دھونی دین اور فرش کو اوس سے
تجیر کریں یہ بھی مفید ہے دو ہر نسخہ فرمانا بیج اجدان سیاہ اور مویہ ہر واحد ایک ذبیہ پوست بیضہ نعام یعنی شتر مرغ کلونجی
تخم خربل ہر واحد دو اوقیہ ایضا برگ سراد و صنوبر اور کلونجی اور ہر واحد ایک درخمی پوست پنج ہرج ایک درخمی مویہ
گو سپند تین درخمی خود پنج دو درخمی مومبائی خواہ سلاجبت چار درخمی سب کو ملا کر دھونی دین اور اگر انگور کی لکڑی کی دھونی کو
واسطی اختیار کریں اسکی دھونی سو امان ہر طرح کا حاصل ہو بچانے کی چیزوں میں سے ایک یہ بھی دوا ہے جسکے بچانے سے اکثر ہوام
بھاگتے ہیں سبتر اور حق اور پنجکشت ہر واحد ایک جز اگر اسکو گرد مرقد اور خوابگاہ کو سنگا تین اور شیج کا یہی حال ہے اور طہیت کی بھی
خاصیت ہے اور خار کا فائدہ عجیب ہے اسی طرح اگر کسی مجلس کو گرد انبار خواہ الالوگائیں یا راکھ اس طرح گرد مجلس کے بچانے میں بھی
کبری کا حلقہ کسی مکان کو گرد بناتے ہیں۔ ایضا بہت سی چراغ اور قندیل کے روشن کرنے سے بھی خوابگاہ کے دور اور الگ
ہٹ کر یہ بھی ایک طریقہ ہوام کے دور کرنے کا ہے اسیلئے کہ ہوام اور حشرات روشنی کی طرف دڑ جاتے ہیں اور اسی جگہ حاکم جمع ہوتے
ہیں۔ ایضا بقلق اور مور کا پالنا اور گھرو میں ان جانوروں کا رکھنا بھی حشرات اور ہوام کے بھگانے پر مبین ہوتا ہے اور بیضابنا
اور ابابیل اور قند اور نیولے وغیرہ کا جو بالذات ہوام سے عداوت رکھتے ہیں اور جن پر اثر ہوام کا نہیں ہوتا ہے ایسی چیزیں نکال کر
میں پالنا بھی ذریعہ امان حشرات اور ہوام کا ہو سکتا ہے اسیلئے کہ اولاً تو ہوام انکو خوف سے گریزان رہتے ہیں اور ثانیاً وہ انکو
اگر نکل آئے یہی جانور انکو قتل کر دالتے ہیں اطلبائے ہیں جو شخص توشہ دان نامور کا بنا کر اپنے پاس رکھو سانپ اسکو گرد

بھگنے کا اس طرح جو شخص سکا کر بنا کر پہن لیکر یہ بات جس شخص کو کسی ہر اوسکا چند ان اعتبار اور وثوق نہیں ہے ورنہ جانور کو ہلاک کرینو والی چیزیں کہتے ہیں کہ خربق کے کھلانے سے قتل کئے اور کھلی کا اور خائق النمر کے کھلانے سے لینے پیتا اور خائق الذئب سے بھڑیا اور کتا اور شغال اور بادام تلخ میوہ لٹری اور کیر سے اور برگ انزا و درخت سے تمام ہاتھ قتل کیے جاتے ہیں سانپ کی بھگائی کی تدبیر بارہ سنگ کا سنگ اسکی دھونی سے سانپ بھاگ جاتا ہے اور بکری کی گھڑی اور بیخ سوسن اور عاقر قرحا اور کبریت کی دھونی سے بھی یہی کیفیت ہوتی ہے۔ جو شخص بچہ یا عورت کی گھاس سے بھڑی ہو تو اس گھاس کا عصا یا چوڑا بنہین لگا دو اس سانپ نہیں کاٹتا ہے اور کسی مقام کو نوشادہ محمول سے چھڑکین اوس جگہ سے بھی سانپ بھاگ جاتا ہے اور خود اس سانپ مر جاتا ہے اور جس راوی سانپ کی آمد و رفت معلوم ہو اگر وہاں رائی کو بھلا دین ہرگز اور دھڑکے نہ سکے گا اور صائم کے ہونے سے تھوکر خصوصاً اگر صائم اپنے مومنہ میں نوشادہ رکھ کر سانپ کو قتل کرنا چاہے بھڑکے مارے اور بھگائے کی تدبیر جو صائم حاضر ارج ہو اگر بچہ پر تھوکر دی فوراً مر جاتا ہے اور طول میں چاک کی ہوئی نوئی کا عرق جب بچہ پر گرے اور اس طرح مولی کے تھوکر اور اس طرح بادروج کا بھی یہی اثر ہے بخور جو اخراج عقارب کرتی ہے مینہ اور زرنج اور بھڑکی میٹنی بھڑکے شرب کی چربی سب اجزاء وزن لیکر پہلے شرب کو گھلاتین اوسکے اوپر کو مخلوط کریں اور بچہ کے سوراخ کے قریب دھونی دین بائیں نکل آئیگا اگر کسی ہونے سے بچہ کے سوراخ میں کھین اوس جراثیم کی ہونگی اور خود بچہ کو اگر دھونی کی طرح سو گھلاتین اوس کی بوسے اور تیرال کی بوسے بھی نہیں اثر پیدا کرتی ہے مگر کھلو وکی بھگائے کی تدبیر اگر جیسا منہ جھٹل کا مکان میں چھڑکین سب کھٹل مر جاتین اور بھاگ جاتین اس طرح جو شانہ خربق کا اس طرح جو شانہ حلیق کا اٹھا کتے ہیں کہ اگر بکری کا خون کسی گریٹھ میں بھریں سب کھٹل وہیں جم ہو جاتین گے پس اسی تدبیر سے سب کو بچا کر کے دھونی سے قتل کریں اس طرح جس لکڑی پر ساہی کی چربی ملی ہو اوس پر بھی سب کھٹل جمع ہو جاتے ہیں اور رات کو کبریت اور کپڑے کی تپ سے بھی بھاگ جاتے ہیں ہمارے ملک میں ایک گھاس ہے کہ اوسکا نام کیلوانہ جیشیشہ البراغیشہ ہے جو قوت اور بچوں پر کھین کھٹل بیہوش ہو جاتے ہیں اور انہیں تدبیر پیدا ہوتی ہے اور بھڑکے نہیں رہتے لیکن بچہ کے بھگائے کی تدبیر انہیں میں برادہ چوب صنوب کو سلگاتین خواہ قلعہ لیں خواہ کلونجی کو سلگاتین اور بہتر یہ ہے کہ سب کیجا کر کے سلگاتین اس طرح خشک اس اور کبریت اور قتل اور شوکہ نقتہ جیسا نام قولوں ہے اور اختیار بقرا و حریل ان سب کی دھونی دین اور بچہ نے پر کھین اور بوزق السہود و جوز سروکا استعمال کریں اگر مکان کو طبع اصل تیرس سے چھڑکین نفع کریگا یا طبع کلونجی کا یا طبع یا جو شانہ حریل یا جو شانہ آنتین خواہ جو شانہ سداب تینو لے کے بھگائے کی تدبیر یہ ہے کہ سداب کی بوسے بھاگ جاتا ہے جو بکری کا بھگائے اور بارڈالنا اسکی تدبیر یہ ہے کہ مراد سنگ اور خربق سے مر جاتا ہے۔ ایضاً خربق اور بزرالینج اس طرح بیخ کرنب بھی اوسکی قاتل ہے۔ اور خربق الحیدر اور زعفران الحیدر اور لصل الفار و ویک سے اگر بچہ کی کھال نکال کر کسی گھر میں ڈال دیں خواہ مومنہ کو خسی کر کے یا اوسکی دم کاٹ کر چھڑ دین جب بھی بھاگ جاتا ہے لیکن کھال اور خربق کے ڈالنا بہت اچھا ہے بعض لوگ یہ بھی کہتے ہیں کہ ایک چوہا دوسرے سے صوف وغیرہ کے پانوں باندھ کر اگر کسی گھر میں چھڑ دین جتے چوہے اوس گھر میں ہیں سب بھاگ جاتین گے اور بچہ اس میں تردد نہ ہے چوہے کے بھگائے کی تدبیر چوہے کے سوراخ پر اگر قطر لیں کو کھین بھاگ جائیگی اس طرح مقناطیس اور تلخ کا دوسرا اس طرح نفث اور طہیت کر

اور خود چوٹی کو بطور دھونی کے اگر لگا دین تو دھون سے بھی بھاگ جاتی ہے کبھی کے بھگائی کی تدبیر بنال کو دودھ میں ملا کر رکھیں اس کے پتے سے کھیاں مر جاتی ہیں اور بنال کو دھون سے بھی اور کندر کے دھون سے اور طبع خربق سیاہ سو بھی مر جاتی ہیں شہد کی کھجور و بھجورہ کو بھجگائے کی تدبیر گندھک کو دھون سے اور لسن کو بھاگ جاتی ہے اور جو شخص اپنی بھجورہ خطمی کا صناد لگا کر اس کے پاس نہیں جاتی ہے خواہ عصا رہ خبازی اور زیت کو لے لیکر اس کے بھگائے کی تدبیر بنال کو اور باب تجربہ کے چار کی دھونی سو اور خصوصاً رنگ چار کی دھون سے بھاگ جاتا ہے دیکھو بھگائے کی تدبیر جس کو تیز بدبک کا آشیانہ ہو خواہ اور کسی طرح رہتا ہو وہاں دیکھ نہیں رہتی ہے اور تفتیر اور تدر حنین اعصاب سے بدد اور اس کے پتے کی دیکھ کو قتل کرتی ہے جیسا اہل تجربہ کہتے ہیں سوس کے نکالنے کی تدبیر کو دھون جو کرا لگتا ہے اگر آفتاب سے کپڑے میں رن کر تو کرا لگے گا اس طرح خود بخود اور اس طرح پوست انج کا بھی فائدہ ہے اقسام سانپ کی جو لوگ سانپ پکڑتے ہیں اور جب کافن بھی کہ سانپوں کا حال اور ان کے طبائع کو خوب واقف ہوتے ہیں انہوں نے سانپ کی تین قسمیں کی ہیں ایک تو وہ قسم ہے کہ آدھیں مدت زیادہ ہو اور بعد کاٹنے کے تین گھنٹے سے زیادہ مہلت نہیں رہتا ہے اس کے کاٹنے کا کچھ علاج نہیں ہے اور اسی میں اضم لینے بجا اگر دراصلات داخل ہے اور اس میں سوا عضو کے کاٹنے کے اور کچھ نفع نہیں دیتا خواہ بہت گرا داغ لگائیں جو اندر تک پہنچ جائے اور سمیت کو جلادے اور چاری سمیت کو بھیلنے کے تنگ کر دے کبھی اس کے علاج میں بعد اس تدبیر مذکورہ بالا کی بھلی خوب پیٹ بھر کے کھلا کر تے کرانے میں اس کے بعد مخالجات اور قسم کے کرنے میں اور اگر سانپ کمزور ہو اور زیادہ سمیت اور سمین نہو فقط بندش مقام لیس کی کافی ہوتی ہے اور اس کے بعد اور سب علاج مشترک سے تدبیر کرتے ہیں دوسری قسم سانپ کی ضعیف الازمہ اور کمتر اس کے کاٹنے سے موت واقع ہوتی ہے۔ اور تیسری قسم درمیانی ہے کہ تین روزہ سات روز تک اس کا طبائعت ہے کہ جنگلی آؤٹا خواہ اور بڑی بڑے سانپ جو ضعیف اور زیادہ ردی السمیت ہوتے ہیں ان کا علاج فقط اسی جگہ کیا جاتا ہے جہاں زخم کاٹنے سے پر گیا ہو اور سمیت کو لٹا دیا سو تریاتی علاج نہیں کیا جاتا ہے۔ اہل تجربہ کو کہتا ہے کہ پہلا طبقہ جو شدید المرداوت ہو اس کے بھی چند اقسام ہیں ایک قسم کا نام ملکہ ہے اور یونانی میں اسی باسلیقوس کہتے ہیں اس کی سمیت کا یہ حال ہے کہ جس کی طرف دیکھ خواہ جو شخص اس کی آواز سے فوراً مڑ جائے ایک قسم وہ ہے جس کا نام خطاف ہے اس کا رنگ مشابہ خطاف یعنی شمشیر کے ہوتا ہے اور طول میں تیز ایک ذراع کے ہوتا ہے اور دو گھنٹے سے پہلے قتل کرتا ہے خواہ وہ سانپ جس کا نام سقلیس خشک ہے کہ اس کی جلد بھری نہایت درجہ اور کھڑی ہوتی ہے اور لانا تین یا چھ سو یا پنج ہاتھ تک ہوتا ہے اور رنگ اس کا خاکستری خواہ مائل بزرودی ہوتا ہے انھیں اس کی زیادہ چمکتی ہوئی ہوتی ہیں اور دو گھنٹے سے تین گھنٹے تک قتل کرتا ہے اور تین اقسام میں سے ایک وہ بھی سانپ ہے جس کا نام بڑا ہے اس کو قدرت ہے کہ اپنے کف دھن کو تھو کے اور دانت کو ایک دوسرے سے چوس کر لعاب دھن کو کسی شخص پر ڈالے اور جس پر تھوک پڑتا ہے مر جاتا ہے خواہ جو شخص اس کو تھوک کی بوسہ کھینچے اور اس کے داغ میں چھم جاتی ہے وہ بھی مر جاتا ہے۔ اور طول اس کا دو ہاتھ ہوتا ہے اس کا رنگ بھی خاکستری مائل بزرودی ہوتا ہے اور جسے کاٹتا ہے وہ بھی مر جاتا ہے قبل ازاں کہ مقام لیس میں در دہا ہو ان اقسام کا ذکر کتب طبیہ میں اس غرض سے نہیں کرتے ہیں کہ ان کے علاج کی کوئی تدبیر بیان ہو اور ان کے کاٹنے سے بچنے کی تدبیر بیان ہو یا ان میں غرض تو یہ ہوتی ہے کہ ان اقسام کی شناخت ہر شخص کو ہو جائے کہ اس سے احتراز کرے۔ اور شاید کبھی وہ علاج جو

مذکور ہوا پر شاذ و نادر نافع بھی ہو جاتا ہے۔ صم مقصود لغو جو سانپ گونگا اور فی الفور مملک ہو اس کے بھی چند اقسام ہیں اور
 مسطحین بکثرت ہوتے ہیں اور کبھی بعض اقسام میں زیادتی بطور شاخ اور سینگ کے ہوتی ہیں اور رنگ اس کے مختلف ہوتے ہیں کچھ
 اور سرخ اور اشقر اور عسلیہ اور خاکسری اور کبھی خلقت اس کی سانپ کی سی ہوتی ہے اور کبھی بعض اقسام کے واسطے دندانہ مثل صناک
 یعنی تہہ سپر کے ہوتے ہیں اور ہر جو قاتل میں فی الحال وہ بھی اسی طبقہ میں داخل ہیں اور دوسرے طبقہ افامی وغیرہ کا بھی مختلف
 ہوتا ہے۔ بعض وغیرہ سے افامی افسلیہ ہوتے ہیں اور بعض افامی بلوطیہ یعنی لشکر بلوط اور بعض افامی مسطحہ یعنی پیاس لگا
 واسے ہوتے ہیں اور بھی بہت سی اقسام اس طبقہ میں ہیں جس کا ہم بیان کر سیکے کبھی سانپوں کو اختلاف بھی حاض ہوتا
 لیکن نوع میں اختلاف نہیں ہوتا ہے بلکہ باوجودیکہ وہ ایک ہی قسم کے ہوتے ہیں پھر بھی اور طرح کا اختلاف پیدا ہوتا ہے جب نر مادگی کا
 اختلاف ہوتا ہو۔ نر میں دانت کم ہوتے ہیں اور زہر زیادہ اور نر ہوتا ہو اور بعض سپر کے کی یہ راہ ہے کہ مادہ ہی زیادہ بڑی ہے
 کہ اس کو دانت زیادہ ہیں اور بلحاظ عمر اور سن کو بھی اختلاف ہوتا ہے جو ان سانپ بہ نسبت مسن کے زیادہ بڑا ہو اور بنظر خباثت کہ کبھی خفا
 پیدا ہوتا ہو اس لیے کہ بڑا سانپ زیادہ بڑا ہے بہ نسبت چھوٹے کے اگرچہ ایک ہی قسم کے دونوں ہوں اور بنظر مکان اور جای سکونت کے
 بھی اختلاف پیدا ہوتا ہے مثلاً جو سانپ ٹیل اور پٹاؤ پر رہتے ہیں ان کی سمیت زیادہ ہے بہ نسبت ان کے جو سرد زمین اور ترائی میں
 خواہ پانی میں رہتے ہیں کبھی بنظر بھوک اور سیری کو بھی سمیت میں سانپ کے اختلاف پیدا ہوتا ہو کبھی سانپ زیادہ زہر دار ہوتا ہو
 بہ نسبت سپر کے کبھی بنظر انفعالات نفسانی کے اختلاف ہوتا ہو جیسے غصہ در سانپ اگر حالت غضب میں کاٹے گا زیادہ بڑا ہو
 اس کے کہ وہی سانپ خواہ اوستی قسم کا دوسرا بدون حالت غیظ کے کاٹے گا اور فصول کی راہ سے سمیت میں اختلاف پیدا ہوتا ہے
 اس لیے کہ گرمیوں کی فصل میں سمیت زیادہ ہوتی ہے بہ نسبت باروں کی یہ بھی کہتے ہیں کہ ایک ہی قسم کا سانپ جو زیادہ لانا
 اور موتا ہوا اس کی سمیت زیادہ ہوتی ہے بعض لوگوں کو گمان فاسد ایسا ہوا ہو کہ سانپ کا زہر بار دہے جیسے افیون وغیرہ حالانکہ یہ
 یہ گمان محض غلط ہے اور جو سردی مار گزیدہ کو لاحق ہوتی ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ حار غزیری یعنی روح بوجہ مصادات اور مخالفت تا
 سم کے فوت ہو جاتی ہے اور اوستی کے بقا سے حرارت بدن میں ہے لہذا بعد فشار حرارت غزیری کے بڑا سردی محسوس ہوتی ہو
 حار غزیری کے انتشار سے تمام بدن میں حرارت پھیلتی ہے اور جب یہ حرارت بدین نر ہو اور قلب میں کسی قدر خفیف گرمی رہے کچھ ضرورت
 کہ اطراف بدن میں وہ حرارت پھیلے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ خاص اصلہ جو ایک قسم سانپ کی ہے اوہ نہیں کا زہر بار دہے اور دلو خون کو جمع
 کر دیتا ہے اور بخمد ہو جاتا ہے اور ہر قسم کا بخمد بھی ہے۔ یہ بھی قول درست نہیں ہے ہاں چونکہ یہ زہر تحلیل روح غزیری کی کرتا ہو اور
 اس کی موت پیدا کرتا ہے لہذا اجتماع اور خون کا حاض ہوتا ہو اور اس دعویٰ پر یہ دلیل ہے کہ جو حیوان سرد مزاج کا ہے فصل
 زمستان میں وہ مر جاتا ہے لہذا جس کا مزاج گرم ہو اس کی حرارت اور حدت زیادہ ہوتی ہے یہی دلیل اون لوگوں کی ہے جو اصلہ کو مارا
 بارہ کہتے ہیں اور جو کوئی کہیوں نہ ہو اور کیسا ہی عالی قدر کیوں نہ ہو میرے نزدیک دلیل ہرگز صحیح نہیں ہے اور نہ یہ دعویٰ شراب
 صغار یعنی چھوٹے چھوٹے خشرات میں درست ہو لیکن جو حیوانات کبیر الجثہ ہیں اوہیں اس کا کیتھہ ظہور ہے دیکھو زہر کو کہ اگرچہ
 اس کا مزاج گرم ہے لیکن جاڑو نہیں مچاتی ہو اور اوہیں حس و حرکت باقی نہیں رہتی ہے شاید سانپ جاڑو کی فصل میں اگرچہ مزاج
 اس کا گرم ہے اور پھر حرکت نہیں کرتا ہو اس کی وجہ یہی ہو کہ چونکہ اس کے مزاج طبعی سے اس فصل کا مزاج مخالف ہو اور احوال دوسرے

جو اسے عارض ہوتے ہیں باسٹیلیوس کو کاٹنے کا بیان اور یہ پہلی قسم ہے قسم کی یعنی بجا اگر اور حرمان کی بھی یہی قسم ہے اور
مجموعہ دریافت نہیں ہے کہ حرمان اور ضم ایک ہی قسم سے ہیں یا انہیں کچھ فرق ہو ایک قسم کو کہتا ہے کہ اس کا نام ملکہ سوا سٹے رکھا ہے
کہ اس کو سر پر یک چوٹی تاج کی صورت پر ہوتی ہے اور باقی کثرت ہر ایک تین پشت تک لاشی ہوتی ہے اور اس کا پتلہ زیادہ ہوتا ہے اور اس کا پتلہ اس کی دو طرف
سرخ ہوتی ہیں رنگ اس کا سیاہی اور زردی مائل ہوتا ہے جو خیر اسے بدن سے ملتی ہے اسے عارض ہوتا ہے اور حرمان رہتا ہے
اس کا جگہ گھاس وغیرہ نہیں آگتی ہے اگر کوئی پرندہ اس کے سوراخ کو اوپر سے اور کڑھکا چاہے کہ گڑھکا ہے اور ملاک ہو جاتا ہے اور وہ
جیہ ایسا اس کی چاب پاتا ہے بھاگ جاتا ہے اور اگر کہیں اس کے نزدیک کوئی جانور پہنچ جاتا ہے سن ہو کر رہ جاتا ہے اور اس کے صفر
اور آواز کے سننے سے اس کے تیرے گے ہے تک جو آدمی خواہ جانور ہو جاتا ہے اور بس شخص پر وہ ہر شے اس کی انگلی کا اثر ہو چر وہ
بھی مر جاتا ہے اور اتنی تیزی اس میں ہے کہ ہر شخص اس کی طرف دیکھ رہا ہوتا ہے جیسے یہ سانپ کاٹے اور اس کا بدن کھل جاتا ہے
اور پھول کر صدیاں پانی پیلو اس کے بدن سے بار بار ہوتا ہے اور بعد ازاں مر جاتا ہے اور ہوا سے بہت کو قریب جا کر وہ بھی جاتا
ہے اور کتر اس کے جوار اور قریب کھڑے ہوتے ہوتے ہوتا ہے۔ ان اگر کسی عصارہ اور چھری وغیرہ سے اس کو ہٹا لیا جائے تو وہ جھوٹے البتہ کمتر
مضر ہے جو بھی ہے اور یہ بھی ہے کہ وہ ہوتا ہے کہ ایک سوار نے اپنے نیر سے اس سانپ کی من کیا یہ اس سے گھوڑے کے مر گیا
اور گھوڑے کی ٹھوڑی میں اس کے کاٹا گھوڑا اور سوار دوڑ کر گیا سانپ بلا ترک اور بویہ میں اکثر پیدا ہوتا ہے علامت ملکہ
یہ اگر سانپ کو کاٹنے کی آدھی فوج ہوں کسی سبب ظاہر کے مرے خصوصاً اگر ایسی جگہ پر ہو جہاں اس سانپ کے
رہنے کا یقین ہو اور ہرگز اس کا کٹنے کا علاج نہیں ہے حرمان کا بیان حرمان کا ذکر ہم نے کیا ہے اور کہتا ہے کہ اس کے
صفات قریب اوصاف ملکہ کے ہیں کہ وہ سیدھا نہیں چلتا اور فقط کاٹنے کے ذریعہ سے وہ قتل نہیں کرتا ہے بلکہ دیکھو اور صفر کو
سانپ سے بھی قتل کرتا ہے اور جس جیہ ان کو یہ سانپ کاٹتا ہے اس کا گوشت مہرہ ہو کر رہ جاتا ہے اور مر جاتا ہے اور جو حیوان اگر
قریب جاتا ہے وہ ہلاک ہوتا ہے لیکن ارباب تجربہ نے اس کا قتل ملکہ کے لکھا ہے اور گمان کیلئے ایک ذراع سے ڈیڑھ ذراع
تک لانا ہوتا ہے اور یہ بھی کہتا ہے کہ حرمان کے کاٹے ہوئے کو کوئی علاج نفع نہیں کرتا ہے اور کبھی جو دوا نفع کرتی ہے وہ یہی ہے
کہ تخم خشک دو درہم تک اور جندبیدستر بھی اس قدر وہ بھی مفید ہے اس کا مشاہدہ ایک قوم نے کیا ہے علامات کاٹنے اور
سانپ کو جس کا نام خطاف ہے اور یہ سانپ صم کی قسم میں ہے جس کو یہ سانپ کاٹتا ہے اس کی چکی اور تھیلوں اور
حذر اور برد اعضا اور سیات اور لکڑیوں کا بند ہونا اور شدت خفقان بھی اس کو بالخصوص عارض ہوتا ہے اور درہم بہت
زیادہ ہوتا ہے اور علاج اس شخص کا وہی ہے جو علاج بجا اگر کا ہے اور اسے ہم بیان کر چکے ہیں علامات اس سانپ کو
کاٹنے کے جس کا نام اسٹیلیوس ہے اور یہ بھی بجا اگر کی قسم میں ہے یہ سانپ جس کاٹے اس پر وہی اعراض طاری
ہوتی ہیں جو خطاف نامی سانپ کاٹنے سے پیدا ہوتے ہیں کہ رنگ اس کا متغیر ہوتا ہے اور بدن میں سن پیدا ہوتا ہے
اور چکی زیادہ آتی ہے اور اعضا بدن سرد ہوتے ہیں اور لکڑیوں کا بند ہو کر خشکی اور نہیں پیدا ہوتی ہے علاج اس کا وہی ہے
جو صم کا علاج ہے بے براقہ اور اسٹیلیوس کے کاٹنے کا بیان جس کو یہ دونوں سانپ کاٹتے ہیں یہ شخص جس کو
بحالت سکوت مبتلا ہوتا ہے اور یہ کیفیت اس کی بعد ازاں احوال کے ہوتی ہے جو اسٹیلیوس کے باب میں مذکور ہوئے ہیں

اور جانی پٹے درپے اور انکھوں کی بند ہو چکی ہو تپتی ہو رہی ہے اور گردن اینٹھنے لگتی ہے اور کڑا نہ پیدا ہوتا ہے بغض کا انتظام بالکل باطل ہو جاتا ہے اور درد کا احساس اسے نہیں ہوتا ہو اور کبھی ابتدائیں الیاد و دھیں سے تپ پیدا ہو محسوس ہوتا ہو جو اس کے پاس موجود ہو اور معلوم ہوتا ہو کہ اپنی انگلی حلق میں ڈالتی تاکہ ٹھیک ہو جائے اور بعض ارباب تجربہ نے ذکر کیا ہے کہ اسقلیموس اپنا سر اٹھا کر زیر ہتھوکتا ہو اب تجربہ بخوبی معلوم نہیں ہے کہ یہ قسم دہی ہے جسکا میں اوپر ذکر کر چکا ہوں یا ایک یہ دوسری قسم ہے اور بصافات کی قسم میں داخل ہو لیکن اس تجربہ کار نے یہ بھی ذکر کیا ہے کہ اس کے کاٹنے کا مقام اس قدر ہوتا ہے جیسے سوئی چھپے گئی ہو اور اس جگہ درم نہیں ہوتا ہو کہ اور تھوڑا تھوڑا سا خون سیاہ اوس سے بہتا ہو اور غشاء چشم بھی اوس شخص کو عارض ہوتا ہے جسکو یہ کاٹے اور اوجھ اور فم معدہ میں درد پہلے پیدا ہوتا ہے اوس کے بعد نفیض بھر اور سبات پیدا ہوتا ہے اور ایک روز کی تھائی لینے تخمیناً آٹھ گھنٹے سے زیادہ زندہ نہیں رہتا ہے علاج اوسکا وہی ہے جو صم کا علاج مذکور ہوا مگر نہ کا بیان یہ بھی صم کی ایک قسم ہے طول میں ایک ذراع سے لیکر دو ذراع ہوتا ہے اس کے سر پر دہندی مثل دو سینکھ کی ہوتی ہو اور اس کے بدن کا رنگ مثل رنگ گڑبھا ہو اور اس کے پیٹ پر فلوں خشک اور سخت ہوتے ہیں چلتے وقت آواز کھڑکھڑ کی پیدا ہوتی ہے اور دانت اس کے برابر اوسیدہ ہوتے ہیں ترجمہ نہیں ہونے اور اکثر ریگستان میں پیدا ہوتا ہے ایک قوم نے کہا ہے اس میں ایک قسم وہ بھی ہے جسے قصیر کہتے ہیں اور قصیر کہنے کی وجہ یہ ہے کہ اس کے قرن چھوٹے ہوتے ہیں اور چھوٹے ہونے کی وجہ یہ ہے کہ اس قدر ٹوٹ کر گر جاتی ہیں اور اس کے بھی چند اقسام ہیں چھوٹے اور صغیر اور دونوں طرف کو چڑھا اس کے بڑے بڑے ہوتے ہیں اور اسی وجہ سے اسے نیچا نیچا بھی کہتے ہیں علامت اس کے کاٹنے کی ایسی ٹھین مقام مسح پر ہوتی ہے جیسے سوئی کسی نے گڑوئی ہے خواہ ایک کیل چھوٹی کسی نے گاڑی ہے اور اگر کچھ گہری ہو اور تمام بدن اسکا گر ان در بھاری ہو جاتا ہے اور دونوں پوٹے سوچ جاتے ہیں اور دوران اور ظلمت بھر اور ذہاب عقل پیدا ہوتی ہے علاج اوسکا بھی صم کا علاج ہو اور خاص علاج اوسکا یہ ہے کہ تخم ترب ہمراہ شراب کو پلایا جائے اور خصوصاً اگر تپے یہ دو پلا کر لائی جائے بہت عمدہ ہے اور تپ ہو جانے کے بعد زیرہ ہندی اور صم بھی نافع ہوتی ہے شراب ملا کر اور چند بید تر ہمراہ شراب کو اور خود بیج بری ہمراہ شراب اور تخم ترب عجیب النفع ہے اور کاٹنے کی جگہ پر نیک سائیدہ ہمراہ قطران کو اور پاز سرکہ میں کوٹا ہوا نافع ہے اوس سانب کا بیان جسکا نام اودر لیس اور کد و سوذروس ہے یہ سانب اگر بانی میں پایا جائے۔ اہل یونان اسکو اودروس کہتے ہیں اور اگر خشکی میں پایا جائے اوسکا نام کد و سوذروس ہے اور اصل صم سے یہ چھوٹا ہوتا ہے اور اوس سے اسکی گردن بھی چوڑی ہوتی ہے اور اسکا خسر اور ضرر بھی نسبت اوسکو زیادہ ہوتا ہے اور جہاں کا ہوتا ہو اوس جگہ درد شدید پیدا ہوتا ہے اور التهاب اور سوزش بھی پیدا ہوتی ہے بعد ازاں وہ مقام سنبھو جاتا ہے اور جگہ کا آؤسکو دوار اور تپے بدلو صفر اوی اور حرکت غیر منظم اور ضعف قوت عارض ہوتا ہے اور اکثر اوقات تین گھنٹوں کے اندر وہ شخص مر جاتا ہے اور تین گھنٹوں سے زیادہ گزرنے نہیں پاتی اور اگر بوجہ اس کے کہ دریا کی قسم میں زیر کرم ہوتا ہو کوئی شخص بیچ جائے خواہ اسکو بیکہ مسوح کا فراج قوی ہو اور سپر اثر زیادہ نہیں ہوتا پھر بھی امر اضی ایسے لاحق ہونگے کہ اونسے اچھا ہونا اسکا دشوار ہو گا علاج پہلے علاج عام سے معالج کریں اور خاص معالجہ اوسکا ایک یہ ہے کہ چوڑے پاک کیا ہوا اور جب الٹس ہر ایک بوزن ایک درخمی ہمراہ مار التحسل کے خواہ ہمراہ شراب کو استعمال کریں اسطرح زراوند و درہیم ہمراہ شراب کی یا ہمراہ سرکہ کے صم میں پانی ملا ہو اسطرح عصا مرغزا سیون بھی مفید ہے اور ضاد چونہ اور زیت اور خود بیج کو ہسی کا اور پلو

چند بڑا ذخیرہ تھا ایک ایک چیز خواہ سب مل کر اور نیز آرد جو ملا کر بن آذیس کا بیان میں آذیس کا ذکر اس مقام پر ہے
لحاظ کو کرنا ہوں کہ مجھ شبہ اس بات کا ہے کہ آذیس اور آذیس میں کچھ فرق ہے یا دونوں ایک قسم ہیں اور وجہ شبہ کی یہ ہے
کہ نسخ اور کاتبون کا حرف ان دونوں لفظ میں ایسا ہوا ہے جیسے اور الفاظ یونانی میں اس طرح ہوتا ہے۔ لیکن جیسے کتاب میں
یہ مقام لکھا ہے اس کے مصنف نے اس کو کائنات کے چند اعراض اور بھی ذکر کیے ہیں اور اس مصنف نے کہا ہے کہ اس کے کائنات سے جراثیم
پیدا ہوتی ہیں اور زخم جوڑا ہوتا ہے اور رنگ بنو ہوتا ہے اور اس مقام سے رطوبت سیاہ بکثرت نکلتی ہے جو بدبو اور مضر ہوتی ہے اور علاج
ان کو کوکھا بہت دیر میں پہنچ جاتا ہے اور علاج میں دشواری بھی واقع ہوتی ہے اب مناسب ہے کہ اس مقام میں کوئی اور شخص مائل
اور نظر کرے اور اس کی تحقیق کر کے لکھے تاکہ اشتباہ برطرف ہو جائے اور اس کی اصلی کیفیت کو پہچان لے اب ہم طبقہ ثانیہ کی طرف
منتقل ہو کر بیان اس کا تفصیل کرتے ہیں اور جتنے امور متعلق بہ لیس ہیں انہیں مشروحاً بیان کرنے میں بیان
عام لیس افاحی اور اس کے احکام کا بدترین افاحی اور بدترین اثر دھوکا وہی قسم ہے جو زہر ہے اور مادہ بہ نسبت زہر
اسلم ہے اور مادہ کا کائنات اس طرح دریافت ہوتا ہے کہ اگر دو دانستہ سے زیادہ کائنات پر جائے اور سطوف جدا ہوں گے کائنات ہے اور
کائنات کے ساتھ ہی ونون دانستہ خواہ کل دانستہ کے نشان سے خون برآمد ہوا ہو اس کے بعد صدید غلبائی نکلا اور کبھی ابتدائی
صدیدائی نکلتا ہے پھر زہری پھر زنگاری مستحیل بطرف جو ہرسم کو ہو کر نکلتا ہے اور رنگ بھی اس کا زہر کا ہوتا ہے اور مقام
میں درد پیدا ہوتا ہے پھر وہ درد چلتا ہے اور متحرک ہوتا ہے بعد ازاں ورم پیدا ہوتا ہے قریب موضع کسح کو اور موندہ میں
خشکی پیدا ہوتی ہے اور احشائیں التهاب پیدا ہوتا ہے اور تمام بدن میں تب پیدا ہوتی ہے کہ اس کے پیرا لہزہ بھی ہوتا ہے
اور اس کے بعد ٹھنڈا پسینا نکلتا ہے اور اس کے بعد فساد لون عارض ہوتا ہے اور رنگت مائل بہ طرف سبزی کے ہوجاتی ہے اور دوار اور
تواتر نفس کا میجان ہوتا ہے اور سانس میں کوتاہی اور تپکی ماض ہوتی ہے اور کبھی کبھی فو کسی غلطی ماری کی ہوتی ہے اور عین
پیدا ہوتا ہے اور مسوڑھے اور سر بخاری ہوجاتا ہے اور بیشتر عاف بھی پیدا ہوتا ہے اور پیچہ میں کسی قسم کا جو جھ پیدا ہو کر عرق ہوتا ہے
ہوتا ہے اور بدن میں کبھی کبھی بہت زور سے اور پھر غشی پیدا ہوتی ہے اکثر جو شخص اس صدمہ سے ہوجاتا ہے وہ تین دن کے اندر مر جاتا ہے
اور کبھی کوئی شخص سات روز تک بھی زندہ رہتا ہے اور علاج مار گزیدہ کا بطور قاعدہ کلی کے پہلے قواعد مشترکہ کا لحاظ
کرنا چاہیے اور اس کے بعد قوی علاج یہی ہے کہ تریاق افاحی کا استعمال جلد کریں اور اگر تریاق مذکور کے استعمال میں تاخیر ہو گئی
تریاق کا نفع ممکن ہوتا ہے اور کبھی ممکن نہیں ہوتا ہے اور اس بات کا خیال کرنا کہ اجزاء تریاق خود آہ سم ہوجاتین کو مناسب
اسی ہے کہ طبیعت باذن خالق تعالیٰ استعمال لات کرتی ہے اور جو شو غریب ہو اور طبیعت بدنی سے خارج ہے اور ممکن نہیں ہے
کہ استعمال آلات کری جان اگر طبیعت اور امر غریب دونوں کا ہیجان واقع ہوا سوقت شاید کس قدر مفید بھی ہو۔ اگر مار گزیدہ
بکثرت استعمال تو ہم لینے لسن و شراب کا کریں شاید جمیع اقسام کے علاج سے کٹھنی ہو جائے اس طرح کثرت اور اصل ہرہ شراب
اگر ہم ہم نہ ہو تو اطباء نے ذکر کیا ہے کہ اہل لینے گوزن پرشتہ اگر کھلا تین فوراً مفید ہوتا ہے حبل بھی ایسی دوا ہے جو سانس کے
کائنات سے نجات دیتی ہے اس طرح لب جب اتج کا خاص تریاق سانپ کے کائنات کا جو قوی الاثر تریاق ہے ایک ہے۔ انیسویں
اک سو فتنہ بھیش درہم فلفل چار درہم زراوند مرچ جذبید سرہر واحد ایک درہم زہر طلا لینے دو شائبہ گور مطبوخ

نہیں جتنا اور چھپانی پتہ دینا اور پسینہ خواہ پیشاب کی سہولت دینے اور ہوتا ہو یا نیک یا کٹا ہو اس کا پھول جانا ہی اور تمام پھول جانا ہی اور تمام کونین پانی بھرتا ہے
 علاج بعد تدریج مشترک کے اور روغن کثیر کے پلانے کی اور تے کرانے کی پھر خاص علاج اس کا یہ ہے کہ نفل اور رطوبات اندرونی کا اخراج
 کریں اور پانی جستہ رپی کیا ہے اور سے نیچر کی طرف جذب کریں اور مدرات کا استعمال جیسے طبع کرفس اور سنبل مہدی اور دراجنی اور اسارہ
 اور صیالیوس اور فطر اسالیون وغیرہ کا استعمال کریں اور علاج بدن پھنساؤ نمک اور چونہ اور زیت کا کریں اور وہ ضداد لگائیں جسے ہم دیوا
 کتے کے کاٹنے میں بیان کرینگے قفازہ اور طقارہ یہ سانپ جھوٹی اور تیلے باریک جسم کے ہوتے ہیں اور اکثر یہ سانپ درختوں پر
 لٹکے ہوئے ہوتے ہیں اور جو شخص ان اشجار کے نیچے ہو چکا ہے اور پھر اپنے تئیں گر ادیتے ہیں اور حملہ آور ہوتے ہیں اس طرح جیسے کوئی تیز خواہ بجا
 مارے۔ میں کہتا ہوں کہ ایک قسم ان سانپوں کی میں نے خود دیکھی ہے اطراف دھستان میں اٹل بستی میں اور وہ نہایت ردی اور زہریلوں
 ہے کہتے ہیں کہ اس کے کاٹنے سے درد شدید اور گرم گرم تمام بدن میں پیدا ہوتا ہے اگر اس قسم کا ہو جسے ہم نے دیکھا ہے اور ہلات
 بھی عارض ہوتی ہے کہتے ہیں کہ علاج اس کا مشترک جو متل علاج افغانی کے ایک سانپ کا ذکر اس طرح کیا ہے کہ نام اس کا افسنا ہے اور
 کہتے ہیں کہ وہ دونوں طرف کو چلتا ہے اور جب کرتا ہے یعنی سر اور دم دونوں طرف سے حرکت کرتا ہے اور محقق اس کی نہیں ہے کہ قفازہ
 یہی ہے یا کہ وہ اور قسم ہے اگر اتنی صفت اس کی وہ لوگ کہتے ہیں کہ اس کی سر اور دم برابر ہوتی ہیں گندگی میں اور جتنا چچ میں موٹا اور گندہ
 ہوتا ہے اور ناہی سر اور دم کے پاس ہوتا ہے اور مجھ کو گمان قطعی نہیں ہے کہ جسے میں نے دیکھا ہے یہ وہی ہے یا نہیں بلکہ طبعی جسے درو
 بھی کہتے ہیں یہ سانپ ان پتھروں کے نیچے رہتا ہے جو گھر وغیرہ رکھ ہوئے ہوں اور جس شخص کو یہ کاٹا ہو اس کے بدن کی کھال
 اوڑھ جاتی ہے اور جو شخص اس سے مس کرے اس کے بدن کی جلد بھی اوڑھ جاتی ہے خواہ جو اس کی دوا کر لینے دو کر کے کی وجہ سے اس کا ف
 بدنی پیدا ہو یا اس سانپ کی نہایت خبیث اور بد ہوتی ہے اور جو کوئی اس کے قتل کو درپے ہو کر تلاش کرے بذریعہ بدلوے کے اس کا
 پتا لگ جاتا ہے اور جو اعراض سے عارض ہوئے ہیں وہی اس کے کاٹنے سے بھی پیدا
 ہوتے ہیں علاج وہی ہے جو افغانی کا علاج ہو خاص ان لوگوں کو زراوند طویل کا شراب میں ڈال کر پتیا اور اس طرح لیکچرہ اور پختہ
 جو گیارہ مشہور ہے اور افغانی کے علاج میں مذکور ہو چکی ہے مفید ہے کہ اسے شراب کو ساتھ بلائیں اور ٹر بلوط کی تفسید کریں جاو سیہ
 یہ قسم سانپ کی گویا بوجہ زردی رنگ کو اس کا رنگ مشابہ باجورہ کے ہوتا ہے اور جسے یہ سانپ کاٹتا ہو اس پر اعراض ردی طاری
 ہوتے ہیں جیسے افغانی کے کاٹنے سے پیدا ہوتے ہیں اور علاج بھی بعینہ او سی طرح کیا جاتا ہے بیان اس سانپ کا
 جس کا نام رقتا سیستانی ہے کہتے ہیں کہ یہ سانپ مشابہ طقارہ دونوں طرف سے ہوتا ہے یعنی مونہ اور دم کی طرف سے گراؤں
 سے زیادہ برا اور قاتل ہے اور اعراض اس کے بعینہ وہی اعراض ہیں اور علاج بھی وہی ہے جو بیان ہو چکا ہے رقتا جس کے
 رنگ مختلف ہوں بعض میں نے ذکر کیا ہے کہ یہ سانپ بسا خبیث ہے کہ وہ ہر کیوں جگر مسوج کاٹتا ہے اور اعراض
 ریزہ ہو کر گرتے ہیں اور ہلاکت عارض ہوتی ہے اس کا علاج وہی ہے جو افغانی صحبہ کا علاج ہے حیدر مار سطل الیس اس کے سانپ
 کا بیان اس طرح کیا ہے کہ اعراض اس کے افغانی کے اعراض کیسے ہیں مگر مقام تسع میں انتفاخ پیدا ہوتا ہے اور ملامت ہو جاتی ہے
 اور نفحات عارض ہوتے ہیں اور سیلان رطوبت خونی اور سیاہ رطوبت کا اسی مقام سے عارض ہوتا ہے اور عقل میں بھی تغیر ہوتا ہے
 بھر اور کراؤ ملک عارض ہوتا ہے علاج اس کا مثل علاج افغانی کے ہے اور میں نے اس سانپ کو اس مقام پر چھینا ذکر کیا ہے

ہیں اسے پہچانتا نہیں اور نہ اسکی طبیعت کو پہچانتا ہوں اور اسکی منہس کو تحقیق جانتا ہوں اور نہ مجھ پر معلوم ہے کہ اسکا ذکر کر رہا
ہو یعنی کسی اور قسم میں داخل ہے یا نہیں فیہ فیہوس کہتے ہیں اسکا کانا شبیدہ لسع افامی کے ہر مکر گوشت میں مسوع کے فساد اور
استرا یا عارض ہوتا ہے یہی مستحق کو مابین ہوتا ہے اور سبات اور سیان اور اسقام جگر اور امعاء و مصالح اور قولون میں لاف ہوتا
ہو اور میرا قول اس قسم کی نسبت بھی وہی ہے جو نارسطالیس میں کہا ہے یعنی میں نے اسی بھی تخمینا ذکر کیا ہے اور کبھی اس طبقہ میں
اسکا ذکر نہیں ہوتا بلکہ طبقہ مغضہ میں ہوتا ہے اور علاج اسکا مثل علاج افامی کو ہے انمود و طس اور لواعوس کا بیان
طول ان سانپوں کا ایک ذراع کا ہوتا ہے اور رنگ انکو مثل ریگ کی اور انکے بدن میں نشانات ہوتے ہیں کہتے ہیں جسکو یہ سیا
کاڑو شدید موضع لسع میں اور درم عظیم پیدا ہوتا ہے اور صدید دوسری اوس سر روان ہوتا ہے اور مشائے میں اور جگر میں اور راق
بہت شدید اور پادار عارض ہوتا ہے اور کافے سو میسرے روز ہلاکت مسوع کی عارض ہوتی ہے اور ساتون دن کو بعد پھر مہلت
نہیں ملتی علاج اسکا بطور عام کے کرنا چاہیے اور منبذید ستر اور داجینی اور بیخ قنطور لیون جوان اور یہ میں سے ہو بوزن دو درم
کے پیراہ شراب کو علاج خاص ان کا ہو اور بیخ زراوند خصوصاً زراوند طویل کی معقت عظیم کی نسبت ان اقسام کے اسیطر جمل شوامر یعنی
مشک الحن خواہ اوسکا عصارہ خاص کر اور بیخ جنطیانا بھی علاج خاص ہو اور منہادات میں شہد کو نکا کر خشک کریں اور کوٹ کر
لیپ لگاتیں اسیطر انار کو چھلکے اور اسیطر قنطور لیون اور تخم کتان اور کامو اور تخم حرل اور بلبلاب اور سداب خوشی اور چھٹا و خضخض
منغضہ میں وہ بھی انکو مفید ہیں وہ سانپ جسکا نام سہسہ ہے اور یہ معفنہ ہے کہتے ہیں کہ یہ سانپ بلو شام اور مصر میں پیدا
ہوتے ہیں سرانکے چوڑے اور گردن بتلی دم جھوٹی ہے انکو گول سر پرانکے لکیرت اور خطوط ہوتے ہیں اور انکے بدن پر خطوط غلیظ
کاموان کے ہوتے ہیں اور جب چٹے خواہ چلنے میں پلٹے وہ لکیرت اور خط سیدھی نہیں ہتہر بلکہ ترچہ ہو جاتے ہیں اور جس شخص کو یہ سانپ
کاٹے اور سے درم موجع اور عفونت بدن کی بعد ریزہ ریزہ ہونے بدن کے اور گر پڑنے یا لون کے پیدا ہوتی ہے
اور کبھی عفونت بہت جلد سہاٹ کرتی ہے تو اچھے بھلے آدمی کو ہلاکت عارض ہوتی ہے اور گویا یہ بھی ایک قسم افامی
کی ہے علاج وہی علاج اور جو علاج متوسط ہو درمیان افامی کے اور یکے بعد علاج اون اعراض کا جو اسکے کاٹنے سے عارض
ہوا ہے کرنا چاہیے اول سانپوں کا بیان جو بوجہ جراحت کو انداز دیتے ہیں بوجہ زہر کے اس قسم میں وہی
سانپ مقدمہ میں جو بڑے بڑے ہیں اور خبیث ہیں تین اڑدے کہتے ہیں اہل تجربہ کا قول ہے کہ چوٹا سا چھوٹا اڑدہ پانچ ذراع کا ہوتا ہے
اور بڑا تیس باقم اور اس سے بھی زیادہ بڑا ہوتا ہے اور اڑدہ کی دو انگلیں بڑی بڑی ہوتی ہیں اور نیچے والے چرے کے تحت ایک
بلندی مثل ذقن کے ہوتی ہے اور دانت اسکے بہت سی ہوتی ہیں بعض لوگ کہتے ہیں کہ اڑدے کی پیدایش اطراف تورباور سندھ
زیادہ ہوتی ہے اور ہند کا اڑدہ ہاترا ہوتا ہے اور و اڑدہ بانویدہ جو بلاد ہند میں ہوتا ہے چار ذراع تک لانا ہوتا ہے اور ہند کا اڑدہ ہاترا
بڑا ہوتا ہے کہتے ہیں اور انکے اوصاف وہی ہیں جو ہم نے بیان کیے ہیں اور چہرے اور سیکے زرد اور سیاہ اور مونہ بہت بڑے بڑے
اور حاجب ایسی ہوتی ہیں کہ آنکھوں کو دھانپ لیتی ہیں اور گردن اوسکی نفیس یعنی گول گول فلس مثل فلس باہی کے اور ہر ایک چہرے
میں تین تین دانت ہوتے ہیں تین کتا ہوں کہ کچھم خود دیکھا ہے ایک ایسا اڑدہ کہ اوسکی گردن کے کناروں پر بال گھنواور
اوگے ہوئے تھے کہتے ہیں اڑدے کے کاٹنے سے درد تھوڑا پیدا ہوتا ہے اوسکے بعد التهاب عارض ہوتا ہے اور زخم اڑدے کی

نہجہ مادہ کے زیادہ نصیحت سہجہ۔ میں کہتا ہوں خبر صحیح سے معلوم ہوا ہے کہ سویا ہندوستان کے اور بلاد میں بھی
اڑدے بڑے بڑے ہوتے ہیں اور علاج اڑدے کا وہی ہے جو علاج قروح رویہ کا ہے۔ فقط اتحاد نیموں اور سمیر شاد یہ
بھی اقسام سے اڑدے کی ہے کہتے ہیں جسے آغار نیموں کاٹے وہی اعراض جو اڑدے کے کاٹنے سے عارض ہوتی ہیں
اس شخص پر بھی طاری ہوتے ہیں اور سیر کا حال یہ ہے کہ اویسکے دانت شدید اور سخت ہوتے ہیں اور اویسکا خاصہ یہ ہے
کہ جسے کاٹا ہو اس کے گوشت میں بدبو اور خشکی پیدا ہوتی ہے اسی جہت سے بڑی مشکل پڑ جاتی ہے اور اویسکا قرحہ اوس علاج
محتاج ہوتا ہے جو قروح رویہ میں بکار آئے ہیں دریائی اڑدے کے کاٹنے کا بیان گندھک اور سد کہ اوس مقام پر لگا دینا
اسے کاٹا ہوا اور تمساح کی چربی کا ضماد بھی مفید ہوتا ہے اور طر لیلانامی ایک مچھلی ہے اوس کے ساتھ قلعی کے اگر مقام بر زخم کے مالش
کریں یہ بھی نافع ہے اور جو اڑدے باب رتیلان میں مچھنے لگے ہیں خصوصاً تر باق اول اور باد روج اسکا پلا ما خواہ لپک کر یا بھی نافع
دو حیوان دریائی ایسے ہیں کہ انھیں بعض علما نے ذکر کیا ہے اور مجھ گمان یہ ہے کہ وہ دونوں دریائی اڑدے
کی قسم میں داخل ہیں خواہ اومین داخل نہیں ایک کا نام سمور یا ہے اسے عالم نے کہا ہے کہ اسکے کاٹنے سے وہ ہی اعراض
پیدا ہوتے ہیں جو افامی کے کاٹنے سے پیدا ہوتے ہیں اور شاید اسکا علاج بھی مثل علاج افامی کے مناسب ہو دوسرا
طرو خورون ہے اسی عالم کا قول ہے جس شخص کو طرو خورون کاٹے وجع شدید اور برودت بکثرت عارض ہوتی ہے
اور خند بھی پیدا ہوتا ہے اور موت بہت جلد لاحق ہوتی ہے اور وہی شخص حکیم کہتا ہے کہ اسکا علاج اوسط کرنا چاہیے جو مڑ
زبر کا علاج ہے اور یہی حکیم کہتا ہے کہ زخم کاٹنے کا طول ٹیکرم سر کرے کرنا چاہیے اور ورق خار سے ضماد کرنا واجب ہے
اور مالش روغن قسط کی اور روغن عاقر قرقا وغیرہ کی جو روغن ایسے ہیں اور بن روغنوشین قوت غنصل اور انجرہ کی ہوا و شربات
انکو واسطے فسر وہ ورق خار ہر اسکر انجداں کے اور ہر اسد اب کو خواہ مراد لفل اور سد اب ہموزن لیکر نقد ایک درختی کے
مقدار شربت تجویز کریں اور تر باق اول جواب رتیلان میں مذکور ہوا ہے اسکا استعمال کریں چوتھا مقالہ آدمی اور چوپائی کو
کاٹنے کے علاج کا بیان اس مقالہ میں وہ آفات بیان ہو گئی جو آدمی اور کتے اور بھیرے وغیرہ کے کاٹنے سے عارض ہوتی
ہیں خواہ اور درندہ اور تمساح اور بندر اور نیولا اور قلا کے کاٹنے سے پیدا ہوتے ہیں اور قلا مرغابی کو کہتے ہیں بیان خام کا
کے علاج کا بہت بڑا وہی کاٹنا ہے جو بھوک کی حالت میں سرزد ہو آدمی بھوکھا ہو خواہ اور کوئی گزندہ جانور بھوکھا کاٹے
جو شخص کاٹنے کا علاج کرنے کا قصد کرے پہلے مقام عرض ہر ایک کپڑا زیت میں ڈبو کر رکھو خواہ فقط زیت ہو اوس مقام کو کچھ
اگر یہ تدبیر کافی نہ ہو اور غرض اصلاح کی پوری حاصل نہ ہو شہد اور پیار کا اور باقلا کا ضماد کریں لیکن کچا باقلا اور کچی پیاز کو چاکرنا
ضماد کرنا اس طرح سے ضماد کرنا عجیب النفع ہے۔ ایضا طلا مراد سنگ کا اور ضماد مڑ کے آٹے کا عجیب النفع ہے اور اگر مقام مالش
میں اور کسی طرح کا فساد نظر آئے پہلے اوسے پاک کر لین چورنے کے ذریعے سے خواہ بچنے سے خواہ کسی دوا یا جاذب ہو اور بعد تنقیہ کر
اور پاک کر نیو اور سے چھوڑ دیں اور نگران رہیں اگر قیح اور عین زیادہ متخفن پیدا ہو معلوم ہو گا کہ تنقیہ اور جذب قوی اور پورا
نہیں ہوا تھا پھر لون اور دیہ جاذب سے علاج کریں جسکا باب بسوچ میں پہنچے بیان کر دیا ہے اور اگر عضو مذکور میں فساد کسی طرح کا
ہو اور وقت معالج کو ایسی تدبیر کرنی ضرور ہے کہ دم نہونے پائے اور جراحت کو التمام کی یہی تدبیر کرے۔ عمدہ قسم مرہم کی

کاٹنے سے جو زخم پیدا ہوا اسکے واسطے خواہ جنگل کے گرنے اور پنچہ کے ناخن وغیرہ کے گرنے کے واسطے وہی مرہم اسودھی کہ اسکا استعمال بعد جذب فساد موضع مجروح کو کیا جائے بشرطیکہ اسکی حاجت ہو اور استعمال سے پہلے نمک اور پانی سے موضع زخم کو دھوا
غیر ہے آدھی کو کاٹے اور کمر زخم ہو تو اس جگہ پیاز اور نمک کھنا چاہیے شہد ملا کر اور ایک دن اور ایک اب اس
اوسی طرح رکھا رہنے دین بعد ازان علاج اسکا مرہم اسودھی کرین جو مرہم اور چربی اور زیت سویا کر کیا جائے اور بار زو کا ضاد
کے کاٹنے ہونے زخم کو واسطے بہت عمدہ ہے اسطرح جو سرکہ میں ملا کر بطور ضاد کو لگائی جائے اور پیاز اور شہد البضا وفاق کندر
ہمراہ شراب اور زیت کو ایضا استخوان بچہ گا واسفدر بلاتین کہ سپید ہو جائتین شہد میں ملا کر ایضا نمک بسا ہوا شہد کو ہمراہ
اور مراد صمغ البطم کبھی زخم میں پھٹکی خشک جلا کر بھرتے ہیں اور بانڈہ دیوین اور خاکستر کرنب کو اوپر طلا کرتے ہیں کبھی آدھی
کو کاٹنے سے اگر فائدہ سے ہو یا ایسے خوب کھا چکا ہو جو استعداد فساد ہونے کی زیادہ رکھو ہوں اور اون خوب میں سے پھر خصوصاً اگر
مسور کھا چکا ہو اور کسی شخص کو کاٹ کھا کر ایک حالت ایسی روی عارض ہوتی ہے کہ جو نہایت بُری ہوتی ہے لازم ہے کہ مسور
خفہ کو زیت سے پونچھیں اور بنج رازیانہ ہمراہ شہد اور آرد باقلا ہمراہ پانی اور سرکہ کے ضاد کرین اور ہر مرتبہ لپ بل بدل کر لگاتین
ایضا وفاق کندر ہمراہ شراب اور زیت کو ایضا استخوان بچہ نرگا واسفدر جلاتین کہ سپید ہو جائے اور بعد ازان شہد میں ملا کر
استعمال کرین۔ ایضا نمک بسا ہوا ہمراہ شہد کو یا مراد صمغ البطم کا ضاد کرین کبھی زخم میں پھٹکی جلا کر سوکھی ہوئی بھرتے
ہیں اور بانڈہ کر اس کے اوپر خاکستر کرنب کو طلا کرتے ہیں یا ہوا لکٹا جو دیوانہ نہوا اور بھیرنے کا کاٹنا ان دونوں کا
علاج قریب اوسی کے ہے جو قانون عام میں ہم نے بیان کر دیا ہے اور آدھی کے کاٹنے کا علاج بھی ان دونوں کی کاٹن میں
بکار آتا ہے اور کبھی یہی تدبیر کافی ہوتی ہے کہ فوراً بعد کاٹنے کے مقام ماموٹ کو سرکہ سے جھڑک دین اور خند مرتبہ اوپر کھینچ
سے پھٹکی دین بعد ازان نطر دن اور سرکہ اوپر لگاتین اور ہر ایک تیسرے دن ایسی دوا کی تبدیل کرین اور خصوصاً اگر خوش
عروض مرض کلب ہو اور کبھی نقطہ بی بیکانی ہوتی ہے کہ پیاز اور نمک اور سداب اور باقلا اور بادام تلخ ہمراہ شہد کے اور
بازنگ ہمراہ نمک کو اور گدڑی کا چھلکہ اور کھیر کا چھلکہ اور فوج شراب میں کوٹ کر استعمال کرین۔ ایضا واسنگ کا طلا
کرنا اوپر مفید ہے خصوصاً اگر بعد کاٹنے کے دم بھی پیدا ہو اگر سوزش زیادہ ہو مگر آٹا ہمراہ شہد کر لگاتین صغریہ ہمراہ
اور شہد کو اور مری جو سرکہ میں بنائی گئی ہو اور جس سرکہ میں نمک گھول کر چند روز رکھ چھوڑا ہو اور یہ سرکہ پہلے دو قسم کے واسطے
بھی مفید ہے دیوانہ کتا اور دیوانہ بھیر یا اور شغال دیوانہ کی صفات کا بیان کتا وغیرہ جو حیوانات ابھی کور
ہوئے کبھی وخصین ایک بیماری جسے کلب گتہ بن عارض ہوتی ہے کہ بعد عروض اوس مرض کے ہر ایک حیوان انہیں
سے دیوانہ اور بوڑھا ہو جاتا ہے یہ بیماری اسی وجہ سے پیدا ہوتی ہے کہ اسکا مزاج سوداوی خبیث کب طرف تسخیل ہو جاتا ہے
اور اوس خلط میں سمیت آجاتی ہے اور یہ تبدیل مزاج خواہ استعمال کبھی بوجہ فساد ہوا کے پیدا ہوتا ہے اور کبھی بوجہ غذا اور
اوپر ہر کو یہ فساد پیدا ہوتا ہے ہوا کی وجہ سے مزاج کا فساد اسواسطے ہوتا ہے کہ حرارت شدید اخلاط میں احراق پیدا کرے
پس خریف میں دیوانہ ہو جائے یا بردشد بد خون کو منجھ کر دی کہ ناکل بہ سوداویت ہو جائے پس ربیع میں دیوانہ ہو گا خدا اور شراب
سو دیوانگی اسطرح پیدا ہوتی ہے کہ جہاں قصاب حیوانات کو ذبح کرتے ہیں اور خون مجتمع ہوتا ہے (جیسے لکھنؤ میں بیچ

کی گڑھیام و ہن یہ دیکھنا خواہ بھڑیا ہو چڑا و نہ دار سڑی ہوئی چربی کھا کر سڑا ہوا پانی پیے اسوجہ سے اس کے اخلا نامکمل ہو سوتا ویت ہوتا ہے اور سودا کی منتفن پیدا ہوا و کی خلقت میں بھی یہ بات پیدا ہوتی ہے کہ تشویش افعال میں بروقت تغیر فراج کی پیدا ہوتی ہے جسے نبرد و دم کا حال بھی ایسا ہی ہوتا ہے اور کبھی سگے دیوانہ وغیرہ کا بدن سوچ جاتا ہے اور رنگ اس کے بدن کا خاکستری ہو جاتا ہے اور سبب فساد و فراج اس کے بدن پر ہر حصے جاتے ہیں اس واسطے کہ بعد دیوانگی کے چونکہ وہ بچہ اور بیوش ہوتا ہے نہ بھوک میں کچھ کھاتا ہے اور نہ بروقت پیاس کو سیراب ہوتا ہے اور جب پانی کے قریب پہنچتا ہے ڈرتا ہے اور پینا اس سے ناگوار ہوتا ہے کبھی پانی کے دیکھنے سے اس کے جوڑ بند میں رعشہ اور تھر تھری پیدا ہوتی ہے اور زیادہ تھر تھری اس کے چہرہ کی جلد میں ہوتی ہے بلکہ اکثر پانی دیکھ کر اس قدر خوفناک ہوتا ہے کہ مر جاتا ہے خصوصاً بمرض دیوانگی اخیر درجہ کو پہنچے انکھ میں اس کے غشا وہ اور پردہ پڑ جاتا ہے اور ہمیشہ لمو میں بجا آہ جنون مبتلا ہوتا ہے اپنے ہمراہیوں کو برگر نہیں پہچانتا ہے اور بوجہ عدم شناخت کمر سنج انکھوں سے بغور غصہ و رون کی طرح اونہیں دیکھتا ہے اور بڑی صورت بنا کر گھورتا ہے زبان اس کی ہر وقت باہر نکلی ہوئی لعاب اس سے بہتا ہوا اور کف موندہ سے نکلتا ہوا ناک سے ٹپکتا ہوتا ہے ہوئی دونوں کان دبائے ہوئے اور سر جھکا گئے ہوئے پیچھے میں کو بڑنگالے ہوئے اور کسی ایک طرف پشت کو پھیرے ہوئے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ او میٹوں کے ہو گیا ہے خواہ اوپر کی طرف کچی پیدا ہوئی ہے۔ دم کو پیت کی طرف دباؤ ہوئے چلنے میں ڈرتا ہوا اور تھوتا ہوا ہر متوالا خواہ کوئی رنجیدہ خاطر اور مضموم چلے اور قدم قدم پر اس کا حال بدلتا رہتا ہے سب کوئی شبیہ یا صورت اس کی نظریں آتی ہو اور جھپٹ کر حملہ کرتا ہے چاہے وہ شکل دیوار کی ہو یا درخت یا کسی حیوان کی اور اکثر حملہ بھگتوں کو ساتھ نہیں ہوتا ہے جیسے تندرست اور صبیح کٹوں کا قاعدہ ہے کہ بھونکتے بھونکتے حملہ درموتے ہیں بلکہ دیوانہ کتا اپنے چالے پہنچتے حملہ کرتا ہے اور جھپٹتا ہے آواز اس کی پڑی ہوئی معلوم ہوتی ہے اور صاف آواز بھونکنے میں نہیں نکلتی ہے۔ جس راہ سے وہ نکلتا ہے کتے وغیرہ دور دور بھاگتے ہیں اور اس کے قریب نہیں آتے بلکہ جس طرف وہ جاتا ہوا دھر خ نہیں کرتے اور شاید اگر بھولے سے کوئی کتا اس کے قریب پہنچ جائے دم لہانے لگتا ہے اور چال پوسی در خوشاد کی حرکات کرتا ہے اور اس کے سامنے بہت خشوع اور فروتنی سے پیش آتا ہے اور دلی ارادہ ہی ہوتا ہے کہ کب آنکھ بچے اور کب بھاگے بھڑیا دیوانہ کتے سے زیادہ ہراسا ہے اور اس طرح جو حیوان مقدار جسامت میں قریب بھڑیے کے ہے اور شغال لینے کیڈر کے قریب ہر باقیماندہ حیوانات جو دیوانہ ہو جاتے ہیں بعض اہل تجربہ نے کہا ہے کہ خرگوش بھی دیوانہ ہو جاتا ہے اور نیولا بھی اور بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ ایک ثعلب یا چر دیوانہ ہو گیا تھا اور اپنے ہمراہی کو جو اسی قسم میں سے تھا کاٹا وہ بھی مجنون ہو گیا اور اس کا جنون بھی ویسا ہی تھا جیسے کاٹنے والے کو جنون عارض تھا احوال جو دیوانے لگتے کے کاٹنے سے پیدا ہوتے ہیں۔ جب کسی آدمی کو بولا کتا کاٹتا ہے اس وقت تو سوا آدمی اس زخم کو اور کچھ معلوم نہیں ہوتا جسم میں درد ہوتا ہے جیسے اور حیوانات کے کاٹنے سے درد اور زخم پیدا ہوتا ہے پھر تھوڑے دنوں بعد فکر بد اور خواہاں فاسدہ اس شخص پر طاری ہوتے ہیں اور ایک حالت مثل حالت غضب کی پیدا ہوتی ہے اور وسواس اور اخلاط عقل اور بدن سوال کے جوابات وہی بتا ہی دینا خواہ سوال از آسمان جواب از لیسان واقع ہوتا ہے اور اونگلیاں اپنی اوٹھتا ہے اور اطراف بدن چیتا ہے اور روشنی اور چمک سے بھاگتا ہے اور حجاب بعد میں اختلاج پیدا ہوتا ہے اور پھکی اور پیاس اور خشکی موندہ کی اور ارد و دام سے گریز کرتا تنہائی کو پسند کرتا اور کبھی بعض صورتوں کو بالخصوص پسند کرے اور اونگی دشمنی پیدا کرنی اعضا میں سرخی پیدا ہوتی ہے خصوصاً چہرہ میں اور پھر چہرہ میں قرص پیدا ہوتا ہے

بدشواری ہوتا ہے۔ خون مردہ اور بریش کو تو ایک مضمیع یعنی آگ سے پکڑ کے باریک جلد ہٹا کر دور کر دینا چاہیے مگر ایسی احتیاط کرنی
 لازم ہے کہ زخم نہ ہونے پائے۔ پھر اگر اس مقام پر کوئی شے خشک بستہ ہو رہی ہے تو بڑی اوس نکال لینا چاہیے اور اگر بستہ نہ ہو
 تو اوس سے بڑی بھادینا چاہیے بعد ازاں علاج ادویہ کی ایسا کرنا چاہیے کہ اچھی طرح صفائی اور جلا پیدا ہو۔ خود بخود نمش اور بریش
 کا علاج اسی طریقے سے کیا ہے اور زراکل ہو گیا ہے مگر واجب ہے کہ بعد ایسے علاج کے فوراً اضافی کالض کا بھی استعمال کریں تاکہ اگر
 کہ موندہ ہو پھر دوبارہ خون نہ برآمد ہو۔ علاوہ بران جب ادویہ مملکہ کا استعمال کرتے ہوں اوسکے ہمراہ بھی شرکت ادویہ قافیضہ کی رہے
 ایسا نہ ہو کہ ادویہ مملکہ جو حادث ہیں وہ کھلی ہوئی راہ سے رگوں کے خون صالح کو جذب کریں خصوصاً ابتدائی کلفت کو علاج میں
 اس امر کا لحاظ کرنا ضرور ہے اور اسی سبب سے لائق اور زراوا نہیں ہے کہ ایسی دوا کا استعمال کریں جو شدت لگنے پیدا کر دے
 میں اور جو کلفت مزمن اور کٹن ہو چکا ہے اور اب بڑھتا ہو بلکہ ٹھک گیا ہے اوسکے علاج کرنے میں اس امر کا جواب دینا ہوا خوف
 نہیں ہوتا ہے بلکہ اوسکے علاج میں دوا مملکت اور لذاع کا استعمال دونوں طرح کی دوا تین ضرور ہے کہ کھلی جائیں دوا اوٹھائے
 جائیں اور پے درپے ہی طریقہ جاری رہے۔ کلفت مزمن اور کٹنہ فقط وہی ہے جو سیاہ ہو گیا ہے اوسکو سوا اور کوئی قسم کلفت کی
 مزمن نہیں ہے۔ کبھی ابتدائی زمانہ میں خون مردہ کی تحلیل آب گرم کثیر المقدار سے ممکن ہوتی ہے اگر دیر تک اوس پانی سے نپول
 کیا جائے خصوصاً اگر اس پانی میں قوت مملکہ بھی ہو اور کبھی پہلے نپول وغیرہ سے بھی لگا دیے ہیں۔ کبھی شیاں مراد و شیاں دریا
 بھی اگر کرطا گیا جائے نافع ہوتا ہے اور قائم مقام ان ادویہ کی یہ دوا ہے کہ پہلے موضع کلفت کو دھو ڈالیں اوسکے بعد دن بھر تین
 دو مرتبہ طبعی اکیل الملک کا استعمال کریں۔ سب سے بہتر جو اس مرض میں متعمل ہو وہی دونوں دوا تین ہیں اگر آب حلیہ کے ساتھ
 مستعمل ہوں۔ جو شیاں مرے بنایا جاتا ہے اور قیہ ادویہ جو اس میں داخل ہوتی ہیں سب ضعیف العمل ہیں ترش سرکہ میں بھگو
 ہوا انجیر بیشتر خون مردہ کو تحلیل کر دیتا ہے اس طرح نطرون بریان کیا ہوا۔ اور پچال کبوتر اور بورہ برابر وزن لیکر طلا کریں شہد ملا کر
 ایضاً پہلے موضع کلفت کو نطرون سے دھو ڈالیں بعد ازاں مضمیع لطم کا ضاد کریں اور چھ روز بندھا رہنے دیں بعد اوسکے دھو ڈالیں
 رسوئیاں چھو تین تا کہ خون وغیرہ سے رطوبت برآمد ہو بعد ازاں خون کو پونچھ ڈالیں اور چھ روز تک یونہی چھو دیں بعد ازاں
 سسالیس کریں اور آدھ گھنٹہ تک بنی دیں بعد ازاں اس دوا کو اوس پر پانچ روز تک رکھیں کہ سارا خون نکلیا جائے وہ دوا یہ
 ہے کہ نطرون چونہ شہد پہلے موم کو گھٹلا تین شہد کو ساتھ اور چھ جلا جزا کو ملا کر ضاد کریں اور دن بھر میں تین چار خواہ پنج مرتبہ
 استعمال کریں اور موضع ماموف پر لگی رہنے دیں پس نشان خون مردہ کو دور کر دیں اور جو داغ گودا گودا نے سے جیسے ہندوستان
 کے ہندو میں رسم بنی پڑ جاتی ہیں اونکو بھی دوا دور کر دیں۔ ادویہ مفردہ میں سے جو کہ جلد اور عمدہ ہے کندشن ہمراہ لباب بجز
 اور بادام تلخ تخم کرنب اور تخم ترب انجیر کا دودھ آب جریضہ گاد کے ہمراہ اونکو تر ویرگ بیروج کہ نمش پر بنی جائے اور دیگر آثار بیک
 ہفتہ بھر اور مرتبہ شش بھی نطفہ جدید خون مردہ کو واسطے اور جلد ادویہ ایسی جنہیں قوت جلا کی زیادہ ہو وہ بھی بکار آمد ہیں کہ اونا کا ذکر آگے
 گذشتہ میں ہو چکا ایضاً فردا اور مراد و شیاں اور بصل الذرینے بلبوس جسے تلخ پانہ کہتے ہیں ہمراہ شہد کو اور بیج کوف حبہ
 الینوس اور دیگر اطباء نے تجویز کیا ہے کہ جو زخمتیں یعنی جو زخم متفشراور جھلا ہوا چکنا اور ہموار خوب باریک چسپک رات بھر استوار
 رکھا جائے اور پھر دوسری کو دوبارہ باندھیں ایضاً فاشرا یا فاشیر استین اور خیر یعنی لاسے آب انگور اور حب البان اور یا سین خصوصاً

سودا گودا نے کے داغ
 سودا گودا نے کے داغ

پاسمین تازہ اور بڑا دھندل اور عصف ہرہ سر کے اور دونوں قسم کے خرقین اور دھندلی۔ حاض اترج بھی اسکے لیے جدید ہے۔
 ایضا لکچر جسکو خذ فونی کہتے ہیں اور پچال کہوتز اور پچال کجشک اور پچال باز بھی مفید ہے ایضا فلفل ایک جز اور جرنہ دو جز و زنجبیل
 اور زرنج زرد و بر واحد دو جز و ہمدین گوند ہر کسی کو زہ میں اوٹھا کر کھین بردقت حاجت پہلو مقام خون بہتہ کو نظرون سے دھو ڈالیں پھر تین
 کا ضلع پانچ روز تک کو بن بعد ازان اسی مقام کو سوئیوں سے گودین اور بدستور مذکور سابق خرقہ وغیرہ سے رطوبات وغیرہ کو پھینک اور پھر
 اوپر تک پھر کھین اور دوا مذکور جو کو زہ میں رکھی ہوئی ہے اوپر لگا کر پانچ روز تک صبر کریں اور اسطرح مکرر استعمال کرتے ہیں کہ کھین
 خون مردہ کا اور نشان وشم یعنی گودنا کا دور ہو جائیگا۔ ایضا بورت اور کنیرا ہموزن لیکر قرض بنالیں اور مکرر ملا کر صناد کریں اور صابون
 سے دھوئیں یا کہ دھو خشک کو خوب پسکر تھوڑی سی زعفران ملا کر استعمال کریں ایضا طین قرطبی اور حب القطن کو آب صابون میں
 پسکر ملا کر کون کہ نمش اور کلف اور آبلون کے نشان ان سب کو دور کرنا جو اسطرح ڈر دیت کو جلا کر۔ اور اسطرح دقیق کر سنا
 اور دقیق تر مسل جزا ہموزن لیکر ملا کریں۔ خفقت ادویہ جو کلف اور نمش اور جمیع آثار کو دور کر دیتے ہیں جیسے لعاب بیدار
 ہمرہ زعفران کی اور حب القرع اور طبعہ۔ کلف کی در کر نیوالی دوا تخم ترب اور خردل کو اس انجیر میں جو سرکہ میں چکویا گیا ہو گوند
 صناد کریں یا جو دوا خردل اور زرنج سے بنائی جاتی ہے بشرطیکہ زرنج اسقدر ہو کہ تھوڑا سا دبا کر کے اور زخم نہ ڈالو اور آثار کو دور کر دے
 ایضا قسط اور دھندلی کسوم کر زرد پانی میں جسکو پور کتے ہیں ملا کر ملا کریں ایضا تراب زنبق اور تخم خربزہ اور حطب اور
 بادام تلخ کو استعمال کریں ایضا زرد پانی میں کسوم کے مثل اور تخم جرجر کو ملا کر ملا کریں ایضا بصل لزعفران اور بصل زنجبر
 ایضا قطن کو سرکہ میں پسکر لگا تین اور جب ان ادویہ کی تیزی سے لے پید ہو چھوڑا دالین اور تھوڑی دیر کے بعد پھر لگا تین۔
 ایضا تخم جرجر اور نشاستہ مردانگ سپید ہر واحد ایک جز اور تھوڑی سی زعفران اور ربیعہ کی پلیدی اور کچھ کے فضلہ کو مع آرد
 باقلا اور آرد جو اور آرد حطبہ دو جز کر اور روغن بادام شیرین اور ناریل کا تیل اسقدر کہ سب ادویہ کو کافی ہو۔ دوا خالیون ہنوز
 اس نسخہ کے نسخہ ایک اوقیہ مردانگ دوا قیہ زیت کہنہ میں لگا کر حب گل بلجائی رانی کا لعاب اور تھوڑی کا لعاب ہموزن لگا کر
 ایک دوقیہ مقل اور ہر واحد پانچ پانچ درہم یہ دوا تین پسکر پھر لعابات کو ملا تین اس کے بعد بک کو خوب پسین بعد ازان زیت مذکور
 ملا کر دبا خلیون طیار کریں قرص خیر بادریون چار درہم سپید رانی دس درہم اشق مقل ہر واحد دو درہم اتنی پانی میں گھولیں کہ
 قرض بنجائی دوا ای ایجاد حکیم سائبر نامی کی جدید ہے سنگسپو جسکو تخم بنواڑا اور تخم مکوند بھی کہتے ہیں دو درہم بوردہ ایکہ درہم تخم
 زرب ستخوان بوسیدہ حب البان حجر فلفل ترس تخم خربزہ قسط بادام تلخ اور اس سو قرض طیار کریں اور استعمال کریں یہ دوا ایسی کامل ہے
 کہ اسکا مثل بہت کم ہے جسکا نسخہ ذیل میں لکھا جاتا ہے نسخہ دو درہم پارہ کشتہ کریں محسب میں اور تین درہم بادام تلخ جو
 پیستے پیستے اتنا باریک ہو جائی کہ اسکا اثر باقی نہ رہے اور کھل سیاہ ہو جائی بعد ازان ہموزن اسکے تخم خربزہ خوب کوٹا ہوا ملا تین اور
 ملا کریں اور ہفتہ بھر اور صبح کو نہایا کریں ایضا سداب کو بی اور زوفا ہر واحد ایک جز طین قہیولیا جو سنہرے موتین جز کندر ایک جز بوردہ
 دو جز و صمغ البطم اٹھائی جز و صمغ سات اجزا اسطرح موم اور صمغ کو روغن بادام سے گھلاتین اور تین قہیولیا کو آب گرم سے محلول کریں
 اور سب جزا کچا دھوئیں تھوڑا سا شہد ملا کر استعمال کریں مگر زیادہ مقدار اسکی نہ لگائیں کہ زخم دالہ کی۔ اطباء کہتے ہیں کہ چھو کی
 چھاتین کو فصد رگ ارنہ کھولنی بھی دور کر دیتی ہے لیکن اس فصدی سرخی چھو کی سعتہ کی ایسی ہو جاتی ہے فصل وشم

نسخہ

اور اوسکی دوا کا بیان دشمن گوندنا گوندنے سے جو داغ پڑتے ہیں اوسے کہتے ہیں دشمن کے داغ کی رو کر نروانی درود اور
تو پہنے باب نمش میں بیان کر دی ہیں اور بیشتر فقط نظرون سے دھونا اور اوسکے بعد ملک البطم ایک ہفتہ اور سر لگانے سے بھی
یہ داغ چھپتا ہے میں بشرطیکہ خوب زور سے باندھی جائے اور رنگ سیاہی اور بھر ملک البطم کو دوبارہ اوسی طرح لگا کر تین یا چار
داغ سب چھوٹ جاتے ہیں اور اوسکے ہمراہ سیاہی و دشمن کی بھی دور ہو جائے گی۔ اگر یہ نہ لکھیں مگر نہ ہوں پھر سوا اس کے کچھ چارہ ہوگا
کہ سوئی سے اوس جگہ کی جلد کو مشک کر بن اور بلا در سے زخم ڈالیں اور رطوبت کو مع سیاہی وغیرہ کے نکلنے میں فصل با د شنام
اور حمرہ مفرطہ کا بیان باد شنام اوس فیج سرخی کو کہتے ہیں جو ابتدا میں جذام کی سرخی سے مشابہ ہوتی ہے کہ مجذوم کے چہرہ پر
آجانی سے یا اطراف مجذوم چہرے سے خصوصاً جاڑوں میں یا اور سردی کے زمانہ میں اور کبھی البسی سرخی یعنی باد شنام کے ہمراہ فروج
بھی ہوتے ہیں اور سبب اس سرخی کا یہی ہوتا ہے کہ بخار دوسری کثیر المقدار بوجہ بردت کو محقق ہو کر نکلے نہیں پاتا ہے اور سرخی
پیدا کرتا ہے علاج اوسکا اسہال اور فصد اور پھینکنا اور زوچسپان کرانے کے بعد ازان پھرہ تدبیر کرنی جو نگر کے واسطے ابتدا
جذام کی جاتی ہے اور اوسکا بیان اس سے پہلے ہو چکا ہے فصل بیان میں بہق اور وضع اور برص ابض اور
اسود کی فرق بہق اور سپید داغ میں یعنی جو برص حقیقی ہو یہ ہر کہ دونوں میں کی سپیدی اور سیاہی فقط جلد میں ہوتی ہے
اگرچہ کسی قدر اندر بھی ہو مگر بہت تھوڑی سی ہوتی ہے اور برص کی سپیدی جلد اور گوشت سے گذر کر ہڈی تک پہنچ جاتی ہے
سبب عام ان جملہ قسم میں یہ ہے کہ جو قوت رنگ کی بدلنے والی ہے کہ تمام بدن میں ہر ایک جگہ کا رنگ اوسی غذا میں
سید کرتی ہے جو اوس جگہ پہنچتی ہے اوس قوت میں ضعف آجاتا ہے اسبوجہ سے مادہ غذائی کو مشابہ اور ہر ایک جلد کے کہیں
کر سکتی اگرچہ بہق واسطے بد نہیں یہ مادہ سپیدی کا رفیق تر ہوتا ہے اور قوت دافعہ قوی ہوتی ہے کہ اوس مادہ کو سطح جلد پر چھینک دیتی
ہے اور برص کا مادہ غلیظ بھی ہوتا ہے اور قوت دافعہ زیادہ ضعیف ہوتی ہے اسی سبب سے مادہ بیاض باطن میں رہ جاتا ہے پھر جو غذا زیادہ
پہنچتی ہے اوسکو فاسد کر کے اپنی طرف پھیر لاتا ہے پس اتفاق کی زیادتی ہوتی ہے اور تغیر لون میں مشابہت پیدا کر دیتی ہے خود بخود
ہے اگرچہ کسی اچھی غذا کیوں نہ اوس جگہ پہنچے جس طرح مزاج صحیح اور جید کا حال ہے کہ مادہ فاسد کبھی اصلاح کر دیتا ہے اور موافق اپنی
کر لیتا ہے بعض درختوں کی بھی ایسی ہی کیفیت ہو کہ اگر ایک جگہ بونی کا پھل اور دھنیں سمیت ہو پھر تبدیل مغز میں پھینکے جائے
تشانیدن درخت کی اونکی سمیت درہو جاتی ہے ایسی کہ قابل کھانے کے اوسکے پھل پھول پتیان وغیرہ ہو جاتی ہیں اور برعکس
اسکے اگر اچھی زمین سے خراب جگہ کو نکولا کر لگا تین ماکول مہوہ وار درخت زیر پٹی ہو جاتی ہیں چنانچہ جالبینوس وغیرہ نے ذکر کیا ہے
کہ ایک درخت جو بنام تیج فارس میں ایسا مشہور تھا کہ اوسکے پھل زیر پٹی تھے جب اوسکو مصر میں لاکر لگا یا بھلون کی سمیت جاتی تھی
اور قابل کھانے کے ہو گئے یا جس طرح الوان اور رنگ حیوانات اور نباتات کو بحسب خلافت بلاد اور احوال کو بدل جاتی ہیں اسی
جی کیا ہوید ہے کہ مواد بدن انسان بھی بحسب انتقال کرنے کے بطور اعضاء مختلفہ المزاج کو (عام اس سے کہ وہ مزاج
صحیح اور اصلی ہو یا سور مزاج ہو مستجیل بطور مزاج عضو منتقل الیہ کی ہو جائیں اسیلئے کہ اعضاء کو نسبت بدن انسان سے وہی
جو کل بسیط یعنی کرۂ زمین کو بلاد مختلفہ سے ہے نتیجہ تمہید یہ ہوا کہ جسوقت کسی عضو کا مزاج بلغمی ہو گیا (جیسے برص میں ہوتا
ہے) اور گوشت اس عضو کا مثل لحم اصداق کو سپید اور دھیللا ہو جائے پس جو مادہ اوس عضو تک پہنچے مزاج عضو اوسکو

اپنی مزاج بنی کی طرف پھردی اور رنگ اسکا سپید کردی (گو کیا ہی مادہ صلیح کیوں نہ آیا ہوں) دونوں بہن یعنی بہن اسود اور بہن ابیض
 میں یہ تفرقہ ہے کہ بہن اسود کا مادہ سوداوی ہوتا ہے اور ابیض کا خام یعنی۔ لیکن وہ مرض جسے برص اسود کہتے ہیں اسکی نسبت برص
 ابیض کی طرف ایسی نہیں ہے جیسے بہن ابیض کو بہن اسود کی طرف ہے۔ بلکہ برص اسود جس مخالف و حقیقت برص ابیض کی ہے یہ بات
 اسوجہ سے ہے کہ برص اسود وہ قوی و باقی متشدد ہے (جیسے ٹھنڈی ہندی میں بنجیسا داد کھتے ہیں) اور وہ داد ایک قسم کا شکافہ ہوتا ہے کہ
 ہر کہ با اینہم خشونت شدید بھی اوس میں ہوتی ہے اور اس کے علاوہ موٹے موٹے چھلکے بھی اتر کر تے ہیں جیسے غلوس ماہی کو بدن پر ہونے میں
 اور ان سب کے ہمراہ خارش بھی بہت ہوتی ہے اور یہ مرض بسبب ایک غلط سوداوی کے پیدا ہوتا ہے جو کہ جلد میں سما جاتی ہے اور مٹاتا
 قریب سے اس مادہ کو جلد اپنی طرف کھینچ کر لیتی جاتی ہے اور وہ قشر مادہ اور لے جانا جلد کا ایسا قوی ہوتا ہے اور اس مادہ کی تشریح
 موضع مخصوص میں ایسی قوی ہوتی ہے کہ غلط فیرون ہی میں اوستھا اثر نہیں ہوتا بلکہ دیگر آثار ضمیمہ مذکورہ بالا بھی پیدا ہوتے ہیں
 ۔ یہ برص اسود مقدمات جذام سے پہلے ہوتا ہے اور جو دیکھ یہ قسم نہایت ردی ہے اور سطرہ یہ ہے کہ لود فرمن ہونے کے پورا اسکا نہیں ہوتا
 ۔ اسلیح بہن ابیض جو مرض ہوتا ہے کہ وہ نسبت برص ابیض کے اسلم ہوتا ہے اور یہ سب امیر پہلے مقامات سے بخوبی معلوم ہو چکے ہیں
 یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ سپید داغ کبھی بچپن کے لگانے کے مقامات پر بھی ظاہر ہوتا ہے اور ان مقامات پر اس کے نمودار ہونے کا
 سبب اکثر یہ ہے کہ جو رطوبت خون کے ہمراہ جو شتر وقت قریب غلبہ کرتی ہے اور جہاں اس سے بخوبی خوش کہ نکال نہیں دلتا یا اسکی جلد
 جو مروج چونکہ اپنے افعال میں ضعیف ہوجاتی ہے لہذا کامل طور سے تبدیل اور کی اپنے رنگ کی طرف نہیں کر سکتی علامات بہن اسود کی
 شناخت کہ اگر اہم نہیں ہے دشواری اگر ہے تو اسی میں ہے کہ وضع یعنی بہن ابیض اور برص ردی میں تفرقہ کیا ہے اسکو اچھی طرح
 پہچانا جائیے۔ منجملہ اور امور فائدہ کے ایک بڑا فرق ان دونوں میں یہ بھی ہے کہ بہن ابیض جس جگہ ہوتا ہے وہاں پر بال انہی پہلی
 رنگ پراگتی ہیں اگر سیاہ بال اس جگہ کے ہونے چاہیں سیاہ اور اشقر ہوں تو اشقر ہی پیدا ہوتے ہیں اور برص ردی پر کے بال
 بھی سپید اگتے ہیں ایضا برص ردی میں جلد نہایت نرم اور پاکیزہ نسبت تمام بدن کو ہوتی ہے اور یہ بات اگرچہ کبھی وضع میں
 بھی ہوتی ہے مگر بہت کمتر ایسا اتفاق ہوتا ہے۔ ایضا سونے چھونے سے وضع میں خون براد ہوتا ہے اور برص ردی میں غیر خون
 کی دوسری چیز یعنی رطوبت مایہ برآمد ہوتی ہے اور یہ قسم برص کی اچھی نہیں ہوتی ایضا جو سپید داغ ملنے سے سرخی پیدا کر دے اسکو
 زوال کی امید کرنی اونے ہو کہ شاید وہ بہن ہے اور اگر ملنے سے سرخ نہ ہو وہ ردی ہے۔ بہن اسود اور برص اسود میں فرق یہی
 ہے کہ نقشہ اور قشر جو اوپر مذکور ہو چکا وہ برص اسود میں ہوتا ہے بخوبی اسود میں نہیں ہوتا۔ پھر یہ بھی ہو کہ جہاں اسود بھی طسرح کا ہوتا ہے
 بعض قسم تو اسکی باخشونت ہوتی ہے اور بعض قسم الجس اور چکنی ہوتی ہے۔ مگر چکن ہونا دونوں ابیض کا برص ہو خواہ بہن برص
 اور چکن بہت برص اسود اور بہن اسود دونوں کی اچھی بات ہے اسلیح کہ چکن پن دلیل بہن کی ہے اسود میں بعض اقسام برص اسود
 لون میں بدن کے رنگ نہایت مخالف ہوتی ہے اور بعض قسم کا رنگ قریب لون بدن ہوتا ہے یہ قسم اسلم ہے۔ جو برص اسود
 کہ اسے کہہ تو ملنے سے سرخی آتی ہے اور نہ خون دینا ہے یا پھلنا اسکا زیادہ ہے کہ بہت دور تک پھیل گیا ہے اس کے زوال کی امید
 نہیں ہوتی۔ اسلیح جہاں کہ ساعت بہ ساعت بڑھتا جائے اسلیح کہ اسکا مزاج قوی ہے جو مادہ اس میں یک ہو چکا ہے اپنی طرف
 اسکو پھیر لانا ہے اسی جهت سے وہ ردی ہے فصل علاج میں بہن اسود کے ابتدا علاج کی نصرت کرنی چاہیے اگر خون

کثرت ہو اور استفراغ خاطر محرق سوداوی کا طبع افسیمون اور غار یقون بلبلہ سیاه بسطیخ اسطوخودوس زسیب اور انجیر کے ساتھ اور انجیر
قبیل اور ادویہ بھی ہیں حجار منی اور لاجورد اگر اس مرض کی نادر یہ مسہلہ میں داخل کیا تین بہت بہتر ہوگا۔ خربق اسیمون اور ابارج و غاوا
اور لایاج روقس وغیرہ بھی۔ منجملہ استفراغات بقیہ کے مارالنجین ہمراہ افسیمون کے کہ ہر روز بوزن ایک درہم کے افسیمون ایک قطرہ
مارالنجین کے ہمراہ پینا چاہیے کہ باسانی تنقیہ کر دیگا۔ کبھی اچھی اچھی غذا و ناک استعمال بھی اسکو نافع ہوتا ہے جسکا کیموس جبید
اور حمام اور باطل افسیمونی کی بھی تاثیر اسکے واسطے اچھی ہے صفوف جوہن اسود اور برص اسود و ونون کو نافع ہے۔
بلبلہ سیاه ککشدونیزہ و احد لکیز و فزاد و نیم جز و ہر روز صبح کو تین درہم اور شام کو اسقدر استعمال کریں اور جب بدن میں گرمی
زیادہ معلوم ہو چند روز چھوڑ دیں پھر دوبارہ استعمال کریں۔ واجب ہو کہ زیادہ تر توجہ اوٹکی طحال کی اصلاح میں رہے اگر کسی
قسم کا فساد و اسیمون آگیا ہو یا جذب سودا و اس سے بوجہ ضعف کراچی طرح ہو سکے اوٹکی بعد طلاہی فاشہ جنین قوت جلائی بخوبی ہو گائی
جائیں اور ابسی طلاہون جو خون صغیر کو کھینچ کر مقام امروف تک پہنچائیں اور جب طلا کے لگانے سے بچھڑ جائے اور زائدہ
سے پڑ جائیں چند صبر کریں تا آنکہ جلد اور کھال اوٹھ کر کے گر پڑے پھر واکو دوبارہ لگائیں اگر دوبارہ استعمال کی حاجت بھی
اور تیرا تھی ویریک و مالگانی مناسب ہوتی ہے کہ نقطہ نقطہ سے پڑ جائیں بلکہ حیوت لفع شروع ہو واکو واکو واکو واکو واکو واکو
ہو جائے پھر عادیہ کریں۔ یہ ادویہ جیسے کہ ناسا اور غفل اور خردل اور حرف او بار کرنے والے تیوحات کو دودھ اور شہیہ طرح اور حمل اور
تخم ترب پوسٹ بیج کر اور طلا کی کچھ لینے لٹو مری کی بھی بہت میں نافع ہے اور برص کو بھی اسواسطے کہ خون کو لٹو مری خوب جذب کر دیتی
ہے اور بوسیدہ بڈیون کے واسطے اور پورانی کھلی جو دیوارن میں چنی جائے وہ بھی مفید ہے اور حملہ ادویہ جالیہ جواب قلع آثار میں لکھتی
حومیہ کہ بہت میں اونسے طلا کیجانی ہے جیسے آب قناری برسی اور طبع خنظل صفات طلاہمہ جید تخم ترب کندش کے ہمراہ کو لکھتے
اسود پر حمام میں طلا کریں ایضا تخم ترب خزل انجیر سلطیخ کے ہمراہ گوندہ کر جو سرکہ میں بکاتی جائے صفات طلاہی جید شونیز
اور شہیہ طرح فارسی ہر واحد دس جزو شب یا تین جزو نراج اور مار و ہر واحد دو درہم تخم حریل بریان کیا ہوا پانچ درہم سرکہ کندنہ ملا کر طلا
کریں پھر اگر کوئی شدت اور انڈیا پیدا ہو تو خون کو دودھ سے تدارک اوسکا کریں حملہ اقسام طلا کے جو قوی ہیں اور باب برز
میں مذکور ہو چکے اور غش و غیروہ میں بکار آمد ہیں وہ سب بہت اسود کو بھی نافع ہیں فصل بیانین علاج وضع اور برص
کے واجتہ کہ ان دونوں امراض میں قصد سے احتیاط کریں جب تک کوئی خروٹ شدید نہ پیدا ہو اور حمام سے بھی اجتناب
کریں ہاں گاہے ماسے ہمارا موندہ حمام کرنا کہ مضر نہیں ہے ایشاب سو بھی اجتناب کریں فقط خالص شراب کی اجازت ہے۔
حمام میں بیجہ کر پینہ کمالا البتہ البتہ مریض کو مفید ہے جب کہ بدن کا تنقیہ اخلاط لغبی سے ہو چکا ہو اور تے کا بھی استعمال
کیا جائے اور ان ادویہ مخربہ کو استعمال کریں اگر تنقیہ سے بدن پاک نہ ہو اور اسکے بعد مرات اور مسلمات جیسے ابارج کبار و
ابارج شخم خنظل خواہ ایسے خوب جنگی تاثیر مشابہ انہیں ادویہ کے ہو۔ ابارج کا استعمال طبع بلبلہ کے ساتھ ہوتا ہے جسین افسیمون
اور بسطیخ اور زسیب اور لایاج کی شکر کھاتی ہے۔ جب النیل میں اخراج خاطر وضع اور برص پیدا کرنے والی عجیب صیت ہے۔ جو
مسلمات ان لوگوں کو موافق ہیں انجین سو ابارج فیقرہ شخم خنظل سے مرکب ہو یا کراسطیخ اوٹکی ترکیب ہو صفات واریجی بلبلہ
شاخای لسان مصطکی انار و نزعفران صاف ہندی ہندی شخم خنظل ہر واحد دس درہم صبر اٹھارہ درہم مقدار تتر

ایکدہ رسم یا ایک مثقال ہر اڑھائی کچھین عسلی کے آدھ گرام لما کے مسعملات موافقہ سے اونس کے واسطے یہ بھی ہے بلبلہ لیلہ ہر واحد ایک جو زرد
تین جزو اور ہر جزو کو اس ترکیب میں ایک وقیہ سمجھا جاسکتا ہے اور نصف رطل قند سپید اور پانی سے معجون طیار کرین مقدار نصف
تین درہم یا تین مثقال سے پانچ مثقال تک ہو سکتی ہے۔ اور جو لپندہ امر ہے کہ اسی دو اور کرب میں زنجبیل ایک وقیہ بھی اضافہ کیا جاسکتا ہے
اگر لیلہ اور ہر جزو کے مطابق جو ارش ان اوزان سے استعمال کرین نسخہ بلبلہ سیاہ کندر سپید ہر واحد ایک جو زرد زنجبیل ربع جزو شیرہ
سے معجون بنادین اور ہر روز بقدر ایک بندق کو استعمال کرین ایضاً حلیہ سیاہ آملہ شونیز ہونڈن زو فراد و ڈیڑم جزو ہر روز تین درہم
استعمال کرین اور جب تب پیدا ہو یا گرمی کو کسے چھوڑ دین ایضاً دج دار فلفل بلبلہ کالی مصطلکی کندر شونیز حب لغار بالسویہ لیکند
سے معجون کرین اور ایکدہ رسم استعمال کرین۔ کتاب فخصارات میں ایک نے اس طرح لکھی ہے بار یک عیار جو چھانے سے خوب ٹھنی
ہوئے گھون کے ستور سے اورتاسے اور اگر دوبارہ بران کرنے کی بغرض اسی عیار کی ضرورت ہو پھر سے برشتہ کرین اس بار یک
عیار کو تناول کر کے اسکے اوپر نصف وقیہ مری بظلی کا استعمال کرین اور پیاس کو ضبط کرین دو ہر دن چڑھے تک۔ زو فراد اسکے تخم کو
ہر اڑھائی استعمال کرنا اس مرض میں خاصیت عجیبے کھتا ہے۔ عصارہ اطراف الگور ترش بر روز ایک قدح روز پنی سے ص
کے داغون کی گلچہ کا رنگ تغیر ہو جاتا ہے اور داغ کی زیادتی کو روک دیتا ہے۔ تریاق کا استعمال اور سانپ کا گوشت بھی فح
ہے۔ آفراصل فاعی بھی نافع ہیں وہ معجون جو اثر میں درمیان اطراف اور اور یہ مسہلہ کے ہیں اونکی ترکیب اس طرح ہے۔
ترکیب تخم زو فراد و جزو ہر اڑھائی نصف جزو صبر ربع جزو شہد سے معجون کرین اور مقدار شربت تین درہم ہے کہ ہمیشہ استعمال ہکا
چلا جائے۔ بعض لوگ اسمین صج اور اقیتمون کو ملا دیتے ہیں۔ ایضاً کل کلانج دو درہم بلبلہ سیاہ ایکدہ رسم اقیتمون دو دانق پوری سال
ایسکو استعمال کرین۔ اسی کے فایہقام ایک دایہ مگر بہ نسبت اسکو قوی تر ہے اور اوسکا نفع زیادہ ظاہر ہوتا ہے اور سال پھر پنی
کو لائق وہ بھی ہے جسکی یہ ترکیب ہو نسخہ دج چھ درہم بلبلہ کالی اور سفایج ہر ایک دس درہم عاقر قرحا دس درہم حل مسترین معجون
کرین اور ایک مثقال سو دو مثقال تک تناول کرین ازین قبیل ایکے واکندی کی بھی ہے نسخہ زعفران ثمن کیلچہ یعنی قریب ۵ انر
تبریزی کے زو فراد صبر سقوی ہر واحد تین درہم ڈیڑم رطل شہد میں ڈالکر قوام درست کرین اور قبل غذا کے بقدر حاجت تناول
کرین سوین کے ہمراہ اسکے اوپر تین جرہ مری کو پی لین اور سرکی حفاظت پر پوست وغیرہ سو روغن بنفشہ اور روغن گل سو کرین اور
بعد ازان غذا و اسفیدارح کو اختیار کرین۔ ہمیشہ دوا ذیاد اور شادریطوس ہر روز بخوری اسی مقدار کا استعمال کرنا مثلاً قریب
نصف درہم کے بھی جائز ہے یا اس سے بھی کم۔ ایک گروہ کو اس بیماری میں یون نفع ہوا کہ داغون کو ص کے دوا دیا اور شربت
اچھے ہو گئے مگر یہ تدبیر بخوری سی مقدار میں حل سکتی ہے۔ اگر بدن کا تنقیہ اچھی طرح ہو چکا ہو اور فراج بدن کا معتدل ہو گیا
ہو اور ہمیشہ وہ کا استعمال او سو وقت ترک کرنا چاہیو اسلئے کہ ایسے وقت کا استعمال بیشتر کسی آفت کو مدد کرتا ہے اور کم سے کم آفت
یہ ہوتی ہے کہ نرف الدم عارض ہوتا ہے جو سبب کمی روح کا ہے اور خون اور روح دونوں کی زیادتی علاج برص میں درکار ہے بلکہ ایسے
وقت فقار بدن اور اعتدال فراج میں فقط ادویہ خارجہ از قسم طلا اور ضادات ہی پر اتقنا کرنا چاہیے۔ اور غذا و مریوس سرخ
بھونز کیا نہ اوسمیں لزوجت ہو اور نہ چکنائی۔ ترکاریاں اور ہر کسبہ و خورہ جو گوشت ترش کی آہیر میں سے پکائے جاتے ہیں اونسے
بھی پرہیز کرنا لازم ہے۔ وضع اور برص کی ادویہ موضعہ میں اونکو درجات مختلف ہیں اولے درجہ تو یہ ہے کہ اونمیں جلابہ شدت ہو

کلیہ
عاجز

اور جذب خون لشدت کہین اور مزاج عضو خاص کو اچھی گرمی پہونچا تین او سکے بعد دوسرے درجہ یہ ہے کہ متفرج اور متفرج جلد ہون اور وہ
 بوضیہ بین ایسی بھی دو امین ہیں کہ فقط رنگ ظاہری بدل دینے کی غرض سے لگائی جاتی ہیں (جنکو منہ و ستان میں خضاب برس
 بوتے ہیں) پسندیدہ تر یہی ہے کہ او یہ موضعیہ بعد دیک اور مالش کے مستعمل ہوں اور اتنی مالش ہو کہ جلد میں سرخی آجائے اور مالش
 برگ انجیر سے اسقدر کرنی لازم ہے کہ خون نکلتے کی ذرت آجائے اور بعض مقامات میں سرخیان چھونے کے بعد مالش کافی چاہیے
 — تاثیر اور یہ ہے کہ دھوپ میں بیٹھ کر دوا لگائی جائے جو از جسم رطوبت کی جوڑے ہوں اور یہی دھوپ دہی ہے
 جو قرص والے خواہ نعلی نقطے نقطے جلد میں اور شاد تر تاکہ ادہ بہہ کر نکلا جائے اور صحت پیدا ہو اور بعد دوبارہ لگاتے رہیں — اور کبھی دھوپ دا
 جسکی خاصیت مذکور ہوئی اتنی دیر تک نہیں لگائی جاتی ہے بلکہ او ہر سوزش اور لہجہ پڑھوئی اور چھوڑا دالی گئی اور پھر بعد ارام
 اور سکون کے دوبارہ لگائی جاتی ہے — اور یہ برص باعتبار اول لینے جلا اور جذب کی رو سے دھوپ اور دھوپ جو قوی ہوں جسے دونوں
 خربن اور چنا اور زرنج اور کندش اور مویج اور پنچ فاشرا اور جلیانا اور اسہل اور پنچ دم الاخوین اور پنچ خنثی اور زبد العجور اور حلیت بو
 پنچ کبر محل تخم ترب پنچ فاشرا الحار تخم جبرفہ فافلا و فلیون زجاج اور فلندہ رنگار کر بت قطران پنچال کبوتر لمبوس قسط زرا و زعفران
 تافیا و جوں اور گرم دانہ بھی بہت ہی موافق ہے اور گندھک سرکہ میں پے در پے طلا کرنا اور بصل الزہر جس بھی ہے مجربات سے نو شاد اور
 روغن بھند کی طلا بھی جدید ہے اور پنچ لون عجیب المنفع جو اور پنچ بنو فروض کے واسطے اور دم اسود سانخ لینے کا لاسانپ جو پھل
 جھاڑ چٹا ہو اور پنچ مستقیم یا برگ انجیر خشک شدہ ورق دلی اور راسن اور برگ راسن اور انشیر غار — میاہ یعنی ترو و امین جیسے پتھر
 اور روج قرطم جو کسوم کار رو بانی آب قشای بری آب لمبوس اور آب جنصل خاص کر کے اور آب مرزخوش خصوصاً او میں جو کھو
 پنچ کے نشانپ ہو گیا ہو اور عصارہ راسن اور سانپ کو گوشت کا شویا — اطلیہ جدیدہ سے تریاق اور شتر و دیوس اور بونما یا نشا
 دشتی کے ہمراہ — ایضاً — شیطرح کوٹ کر اور شیطرح رائی کو ٹکڑی سی ذنون کافی ہو جاتی ہیں گہرے اندھ جب ہو کہ سپیدی و ریمان
 میں دونوں جلد و ق کو ہوا و گوشت تک نہ پہونچی ہو — ادھان جدیدہ میں سے روغن آس کر او میں شیطرح سوختہ لگاتے اور او کو
 بعد نالج کو ملا تین — اطلیہ جدیدہ میں سے ذہارچ سرکہ میں پیسکر طلا کرین یا شاہتر و ترومازہ یا خشک شاہتر و سانپ کو حکم میں پھرنے
 گر پہلے سانپ کو فوج کر کے اور سکے پیٹ کی آلالش و در کردن اور پھر ڈوڑھ سے او سے ٹانگو دین اور سانپ برشتہ کرین تا ایک پھول جایی
 بعد او سکے اس شاہتر و کونکال لین اور برص پر ضا و کون بہت جلد شفا ہوگی نسخہ مجربہ برگ تازہ کزیزیت میں جو عش وین تاکہ پتھر
 خشک ہو جائے پھر زیت کو صاف کوین اور موم صاف کیا ہو البتہ مناسب ادھین ملا تین بعد ازان زند گندھک دسپر چھ کرین
 کہ مثل مرہم کے ہو جائے اور دھوپ میں طلا کرین طلا می ہندی قسط اور شیطرح اور ہر ہال سرخ اور فضل اور زنگار کر کہ میں پیسکر
 ایک ہفتہ رکھ چھوڑین گر پسنا اسکا تانے کے طرف میں لازم ہے اور بعد ازان کہ نالج پھر چھوڑا خون پہ لگا کر دھوپ میں کھڑی چون
 بہن اور ابتدا برص کو بھی دکر کرتی ہو — سبھی اور چونہ لہل صیان شیر خوارہ میں جھگوئیں اور سات روز تک تازہ پیشاب و مین ڈالا
 کرین پھر دھوکو پختہ کرین جب مثل شہد کے ہو جائے طلا کرین تا ایک تھر پڑ جائے بعد ازان زفت اور موم قطران اور پوست جوز
 سوختہ اور خون بچہ کبوتر اور روغن حنا ملا کر پختہ کرین تاکہ سب دھوپ لجا تین بعد ازان طلا کرین تا ایک رنگٹ ن مثل اصلی رنگ کے
 ہو جائے — اور بہتر یہ ہے کہ دھوپ میں جو نہایت سخت ہو اس دوا کو کر دنگتے میں یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ سفرا

یہ نسخہ سانپ پھرنے کے لیے ہے

نادرہ کا ایسے مریض کے پہلے ایسی دوا خفیف سے بتدریج کرنا چاہیے جو غلط رقیق کو نکالے۔ مگر اصول منہج بھی سے اور ادویہ مختلفہ کے
 باہم آمیزش خوب کرنا ہے۔ آخر کے مسہلات میں حب منتن کا استعمال کریں اور پھر مگر اصول دو ہفتہ تک پانی اور خون بڑھانی
 کی تدبیر لجوم حار سے کرنا، پیسے طائرون کے گوشت اور صبر سے اور جو پیرین غلیان اور جوش خون میں پیدا کرنا پانی میں اونسے
 ترشی کے جملہ اقسام ترک کر دینا چاہیے اور مرق لینے چکنے شوربے وغیرہ سے سواری زیراج کے اور وہ کبھی کبھی (نہ پیر کرین پانی سے زیادہ)
 اس مرض میں کوئی چیز سفید نہیں ہے پس چاہیے کہ شراب کمنہ کے برابر تمور انھو پانی پیا کریں۔ واجب ہے کہ ہر وقت مقام برص کو کھڑا
 کرے۔ مگر کرین تاکہ خون اوسے نگہ جذب ہو کر آکر دے۔ حمام میں جانا بھی مبرص کو مضرب ہے۔ غذا میں غلیظ اور فو کہ ترمانہ اور خشک بھی
 اور سپیدی پر داغ لگانا بھی برا ہے کہ بیشتر داغ کرانے سے برص پھیل جاتا ہے اور بڑھ جاتا ہے۔ جو سپیدی کہ بعد داغ لگانے کے جسم صحیح
 پر آجائی کسی سبب سے نہ چنانچہ ان معیوب نہیں یعنی برص نہیں ہے اسی طرح جو سپیدی گرد پچھنے کے داغوں کی آتی ہے وہ بھی صفت
 طلائی کثیر الاخطا کی جو مختصم کیواسطے بنایا گیا تھا خون ماریاہ جسکو سالچ کتھو میں تین اوقیہ خون زراغ جو القع ہو یعنی جت کہلا ہو
 یا تخم لینے سیاہ یا خون الیش کا جو ایک طائر مشہور ہے اور خون بچہ درشان اور فاختہ کا اور سنگ پشت سماری ہر ایک کا وزن
 ایک اوقیہ ہو اور نظر ان اور ذقن جو ازہ ہو اور فقط اور غسل ملاد و ہر ایک بوزن ایک اوقیہ یہ سب مخلوط کر کے خشک کر کے
 رکھ چھوڑیں۔ اگر تازہ انداز میں کا پھل اوسکا پانی ایک حصہ اور شراب بکمنہ دو حصہ آب راسن تازہ دو حصہ سداب کا پانی اور
 خردل کا ایک ایک حصہ یہ سب پانی بوزن اس رطل کے لیکر کسی طہیر میں پکائیں اور بکاتے وقت ایک ایک اوقیہ فلفل سیاہ
 اور دانیل فلفل زنجبیل کلونجی چند بیدستر عاقرقرہ کاندش ٹامشیا فلفل سلیمہ ماذریون بیج قنارہ کھار خرب سیاہ باوندی و انہیں جب
 دو ملت پانی جلا جائے اوسکو چھان ڈالیں اور خون اور ادویہ مذکورہ بالا کو ملا کر کھیں تاکہ رطوبت اسکی خشک ہو جائے بعد ازاں
 آب خطل تھرا و آب راسن تازہ اور آب عنصل اور مرزنجوش اور کسی قدر شراب کمنہ ان پانیوں پر چھڑک کر کہ حملہ بوزن آٹھ رطل
 کے ہوں اوسپر حلیت منتن اور محروث اور اشتہار اور دونوں قسم ہر تال کی ذرہ دو اور سیاہ اور زنگار اور کیت ہر ایک کو تین ٹھہراؤ
 ملا کر ان آہستہ مذکور میں جوش دین تاکہ چارم پانی باقی رہے بعد ازاں اسکو چھان کر پھوڑا پانی اونسین ادویہ اور خون ماری
 مذکورہ بالا میں ملایا کریں کہ یہ سارا پانی جذب ہو جائے اور پانی ڈالتے جائیں اور پھر بھی جائیں کہ پیسنے کے ذریعہ سے جلد رطوبت
 خشک ہوگی بعد ازاں اس دوا کو حمام میں جا کر طلا کریں۔ میں کہتا ہوں کہ اس دوا کے استعمال کے عوض ممکن ہے کہ ایک
 سہل الوصول جو تاخیر میں اس سے قوی تر ہر استعمال کیا جائے اور طبیب کو وہی مراد حاصل ہو جو اس دوا سے ہونی چاہیے طلائی جدید جو سیاہ
 نامی طبیب کی طرف منسوب ہے شو نیز خربق شقائق بنجر یکہ واحد ایک جز شیطرح حفض دو دم مرزنجوش ہر واحد نصف جز و دھوپ میں چھڑک ملا کر
 طلائی خفیف جدید و دفع برص ہے کہ شقایق اور ہزار ہشک کمنہ کے برابر استعمال کریں ایضاً فوہ الصنیع اور زبد الجوار اور
 تخم ترب کندیش سرکہ شراب میں پیسکہ استعمال کریں ایضاً شبنم بھول جو ایک مرکب دھات ہے اور کھارادہ اور خربق سیاہ
 اور صفر یعنی قیل جلا یا ہوا اور زراچ ہر واحد ایک دریم پہلے قطران کو سرکہ میں گھولیں اور لگائیں بعد ازاں ادویہ مذکورہ کو اوسے مقام
 چھڑکین ایضاً یہ دوا منسوب ہے اریا سیس حکیم کی طرف خربق سپید فلفل شو نیز زبد الجو کہ بہت زرخیز سرخ چھٹھ شیطرح زنگار دراز اور
 پیسکہ سرکہ ملا کر قرص طیار کریں اور سوکھا رکھیں اور ہر وقت حاجت پھر سرکہ میں پیسکہ ملا کر بن اوسکے بعد غیر کو اس پر خوب ملا کر

ایضا کتاب لڑتہ قرطین حکیم سے ایک دو منقول ہے جس کا نسخہ ہے نسخہ خربق ابیض اور اسود فاشر ایشہ بیج ماز یون کبریت
 زرد زاج رنگار برادہ آہن زہر الجبرگ کپڑہ اسقدر حق کوین کہ مثل خلوق کو غلبہ ہو جای اور شیشہ کو طرف میں اور ٹھاکھین اور و حویپ میں
 بیٹھ کر پہنے بدن کی خوب مالش کریں بعد ازاں بہ دوا لگائیں دوسرا نسخہ جو حکیم خربق کی طرف منسوب ہے کبریت اور فریون اور خربق
 ہر واحد درہم ملا در دوسرہم عاقرقرا شیطح ہر واحد ایک مثقال سرکہ ملا کر ملا کرین ایضا کندش ناقصا ماز یون مجیٹہ شیطح حرف عاقر
 موینج ان سب کو خون مار سیاہ میں جو بھل جھاڑ چکا ہو ملا کر قرص طیار کریں اور بروقت ضرورت مجیٹہ کو خوب جویش دی کر اسے پانی میں ملا کر
 حمام میں استعمال کریں ایضا مجیٹہ شیطح ہر واحد پانچ درہم تخم ترب دس درہم کندش آٹھ درہم سرکہ ملا کر بعد حمام کرنے کے ملا کرین
 صفت دوا ترملکی برگ ماز یون اور تخم ماز یون مقشر اور خربق سیاہ اور لفضل اتنے سرکہ میں جویش دیں کہ دوا او سمین دوی ہو
 رہے تا انیکہ مہر ہو جای پھر او سمین زاج اور زررچ اور برادہ آہن اور لظرون اور زید البحر ڈال کر بکارتن تا انیکہ جویش آجای اس کے بعد طلا
 کریں اور پے در پے لگاتے رہیں دھونہ ڈالیں جہانکث دھونے کا تحمل ہو سکے اور بعد اتفاقات کو بھی دور کرتی ہے طلا کے
 جلد غسل ملا در سات درہم عاقرقرا ناقصا ہر ایک تین درہم فریون چار درہم شیطح فارسی دو درہم دودھ ملا کر طلا کریں چار کر
 شجرہ کی دوا یہ ہے کہ غسل ملا در اور کسبج برک حمام ذرا سچ شیطح تخم ترب تخم خردل مجیٹہ حنا و سمنہ زاج جملہ اجزا ہوزن لیکر سرکہ
 ملا کر استعمال کریں جو اتفاقات اور زخم پیدا ہوں ان کا علاج بلبل فوج کریں اور بعد اچھو ہونے زخم کے پھر ہی دوا لگائیں تا انیکہ بر صحنہ اقل
 ہو جای سچ پھر کے مقام کا برص اور داغ سپید اب پیاز دستی اور آب مرزنجوش اور مجیٹہ اور شیطح کو آب قہم ملا کر طلا کرنے سے
 دور ہو جائے اصباح اور رنگ جو برص پر طلا کیے جاتی ہیں کہ چند ہر رنگ جلد کے ہے اس کے اوزان اور مقدار کی صاف
 صاف تعین کر دینی ممکن نہیں ہے اس لیے کہ رنگ جلد کے مختلف ہوتے ہیں اور اسی سبب سے قبول کرنے میں دوا و صنیع کی کمی اور
 بیشی دوا کی حاجت ہوتی ہے بلکہ ادویہ صنیع استعمال کے قوانین بیان کر دینی چاہیں کہ انہیں کو اولٹ پلٹ کر کیا کریں اور جملہ
 شوریہ اور در در و شرابے مرغوفی سرخ مٹی اور مجیٹہ اور شیطح کو آب کر کے طلا کریں یہ صنیع ہمارا محجب ہے پوست جزا و سکو برابر
 وزن میں حنا اور حنا کے ہوزن و سمنہ ایضا چونہ اور برتال اور شیطح ہر ایک سو ایک جز مجیٹہ دو جز آب پیاز ملا کر استعمال کریں
 اور مقدار مناسب دہی ہے طبی قابلیت جلد کو جو صنیع آخر زاج قلند یعنی سبز بھگڑی ماز و سب کو پیکر سرکہ سیاہ ملا کر پیلہ دھوپ
 میں مقام برص کی مالش کریں اس کے بعد اس رنگ کو لگائیں اور چند بار طلا کریں یہ رنگ یر پا ہے صنیع آخر فراطح
 مردانگ چونا ماز و سرخ بھگڑی حنا شہد اور سرکہ ملا کر طلا کریں ایضا شیطح سیاہ خبث الحدید زاج الماسا کفہ رنگار مجیٹہ پوست
 انار سرکہ شراب میں اسقدر پسین کہ سیاہ ہو جای اور برات کثیرہ طلا کریں یا فترات دیدی کر لینے لگائیں اور پھر استعمال موقوف
 کریں اور پھر لگائیں غذا امبروص کی بریان کی ہوئی چیزیں اور قلیا اور طہنات اور کبیات اون محوم کے جو سبک ہیں اور نابو
 کی حرکت ہو طیار ہیں اور فقط شراب پر جای پانی کے اختصار کرنا اور اگر ممکن ہو استعمال پانی پینے کا قطعاً متروک کر دینا یا ٹھوڑا سا پانی پینا
 اور پکا یا ہوا پانی شراب ملا کر استعمال کرنا علاج برص اسود کا وہی علاج جو بھق اسود کا ہے لیکن برص اسود میں ترطیب
 کی حاجت زیادہ ہے اور استفراغ اسود کی خلط کا بقوت کرنا چاہیے اس کے بعد بھق اسود کی ادویہ میں سے جو زیادہ ترقوت جلا کر کھینچی
 اس کا کھانا چاہیے اور کبھی ایسا مرض جماع سے نفع پاتا ہے حمام کرنا زیادہ نافع ہے اگر کبھی اس مرض میں شدت ہو جای پھر علاج

چوبی جبر برد

مرض جذام کا کرنا چاہیے مقالہ تیسرا دن امراض اور عوارض جلدی کا بیان جو رنگ سو نعلق نہیں رکھتے ہیں فصل سفعہ کو سیاہ نہیں اور شریخ الباغیہ اور طبع کا بیان سفعہ منہ شور قریہ کہے۔ عادت اطباء کی اکثر کتب میں یوں ہی جاری ہوئی ہے کہ سفعہ کو البواب زینت میں لکھتے ہیں۔ سفعہ کی ابتدا شور مستحکم یعنی سنہ پھنسیو ہوئی ہے جو پشیدہ اور چندہ قانات بدن پر شریخ ہوتے ہیں بعد از ان دن پھنسیوں میں قرح چرتاؤ خشک نشیہ اور پیری کو سہراہ اور رنگ لاش بد خنی ہوتا ہو اور صدید اور بیم بھی ان دن قرح سے نکلنے سے اور سوخت اسکا نام شریخ اور سفعہ رطوبہ رکھا جاتا ہے۔ کبھی دوسرے اسکی ابتدا صوفی سپہ یعنی دار ہو کہ سفعہ کے شریخ بدن جاتے ہیں۔ اور پشیدہ میں اس مرض کا اثر زور ہوتا ہے اور زوال بھی اسکا بہت بار ہوتا ہے۔ سبب دورث میں سفعہ کا ایک رطوبت برمی پیا جو خاد اور اکل ہو خون میں پچانا اور اختلاط غلیظہ روکھتی اس سبب لیس مادہ غلیظہ فوجیں ہو کر دم پیدا کرنا ہے اور رقیق بادہ پر آگندہ یا ناپید ہو جاتا۔ خشک سفعہ کا سبب خلط سوداوی جو کثیر ہوا اور اس میں رطوبت حریف اور تیز بجای اور بعد ملنے کے جلد کی طرف اور طبیعت دفع کر دی اسی سبب سو جلد میں فساد آجای اور طرے کی نوبت پہنچی۔ بخیمہ ایک قسم سفعہ روکی ہو اور بطور قرح سوداوی میں کہ ساق میں پاؤں کے مادہ دوالی سے بعینہ پیدا ہو تو میں اور بطور کما علاج بھی قریب بہ علاج دوالی کہ ہے علاج سفعہ کا علاج اور داد کا قریب قریب ہو اور عجز ہم اسکا بیان کرینگے کہ اس مقام پر اناب بھی ہم کہتے ہیں کہ سفعہ یا البیہ کے علاج میں خلط صفراوی کا استفراغ اور خلط سوداوی اور بلغم شور کا استفراغ نافع ہو طبع ہلکے اقیتموں کے سہراہ کو اس میں ہوا و سہراہ دیا بھی داخل کریں اور اس تنفیہ کے بعد باقیہ بادہ کا استفراغ ایسی خفیف دوا سے کریں جو فقط بقایا مواد کو خارج کر دی اور نہ طیب بھی پیدا کرے جیسے ماراجین اور ہراشا تریخ مجموعہ دوا سو بقدر ایک پل کے لین اور دونوں میں ہلکے سیاہ اور ہلکے زرد ہر واحد میں درہم اور اقیتموں اور درہم ملحق اقلی درہم انگل سے بعد اسی پر اقتصاد کریں کہ تیس درہم ماراجین اور ڈیڑ درہم اقیتموں روزانہ استعمال کریں اگر طبیعت متحمل ہو اور باوفا سہال نہ ہو ورنہ جلد برداشت ہو سکے اور شیرینی کے جملہ اقسام سے پرہیز کریں خصوصاً چھوڑی سے اور تلخ اور تیز اور نکلیں خیزدن سے بھی پرہیز کریں اور فقط پھلکی بے مزہ خیزدن پر اقتصاد کریں جس سو خلط صالح پیدا ہوتی ہے کہ اس خلط میں لذیخ نہیں ہوتی اور ترشیب بدن کی تدبیر حرام مستعمل وغیرہ سے کرتا ہے اور چندر گہا کی مناسب کی فصد بشرط حاجت کرنا ہی باخاص اوسس رگ کی فصد جس سے عضو دوت کو اوہ ہو پختا ہے جیسے وہ رگ جسکا نام لجنہ ہے مرض سفعہ میں اور یہ رگ سر میں واقع ہے یا وہ رگ جو کہ جلد میں سر کے واقع ہے یا وہ رگ جو پس گوش ہے اور اکثرہ رگین بالائی سر میں ہیں اور جماعت بھی مفید ہے اگر کچھ سر پر لگائی جائیں اور اگر مرض اعضا و ساطع میں ہو اور سوخت فصد صافن کی لینی چاہیے جب فصد یا جماعت ہو چکا ہو سو وقت شور سفعہ کو خوب زور سے قبیلنا چاہیے یہاں تک کہ خون نکل آئے اور ایسی کوشش کرنی لازم ہے کہ بہت سا خون اوس سے برآمد ہو اس کے بعد ادویہ موضع سے علاج کرنا چاہیے خصوصاً بعد از برآمد ہونے کے اگر رنگ کی لاش کریں تو زیادہ نافع ہے۔ سفعہ خشک کے حمام کرنا متواتر اور بے درپے بھی کبھی نافع ہوتا ہے اگر زیادہ کثرت لگے اور دیگر تک حمام میں نہ ٹھہریں اور عضو دوت کو چھکا کر بخار آب گرم ہو پچانا یا بخار آب نیگرم دن بھر میں چند مرتبہ پونچانا۔ اوبان اور شحوم اور ترطیب بذریعہ غذا کے اور تدبیر اور سوختات بھی مفید ہیں مواد سفعہ میں حاجت استفراغ خلط سوداوی کی خواص سے ایسی دواؤں کی حاجت ہوتی ہے جو مادہ سوداوی کو بقوت جذب کریں اور جذب کر کے بذریعہ سہال دفع کریں اور بعد ان ادویہ کو ماراجین کا استعمال کیا جاتا ہے بنا بر ایک قول کے نہ جو چسپان کرنے میں قریب موضع دوت کے کچھ ضابطہ نہیں ہے

پھر اسکے بعد بھی بالمش کرنی اور خون نکالنا ضرور ہے اسکے بعد ادویہ موضوعیہ کا استعمال کرنا چاہیے۔ ایک نوم نے کہا ہے کہ جو خون
 رگہا، قریب سے مرض سفعہ میں قصد کھولنے سے برآمد ہو جیسے اگر سفعہ سرین ہو اور پس گوشت کی رگوں کی قصد کا خون لیکر تمام سفعہ
 طلا کو بن بھی خون اور اسکے علاج میں بکار آدہ ہے اسکے بعد آب چغندر اور زجاج سودھو دالین۔ ادویہ موضوعیہ سفعہ طلب کے واسطے
 اگر ابھی مرض کی ابتدا ہی یا بدن رطب اور وہ نرم ابدان جو لحم اور شحم سے مرکب ہیں ایسی جگہ تو خا اور وسر اور ازوی سوخته اور غرور
 الیکو استعمال کریں کہ یہ تجربہ پر یا مثل ایسی دواؤں کو جو قوا بغض مخففہ سے بنائی جاتیں جیسی پوست انار سرکہ شراب بن ملا کر
 روغن گل اور کبھی اوہین مرداسنج بھی داخل کیا جاتا ہو اور کبھی احتیاج ایسی دوا کی بھی ہوتی ہے کہ جلا پیدا کرے جیسے زراوند اور کبریا
 درجہ کہ سفعہ فقط بالمش سے سرکہ اور نمک اور شہمان سیر کے اچھا ہو جاتا ہے کہ بعد بالمش کے سوکھ کر خود ہی گرتا ہو اسی درجہ ابتدا کی
 ادویہ بن تو تبا اور قلمیا اور کاغذ سوخته سرکہ ملا کر اور صمغ صنوبر گلاب کے ہمراہ اور سرکہ اور روغن گل۔ یا مرنگ اور چرک فصفہ
 اور بادام تلخ اور عروق صباغین ہر واحد ایک درہم سرکہ اور روغن گل ملا کر استعمال کریں اسبطر ح بیخ سوسن آسمانگونی اور عود لسان
 اور کور محلوک یعنی خرنوب یا کرنب اور حب لہان سائیدہ۔ ایضا۔ عذیس اور مغزہ ہمراہ سرکہ کے۔ ایضا بادام تلخ اور ازوی
 دونوں پیکر طلا کریں سرکہ ملا کر پہلے اس دوا کو دھوپ میں رکھ کر قوام درست کر لیں۔ اطلبانے کہا ہے کہ سرطان زندہ کو نہ بھجور
 کے ہمراہ پیکر رکھیں اور اسی کا سوط کریں تاکہ جو رطوبت سرطان سے برآمد ہو اسکا سوط کریں۔ جو سفعہ مزین ہو یا ابدان سخت
 اور درشت ہر دوا اسکے علاج میں حاجت قلعطار اور قلعند اور شورہ اور زجاج حیر اور نمک اور کبریت اور تراب زین اور عروق
 صباغین کی ہوتی ہے اور ذوالقرطبیس ہمراہ تو بال سخاس اور دفان تنور کے اور نمک بھی قوا بغض محللہ سے ہے ایضا مثل
 مرداسنج اور اسفنداج کی بھی موثر ہے۔ حرف یابس بھی مجففات قویہ سے ہے۔ پینال کبوتر محلل قوی ہے کہ جلا اور تخفیف پیدا
 کرتا ہو اسبطر ح سرگین ریجہ کا اور فضلہ زراوند سرکہ جو ایک طائر معروف ہم خصوصاً جو چادل کھا کر فسد کرے۔ مرہم خرق کا ان
 لوگوں کے واسطے نافع دوا ہے کہ سفعہ کی ہر ایک قسم کو مفید ہے۔ اور مرہم سرخ جو عروق صفرا ورخا اور زراوند پوست انار
 مردانگ صاف کر کے طیار ہو وہ بھی اور وہ دوا جو سفعہ پالسد کہ باب میں مذکور ہوگی صفت دوا ی جید کی قلمیا کربت ہر ما کستر دوا
 کو شحم غزل سب ہموزن لیکر سرکہ میں طیار کریں۔ کشیز خشک سوخته اور تنور کی ٹھیکڑیاں اور خا سرکہ اور روغن گل بن ایضا خاکستر جو
 انگور اور زراوند مرچ گلاب اور ازوی تلخ سرکہ اور روغن کے ساتھ صفت دوا ی جید پہلے سفعہ کو طبع کبوتر سے دھو کر تو بال سخاس اور
 بوزن دو درہم کے تراب کندر شب بانی ہر واحد چار درہم زراوند قلعطار انگور کی لٹکھ اور صبر ہر واحد ایک درہم سرکہ اور روغن گل بقدر
 حاجت فصل ادویہ موضوعیہ سفعہ خشک کی فرمن اور کمنہ تو استعمال دوا ی جاد کا محتاج ہو کہ اسے سرکہ کے گوشت تک اپنی
 تیزی ہو پینا دی بعد ازاں مرہم قروح سے زخم کا علاج کرنا چاہیے جیسے مرہم عروق مردانگ کو ساتھ اور سرکہ اور زیت اور علاوہ
 سفعہ فرمن کے اور اقسام کا علاج اسی طرح کرنا چاہیے کہ اوپر مذکور ہو چکا۔ ترطب بدن کی غذا اور نفوحات اور حفتہ وغیرہ سے
 گزرنی بھی نافع ہے صفت دوا ی جید جو سفعہ خشک وتر کے واسطے نافع ہے روغن بادام تلخ اور روغن خردل ہر واحد نصف
 سرکہ سرکہ سرکہ واحد شایف ایٹا از و ہر واحد تین مثقال عروق صفرہ پورق ہر واحد نصف مثقال دواؤں کو خوب پیکر دوزن
 روغن اور سرکہ اچھی طرح ملائیں اسطرح کہ پتے جائیں اور لاتے جائیں اور اسکے بعد اس دوا کو جملہ اقسام سفعہ پر لگائیں اور جرح

اور قویا و ترطر شعرا و دار الشعلہ نے ر خزا اور بلجیہ جو معنفہ رزی کی قسم ہوں۔ ہے ان سے لگانے سے فائدہ مند ہے مگر جسم تیار
یہ دوا وہی ہے جو حکایان مکر البواب گذشتہ میں ہوا ہے مگر بیشتر سبب سبب کا یہ ہی ہے جو تاسہ ہے کہ شرا کوئی پختہ نہ بلایا جائے اور اس کا
علاج بھی وہی ہے جو دیگر اقسام کا مذکور ہو چکا ہمارے خاص تجربہ کی دوا جو قوی ہو اور مجرب بھی ہے۔ رزا وند اور زنگاراشین
مقتل خردل نراج سبب جزا ہمزون لیکر چینی کے روغن اور اوسے کے برابر کہ اور تھوڑا سا شہد ملا کر استعمال کریں فصل قویا کی
بیانی میں قویا دوا کو کہتے ہیں قویا اور سبب میں چنان فرق نہیں ہوا ان ایک پوشیدہ تفرقہ ان دونوں میں تو خصوصاً سبب
یا بسہ میں اور دوا میں بہت کم تفرقہ ہے پس ممکن ہے کہ سبب یا بسہ وہی قویا کی خبیث کی قسم ہو جو نہایت رومی ہو اور زیادہ اگلا
اور در تک اندر جلد کے پہنچ گیا ہو دوا کا سبب سورث بھی قریب سبب سبب کے ہے اسلئے کہ وہ سبب ایک تیز طوبت جسمین حدث
زیادہ ہے کسی مادہ غلیظ سے ملتی ہے جو سوداوی ہو اور اس خلط کا غلط مادہ جرب ہو زیادہ ہو اور دوا کی جو قسم غلبہ اجبی ہوتی ہے وہی ہے
سبب میں یہ مائیت رقیق زیادہ اور غالب ہو۔ بعض قسم قویا کی تر اور دوا کی بھی جوتی ہے کہ بروقت چھلکا نہ کھانے سے معلوم ہوتا ہے
کہ ایک تری سی نکلتی ہے اور یہ قسم دوا کی اسلم ہے اور نہیں قسم اسکی یا بس اور غلبہ شور کی استعمال سے بطرف سودا کے پیدا ہوتی ہے کہ وہ
انغم اخراق کی وجہ سے متحیل بر سودا ہو جاتا ہے۔ اور بعض قسم قویا کی متہ شریسی ہوتی ہے کہ اس سے پٹکا اور حترتے میں اور نقیر
سبب شدت پرست اور زیادہ خائرم ہوتی دوا کی ہوتی ہے ایسا دوا مثل برصل سودا کی ہے اور حبیہ خشکیشیہ اور بعض قسم اسکی منتشر
نہیں ہوتی بعض قسم دوا کی سامی اور خبیث اور بدبو ہوتی ہے کہ نام بدن میں دورنی پرتی ہے اور بعض قسم تپتی ہے کہ اسکی جگہ سرد ہو جاتا
جگہ نہیں دورتی۔ قویا بدبو اور تازہ بھی ہو تا ہو اور غرض کہ نہ بھی لیکن انما دوا زیادہ رزتی ہے۔ اور یہ مرض دوا کا فصل خلیف کی طرف
منسوب ہو کہ اس میں زیادہ ہوتا ہے قویا کا علاج قویا کے تاج میں دراصل ایسی دوا کی حاجت ہو جسمین قوت تھیل اور غلبہ
کو ہر اسکیں اور ترطبیب کو جمع ہو تحلیل اور تھیل کی ضرورت بحسب مادہ غلیظ کہ کم و بیش ہوتی ہو اور اسکیں اور ترطبیب بحسب مادہ
رقیقہ کی کرنی چاہیے اور حقیقت غلبہ کسی دوا کا ان دونوں دواوں سے ہوتا ہے اور تھیل اور اسکی تدبیر کو غلبہ دیا جاتا ہے۔ چونکہ لگائی دوا
کے مرض میں ایک اچھی دوا ہے۔ متنبیہ مواد اور جو امور تھیل کے تاج میں ان سبب میں حاجت مارا نہیں اور سقدر ہوتی ہے جسکی نصیر
نشا بدہ مرض خاص پر موقوف ہو۔ تغذیہ اور ترطبیب اور تدبیر طلب کی حاجت قویا میں اوسے قدر ہے جتنی سبب میں ہوتی ہو۔
اس طرح جام کرنا ایک اعلیٰ معالجہ قویا کے واسطے ہے کہ بھی چاہے خشک کو چھوڑ کر تبدیل مکان کر اسو اور طب کی طرف بھی مفید ہو تا ہو
ساک قوم کی تجویز ہے کہ حبابہ اقسام دوا کی حدوث کی روکنے کے واسطے اور جو حادث ہو چکا ہو اس کے اچھا کرنے کے واسطے استعمال
لکھ۔ منسل کا جو بلو صبر کر دھو گیا ہو ہر تین اور تھیل ریحانی کے نافع ہے۔ جب قویا تمام بدن میں پھیل جاو اور بکرت
ہو جاو پھر اسکا علاج وہی ہے جو کہ جذام کا علاج ہو معالجات موصیہ جدید اور متوسط دوا کے واسطے اور یہ مقررہ میں سے
حاض اترج کافی ہے اور قوی دوا کو بھی کافی ہے۔ اور صمغ اعرابی سرکہ کے ساتھ اور صمغ درخت باوام اور صمغ درخت آدھی با
سرکہ ملا کر اور غسل لیں سرکہ ملا کر غایت درجہ مفید ہے۔ ناکر کبھی یعنی اوس چشمہ کا پانی جہاں گندھک و خرو ہوئے کا گمان ہو اور
آب شور اور زبد البحر اور لعاب یا سریش کھانوں کا اور ایسے آدمی کا تھوک جو روزہ دار ہو یا دن کو فاقہ سے ہو اور ایسے ہی شخص کے
وانثون سے جو خون برآمد ہوتا ہے اس کے جمی ہوئے ٹھکے یا تھکے ختم خروبزہ اور پنچ اشراس روغن بادام تلخ بھی جدید ہے برگ کبر اور

سنگینہ کرکین ملا کر ہر ایک قسم کو داد کو نافع ہے اور یہ نفع اسکا بالخاصیت ہے۔ افاقیا اور مغاث اور روغن بخود کو مصلحت ضلالت
کی ہر ایک بدن کو داد کیو اسطرح بدن باقوة یا ضعیف ہو اور عروق صفر بھی مفید ہے۔ ابتدائی قویا پر ہمیشہ اور ہر دم آب گرم ڈاکا روغن بنفشہ
سے مالش کریں اور ہمیشہ ہی کرتے ہیں۔ مارالشیر کا طلا کرنا بیشتر قویا پر ابتدائی کو دور کر دیتا ہے خصوصاً سہراہ جو زناج کو اور سفید طبع کو بھی
نافع ہے اور لعاب اسبغول یا عصا رہ اسبغول تازہ اور آب غرقہ تازہ اور صمغ اناس لڑکوں کے داد کو مفید ہے دوامی حید صمغ لوز اور
غری جلود اور سیعہ ہمزون اجزا کو سرکہ ملا کر طلا کرنا ایضاً بخار لینے بڑھتی جس سریش سے لگڑی جوڑتے ہیں اوسکو اور کندرا اور کبریت اور سرکہ
لیجا کر کے خوب سائیدہ کریں اور استعمال کریں۔ جو داد مومن اور کمنہ ہو جائی اور قسم ردی سے ہو اور سمین ادویہ قوی ترکی ضرورت ہو جیسے
عصارہ حماض ترچ جسکا توام طبع کرنے سے درست کیا گیا ہو یا روغن بخود کا یا جالون کا تیل خواہ گہیوں کا روغن خصوصاً پارو غن صمغ
لوز تاج کا اور کبریت اور بھڑکی سنگینی جلی ہوئی اور زبد البحر اور قطران اور زفت یہ دونوں عجیب النفع ہیں اسطرح ہمیشہ داد پر لفظ سپید
طلا کرنا یا فضلیہ میوانات مذکورہ سابق کا لگانا جتنا کر باب سفید میں ہو چکا ہے اور فینکشت اور کبر اور اشق اور خرق اور حب لبان اور
نافیسا فاضلہ اور خصوصاً اگر اسکی فیروٹی بنالیہ یا روغن خربل میں اوسیکہ پوہ اور اشق سہراہ سرکہ کے اور قروانا اور کندیش اور جالون کی راکھ اور
کندیش اور خردل اور حرف غم بڑے عسل یا اور بنایت مفید بہت مریضات قروانا کو لیکر پیسین اور روغن بخود اور راکھ اسن کی آویزا
اور کبریت کو صمغ طبع اور حب لبان سہراہ کے سہراہ لکھتین ہو تو قویا پر نقش کر دینی نافع ہے ورنہ سر السخہ کندرا اور زاج اور
کبریت اور صبر سہراہ ایک دوسرے صمغ سے لیا دوسرے سرکہ ملا کر طلا کرنا اور دھواں اور دھواں نصفت مشتال روغن بخود تین درہم حماض ترچ
قفر الہودودہ درہم تخم جرجیر درہم شونیز درہم خرق سیاہ درہم درہم راج سوختہ درہم درہم اسی کا طلا طیار کریں الفیسا سنگسیوہ
سرکہ میں کر طلا کریں اور زاج اور در اور کندرا اور شب اور کبریت اور جبر کو خون دندان انسان میں گوند کر طلا کریں ووامی حید حب لبان
دس جزو اور کبریت اصغر سنگسیوہ یا ایک چوبیس کپک طلا کریں کہیں سرکہ خمر اور روغن بھی اس میں داخل کر کے طلا کرتے ہیں ایضاً کبریت اور
دفاق کندرا اور اشق سرکہ میں گھول کر الفیسا فاضلہ سک اور انسان جس سے دھوئی کرے دھوتے ہیں اور کبریت زرد سب اجزا پر
سرکہ اور زیت میں آمیختہ کر کے طلا کریں فصل شور لہنیہ کا بیان کہ بھی ناک اور خسارون پر سپید پیدا ہونے ایسے برائے ہو
ہیں جیسے دودھ کے قطرات یا نوذین ٹپک کر جم گئی ہوں ایسودانوں کا سبب ایک مادہ صمدیہ یہ ہوتا ہے کہ جلد کے سطح پر
بخارات بدن سے دفع ہو کر آتے ہیں شور کا علاج اوسی دوا سے کرنا چاہیے جس میں تخفیف اور تحلیل ہو جیسے خرق سپید اور زفت اوسکے
ایرسانہ و فون کا نطفہ بنالین یا اسی کو سہراہ لورہ کے یا اخیر کو اور کلو بھی کو سہراہ سرکہ کے فصل جرب اور حکامہ کا بیان
(ترجمہ جلی کو جرب کہتے ہیں اور خشک کو حکامہ) جس مادہ سے جرب کی پیدائش ہے یا تو وہ مادہ دومی ہو جو الی صفر سے مل گیا ہے یا
جبکا استعمال قریب ہو کہ سودا کی طرف ہو جائی خواہ تھوڑا او سمین سے ششیل بطرف سودا ہو چکا ہے۔ یا ایسے مادہ سے جرب پیدا ہوئی
کہ او سمین بلغم شور پورنی کی آمیزش سے پہلے قسم سے جرب یا لبس پیدا ہوتی ہے اور وہ مادہ بھی خشک ہوتا ہے اور رائل پر غاظت
بھی وہی مادہ ہوتا ہے اور دوسری قسم سے جرب طب پیدا ہوتی ہے اور وہ مادہ بھی تر اور رائل برقت ہوتا ہے۔ اکثر اس مرض کی
پیدائش نکلیں اور تیز اور تلخ چیزوں کے کھانے سے اور تو ابل حارہ کے استعمال سے یا زین قبیل اور انشیا کے سبب سے ہوتی ہے۔
جو قسم جرب کو بدن میں پھیلی ہوئی اور بہت ہو وہ بھی جرب طب میں داخل ہے۔ اور غارین زیادہ پھیلی ہوئی اور خوب نمودار

کہ دور سے دکھائی دے اور جس آبلہ کے سر پر تیزی اور سوزش نسبت اور چھالون کے زیادہ ہوا و سکی خلط زیادہ حاد و تیز سمجھنی چاہیے۔ جو دانے چٹے اور چوڑے ہوں اور ان میں حدت اور بقیراری نہ پیدا ہوا و سکی خلط میں حدت کمتر ہوتی ہے۔ جو اسباب پیدائش مادہ جرب کو ہیں وہی اسباب تولد مادہ حکم کے بھی ہیں مگر جرب کو اسباب قوی تر ہوتے ہیں کہ قریب قریب اسباب تولد تحمل اور سفع اور خراز اور قوبا کے ہوتے ہیں اور جرب کا علاج بھی قریب بہ علاج امراض مذکورہ کے ہوتا ہے۔ جرب اور حکم میں فرق یہ ہے کہ حکم میں دانے اور شعور اکثر اوقات نہیں ہوتے جیسے کہ جرب میں اس لیے کہ تیرض مادہ قوی سے پیدا ہوتا ہے اور اس میں قوت اور شوریت کی طرف میلان بہت کم ہے اور اس میں سکون مقام خاص میں اور قرار لینا ایک موضع خاص میں ایسا ہوتا ہے جو لو ایک ہی جگہ جس کر دیتا ہے جب کہ طبیعت اور اس طرف جلد کے دفع کرتی ہے اور مسامات بند ہوں اور تطیف یعنی صفائی جلد میں یا مادہ مدفون نہ ہو۔ یا احتباس اس مادہ کا بسبب ضعف قوت دفعہ کے ہوتا ہے جیسے مشاخ کو اسی سبب سے اکثر یہ مرض لاحق ہوتا ہے یا آخر میں اکثر امراض کو خارج ہونے کی بجائے مخصوص آج کہ مادہ کثیر ہوا غلیظ۔ یا لبیب غذا ہا غلیظ اور روی الکیموس کے یہ مرض پیدا ہوتا ہے کہ الیسی غذا کییموس روئی و تیز اور شور و غیرہ پیدا ہوتا ہے۔ یا لبیب سورہضم کے جس سے غذا متعفن ہو جاتی ہے یہ مرض پیدا ہوتا ہے۔ حکم کبھی محض چھلکے اور پوست اور جانی سے دفع ہو جاتی ہے اور کوئی نشان اور داغ گہرا جلد وغیرہ پر باقی نہیں رہتا۔ سن شیخوخت ہر جو حکم عارض ہو وہ بہت کم علاج پذیر ہوتا ہے پس اس کا اچھا ہونا یہی ہے کہ بطور دورہ کو کبھی نمایاں ہوتی ہے اور کبھی زائل ہوتی ہے یہ بھی جانتا ضرور ہے کہ جرب تقشر اور داد کے جملہ اقسام فصل خریف میں زیادہ پیدا ہوتی ہیں۔ اور خلاصہ مقال یہ ہے کہ مادہ حکم کا دونو جلد کے درمیان میں مجتمع ہونا ہے پھر اگر جلد کے اندر بدن میں بھی کب قدر مادہ ہو تو وہ جرب یا لبس ہے۔ جملہ اقسام کی تشریح سے حکم پیدا ہوتا ہے۔ جرب کی پیدائش زیادہ تر انگلیوں کی گائی میں ہوتی ہے یا درمیان دو انگلیوں کو اس لیے کہ وہاں کی جلد ضعیف ہے۔ جرب عظیم اور فاحش کو دفع ہونے کے بعد خراجات باقی رہ جاتے ہیں اور وہی خراجات منتقل بطرف سفع اور قوبا کو ہوتے ہیں۔ جلد اقسام کے روغن ان لوگوں کو مضر ہیں اور کھجین نافع ہے بشرطیکہ زیادہ استعمال سے اس کے خوف سمجھ اس کا نہ ہو علاج جرب کا علاج اول اور افضل یہ ہے اور اکثر اسی علاج پر اکتفا بھی ہوتی ہے کہ خلط حاد و مخرق کا استخراج کیا جائے و دوائی مناسب سے اور ملہم سے بھی خارج کروا جائے بعد ازاں صلاح غذا اور تدبیر طب کی فکر اسی طریقہ سے کریں معلوم ہو چکی ہے دیگر ادویات میں استعمال الیسی چیز کا کریں تغذہ اور بیرونی چھلکے ہوں اور برکت اور کثیف ہو چکا خوف نہ ہو جیسے تر بوز اور کاسنی اور کاہو وغیرہ اور خارج سے بھی الیسی چیز کا استعمال سے اور جماع کو بالکل ترک کر دیں اس لیے کہ جماع مواد کو بطرف خارج بدن کے حرکت دیتا ہے اور نجارات گرم کو پراگندہ کرنا ہے ایک شو عفن جماع کرنے سے طرف جلد کے آتی ہے کہ اسی جگہ عفونت پیدا ہو کر مرض مذکور پیدا ہوتا ہے اور اسی سبب سے بدبو پیدا ہوتی ہے۔ اور یہی سبب ہے کہ ہم بروقت غسل جنابت کو بدن ملنے کا حکم کرتے ہیں سے تفرقات جیدہ میں سے کہ اقسام جرب کو مفید ہوں ایک یہ بھی ہے کہ طبع اقیسوں بلبلہ زہد اور شاہترہ اور سنا اور لبغایا اور سنہن ملا کر اور اس میں گل سرخ اور کاسنی وغیرہ داخل کریں اور کبھی اس میں مامیران بھی شریک کی جاتی ہے۔ ایضاً جب صنوبر اور سقمونیہ بھی جیدہ ہے اور خوب عمل کرتی ہے طبع جید بلبلہ زرد اور زریب ہر واحد میں رسم نین رطل پانی میں جوش دین کہ ثلث باقی رہے بعد ازاں صاف کر کے ایک کے دو ثلث کا انداز اس جوش مذہ کی کی مائیت سے دو ثلث رطل لے کر اس میں خیاشنبر میں رسم خوب بھگوین حب جی طرح بھگ جی چھان کر ایک درہم غار لقیون ملا کر

مخاض خارج ہوتا
خارش میں

استعمال کریں جب جلد اور یہ جب شامترہ کمالاتی ہے۔ بلبلہ زرد اور بلبلہ کالی اور بلبلہ سیاہ ہر ایک پانچ درہم صبر سفوطری
سات درہم سفوف نیا پانچ درہم آب شامترہ میں دواؤں کو سفوف کر کے گوندھا کریں اور سوکھائیں اور تین مرتبہ اسی طرح کریں اور
ہر مرتبہ اس قدر آب شامترہ والیں کہ مثل خشو کو خم ہو جائے بعد تیسری بار کو اس قدر رستہ دین کہ قوام میں جب لبتہ کر لگی فوٹ اجاؤ اور
گولیان بنالین دواؤں قوی جرب فرسن کی بلبلہ زرد اور بلبلہ اور آملہ اور پنچ کالی مضمشر واحد ایک درہم تریہ دو درہم قند سید
میں گوندھا کر قریں تیار کریں مقدار شربت پوری مہل کی وس درہم سو پنڈرہ درہم تک یا میں درہم تک ہوا آب گرم کو + اور کبھی
اسمین مشہو نیا اپنی پوری مقدار شربت پر ملائی جاتی ہے۔ کبھی جرب دی مہن سے نجات اسطرح بھی ہوتی ہے کہ پیشہ پنے درپے
تین روز تک چار چار مثقال ممبر کا پنا شروع کریں پھر ایک وز در میان ناغہ کر کے پھر دو روز ناغہ پھر تین روز ناغہ دیکر پھر تین روز ناغہ
پینے کے بعد چھوڑ دیں بعد متواتر تین روز استعمال کریں یا اور طرچ سے فاصلہ اور ناغہ دی دیکر استعمال کریں جس طرح شامترہ تحمل کرنے کا
اور اگر سچ اسکا اس دوا کو استعمال سے عاجز ہو اسکا علاج حقہ کے ذریعہ سے کریں یہ ندرید بر جہ نافع ہو اور جرب کی بیخ کنی اگر
سے موباتی ہے اور بہتر ہے۔ یہ کہ تیرہ آب کاسنی میں بھلو کر اور چھوڑا اس آب رازیانہ بھی شریک کر لے اگر اسکے ملانے سے کوئی نافع ہو
مقدار جرب کی ایک درہم سے ایک مثقال تک ہو اگر اس دوا کی عداوت کا متحمل نہ ہو ترک کر دیں نقوہات اجاویہ بھی اس مرض کو
نافع ہیں ان کا رب بلبلہ زرد جو اسکے مصلحت کی مائیت دھوپ میں سیکھا کے لیار ہو اس رب سے واسطے جرب رطب کی پانچ درہم
سے ۱۰ درہم تک ہو اگر شکر کے استعمال کریں اور یہ دوا جرب صفی دواؤں اور جرب طرب و لون کو واسطے مفید ہے اور ممکن ہے کہ یہ رب
جرب مسہلات جنید سے اسطرح لیا جائے اور بعض مسہلات کو لیں جو درہم تک بھی ہو سکتے ہیں اور کبھی اور دوسرا کہ کر کے
اور نیکے رطب اور رطب لیار کرتے ہیں۔ اور الجبر۔ ہذا اعمیون کے بھی جید ہے اگر روزانہ ۱۰۰ مال لیا جائے جرب اور ابواب میں
اوسکا طریقہ مذکور۔ دیکھا تو اسطرح مارا جن میں ہوا بلبلہ اور عصیر شامترہ کے چند روز پیے درپے استعمال کرنا بدرجہ غایت مفید ہو
۔ اور یہ سلفہ جرب برقی نقیب دگرتی ہیں اور اوسکے فائز مقام یہ دوا بھی ہے کہ رب ممبر کہ سفوف نیا اور نیم فزان ملا کر ہر ایک مقدار
شربت بوزن پانچ درہم کے اختیار کریں اور نسخہ یہ ہے بلبلہ زرد صبر سفوطری ہر واحد ایک درہم کثیر اور درہم واحد ایک درہم عفران
تین درہم ایضاً دواؤں قوی جو اور پند کور ہو چکی ہے حصین ریح داخل ہیں اوسکو ایک وز خواہ دو دن بہتہ دار و درہم کے نیز
درہم تک استعمال کریں۔ ایک گروہ نے کہا ہے جب تنقید پے درپے ہونے سے کچھ بھی کمی نہ ہو اور مرض بستمور باقی رہے پس
اولی یہ ہے کہ تخفیف کریں اور نقطہ پنے کا ستواؤر شکر صدم مرض کو پاک کریں ورنہ جرب بکثرت بڑھ جائیگی۔ کہتے ہیں کہ صاحب
یالس اور حکم تنقید کو بھی نافع ہو کہ تین روز شیرج بمقدار ایک سو تیس درہم اور نصف وزن اوسکو سکنجبین وغیرہ ملائی جائے اور بعض اہل
دوا میں عناب کو بھی ملائی ہیں اور ہم نے بھی تجربہ کیا تو اسی طریقہ کو بہت نافع پایا ہاں تاخیر ہو کہ اس دوا سے ضعف معدہ پیدا
ہوتا ہے۔ مرکبات ادویہ سے جو اس مرض کے مناسب ہو خبت فضا اور مرواسج اور قتل اور عروق صفر کہ میں گوندھا کر اور
روغن گل ملا کر طلا کریں اور یہ طلا جرب قوی کو بھی مفید ہے اور اس سے سبک تر نسخہ جیدہ ہے گل امینی اور کافور عفران
ہر واحد نصف درہم سرکہ ملا کر آب پیاز ہوا روغن گل عام دواؤں تخفیف کو واسطے اور جو عارض کسی قدر قوی ہوا اسکے واسطے خم
رازیانہ سرکہ اور روغن گل میں پیسکا استعمال کریں حمام میں بیٹھ کر ایضاً آب انار ترش اور روغن گل بورہ اور آب انار عمدہ بھی

اور مسلول اور شفا
نہ کی اجازت ہو
میں جبراد

جسمین فوت شمیم بھی ہو لیکن اندر کھینکے اور مغزو وغیرہ کا بھی پانی پھوڑا جائے۔ اسبطح آرد عدس اور بھیر کی سنگینی اور سرکہ ملا کر دھو کر
 مین رکھیں تا انکہ خوب گرم ہو جائے اور اسکے بعد طلا کریں۔ معجون جو اس مرض میں قابل استعمال ہیں وہی معجون ہیں جو اصحاب قوت
 کو اور اصحاب سہل اور بہن کے لائق ہیں میری مراد ان معاجین سے جو نرم ہوں اور قوی ہوں جیسے اطر فیل ہنبرہ اور ہنبرہ
 کو ایضاً مثل اس معجون کے سنا اور شاہترہ سرد اور درہم ہلیہ زرد چار درہم شمش منسل در چند جمیع ادویہ کے۔ ادویہ مونیہ
 واسطے جرب کو دہی ہیں جنہیں قوت جلد کی ہمارا تقویت جلد کے مواد کو بھی وہ دوا بھی کافی ہوتی ہے جس میں قوت جلد اور تقویت
 جلد کی ہمارا اصلاح فراخ جلد کے بھی ہو جیسے اس الملکوکیہ اور ماہ حاضہ اور پندرہ اور جیسے بھوسا اوسا کہوں کو آرد کی جیسے سمید
 ہیں اور آرد عدس منقشر فیضاً افاقیا ہمارا سرکہ کے اور جب بطح اور جوت بطح مسلم حبیباً کہ ہوتا ہے اور نشاستہ کسوم کا اور عصارہ کرفس
 بطح حلیاب پوست عنسرب کا اور کبھی حاجت ایسی دوا کی ہوتی ہے جس میں کلیل ثوی ہو جیسے شحم خفیل اور علک لابا طاب
 نضاع ملا کر اور پیتا ج کے ہمارا سرکہ اور زجاج بریان خصوصاً زجاج اصفر سرکہ اور روغن گل اور اس طرح طقند اور فلقندیں وغیرہ اقسام بھیر کی
 کے اور فلی بھی اس بارہ میں زیادہ قوی ہے اور بیشتر سرکہ جس میں فلی بھیر کو بعد از ان شیرج کو اوس میں پکایا ہو یہ بھی کافی ہوتا ہے۔ کبھی
 ادویہ حادہ میں روغن گل ملائے ہیں کہ تیزی اور حدت کم کر دے اور افزا حدت کو منع کرے۔ پوست انار بھی ایسے مرض میں علاج عمدہ ہے
 ۔ مجربات سے تخم جرب کا روغن نکال کر پہلے جرب کو خوب ساکھلا تین اور سہ ت دھوپ میں بٹھیر کر اس روغن کی مالش کریں اور کسی طبعی
 ہوئی کھٹی کو قریب بار بار جاتیں یہ ترکیب نہایت درجہ اچھی ہے دوا جرب مراد سنگ اور زجاج جبر ہوزن لیکر سائیدہ کریں سرکہ شکر
 میں اور کسی مٹی کی ہانڈی میں رکھ کر دفن کریں اور پوری ایک مہینہ تک اسی حل ندادہ میں رطوبت کو ذریعہ سے تری کا فعل ہو جائے
 بعد اسکے طلا کریں اسی دوا کو کبدریہ مفید ہے اور بوجہ حل ندادہ کو لزوج بھی اس میں کم ہو جیسا اصول کہیا میں ثابت ہوا ہے کہ اشیا
 حادہ بعد محلول ہونے پر حل ندادہ اپنی حدت پر باقی نہیں رہتی۔ کندہن اور زینق مقلول اور خیت فضہ اور زراوند اور کربت اور
 فقیل اور طعی و مس سوختہ اور مسحات اور نوشادر اور تلخ منشور اور تخم حمرل اور اشق اور زنگار اور اشنان گاندان اور پلیدی سنگ
 اسی طرح اور فضلات حیوانات جو اوپر کے الوباب میں مذکور ہو چکے اور قشار الحار۔ ارخبال پوست جوب انگو سوختہ کر کے موضع جرب
 چھو کر اور پہلے اس جگہ مسکھل چکے ہوں اور بعد خاکستر چھڑکنے کے پھر خوب طرح ملین اور پھر بدیدار کا اور مسکھل اسی طرح ملین
 تا انکہ راکھ وغیرہ ملتے ملتے ناپید ہو جائے۔ کبھی فردمانا سرکہ اور علک لابا کا استعمال از اثر جرب میں کافی ہوتا ہے۔ مرکبات حبیدہ
 میں سے یہی زمین مقلول برک کیزا فلیما فی فصر مراد سنگ سرکہ اور روغن گل میں ملا کر طلا کریں شب کو اور دوا لگا کر سونہ میں صبح کو حمام میں
 جا کر بدن کو دھوئیں سرکہ اور اشنان سبز کو آب گرم میں ملا کر بعد از ان آب سرد سے دھوئیں اوسکے بعد روغن کی مالش کریں دوا کے
 سہل الوصول مراد سنگ اور زجاج زرد ہوزن لیکر سرکہ میں ایک ہفتہ دھوپ میں پسوا تین اور بروقت حاجت کو طلا کریں
 ایضاً شہاب اور میو ساکھ بزر الہنج اور سبب جواسم ذلن ایضاً کندش ایک جزو بھیر کی سنگینی تین جزو سرکہ ملا کر طلا کریں جب
 ادویہ توہ جو محلہ اور خشک اور کھال دھیر نو والی ہوں استعمال کیا تین اونکے بعد روغن ہماوی معروضہ کا ضرور استعمال کرنا چاہیے جیسے روغن
 سعدا در خلط اور نیلوفر اور بنفشہ وغیرہ خصوصاً جرب یا پس کو علاج میں مادہ جرب جس میں رطوبت کم نکلتی ہے۔ جرب رطب میں
 ایسی دوا کا استعمال کرنا چاہیے جس میں قوت تخفیف کی نفاذ ہو اور خشک کھلی میں وہ دوا جو کم خشکی پیدا کرے۔ جس دوا میں

حل ندادہ کربت
 سرکہ

سیاہ پڑتا ہے حتیٰ التقدیر اور اسکو اطراف معدہ اور اعضا کریمہ سو دور لگانا چاہیے۔ نفع یالنبہ کا صلیب بعد استفرغ کی اگر تفسیق کی حاجت
بھی ہو انھیں اور پرست کرنا چاہیے جو اصل کلیہ سے معلوم ہو سکتی ہیں مثلاً کانکے سی کا توڑ و رنوب ترشہ ہونڈی و زبانی سے زنا اور
سہرنا ت دھنیہ کا استعمال کرنا از قسم ارباب بارہ خصوصاً اگر دن ادا ان میں عصارہ کریمہ یا ریش لکھا جائے جو بہت زیادہ اور کھ
یالنبہ کا علاج قریب قریب ہی نرم اور کھل دیر میں سو ششماں سرکہ بن پس پیکر اسکاں یا یا سی الریضا بک سوسن الریضا صبر کو
آب کا سنی میں اور نشاستہ بھی ان اور یہ میں پڑتا ہے اور آب کریمہ ہاں سرکہ کے اور گلاب بھی انہیں دو است اس مرض کی۔ اور دیکھو
نیں ایک قیروطی جو چین افیون داخل ہو بدن میں لگائی جاتی ہے اور خارش میں اس کے ملنے سے تسکین ہوتی ہے۔ اور یہ قویہ میں سو یہ ترکیب
ہو کہ اور یہ مذکورہ بالا مرکب کر کے اس میں نوشادر اضافہ کر کے سرکہ ملا کر ملا کر ان خصوصاً خصبیوں پر الریضا پیکری بریان اور قطران اور
یہ دو ادویہ کی کو بھی نافع ہے اندرون ہر دو شرم گاہ کر ادنیٰ سے بطور شہاد کی یعنی چاہیے مشاخ کو علاج جبکہ میں جو خاص اور کھو عارض
ہوتی ہے اس دوا سے نفع میں ہوتا ہے کہ درد سی شراب کو تازہ کرنے کے برابر لگائیں۔ استعمالات اور نہانے کے پانچھیں جو ادویہ
حک اور جرب کر استعمال میں جیسے آب وریا کو گرم کر کے نہانا خواہ اسی طرح بے گرم کرنے کے نہانا یا طبع قنار المارسی نہانا۔ غذا واسطی
مرضی حرب اور حک کو ایسی تجویز کرنی چاہیے جس میں ترطیب ہو اور خون صالح پیدا کری اور بائینہ مثل بطوبت اور ہر وقت ہو اور کھوم
معتدل کا بھی استعمال کرنا چاہیے اور اصحاب جلقشقیہ کو استعمال اور غصہ ہاں نرم کا کھانے میں استعمال ضرور کرنا چاہیے جیسے روغن بادام
اور روغن شیتیرج وغیرہ بھی چاشنا ضرور ہے کہ جاست سابقین کی جرب باعث کو نافع ہے **فصل حصف کی سیائیں**
کبھی تمام بدن خواہ بدن کے عضو کثیر العروق پر لیب کم نہاٹیک یا نہاتے وقت بدن نہ ملنے سے اور خصوصاً گرم بلاد کے لوگوں کے
بدن میں ایسی بے احتیاطی کرنے سے شور اور دانہ شوکیہ لینے فار دار پیدا ہوتے ہیں گوبا وہ شور ایسے جو اد سے پیدا ہوتے ہیں جو
کسل اور تعب پر نہیں لیب پر نقل کے پیدا کرتے ہوں اور وہ مادہ ایسا سرخ اور جھٹ پٹ نایل ہونے والا تھا کہ اگر تھوڑا سا عرق بلند
ہوتا دفع ہو جاتا ایسے کہ وہ مادہ رقیق ہوتا ہے اور اب چونکہ نہانے سے خواہ ترک کرنے الش بدن سے تعرق نہیں ہوتی لہذا وہ مادہ
سطح طرد میں محسوس ہو کر رہ جاتا ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ شور لیب کے افعال اور گدائی کا اثر ہے جو سیسیدہ بطور رشع کے کھانا چاہیے
۔ اور کبھی اس بے عنوانی سے شور تو ظاہر نہیں ہوتے کہ ایک قسم کی خشونت جلد میں ہوجاتی ہے علاج اس مادہ کو قطع کرنا چاہیے
اگر بکثرت ہو نیز یہ قصد اور اسہال کے اور اسی سبب سے واجب ہو کہ جو شخص خوراک ایسے شور یا خشونت کا نہیں دیکھو وہ سے ہونہ
احتیاطاً استفرغ اخلاک عادیہ کر لیا کرے حصف کی بردالا اور ظہور کو نہانا اور بدن کو صاف اور پاکیزہ رکھنا بھی مانع ہوتا ہے اور اگر
پیدا ہو گیا ہے تو زائل کر دیتا ہے بعد انان سرد پانی سے نہانا۔ اور حمام میں بدن کو نالش تر بوز کو مفر اور صبور کے آرد سے بعد خود
بسیا بار اندھونے کے بعد اس کے شاہ سفر من کی الش بھی نافع ہے الریضا مفر تر بوز اور آبد سورا اور آرد بابل۔ **حصنل** بھی
کو روکتا ہے مگر کھلی بھی اومٹی ہے **حصنل** لگاؤ اور اگر وہ **حصنل** کے کا فور بھی ہو تو کھلی اومٹی ہے۔ **مندی** لگائی تاکہ اگر سنگ نہانہ
نہ ہو بھی نافع ہے اور کھانے پینے میں ایسی چیزیں جو مشابہ آب المار اور حاض اور عدس اور لوی بخار یا نامر مندنی کو ہوں اختیار
کرنا چاہیے۔ استعمال کل ایسی اشیا کا جو برادر عرق کو مانع ہوں جیسے طبع آس اور کھسرخ اور آب کشنیز۔ لوگ کہتے ہیں کہ وہ خود
کا جلا ہو اگر گرم پانی بھی اسکو نافع ہے۔ کبھی جلد ایسے پانی جس میں شاید قابضہ کو جو سن دیا ہوتا نفع ہوتے ہیں۔ حرکت اور قنار

حکومت سائنس
وزیر کو نافع ہے

ترک کرنا اور ایسے گرم مقامات جہاں پیاز یا دیگر ٹیکتا ہر دکان نہ جانا اور جس مقامات میں ہوا کا اچھی طرح گزر ہو وہاں ٹھہرنا یا سودا رہنے سے
 کچھ اگر مہینہ راحہ اور آرام کرنا بھی مفید ہے اور آب سرد سے نہانا۔ ملنے والی دوا جیسے روغن آس اور روغن بادام اور
 ٹھنکھن کو خاصیت عظیم اس مرض میں ہے اگر لٹا جائے خصوصاً کثیر اور صبح ملا کر۔ ایضاً وہ مسوخت چھین چھین کر اور مرہاں اور خستہ
 اور توتیا خاص کر کے اور خاکستر برگ آس اور دریرہ آس۔ اور ورق خار جو تازہ ہو اور سداب اور وقاف کنڈر۔ کبھی غری
 یعنی شیشم یا سی بھی صفت کو نافع ہوتا ہے یا نہیں گھول کر۔ اور شیشم صفت قوی میں استعمال دینا اور کنڈر اور کبیت کی بھی بہت
 ہوتی ہے۔ اگر صفت کی وجہ سے قرعہ پڑ جائے اور اسکا علاج عروق صفا اور ناند اور گل ارشی اور سپیدہ سے کرنا چاہیے سرکہ ملا کر اور
 مرہم سفید لاج بھی عمدہ ہے۔ کبھی یہ قروح مقدار میں بڑے بڑے اور گہرے ہو جاتے ہیں اور فساد اور رداوت انکی زیادہ ہوتی ہے
 اور نکالنا علاج دہی کرنا چاہیے جو آگ سے ملنے کا علاج ہے اور اگر قروح مستحکم ہو کر کچھ بکریاں پھر اسکا علاج دہی ہے جو صفت کا علاج ہے فصل
 نبات اللیل کا بیان اندھو ریان جس شخص کے بدن کی کھال کھری مدت تک رہے اور انسداد و مسامات ہو اور بضم
 جید ہو ایسے شخص کو رات کو وقت یا سرد اوقات میں ایک قسم کی کھال اور انہوں نے کہتے ہیں کہ چھوٹے دانے پیدا ہوتے ہیں جنکو
 نبات لیل اور ہندی اندھو ریان کہتے ہیں سبب اسکا احتباس اور براہ جانا اور اس کا دیکھنا میر یا سبب بننا یا متحائل ہو جانا چاہیے اور احتباس
 دراصل بوجہ ضیق اور تنگی مسام کے ہوتا ہے جسکی اعانتہ شدت اور سختی برودت کی لہری ہے کہہ کہ تخفیف پیدا کر کے اور بجی
 کو بند اور مادہ مذکور کو غیر قابل اخراج کر دیتی ہے۔ خصوصاً ایسے وقت کی سردی جبہ وقت مضمر غذا وغیرہ بکثرت ہوتی ہے نہ کا زیادہ ہو
 اور اس سوے مضمر اور کثرت احتباس مادہ کی تابع کثرت بخارات و ہوائی ہستہ جو اکثر ٹھنڈی ہوتی ہے ہو جاتی ہے اور یہ قروح
 اس مرض کا نام نبات اللیل رکھا گیا ہے اسلیے کہ اکثر عوص اس مرض کا شب کو ہوتا ہے۔ خاص حالات سے اس کا اثر ہوتا
 یہ بھی ہو کہ ابتدا میں نوکھاتے وقت بہت اچھا اور خوش آئند معلوم ہوتا ہے اور بعد کچھ ڈالنے کے برہم پر دانے کے دور ہوتے
 ہے علاج کو سچ مسامات کی تدبیر واجب ہے کہ حمام کریں اور تمرغیات مشہورہ جو تفتیح مسامات کرتے ہیں اور نکالنا استعمال کریں
 اور فصد اور استفراغ وغیرہ سے رگماہی بدن کو مادہ کثیرہ سے خالی کر ڈالیں جیسے باب حکم میں ابھی مذکور ہو چکا ہے اور اگر تخلیہ عروق کی
 حاجت ہو تو فقط ادویہ خارجہ پر اکتفا کریں۔ ادویہ موضعیہ میں صبر کنڈر اور جوہر اور ن سب دو اونیہ جنکو اس مرض سے خصوصیت
 ہے خصوصاً اگر صبر کو شہد کو ساتھ استعمال کریں اور لیں۔ اس طرح صبر آرد عوس کے ہمراہ ٹھوڑا سا سرکہ ملا کر آب کر فسن تر
 ادویہ میں بھی اس مرض کو مناسب ہے۔ نہاد و سرکہ بھی اس مرض کی مفید دوا ہے اور زہرہ اور جانا اور زعفران بھی فصل
 کے بیان میں مشون کو نبات لیل کہتے ہیں یہ مسامی بھی ہوتے ہیں یعنی چھوٹی چھوٹی کیلین یا نہیں گڑی ہوتی ہیں اور
 سخت مزمنہ یعنی پیدار اور جھلکے ہوئے ترجمہ بھی ہوتے ہیں سبب فاعلی جو ہورت اس مرض کا ہے اور جو اول امر میں اسکی پیدائش کا
 فاعل ہے وہ تو یہی ہے کہ طبیعت کا دفع کرنا کسی مادہ کو بطرف جلد کے اور زامادہ اس مرض کا خلط سوداوی ہے جو کبھی نہایت خشک
 مستحیل ہو سوتا ہے جو وقت ایسا بلغم خون میں بہ کثرت ملا ہو اور کبھی خون ہی کو یہ کیفیت عارض ہو جاتی ہے سبب خفان اور کثرت
 کو اور نہونے اسباب نقصان کے وہ خون ہو سکتا اور برودت پیدا کر کے مستحیل ہو سوتا ہے خصوصاً چھوٹی چھوٹی رگوں میں کہ انہوں
 بوجہ قلت مقدار کے خون متعفن نہیں ہوتا ہے اور اسی خون میں رگماہی کو چپک کو قریب چند اسباب خارجی ایسے ہوتے ہیں جنکو

اور در زیادہ پیدا ہوتا ہے آواز بیٹھ جاتی ہے اور اکثر دیا کرتا ہے آخر میں پانی سے بلکہ سب ترچروں سے ڈرنے لگتا ہو اور جوش و اسکو
 قریب جاتی ہو اس سے کتنا خیال کر کے دیتا ہے اور کبھی ڈرتا تو نہیں مگر نہ وہ اور نالیند جانتا ہے اور کبھی مٹی میں لٹو کر نالیند کرتا ہو اور
 کبھی سیلان مٹی بلا شہوت اس سے عارض ہوتا ہے اور آخر کار سودی بہ طرف تشنج اور کراڑے کے ضرور ہوتا ہو اور سرد پسینا نکلتا ہے
 اور غشی طاری ہو کر مر جاتا ہے اور کبھی قبل پیدا ہونے الیٰٰں حوال کے مر جاتا ہے اور فقط پیاس کا غلبہ اس کا مملک ہوتا ہے اور کبھی
 پانی پینے کا ارادہ کرتا ہے پھر قریب ہونہ کے لیجا تا ہو ناگوار ہوتا ہو اور بھینک پتا ہو اور کبھی ایک جرہ خواہ دو ایک گھونٹ پی لینا
 سے تو اچھو ہو جاتا ہے اور گلے میں پانی بھنس جاتا ہو اس سبب سے مر جاتا ہو اور کبھی کتوں کی طرح بھونکتا ہو اور آواز بیٹھی ہوتی ہے اور گلا
 پڑا ہوا اور کبھی آواز اسکی بند ہو جاتی ہے اور مثل سکوت کو ہو جاتا ہے اگر کوئی پکاری جواب نہیں دیتا ہو اور کبھی اس کے بول میں یک
 شو طمی عجیب طرح کی برائوتی ہے گمان ہوتا ہو کہ یہ کوئی حیوان زندہ برآمد ہوا ہے اور گویا کتے کے پتے ہیں کہ پیشاب کی رائے نکلتے ہیں
 اور اکثر اوقات اس کا بول رقیق ہوتا ہو اور کبھی سیاہ بھی ہوتا ہو اور کبھی پیشاب بند بھی ہو جاتا ہے پھر اس سے قدرت پیشاب کے
 دفع کرنے کی نہیں آتی رہتی ہے اور پیٹ اس کا اکثر خشک ہوتا ہو عجائب احوال سے اس کے یہ ہے کہ آدمی کے کاٹنے پر
 حریف اور بعد سچان اس مرض کو اگر کسی کو کاٹ کھا کر اسکو بھی عوارض اور اعراض لاحق ہوتے ہیں اور اس طرح اس کا جھوٹا پانی
 اور جھوٹا کھانا جو شخص کھائے اسکو بھی وہی کیفیت لاحق ہوتی ہو اور جو شخص مبتلا اس مرض کا ہو اور اسکی نوبت پہنچتی ہو پانی
 دیکھا ڈرنے لگے پھر اسکی صحت بذریعہ علاج وغیرہ کے نہیں ہو سکتی خصوصاً جب اس درجہ کو اس کا حال پہنچ جائے کہ آئینہ میں اپنا چہرہ
 دیکھ کر اور نہ پہچانے یا اسکی خیال میں کہ تو ہر وقت متخیل ہوا کرتا ہے اور جہد و کجی اس سے کتنی ہی نظر آتین وہ بھی قابل علاج کو نہیں رہتا اور اہل
 اطباء ایسے مریضین سے دو شخص ایسے دیکھو ہیں کہ اس درجہ پر ان کا مرض پہنچ گیا تھا اور پھر زندہ رہے لیکن وہ دونوں مریض ایسے تھے کہ انہیں
 یہ مرض کتنے کاٹنے سے نہیں عارض ہوا تھا بلکہ آدمی جو مبتلا کلب الکلب میں تھا اس کے کاٹنے سے یہ مرض پیدا ہوا تھا اور قبل ازاں کہ
 پانی سے ڈرنے کی نوبت پھونچو اس کا علاج قریب بہ نفع ہو اور کبھی ایک ہفتہ کے اندر کم سے کم اور سال بھر میں زیادہ سے زیادہ اس مرض کا مریض
 مر جاتا ہے جیسا انکم و بیش ہو اور مدت درمیانی کثیر الوقوع پالیں روز کی سے ایک قوم جنگی صداقت بخوبی ظاہر نہیں ہو اور کا جو
 یہ ہو کہ سات برس کو بعد پانی سے ڈرنے کی کیفیت طاری ہوتی ہو اور بعض لوگ اور شاید رؤف حکیم کا یہ قول ہے کہ پانی سے ڈرنے
 اور مٹی کیل میں لوٹنے کی محبت اور آرزو کا سبب یہ ہو کہ پیوست اور خشکی جو نگاہ اس کے مزاج میں مستحکم ہو گئی ہو لہذا انسانی اور مضر اس مزاج
 جدید اور مستحکم ہو کر اہستہ کرتا ہو اور کچھ عین لوٹنے کا آرزو مند ہوتا ہو اور اس قول کی طرف میرا میلان خاطر نہیں ہے اور نہ عجیب
 دلیل پسند ہر اس لیے کہ مائل اور راغب ہو یا بطرف الیسی چیز کو جو موافق مزاج غریب اور مستحکم کو جو محض اصل اور بے ٹھکانہ کی بات
 ہے۔ دیوانے کتے کے کاٹنے سے جو مرض پیدا ہوتا ہو اس مرض میں سب سے زیادہ اسلم وہ مریض ہو جس کے مقام زخم سے خون
 بہ کثرت جاری ہو اس طرح اگر بعد استعمال او وہ تریاقیہ کے خون کا پیشاب کرے کہ وہ شخص پانی سے ڈرنے کی حالت پہنچو جو سبب
 ہو جاتا ہے یعنی اس روایت حال کو اس کا انجام نہیں ہوتا ہے فرق دیوانے کتے کے کاٹنے میں اور باولے
 حیوانات کو کاٹنے میں کیا ہے کبھی بعض آدمیوں کو کتنا کاٹنا ہے اور جو جو آثار او پسند کور ہو گئے ہیں او نہیں ہو کوئی
 اثر اس پر طاری نہیں ہوتا ہے اور فقط اس کے علاج کی وہی تدبیر درکار ہوتی ہے جو علاج میں زخم کے لائق ہے اور انہماک زخم کا کٹنا

پس سیدر ضرور ہوتا ہے اور کچھ نہیں لیکن اگر زخم کا اندازہ کریں اور اس زخم کو متقیح نہ کرنے دیں چونکہ یہ زخم دلوہانے گئے کے کاغذ سے پڑ گیا ہے اور اس کا متقیح ہونا ضرور ہے باین نظریہ علاج منافی اوسکے ہوتا ہے یہ اشکال اسی وجہ سے درمیش ہوتا ہے کہ ابھی تک کوئی اور اثر سوا زخم کے ظاہر نہیں ہوا اور آئندہ اور آثار کے ظہور کا احتمال قوی ہے اور جبکہ بدن آٹا کا ظہور بقوت محتمل ہے پھر اگر زخم کو بلا تقیح منسل کر دیں ہلاکت مریض کا مظنہ قوی ہوتا ہے۔ ایسے وقت میں حاجت ہوتی ہے کہ چند علامات ایسی تلاش کی جائیں جن سے اس مریض کا حال بخوبی ظاہر ہو جائے ایسی مریض کی علامات میں نبض اطمینانہ کہتا ہے کہ اگر جوڑ ملو کی لیکر خواہ کوئی اور جوڑ زخم پر رکھیں اور ایک گھنٹہ کے بعد مرع کو کھلائیں اگر مرع اسی سو گنگہ کر چھوڑ دیں اور نہ کھائے معلوم ہوگا کہ اس شخص کو دلوہانے گئے کاٹا ہے اور کھا کر مر جائے تب بھی دلوہانے گئے کاٹا ہوا ہے یا ایک ٹکڑا روٹی کا لیکر جوڑ ملو اس زخم کی بجلی ہو اوس میں تر کر دیں اور کتوں کو سامنے بھینک دیں اگر سو گنگہ کے چھوڑ دیں دریافت ہوگا کہ دلوہانے گئے کا زخم ہے یہ بھی ایک علامت اوسکی بیان کرتے ہیں کہ اگر کوئی سوچیز اوسکے بدن تک پہنچے بدن میں سخت پیدا ہوگی میں کہتا ہوں یہ علامت کچھ اس مرض سے خصوصیت نہیں رکھتی ہے علاج پہلا علاج تو یہی ہے کہ اوس کا زخم پورے زبانی بلکہ زخم کو بڑھا دیں پھر پھیلا دیں اگر خوب چوڑا ہوا اور رطوبت چوسنا اور پھینکنا لگانا جو تدریج میں باب لسع میں مذکور ہو چکی ہیں اور کم سے کم زخم کا اندازہ سے روکنا منظر احتیاط کے چالیں ن درکار ہے اور اگر ابتدا میں جذب مادہ کی تدبیر بھی کی جائے اور پھر زخم پورے نہ پائے اس سے عمدہ کیا تدبیر ہو سکتی ہے اور زیادہ نافع یہی تدبیر ہے اور اگر براہ خطا عمدہ طور پر جذب ہوا اور زخم منسل ہو گیا واجب ہے کہ انکو زخم کا بھار ڈالیں اور اندازہ باقی نہ رہنے دیں اور کمال مبالغہ اور اہتمام اسی امر میں کریں اور مفتحات کا ضداد اوس پر اوایل ایام میں کریں جیسے جاوشیر اور جوڑ اور قوم اور مرجم زفت ہمراہ جاوشیر اور سرکہ کے نسخہ کی قدر سرکہ لیکر بشرطیکہ پڑانا ہو اور خالص اوس میں زفت ایک ٹل اور چاہے تین اوقیہ ملا کر استعمال کریں پہلے جاوشیر کو سرکہ میں بھگو تین تا ایک گھنٹہ کھل جائے بعد ازاں اور ادویہ کو ملا تین اکثر ایسے مقام پر لسن اور باز ہی کافی ہو جاتی ہیں اور جریر بھی اوبالی ہوئی اور حلیت مرکب ہو خواہ مفروضہ اوسلیق بھی اور کھجلی سکے ہمراہ روغن زرد بھی داخل کیا جاتا ہے اور کبھی احتیاج ادویہ اکالہ کی ہوتی ہے جیسے فلوئین اوسکے بعد روغن زرد لگایا جاتا ہے۔ زخم کی پھیلاؤ والی ادویہ میں سے ایک تھیں طریقہ ہے کہ نمک تین جزو اور نو شادرد و جزو فلقہ لیس آٹھ جزو اھیل بریان سو لہر شاداب چار جزو ولسدوس جزو نحاس محرق چار جزو رنگار تین جزو زخم فراسیون دو جزو سبکو پار چہر کر کے مرکب کریں اور ابتدا میں عریق میو پسنا نکالنے کی جو تدبیر ممکن ہو کی جائے پھر سے خواہ حمام میں لیجانے سے اور ایام ازلے میں سفوف غریب جرات نگرنی چاہیے بلکہ جذب مادہ بطرف خارج کو کرنا چاہیے اسلیے کہ استفراغ کی تدبیر بھی ایسی مضر ہوتی ہے کہ نفوذ سم کا بطرف عمق کو ہو جاتا ہے۔ اور اگر جذب بقدر امکان کریں اوسکے دون خواہ تین دن بعد اوس بقیہ کے استفراغ کی فکر کرنی چاہیے کہ شاید اندر کی طرف نفوذ کر گیا ہو اور اگر جذب کی تدبیر نہ کی ہو اور غفلت سے ایام اول گذر گئے پھر اسوقت استفراغ ہی واجب ہوتا ہے اور اب استفراغ قوی تر ہونا چاہیے اور اگر امتلاء خون پایا جاو فصد کھولنی چاہیے ورنہ فصد کی کچھ ضرورت نہیں ہے اور فصد کے بعد خون کے رنگ کا دیکھنا کچھ ضرور نہیں ہے کہ جب رنگت ل جائے بند کریں بلکہ بقدر کثرت خون کی ہو اسی مقدار نکال ڈالنا چاہیے اور مسلسل ایسی دوائے کرنا چاہیے جو سہل سودا ہوتا ہو بلکہ اگر ضرورت ہو خرق کا استعمال بھی کر سکتے ہیں خواہ اور دوا جو ضروری ہو اور ایاز روغن حکیم سے تنقیہ اور استفراغ ایسے وقت

عجیب النفع ہو اور قضا الحمار سے استفراغ کرنا بھی مفید ہے صفت مسهل جید ریلیدہ کا بلی دو مثقال افیمون ڈیڑھ مثقال نمک سیاہ نصف مثقال بسفاج ایک مثقال حجار منی ایک مثقال غار نفون ڈیڑھ مثقال خربق سیاہ دو مثقال ان سبکی گولیان بنالین مقدار شربت دو مثقال اور حب مسلمات قوحی سے استفراغ کر چکیں ضرور ہو کہ ہر روز خواہ دوسرے روز حنفہ خفیف کا بھی استعمال کریں کہ جس سے معدہ کو ایذا نہ پہنچے جیسے زیت اور آب چقدر خواہ اسہال بذریعہ مار الجبن اور افیمون کے کرنا واجب ہے کہ غذا اوسکی بعد اسہال ذرایع اور فراخ کے تجویز کریں بشرطیکہ وہ چوزی فریہ اور طیار ہوں اور بعد اسکے مدرات لطیفہ کا استعمال کریں اور شراب شیرین خصوصاً اگر کہنہ ہو اور شیرین بھی ہو اور طلا بخنے دو شاب انگور ایضاً دودہ اور شراب کی منقبت زیادہ ہے اور سب سے زیادہ تعدیل غذا اور ترطیب کی رعایت کرنی ضرور ہے کہ یہ مدار کار اور ملاک امر یہی ہے۔ اور یہ دونوں باتیں اس طرح حاصل ہوتی ہیں کہ عمدہ اقسام طیو کا شوربا اور خبز حواری آب سردین توڑ کر استعمال کریں اور جس پانی میں چند بار لوبائیچا یا مہو اوسکا پلانا بھی زیادہ مفید ہے۔ مگر نوم اور بصل ایسی غذا ہے کہ علاج سموم کے مناسب ہو اور قطع سمیت کے کی بد سے اوسکو دفع کر دیتی ہے۔ اسکا استعمال یاد کر کے ضرور کرنا چاہیے۔ اور باوجودیکہ تعدیہ اس سے حاصل ہوتا ہے اقسام دو میں بھی داخل ہیں یعنی غذای دوائی ہیں اور اسکا بھی لحاظ رہے کہ فوراً تریاق فاروق اور دوائی سرطان جو اسی مرض کیواسطی خاص ہے اور وابدین میں مذکور ہوگی اوسکا استعمال فوراً کریں بعض لوگ ایسا بھی کہتے ہیں کہ تریاق اربعہ کا فائدہ اسی مرض میں زیادہ ہے اسبطر ح تریاق انا فح جبکا ذکر ہم عنقریب کریں گے وہ بھی زیادہ مفید ہو اور سرطان نہری کہلاتا بھی زیادہ مفید ہے بعض کا تجربہ یہ ہے کہ سرطان نہری کو جلا کر بطور گولیہ کے سیاہ کریں انگور سپید کی لکڑی کی آگ سے لیکن آئینہ بہت تیز نہو اور جب اسقدر سوختہ ہو جائے کہ پسینے کے قابل ہو اور سے جدا گانہ رکھ کر خطبیاں لگا کر پلایا بھی اسی آگ میں بناتین اور اسقدر وہ بھی اختیار کریں اور دونوں کو پس کبر عمراہ شراب خالص استعمال کریں اور مقدار شربت اسکا بقدر چار لحقہ کے یعنی چار اونچلی سیر جاگو کے قابل مقدار شربت تجویز کریں اسی شراب میں اور دونوں دو کو بطور سرہہ کی باریک پیسین و دوسرے نسخہ کو پلا سرطانات نہریکا جوشکار کر کے جمع کیے ہوں اوسوقت جبکہ آفتاب برج اسد میں اور بعد شکار کے اونکو تانبو کے دیگچہ وغیرہ میں رکھ کر کسی تنور میں بقدر معتدل جلایا ہو اور اوسکے خاکستر سے پانچ اجڑالین اور خطبیاں بھی پانچ جزو اور گندرا ایک جزو ان سبکو پسک کسی برتن میں بھٹا رکھیں اور ایام اول میں مقدار شربت اس دوا کی ایک لحقہ یعنی چھ پانی اور گھی کے ساتھ اور بعد ایام اول کو دو چھوٹے بطرچ جلا جو زمانہ بڑھتا جائے مقدار بھی اسکی زیادہ کرنی چاہیے تا آنکہ چار لحقہ تک نوبت پہنچے بعض ادویہ ایسی ہیں جنکی صفت اسطرح کی ہے کہ وہ بھی اس مرض میں نافع ہیں یہ دوا ہے جیسے دوا الذرایع کہتی ہیں اور اسے عنقریب ہم ذکر کریں گے اور دوا سرطان کا مثال اوایل ایام میں کرنا چاہیے پان مگر حب اسکا اطمینان ہو جائے کہ اب بانی سے ڈرنے کی کیفیت اسطرحی نہوگی اور کبھی اس نسخہ میں خطبیاں کی مقدار نصف مقدار سرطان کی داخل کرتے ہیں۔ اور اگر طیب مرلیض کے پاس تیسرے روز پہنچا ہو واجب ہے کہ دوا راہین کی دوا کی مقدار پلانے بہ نسبت اسکے کہ اگر پہلے روز ملاقات کرتا اور یہی حال اور دوا کو نکال بھی ہے یعنی وہ ادو جبکا ذکر ہم آئندہ طور میں کریں گے اور اگر سات دن گزرنے کے بعد نوبت معالجہ کی آئی ہو پھر اوسوقت مقدار دوا کی اس طرح تجویز دو چند سے چند تجویز کرنی چاہیے۔ اور متصل جرح کی بچھو بھی لگانے چاہئیں اگر انھیں ایام میں طیب مرلیض تک پہنچ جائے

اور بچہ بھی گرس ہوئے پائین اور خوب طرح سے اس مقام کو چوسنا چاہیے تاکہ سہیت ساری نکلیں اور مریض کی خبر گیری کی بعد زیادہ ایام کی فوج بھی ہو اور سو وقت زخم کے موندہ بڑھانے میں زیادہ فائدہ مند دینے سے زیادہ فائدہ اور کمی کرنا چاہیے ورنہ بیمار کو اندھا بنادے ہو بچہ کی جان اس قدر اہتمام ضرور کرنا چاہیے کہ زخم نکلا جڑاؤ اور نہ ہو جائے اس لیے کہ زخم کے بہہ جانے میں زیادہ فائدہ اس وقت نہیں ہے جبکہ تین دن پہلے ہوا یا مہل اول بن گئے ہوں اس لیے زخم کا انتشار نہ ہو ایام میں اور خوب بین انہیں ایام کے ہوتا ہے لہذا مناسب ہے کہ فقط زخم کے کھلے رہنے پر اس وقت قناعت کریں اور جتنی تدبیریں معلوم ہو چکی ہیں ان کا استعمال کریں لیکن تریقات مذکورہ کو بلا تین اور استفرغات معلومہ کا استعمال کریں زخم کے پھیلنے کو بشرطیکہ قوی جو شاید پانچ دن نہ مانہ و کار ہوتا ہے خواہ چار دن کم بھی درکار ہوتا ہے اس لیے کہ اکثر ساتویں روز قتل کرنا ہے اور اس صورت میں انتشار کم کا شائبہ ہے اور نہ کہ وہ بالاسے کم زمانہ میں ہو گا۔

جواب میں داغ دینے سے بھر کوئی چیز نہیں ہے تا ایک اگر زیادہ اس سے بھی زیادہ گذر چکا ہو اور پانی سے ڈرنے کا خوف محتمل ہو بعد از ان زیادہ کو بھی داغ دینے پر سہادت کرنی چاہیے ورنہ باوجود امتداد زمانہ کے اگر بڑا اور گہرا داغ ہو گا دینا اس کے شاید انجام مرام کی امید تو بھی کی اس لیے کہ جس طرح سو داغ لگا ناجذب سمیٹ کر رہے اور کوئی تدبیر ضابطہ میں پیرا اس تدبیر یا غرض کوئی اندازہ حائق پیدا ہوا ان دو دن کا استعمال کرنا لازم ہے کہ قائم مقام داغ لگانے کے بین جیسے مرتحم ملک خواہ اور دیگر مشاغل و غیروہ ایسے زمانہ میں علیل کو حمام میں داخل کرنا جائز نہیں اس قدر کہ اپنا اسکا تر ہو جائے اور طبیعت میں اس کے خواہش پیدا ہو اس لیے کہ اگر حمام ایسے مریض کو کرنا اور سو قتل کی تدبیر کرینگے بعض لوگ کہتے ہیں کہ آئرن میں علیل کا بیضا فقع بین کرنا ہے اور بچہ کو ان کے لب یہی ہے کہ شاید اوایل ایام میں اسکا فائدہ کم ہو گا۔ ہر وقت سوچنا مریض کا پروردہ ہے اور کبھی اس وقت خواہ بعد از ان احتیاج فصدی دوبارہ بھی ہوتی ہے پھر اس وقت دوبارہ فصد ضرور کھو لنی چاہیے اور خون کو رنگ پر کچھ نظر کرنی ضرور نہیں ہے جیسے اوپر مذکور ہو چکا پھر اگر قرآن سے دریافت ہو جائے کہ رو بصحت ہو اس وقت زیادہ اہتمام کر کے ریاضت معتدل اور حمام معتدل کی تکلیف دینی چاہیے اور بہت سا پانی نیگرم اور کی بدن پر ڈالنا چاہیے اور روغن معتدل سے مالش اس کے بدن کی کرنی لازم ہے جب اسکا حال اس قدر ہو کہ بچہ بچہ کہ پانی سے ڈرنے کا خوف ہو پس محض آثار سے اس حالت کے دیکھ کر ضرور بین جب تک کہ وقوع اس حالت کا بالفعل نہ ہو جائے اور یہ کیفیت طاری نہ ہو جائے کہ اس کو اپنا چہرہ آئینہ میں پہچان نہ پڑے اطباء کتب میں کہ یہ شخص کبھی ایسا ہوتا ہے کہ اپنا چہرہ مطہر پہچاننا ہے اور کبھی آئینہ دیکھ کر اسے کتھ کی صورت آئینہ میں متخیل ہوتی ہے بہر حال اس کو لوہا بچھا ہوا پانی پلانا چاہیے اور اس پانی سے پلانے میں جو تدبیرات اور جیلے سم آئندہ ذکر کرنے ہیں ان کا لحاظ رکھنا چاہیے اور یہی علاج عمدہ ہے اور جس حیلہ سے پانی پلانا ممکن ہو اوس میں فروگذاشت نہ کرنا چاہیے اگرچہ ہاتھ یا فون باندھنے اور اجبار اور اگر وہ کی فوبت چھو بچہ اور عمدہ پر تصدیق و سہادت کی کرنی ضرور ہے تجربہ میں آچکا ہے کہ شراب میں نصف پانی ملا کر بہت نفع پیدا کرتا ہے اور کبھی ایسے وقت یہ دوا مفید ہوتی ہے جو الفخار بن اور طبع بھر جو اسکندریہ سے لائے ہوں جب عرو جطیانہ ہر ایک چار درجہ دھمی حب الغار مرکی ہر ایک آٹھ درجہ دھمی شہد میں معجون کریں مقدار بقدر ایک باطلا و مصری کو چاہیے۔ ایضا سرعہ مرثی بھر کی اور حب عرو ہر ایک س جزو اور الفخار طبعی الفخار بن چھ جزو زراوند مخرج حب الغار مرکی حمام سداب بری ہر واحد تین درجہ دھمی شراب شہد میں اسے گوند کر مدبر کریں اس کے بعد شہد اور مقدار شربت بقدر ایک باطلا و مرکی گول معجون آٹھ مثقال حب ہست یعنی حب الغار آٹھ مثقال الفخار بن سولہ الفخار طبعی شہدیں اصول جطیانہ چار مرکی چار لک

جمع کر کے شہد ملا کر رکھو اور مقدار شربت بقدر چنے کے ہمراہ آب گرم کے استعمال کرو اور بعض آدمیوں کو کہا ہے کہ دیوانے گئے کا دلانت جو شخص لٹکائے رہے اور اسکے سامنے سے دیوانہ گناہٹ جاتا ہے اور اسکی طرف رخ نہیں کرتا ہے اور اسکی سب قسم کے کئے اور کئے اور سو بھاگ جاتے ہیں اور گرد اس کے نہیں چھلکے ہیں لیکن اس شخص کو قول پر اعتقاد نہیں ہے اور نہ یہ شخص موثوق بہ ہو اور وہ مشروبہ بسطہ یعنی مفردہ پس جیسے حفص اور ولایت اور اس کے نہیں اور جب وہ اور گل مخموم ہمراہ شراب کے اور کلونجی بھی عجیب النفع ہو حتی کہ اسکا نام لغت دیوانی میں ایسے مادہ سے مشتق ہے جہیں گئے کے کاٹنے کے معنی پیدا ہوتے ہیں اور مرکی بھی جید ہے بلانی میں اور لیب کرنے میں کہتے ہیں کہ جھٹانا سے بہتر اسکی کوئی دوا نہیں ہے اور کہا ہے یوس کا بھی فائدہ اسقدر بیان کرتے ہیں اور بعض لوگ حکایت کرتے ہیں کہ چشم ہامی سلطان اگر بیس کے پلائی جاتیں اور کافادہ ہی ہے اور الفع اشیاء نسبت اس مردن کو ہیں اور بعض اطباء نے کہا ہے کہ چھوٹا چوڑا جو کھینٹو نہیں ہوتا ہے اور اسکا الفو اگر پانی میں ملا کر پلائیے تو اسکا فائدہ حاصل ہوگی اور بعض کہ گوناگون ہے کہ دیوانے گئے کا خون بھی علاج کامل ہے اور بھی اسکے استعمال پر حیات نہیں ہوتی ہے اس طرح جگر دیوانے گئے کا اور اسکا دل بھون کھانا بھی سودمند ہے کئی میں خصوصاً جس شخص کو اس وقت کتے نے کاٹا ہو اور اسکا جگر بیان کر کے کھانا بہت مفید ہے کہتے ہیں جب پانی سے ڈرنے کی نوبت پہنچ گئی اور اسکے بعد جگر مذکور اسی طریقہ سے کھانا یا دل کو بصفت مذکور کھانا خواہ صومعہ عرہاء کو بھون کر کھانا چاہیے کہتے ہیں اگر اس مریض کا ہودانہ ہمراہ جزیرہ ستر کے ایسے وقت کھلائیں اور اسی کاشیا بطور حمل کے استعمال کریں بہت مفید ہوگا اور پانی سے خوف جاتا رہے گا اور وہ یہ مرکب منجملہ اسکے دوا میں جالینوس ہے اور تریاق کبیر بھی قریب انہیں اجزاء کے جو اوپر مذکور ہو چکے ہیں سرطان نمری سوختہ اور جھٹانا بالسویہ ہر واحد پانچ درہم کنڈر فورچ ہر واحد تین درہم گل مخموم دو درہم ہندو بقدر تین درہم کے ہمراہ آب نیم گرم اور تین درہم شب کو اس طرح چند روز اندر چالیس دن کے استعمال کریں نسخہ دوا الزرارہ کا جو حاصل ان لوگوں کو نافع ہے۔ ذرا یہ فیروزہ زہر دار اور جسکے پردن پر خال سرخ اور سیاہ ہوں انہیں سے جو خوب فرہ اور برے ہیں پکڑیں اور قوایم از لہ یعنی ہاتھ پانوں اور سر اور پرو باز توڑ ڈالیں اور صاف کریں انہیں سے ایک حصہ اور عددش مفسر جلی ویکو برابر ایک حصہ زعفران سہل الطیب قرقل فلفل دار چینی ہر واحد سدس جزر سب کو نرم نرم پسین خصوصاً ذرا ریح کو اور پانی میں گوندھ کر قرص طیار کریں بمقدار دو دانگ کو ایک قرص ہو اور ہر روز ایک قرص ہمراہ آب نیم گرم کے استعمال کریں اور اگر گناہ گشتہ پیچ اور مڑور سے پیدا ہو جو شانہ حدس مفسر اور روغن بادام اور مسکہ اور گلی کا استعمال کریں اور حمام میں ہر روز داخل کریں بعد اس طریق کے پلانے کے اور آئین میں اتنی دیر تک بیٹھائیں کہ اوہیں پیشاب کر دی اور غذا کو مطلب کا از قسم شوربہ پچا ہا مرغ فریبستہ حال کریں اور نمید کو پلائیے اور سردی سے بچائیں نسخہ مختصر دوا الزرارہ کا ذرا ریح اسی طریق سے جو ابھی مذکور ہوا ہے لیکر دی میں ایک شبانہ روز بھگو تین اسکے بعد وہ مقدار جفات کی گرا کر تازہ دہی چھوڑیں اور بھرا ایک شبانہ روز بھگا رہیں وہی اس طرح تین مرتبہ دہی بدلیں اسکے بعد سایہ میں خشک کریں اور بعد خشک کرنے کے ہوزن عددس مفسر ملا کر چھینیں اور پانی کے ذریعہ سے قرص طیار کریں مقدار شربت دو دانگ ہے ہمراہ زرخا نیم گرم پانی کا ساٹھ وچسٹ والی استعمال کریں اگر کسی کو پسینا خوب برآمد ہو چلنے سے خواہ اور خستہ سے پھر اگر اس دوا کے استعمال سے کسی طرح کا کرب پیدا ہو بقدر ایک سکرچ کے زیت خواہ روغن زرد پلانا چاہیے اور آئین کا استعمال بدستور سابق کریں اور اوہیں پیشاب کرے اگر خون کا پیشاب ہو جائے پانی کو

ڈرنے کا خوف جاتا رہے گا ضادات وغیرہ جو واسطے جذب سمیت اور تو سب زخم کے بکار ادھین طبیعت کا خد
جید ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں دیوانے کتے کا جگر بھی بطور صناد کے نافع ہے اور ایک جماعت اطباء نے اسکی نفع کی گواہی دی ہے اور
لسن کا صناد کرنا اور شراب استعمال بھی مفید ہے اور گوشت بھی ممکن کا بہت عمدہ ہے اور بخوبی نفع کرتا ہے۔ منجھادون ادویہ کے جو سمیت کو
بقوت جذب کریں وہاں کہ مقام پر نشان گردیدگی کے پیشاب اس لگا کا جبکا عقیدہ کیا ہو خصوصاً ہمراہ نظرون کے اور خاکستر جو آب
نہا خواہ ہمراہ سر کر اور نفع ہمراہ نمک کر اور جادو شیر بھی عجیب النفع ہے۔ برگ فشار بستانی بھی شدید النفع ہے اور بیج رازیانہ بھی مفید ہے کبھی کر
دواسو بھی نفع عجیب ہوتا ہو کہ مقام گردید پر سر شرمابی کا چند مرتبہ صناد کریں۔ ایضاً چوٹی کوٹ کر صناد کریں۔ ایضاً نمک اور زنگار ہوا
چار جزر جربی پچ گاؤ کی تازہ جزر بطور مرجم کے استعمال کریں۔ ایضاً لبلاب تین جزر بورق و جزر سمند پھین ایک جزر بیل کی جربی و
جزر اور وٹکث روغن حنا بقدر حاجت کر یا نی پلاسٹے کا طریقہ مختار ایک شخص نے ادیل اطباء میں سے ذکر کیا ہے جسکا نام خلفور
ہو کہ جب علیل کلب لکلب کا پانی سے ڈرنے لگے اسوقت اسکی پانی پلانا سو سہار کی کھال میں مناسب ہے اور دوسرے طبیب نے
کہا ہو کہ جس برتن میں پانی پلائیں اس پر کمال صبح کی منڈھی ہوئی ہو خصوصاً اگر وہ برتن لکڑی کا ہو یا دیوانے کتے کی جلد کا بنا ہو اور
اور بعض اطباء نے کہا ہے نیچے اس برتن کو خواہ اوپر ایک خرقہ پا کر رکھا ہو۔ اور اطباء نے کہا ہے کہ تدریات کو بھی بکار آدھین ہیں۔
بعض لوگوں نے پانی پلانے میں پانی کے ایک اور حیلہ تجویز کیا کہ ایک بلبلہ طولانی خواہ سوڈھڑ کی شکل چمڑی کی لابی بنا کر اسکے حلق میں
اور اس میں پانی دوسو گراؤ کر پوشیدہ اسکی نظر سے وہ پانی حلق تک پہنچے اسطرح بعض لوگوں نے سونے کی انبوی اور تل بنائی اور
اوس میں پانی بھر کے پلایا منجھاد ملون کے ایک جیلہ یہ بھی ہو کہ جوف داراشیا اندر سے خالی جیسے شہد کھی کے چھتے کے خانہ خواہ موم کی گڑ
بنا کر اوس میں پانی بھرن اور علیل کو پلا دین یہ بھی نافع ہوتا ہے جیسا اور ماڑھا اور شیر کے کاٹنے کا بیان اور انکے بخونگر
زخموں کا علاج یہ جانور زندہ خواہ انکو قتل جب میں اور جانور قتل صبح کئے اور آدمیوں کے تھیں میں بلکہ انکے دانت اور چنگل بالطح خالی
سمیت سر نہیں ہیں اگر چہ بجای خود صبح اور سلیم ہوں اسبواسطے اول علاج اوس شخص کا یہی ہے جسکو انکو دانت خواہ چنگل کا صدر پہنچا
ہو کہ جذب سمیت بطرف خارج کے کیا جائے اور اسکے بعد زخم کے التھام اور پورنے کی تدبیر کرنی چاہیے اور تھوڑی سی تدبیر انکی سمیت جذب
کرنے میں کافی ہوتی ہے تمساح کر کاٹنے کا بیان جسکو تمساح نے کاٹا ہو چاہیے پہلے وہی تدبیر کرے جو اوپر مذکور ہو چکی ہے کتے
کے کاٹنے میں یعنی جو کتا دیونہ ہو اسکا علاج اور تمساح کے کاٹنے کا علاج یکساں ہے لیکن تمساح کے ہر
کو لبطرف خارج کے جذب کرنا ضرور ہے اسلیے کہ اگرچہ اسکا کاٹنا بخوبی سلامت ہوتا ہے تاہم مقام گردید پر سمیت
سی خالی نہیں ہوتا ہے اور جذب اسکا نظرون اور عذس وغیرہ سے کرنا چاہیے جب تنقیہ سے قرع ہو جائے روغن زرد اور جربی بارہ سنگا اور
مرغابی کی زخم میں بھرنی چاہیے شہد ملا کر اور اسکے زخم کے پورنے کی تدبیر کر اور خود تمساح کا گوشت التھام زخم کے واسطے بہت نافع چیز
ہے۔ بعض اہل تجربہ کا قول ہے کہ جس شخص کا تمساح نے کسی قدر عضو ٹھنی وغیرہ چالیا ہو اور بدن میں کمی پیدا ہوئی ہو اس پر تمساح
کی جربی لگانے سے شفا حاصل ہوتی ہے اور عضو ناقص پورا ہو جاتا ہے ہنڈر کے کاٹنے کا علاج جس شخص کو ہنڈر نے کاٹا ہو
وہ بھی پہلے ایسی تدبیر کرے کہ سمیت زخم کا جذب بطرف خارج کو ہو جائے بشرطیکہ آثار سمیت کو ظاہر ہوں اور جذب اسکا نصیب سے
اور یہ ذیل کی کرنا چاہیے جیسے خاکستر اور سر کر اور ہنا اور بادام مخ اور انجیر خصوصاً انجیر خام یا مر دانگ ہمراہ نمک اور بیج رازیانہ اور شہد

اور دم میں سکون مروانگ کو لگاتے سے پیدا ہوتی ہے اور تینچ دم کی شہد اور کلونجی اور شر اور شہد سے کرنی چاہیے بلتی کے کانٹے کا علاج کبھی بلتی کے کانٹے سے درد شدید اور سبب ہو جانا بدن کا عارض ہوتا ہے۔ علاج ان لوگوں کا وہی علاج عام بہو طریقہ سے کر کے پھر ضما و پیاز اور ضما و فودنج بری کا کرنا مفید ہے اور اسکا استعمال کھانے میں بھی مفید ہے اور کلونجی اور تل کا ضما بھی مفید ہے۔ نیوٹے کے کانٹے کا علاج کہتے ہیں کہ نیوٹے کے کانٹے سے درد بہت جلد بھیل جاتا ہے اور رنگ میں کمودت عارض ہوتی ہے۔ علاج اسکا قریب بہ علاج مذکور ہے کہ پیاز اور لہسن کا ضما کریں اور کھانے میں بھی اور نمین کا استعمال اور شراب خاص کا استعمال ان دونوں کو کھا کر کرنا چاہیے اور انچر خام ہمراہ آرد کر سند کے کتاب تریاق میں بعض لوگ لکھتے ہیں کہ خود بندر کا پوست اور جیر کے اور سکے کاٹے ہوئے زخم پر خواہ دلوئے کٹے کے کانٹے ہوئے پر اگر لگائیں فوراً صحت حاصل ہوتی ہے موعا ل کے کانٹے کا علاج اور اسکو علاج بھی کہتے ہیں بعض اطباء کہتے ہیں کہ یہ جانور نیوٹے سے جھوٹا ہوتا ہے اور رنگ اسکا بالکل بہ تیرگی با لطافت اور باریکی خواہ تراکت ہوتا ہے اور موندہ اسکا بہت ہی لالبا اور جڑ اسوٹا ہے اسی حکیم کا قول ہے کہ یہ جانور کسی حیوان کو دیکھتا ہے جست کر کے اس کے خصبہ میں لٹک جاتا ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ اسکی شکل جو ہے گی سی ہوتی ہے اور رنگ بھی اسکا دیا ہی ہوتا ہے اور بلندی اسکی نشت کی یعنی ریز اسکی بطور بارہ کے تیر ہوتی ہے اور انکھیں دونوں چھوٹی ہوتی ہیں اور دانت اس کے تین طبقہ رکھتے ہیں ایک پر ایک جاسوا اور تھوڑا سا خم اور کچی بھی اس میں ہوتی ہے اور پر کی طرف کتری میں اس کے کانٹے سے اوجاع شدید اور شخص پیدا ہوتا ہے تمام بدن میں اور چند مقامات پر سرخی پیدا ہوتی ہے جہاں جہاں اس کے دانت لگتے ہیں خواہ جیسے دانت زیادہ اور کم سمیت رکھتے ہوں اور کانٹے کے زخم کے گرد چھوٹے دانہ پڑ جاتے ہیں ان میں رطوبت و موسی بھر جاتی ہے اور خواہ لینے نہ میں دن دانوں کے کمودت اور تیرگی ہوتی ہے اور گرد و قاعدہ کے بھی رنگ نہ ہوتا ہے اور جب بچہ کی طرف سے چاک گیسے جاتیں سپید رنگ گوشت نیچے کی طرف جاتا ہے نہ نکلتا ہے اور کبھی اس میں کسی قدر احراق بھی ظاہر ہوتا ہے اور کبھی سر کر کر جاتا ہے۔ کہتے ہیں کہ پہلے اس زخم سے قیح صمدی برآمد ہوتا ہے بعد ازاں متعفن ہو کر مڑ جاتا ہے اور گوشت گر پڑتا ہے اور کبھی یہاں تک نوبت پہنچتی ہے کہ مہا میں منص اور مڑوڑا اور عسر البول اور عرق بار و اور فاسد پیدا ہوتا ہے علاج واجب ہے کہ موضع گزیدہ پر نہاتنہ خواہ سہرہ کہ ملا کر رکھیں اور آب شور کو گرم کر کے لٹولی کریں اور جو طریقہ عام معالجات کو اور پند کو برہو چکے وہ سب عمل میں لائیں یا اس پر آرد جو اسکی جبین بطور ضما کے رکھیں خواہ چوپایہ کی گچہ کر زخم مذکور پر باندھیں اور گرد زخم کے عاقر قراطیس کر چھڑکیں خواہ ٹوم یا خاندی کوٹی ہوئی خواہ رائی پس ہوئی چھڑکیں اور یہ سب تدبیریں جب کرنی چاہئیں جب ورم نہو اور اگر ورم ہو بیٹھے اناس کے چھلکے چاکر ضما کریں پلائی گی و دانتلا شیخ از منی شراب میں جوش دیکر اور جبر اور نام اور جوزا السرو ہمراہ شراب کو اور عاقر قراطیس اور تخم جبر اور قراطیس ان دونوں کو قوی بہ ہے کہ بخور مریم ہزارہ سکنجبین کے خواہ جاو شیر و بیج خطبانا اور الفوجہ جدی اور الفوجہ حروف یعنی پیرا پیرا پیرا یہ دونوں بہت عمدہ ہیں اور دوم ہمراہ سکنجبین کو بھی بہت نافع ہے۔ بعض علماء فن نے کہا ہے کہ عصا و ورق خار کا جو تر و تازہ جو ہمراہ شراب کو بدرجہ غایت مفید ہے اور طبع جبر و طبع قیسو و طبع لیباب ہمراہ شراب کو میع بھی بہت عمدہ ہے اس کے واسطے اگر لاپہرین اسکا استعمال کیا جائے اور ہمراہ شراب کو پلائی جائے اور اسکی طرح اگر ناشایذ مذکورہ کو بخشنہ بدون توڑ سے اور کوٹے سے کھالیں تو وہ بھی مفید ہیں اور جن وقت گوشت فاسد گر جائے یا قرعہ کا علاج دینی کرنا چاہیے جو قروح کے باطن گندہ چکا ہے مقالہ پانچواں خیرات

کائٹے اور ڈنگ مارنے کا بیان اور تیلو کے اقسام تسع خشرات کا بیان اس زمانہ میں ہم بچہ اور تیل اور زنبور یعنی شہ کی اور بھونوس وغیرہ کے کائٹے کا بیان کریں گے اور جو علاج متعلق ہر ایک کو ہے اس سے جدا گانہ کریں گے۔ گماور پہلے جنگلی خشرات کا ذکر کریں گے اصناف عقرب کی ایک قوم نے بیان کیا ہے کہ مادہ بچہ نسبت شرکے بڑا ہوتا ہے اور دو برابر ہوتا ہے اس لیے کہ تو بچہ تیل اور نحیف ہوتا ہے اور مادہ موٹا اور بڑا اور ڈنگ مادہ کا باریک اور زنگانہ اور بجاری ہوتا ہے۔ کبھی حسب اتفاق ایک ہی بچہ کے دو ڈنگ ہوتے ہیں جیسا بعض اہل تجربہ نے گمان کیا ہے اور دو سوراخ پیدا ہوتے ہیں اور اس شخص کے بدن میں جسے دستا ہے اور مقام تسع پر ٹھنڈا اور تمام بدن میں گرمی پیدا ہوتی ہے اور کبھی ہر دینہ بھی نکلتا ہے۔ وہ بچہ جو بال و پردہ ہو خبیث میں بڑا ہوتا ہے اور اگر اس سے ہوا اور نے میں کرنے سے منع کرتی ہے پس ایک شہر سے دوسرے شہر کی طرف سفر کرنا ہے کبھی بچہ کے دم پر گرنا اور حلق پیدا ہوتے ہیں چنانچہ بعض اقسام کی قوم پر چھ عدد گندے ہوتے ہیں کہ ان میں چوٹ مکٹ مانہ طلح شہری عبور میں جو عین بجا دون میں ہے زیادہ ہوتی ہے ایسے بچہ کا دس ہوا زندہ نہیں رہتا ہے یہ شہر قلم کہتا ہے ایک جانور چھوٹا منسابہ بچہ کو جسے چھ بندا کہتے ہیں اس کی سمیت البتہ بندو شان میں اس قدر مشہور ہے جیسا کہ شہر کا رہا ہے شہر بعض بچہ کی دم پر چھ عدد سے کم مثلاً پنج خواہ چھ گریبان ہوتی ہیں ایک قوم نے کہا ہے کہ بچہ کے رنگ نو قسم ہیں سپید زرد سرخ خاکستری اور قصب یعنی سرخی سیاہی مارنا ہوا اور سرخ سرخی جیسا کہ دانا اور کناہہ دم کا سیاہ ہر ایک ایک رنگ اور ہوتی ہے اور کوئی دوسرا ایسا معلوم ہوتا ہے کہ شہر کا بچہ چھ بین و در و زبیدی ہوتا ہے ایک قسم غانی رنگ کی ہوتی ہے اور اس کے ڈنگ سے تہہ اور اخلاط مختلف پیدا ہوتا ہے اعراض بچہ کے کائٹے سے کیا کیا عوارض پیدا ہوتے ہیں جس مقام پر ڈنگ مارنا ہے فوراً دم سخت اور سرخ پیدا ہو کر اس میں درد اور تھک پیدا ہوتا ہے اور کبھی التھاب اور سوزش اور کبھی سردی بدخیم پیدا ہوتی ہے اور ایسا خیال کرتا ہے جیسے اس کا بدن کوئی بوج سنگ سار ہونے کے ہوا ہے اور برف گرنا ہے اور دفعہ در و پیدا ہوتا ہے اور بدن میں کائٹے سے چھبے لگتے ہیں اور اس کے بعد بے ناکلتا ہے اور ہونٹھ میں اختلاج اور پھڑکن اور سردی پیدا ہوتی ہے اور تے میں خواہ لعاب کی طور سے ایک رطوبت لزوج ایسی نکلتی ہے کہ نیکھنے کے ساتھ ہی سمجھ جاتی ہے اور شعیرہ اور بلند ہو جانا بالونکا پیدا ہوتا ہے اور ارتعاش یعنی چوڑے میں تھک تھری پڑ جاتی ہے دونوں پر ہینی او بچہ ہو جاتے ہیں قصب لانا ہو جاتا ہے پیٹ پھول جاتا ہے کبھی بچہ کا مارا ہوا بساختہ گوز بر گوز لگتا ہے خصوصاً اگر ڈنگ بچہ کے اعضا میں لگا ہو بخلو میں ورم پیدا ہوتا ہے اور دکار بکتر آتی ہیں خضو اگر ڈنگ اوپر اعضا میں لگا ہو رنگ بدن کا متغیر ہو جاتا ہے اور بچہ نہایت روی اور زبون قسم کا ہو اس سے زیادہ اعراض رو بہ پیدا ہونگے اور یہ احوال مذکورہ با فراط عارض ہونگے اور ڈنگ کا زخم مثل داغ سوختہ کے سوزش اور ملین میں ہو گا اور تمام بدن میں لرزہ اور سردی پڑ جائیگی اور ہونٹھ کے اوپر رطوبت لڑج پیدا ہو کر اس پر سبب ہو جائیگی اور انکھ سے رطوبت نکلے گی اور اس کے بعد کبھی دم جام جائیگی دونوں کوئی بدن اور سخمہ کا تغیر پھیلتا ہوا نظر آئے گا اور مقام پر باز باہر نکل آئے گا اور ذکر میں ورم پیدا ہوتا ہے اور زبان موٹی ہو جاتی ہے اور دانت بردانت بچہ لگتے ہیں اور اعضا و اصلہ میں تشنج پیدا ہوتا ہے اور کبھی دانت بردانت پیچ جاتے ہیں پھر اونکا جدا ہونا دشوار ہوتا ہے جالینوس کہتا ہے اگر بچہ کا ڈنگ خبریان پر لگتا ہے غشی پیدا ہوتی ہے اور اگر پیچہ پر لگے تشنج پیدا ہوتا ہے۔ اور اگر اور دہ پر لگے عفونت اخلاط پیدا ہوگی علاج پہلے قوانین جامعہ سے علاج کرنا لازم اور نکمید نکب اور باج

دیر سے کریں اور سب سے پہلے چوستے کی تریک کریں اور شہر و دلوں کے سبب بخور و ریحین جو اکثر بیان ہو چکے ہیں اور حقہ طریقے
 خیر بزرگ اور نہ چکے وہ سب کام میں لائیں اور ادویہ مادہ لطیفہ جسے لبرحت الہیہ پیدا ہو سبب طبعیت اور کرب اور حادہ قریبا
 قابض استعمال کریں اور مہندی تو نہایت عمدہ وہاں ہے اس طرح ریچھ کا پھین اور حیرانہ اس خواہجہ کا پتہ اسٹیل ریز بکھوڑ کے ہو سوا ورنہ
 پریشکلی مدور پھیلا اور قطرہ اسکا ایک بالشت کا مو اور اسکے ذریعے میں لزاجت ہو اور بعد از اسکا
 بنق یعنی سیر کا ہو وہ سیر جو تازہ ہوتا ہے اور اسکو بانی میں پیسکر پلاتے ہیں پس درمیں سکون پیدا
 ہوتا ہے اطباء نے بہت سی حنائیں اور بہت سی درخت نام بنام ذکر کیے ہیں کہ ہم انہیں اچھی طرح نہیں پہچانتے ہیں اور یہ ایک
 درخت کا ذکر کیا ہے کہ اسکی شاخ زمین سے ایک بالشت اونچی ہوتی ہے اور دالیان برابر برابر اسکے پیدا ہوتی ہیں اور بقدر
 ایک ذراع کے بلند ہوتی ہیں اور اوپر مثل برف کی ایک شے منجمد ہوتی ہے مزہ اسکا ویسا ہی ہوتا ہے جیسا مزہ برف کا ہے اسکو
 بلانے سے درمیں سکون فوراً پیدا ہوتا ہے اور لبت بربری جو مشابہ سورنجان کے ہوتی ہے بہت مفید ہے اور بصل اسکیل بھی
 عجیب النفع ہے اگر اکلا استعمال کریں اور تریاق فاروق اور شرویطوس اور تریاق عرزہ نامی حکیم کی اور تریاق زردی اور سحرنا اور
 دوا حلیت اور خود طبعیت بھی اچھی دوا ہے اور ماشر اور حرل آج کل تجرہ میں آتے ہیں اور قرحم بری البسی ہی کہ شہادت لکھو
 اسکا فائدہ انشاء دریافت ہوا ہے کہ اگر عقب زندہ کے بدن میں بلندہ پچاوی درمیں سکون فوراً پیدا ہوتا ہے اور یہ قرحم از قسم حرا
 خار دار کی ہے اور مترجم کے نزدیک چٹ چٹا جسے بعض بلاد میں ایما جھانکتے ہیں شاید اس سے مراد ہو قرحم لعل
 لوگ کہتے ہیں کہ بمقدار ایک تل کے بیش کا استعمال کریں سکون درمیں پیدا ہوگا اور اسکی سمیت بھی دفع کرتی ہے اور اسی
 مقدار قاتل ہی نہیں ہے اسلیے کہ ہلک کی مقدار نصف درسم تک ہو اور منجمد وہ جبیدہ کے لعن ہے شراب کو ساتھ ساتھ
 کہ پہلے لعن کا استعمال کریں اسکے تھوڑی دیر بعد شراب پلائیں خصوصاً اگر ٹوم کے ہمراہ اسبقدر جو رہی ہو اور برزق
 ایک اوقیہ کے استعمال کرنا چاہیے اور بعد استعمال ٹوم اور شراب کو کسی ایسے مقام پر جہاں پر وہ مٹی وغیرہ کے ذریعہ سے جو بند
 کچھ اور ہار سے بٹھانا چاہیے اور اگر کوئی جلد الیابن پڑے کہ آب گرم کے بخار کے اوپر اوسی اوٹھائیں یعنی نیچے سے گرمی بخار
 آب گرم کی اور سے ہو پھر یہ بھی نافع ہوگا اور غرض ان تدبیروں سے یہ ہے کہ پسینا نکل آئے اور پسینا نکالنے سے یہ غرض ہے کہ مواد
 کی تحریک بطرف خارج کے ہو اگر حمام میں داخل کر کے پسینا نکالا جائے وہ بہت نافع ہوگا اور بعد خروج کو حمام سے شراب خالص پلائی
 چاہیے تریاق حیدر خاص ایسے لوگوں کو واسطے یہ ہے زراوند طویل جنطیانا حب لغار پوست بچ کر بیخ خطل ہستین بنطی عود
 صفر فاشر اسب کو شہد ملا کر معجون کریں و و ستر تریاق بھی حیدر ہے تخم سداب بری کمون حبشی تخم خدقوتی ہر واحد
 بقدر ایک اکسوفان سرکہ بقدر ضرورت صمغ عربی اناجین سرکہ بالز وجہ ہو جائی سب ادویہ کو جمع کر لیں اور مقدار شربت کی
 ایک درخمی ہے اس سے زیادہ خطرناک ہو لگ کر زیادہ مقدار کی ضرورت ہو بعد نصف گھنٹہ کے نصف درخمی پھر دینا چاہیے
 تریاق دیگر یہ بھی حیدر ہے ٹوم اور جزلیک ایک جزو برگ سداب بالس اور طبعیت اور مری کی ہر واحد نصف جزو پیچہ
 انجیرین معجون کریں اس سے دھو کہ مقدار شربت تین درسم ہمراہ شراب کو تریاق حیدر جذباد ستر فلفل ابغین و انجیرین ہر
 ایک کو ترص طیار کریں مقدار شربت تین ابولوسات ہمراہ چار اوقیہ شراب کے — ایضا

ریٹلا کے کاتے بہن بھی یہ وہ امینہ ہوتی ہے۔ ایضاً۔ براہ شہرہ کی رقتہ ہند بارشہرہ کی سپید کینیا اور شہد ہوزن میں معجون کرنا
دوا محسوس اور اسکے بنانے کی ترکیب درجہ خطلہ پنچ افسین زنا وندین خطر حشوق یہ سب اجزا برابر لیکر طیار کرین مقدار
شریت لڑک کے واسطے دوا انگ اور جوان کو ایک درہم ہے اور یہ دوا عجیب النفع اور بے نظیر ہے چھلہ مشہر و بابت منجلا اور دیت
حلیت ہے۔ ایضاً فاشرا و زفر و مانا و زن ایک درہم ہمراہ شراب کو اور سویرے لے کر موٹھ اور حسب الآس اور بادریج اور تخم بادریج اور تخم
حماض بری اور طرخشوق اور کاسنی پنچ یہ سب ادویہ پانچین اور طلا کر نے میں سفید میں اور قوتج بری اور سلطان نہری اگر ہر شہر
خر کے پلا تین وہ بھی مفید ہے اہل عرب کو دم گزیدہ کو دودرہم پنچ خطلہ مسکرا پلا تین اس سے بھی نفع میں ہوتا ہے ایک قوم نے
خبر کیا ہے کہ نمل شور بقدر ایک کندہ است کو بھی زیادہ نافع ہے۔ اور ایک قوم نے گمان کیا ہے کہ اثنان سبز جب روغن گاؤں
کوٹ کر اور چھان کر ملا تین اور اس سے بقدر قریب دو مثقال خواہ فوماشہ کے استعمال کرین بہت نافع ہوگی اور جو مولی خواہ بادریج
کھا چکا ہو سو عرق سے ہر زہر ہونیکا جڑا وہ جسکے بال و پرنہیں ہوتے اور عظیم الجثہ ہوتی ہے اور اسکا نام خر کوک ہے جب سوکھا کر زہر
شراب کو ملا تین وہ بھی نافع ہے۔ ایک معتبر شخص کا قول ہے کہ عرق گزیدہ کو اور سنے افیون اور زہر الفنج ہوزن شہد ہا کر کھلائی اور نفع
ہو بعض لوگ گمان کرتے ہیں کہ مداد ہندی بھی شراب نافع ہے جیسے بطور طلا کے مفید ہے فارغیوں کی منفعت عجیب ہے۔ شہر خشی اور اسکا
کوپل اور حسب الغار خصوصاً اور تخم خندقوتی اور برگ ترب اور کافح حرایضہ اندر پختہ بھی شراب نافع ہے۔ ایضاً زراوند کاو پنچ باور شہر
بزر جمل اجزا ہوزن لیکر مقدار شربت دودرہم ہمراہ شراب کو استعمال کرین۔ ایضاً عاقر قرازا وند ایک ایک جڑ فلفل نصف جڑ
محدث یعنی ریح جڑ اور مقدار شربت لیون ایک باقلو۔ ایضاً زراوند طویل عاقر قرازا ہوزن شہد میں معجون کر کے مقدار شربت
دودرہم ہمراہ شراب کر۔ ایضاً۔ مرکی جاوشیر افیون ہوزن فاشرا چار جزو ان سب سے اقرص طیار کرین۔ ایضاً۔ قشوب پنچ زراوند
حاشہ متر فابر واحد ایک جڑ بقدر واجب ان اجزا سے استعمال کرین بعض اطباء نے کہا ہے کہ درد می شراب چھ جزو کر بہت زرد
آٹھ جزو تخم سداب تین جڑ جذبد ستر تخم جرجر ہر واحد سے دودرہم دریا کی کچھوے کے خون میں یکجا کرین اور ملا تین اور ایک درہم
پنچ اوقیہ شراب کو ہر واحد استعمال کرین اطلیہ اور اضمد و کابیان خرد بچو کو پیسکے ضاد کرنا ایک عمدہ ضاد ہے واسطے جذب بہت
عرق کو بوجہ شفا کلت کو ایضاً بچو کی دم کا ضاد بھی عجیب لاثرب ہے۔ ایضاً۔ ایک گھاس جسکا نام ذنب العنبر ہے اور دشا بچو کی
دم سی ہوتی ہے اور سکا ضاد بھی عرق ہے اور اسکی یہ بھی خاصیت ہے کہ اگر حالت صحت میں کسی مقام پر پہنچاؤ کا ضاد کرین خذر درین پیدا
کرتی ہے اور جب قدر خون اس مقام پر ہے اور مردہ اور جیس کر دیتی ہے جیسا بعض ہیودو گمان کیا ہے۔ اور جو ہے کامیٹ بھاڑ
کے بچو کے مقام سے پر رکھیں باجماع کمیت مفید ہوگا یعنی تمام زہر کو ایک ہی جگہ بچھ لیتا ہے اور پھیلنے نہیں دیتا اور سطح میڈک
بھی مالتی ہے اور پتہ خود بخوبی کر کے دریافت کیا ہے کہ طلائی ماد ہندی بہت نافع ہے اور دروین سکون پیدا کرتی ہے سطح کو اخیر
میں جو رطوبت سپید مثل دودہ کو نکالتی ہے اور جذبد ستر اور بلادر بھی بقول اطباء عجیب النفع ہے کہ دروین سکون پیدا کرتی ہے اور بھی
ہر اسکر کے ضاد کرنا بھی عمدہ ہے اور کریت زندہ لے کر کشتہ نہ کیا ہو ہر راہ پنچ کے خواہ خلک لبطم کے ساجہ اور گوشت سمکٹ لم
کا اور پسینہ اور گھی گرم گرم ضاد کرنا۔ ایضاً تخم کتان تخم خطمی جدا جدا خواہ و فون یکجا کر کے ہر ایک کر۔ ایضاً زعفران و قشوع
سداب کو ہر خواہ اسکا جو شاندر۔ ایضاً جو کی بھوسا اور پنچال کیو تر کو پختہ کر کے ضاد کرنا بادریج بھی اطلیہ نافع ہے کہ فی الحال

مسکن جمع ہوتی ہو اس طرح پنج خصل اور پنج کاسنی اور طر خشقوق اور حملا چارہ بادروج کو طلاء جدید ہے اور خشک سے زنجوش بھی نافع ہے
 ملح البول بھی ایسی دوا ہے کہ اس کے بعد کوئی دوا نافع نہیں ہے ایک ہی طریقہ نفع ہے کہ جس مقام پر بچھوئے گا ٹاٹا ہو سنگریزہ کو آگ میں
 گرم کر کے اس پر سرکہ ڈالیں اور جو دھواں اوتھو اسے مقام اسٹیکس پر پنا تین منجہ فطولات خاص کر یہ ہے کہ طبعی سخا اور طبعی دھمکن
 اور طبعی بالونہ بھی عجیب النفع ہے آب دبیہ شور گرم کر کے اس کا فطرل بھی مفید ہے عصارہ خندقوتی خواہ اس کا طبعی بھی عجیب النفع ہے
 اور لفظ انبیس گرم کیا ہوا بھی زیادہ مفید ہے اور زیت میں پیچکی تختہ کر کے اگر مقام لسع پر ٹپکائیں زیادہ مفید ہوتا ہے عجیب النفع ہے
فصل بیان عرق جوارہ کے اقسام جوارہ شل اور ان پچوڑاں سے جو تھین جو ایتھان میں ہوتی ہیں اور باجاست ہوتی ہیں
 انکی کچی ہوتی اور زہرائے نیر اور اکثر گروہ پر خواہ خشک بزرگ پر حملہ آ رہو تاہم اور مقام اس کے نفع میں ہمارے مدبران ایتھان میں بھی
 پیدا ہوتا ہے جسوقت دستانہ خود کچھ اثر ظاہر نہیں ہوتا ہے بلکہ دس رو دن خواہ اس کے بعد اس کا زہر شربت ہوتا ہے اس طرح دوا دس کرب ظاہر ہوتا ہے
 اور لون میں تیز پیدا ہوتا ہے اور کبھی رفاں بھی ظاہر ہوتا ہے اور زبان اسے جاتی ہے اور مقام لسع پر چڑھتا ہے خون کا پشاب کرتا ہے
 اور کبھی طبیعت میں جس ہوتا ہے اور کبھی انجام کا اس کا مالکت کی طرف ہوتا ہے اور اسے اخفان سے ہوتی ہے اور غشی بھی ابتدا
 میں نمودار ہوتی ہے اگر کسی شخص کی عرق جوارہ کاٹے اور در دم سواس دھوئے اسے اس کے علاج میں شستنی لکڑی چاہیے اس لیے کہ اس کا زہر شربت
 روی اور برا ہوتا ہے علاج بعد علاج عام اور مشترک کو افضل معالج یہ ہے کہ دینع لسع کو داغ دین اور شربات میں سے آب کاہو
 تلخ اور خشقوق اور بار الشعیر اور جمع اشربہ مطفیہ خصوصاً جسوقت بھڑک میں شدت ہو اس کا اسفل علاج اور مجرب یہ ہے کہ سریق تفاح
 آب سرد کو ہمراہ دین اور ایک قوم نے کہا ہے کہ بیخ جیدہ پانی کے ہمراہ پلائیں وہ بھی نافع ہوگی راسن بھی دوا ہے جدید ہے جیسا لوگ کہتے
 ہیں اور تریاق عسکری بھی اسکی دوا ہے جدید ہے نسخہ تریاق عسکری کا پست کر خیطیانا انستینومی زراند مدح طر خشقوق یا کہ
 سب کو ہون میں پسین اور مقدار شربت اسکی دو درہم ہے دوسرا تریاق انہیں لوگوں کو واسطے طر خشقوق یا پس اور برگ تفاح پین
 کشیز سب اجزا ہون میں پسین اور کوٹ مسکریا کریں اور بقدر تین گھنٹہ کو مقدار شربت ہو اگر التھاب میں شدت زیادہ ہوگی
 آب فواکہ کے استعمال سے تسکین پیدا ہوگی اور جو حصرات مبرودہ فواکہ کے ہیں ان کے استعمال سے اور اگر خفقان پیدا ہو گا شربت
 تفاح شامی اس کو نافع ہوگی اور سریق تفاح اور دغ ترش ہمراہ قرص کافور کے اور جب کرب میں شدت ہوگی آب فواکہ ہمراہ رگ
 کے جوڑ کر لیا ہوا اگر طبیعت میں احتباس پیدا ہو حقن کرین اور الوبال اور عارض ہونے سے کھولنی چاہیے اور جو علاج خاص بول لیا
 کا پڑھ کر چاہیے اور اگر زبان میں درم پیدا ہو اس رنگ کی فصہ کھولیں جو زبان کے پنجہ ہے اور آب کاسنی سے غوغہ کر ایتھان اور
 اگر مقام نفع میں آگہ پیدا ہو دوا و حاد سے اوسود فغ کرین واد کے گرد طین اسنی اور سرکہ کو طلا کریں اور شربت روح شہیدہ کا
 علاج جو مذکور ہو چکا ہے اوس سے علاج کریں بیان اقسام عسکوت اور رت لحات کا ریتات کے
 اقسام ارباب خبرہ اور احتیاط فقط چھ قسم کے ذکر کیے ہیں پھر تفصیل میں ہر ایک صنف کو اور صفات میں انکی عبارت
 مختلف ہوئی ہیں بعض معتد اطباء کا یہی قول ہے کہ پہلی صنف اسکی جس کا نام رادخیوں ہے مددہ شکل ہوتی ہے اور عناب رنگ
 اور عنابی رنگ سے وہ گڑا دیتے ہیں جو سنج نائل لسیا ہی ہو دوسری قسم کا نام لو قوس ہے اور یہ قسم جسم میں چوڑی زیادہ ہوتی ہے پہلی
 قسم سے جس کو ہم نے مددہ شکل لکھا ہے اور جو اجزا جسم کے قریب گردن کے ہیں ان میں گریان گریان سی ہوتی ہیں اور دوسرے

اور سیکے تین چوتھ اور پندرہ اور شانسیں نکالتے ہیں ہوتی ہیں تبصری قسم موزون ہے۔ ان کا جوڑا ایک ہر ایک ہے۔ ہر ایک چوتھی جس کا نام تیرہ ہوتا ہے اور رنگ اور جاذبہ زیادہ نرمی اور اس کے بدن کو چھوڑنے اور جسم اور پتہ اور سرخ رنگت ہا چھوڑنے اور چھوڑنا بروقت اس کے ظاہر ہونے کے۔ پتہ قسم پتہ پتہ اور قدرین سے اس کا سارا بدن اور سرخ رنگ اور جاذبہ ہوتا ہے اور اس کے اندر پتہ پتہ ہوتے ہیں وہی بڑی چوتھی جس کا ذکر اوپر ہو چکا ہے۔ پانچویں قسم مقولہ یوں اور اس کا جسم طویل اور باریک ہوتا ہے اور اس کے بدن پر نقطہ ہر چند قصہ اس کا رنگ کے قریب چوتھی قسم قرادو طیس یہ طویل الجسم ہے سبز رنگ مثل این کے یعنی سوئی کے آگے اور اس کی گردن کے نیچے ہوتا ہے اور یہ قریب جسم و اقسام ریتلات کی ہے سب بیان کیا ہیں اس کے اعراض کیا بیان کیے ہیں اور اور لوگوں کو کہ اعراض اقسام کے زیادہ بھی تھے ہیں جو یہ قسم کے خاص اعراض ہیں سوا اس عجیب کو اور دو قسم تھے جس کو کہا ہے کہ ریتلات کہ آواز مشابہ اس عکسرت کہ جس کا نام غنہ ہے اور وہ کھلی کا شکار ہے یعنی جس مگڑی کو کھلی شکار کرتی ہے اور اس کے مشابہ ریتلات پر پھر یہ بھی کہا ہے کہ اقسام ریتلات کو بہت ہیں اور بنا بر قول جالینوس کہ اقسام ریتلات کے بارہ ہیں سب سو بڑی قسم ہے جو معنی کہ لانی ہے انہیں اقسام میں سے سرخ رنگ ہو گیا کہ گول مگڑی کی ایسی ہوتی ہے اور انہیں اقسام میں سے سیاہ رنگ و خانی جو مشابہ غنہ کے ہوتی ہے اور انہیں اقسام میں سے ریتلات اور انہیں اقسام میں سپید اور گول پیٹ کی ہوتی ہے اور اس کا چھوٹا اور انہیں اقسام میں سے کو کہ ہے اور اس کی مچھ کی جانب پر اور خطوط اور سپر غایان براق ہوتی ہیں اور انہیں اقسام میں سے زرد رنگ اور ایسی ہوتی ہیں کہ خطوط زرد ہیں اور اس کے سامنے آتے ہوئے نظر آتی ہیں۔ اور انہیں اقسام میں سے غنہ ہے جو اسی نام سے ظاہر ہوا اس کا موندہ اس کے سر کے نیچے میں ہوتا ہے اور اس کے پاؤں چھوٹے چھوٹے پچھوٹے پچھوٹے ہوتے اور جب کاٹنے کا ارادہ کرتی ہے دو دونوں پر فقار زور دیکر تن جاتی ہے اور قریب ڈنک مارنے کے تھوڑی رطوبت موندے گراتی ہے اور یہ قسم پہلی قسم جو غنہ کی گذر چکی ہے اس سے زیادہ اللطیف ہوتی ہے انہیں اقسام میں سے ایک قسم غلیہ بھی ہے مشابہ موزون سرخ گردن سیاہ سر کی ہوتی ہے اور ریشہ اس کی سپید ہوتی ہے اور مختلف طور کے نقطہ رنگت نگ اور اس کے بدن پر ہوتے ہیں انہیں اقسام میں سے زرد اور انہیں اقسام میں سے زرد ہے اور سرخ رنگ مشابہ زنبور کے ہوتی ہے پھر سب بیان کر کے اسی شخص نے ہر قسم کے اعراض خاص کو ذکر کیا ہے اور انہیں اقسام میں سے کہ سنیہ ہے اور اس کا نام کہ سنیہ اس واسطے رکھا گیا ہے کہ چھوٹی ہوتی ہے اور گویا مٹر کے دانے کے برابر گول گول ہوتی ہے موندہ اس کا چھوٹا پیٹ اس کا اشقر اور قوامی اور سپید رنگ اور چھوٹی بھالی زیادہ اور مصریہ جس کا ذکر ابھی ہوا ہے وہ نہایت خبیث قسم ہے اور اس کا پیٹ بڑا اور سب بھی اور اس کا بڑا ہوتا ہے اور اس کی سب مشابہ ہوتی ہے جو چرائے کو کہ اوڑنی پھرتی ہے شب کو ریتلات کے کاٹنے سے جو اعراض پیدا ہوتے ہیں ان کا بیان اجمالی اور تفصیلی یہ ہے۔ جالینوس نے کہا ہے کہ ریتلات کا ذکر اس قدر اندر جسم کے نہیں میرا ہے کہ جیسا چھوٹا کہ لگتا ہے جیسا جو ہے سینا اس کے کاٹنے سے نہیں نکلتا اور نہ رنگ سبز ہوتا ہے اکثر اوقات جالینوس کہتا ہے کہ جس شخص کا یہ بیان ہو کہ ریتلات کی کل چھ قسمیں ہیں اور ان چھ قسموں کو اسامی مخصوصہ سے نام زد بھی کیا چنانچہ اوپر ان کا بیان ابھی ہو چکا ہے وہ سب قسمیں اس بات میں ستر ہیں کہ مقام لسع پر دم پیدا ہوتا ہے اور وہی مقام اکثر اوقات سرخ ہو جاتا ہے اور اکثر تیرہ رنگ ہو جاتا ہے اور سبیری مایل کہ اوپر کھلی زیادہ اونٹنی ہے اور جو مقام اس کے گرد اور قریب کا ہے اوپر بھی کھلی ہوتی ہے اور کھلی کھلی بڑھے بڑھے سا تھک

پہونچی ہے اور بعض لوگ اتنا زیادہ کہتے ہیں کہ نتوا اور بلندی درم میں زیادہ نہیں ہوتی اور نہ امقدرا القباب اور سوزش ہوتی ہے اور
اولیٰ اس جسے چہرہ قسین بیان کی ہیں اس کا قول یہ ہے کہ اختصاری سلبیہ اور بلون میں سردی پیدا ہوتی ہے اور ہمیشہ بعضہ وقت
زائد اور فطن اور ریشہ اور قیچلیان یا تھ پائوں کی سردی ہوتی ہیں اور کبھی سا ابدن بھی ٹھنڈا ہوا ہوتا ہے اور اس وقت ریشہ اور
تھ پائوں کی سردی ہوتی ہے وہی حکیم کہتا ہے کہ ایسے وقت درجہ بھی موضع لیس میں شدید اور بے چین کرنا اور پیدا ہوتا ہے اور سہرے
بیاری سفوط اور زردی رنگ کی چہرہ پر نمایاں ہوتی ہے انھیں ایسی معلوم ہوتی ہیں جیسے عادت سے زیادہ اونٹن رطوبت پیدا
ہو اس وقت قطرہ متواتر ہونے میں اسفل لطن خصوصاً پیڑہ کے قریب ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بالکل خالی ہو گیا ہے اور کچھ نہیں ہے
اور اوپر کی راہ سے طبیعت مادہ لیکہ کا دفع شروع کرتی ہے اور نیچے کی راہ سے ایسا ہی مادہ اخراج کرتی ہے۔ کبھی اسی مادہ پتہ
ایک چیز مشابہ مگر کسی کے حالہ کے براند ہوتی ہے اور دونوں چڑھوں میں اور انھیں میں انتفاخ سا پیدا ہوتا ہے اور مفاصل میں
تقبض اسی طرح کا پیدا ہوتا ہے جس طرح شنج میں ہوتا ہے اور برابر انبساط اونٹن نہیں ہو سکتا وجع الفواہ بھی عارض ہوتا ہے اور تلی
بھی پیدا ہوتی ہے بدن سے پسینا ٹھنڈا ہوا ہوتا ہے اور کبھی درد سر شدید ایسا پیدا ہوتا ہے جیسے برسام والوں کو سر میں ہوتا ہے اور
اطباء نے علامات میں یہ زیادہ بیان کیا ہے کہ چہرہ پر زردی اور تمام بدن میں گرانی اور بول میں حرقت اور کبھی حرقت کو ہر جگہ
بھی اور کبھی با اندہ پیشاب میں ایک شہر شل عنکبوت کو براند ہوتی ہے اور قصب اور خاند اور رقبہ میں درد شدید پیدا ہوتا ہے اور
اسی طرح معدہ میں بھی اور زبان میں انکسار اور سبکی اور جاع میں شدت پیدا ہوتی ہے اور دل حکیم جسے چہرہ قسین کی ہیں وہ کہتا ہے کبھی
قسم قرالوطیس کے دکھ مارنے سے درد شدید معدہ میں اور لرزہ شدید اور اخلاص بھی زیادہ پیدا ہوتا ہے یہی شخص کہتا ہے کہ کبھی
وغیرہ کے جو تفصیل ذکر کی ہے اس کا خلاصہ یہ ہے کہ قسم حرالینہ سرخ رنگ کو کاٹنے سے غور اساد و پیدا ہوتا ہے جس میں سکون بہت
جلد پیدا ہوتا ہے اور سودا اور فضا کو کاٹنے سے وجع شدید اور پھر بری اور سردی اور ریشہ اور رانٹون گرانی پیدا ہوتی ہے اور کبھی
قسم حبکا پیٹ گول اور مدور ہوتا ہے اس کے دکھ مارنے سے غور اساد و مع کھجلی اور سردی کے اور استرقای شکم اور اخلاص لطن بھی
عارض ہوتا ہے اور کو کبہ کے کاٹنے سے درد شدید اور کھجلی اور پھر بری اور خند اور گرانی سر اور استرقای بدن عارض ہوتا ہے اور
غنیہ کی وجہ سے درد شدید موضع لیس اور ضربت میں اور برودت بدن میں اور افشہ اور الفاسن اور گزاز اور عرق بسیار
وہ بھی سرد اور بند ہونا آواز کا اور سن تمام بدن میں پیٹ میں ورم اور قصب تو تریعے سیدھا کھڑا رہنا اور نغوظ اور ایک شہر
ارادہ کے قصب کی طرف سے نکلتی ہے اور بول میں کہ ورت پیدا ہوتی ہے۔ اور دہ سیاہ قسم جو دخانی رنگ کی ہے بری غنیہ
اس کے کاٹنے سے درد معدہ اور پیشہ متواتر ہوتی ہے اور درد اور کھانسی پیچم اور کھکا اور مانگی پیدا ہوتی ہے اور بہت جلد بلا
علاج ہوتی ہے اور زرد رنگ پھوٹا ہوا ہے اس کے دکھ مارنے سے درد شدید اور ریشہ اور عرق بار بار اور پیٹ بھول جانا
ہوتا ہے اور بہت جلد قتل کرنا ہے اور بعض لوگوں نے غنیہ کے کاٹنے میں چند عارض اور بھی لکھے ہیں کہ انقطاع اور کھرا ہونا
کا اور آواز کا پیدا اور منقطع ہو جانا اور منی کا بکثرت خارج ہونا اور گزاز کا پیدا ہونا بھی عارض ہوتا ہے لیکن اس شخص کا قول چند
موجز نہیں ہے کہ ہم اس کی رعایت نہ کریں بلکہ کاٹنا بہت سلیم ہے اور اگر کبھی اس میں کم ہوتا ہے۔ اور زرد وجہ سے تمام بدن میں
آلودہ جاتے ہیں اور زبان میں قتل بھی پیدا ہوتا ہے اور زردی کی وجہ سے درم موضع لیس میں اور گزاز اور پتہ خالی ہوتا ہے

دو نوں زانوین پیدا ہوتا ہے کرسنہ کے کاٹنے سے چونکہ یہ بھی خستہ زیادہ ہے وہی اعراض پیدا ہوتے ہیں جو غصیہ کے بیان ہو چکے لیکن غصیہ کے اعراض سو بہ سخت اور باصوبت زیادہ ہیں مثلاً یہ کی وجہ سے بھی صداع شدید اور سبات اور اسکے بعد موت عارض ہوتی ہے علاج اسکا بھی وہی ہے کہ پہلے قانون کلی کا استعمال کیا جائے یعنی جذب اور قبض اور چرسا مادہ کا اور نطول موضع مادی پر اب نمک سو گرم ہو اور تریاقات کا استعمال کرنا جواب عقرب میں مذکور ہیں اور حمام اور آئرن سے بہت جلد سکون انکے اعراض میں ہوتا ہے اور دردی بھی ٹھہر جاتا ہے۔ اسلیے کہ یہ لوگ ادھر آئرن میں جھیکے اور درمیں سکون پیدا ہوا اور ادھر آئرن سے باہر نکلے اور بھر در پیدا ہوا لہذا واجب ہے کہ ہر ساعت حمام کرانے باتین تریاق حمید ریتلا اور تینین بحری اور سانپو کی اکثر اقسام کو مفید ہے۔ کہتے ہیں کہ سموریا اور طردعون کے کاٹنے میں یہ دوا پلانی چاہیے فلفل سپید زراوند طویل پنج سوسن آسمانگونی نار دین عاقر قرحا دو خرق سیاہ زیرہ چشمی ورق صنوبر افونیطرون انار کی ٹھنڈیاں پتیرا بنہ خرگوش دارچینی سلطان نہری میوہ عصارہ خشخاش حب بلسان و اخدر ایک اوقیہ کوٹ کر عصارہ کبرتن گوندہ کر قرض طیار کرین اور ہر ایک قرض کی مقدار ایک درخمی ہے اور وہی اوسکی مقدار شربت بھی ہو کہ ہمراہ شراب کا استعمال کریں۔ اور بعض نسخہ میں اصل السوس ابض اور دونوں لکڑیاں بلسان کی اور تخم خندق قوی اور جوز استر اور تخم کر فس مذکور ہے تمام اقسام مشروبات کی حب صنوبر زیرہ چشمی برگ درخت ذلب اور اوسی کے چھلکے اور تخم خندق قوی اور نخو سیاہ خصوصاً بری یعنی جنگلی چناب الاس بھی بہت خوب ہو اور تخم قیسوم تخم شبت زراوند شمرہ الطر فاعصارہ محی العالم کامو بری کا دودھ اور مقدار شربت ان سب دوائوں سے دو مشقال ہو چھو چھو اختیار کرے ہمراہ شراب کو اور بھی جس شراب میں جوز السرو خصوصاً دارچینی بھی خوش دی گئی ہے اور شوربا و سرطانات اور شوربا و مرغابی جو شانہ پنج ملیون ہمراہ شراب کی عمدہ مشروبات ہیں سو مرکب کر کے یہ دوا ہے کہ زراوند اور کون کرانی ہموزن لیکڑا ورتین درسم آب گرم کے ہمراہ استعمال کریں تریاق مجرب اسید اسطے ہو گلو بنی دس درسم و قو کمون ہر واحد پنج درسم اہل جوز السرو ہر واحد دو درسم شہد میں معجون کر کے مقدار شربت بقدر ایک جوزہ کے ہمراہ شراب کنندہ کے استعمال کریں اطلیہ میں سے بہت عمدہ طلایہ ہو کہ خاکستر درخت انجیر شراب میں ملا کر ایک اور قلعہ لیں و سفنج سرکہ میں ڈبو کر اور پھر ٹھوڑیں اور زراوند ہمراہ اردو جو کے سرکہ میں ملا کر استعمال کریں اور برگ مالہ اور گندنا و عصا اور زراوند ہمراہ درخت انجیر کے قضا و انار کے چھلکے اور زراوند اردو جو سرکہ میں ملا کر بعد ہونے زخم کے استعمال کریں اور زخم کو بانی اور نمک سے دھو ڈالنا چاہیے۔ نطولات جو مفید ہیں بخلا و اسکے آب دریا و شور ہو گرم کر کے اور طین حر شفت اور طین جوز السرو بھی مفید ہے

یشک بیان اور علاج اوسکایہ جانور بڑی مکڑی کی مہمورت ہوتا ہے چار دن قوائم اسکے بڑے بڑے اور لاسے ہوتے ہیں کچھ جے یہ کاٹنا ہے اوسے درمعدہ اور حارہ لعل اور عسر از عارض ہوتا ہے اور خیب بہ نوبت پونچ جائے پھر قاعی ہوتا ہے اور اوس شخص کے بچے کی امید تین ہوتی اور قسم مفر یہ اس حیوان کی سب سے زیادہ دی ہوتی ہے میں کہتا ہوں کہ اس قسم مفری کا کیا حال ہے شاید یہ وہی ہو جو جواب ریتلا میں مذکور ہو چکا ہے یا کوئی اور شو ہے علاج اسکا اجینہ علاج ریتلا کا ہے عنکبوت کا بیان اور اس کے علاج حکایت جس شخص کو کاڑا اوس کے شکم میں ریا کثیرہ پیدا ہوتے ہیں اور قشر برہ اور برد اطراف اور انتشار قصب عارض ہوتا ہے اور علاج اسکا مثل علاج ریتلا کے ہے اور تخوڑی دیر بعد شراب پلائی سو بھی اوند کو نفع پورا ہوتا ہے اگر علم روز نامہ شام اوسکا استعمال چلا جائے اور حمام میں شراب پلا کر تعریق کی تدبیر کرنی بھی مفید ہے اور گلو بنی ہمراہ شراب کو اس طرح سدا ب ہمراہ شراب کو تنہا خواہ سعد کوئی بھی دوا

شریک ہو دو حیوان غیر معلوم ایسے ہیں کہ بعض اہل علم نے ان کا ذکر کیا ہے اس طرح کہ وہ دونوں بھی انہیں حیوان
 کے اقسام میں سے ہیں جبکہ بیان اوپر ہو چکا ہے یعنی زہر دار حیوان ہیں مگر مجموعاً دونوں کا حال کچھ بھی دریافت نہیں اور نہ میں اس امر
 کو آگاہ ہوں کہ یہ دونوں مذکورہ حیوانات کے اقسام میں داخل ہیں یا نہیں اور انہیں اور گزشتہ حیوانات میں کچھ فرق ہے یا نہیں یہی
 چار جڑوں کا حیوان اسی حکیم نے کہا ہے کہ یہ جانور تیل کی قسم سے ہوتا ہے ایک نوچڑا ہوتا ہے کہ اس کے پاؤں سپید اور سر سیاہ
 دو بلندی بصورت چوٹی کی ایک مقدم سڑک اور ترقی ہے سیدھی اور دوسری اس چوٹی سے عرصہ میں تقاطع کرتی ہے اور اسی
 تقاطع کی وجہ سے ایسا متخیل ہوتا ہے کہ اس کے دو مونہ ہیں اور چار جڑے ہیں اور ایک قسم اس کی ایسی ہوتی ہے کہ بدلہ دونوں چوٹی کے اوپر
 سر ہو دو خط ہوتے ہیں اور اوگی وجہ سے بھی ایسا ہی متخیل ہوتا ہے کہ دو مونہ اور چار جڑے رکھتا ہے اور دونوں قسم کے کاٹنے سے وہی
 اعراض پیدا ہوتے ہیں جو کچھ کے دنگھ سے ہوتے ہیں اور درد شدید اور سپید ہونا رنگ کا تمام بدن کے اور نیز مقام لسع کو رنگ
 کی سپیدی اور پلپلا ہونا چہرہ اور سکا اور میداری مفطر عارض ہوتی ہے علاج اس کا وہی ہے جو تیل کا علاج ہے اور تیل کا علاج
 میں جینی ادویہ مفید ہیں انہیں سے چار دواؤں کو اس سے زیادہ خصوصیت ہے جین اور پنج جاوشیر اور جنت قوی اور قیصوم
 ایک اور حیوان ہے جس کا نام موعرتیا ہے اس کا بیان اسی عالم نے کیا ہے اور کہا ہے کہ اس کے کاٹنے سے وجع شدید
 اور حرمت اور جس بول پیدا ہوتا ہے اور جو شخص اس کے گزند میں مبتلا ہو اس سے ثمرۃ الطرفینے جھاڑ کا پھل اور کمون بری اور ورق
 اور نوم اور شراب شیرین مفید ہوتی ہے فعلۃ النسر کا بیان جس کا نام فارسی میں شش وال اور صموکی یونانی میں اور طعناو بھی
 کہتے ہیں یہ بھی مثل جون کی ہوتی ہے خواہ جیسے جھوٹا قروان۔ جالینوس کہتا ہے یہ جانور ایسا چھوٹا ہوتا ہے کہ اس سے بچا دشوار ہے
 اور اس کا کاٹنا ہوا زخم آکھ سے نظر نہیں آتا ہے مگر سمیت کا حال یہ ہے کہ اوھر کاٹا اوھر خون کا پیشاب جاری ہوتا ہے اور نکسیر بھی جاری
 ہوتی ہے اور دست بھی خون کے آنے لگتے ہیں اور تے خونی بھی معده سے جاری ہوتی ہے اور سینہ اور پیٹ پرے اور دانتوں کی جڑوں
 بھی خون جاری ہوتا ہے اور کبھی ایسی دشواری پیدا ہوتی ہے کہ دوا کے فائدہ کی قابلیت نہیں رہتی ہے علاج اس کا تو وہی ہے
 جو عقرب جوارہ کا علاج ہے اور خاص علاج اس کا یہ ہے کہ مقام لسع اگر کسی طریقہ سے بچا جا جائے اور سپر فاد زہر کو طلا کرین اور عصا
 کا ہوا و صندل سنخ کا بطور طلا کے استعمال کرین اور پلانے میں شیر و شیدہ لبن یا خواہ مسکہ اور گل مختوم اور حیدر وار اور فرخ اور
 اسی کا عصا اور بھول اور اب بھول اور تمام ادویہ مطفیہ جیسے کاسنی اور آب کا ہوا اور آب کدو اور آب خیار وغیرہ طبع اور حرارت
 کا بیان اس جانور کے پاؤں بڑے بڑے ہوتے ہیں اور زہر اس کا تیر بہت ہوتا ہے اور سب اعراض اس کے ویسے ہیں جو فعلۃ النسر
 کی فصل میں بیان ہوئے زہر اس کا بیان زہر زہندی میں بھی لکھا ہے کہ اس میں تسخین اور گرمی شہد کھی سے زیادہ ہوتی ہے
 اس کے کاٹنے سے درد اور سوجن اور درم پیدا ہوتا ہے بعض اقسام زہر کی بڑی سیاہ رنگ بھی ہوتی ہیں یعنی اس کے سر کے
 گرد سیاہ دواڑ سے ہوتی ہیں یہ قسم مملکت ہے اور خس زہر کی گریان زیادہ ہون کی قسم کی کیون نہ وہ سب سو زیادہ قاتل
 ہوتی ہے اور نہ یونان سے کبھی نوبت شیع کی پہنچتی ہے اور کبھی دونوں زانوئین ضعت پیدا ہوتا ہے اور چھوٹی قسم کے کاٹنے سے
 بھی اکثر بڑی دشواری واقع ہوتی ہے کہ آبلہ بڑ جاتے ہیں اور زبان میں تشل اور گریالی پیدا ہوتی ہے علاج اس کا یہ ہے کہ مقام
 پر اسے کاٹا ہوا دھسے بطور معلوم خوب ساچہ ہیں اور اگر زیادہ اندا ہوا دھانسیت کو زیادہ پیدا ہون تو ایک درم نیم گرم مزخوش پلاز

کہ در دہانی جگہ سے زیادہ نہ بڑھے گا اور دروین بھی سکون پیدا ہوگا۔ یا تین کھڑے نہ ہو نہ خشک استعمال کریں جن
 عصارات سے تری پیدا ہوتی ہے اور وہ معروف اور مشہور ہیں اور نکاح بھی استعمال کرنا ایسے وقت میں بہت مفید ہے۔ کچھ پڑ
 کاشیاف دینا بھی مفید ہوتا ہے طلاؤں بازی بھی ایسے کرنا چاہیے اور اگر بزرگ اور غباری کو ملا کر طلاؤں میں عیب نشع ہونے
 اور اسکا نفع بالخاصہ ہے اسطرح خطمی بھی نافع ہے اور چولائی اور کھوئی خشک در کھند ساتھ بھی مفید ہے اور انجیر خشک کا
 زور اور سرکہ اور گل خوشبو جسے طین الہی کہتے ہیں اور آب انگور اسطرح ادھونڈاؤ کا خصوصاً سرکہ کے ساتھ لگانا اسطرح بزرگ تمام اور درق
 نازہ اسطرح افیون اور تخم شکران اور کافور کسی عصارہ بارہ کے ہمراہ طلاؤں کا چاہیے۔ پانچ کتان کو سر رہانی میں ڈبو کر مقام گندہ پر کھین اور
 اوسکے گرد وہی مٹی اور سرکہ سے لپ کر لیں۔ اسطرح طلبے کائی اور سرکہ کا لگانا بھی نافع ہے۔ اسطرح جو سبزی کٹا رہا اب پر جم جاتی
 بنا بر قول بعض اطباء کی ایک نمک پانی اور نمک کی ہمراہ مفید ہے۔ درخت انجیر کا دودھ بھی طلاؤں کا مفید ہے۔ دیواروں پر جو لوہا بھرتا ہے
 مثل شورہ کے اوسکو سرکہ کے ہمراہ نہاد کرنا کبھی ان چند پانیوں سے اور سلفات سے اقسام اقسام کے نطول بنائی جاتی ہیں اسکا
 بھی تجربہ ہوا ہے کہ اگر زنبور گزیدہ جگہ کو گرم چیز میں رکھیں اور ایک گھنٹہ تک رہی تو دین اور کیا رگی اوسے ایسے پانی میں داخل کریں جس میں
 سرکہ ملا ہو اور دروین سکون پیدا ہوتا ہے۔ کھجور کی مالش مقام گزیدہ زنبور پر بھی فوراً سکون در دہا کر دیتی ہے فصل بیان
 نخل کے کاٹنے کے اور اسکا علاج قریب بہ علاج زنبور کے ہے ہاں اسکا امیرہ یعنی دنگھ کبھی مقام گزیدہ میں رہ جاتا ہے اور
 نکالنے کی تدبیر اور تدبیر کی سی ہے فصل اورنے والی چوٹی کے بیان میں اور ایک شہر جو اوسنی کے مشابہ ہے اور اسکا حال
 قریب بہ حال نخل کے ہے بلکہ اوس سے اسلم ہے یعنی انداکم دیتی ہے۔ میں کہتا ہوں کہ منجھلاؤں پر ندوں کے جو کہ نش اور دنگھ
 رکھتے ہیں ایک وہ بھی شہر ہے جو مشابہ بردا چوٹی کے ہوتی ہے لیکن یہ جہہ میں اوس سے بڑی ہوتی ہے بلکہ چوٹی بھونکی برابر ہوتی ہے
 گز زنبور سے طول میں زیادہ ہوتی ہے ہاں موٹی اتنی نہیں ہے اور پس کر پاؤں زنبور کے ایسے ہوتے ہیں طول میں تو مگرمی کے
 پاؤں سے بڑی اور بلکہ اسکا گھرمی کا ہوتا ہے اوس میں بہت سودر وازی ہوتا ہے زرد زرد اور تجوڑا اسکے لیے ہے وہ چوٹی ہے اور اسکا
 چھتا بھڑوں کا سا نہیں ہوتا اور مگرمی کے طور سے پچر دیتی ہے اور حجب اپنا آشیانہ سے نکلتی ہے مثل عنکبوت کو چلتی ہے جیسے مینی
 اسکے پر نوچ ڈالے میں اوسکے ابدال ورنے لگتی ہے۔ میری رائے میں اسکا حکم علاج وغیرہ میں ہی ہے جو زنبور کا بیان ہوا فصل سام
 ابر ص و حنظلہ کے بیان میں جب کسی کو یہ دونوں کا مٹی میں پٹھے کے مقام پر بعد کاٹنے کے چھوٹے چھوٹے دانت
 اوس جگہ رہ جاتے ہیں جب اون دانتوں میں سیاہی آجاتی ہے ہمیشہ اوس مقام پر در دہا ہو اور پڑا ہوا کھلا تا ہی ایک کھنڈ
 سے قریب سے اون دانتوں کو نکال نہ دالیں پس ریشم وغیرہ سے اون دانتوں کو لکڑی الگ جھاڑ دی اوس وقت دروین سکون پیدا ہوگا
 ہے اور کبھی اون دانتوں کو روغن اور راکھ سے چھوڑنے میں اور بعد از ان اسی مقام کو خوب چوستے ہیں لوگوں نے ذکر کیا ہے
 کہ جنگلی کاسنی کھانا اسکے کاٹے ہوئے کو بہت نافع ہے پھر اگر دروین زیادتی ہو تریاق رتلا کا استعمال کریں فصل اربعہ اور
 اربعوں کے بیان میں اس جانور کو دھان الکون بھی مشہور کرتے ہیں بیشتر ایک بالشت کا طولانی ہوتا ہے اور اسکے ایک
 طرف جسم کے بائیں پاؤں ہوتے ہیں در کھجور چلتا ہے اور کبھی اولٹا بھی چلتا ہے یعنی پیٹھ کی طرف کھڑا ہوتا ہے
 اور بعض لوگ اس میں سمیت بھی بیان کرتے ہیں اور جو درواسکے کاٹنے سے پیدا ہوتا ہے جوڑی ویرنگ ہوتا ہے

اون نلیوں کی تیز اور شکل اونکی موئینہ کی بطور قطاع دائرہ کے ہو لینے پورا دائرہ نہ ہو ایسی چیز سے بدشواری تمام مسہ کو اوسکے اندر
 لین اور لپیٹ کر جڑ کے پاس سے اوسے دبائیں کہ وہ ان سے کٹ کر اندر اسی انبوبہ کے رہ جائے۔ یا موچے اور سنسنی سے
 مسے کو کھینچیں کہ اوسکی جڑ کھج آئے بعدہ کسی لہ حادہ اور تیز کو اوسکی حریم گرو دین اور کاٹ لین اور کاٹنے کے بعد اوس پر روغن زرد
 لگا دین۔ ایضا جب کئی دوائے حادہ اوس پر لگائی جائے بعد اوسکے گھی غرور لگانا چاہیے اگر وہ دوا قلع اور اضطراب وغیرہ پیدا کرتی
 اور بعد روغن زرد لگانے کے تھوڑی دیر تک صبر کریں اوسکے بعد اوسی دوا کو لگاتین تا اینکه مسہ کٹ کر جائے کبھی اس ترکیب سے
 بھی مسہ کو کاٹتے ہیں کہ پہلے اوسکے گرد و پیش کے مقامات کو کسی نازک آکر حدید سے جدا کر دیتے ہیں اور وہ آکر مقصود لینے لگتا
 ہوتا ہے (جیسے گولابانے کی زکھانی جو بخارون کے پاس ہوتی ہے خواہ اوسی طرح کارندام اوسکے بعد اوسی مسہ پر دوائے
 لگاتے ہیں۔ ہمیں تجربہ کیا ہے کہ استرو سے بہت گرسے مسہ کو کاٹ ڈالا اگر سطح جلد کی رعایت بھی رہے کہ وہ کٹنے پناے بعد از
 مقام مقلوع کو باہر اور مسہ اور گل سرخ سے مل ڈالا جب قدر رطوبت اور خون وغیرہ بہ جانا تھا وہ بہ گیا اور جو کچھ مسہ سے باقی
 رہ گیا تھا خشک ہوئے کے بعد خود بخود گر ٹرا حاصل قرون کے بیان میں قرن سنیکہ کو کتے ہیں اور یہاں مراد اول
 قرون میں بھی جو اطراف پر حاصل کے ایک شوشل ناعون کے کشیف اور سخت پڑ جاتی ہے کثرت عمل و محنت مشقت کرنے سے
 جیسے ورزش کرنے والوں کے محاورہ میں کٹھن پڑ جانا بولتے ہیں علاج اونکا یہ ہے کہ حسب قدر اونہیں سے مراد ہو جائے کہ خشکی لینے خوا
 کھینچنے سے کہ اوس میں ایذا نہ ہو اوسے تو کاٹ ڈالنا چاہیے اور جو باقی رہے اوس پر وہی تیز اور سخت دوا تین جو مسون کے گرانے میں مذکور
 مقلوع استعمال کریں تا اینکه وہ سب گر جائے بعد اوسکے روغن زرد لگاتین فصل شقوق کے بیان میں جلد کا چھبٹا
 اور نمونہ خون کا اور اطراف بدن کا ان سبکا سبب بسل و خشکی جلد کی ہے اور یہ خشکی کبھی مزاج مفرد کی وجہ سے ہوتی ہے یا فوجی
 رداوت اخلاط کسی مادہ حاد کو جو محض ہے اور تیز بھی ہے بطرف موضع خاص کے پھینکتی ہے اور کبھی حرارت شدید کی وجہ سے
 خشکی پیدا ہوتی ہے اور کبھی ہوا گرم جنسی ٹون ایسی ہلتی ہے کہ رطوبت جلد کو سوکھا دیتی ہے کبھی سخت برووت جس سے کشیف
 پیدا ہوا اوسکی وجہ سے شقوق عارض ہوتا ہے جس طرح خشک مین بھی زیادہ سردی سے پھٹ جاتی ہے ہوا سے اوس زمین میں
 خشکی آگئی ہو یا حرارت سے یا بلند زمین یا سایہ و رخت اور گیارہ کھلی ہوئی ہو یا اینکه برووت اور ہوا وغیرہ کے ہونچنے سے روکھی گیا اور
 اوسے بہت کر دیا ہو کسی چیز سے کبھی شقوق زمین کا یا عموماً سبب بہا یا قابضہ کے اور وہ پانی جنہیں قوت شب اور خشکی کی ہوتی ہو یا
 خصوصاً اگر ایسے پانی سے نہاتین اور برخلاف اور بالضد ایسے پانی کے اثر میں وہ پانی جنہیں قوت کبھتی ہو یا وہ پانی جنہیں قوت
 قیر لینے وال کی ہو۔ ہمیں سمجھ ان کے پانی کا اور قریات متصل ہند ان کے پانی کا فرق نیشا پور خواست کے پانی سے اس خاصیت
 میں اچھی طرح تجربہ کر کے دریافت کیا ہے علاج عموماً شقوق کا علاج یہ ہے کہ اگر کوئی خلط روی ہو اوسکا استفراغ کرنا چاہیے اور اگر
 بیس مزاج اسکا باعث ہو تو طبیعت پدید کرنی چاہیے اور وہاں مطبہ کا شراب استعمال کرنا چاہیے خصوصاً روغن کبجہ و مقشر ایک اوقیہ تک
 ہر روز تاب کو سیر کے ساتھ یا قلع زبیب شیرین کو چند روز پہلے درپے اسطرح سرطانات نہری کو پانی اور شکر کے ساتھ اور ہمیشہ مدہین
 کرنی چاہیے اور اگر شقوق سبب و دت کو عارض ہو اوسکے لیے افاقیا بہت مفید ہے ایضا طبع شلیم اور خود شلیم اور برگ چقدر
 اور اوسکی کا جو شانہ خصوصاً قیر و طی جو برگ چقدر اور معروف چرمیوں سے طیار ہوئے ہوں یا مخ حیوانات چند سے بنائے جائیں اور

زفت رطب اور قطران اونہیں اخل ہو اور اگر شقوق بوجہ حرارت کو پیدا ہوئے ہوں تو قیروطی یا یارو رطب جو عسارات بارودہ رطب سے بنا کر
جاتین اونکا استعمال کریں اور غذا کی اصلاح بھی حسب حال ضرور ہے اور حمام نیگرم پانی سے کرنا ہونٹھ بھٹ جانے کا
علاج سوکھے ہونٹھ کے بھٹ جانے کا سبب یا تو کوئی کھج اور ہوا ہوتی ہے جو کہ جلد میں گھس جاوے اور ہونٹھ کو خشک کر دے کہ تری
اوسکی خالی رہے یا بردوت زائد ہو پھر یا حرارت خارجی خواہ مزاج یا پس کو سبب ہو شقوق ہونٹھوں میں پیدا ہو گیا اور پر بیان ہوگا
پہلے ایسی تدبیر جو نافع شقوق ہو یہ ہے کہ قبل ازیکہ خشکی زائد ہو ٹھہرے پید ہو اور سبب شقوق اسباب مذکورہ میں سے اپنا اثر ظاہر
کرے۔ قیروطی اور شوم اور مخوخ اور غمگل ہمراہ زونا یا تر و تازہ کے استعمال کریں اور یہ اوویہ مذکورہ اگر بعد شقوق کو استعمال
کریں تب بھی اکثر زوال شقوق ہو جاتا ہے۔ پوستہا و سپید اور باریک جیسو پوست ہیفہ یا پانی کے اندر کا باریک جھلکے خواہ پس
اور پیاز کا پوست الغرض ایسے ہی سپید اور باریک پوست کا ہونٹھ پر چکا دینا بھی اچھے شقوق کو روک دیتا ہے۔ جب شقوق پیدا
ہو جاوے اوسکے لیے دوا و جید یہی اروی شراب کو بریان کر کے عکال البطم اور کوئی چربی جیسے مزج کی خواہ مرغابی کی چربی اور شمد
لگاتین یا مازوی خام کو باریک پسکر جب مثل غبار کے ہو جاوے صمغ البطم کو آگ پر گھلا کر سحوق مذکور کو ملائیں اور استعمال کریں۔
یہ بھی استون کہ سوتے وقت ناف پر تیل لگانا یا کوئی پھا بارونی کا تیل میں دو کر ناف پر رکھنا بالخاصہ ہونٹھوں کی ترقیدگی کو مانع
اور بہت مفید ہے اگر ترقیدہ ہو گئے ہوں یا وٹن کا پھٹ جانا کبھی بسبب بخار و دیر کے ہوتا ہے اور کبھی بسبب پس
اور خشکی اور زفت جلد کے اور خلاصہ یہ ہے کہ قبض اوقات پاؤں بھٹ جانے سے ایسی ایذا ہوتی ہے کہ اوسکا تحمل دشوار
ہوتا ہے علاج اگر ممکن ہو تو پاؤں کے بھٹ جانے کا علاج فقط اسی طرح کریں کہ آب گرم میں پاؤں کو رکھیں اور تھنچ او مان اور
چربیوں کی کرتے میں خصوصاً روغن بیدانہ اور روغن اکارچ اور روغن جننی بدرجہ غایت مفید ہے چربیوں کا و اور بھیر کی چربی
حرام مغز جبین بخور اساموم ملایا جاوے کہ یہ بھی نافع ہے۔ اور الیہ یعنی چڑھے کے مقام کے گوشت کا اسکو آگ پر رکھو سے جو شومگیتی
ہو وہ بھی بہت عمدہ دوا ہے۔ مہندی ملنا خصوصاً جو شانہ حزل کے پانی میں پسکر اور شہیرہ انگور ملا کر بھی علاج کیا ہے اگر
یہ اوویہ مفید ہوں اور اوویہ مغزیہ ملائے کی جنہیں قوت نفوذ کی زیادہ ہے حاجت پڑی جیسے کہ بعد استحمام کے اسدی طرح مبالغہ
کرتے ہیں تو ضرور ملانا چاہیے اور اسکے بعد پاؤں آب گرم میں رکھتے ہیں پس ایسی وٹن میں کثیرا جو خوب کوٹ پسکر باریک ہو جا
جھجک نافع ہے ایضا موم اور روغن کنجد سیاہ اور عکال البطم اور میوسا کہ سب کو یکجا کر کے لغمہ کر کے کہ یہ بھی عجیب دوا ہے جو
ایضا قطران ہمراہ طنجین یعنی پسپی ہوئی سہم کے زیادہ مفید ہے اور کنذر سائیدہ ہمراہ روغن نامی مناسب ہے اور شوم مذکور
نافع ہے ایضا سرطان سوخته روغن زیت کے ہمراہ پسکر لگانا بھی نافع ہے مگر ہونٹھوں کے بھٹ جانے میں یہ دوا بہت جلد
مفید ہوتی ہے ایضا پیاز غصیل کا اندرونی مغزیت میں بختہ کریں اور عکال البطم اوسمیں گول دین اور ہونٹھوں کے
بھٹ جانے میں استعمال کریں ایضا بیدانہ یا کھج کا مغز تھوڑے سے پانی میں پسکر صنادکوں اور بیدانہ یا کھج کا نفل بھی شفاق کہند
جو متفرج ہو اوسکے لیے نافع ہے ایضا مروانگ اور موم اور زیت اور شہرہ جلد ہمزون لیکر بطور قیروطی کے قوام میں
لائیں یا سرطان نہری کو شیش کے ساتھ بختہ کریں ایضا اور زیت کا اور بطن کی چربی اور عکال البطم ہماری محراب
بہت عمدہ یہ دوا ہے کثیرا کو لیکر مثل غبار کے باریک پسین اوسکے نصف وزن پیچ بسجایا اور کھرا اور کنذر کو

بھی پسین اور ٹلک البطم کو ہوزن کیترو کے لین اور سب روغن بیدانجر کے ساتھ ملا کر استعمال کریں میں یہ بھی کہتا ہوں کہ جو شخص ہر شب کو عقب یعنی پاشنہ یا کی تدین کا فوگر ہو اس سے شقاق کی ایذا کبھی نہ ہو پوگی مگر جسم کی مجرب و پاؤں کے پھٹ جانے کی دو امجرب خاکسار یہ ہے قسط تلخ بقدر ضرورت جو کوب کر کے پانی میں جو کش دین جب سوزا اوسکا اثر پانی میں آجاوے اوسے پانی میں پاؤں کو ڈبو دین مگر کسی قدر پانی میں گرمی باقی ہو غالباً دو تین مرتبہ کے استعمال سے صحت ہو جاگی میں نے گوالیار کے مقام پر رنگریزوں کے پاؤں کا جو سہی اور چرنے کی وجہ سے پھٹ جاتے ہیں علاج کیا اور مفید ہوا فصل ہاتھوں کے پھٹ جانے کا بیان علاج اسکا بھی مثل اوس شقوق پاؤں کو ہے جو خفیف دواسے ہو یعنی سخت دواسے علاج ہاتھوں کو پھٹ جانے میں نکرنا پابے اوسکلیوں کی گھاتیوں کا پھٹ جانا اسکا بھی وہی علاج ہے جو اوپر مذکور ہوا اور خاص علاج یہ ہے کہ بیج بسفاج کو مثل خبار کے پسکھاؤ کریں فصل تفرج یعنی پیچھے لگ جانا اور زخمی ہونے کا علاج۔ قضاۃ اور ریڑ کو کبھی یہ بات عارض ہوتی ہے کہ حیت لیٹنے سے اور خصوصاً بجا بیماری کے سرخ ہو جاتی ہیں اور بعد سرخ ہونے کے پھٹ بھی جاتی ہیں اور قرعہ پڑ جاتا ہے۔ لازم ہے کہ حسبوقت سے سرخ ہونا قضاۃ کا شروع ہوا اسی وقت سے حیت لیٹنا ترک کر دیں اور روادع کا استعمال شروع ہو جائے۔ اگر مریض کی ایسی حالت ہو جائے اوسکے واسطے فرش اور بچھو بزرگ بید کا تجویز کریں اور لکڑیاں یعنی شاخاے بید کو جدا کر لیں ورنہ وہ خود چھین لیا جائے کہ بچھاتیں خواہ پروں کا فرش کریں مگر یہ سب چیزیں رونی خواہ اور کسی بچھاون یا لکڑی وغیرہ کے ذریعہ کرنا چاہیے تاکہ زخم نہ پڑے اور جب قرعہ پڑ جائے تو مریم اسفنداج کا استعمال کریں راسخہ منکرہ کا علاج بری بوجہ اور مخاں جیسے بیخ ران یا زریغل کی یا بول اور بران کی کبھی کسی خلط کی عفونت سے پیدا ہوتی ہے یا عفونت عرق سے اور حرکات مشوشہ اخلاط اوسکے معین ہوتے ہیں یعنی حس حرکات سے اخلاط میں تشویش اور بد نظمی پیدا ہوتی ہے اسبطح غسل جنابت اور غسل حیض کو نکرے سے خواہ بدیر غسل کرنا جب کہ بوجھیل چکے اور تھپی کا اکثر کھانا یا اون چیزوں کا استعمال کھانے میں کرنا جنکی خاصیت یہ ہے کہ مواد حریقہ یا محسوس یعنی تیز مواد کو خارج بدن کی طرف کھینچ لاتی ہیں۔ جزئیے گندہ دہنی کی بوی بد کا علاج تو اہر ارض نم میں مذکور ہو چکا جلد کی بدبو کا علاج جس خلط کے فساد سے بدبو جلد میں پیدا ہوتی ہے وہ پہلے بدبو سے استفرغ مادہ اوس خلط کی اصلاح کرنی چاہیے اور فراج کی تبدیل اور کھانے میں ایسی غذا اختیار کریں کہ جلد المضم ہو نظر اپنی کیفیت کے و نیز بہ نظر مقدار اور کمیت کے یعنی غذا سے جلد کیفیت مقدار مناسب پر اختیار کریں اور حمام میں جا کر خوب لطافت اور رازاہ حرک کی تدبیر کریں خواہ اور جس جگہ ہمازیو لطافت حاصل ہو۔ ہمارا موٹھا ایسی چیزوں کا استعمال کریں جو عرق اور پسینہ نکالتی ہیں جیسے سلیمہ اور طعنے یعنی پل بزرگ ایضا کر فس اور حرشف اور لمیون۔ جو چیز اور بول کرنی ہو خون کی عفونت بھی دور کرنی ہے مگر بعض مدرات بول جو پیشاب میں بھی بدبو پیدا کرتی ہے وہ اس قاعدہ سے مستثنیٰ ہے جیسے لمیون بدبو جلد کو قلع شمش یعنی خوبانی کا جو خوشبودار مواد خود شمش کا استعمال بھی مفید ہے اور طلا میں بدن پر یا کو لاس اور جس پانی میں شب یا مانی اور میسوس اور طنج نام اور فنج اور فوج اور فرزنجو شنگ بھی برگ بید ملا چو اسبطح آس کی جو پساب ہوا اور خصوصاً صندل کی تمرخ اور سند اور فجاج اذخر قصب لذیرہ اور سرد اور گل ہر

جو چیز اور بول ہوا
یعنی عفونت خون کی
ہی ہے

خاص کر کے اور مزخوش اور شامسفرم اور شہنہ برگ اترج اور پوست اترج اور اسکی جھلکہ اور برگ بہ اور برگ سوسن بھی نافع ہے ایضا
 اقراص و درہم ہر اسک کو الفضا منفس اور مسامات کو بند کرنے اور عرق کے روکنے کے واسطے مرواسنگ اور توتیا برگ سوسن بھیکری
 وغیرہ اور مکی اور صبر اور روغن آس اور روغن کل فصل بیان صنان کی اور صنان کا علاج بھی اسی فصل میں مذکور ہوتا ہے
 صنان وہ بدبو ہے جو زیر بغل پیدا ہو بعض لوگوں نے خیال کیا ہے کہ صنان بقیہ سے اوسی مٹی کے پیدا ہوتا ہے جس سے اس
 آدمی کی خلقت ہوئی ہے اس طرح کہ وہ بقیہ زیر بغل کی طرف آگیا اور جلد میں نفوذ کر گیا اور یہ راہی قابل اعتماد کے نہیں ہے البتہ صنان
 کی پیدائش مناسب دراولیٰ ہے کہ اس مادہ سے منسوب کچا جو انسان میں مستحیل بنی ہوتا ہے وہی مادہ متحرک ہو کر صنان
 بن جاتا ہے۔ علاج صنان کا بعد تنقیہ کے (بشرطیکہ حاجت تنقیہ کی ہو) یہ ہے کہ توتیا اور مرواسنگ مٹی سے کرین اور اقلیمیا
 معلومہ اور خاکستر آس سے اور جس پانی میں بھیکری محلول ہوئی ہو اور کبھی ان ادویہ میں صندل ملا دیتے ہیں اور کافر بھی مخلوط
 کرتے ہیں قرص حید صندل اور سیلخہ اور سنگ درسنبل اور شب اور مر اور سافج اور گلسرخ ہر واحد ایک ہونے توتیا اور مرواسنگ
 سفید کیا ہو اور ادراسین جزو کا نصف جزو گلاب کو ذریعہ سے قرص طیار کرین اور بجز خشک کرنے کے استعمال کرین ایضا اور
 اور سنگ اور سنبل اور سعد اور مر اور شب ہر واحد سے دس جزو لیک قرص طیار کرین گلاب ملا کر اور بطور نطوخ کے استعمال کرین
 فصل ہفت ایک ذرور کی جبکہ استعمال سے بدن خوشبو چاہے اور گرم مزاجوں کے واسطے نافع ہے سعد اور سافج قحاح اور
 میوہ شامیہ جو مٹی رمان کا مشہور ہے ہر واحد دس ورجی گلسرخ خشک اور اطراف آس کے ہر واحد ہیں درخمی سعد اور قحاح
 اور سافج کو شراب ریحانی میں تر کرین اور خوب بھیک جانے کے بعد خشک کر لین اور مہین پھر اور گلسرخ اور اطراف
 آس کو ڈالکر مہین اور زعفران کو گلاب ملا کر ڈالین اور باقی ادویہ کو ملائیں اور سایہ میں خشک کرین پھر سوکھانے کے بعد
 پیسکر تمام بدن پر چھڑک دیں اور بعد نہانے کے پہلے اپنا بدن کا خوب پونچھ ڈالین بعد ازاں یہ دوا استعمال کرین ایضا کہ عرق
 بدبو کے رات کو قطع کرتا ہے اور سرد مزاج والوں کے مناسب ہے سنبل الطیب و قنفل حماما شاہی و سلیخہ ہر واحد تین درخمی قسطا افطاریہ
 سنبل ہندی و ارچنی ہر واحد دو درخمی شاہی و مزخوش سنبل سوریتہ ہر واحد چار درخمی بنی زمان کی اسکو شراب میں حل کر کے
 باقی ادویہ کو آب نام میں پیسکر اور سیطرہ استعمال کرین جو مذکور ہو چکا اور دوا سے جو پینہ کی بدبو کو دور کر دیتی ہے ورجنی
 سنبل ہندی اطفار الطیب قسطہ ہر واحد دو اوقیہ طین بجرہ (یعنی وہ گل مختوم جس بجرہ کی مہرین لگی ہوں اور اسکو طین قلیش
 بھی کہتے ہیں) چرک اسرب پیسیدہ مضمول ہر واحد نصف اوقیہ شیخ سنبل رومی ہر واحد ایک اوقیہ زعفران گلسرخ خشک ہر واحد
 تین اوقیہ خشکے دایتن آب آس سے پیسکر اور زعفران کو شراب ریحانی سے محلول کر کے آمینختہ کر فصل بول اور ہر از
 گی بوی بد کا بیان اور علاج کی عفونت کا بیان ہے اور اسکا علاج ان تینوں چیزوں میں بوی بد عفونت اخلاط سہی پیدا
 ہوتی ہے اور کبھی خاص ایسی اشیاء کے کھانے پینے سے ہوتی ہے جبکی خاصیت یہی ہے کہ بدبو انہیں پیدا کرین جیسے اشتہار
 اولسن اور جرجیر اور گندنا اور انجان اور طہیت اور رقیہ کے استعمال سے بھی یہی اثر ہے مگر جو دت ہضم اس اثر کو دور
 کرتی ہے اسی طرح ایسی چیزوں کا استعمال جو عفونت بطرف جلد کے اور بول کو دفع کرتی ہیں جیسے متبعی کہ لپیا اور پشیا
 کو بدبو کرتی ہے اور برانگی بوسے بدبو کو دفع کرتی ہے اور شراب عمدہ ہر از کی بدبو کو دور کرتی ہے فصل بیان مین

پیشاب کی بدبو کے برائے بدبو کو جو اسباب ہیں وہی بول کی بدبو کے بھی ہیں ایضاً مدرات جیسے ملیوں وغیرہ
 رائج بدن کو خوشبو کرتے ہیں اور بول کو بدبو کرتے ہیں قروح مثانہ کی وجہ سے بھی پیشاب میں بدبو پیدا ہوتی ہے اور اوسکا
 علاج آسان ہے جیسا کہ امراض مثانہ میں بیان ہو چکا فصل قمل اور صبیان کے بیان میں جو مادہ رطوبت ہے
 کہ خاص اوسی میں کسی قدر حرارت ہے یا اوسکے ہمراہ کسی اور شے میں حرارت ہو جب ایسا مادہ بطرف جلد کے آتا ہے کبھی تو
 بوجہ لطافت اور رقت کے وہ مادہ متحمل ہو جاتا ہے اور محسوس نہیں ہوتا اور اسکے بعد لطافت میں وہ بھی مادہ ہے جو پینا ہو کہ
 بہ جاتا ہے اور اسکے بعد لطافت میں وہ مادہ ہے جو تحمل ہو کر سوخ اور چرک ہو جاتا ہے اور اسکے بعد وہ مادہ ہے جو اعلاط طبقات
 میں محتبس ہو جاتا ہے کہ اوس سے خرازا و حصیف وغیرہ پیدا ہوتے ہیں اور اسکے بعد لطافت میں وہ مادہ ہے جو اندرون جلد
 محتبس ہوتا ہے پھر اگر یہ مادہ رومی اور خراب ہے دار الثعلب وغیرہ اور قوبا اور سعفہ پیدا کرتا ہے اور اگر اوس میں روادت کمتر ہو
 اور قوت صدید اور یم بن جانے کی اوس میں نہیں ہے اور نہ اوس میں بمرحلت عفونت زائد دور ہو سکتی ہے اور صلاحیت اوس میں قبول
 حیات کی بھی ہے تب عطا کنندہ حیات کی نمو بہت سے اوس پر فیضان حیات ہوتا ہے ایسے ہی مادہ سے قمل اپنے سپید جون
 پیدا ہو کر رنگیتی پھرتی ہیں اور قمل بکر یہ مادہ خارج ہو جاتا ہے اور کبھی ایسے مادہ میں قحط برے بڑے ہاں نہ پڑے جیسے یا گول گول پیدا
 ہوتے ہیں جنکو صبیان کہتے ہیں۔ کبھی قمل کے تولد پر غذا ہاں ہے جیسا کہ کیوس بھی معین ہو میں ہیں جو رفیق ہوں اور ظاہر بدن
 کی طرف متحرک ہوں جیسے انجیر اور کبھی اوس پر عانت اون حرکات سے بھی ہوتی ہے جو خارج بدن کی طرف غذا کو لانے والی
 ہیں خصوصاً اگر اوس غذا یا حرکت کے ہمراہ وہ بخار بھی ہو جو منی سے پیدا ہوتا ہے جیسو حرکت جماع کی۔ کبھی صفائی بدن کی
 میل وغیرہ سے ترک کرنا اور غسل ترک کرنا اور مفتوح مسام کا استعمال کرنا کہ جلد میں قحط پیدا کرے اور مواد محتبس اندرون جلد کو
 حرکت دے کہ مستحیل کر دے یا ایسی شے کو جو مانع استعمال مواد ہے جلد کے اندر داخل کرے کہ مواد متعفن یا شے متعفن کا
 استعمال نہ ہونے پائے الغرض یہ سب اشیا حدوث قمل پر معین ہوتے ہیں۔ کبھی قمل کی ایسی کثرت ہوتی ہے کہ صاحب
 بدن لاغر اور زرد اندام ہو جاتا ہے اور اشتہا کا سقوط اور بدن کی نجافت اور قوت کا تحلیل پیدا ہو جاتا ہے علاج قمل کثرت
 پیدا ہوں کہ اونکی نسل منقطع نہ ہو اور پھر ہی چلے جائیں اونکا علاج پہلے متفقہ بدن سے کرنا ضرور ہے خصوصاً فیصد کرانے
 اور تدبیر کی اصلاح اور اون چیزوں کا استعمال قطعاً چھوڑ دینا چاہیے جو مواد کو بطرف ظاہر بدن کے خارج کرتی ہیں چنانچہ
 اوپر مذکور بھی ہو چکا بعد ازاں اوویہ موضع کا استعمال کرنا چاہیے ہمیشہ استحمام اور لطافت بدن کی رکھنی اسکے واسطے بہت
 نافع ہے۔ اگر پہلے آب شور سے نہائے اوسکے بعد آب شیرین سے غسل کرے یہ طریقہ بہت خوب ہے۔ کپڑے بدل بدل کر
 پہنا اور حریر کا لباس اختیار کرنا اور کتان کے کپڑے پہنے بھی ضرور ہیں کبھی شروب و ابھی قمل کو قتل کرتی ہے جیسے
 تھن کو طبع فوج چلی کے ساتھ استعمال کرنا۔ اوویہ موضع ایسی درکار ہیں جو محض اور محل اور جڑاب ہوں حاج
 بدن کی طرف پھر اگر قمل کثرت ہوں اور بڑی اندازتے ہوں اوسوقت مسک و غیرہ کی ذہنت بھی شریک کرنی لازم ہے
 منجملہ اوویہ موضع کے سماں ہمراہ زیت اور حاض کے ایضاً برگ حاض بھی اور اوس کی بیج یا شبت ہمراہ زیت کے یا برگ کتان
 یا برگ حنظل یا برگ آس خواہ برگ سرو یا برگ نبر کتان یا قصبہ لندیہ اور در چینی اور روغن قرطم لینے کڑھ نافع ہے اور مانع کو

فصل ہے اور روغن ترب عجیب تر ہے پوست سلیمہ اور زراوند قرقا اور خطمی کی جڑ اور غلام اور جعدہ اور انیسون اور شکطہ اور
 تخم انجورہ اور برنجاسف قردمانا ترتیب حیدرشیاف بادشاہین درہم قسط نصف درہم بورہ ایک درہم نشاستہ سموزن سبب دیکھ
 سب کو یکجا کر کے طلا کرین دھوئی کی اوویہ میں طبع تر مسرہ بہت عمدہ اور قوی ہے اور بلخ سہاق اور طبع طرا اور بلخ فوج
 چلی اور طبع تبرگ سرور اور برگ صنوبر - مرارات لینے تلخ چیزیں جسوقت غسولات میں پین نہایت عمدہ ہیں بخورات میں بخیر
 کندیش اور موینج کی ہر تال کے ساتھ اور خصوصاً سبک کہ ہمراہ اور کندہ حک - منجملہ قوی دواؤں کے یہ دوا ہے موینج اور زرنج
 سرخ اور بورہ ان سبکو سرکہ اور زیت میں پیسکر سرکہ طلا کرین اور خرق پیسید اور بورہ یا برگ و فلی ہمراہ زیت کے یا برگ حنظل -
 رائی اور کندیش و فلوکو پیسکر تھوڑا سا سرکہ انپر ڈالین اور پارہ اسی مرکب میں پیس پیسکر شستہ کر ڈالین یہ دوا قوی الاثر ہے سطح
 وہ دوا جو مرکب ہو کندہ حک اور ہر تال اور زراوند اور خاکستر بلوط اور قسط تلخ سے ایضاً کندیش زرنج سرخ زراوند طویل قطران
 تلخ گاو اتنا کہ جسمیں یہ دوا خواہا ہو جائیہ طلا بھی قوی ہے ایضاً قطران جنطیانا اور ہر تال اور روغن سموسن ایضاً موینج اور برگ
 و فلی اور شب یاقنی ایضاً حمام میں شیاہ بادشاہ ایک جزر قسط ایک جزر نشاستہ سموزن سبب جزا کو اور بعد
 خوب گرم ہونے بدن کے استعمال اس دوا کا کرین سرکہ ملا کر - یہ ساری اوویہ جو مذکور ہوئی ہیں انکا لگانا بعد بخیر اور دھوئی
 لینے مثل کندیش اور موینج کے بہت عمدہ ہے خصوصاً جب غسولات کی ابتدا اسی قسم کی ہو جو مذکور ہو چکے ہیں جو تھا
 مقالہ ان احوال کے بیان میں جو متعلق بدن اور اطراف بدن کے ہیں اور اسی مقالہ پر کتاب الزنیۃ کا خاتمہ ہے فصل
 ہزال یعنی لاغری کے دور کر کے کا بیان (ام لاغری بدن میں بوجہ نوزد اوس مادہ فربہی کے ہوتی ہے جو غذا سے
 پیدا ہوتا ہے ۲۰ یا کثرت استعمال غذا سے ملطف سے جس سے خون کثیر بدن میں پیدا بھی نہیں ہوتا لاغری ہو جاتی ہے ۲۳)
 یا فقط تدبیر غذا سے پر اقتصاد کرنا جس سے خون پاکیزہ پیدا ہوتا لاغری پیدا ہوتی ہے مترجم اس فقرہ میں دو احتمال ہیں ایک ظاہر
 تھا جو ترجمہ کیا گیا دوسرا نسخہ (علی ما عداہ) کا ہے وہ بظاہر درست نہیں ہوتا ہوا اور بظاہر ہے مگر شاید اوس سے مراد یہ ہو کہ جس
 تدبیر مناسب پر عمل کرنا چاہیے اوسکے سوا اور مخالف تدبیر پر اقتصاد کرین کہ خون جدید پیدا ہو دہم یا ضعف قوت متصرفہ سے
 جو غذا میں تصرف کرتی ہے لاغری پیدا ہوتی ہے اور ضعف متصرفہ میں یا بوجہ ضعف یا ضمیمہ کے ہو یا قوت جاذبہ میں ضعف
 پیدا ہو کسی فساد کی وجہ سے کہ غذا کو اعضا کی طرف جذب نہ کر سکے اور اکثر فساد مزاج بار دہ سے پیدا ہوتا ہے ۲۵) سبب
 سکون کثیر کے جسکی وجہ سے قوت جذب ٹھہرتی ہے یا کم ہو جاتی ہے لاغری پیدا ہوتی ہے خصوصاً اگر یہ سکون اور آرام
 بعد ریاضت معتاد کے ہو کہ طبیعت خوگر اسی کی ہو گئی تھی کہ اعانت سے ریاضت کی جذب غذا کرتی تھی اور اب ریاضت
 بالکل چھوڑ دی ہو جذب غذا بھی معدوم ہو گیا ہے بلکہ ایسی طبائع میں جذب غذا معتدل بھی نہیں ہوتا ہے ۲۶) سبب
 لاغری کا یہ ہے کہ جو خون بدن میں پیدا ہوتا ہے طبیعت بدنی کو اوس سے بفضل و نفرت ہے یعنی اوس سے قبول کر کے
 تغذیہ بدن نہیں کرتی ہے - چنانچہ خون مراری نہایت ناگوار ہے قوت جاذبہ پر بہ نسبت خون رطب مائی لینے بلغمی کے
 ۲۷) یا لاغری کا سبب ہوتا ہے کہ طحال بوجہ ورم کے بڑھ کر مزاحمت جگر کی کرتی ہے پس خون بطرف طحال کے زیادہ جاتا
 ہوتا ہے اور قوت کبد میں نہیں اور سستی بوجہ مخالفت مزاج طحال کے پیدا ہوتی ہے ۲۸) یا ویدان لینے کیے انداز

مقالہ جامع اور کتاب الزنیۃ

بدن میں پڑنے کے جریان غذاے اعضا کو روکتے ہیں اس وجہ سے لاغری پیدا ہوتی ہے (۹) یا مسامات بدن کی تنگی اور ضیق کے سبب سے لاغری پیدا ہوتی ہے اور تنگی مسامات میں یا اخلاط کی رداوت سے پیدا ہوتی ہے یا اینکه مسامات بہر بہرہ بستہ اور منطبق ہو جاتے ہیں اس لیے کہ برودت یا حرارت نے جو گرد اگر دمسامات کے کسی اخلاط وغیرہ میں ٹھہری ہوئی ہے، اوسے برودت اور حرارت نے انطباق مسامات کو دیا ہے لہذا میں خوشکی بلکہ سمٹ جانا جلد وغیرہ کا ایسا پیدا ہوا ہے کہ اوسے مسامات کو بند کر دیا ہے اور غذا کو پونچنے کی اٹھین باقی رہی اور یہ انطباق مسامات سبب برودت کے ہو یا حرارت کو ایسا پونچنے کی علامت خاصہ سے پہچانا جاتا ہے یا تنگی مسامات میں کسی بندش سے سوئی وغیرہ کی پیدا ہوتی ہے جو ہمیشہ بندھی رہے اور مسامات اور مجاری غذا کو ایسا بند کرے کہ جذب غذا نہ ہو سکے۔ خصوصاً جو لوگ مٹی کھانے کے عادی ہوتے ہیں اوسکے مسامات کی تنگی بہت زیادہ بڑھ جاتی ہے اور اسی سبب سے وہ لاغر ہو جاتے ہیں (۱۰) یا کثرت تحلیل کی وجہ سے لاغری پیدا ہوتی ہے۔ یعنی جبکہ غذا بطرف اعضا کے پونچتی ہے جو جریاضات سرمدیہ کے فوڑا تحلیل ہو جاتی ہے اور عضو مطلوب التخذین میں ٹھہر نہیں سکتی جس سے ہجوم اور غموم یعنی رنج اور افکار میں اور امراض حملہ میں غذا کا تحلیل اس طرح ہوتا ہے۔ جو بدن ایسے ہیں کہ بہت جلد لاغر ہو جاتی ہیں اور ان ابدان پر فرہی کا عود کرنا بذریعہ تدبیر کے جلدی اور آسانی سے ہو سکتا ہے۔ اور جو ابدان دیر میں لاغر ہو جاتے ہیں ان پر فرہی کا عود کرنا دشوار ہے اوسکے واسطے تدبیر فرہی کی فقط بغرض بقا و قوت اور مدارات ضعف کی ہو سکتی ہے کہ اگر غذا کم کر کے استعمال ہو تحلیل کر سکیں اور مضغ ہو جائے جس بدن کی جلد نرم ہو وہ قبول فرہی بعد لاغری کے زیادہ کر سکتا ہے اور تکرار یعنی کھانا اور تیناؤ کو جلد کے زیادہ قبول کرنے کی لیاقت ایسی ہی بدن میں ہے جسکی جلد نرم ہو۔ آدمی کا لاغری سے محفوظ رہنا اوسکی تدبیر منجملہ اور تدبیر کے یہ بھی ہے کہ ایسے امور کا ارتکاب نہ کرے جن سے ضعف پیدا ہوتا ہے یا جسکے سبب سے گرمی اور سردی کی برداشت کرنے پر متحمل نہیں ہو سکتا ہے اور صدمات یعنی ٹکرانا اور ٹھوکرین اجسام کی زیادہ کھانی اس سے بھی حفاظت کرنی مانع لاغری ہے۔ انفعالات نفسانی اور رنج سے پرہیز کرنا زیادہ بیداری سے بچنا استفراغ اخلاط جو بلا ضرر ہو یا حد محتاج الیہ سے زائد ہو اور کثرت جماع سے محفوظ رہنا یہ بھی لاغری سے حفاظت کی تدبیر ہے۔ ایسی تدبیر کرنی ضرر غذا کو اعضا شمس ہو جائے اور فوڑا اعضا میں نہ کر سکے اور محتسب ہو کر غذا سے مذکور متعفن ہو جائے اس سے بھی حفاظت کرنی ضرر ہے۔ فرہی میں بہت سے مضار ہیں کہ انہیں مقام مناسب پر ہم ذکر کر چکے ایسی کیفیت نہیں ہے جیسے کہ درمیان لاغری اور فرہی کو حالت اعتدال میں عمدگی ہوتی ہے پس جب تک فرہی سے کوئی ضرر پیدا نہ ہو اوسے ناپسند کرنا نہ چاہیے اس لیے کہ مادہ حیات حیوانی رطوبت میں ہے جو فرہی کو لازم ہے پھر بھی احتیاط لازم ہے کہ حد افراط پر فرہی نہ ہو پونچنے والے کو بھی تک کوئی آفت بوجہ افراط فرہی کے پیدا نہ ہوئی ہو اس لیے کہ فرہی میں آفت اور ضرر دفعۃً اچانک پیدا ہو جاتا ہے چنانچہ اگر مقام مفصل مذکور ہو گا جب بدن میں خشکی اور ہوا میں پیوست پیدا ہو جائے اور وقت لاغری ضرور پیدا ہوتی ہے علاج واجب ہے کہ اسے سبب لاغری پر نظر کریں اور دریافت کریں کہ اسباب کچھ نہ مذکورہ بالا میں سے کونسا امر سبب اس لاغری کا ہوا ہے اور بعد ازاں سبب کو علاج اوسے کی کریں اور انا کہ سبب میں کوشش کریں (۱۱) مثلاً اگر غذا ایسی متعفن ہو جس سے خون غلیظ اور قوی پیدا نہیں ہوتا ہے تو ایسی غذا اجتناب کرنی لازم ہے جو مولد خون غلیظ اور قوی کی ہو اور فقط ایسی غذا

مقتضایہ کرنا چاہیے جو خون صالح پیدا کرتی ہے اسلیے کہ ایسی غذا بسا اوقات خون قیق پیدا کرتی ہو کہ وہ متحمل نہ ہو جاتا ہو اور
جزو بدن نہیں ہوتا ہے (۲) اگر سبب لاغری کا یہ ہو کہ قوت جاذبہ میں کسل اور سستی آگئی ہے اسی قوت کی تحریک اور تقویت
کرنی چاہیے اور اس سور مزاج کو دیکھنا چاہیے اگر سور مزاج واقع میں ہو پھر اسکی تبدیل کی تدبیر کرنی چاہیے۔ سو تر سے
اور محکوم بدن کی مالش کرانی قوت جاذبہ کو تیز کر دیتی ہے۔ کبھی احتیاج اسکی بھی ہوتی ہے کہ اور اعضا کی طرف غذا جانے کو روک
اور عضو لاغری کی طرف اسی غذا کو لائیں اور جذب کریں اور یہ بات اسوقت کرنی چاہیے جب و نون اعضا کے جاذبہ مختلف
ہوں مثلاً دایہا ہاتھ لاغر ہو اور بائیں ہاتھ اور ساقیں بھر رہے ہوں یا تھیں میں پیچ کی طرف سو شی یا بند ہو کر بندش پٹی کی
ایسی نہ ہو جیسا کہ اسی قدر کہ مسامات میں تنگی پیدا کر کے غذا کو روکے تب وہ غذا دوسرے ہاتھ کی طرف چلی جائیگی اور قوت
جاذبہ کو مالش سے متنبہ کریں خصوصاً روغن سے جیسے روغن زیت اور موم گرم کیا ہو اور مالش ایسی آسانی سے کریں جو درد
اور اذیت پیدا نہ کرے اور جب ملتے ملتے عضو کو گرم کریں آجائے ترک کریں اور پھر جب گرمی مٹ جائے مالش کریں اگر مسامات
کے بند ہو جانے سے لاغری پیدا ہوئی ہو نفیج مسامات کریں۔ اور اگر بدن کو کسی حرارت یا برویت کو گھیر لیا ہے جیسا کہ غول
میں بیان ہوا ہے اور اسی سبب سے انسداد مسامات ہوا ہے اسوقت عضو کو دھیلانا یا دیر پور قریب اور اسنجان کے لازم
ہے جو بذریعہ سنجھات ماکولہ یا مشروب کے پیدا ہوتی ہے اور حرکات بدن اور نفسانی سے سخت پیدا کریں اگر بوجہ برویت تنگی
مسامات پیدا ہوئی ہو اور تیز اور قریب کریں چاہیے اگر مسامات میں تنگی بوجہ حرارت کو ایسی آگئی ہو کہ اٹھنے لگے ہوں۔
بہتر ہے طریق تسخین اس عضو کی جو بوجہ برویت کے تسخین قبول نہ کرتا ہو یہ ہے کہ پہلے اس عضو کی مالش کریں بعد ازاں
اوپر پھر ٹھیک سرخی پیدا کرنے والی شے رکھیں (۳) اگر سبب لاغری کا ورم طحال ہو پہلے طحال کا علاج کریں (۵)
اور اگر دیدان کے سبب سے لاغری پیدا ہوئی ہو قبل دیدان کی تدبیر کریں اور سارے دیدان نکال دالین اور پھر
جواب دیدان میں مذکور ہو چکی ہیں اور بعد اخرج دیدان کے آسائش اور آرام دینے کی تدبیر کرنی چاہیے نرم بھپاؤں پر
سولانا اور سایہ میں ٹھکانا اور لٹا طے دینے دلوش کن امور سے ہر وقت دو چار رکھنا اور عطریات کا استعمال اور ٹھنڈی مشروبات
پلانا چاہیے کہ یہ حملہ تیز ہو جائے مقوی قوا طبعیہ ہیں کہ تصرف طبعی کو تفتہ میں اور دفع فضول میں پیدا کرتی ہیں اور یہی امر
مبدأ اسباب فرہی کا ہے۔ شراب غلیظ بھی شراب اور طعام حید الکیموس جو قوی اور غلیظ قوت جاذبہ ہو کہ مضہم ہو جائے مسمن
بدن ہے جیسے نہ لیسہ اور جویات اور چانول سمراہ دودھ کے اور گوشت بھنا ہو کہ اس میں قوت لمبی متبلس ہو جاتی ہے اور
گوشت سخت پیدا کرتی ہے۔ اور پکایا ہو گوشت تو لحم متریل یعنی دھیلانا اور متفتش یعنی پھیلانا ہو گوشت پیدا کرتا ہے
جو پھیلانا ہوتا ہے۔ بط کا گوشت مسمن بدن ہے اسبطر گوشت چوزہ مرغ کا اور تھو کا گوشت زیادہ فرہی پیدا کرتا ہے
اسبطر لبوب سمراہ شکر کے۔ بعد غذا کے حمام کرنا غذا کو بدن کی طرف زیادہ جذب کرتا ہے اور فرہی بھی پیدا کرتا ہے۔
گر نہ نافذ لکے جگر میں سدہ پڑتا ہے خصوصاً اگر ایسا طعام کھا کر حمام کرے جو بغرض فرہی پیدا کرنے کے استعمال کیا گیا ہے
اور اسی وجہ سے حصاة کا مرض یعنی پتھری کا ایسے لوگوں کو زیادہ ہوتا ہے اور جو لوگ باریک رگ اندرومی خلقت کے
ہیں اور بعد طعام کے حمام کے جو کر ہوں انکو مرض سدہ اور حصات میں مبتلا ہونے کی اولویت ہے لیکن سبب دمی

سینہ کا حمام کرنا

یہ حکم ضرر کا عام نہیں ہے۔ یہی لوگ جب اپنی داہنی جانب کسی قدر نقل اور گرانی کا احساس کریں لازم ہے کہ مفتحات سدھ جگر جو معروف اور مشہور ہے او کو فوراً استعمال کریں اور قبل از طعام کربہ ہمراہ سر کر اور شہد کے استعمال کریں اور پنجین بڑی بھی استعمال کرتے رہیں تا انیکہ نقل مذکور زائل ہو جائے۔ عمدہ وقت حمام کا وہی ہے جو ہضم اولے طعام کے وقت ہو کہ غذا منجھڑ ہو چکی ہو۔ اسکے علاوہ یہ بھی ہے کہ اکل طعام حمام سے نکل کر با فصل اسباب فرہی سے ہے۔ کیا خوب تدبیر فرہی کی اکثر آدمیوں کے واسطے عام کرنا ہے خصوصاً اون لوگوں کے واسطے جو لاغری میں مثل حالت ذبول کے پڑے ہوں۔

واجب ہے کہ استحمام اول ہضم پر واقع ہو یعنی جس وقت کہ غذا معدے سے منجھڑ ہو چکی ہو اور حینا اشیا غذا کے کہ اون کے ہضم استتمام مفر ہے۔ محروم کے واسطے دوع جو ٹیٹھے وہی سے بنایا گیا ہو بہت مسمن ہے۔ منجھڑا پیر سمنہ کے خون کا جس کرنا پیچ کی بندش سے اوس عضو کا جو محاذی عضو لاغر کے دوسری جانب میں ہے (چنانچہ ابتدای صفیہ یا قبل میں مذکور ہو چکا اور پی کی بندش نیچے عضو کو کرنی چاہیے اگر سوئی عضو فرہ ہو یا اوسکی فرہی مطلوب ہو مثلاً ساعد اگر منزل ہو اور کف دست لاغری سے بچا ہوا ہے اوس وقت بندش پی کی رستہ پر کرنی چاہیے۔ یا عضو تو لاغر ہے اور کف اور ساعد بحال خود سالم ہیں اوس وقت بندش پی کی مرفق پر ساعد سے اوپر کی طرف چاہیے۔ مسمنات بدن سے بعض تدابیر متعلق بریاضت ہیں۔

ریاضت کی وہی قسم فرہی پیدا کرتی ہے جو نرم اور لطیف ہو یعنی دیرین کیا و اور معتدل پر ہو اور دلک سرج کی جو بارچ یا خشونت سے کیا جائے اور تھوڑی سی مالش ہو اور وہ بھی صلابت اور نرمی میں معتدل ہو اور اوسکے بعد ریاضت معتدل واقع کرے اور اوسکے بعد استحمام بھی کرے اور پیر مالش معتدل نرمی اور سختی میں کرے اسقدر کہ قوت متفرقہ متنبہ ہو جائے اور مالش کی حد اسقدر ہے کہ جلد گرمی یا سرخی آجائے پھر تھوڑا ٹھکر کر بدن کو پونچھ اور دلک یا بس یعنی سوکھی مالش کرے اور بعد اسکے لطوفاً مسمنہ کا استعمال کرے۔ تبدیل آب و ہوا کی تدبیر فرہی میں واجب اور اہم ہے اسلیے کہ اکثر آب و ہوا کی خرابی سے لاغری پیدا ہوتی ہے مسمنات میں سے چند لطوفاً ایسے ہیں جو بعد تحریک اعضا اور اعضا کے سرخ کرنے کے مالش وغیرہ سے لگاؤ جاتے ہیں جیسے زفت کہ یہ تنہا مسمن ہے اگرچہ شدید السیلان ہو یا زفت کو ہمراہ کسی روغن کو اتنا روغن جو زفت کو سیلان میں لائے استعمال کو نہ کہ تھوڑا لگائے اور کبھی تنہا زفت کو آگ میں گرم کر کے جب تکھل جائے استعمال کرتے ہیں کہ چمٹ جائے اور جب منجھڑ اور بستہ ہو جاتا ہے چھوڑا لیتے ہیں کہ یہ ترکیب جذب غذا کرتی ہے اوسی عضو کی طرف جس پر لگایا جائے اور غذا کو اوسی عضو میں بند کر دیتی ہے۔ اور قوت جاؤ بہ کو متنبہ کرتی ہے اور اگر برووت بسبب صغفہ کو عارض ہو اوسے دور کرتی ہے یا انسداد مسام کی بسبب برووت عارض ہوئی ہو اوسے بھی زائل کرتی ہے اور لزجت اور غثت پیدا کرتی ہے اور اسقدر یوبست مسامات ہو جاتی ہے گویا کہ مستحیل ہو گئی جو عضو کھڑے کر اوس سے جدا نہیں ہوتی۔ جب گرمیوں کی فصل میں اسکا استعمال کریں واجب ہو کہ روزانہ ایک ہی مرتبہ لگائیں اور جاتوں میں دو مرتبہ۔ اور جس فصل میں زفت کا لطوخ کریں ملاحظہ کرنا چاہیے کہ اوسکی جیسیدگی عضو میں لبرعت ہوتی ہے یا دیرین اور عضو مذکور میں سرخی اور دیگر آثار میں سرعت اور لطو کا خیال کریں۔ اسلیے کہ اگر زفت کا اثر جلد اور رعت ظاہر ہو پھر اوسکے چھوڑانے پرن دیر نہ کرنی چاہیے بلکہ جلد اوسے چھوڑا لینا لازم ہے بلکہ بیشتر تو اسقدر کافی ہوتا ہے کہ اگر گرم

یہ
نیچے
بند
ہو
چھوڑنا

اوجھرا سکو لگایا اور اوہ جب سرد ہو گئی تھوڑا لیا۔ کبھی زفت کو لگانے سے پہلے دھک سرخ اور خشن جو بھلا بت ہوتا ہے
 ہوتا ہے اور دھک کر کے بعد از ان طلای زفت کرتے ہیں۔ یا عضو لاغر کو پہلے بید کی چھری سے جو ہموار ہوا اور اوہ میں گرہ
 یا شاخین نمونہ بلکہ خوب چکنی اور ہموار ہوا۔ اس میں کسی قسم کا روغن لگا کر اس قدر چوٹ لگاتے ہیں کہ عضو منورل سرخ
 ہو جائے اور پھول جائے اس کے بعد زفت کو لگاتے ہیں اس لیے کہ زیادہ مالش اور زیادہ چوٹ لگانا محمل عضو ہے جو خلاف مقصد
 ہے لہذا معتدل مالش اور چوٹ لگانے کے بعد زفت کو آتش معتدل کے قریب گرم کر کے لگا دین جس وقت منجمد ہو جائے
 اور سرد ہو وہ ختمہ چھوڑ لینا چاہیے۔ اور بہتر یہ ہے کہ قبل زفت لگانے کے عضو پر گرم پانی جس میں کچھ مقدار لیں بھی ہو ڈالا جائے بعد
 اس کے زفت کا بطوخ کو بن۔ آہا کو کبھی اور قفری یعنی پانی زمین یا بے گیارہ کو یہ بھی اگر بدن پر ڈالے جائے جو جذب غذا
 بدن کی طرف کرتے ہیں جالینوس کہتا ہے میں نے ایک شخص کو دیکھا کہ اس نے اسی تدبیر سے ایک لڑکے کو فربہ اس قدر کر دیا کہ وہ
 لڑکا سمین الاوراک یعنی فربہ سرین ہو گیا اور تھوڑے زمانہ تک اس تدبیر کو اس نے کیا تھا۔ جب کو بوسے زفت ناگوار ہو جائے
 کہ آب سرد کا استعمال کرے اور سارے جسم پر بخند حایانی ہو پچاوی یا عضو خاص پر بہترین اوقات آب سرد کے استعمال کا
 وہی ہے جس وقت طوخ زفت یا طوخ دیگر بدن پر لگایا جائے کہ اس وقت آب سرد کے پونچانے سے کیا عجب ہو کہ قوت جاذبہ
 خون کو بہت جلد جذب کرے۔ اگر فربہ کی تدبیر زمانہ دراز تک کی جائے کہ اسے گھٹنا اور نا امید ہو کہ تدبیر سے دست بردار ہو
 نہ جائے بلکہ واجب ہو کہ مواظبت اور مداومت استعمال طوفا و غیرہ کی کرے اور ختمہ یا سہ سخت سردی دھک اور مالش کرے
 اور آب گرم کو بدن پر ڈالا کرے اس کے بعد ہاتھ کو مالش کرے اس کے بعد زفت کا طوخ لگائے کبھی سوامی مالش کے اور ذریعہ
 سو بھی جذب خون کا کیا مناسب ہوتا ہو بلکہ ادویہ مجربہ جیسے حافرقہ اور کبریت اور شافیسافیرہ سے جذب خون کی تدبیر
 کیجاتی ہے۔ اعضاے بدنی میں سے بعض عضو ایسے بھی ہیں جس کے فربہ کرنے میں غذا و محتاد سے زیادہ کی ضرورت
 ہوتی ہے اس لیے کہ ان میں حصہ غذا جو پونچتا ہے زیادہ تحلیل پایا جاتا ہے اور فربہ کرنے میں زیادہ بقیہ تحلیل شدہ سے وہ عضو ختم
 ہوتے ہیں خصوصاً کہ دھک اور مالش سے کبھی تحلیل بھی پیدا ہوتی ہے اسب لازم ہے کہ ہم ادویہ متناولہ اور حقہا سے
 مناسبہ کو بیان کریں۔ کھانے پینے کی دواؤں سے غرض یہ ہے کہ مضغ غذا پر معین ہوں اور جس غذا کا معده میں کچھ
 امعا میں تھوڑی دیر قوت ماسکہ غذا کو روکے اور دوا کے اثر سے تغذیہ غذا کی رنگوں کی راہ سے جاکر تک ہوا و یہ اثر
 مدرات معتدل سے پیدا ہوتا ہے خصوصاً جب وہ مدرات اتنا طعام میں خواہ بعد طعام کے مستعمل ہوں تھوڑی دیر بعد
 بعد از ان اس غذا کو بہتہ کر یا عضو منورل میں درکار ہے اور یہ اثر ادویہ مبرورہ اور مخدرہ سے جیسے بھنگ وغیرہ اور ادویہ
 خاصہ وہ معتدل مزاجوں کے واسطے بہت برتر اشیا میں ترتیب جمید باوام اور بندق مقشر اور حیات الخضر اور پستہ
 اور شہد انج اور حب صنوبر کبار شہد میں ملا کر گولیاں برابر حوزہ کے بنا تین اور ہر روز بقدر پانچ جزات کے دن جزات
 تک استعمال کریں اور اس کے اوپر شراب میں یہ دوا فربہ بھی کرتی ہے اور رنگ بھی اچھا پیدا کرتی ہو اور مقوی باہ بھی ہے
 ایضاً ایک کولہ در دسمید اور پانچ اوقیہ ضرورت کو گاسے کے کمن میں ملا تین جوازہ ہوا و پھر اسکی قرص بنالیں اور صبح
 شام کھایا کریں۔ یا بندق مقشر اور حیات الخضر اور دسمسم اور خشتاں بموزن لیکر کبھی لینے چوب اسکی نصف جزو ختمہ سپید

ہم وزن سکے ہر ایک صبح کو اور بروقت سونے کے خوب سا کھایا کریں میں درہم تک ترتیب جو منسوب ہے حکیم کندی کی طرف اشارہ کیا ہے ہر صبح بیدار ہو کر منقشہ کو لیکر آب پستہ آگے منسجم اور دو رطل شہد و شکر تازہ اور اولین صبح تا زیادہ آگے اور سمین گوندھ سکے گوندھیں اور پھر اس کے قرض ہزار ہینالین کہ وقتان ہر قرض کا دھیرہ اوقیہ کا ہوا اسکے بعد پختہ کریں اور سوکھا دالین ہر روز دو قرض کوٹ کر تناول کیا کریں ترتیب بخیر جو لاغری مٹی کی خورش اور سدہ ہائے اطراف جگر سے اور بوجہ صفار یعنی مرض پیلہ سے پیدا ہوا اسکے واسطے یہ نسخہ ہے۔ زہیب جنید لیکر اوس پر بقدر چار چند وزن کے پانی ڈالیں اور اتنا جوش دین کہ آدھا پانی چل جائے اور ہر قرض پر زہیب کے دو رطل خبث الحدید اور ایک کف اجوائن اور ایک کف دست برابر شکر اور ایک کف دست صغیر دالین جب دو روز یا تین روز خوب تر ہے ہمارا بقدر ایک رطل کے پی لین اور تین گھنٹہ کے بعد روٹی ہمراہ کھجور اور کرات کے تناول کریں اور بنید قوی اوسکے اور بقدر ایک رطل کے استعمال کریں پھر خبث سات گھنٹہ کھجور یا تین گھنٹہ گوشت فرہ کا استعمال کریں اور دوسرے تین رطل بنید تناول کریں کہ یہ ترکیب قوی مزاجوں میں تاثیر عجیب کرتی ہے اور رنگ چھا پیدا کرتی ہے ایضا کثیر اور تخم خشخاش اور جوز چندم افیمین اور کیر اور کیر یا اور زربناد اور مناث ہر واحد ساڑھے تین درہم سبکو کو ٹکر منسجم میں جوش دین اور دوسرے تین آرد نخود اضافہ کریں اور ہر روز تیس درہم تک تناول کریں اور ہمراہ اوسکے روغن زرد میں دودھ اور شکر ڈال کر سوختہ کریں اور بعد اسکے تناول کے استھام خفیف بھی کرنا چاہیے ایضا مناث پیاس درہم خربق بیض درہم کثیر اجوائن سم زربناد تین درہم چھانین اور سوم حصہ مجموع کے جو سمید اور سقندر یعنی ثلث مجموع کی نو ز منقشہ اور ثلث اس مجموعہ کا وزن شکر چھانینی اضافہ کر کے ہر روز بقدر بیس درہم بجیر کے دودھ میں او شیرہ انگوڑہ کو دلو کا وزن ایک رطل کا ہو جو بنا کر استعمال کریں اور یہ فروبی اور کی تفصیل میں ترتیب یہی لبوب ہیں اور روٹیان و دالمی ہونی اور کندر اور سیلا خصوصاً ہمراہ سویق کو اور سیلا علاوہ نفع تسین کے سویق کے نفع کو دور کرتا ہے اور جب نہمنہ بھی اس طرح مفید ہے مگر عمدہ میں دیر تک ٹھہرنا اور منفاث اور زربناد اور سمین اور حلاہ او یہ جو محرک منی ہوں جیسے پنبوس اور کر سنہ اور تو نیا وغیرہ یہ ایک دوا ایسی ہے گویا ناخاصہ فریبی پیدا کرتی ہے شہد بھی لیکر خشاک کریں اور کو ٹکر ہمراہ سویق کے استعمال کریں اور گرم مزاج کو بہت مفید ہے تدبیر حسب واسطے مجرورین کے فوج رائب حلوائین مٹھو مٹھو وہی کا وہ وہی جو اچھی طرح لبتہ نہ ہوا ہوا ورنہ ہوسمین ترشی خٹائن کی موثر ہوئی ہو بلکہ ابھی اوسکا لبتہ ہونا شروع ہی تھا اور دہنیت اور آرنی تھی اوسوقت اوسکی چھانچہ یعنی مٹھا بناتین تاکہ بوجہ سبکی کے سرلیح المقوذ ہوا ایسے مٹھے کو مہزول بقدر نصف رطل کے پی جائے اور تین گھنٹہ صبر کرے تاکہ یہ مٹھے خوب ہضم ہو جائے پھر دوبارہ اسی قدر تناول کرے اور غذا کو رات تک نالٹا رہے اور رات کو چورہ فرہ مرغ کی غذائین اختیار کرے اور اگر متحمل نہ ہو تو شراب رقیق ابض کا بھی استعمال کرے پھر اگر قبل از وقت عشا کے استھام کرے غذا اور شراب کے پہلے اور تھوڑا سا بنید رقیق اور صافی بہ قدر ایک قح کے پی لیا ہو اور جام سے نکل کر غذا اوشب تناول کرے یہ بہت اچھی تدبیر ہے نسخہ دیگر بخود کو لیکر دودھ میں ترکہ دے ایک شبانہ روز اور ہر روز دودھ بدلا کرے اور شبانہ روز سے زیادہ چنے کو اس طرح دودھ میں پروردہ کریں یہ بھی جائز ہے اوسکو بعد

مقام پر مذکور ہو چکے مگر ایک نسخہ کو بیان بھی لکھتا ہوں حقیقتہ فرہ کبے کی سری لکھ کر خوب صاف کریں اور اسکے بعد خوب کوٹ ڈالیں اور نصف رطل الیہ اور دو رطل دودھ و سرسہ اضافہ کریں بعد ازاں گندم اور ارزا اور خود او بیلے ہوئے پڑھ چارم رطل اس طرح لیں کہ پہلے ان خوب کو پانی میں خوب ملا لیں اور اس پر سیسہ کو مع پانی کے اور اجڑا پڑا لیں اور پھر سبکو پکاتیں تنور میں تا ایک خوب گل جاسے اور سری بھی گل جاسے اور سبکو چھانیں اور شوربا کی روغن و ارتقین اوقیہ اور دم دو اوقیہ رقیق لوز اور آرد جوزین ہوا حد ایک و قیہ بڑھا کر احتقان کریں اور فوراً اسی حالت سے سورین فصل

تسمین عضو عضوی جداگانہ ہر ایک عضو کو فرہ کرنے کا طریقہ مثلاً ہاتھ پاؤں ہونٹھ اور ناک او قصبہ غیرہ کا عضو کی قریبی ممکن وہی ہے جو دلک اور مالش سے اوس عضو کی ہوگی اور مشروب کوئی پھر ایسی نہیں ہے جو خاص ایک عضو سے تعلق تسمین کا رکھتی ہو بلکہ وہ تمام بدن کی تسمین عموماً کوئی ایک البتہ عضو خاص کی تسمین اسی طرح ہوگی کہ غذا کو حاصل و اس عضو کی طرف جذب کریں اور اوسے عضو میں پھیل دین اور غذا کو بطرف طبع عضو ہڈا کے پھر دین کہ مناسبت پیدا ہو جائے۔ اور یہ امور جیسا کہ اوپر مذکور ہو چکا دلک و نمز بانٹشونت سے پھر او وہ نمزہ پھر دلک و نمزہ پھر دلک قومی کرنے سے اوسکے بعد آب فاتر کی ریزش اوسکے بعد زفت کا استعمال کرنا اس سے حاصل ہوتا ہے۔ بعض لوگ علق بری کو جو کر مہا سرخ میں قائم مقام زفت کی تجویز کرتے ہیں اور اوپر معلوم ہو چکا کہ زفت کا استعمال کیونکر کرنا چاہیے۔ مادہ کا عضو مطلوب کی طرف متوجہ کرنا پس تہی تدبیر سے ہو سکتا ہے کہ اور عضو کی طرف جانے کی راہ بند کی جائے اور اسی عضو کی طرف کی راہ کھلی رہے یا مقسم غذا یعنی جہان سے تقسیم غذا کی ہوتی ہے اوسے جگہ راہ آمد غذا عضو مخصوص کی کھول دیجائے اور دوسری طرف کی بند کی جائے اور یہ سب مورخوں نے بیان ہو چکے ہیں بعض اعضا کو اعمال جدید یعنی لوبے کے آلات سے اعمال چند کرنے کی بھی حاجت ہوتی ہے جیسے ہونٹھ اور ناک اور کان اور دیگر مقامات میں اسکا بیان ہو چکا ہے۔ اطباء کہتا ہے کہ اگر ہونٹھ اور ناک ناقص ہوں لازم ہے کہ وسط کو تراش ڈالیں اور جلد کو ہر دو جانب کی چھیل کر جو گوشت پر تیز ہے اور سخت ہو گیا ہو او کو کاٹ ڈالیں پس ہونٹھ بڑھ جائیگا اور تقلص یعنی سہمناہن او کا جاتا رہیگا۔ فصل فرہی کے عیوب کا بیان حد سے زیادہ فرہی بدن کے لیے بمنزلہ بریوں قیدی کے ہے کہ حرکت اور نہ وقت یعنی برخواست اور تصرف بدنی سے باز رکھتی ہے عروق میں ایسی تنگی پیدا کرتی ہے کہ روانگی روح کی اندر عروق کے دشوار ہو جاتی ہے اور ایسی جمود اور کمی حرکت سے روح حرارت غریزی روح کی قریب بچھو اور منطقی ہونی کی ہو جاتی ہے اور یہی سبب ہے کہ فرہ آدمیوں میں نسیم ہوا کو منا سب پہنچو نہیں پاتی کہ اوسکے فراجون میں فساد آجاتا ہے (اور ہمیشہ خواہ اکثر) اونکی نسبت بھی خوف رہتا ہے کہ خون اوسکے بدن کا کسی تنگ راہ سے خارج بدن کی طرف برآمد نہ ہو اور بیشتر کوئی نہ کوئی رنگ اوسکے بدن کی ایسی پھٹ جاتی ہے اور اسقدر خون ذفقہ اوس سے نکلتا ہے کہ اونکو قتل کرتا ہے اور شاعروانگی میں آئے خون ہلاک کے خواہ اوس سے کہی قدر پہلے ضیق نفس اور خفقان او میں عارض ہوتا ہے پس ایسی حالت میں انکا تذکرہ بذریعہ قصد کے کرنا چاہیے۔ ایسی ہی فرہ آدمی خلاصہ زبون حالی اونکی بھی ہے کہ ہمیشہ گم معاجات پر آمادہ رہتے ہیں اور جو فرہ کہ حد بلخ فرہی کو پہنچ گئی ان میں موت جلد تر آتی ہے خصوصاً اگر ابتداء سے سن میں فرہ ہوئے ہیں کہ اونکی رگین بہت ہلکی

اور رنگ جاتی ہیں اور وہی لوگ عرض آفات فالج اور سکے اور خفقان اور ذرب کر بھی ہوتے ہیں ذرب یعنی اسہال کا مرض اور نکل سبب
 طوبت کو عارض ہوتا ہے اور وہی لوگ اکثر تسوس نفس و غشی اور حمیات روہ میں مبتلا ہوتے ہیں۔ بھوک اور پیاس پر بالکل اوجھڑ
 صبر نہیں ہوتا ہے اس لیے کہ منافذ روح میں اونگے ٹنگی ہوتی ہے اور بروہ مزاج پر غالب ہو اور خون میں کمی ہے اور لخم کی کثرت
 ہے۔ کوئی آدمی فری کی حد زائد پر نہ ہو چکا کہ یہ کہ باہر مزاج ہو جائے اور اسی سبب سو وہ لوگ لا ولہ رہتے ہیں اور قوت جامع
 اومین کم تر ہوتی ہے اور مینی بھی اومین کم پیدا ہوتی ہے۔ یہی حال فرہ عورات کا ہے کہ وہ حاملہ نہیں ہوتی ہیں اور اگر حاملہ
 بھی ہو جائیں تو اسقاط جنین کر دیتی ہیں اور شہوت بھی اومین ضعیف تر ہوتی ہے۔ ایسے ہی فرہ زن و مرد اگر ان کا علاج
 کسی مرض کا بذریعہ ادویہ کے کیا جائے اور دوا کارگون میں ہو کر اونگے اعضا تک غالباً نہیں ہو چکے پاتا ہے کہ بہت قلیل
 اثر کہ جسکا پونچنا اور نہ پونچنا برابر ہے اور جب مرض ہونے میں جلد اچھے نہیں ہوتے اس لیے کہ جس کی قوت اونگی ضعیف ہو
 فصد کھولنی اونگی دشوار ہے مسهل دینے میں اونگے خطرہ ہے کہ بیشتر ادویہ مسهل سے تحریک اخلاط ہو جاتی ہے اور بعد تحریک
 کے اول اخلاط کو راستہ نفوذ کا بطرف عروق کے ملتا نہیں کہ ٹنگی اور پری عروق کی مانع نفوذ ہے اسی سبب سو مسهل سے
 اونگی تلف جان کی نوبت ہو چکی ہو کر دوا کو مسهل نے کہ قدر تحمل بھی کیا سو اویزاد ہی کے اور کوئی نتیجہ تر تب نہوگا ایسی
 کہ خارج زہری اور نکالو جو ضیق منافذ کے ضعیف ہے۔ اور سمجھنے بیان کیا ہے کہ فاضل اور عمدہ حالت میں وہی ہے جو لاغری
 اور فرہی میں معتدل ہو خصوصاً سن پری میں اگر چہ کہ اور تکلیف وہ ہے اور حرکت سے بوجہ ضعف کو مانع ہوتی ہے مگر اوکو
 پہرہ جو دلائل طوبت کو ہوتے ہیں اوسے سبب سو طول عمر کی بشارت دیتی ہے **فصل الاغز کرنے کی تدبیر**
 فرہی کی تدبیر سے مخالفت تدبیر کرنے سے لاغری پیدا ہوتی ہے مثلاً غذا میں کمی کرنی اور عقب حالت گر سنگی کے حجام
 اور ریاضت شدید کرنا۔ اور بھوکہ لگنے پر بھی دیر تک غذا نہ دینا اور غذا بھی ایسی ہونی چاہیے جس میں تغذیر بدن کم ہو اور
 غذا خشک اور تیز اور شور مکیں مثل عدس اور کومح یا وہ غذا تین جو کہ سرکہ ملا کر طیار ہوتی ہیں روٹی اور کوثر خشکار اور شور
 دینی ممکن ہو اور لازم ہے کہ تو اہل حارہ اونگی غذا تین بروقت پکانے کے زیادہ والی جائیں۔ اون لوگون کی تعلیل غذا پر
 زیادہ چرب اور روغن دار کھانے سے بھی ہو سکے علاوہ اون اوصاف کو جو اوپر مذکور ہو چکے اس لیے کہ زیادہ روغن دار غذا
 بہت جلد آدمی میر ہو جاتا ہے خصوصاً یہ لوگ کہ انکی بھوک تو خود ہی کم ہے اور شہوت ضعیف اور چاہیے کہ طعام اونکا ایک
 ہی مرتبہ ہو یعنی بدفعات نہ یا جائے اور اگر کوئی آدمی مجموعہ معلوم ہو اوکی تحلیل پر اعانت کرنی چاہیے اس طرح کہ زیادہ صحت عنیفہ
 اور درشتی بدن اونکے متخاض اور وحیلہ کرنے چاہئیں کڑے خشونت دار اور کھر کھر سے اس طرح فرش خواب بھی
 خشونت دار تجویز کرنا چاہیے اب سرکہ بولاب گرم کا استعمال دیوار و روکی جگہ ہوا گرم تکلیف مسات کی فکر ہمیشہ کرنی چاہی کہ مسات
 بند ہو جائیں اور بدن متخفف ہو کر لیجے سمٹ کر شعر مرہ پر آمادہ ہو پس قبول غذا نہ کرے گا اور تحمل معتدل سے اونکے
 بدن کو روکنا چاہیے کہ یہی تحلیل مقدمہ انجذاب ہے غذا وغیرہ کا بچہ اگر قصل گرہ ہو بدن کھلا رکھنا چاہیے تاکہ تحلیل زیادہ ہو
 کہ جس قدر غذا وغیرہ جذب ہوتی ہے اوس سے زیادہ تحلیل پیدا ہوگا۔ اور ہتفر اغات اور قے غیر معتدل کا التزام رہے
 اس لیے قے جو معتدل ہے قبل طعام ہو یا بعد طعام اوس سے تشمین بدن پیدا ہوتی ہے بان زیادہ قے کرنے سے لاغری

پیدا ہوتی ہے۔ جو مزاج معدث فرہی کا کسی بدن میں ہے اگر وہ مزاج بارد ہو تو اس کا حالہ نسخین سے کرنا چاہیے اور اگر حرارت معتدلہ معدث فرہی کی ہو تو اس کا حالہ برودت خواہ حرارت مفرطہ کی طرف کرنا چاہیے اس لیے کہ اکثر نڈازہ معدث فرہی کی دور کرنے والی حرارت مفرطہ ہوتی ہے اور برودت کے ایسا ہی اثر پیدا ہوتا ہے اور یہ تبدیل مزاج استعمال اور وہ مطلقہ ہوتی ہے اور جارج مزاج کے واسطے بھی ادویہ مطلقہ نافع ہیں۔ رواج ہے کہ اونہ تحمل ریاضات سخت اور درشت کا اور استغراغ کھانگ کرایا جائے اس لیے کہ یہ دونوں تدبیریں اخلاط میں تین طرح کے اثر کرتی ہیں اور ہر ایک اثر لاغری پیدا کرتی ہے اور یہ محین ہے (۱) اثر یہ ہے کہ خلط بدن کی ترقیق پیدا کرنا اور انعقاد لینے بستی سے خلط کو دور رکھنا (۲) وجہ یہ ہے کہ معرض تحلیل میں آجاتی ہو (۳) اثر یہ ہے کہ اگر پیدا کر کے اخلاط کو خیر عروق سے براہ بول دفع کرنا (۴) اثر یہ ہے کہ خون میں ایسی حدت پیدا ہوتی ہے کہ اس خون کو قوت جاذبہ ناپسند کرتی ہے اور جذب بدن نہیں ہوتا اور وہ مطلقہ اکثر اوقات وہی دوا ہیں جو اوجاع مفاصل میں بکارد آمد میں تجویز کی جاتی ہیں اور وہی ادویہ اور رابول پر زیادہ قوت رکھتی ہیں۔ مگر وہ ادویہ معتدلہ ہونی چاہیں کہ جب مختلط بہ غذا ہو جائیں غذا کو ہمراہ لیکر عروق کی طرف تو جھکریں اور تو جو مواد کی روایت عروق کی طرف خواہ ناحیہ بول کی طرف نہ سکین۔ ہاں اگر مضہم ثانی کے بعد تحمل ہوں تو البتہ جگر پر یا ریا و غذا اکثر اور اس وقت ان کا فعل اولی شروع ہوتا ہے۔ بلکہ وہ ادویہ مطلقہ یہاں مناسب ہیں جو اخلاط سے متمیز رہیں اور جذب اخلاط کریں سو اوجہ عروق سے تاکہ عروق بیکتور گرسنہ رہیں اور جملہ افعال جو لاغری پیدا کرنے میں درکار ہیں عروق سے صادر ہوں۔ نہیں ادویہ اور ارضیں بھی کرتی ہیں اور بقوت مدحیض ہوتی ہیں اور اسی وجہ سے لاغری پیدا کرتی ہیں عورتوں کے واسطے ادویہ جیسے جبلیانا اور تخم سداب زراوند مرچ فطر اسالیون جعدہ سندوس میں بھی قوت لاغر کرنے کی ہے مخالف قوت کہ پاکی۔ اور ملک محمول میں قوت لاغری پیدا کرنے کی عجیب تر ہے اسبطح تخم کرفس۔ اور زاج بھی لاغری پیدا کرتی ہے اور قوی الاثر ہے مگر اس کے استعمال میں خطرہ ہے مزخوش بھی تر ہو لاغری پیدا کرنے میں مگر ہم ایک نبات ہندی جو بنام چٹ چٹ مشہور ہے اور کہیں کہیں انجھا جھا بھی کہتے ہیں اس کی بالیاں جو کڑوں میں لپیٹ جاتی ہیں اس کے اندر مفرطہ کھتا ہے جیسے چاول اور سکنی کھیر دو دھ میں پکا کر کھانے سے سقوط اشتہا اس وجہ ہوتا ہے کہ یہ چٹہ کشتی لیتے ہیں اور صبح کبھی میں عجب ہے اس غذا سے بھی لاغری اچھی طرح پیدا ہوتی ہے یہ دوا یاد گار مترجم سے دہر ترجمہ ہوتی ہے متن مرکبات ادویہ صفت دوائے مرکب زراوند مرچ ایکدریم قنطاریون و قیق و ثلث دریم کے جبلیا رومی جعدہ فطر اسالیون ملح الافاعی ہر واحد تین دریم سب ادویہ ایک خوراک ہے دوائے قومی بنج قشار الحار بنج خطمی بنج جاو شیران سب کو بوزن ایکدریم لیکر استعمال کریں ایضاً تخم ناخواہ تخم سداب کمون ہوزن ہر ہر جو مزخوش خشک اور بورہ چارم جزر ایک محمول ایک جزو مقدار شربت ہر روز بعد ایک شتال کے۔ ادویہ مطلقہ میں سے سرکہ اور ہر گئی نہارا استعمال کریں مگر جو شخص کہ شعیف العصب ہو اور جس کے زخم میں کسی طرح کی ایذا ہو اس سے لازم ہے کہ سرکہ سے پرہیز کرے۔ نہارا وٹھ کہ شراب پینے سے بھی کبھی لاغری پیدا ہوتی ہے اس لیے کہ تحلیل کرتی ہے اور عروق کو بخارات سے بھر دیتی ہے اگر مقدار کثیر ہو اور حیب بخارات سے عروق بھر گئے پھر اور طعام وغیرہ جو اس کے بعد تحمل ہو گا

اور سکو تبول ناسنگے۔ اس طرح ادویہ طبعہ کہ یہ بھی غذا کو عروق کی طرف جانے سے پھر دیتی ہیں اور جب ادویہ طبعہ کثرت سے استعمال
 ہوں قوت جاذبہ کسل مند ہو جاتی ہے اور عروق کو خوگری پہنچاتی ہے کہ جو غذا وغیرہ لوغین ہے اور نہ حرکت سے اس سے خالی کر دیتی
 ہیں اور بطرف امعاء کے وہ غذا چلی جاتی ہے۔ اور اگر ادویہ طبعہ کو بہرہ اور مردہ بھی شامل ہوں پھر عروق کی طرف کوئی شے نہ جائے
 اور تقویت ادویہ طبعہ کی ہو جائیگی۔ مگر ادویہ طبعہ لینے لائری اور خافت پیدا کنندہ کی تریاق بھی ہے اور نیز استعمال تریاق کا مجراہ
 ملح الافاسی کے یہی اثر پیدا کرتا ہے۔ دوا کو گرم اور سمجھوں ملائی اور سبھر مینا اور انفریو اور دودلک اور اٹھنا سیا اور امر و سیا اور طریض صبر
 طلا کرنا وادون کا ان لوگوں کے واسطے ایسی چیزوں کا لازم ہے جو مبر و ہوں اور مخد ہوں قوت جاذبہ کی اور انھیں ادویہ میں کس قدر
 سمیت بھی ہو جیسے شوکران اور بیج۔ اس قسم کی ادویہ جو تحلیل شدید کریں جیسے اوحان اور مروحات جنکی تحلیل قوی ہے اور
 کرنی چاہیں۔ واجب ہے کہ استھام اولن لوگوں کا نہا ر قبل از غذا کے ہوا اور ہوائی استھام ہوائی نہوا اور محلل ایسا ہو کہ تحلیل اسکی
 پایدار ہو نہ اسیکہ فقط جذب پر اکتفا کر کے اس استھام سے تحلیل نہ ہو سکے اور پھر بعد حمام کے فوراً غذا نہ دینی چاہیے بلکہ غذا کو روک کر
 بعد استھام سو رہنا چاہیے خواہ کوئی حرکت اور ریاضت کرنی چاہیے اور اسکے بعد استغفار یعنی تے کرانی چاہیے اور اسکے بعد غذا ہو
 یا تھوڑی سی غذا دینی چاہیے اور اسی سبب دودلک اور مالش متوالی اور محلل کرنی ضرور ہے **فصل تہذیب اعضا و جزیئہ**
 جیسے لیسان اور خصیہ اور ماتحہ پاؤں وغیرہ اس میں بھی انھیں احوال اور شد و ط کی طرف رجوع کرنا چاہیے جو تہذیب مطلق کے باب میں
 مذکور ہو چکا اور احانت معینات مخففہ سے بھی کرنی چاہیے مثلاً تسکین و تربید خواہ پی باندھنی اور ان را ہوں پر جدھر سے غذا اس
 عضو کی طرف آتی ہے اور رابطات کی بندش اور ہر وقت رابطات کو انھیں مسالک پر رکھنا کہ اس عضو پر اور غذا کو بطرف
 مقابل عضو مطلوب کے جذب کرنا منجملہ اطیہ کے جو خصیہ کو بڑھنے سے اور لیسان کو بزرگی سے پانچ ہوں یہ دوا ہے نسجہ اسکا
 قیمہ یا سپیدہ طبعی کو عصیر بیج میں آمینہ کر کے روغن آس اصافہ کریں اور بطور مروحات کے استعمال رہے۔ یا ہمیشہ طلا
 کرتے رہیں برادرہ حجر مس طلا پر طلا لگاتے رہیں سرکہ یا عصا رہ بیج ملا کر اسطرح بکثرت طلا کرنا شب کا ہر روز بھی موثر ہے **الخصا**
طین حرا وراز و دونون کو مپس کر ایک وز شہد ملا کر طلا کریں اور اسکے بعد آب سرد سے دھو ڈالیں اور مہینہ بھر میں تین مرتبہ
 ایسا ہی کریں۔ لیسان کے واسطے علاج مخصوص یہ ہے کہ زیرہ کو مپس کر ملا کر غذا کریں اور خوب سخت بندش کریں اور تین روز
 سرکہ میں کیر اچھلکھو بجھو کر اوپر رکھا کریں اور بعد تین روز کے بصل سوسن بعض غذا کریں اور اسکو تین روٹک نہ کھولیں اور
 مہینہ میں تین مرتبہ ایسا ہی کریں اب ہم ناخن کے امراض وغیرہ کا بیان کرتے ہیں **فصل بیان من داخس کے**
دھاری زبان من لبہری داخس کو کہتے ہیں (داخس ورم گرم جو بطور خراج کے ناخن کی طور میں پیدا ہوتا ہے اور بڑی
 صحت پیدا کرتا ہے اور درود شدیداوسہن موکم اور ایذا دہندہ ہوتا ہے کبھی قرعہ بھی رہتا ہے اور کٹ جاتے کی نوبت
 پہنچتی ہے اور کبھی داخس متفرج سے قرعہ رقیق بدلو کی ریش ہوتی ہے اسوقت انگلی کے گر جانے کا خطرہ ہوتا ہے اور نہایت
 ایذا سے تب بھی پیدا ہوتی ہے علاج اگر حاجت فصد اور اسہال کی ہو تو کرنا چاہیے کہ تلطیف غذا اور تربید غذا کی ضرور ہے
 علاج من داخس کے وہی طریقہ جاری کرنا لازم ہے جو اور اقسام اور ام کا ہے یعنی رعایت احوال اوقات ثلثہ ابتدا و تربید اور غلط
 کی جیسا کہ ابواب اور ام میں مذکور ہو چکا بیان بھی کرنی ضرور ہے ادویہ موضعیہ ابتدا میں واجب ہے کہ انگلی کو سرکہ گرم میں بویا کریں

جالیئوس نے تصریح کی ہے کہ یہ تدریجیہ دفع ہے اور خشک ماند ابتدائیں یہ دو دفع ہے خصوصاً ہمراہ تھالیہ یعنی سبوس کے پیمبر اور
جرک اور مریم کا فوجی جو کافور کی شکر سے طیار کیا جاوے وہ بھی نافع ہے افیون لعاب سپنول میں جو سرکہ میں نکالا گیا ہے وہ بھی زیادہ
نافع ہو مازو کو مگر ضماؤ کرنا بھی رافع اس ورم کا ہے اس طرح حوض ہماہرہ چرک گوش کے ضماؤ کرنے سے اجتماع مواد اس ورم کا رک جاتا
ہے تنہا حوض حید دفع ہے اور اسی طرح ساق اور برادہ علاج اور قافیا جسکو چاہیں ہماہرہ کنبجین کے ضماؤ کریں اسی طرح مازو شہد
ملاکر یہ بھی استحکام مرض کو نافع ہے اور ہمیشہ آب سرد میں او سکودو لوسے رہیں اور تسکین دے دو واسطے افیون کا ضماؤ عجیب اثر ہے
اور لعاب اسپنول ایسے وقت میں بھی نافع ہے یا مازو اور پوست اند ترش تو بال نخاس اور انجیر خشک سب ہموزن لیکر شہد یا رب
عشب شعلہ میں یا طاب میں گوندہ کر ضماؤ کریں اور جب قلعہ کا خیال ہو کسی قسم کا روغن یا رطوبت او سمین لگنے نہ پائے۔ رنج سوز
اور کندر سائندہ تنہا او اسکے ساتھ کوئی اور شے اور صابن اس رب عشب شعلہ میں بچتہ کر کے ضماؤ کرنے سے اکثر یہ ورم ٹوٹتا
ہے **دوا و خیر** اخس صبر اور کلندر اور کندر اور مازو شہد ملا کر استعمال کریں یہ کچھ واجب نہیں ہے کہ مبروات او وہ یہ راجحہ
کریں اسلئے کہ او وہ یہ بارہ جب وقت اول ابتدا کے تجاوز کرنے کے بعد لگائی جائیں گی ضرورت کثافت جلد پیدا کر نیکی اور مادہ
تھیکا کر ایک ہی جگہ ٹھہرا دینی اسی سبب سے درد میں شدت پیدا ہوگی اور ایسے وقت میں جو حرارت ظاہری واخس میں پائی
جاتی ہے او سکی طرف کچھ خیال کرنا چاہیے اگرچہ او سکی سوزش مثل آگ کو ہو بلکہ تحلیل اور تحفیف کی تدبیر کرنی چاہیے بیشتر روغن گرم
میں ڈبو کر تھوڑی دیر صبر کرنا اور پھر اسی طرح عمل کرنے سے زوال مرض ہو جاتا ہے۔ زمانہ وسط یعنی تریڈین کندر سپیکر واخس پر رکھنا
چاہیے یا زنگار لوسے کا اور کلونجی یہ بھی ایسی ہوئی الضما لعابات ملینہ اور جریان اسی طرح قرصہای انزروت اور موساس
اور چرک گوش حید علاج ہے قبل جمع ہونے مادہ کے۔ اور جب بھنگی ورم واخس کی شروع ہو جائے پھر او سپر تخم مرو اور بزر قطن
و ورم ملاکر رکھنا چاہیے۔ اور قرینیاہ انتہا کو اور جب مادہ مجتمع ہونے لگے لازم ہے کہ ٹک کو جلا کر زیت میں گوندہ کر ضماؤ کریں
اس سے درد میں تسکین پیدا ہوگی جب خوب طرح مادہ جمع ہو جائے او سوقت چاک کر دینا چاہیے مگر شکاف نازک اور چھوٹا ہونا چاہیے
تا کہ جب قدر الالیش او سمین سے خارج ہو جائے اور بروقت اخراج کے ایسی چیز دن کا ضماؤ کریں جو قوا بطن میں جیسے عدس اور
کلندر اور گاسرین یا سونق بنق یعنی بیرکاستو اور سونق قلعہ اور سونق زعفران۔ اور دقیق تر مس ہماہرہ شہد کے بھی اسے مفید ہے اور
جب متفرج ہو جائے پس صبر کا استعمال بہتر ہے او وہ سے اس طرح کندر ہماہرہ زرنج کے اور مریم زنگار مریم سپیدہ ملا کر اور انزروت
کے کپڑے میں جو شراب سو تر کیا ہو اور واجب ہے کہ اسوقت گوشت ناخن سے ہر طرف کے چھوڑا یا کریں اور جو گوشت ناخن
چھوڑ دیا کرے او سو کاٹ دلا کریں مریم حید جسکو فوس نے ذکر کیا ہے زنج سوختہ او کندر ایک ایک کچھ زنگار نصف چہد
میں ملا کر مریم طیار کریں الضما مریم اسی صفت کا پوست اند ترش اور مازو تو بال نخاس زنگار شہد ملا کر واخس پر لگا دیں اور خوب
کریں پانی اور تیل سے بچائیں مریم حید زنج سوختہ کندر بر واحد اکچہ زنگار نصف جزو مارا حاصل ملا کر مریم طیار کریں اور دوا
رکھیں اور بیشتر جب تامل اور شرنا واخس کا زیادہ ہوتا ہے استعمال غلذ لقیون کا بھی ہوتا ہے جو زرنج اور زنگار او چونہ سو کب
ہوتا ہے کہ یہ دوا قرعہ واخس کو سوکھا دے گی اور اس سے بہتر کوئی دوا نہ ہوگی جسوقت واخس متفرج سے مدہ بننے لگے پس داغ
دانا اور کٹوا ڈالنا چاہیے ورنہ ساری اونگلی کو سٹرا دیگی۔ شاید ہم اس مقام سے پہلے بھی واخس کے مرض کا بیان کر چکے

اب و بارہ بیان کر دیا ہے **فصل فی ان الفار اور شگافگی ناخون کے بیا نہیں اور نقشہ افطار اور جرب افطار**
 کا بیان ہے یہ اعراض ناخون کے سبب ہوتے ہیں اور مزاج سوداوی کے عارض ہوتے ہیں۔ جو قسم ناخن کی شکافہ ہوگی
 ایسی ہے کہ اجڑا ہوا دھندلا ہوا ہونے کی نوبت پہنچے اور گوشت ناخون سے اوسٹو لگا دیا ہو جائے اور چھننے کی ابتدا ہونے لگے اور
 اذان الفار کہتے ہیں اور علاج اس قسم کا کہ متقیہ بدن کی اس میں ضرورت ہے غلط سوداوی سے اگر غلبہ سودا کا ہو اور ادویہ مفید
 بعد متقیہ کی یہ ہیں کہ اشتراس پینچ خشی کو نمک خمر کے ساتھ درد شراب ملا کر صناد کرین یا بصل الفار کو بریان کر کے خشی
 روغن کنجد یا روغن کتان کے سمراہ اور حرف اور شہادہ کر کے خوب استواری سے بندش کریں اور حرف اور نمک خوب لگے
 لگانا سی بھی نفع ہوتا ہے اور تور ناخن کی کٹ جاتی ہیں اور اشتراس اور سرکہ بھی ملا کر تپہ ہیں اور اشتراس اور نمک اور درد شراب
 اور یہ ادویہ جرب اور نقشہ کو بھی مفید ہیں اس میں مصطلک سمراہ ملج جربیش کے مفید ہے **فصل تشنج اور تحف اور تجذم جوار**
 عارض ہوتا ہے یہ مرض ناخن کو بھی اکثر عارض ہوتے ہیں غلط سوداوی کے سبب سے اور اوس کے عارض سے ناخن پلٹ
 بھی جاتا ہے اور تشنج بھی پیدا ہوتا ہے اور ریشہ دار بھی ہوتا ہے اور جذام کی ایسی شکل پیدا ہوتی ہے اور اکثر کوئی قلع نغنے
 اوکھڑنے والی سے ناخن کو عارض ہوتی ہے پس جب اوکھڑنے اور جھنے کا اور اچھی طرح ثبات اور پایداری کا ارادہ ہوتا ہے تو
 پورا ہونے میں تاہم اور بار بار چھونے اور چھیرنے سے الم اور ایذا پیدا ہوتی ہے اور نیز جسد ناخن جم کر نکلتا ہے بعد اوکھڑنے کے وہ
 کیفیت ہوتا ہے اور اسی طرح ایسی بنے عنوانی کرتے کرتے سارا ناخون بد قطع اور بد نما ہوتا ہے لیس کے جو غذا حصہ میں ناخون
 کے آتی ہے اسباب مذکورہ بالا سے نفوذ اور تحلیل طبی اوسکا ہونے میں تاہم وہ غذا ناخن کی جڑ میں متراکم اور بجا ہوتی ہے
 اور اتنی ہی دیر بھرتی ہے جتنی دراصل صبح کے واسطے ٹھہرنے کی مقرر ہے اکثر معالجہ منتقوس اور متعفن کا چربی سے سات دن کیا
 جاتا ہے بعد اوسکے ناخون کو شیشہ کے کڑے سے اوکھڑا دلاتے ہیں اور اکثر کسی سقط اور گرہنے کی چوٹ سے ناخن گر جاتا ہے
 اور درد شدید پیدا ہو کر تپ پیدا کرتا ہے علاج اوس قسم تشنج وغیرہ کا جو غلط سوداوی کے سبب سے پیدا ہوا ہو پہلے ضرور ہے کہ
 استفراغ عام جو تمام بدن سے غلط کو دور کرے کیا جائے اور اگر سارے ناخن اسی شکل کے ہو گئے ہوں جب بھی متقیہ عام کرنا
 ضرور ہے اس میں طرح اصلاح غذا کی نہایت موافق تدبیر ہے۔ جو شخص شیلج کو پیا کرے اور ہمیشہ اسکی مداومت کرے اوسکی ناخن
 برابر ہو جائیں گے۔ اور اگر غلط سودا نے فقط ایک ہی ناخن کو ناقص کر دیا ہے اوسوقت معالجات موضوعیہ کا استعمال کرنا چاہیے
 اور یہ ادویہ موضوعیہ چند قسم کی ہیں بعض تو ایسی دوا ہے جو ناخن کو نرم کرے اوسکی پوست عمدہ بنانے کی محین ہوتی ہے جیسے چون
 سمراہ زرنج کے کہ اس کے لگانے سے ایسی کیفیت پیدا ہوتی ہے کہ چھری سے جسد چاہو تر اسٹو والو اور خوب صورت اوسکی بنا لو۔
 اس میں طرح صناد کرنا نفل فقاہ کا کہ یہ بھی ناخن کو ہموار کر دینے کے واسطے بذریعہ چھری وغیرہ کی عمدہ ذریعہ ہے اس میں طرح اگر بداشت
 اور تحمل ہاتھ کو ہوسکے موم کو گرم کر کے خوب گرمی اوسکی ناخن پر ہونے دیں اور جب نرمی آجائے ناخن کو درست کریں۔ صمغ
 سرکہ صناد جب یہ تلیں ناخن کے واسطے اور تخم کتان تشنج کے واسطے۔ بھیر کی چربی کا میل وغیرہ اگر خوب درست لگا کر ناخن
 باندھا جائے وہ بھی تلیں کر دیکھا اگر ایک مرتبہ کے استعمال سے پورا اثر نہ ہو کر رہے لگاتے رہیں تا انیکہ ناخن نرم ہو کر آمادہ ہمواری
 اور درستی ہو جائے **فصل حلیہ ناخن اوکھڑنے کی یعنی جو ناخن اپنی صورت اور رنگ میں بد نما ہو جائے اور سب طرح کے عیوب**

اشتراس اور سرکہ
 تشنج کو چھپا

اوسمین پیدا ہون اوسو اوکھڑین تاکہ اوسکے عوض اچھا درست ناخن جم جائے۔ صمغ سرو لیکر جو ناخن کہ خراب ہے اور دوسری اوسمین ہا
 کرتا ہے اوسمین چند روز اسکا ضما دکرین تاکہ نرم ہو جائے پھر کسی نی فیرہ سو اوسکی جڑ کو اوبھارین کہ اوس سے خون کثیر ہوگا اوسکے بعد
 لسن کوٹ کر ایک شبانہ روز اوسپر پانچدین پھر رات دن میں دو مرتبہ تازہ لسن کی بندش کریں کہ اسی طرح وہ گر جائیگا۔ ہمیشہ زیب
 خشک کی تھمید بخا اگر لیسو خن کو تھوری سی تدریس آدہ سقوط کر دیتی ہے خصوصاً اگر اوسکے ہمراہ جادو شیر بھی اضافہ کریں یا کرنب
 چربی کے ساتھ اگر پسکیر ضما دکرین۔ قوی ادویہ ناخن کے اوکھڑنے والی کینچ لینے لٹو مری ہے ایضاً دقیق بلوط اور تافیا اور دوسرے
 اور زانچ سب کو سرکہ میں ملا کر استعمال کریں اور ہمیشہ لگا کرین اور چند روز کے بعد کھولا کریں انصافاً زرنجان لینے سرخ اور زرد
 ہر تال اور زرد گندھک اور علک لبطم سرکہ ملا کر ضما دطیار کریں اور ساتویں روز اس لپ کو کھونا چاہیے **فصل** مراعات اور نگہداشت
 اوس ناخن تازہ کی بوجہ اوکھڑنے کے چاہیے۔ واجب ہے ایسی تدبیر کریں کہ ہوا وغیرہ سے یہ ناخن پوشیدہ رہے اور ہاتھ سے چونا بھی اوسکو
 نہ چاہیے اور ہوا لگنے بھی نہ پائے اور اسطرح کسی چیز سے چونا بھی اور اوسکو اپنے حال پر چھو کر بھول جائیں دگوا کوئی چیز بھی پیدا ہونی
 نہیں بہت مناسب و مفید ایسے ناخن کیواسطے یہ تدبیر ہے کہ ایک ٹوپی کی شکل کی خول جاندی کی ایسی طیار کریں جس میں چھوٹے
 چوٹے روزن بھی ہوں تاکہ اگر اوسکو ناخن پر رکھیں بالکل ہوا کو بند نہ کر دی پھر اگر ہوا کے پونچھ کو بوجہ زیادتی حرارت خواہ برودت
 کی منع کرنا مناسب ہو کسی شے سے اوس ٹوپی کو چھپا دیں اس ٹوپی کی شکل ایسی ہونی واجب ہے کہ کمانہ ناخن کی طرف سے دوسری
 اونگلی سے نہ ملے اور دیگر مقامات سے اور اونگلی سے اسکا ملنا کہ مضر نہیں ہے ایسی درست ٹوپی کو اوس ناخن پر چڑھا کر اور پھر اوپر
 حال ہو ایک ہا کمال بے خبر ہو جائیں کہ اسی زمانہ میں عمدہ اور خوبصورت ناخن جم کر طیار ہوگا **فصل** ناخن کے برص کا بیان اور اونکا
 علاج۔ جوز السرو کو خوب کوٹ کر سرکہ اور دقیق خصوصاً دقیق ترمس ملا کر ضما دکرین یہ دو اہر جو ناخن کو دہر کر دلی اسطرح تخم لنان ہمراہ حرف کو اسطرح
 ندی سوختہ ہر تال مرغ اور ایچ سفت تازہ امس خ میں عجیب النفع ہے خصوصاً ہمراہ زرنج احر کے یا ہمراہ جوز السرو کے اور غری السمک بھی عجیب
 اور بڑا اثر کرتی ہے اور بچہ حاضر بھی سرکہ سو طلا کیجاتی ہے **فصل** زردی جو ناخن پر آجاتی ہے مازو اور خشکی اور بٹکی چربی طلاء کریں خواہ
 نمونہ گا ملا کر استعمال کریں یا جرجیر یا یک پیس کر سرکہ ملا کر طلاء کریں **فصل** رضی اظفار کو فتنہ ہو جانا ناخن کا پہلے برگ اس اور برگ انار
 گدہ تہی جو نرم ہو اسپر طلاء کریں بعد ازاں طلیات کا استعمال کریں پھر اگر جدید انتشار پیدا ہو گیا ہے یا چھوٹے اوس ناخن تک پہونچا ہے اوسمین
 انتشار دے دیا ہے لیکن ابھی ناخن منتشر ہونے کی نوبت نہ پہونچی ہو اوسکا علاج شہوم مشہورہ اور قیر و طیات سے کرنا چاہیے **فصل** خون مردہ
 ناخن کو کچے کسی صدمہ کو منگی وغیرہ سے اکثر خون مردہ زیر ناخن رہ جاتا ہے۔ اوسکا علاج دقیق کو فتنہ ملا کر ضما دکرنا ہے اگر اس سے آرام نہ ملے
 و شکاری کی حاجت ہو لازم ہے کہ آبسانی ناخن کو چاک کریں اور چاک اور پیس میں ہوا دیر پھری یا شتر وغیرہ سے شگاف کریں تاکہ وہ خون نکلا جائے
 اگر اس ملک کرنے سے ناخن اوکھڑو کی نوبت پہونچو خون جاری کرنا چاہیے اور ناخن کو اوسکی جلد زیرین سے خوب ملا دینا چاہیے مگر نرمی اور خشکی
 کو ساتھ تاکہ اچھی نگہداشت ہو اور دوسرے پیدا ہو پھر چند روز کے بعد اوس کو دیکھنا چاہیے اور اگر اوسمین ریم لگی ہو ناخن کو ہلکا کر چاک کر کے نرمی
 ریم کو بھی نکالیں یہ بہت بھروسہ و درست کر کے باندھ دیں کہ چاک کرنا گوشت تک پہونچو ورنہ درد شدید پیدا ہوگا ایسی اہونگی کہ اس سے زیادہ بڑا دگی بلکہ
 چوبی درو کو ایک جلی ناخن میں جاتی ہے اوسقدر شگاف دینا چاہیے تاکہ ریم غرض بعد ازاں اور پھر ناخن سے ریم سلیقون سے فقط اور دیر باندھ جائیو۔

خاتمہ الصبح

منجانب مولوی سید تصدق حسین خلیفہ الصدق مترجم +

لائق حمد ثنا ذات پاک اوس واجب الوجود مجمع جمیع صفات کمال حکیم علی الاطلاق ہے کہ جسے قانون مکونات مافی السموات والارض کو
لفظ کن سے بنایا اور پیرہنہ ہزار عالم کو کتم عدم سے عرصہ گاہ وجود میں لایا۔ کالبد حیوانی کو طبائع متخالفہ و عناصر متضادہ کے ساتھ کیسے حسن
اعتدال سے باہم امتزاج و ربط و اتحاد روحانی عطا کیا کہ جسکے اور اک کہنے سے فہم رسائے عقلای جہان و فلاسفہ زمان کی ششدر و حیران ہے
ہر چند اپنے اپنے زمانے میں ہر ایک دانا و کامل بقراط و افلاطون و جالینوس وغیرہ نے اپنی عقل رسا و فکر آسمان سما سے علم شریکات و کیف
انرار الہیات میں بڑی بڑی مویشگافیان کین فہمیں اوٹھاتیں لیکن دریافت کہ حقیقت اشیا و انکا جہان عقل کل ہوا اعتراف و عجز
زبان پر آیا ہے جس جگہ انبیاء و صل علیہم الصلوٰۃ والسلام معرفت و تصور ہوں و ملائکہ کے کوائف قدرت قادر قدیر کو معذوریہ جا
افسان ضعیف البیان بہر حال (رع) خاموشی ارشادی تو حد ثنائی نسبت بہ سزاوار صلوٰۃ سجد و سلام سجد و کدوہ ذات تقدس صفات
حکیم حاذق و معالج امراض و وحی یعنی سید الکونین رسول الظلمین سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ جسکے ادنیٰ خداوند نسخہ نویس مطلب فیضان صحبت
بابرکت کے لب حیات بخش سے اعجاز مسیحائی ظہور میں لائی۔ صد ہا مردی صدائے تم باؤں اللہ سے جلالتے اور تحریہ و درود و سلام اوس
حضرت کے آل عظام اصحاب کے ام پر پیار کہ جنہوں نے ترویج قانون ایمانی و اجراء احکامات ربانی میں کمال جدوجہد کی اور جان و مال قرب
راہ خدا کیا اور تمامی خلق اللہ کے دلوں سے رنگ زلیخ و زلل کفر و شرک کا مٹایا اور تمامی بندگان خدا کو بیجا غرض و عوض
بفحوائض فرمان واجب لاؤعان کنتم خیر امۃ اخر حبت للناس مامرون بالعرف و تہمون عن المنکر کے ہدایت کیا جس کو سزاوار علیہ السلام استقام
ضلالت و مریضیان الکلام غوائت نے شفا و کلی پائی صلی اللہ علیہ وآلہ اصحابہ اجمعین با بعد ما بران فن طبابت و کمالان علم و خدات و شائقان علم
فنون کے نقش خاطر ہو کر ہر امر پر ہی ہے محتاج دلیل نہیں جملہ علوم سے دو علم کی محتاج کل عالم میں ایک علم ادیان و دوسر علم ابدان پس بقول صاحب
وافش و فرنگ علم ابدان مقدم ہے علم ادیان پر اس لیل سو کہ عبادت کے لیے حصول صحت مقدم ہے جب تک کہ صحت ہوگی عبادت بھی
بخصوصی ہی کی حیثیت نامہ ادا نہیں ہو سکتی۔ اس صورت میں علم ابدان یعنی علم طب کا ہر فرد بشری ہویش صاحب خرد و پر لابی ہے
کہ جس سے ثوابت و حینت اور دنیا کی توقیر و عزت حاصل ہوتی ہے ہر چند اس مطبع میں عنایت ایزدی سے بہت سی کتابیں طب کی زبان
عربی و فارسی و اردو و ہر اسہ یا ترجمہ ہو کر چھپی ہیں کہ جس سے ہر ایک کم استعداد و کم سواد نے بھی فائدہ اٹھایا ہے یہ ایک نیک نتیجہ بلند و مستطاب
حسن نتی مالک مطبع ہے ہمیشہ سے بہت ارجمند مصروف اشاعت علوم و فنون رہی ہے و فائدہ رسانی عام خلایق مد نظر ہے چنانچہ
بالفضل جلد ہفتم قانون شیخ الرئیس حکیم ابوعلی بن سینا کہ باتفاق حکماء و اطباء زمانہ کو بہت معتبر اور مستند ہو اور فن طب میں
اعلیٰ درجہ کی کتاب ہو ترجمہ ہوا ہے چونکہ اصل کتاب عربی کی عبارت و قیوت تھی ہر فارسی دان و اردو خوان اس کے منافع مضامین سے
بے نصیب بنے لہذا اس کتاب نایاب کا منجانب مطبع اور دوسرے بخلا میں فاضل کامل طبیب حاذق مولوی سید صلاح الدین صاحب
نہایت عمدگی و خوش بیانی و فصاحت لسانی سے ترجمہ کیا پوری کتاب نامور و نایاب یعنی قانون شیخ الرئیس کی پانچ جلدیں ہیں جلد
کلیات میں جس کا ترجمہ مولوی صاحب مذکور الصدر نے فرمایا اور نہایت صحت سے مطبع ہذا میں سابق مطبع ہوا ہے جلد ثانی مفردات میں

جلد ثالث معالجات میں جلد رابع حیات میں جلد خامس قراہینیات و مرکبات میں جلد سوم معالجات کا ایک ٹکڑا، ہاتھ جوڑکا
 ہر جلد فراغ و اتمام ترجمہ یہ جلد سوم بھی چھپ کر ملاحظہ شد اُنقین میں گذر گیا جلد چہارم یعنی کتاب ہذا مشتمل ہے سات فن ہیں
 اول میں اس فصل میں فصل پنجم پانچ مقامات پر مذکور ہے۔ اول فن و دوسرا پیشین بینی و پیشین گوئی و شناخت سوال امراض اور احکام
 میں اس فن میں دو مقامات ہیں۔ فن تیسرا اور ام اور اس کے بیان میں اور اس فن میں تین مقامات ہیں۔ فن چوتھا
 تفرق و اتصال کا بیان اس فن میں چار مقامات ہیں فن پانچواں جبر و کسر کے بیان میں اور اس میں تین مقامات ہیں فن چھٹا سم
 کے بیان میں اور اس میں پانچ مقامات ہیں۔ فن ساتواں کتاب الزہدیت اسمیں مجمل بیان زہدیت کا ہے اور اس فن میں چار مقامات
 ہیں اور ہر ایک فن کے مقالوں میں متعدد فصلیں ہیں جن میں ہر ایک مرض کا بیان بشیخ و بسط تمام مذکور ہے ہاں ان نظر اگر غور
 کیا جاوے تو وضع ہوتا ہے کہ کیسے اعلیٰ درجہ کی کتاب ہے۔ ہر جگہ فہم و ادراک سے فہوم و عقول حکماء و متقدمین و علماء ماہرین کا ہے
 و قاصر رہی اس کے مطالب ریکہ و مقاصد زکیہ کو اونکے اذنان عالیہ نہ پہنچ سکے۔ چہ جائے اطباء و درجہ اوسط و ادنیٰ جنکو مہارت فہم
 زبان عربی نہ ہو وہ اس سے کیونکر آخدا رب کر سکیں ظاہر ہے کہ تصنیف و تالیف کتب ہر علم و فن سے افادہ عام و اہل کمال ملحوظ و نظر
 ہوتا ہے جس قدر و قاتق مطالب مشککہ کو الفاظ لطیفہ میں منطوی کرے کہ ہر ایک کے اذیان صافیہ اس کے فہم معانی میں قاصر ہوں اوس قدر
 اوس شخص کے علم و فضل کا شہرہ ہو رہا ہوتا و زمان مشہور آفاق ہوتا ہے فی زمانہ و وسقدر زمانہ موافق ضروریات خورد و نوش سے
 فراغت کہ حصول علم و ہنر کی طرف کما فنی توجہ ہونہ وہ ماہر و سامان باعث استحصال نہ وہ ذوق و شوق و رجحان طبیعت نہ عمر کفایت
 کرتی ہے کہ نتیجہ و ثمرہ اوسکا حاصل ہو پس مقصود اصلی و علت غائی اون اساتذہ و علماء و فضلا کی اور نام و نشان اونکا بالکل نہ نکال کر
 اونکا جانا تھا لہذا اگر اسے عاقل و دانائے کامل ہر علم و فن کے اسپر متفوق ہوئے کہ حسب رواج زمانہ و بول چال وقت و فہم و عقل طالبان
 زبان عربی سے فارسی میں اور فارسی سے اردو میں ترجمہ ہونا اوسے اور انسب ہے بناؤں علی ہذا ہر ایک کتاب نایاب مشکل کا ترجمہ و انتخاب
 ہونا شروع ہوا ہر ایک اونی و اعلیٰ کو بھی شوق و انگیزہ ہو اگر اگر ہماری زبان میں کتاب ہوتی تو فہم مطالب عمدہ طوع سے ہوتا بنا بر افادہ عوام
 و خواہش خاص و عام بصورت کثیر و سخی بلیغ ہر ایک کتاب کا اختصار و انتخاب و ترجمہ ہو کر طبع ہوا و اشاعت علوم سے مصنفین کا نام زندہ
 ہوا و یہ ہوا بفضل یک کتاب نایاب کمال حسن و صفائی و لطافت زیبائی و اہتمام و تمہان و کاگزینہ و کئی حوزہ قرینی سے لکھنؤ محلہ حضرت گنج علی صاحب
 مشہور نزد یک و دور فشتی نول کشور میں بصورت لائق و قاتق سید محمد علی صاحب خلف الرشید حضرت ترجمہ کاغذ سفید پر
 روشن و واضح ماہ اکتوبر ۱۲۸۵ء مطابق ماہ ذیقعدہ ۱۲۸۵ء ہجری چھپ کر آراستہ ہوا خدا کی درگاہ سے تمنا ہے کہ پسندیدہ و مقبول



ترجمہ روارت ساگر بیدک میں انتخاب کیا ہے
 ڈاکٹر جس نسخے کو از مایہ جب ب پایا مترجمہ بدلت
 بیمار سے لال ملازم مطبع۔

مجموعہ میران الطب - اردو رسالہ بھان جو مفصلہ ذیل
 ۱۔ میران الطب اردو - ۲ رسالہ بھان
 ۳۔ طب عزیزی - ۴۔ رسالہ دلائل النبض
 ۵۔ رسالہ دلائل البول ترجمہ حکیم مولوی
 صادق علی۔

محقق بہ علاج بہائم و طیور

علاج المواشی عمدہ معالجات بہائم و طیور کو رسالہ
 ڈاکٹر جی ایچ بی مہلین صاحب کا ترجمہ ترجمہ مولوی
 علاج احسانی - موسسہ بہار الہیہ مولوی
 اسمن علاج بہائم و طیور کے مجرب نسخہ اور انکی فتنہ
 مرض کی ہر موندہ حکیم احسان علی وکیل
 زینت الخیل - مع تصاویر کمال اقسام اسپ
 اور انکی امراض کا علاج و شناخت حسن فتح عمر
 اسپ مولفہ منشی محمد مہدی -
 ایضاً - رنگین تصاویر -

فرستادہ معالجہ اسپ میں مولفہ سعادتی
 رنگین و دلیوی -

نقص

محقق معجزات طب

میران الادویہ - اردو حسین ہر ایکے والی کتب
 طبیعت سے متعلق تصاویر - بدل - قدر شریعت - حال
 و خواص کمال لفظ شہر سے لکھے ہیں مع رسالہ
 تعداد ادویہ مستخرجہ حکیم محمد زکریا
 دو جلد میں -

مجموعہ مصیذان الادویہ - الفاظ الادویہ
 فرنگی نصیریہ - مخزن الادویہ - یہ مجموعہ
 تین کتاب کا علی الترتیب تصنیف حکیم نور الدین
 شیرازی و حکیم تاج محمد حکیم احمد علی
 عظیم آبادی ہے۔

ضروری الطب - مولفہ حکیم مہتاب
 جدول میں نام دوا و اسکے مفرد مصلحہ کا بیان
 مقالات احسانی - مفردات کا بیان مصنفہ
 حکیم احسان علی وکیل -

طب فارسی

اکبر اعظم - چار جلد میں جامع و کلیات و مایہ
 طب ہے مولفہ حکیم محمد اعظم خان النیابکیم نام
 بلخ فصول بقراطی - مشہور کتاب بقراط کی
 جسکی تلخیص مولوی غلام حسین نے فرمائی -
 خلاصۃ التجارب - مجربات طبہ حکیم علوی خان
 مدونہ حکیم بہار الدولہ بہادر

ایضاً - طبیعت جدید

مجربات اکبری - بخشی تصنیف حکیم محمد اکبر خان
 معروف بکام ارزانی -
 تکشیف الحکمت - مصنفہ حکیم سلیم الدین خان
 کفایہ منقوری - مع رسالہ چوب چینی مشہور
 کتاب معالجہ شریح میں مصنفہ حکیم منقور بن حکیم
 محمد یوسف -

ضیاء الابصار - مصنفہ حکیم محمد ود خان -
 مجربات رضائی - معالجہ امراض ضعف باہ و
 شانہ میں مولفہ حکیم سید رضا حسین -
 دستور العلاج - مصنفہ حکیم سلطان علی بانی

میران الطب - بخشی مشہور کتاب طب کی ہے
 مع رسائل ذیل کہ انہیں مختلف -

۱۔ میران الطب بخشی مصنفہ حکیم محمد اکبر زانی
 ۲۔ رسالہ دلائل النبض -
 ۳۔ رسالہ دلائل البول -

۴۔ رسالہ بھان مع جدول ایام بحران
 انیس لاطبا - مصنفہ مولوی محمد صادق علی
 طب اکبر - برسی سنہ کی کتاب طب میں تصنیف
 حکیم محمد اکبر زانی -

مطب علوی خان - نسخہ نادر و متحکم کا مجموعہ از
 حکیم علوی خان -

مفرح القلوب - مصنفہ حکیم محمد اکبر زانی -
 عجاایہ زافہ - مصنفہ حکیم محمد شریف خان
 ام العلل - غریب رسالہ ہے حاوی ترکیب
 معالجات طبیہ محمد دولت نور الدین محمد جمال
 بادشاہ غازی سین تصنیف حکیم امان الدین
 طب صغی - مع مجموعہ چند رسائل ذیل -

۱۔ رسالہ نبض -
 ۲۔ فارورہ -
 ۳۔ رسالہ ستمہ ضروریہ -
 ۴۔ رسالہ مقطعات یوسفی -
 ۵۔ رسالہ ماکول و مشروب -
 ۶۔ قصیدہ - در حفظ صحت -

۷۔ رسالہ الکبر ان -
 زاد غریب - غزا اور مسافرن کے لیے نادر
 نسخہ قابیر معالجہ ہر موسم کی رعایت سے گویا
 کی دوا لاکھوں کا فائدہ بخشی ہے مصنفہ حکیم علوی خان

کتبہ ابابوین و متاوری - تصنیف
حکیم محمد اکبر زرنانی -

سلاج الابدان - رسالہ غریب المفاد حسین
علاج الامراض الانسانی کا خود انسان میں موجود
نقل کتب طبیہ ثابت کیا ہے مولف حکیم عبدالحق
کرامت الاسرار - معالجات اسرار طب کا مبدار

ظہور ہے تصنیف حکیم ہادی حسن مراد آبادی
بہج السخاقت - تصنیف حکیم قدرت احمد
رسالہ حقہ الواقیہ لیسام الامراض لوبانیہ فاجر
امراض و بانی کا علاج اور اس کے اسباب علامات کا
بیان تصنیف حکیم سید افضل علی المصطفیٰ
شفار الدولہ -

رموز الحکمت - مصنف مولوی رجب علی
مدیر سول فارسی -
علاج الامراض - مولف حکیم محمد شریف خان
مع رسائل ستہ ضروریہ وغیرہ -

رسالہ کراۃ سوار الطرق بطال المناہج
تحقیقات طب بطور مباحثہ واکثری و یونانی لکھا ہے
رسالہ دافع المینہ و نافع البری فی احکام التغذیہ
اصحاب التخمیر و البیضہ تحقیقات تخمیر و بیضہ لکھا ہے
ہے اور اس کا علاج ہے -

نغات مفردات طب فارسی
مخزن الادویہ مع تحفہ المؤمنین کرمی
کی ماہیت طبیعت مفردات معالجات بدل قدر
شرکت افعال و خواص مشرق لکھے اور اس کے
ساتھ تحفہ المؤمنین حاشیہ برالاشیاعاب تمام و
کمال بنیان پندہ چرمی ہو تصنیف حکیم

سید محمد حسین علوی -

ناصر المعالجین - پنجخص ہر مخزن الادویہ کا
جلد اول میں نام و ادویہ فارسی و عربی و ترکی
ماہیت و طبیعت و افعال و خواص ایسے ایمان
اور اختصار کے ساتھ لکھے ہیں کہ المباحثہ کی کتاب
حفرین ساتھ رکھنے کے لیے لائق ہے مولف حکیم
ناصر علی غیاثیوری -

مفردات ناصری - بصفت بالا اور فرید علیہ
یہ ہے کہ اس میں ایک مکمل پڑھایا ہے مصنفہ
اختیارات بدلی - مفردات طبیہ اور مکتبہ
میں بری معتبر کتاب ہے -

۱ - مقالہ میں مفردات ادویہ کا بیان مع او
ماہیت طبیعت افعال خواص اور اس کی طبیعت

۲ - مقالہ میں مرکبات طبیہ کے مجربات
نسخہ مصنفہ حکیم علی بن حسین الانصار
معدن الشفا - سکندر شاہی ہر مقالہ طب
یونانی و ہدیک ہے ہر دو مفرد کی ماہیت طبیعت
مقرر و مصلح و بدل مقدار شربت افعال و خواص
بیطبیق ہدیک لکھے ہیں و چون دوا و کانا نام عربی
فارسی میں نتیجہ خاص ہندی زبان میں لکھا ہے
یہ کتاب حکیم سکندر شاہ حکیم ہجو خان
نے تالیف کی -

مخزن الادویہ - و الفاظ الادویہ
فرہنگ نصیری و مخزن الادویہ از تصنیفات حکیم
نور الدین محمد عبدالرشید ازی حکیم تابع محمد

طب عربی
تفسیر شریع موجز شرح حامل المتن مصنفہ

نفیس بن جمال الدین المتطیب یشیع
رسی معتبر کتاب طب کی ہے -

اقرانی - شرح موجز کی کہ جو طبیعت
شیخ الرئیس ابو علی سینا ہے یہ مشہور کتاب
درسی ہے اس کے درجہ کے ذی استعداد اور
بہت مفید و کارآمد ہے -

کامل الصنائع - مقالہ اول و دوم از تصنیفات
علی بن العباس مشہور و معروف کتاب
فن طب کی ہے -

موجبہ - محض قانون طب مصنفہ
علامہ الدین علی بن الخرم القرشی سے
مشہور کتاب متن تین فن طب میں ہے -

قانونچہ - مع رسالہ قرہ از تصنیفات
حسین ابن اسحاق کتاب معتبر طب کی ہے

شرح اسباب - فن طب میں لاوآ
اعلہ درجہ کی کتاب ہے حکما و مذاقہ پیشہ و المباحثہ
فطانت اندیشی کی درس میں مستند و مقبول ہے

مصنفہ افلاطون زمانہ اسطوریہ دوران نفس شناسی
و مزاجدان ثانی شیخ ابو علی سینا حکیم نفیس بن حوض
ہے قوت و استعداد و طریقہ علاج و تشخیص مرض

میں طبیوں کو مدد دیتی ہے معالجات میں مفید
و نافع کتاب دو جلدوں میں تمام ہے ہر جلد

علمیہ علیحدہ عمدگی و صفائی سے منقول
نسخہ قدیم زمانہ شاہی طبع ہوئی ہے